اِنَّ ہٰذہٖ تذکرۃ فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا

انجح المطالب فی عد مناقب اسد اللہ الغالب امام المشارق والمغارب

یعنی

سوانح عمری

حضرت علیؑ ابن ابی طالب

جسکو

سند المحققین علامہ فطین فاضل عدیم السہیم مقتدای اہلِ جناب
مولنا مولوی عبید اللہ صاحب بسمل امرتسری نے تالیف کیا

اور

جان محمد اللہ بخش تاجران کتب بنگلہ ایوب شاہ لاہور

نے

مولوی محمد عبد الرشید عبد العزیز مینیجر مطبع کی اہتمام سے

بہاول پریس لاہور میں چھپوایا

۱۳۱۷ م ۱۸۹۹

قیمت فی جلد تین روپیہ عہ

فہرست مناقب اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی بن ابی طالب

۱۳۱۷ھ — تمت — ۱۹۰۰ء

تاریخ طبع کتاب مستطاب ارجح المطالب فی عد مناقب علی ابن ابی طالب علیہ السلام

از کسان ریختی خامہ عنا بیاں فصیح مہر پریشان نار کلی لاہور

حضرت مسبل کہ بلد ناصر او کردگار
بر سر نطع سخن ریزہ خور خوان او
بند نقابی کشود کشف غوامض نمود
برج شیاعتی کرد مدان سان رقم
ساختہ از محکمات خانہ محکم اساس
از آیت منصوص بست نقش ربوع مراد
انتہائی تاریخ او قطعہ چو سلک درر
بسر بہ عقد حسود قلب منافق شکست

آنکہ با بیان علم یافتہ خویش برتری
رودکی و عنصری عسجدی و انوری
گوی حقیقت ربود از سیران و اہی
گز سر صدق و صفا مہر شد بش مشتری
ہم ز معایب مصون ہم ز نقائص بری
از خبر گہ از اثر کرد چہ صورت گری
خامہ عنا کشید در نظر جوہری
وہ چہ بر آمد ز طبع منقبت صفدری

سنہ ۱۳۱۷ ہجری

الباب الاول فی الاسماء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ الطیبین الطاہرین وازواجہ ہن امہات
المومنین واصحابہ ہم مصابیح الیقین سیما علی خاتم الوصیین مولی المومنین قائد الغر المحجلین سید الصدیقین
یعسوب المسلمین امام البررۃ قاتل الفجرۃ مظہر العجائب والغرائب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ وعلی
اہل بیتہ السلام الی یوم القیام اما بعد الراجی الی رحمۃ ربہ المتعال اصغر العباد عبید اللہ بن مظہر جمال
المتخلص بہ بسمل امرتسری محبان اہل بیت کی خدمت مین عرض پرداز ہے کہ جس زمانہ مین مین ریاست رامپور کے کتب
خانہ کی خدمت جلیلہ سرشتہ داری پر مامور تھا مجھ سے ایک میرے ہم خیال مہربان نے ارشاد کیا کہ متقدمین نے جناب امیر علیہ السلام
کے مناقب کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہے جس سے عربی زبان کے جاننے والے ہی پورے فوائد حاصل کر سکتے
ہین نہ یہ کتابین عام طور پر دستیاب ہو سکتی ہین اور نہ عوام ان سے مستفید ہو سکتے ہین۔ ماسوا اسکے ان کتابون مین
ہر ایک حدیث کا سلسلہ سند جو اس حدیث کی صحت اور سقم کا معیار ہے۔ اسقدر طول و طویل ہے کہ ناآشنائے فن کی
طبیعت اسکو پڑھکر اکثر الجھتی ہے۔ اگر اسناد کو حذف کر کے صرف متون احادیث کا اردو زبان مین ترجمہ کیا جائے تو
زمانہ حال کے عام لوگ اس سے بہت کچھ اپنے الجھے ہوئے عقائد کو سلجھا سکتے ہین +

مجھے اسوقت کتب خانہ کے آئے دن کے [illegible] سے دم بھر کی مہلت نہین ملتی تھی تاہم مین نے اپنے ہم
مشرب مہربان کے ارشاد سے سرتابی کی [illegible] نہین سمجھی کہ چھوٹا منہ اور بڑی بات تھی لیکن بحمد اللہ مجھ پر یہ [illegible]
اپنی [illegible] اس [illegible] کا [illegible] اگرچہ کار سرکار کے سوا اور بہت سے موانع [illegible]
اور اس [illegible] خدمت کر [illegible] کی خوبی کو ظاہر کیا مگر مین [illegible] اپنے کام مین [illegible]

رہا۔ بجائے اسکے کہ کوئی محب اہل بیت شریک ہوکر میرا ہاتھ بٹاتا اور داخل حسنات ہوتا از دست اپنی مخالفت سے میرے دلکو دکہاتا تہا۔ مگر مجہے اپنے کام سے کام تہا نہ کسی کی مخالفت کی پروا تہی اور نہ اپنی کم استعدادی کا مطلق خیال تہا جسوقت کہ اپنے فرض منصبی کو انجام دے چکتا اس گورکہ دہندی کو اپنے سامنے لی بیٹہتا انہین دنون مین مجہے عظیم آباد پٹنہ کا سفر پیش آیا اور خدا بخش خانصاحب وکیل کے کتب خانہ کو دیکہنے کا اتفاق ہوا پہر لکہنؤ آگرہ دہلی وغیرہ کے کتب خانون کی سیر کرتا پہرا۔ غرضکہ جس دروازہ سے جو کچہہ کہ بہیکہ کا ٹکڑا ملا اس سے اپنے کشکول گدائی کو بہر لیا نہ اسمین متکلمین کے پیچیدہ استدلال ہین اور نہ فلسفیانہ نازک خیال ہین۔ نہ کسی مذہب پر کوئی اعتراض کیا ہے اور نہ کسی اعتراض کا جواب دیا ہے۔ اگر فی الجملہ کچہہ ہے تو خداے بی نیاز کی مقدس کتاب کی چند آیتین یا پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی چند حدیثین یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار یا ائمہ حدیث رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال یا سچے تاریخی واقعات یا مظہر العجائب علیہ السلام کے حالات ہین۔ احادیث کی سندون کو بنظر اختصار محذوف کیا گیا ہے تاکہ کتاب کا حجم نہ بڑہ جاوے اور پڑہنے والے کی طبیعت بہی بہلی رہے ہر ایک حدیث کے ابتدا مین صحابہ یا تابعین مین سے اسحدیث کے راوی اول کے نام پر اور اختتام حدیث مین اسکے تخریج کرنے والے محدث کے نام پر اقتصار کیا گیا ہے۔ اور اردو زبان مین اسکا عام فہم ترجمہ کر دیا ہے۔ جہانتک ہو سکا ہے حدیث کے نقل کرنے مین صحت کے خیال کو مد نظر رکہا ہے لیکن اکثر کتابین قلمی تہین جنکے حروف بہت جگہہ سے مشکوک اور محکوک تہے اسوجہ سے اگر نقل کرنے مین غلطی واقع ہوگئی ہو تو مین خدا سے اسکی معافی کا خواستگار ہون اور ناظرین سے تصحیح کی استدعا کرتا ہون ✤

مؤلف کی غرض اس تالیف سے مصنفین کی قطار مین شمار ہونیکی نہین۔ صرف اہل بیت علیہم السلام کی جناب مین اپنے عقیدت کا اظہار ہے نہ کسی سے صلہ کی توقع ہے نہ انعام کی آرزو ہے۔ رب العزت کی جناب سے عفو تقصیرات کا صلہ چاہتا ہون اور اہل بیت کی درگاہ سے اپنے گناہون کی شفاعت کا انعام مانگتا ہون۔ ہان اگر احباب میری لغزشون سے قطع نظر کرکے دعاے خیر سے یاد فرمادین تو ان کی قدردانی ہے ؎

لصیونی اذا احسنت افرا + فان اخطات ابتونی صلاحا + خواہ مجہے کوئی شیعہ کہے یا سنی میرا مذہب تو یہ ہے ؎ باس ادبم بہر چہار ست ✤ لیکن بعلی ہزار کار ست ✤ مین اپنے مولی کی محبت مین مست ہون شیعہ و سنی کی رد و قدح کا موازنہ نہین کر سکتا ✤

مین نے سوانح عمری کے پیرایہ مین جناب امیر کے فضائل و مناقب کو جمع کیا ہے اور لوگون کو اس مظہر العجائب کے روحانی اور جسمانی اور اخلاقی اوصاف کا مرقع کہینچکر دکہایا ہے ✤

اگر حسن عقیدت سے قطع نظر کرکے تہوڑی دیر کے لیئے نظر انصاف سے بہی دیکہا جائے تو ناظرین کو دلتے

قائم کرنیکا بخوبی موقع مل سکتا ہے کہ جس جلیل الشان اسلامی ہیرو کا یہ فوٹو لیا گیا ہے وہ صرف مذہبی پیشوا ہی نہیں بلکہ سلطنت کی تاریخی آسمان کا آفتاب ہے۔ دنیا مین جتنے مشاہیر گذرے ہین اور جنکی سوانح عمریان آب زر سی لکھی گئی ہین ان مین سے جناب امیر ایسے فرد الافراد ہین کہ ہر طبقہ کے مشاہیر مین سرآمد نظر آتے ہین ؛

مجمع سلاطین مین آپ جلال الٰہی کا تاج سر پر رکھے ہوئے ایک عظیم الشان سلطان ہین کہ جنکے دربار مین قیصر و کسری کے سفیر دست بستہ نہایت ادب سی سر نیچے کیے ہوئے خاموش استادہ ہین۔

معرکہ کارزار مین آپ ایسے یکتا شہسوار ہین کہ آستین چڑھا کر عمرو و مرحب جیسی عرب کے رستم نژاد ونکو بچھاڑ کر انکے سینہ پر چڑھے ہوئے نظر آتے ہین +

منبر پر آپ ایک شیوا زبان اسپیکر ہین کہ فصحائے عراق و بلغائے عرب آپکے خطبہ کی فصاحت سے جوش مین آکر کچھ پوچھنے کے لیئے اٹھتے ہین اور پھر بیخود بت بنکر کھڑے کے کھڑے رہجاتے ہین +

علم و فضل کے درسگاہ مین آپ ایک طلیق اللسان پروفیسر ہین کہ انبیائے بنی اسرائیل کی شریعت کی رموز کو یونانی فلسفہ کے ساتھ بنی اسمٰعیل کی زبان مین بیان فرما رہے ہین +

غرضکہ مسند فقر پر آپ ایک منکسر المزاج فقیر ہین اور چار بالش امارت پر آپ ایک ذی شوکت امیر ہین اگر عدالت مین آپ نوشیروان ہین تو شجاعت مین رستم دستان ہین اگر سخاوت مین آپ حاتم نوال ہین تو شہامت مین کیخسرو مثال ہین +

ایسے صفات متضادہ کا بشر ابو البشر کی اولاد مین پیدا نہین ہوا اور ایسے اوصاف متقابلہ کا آدمی جناب آدم کی ذریت مین ہویدا نہین ہوا +

انہین صفات متضادہ اور اوصاف متقابلہ کو دیکھکر نصیریہ نے آپکو خدا جانا اور صوفیہ نے خدا جانی کیا جانا مگر سچ تو یہ ہے ؎ ذات حیدر کو کوئی کیا جانے + یا نبی جانے یا خدا جانے +

میری بساط ہی کیا تھی کہ مین ایسے اہم مطالب کا بیڑا اٹھاتا مگر شوق نے دل کو ایسا گدگدایا کہ بیتاب کر دیا ہر چند کہ مین اس دریا مین تیرنے کے لائق نہین تھا مگر امید نے سہارا دیا اور اس سہارے سے ہاتھ پاؤن مارنے لگا مین اپنے امامیہ احباب سے نہایت شرمسار ہون کہ مین اس تالیف مین انکی کتابون سے اخذ مطالب مین قاصر رہا ہون اور حضرات اہل سنت و جماعت کی کتب حدیث پر ہی اس کتاب کی تدوین کا مدار رکھا ہے۔

اسلیئے اہل سنت و جماعت کے ائمہ حدیث رحمۃ اللہ علیہم کے اسمائے مبارک کی ایک فہرست مع ان کے سنہ وفات کی دیباچہ مین درج کر دی ہے +

وفیات ائمہ حدیث رحمۃ اللہ علیہم

اسمار محدثین	وفات سنہ
ابن شہاب الزہری امام مالکؒ کے استاد انہوں نے سب سے اول اس فن کو مدون کیا ہے	۱۲۵ھ
ابن اسحاقؒ صاحب السیر آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور مغازی کو روایت کیا ہے زہریؒ کہا کرتے تھے من اراد المغازی فعلیہ بابن اسحاقؒ	۱۵۱ھ
الکلبیؒ صاحب التفاسیر و علم النسب استاد سفیان ثوریؒ	۱۴۶ھ
امام مالکؒ صاحب کتاب موطا رحمۃ اللہ علیہ	۱۷۹ھ
عبداللہ بن مبارک شاگرد امام مالک رح	سنہ ۱۸۱ھ
وکیع بن الجراحؒ آپ نے قرآن مجید کی تفسیر لکھی ہے	سنہ ۱۹۶ھ
عبداللہ بن الوہبؒ آپ نے بھی کتاب موطا لکھی ہے مگر مشہور نہیں ہوئی	سنہ ۱۹۶ھ
سفیان بن عیینہؒ آپنے قرآن مجید کی تفسیر لکھی ہے	سنہ ۱۹۸ھ
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۲۰۴ھ
ابو داؤد الطیالسی رح صاحب کتاب مسند	سنہ ۲۰۳ھ
الواقدی رح صاحب المغازی	سنہ ۲۰۷ھ
عبدالرزاق رح استاد امام احمد ابن حنبل رح صاحب التفسیر والمصنف	سنہ ۲۱۱ھ
الفریابی رح صاحب التفسیر	سنہ ۲۱۲ھ
الحمیدی رح صاحب المسند	سنہ ۲۱۹ھ
آدم بن ابی ایاس رح صاحب التفسیر	سنہ ۲۲۰ھ
ابو عبیدہ رح صاحب غریب الحدیث و شواہد	سنہ ۲۲۴ھ
سعید بن منصور رح صاحب التفسیر	سنہ ۲۲۷ھ

اسمار محدثین	وفات سنہ
ابن سعد رح صاحب الطبقات	سنہ ۲۳۰ھ
ابن ابی شیبہ استاد امام بخاری صاحب کتاب مصنف و مسند و تفسیر	سنہ ۲۳۵ھ
اسحاق بن راہویہ رح صاحب مسند و تفسیر	سنہ ۲۳۸ھ
امام احمد بن حنبل صاحب مسند و زہد و المناقب	سنہ ۲۴۱ھ
ابن ابی عمر العدنی رح صاحب مسند	سنہ ۲۴۳ھ
ابن منیع رح صاحب مسند	سنہ ۲۴۴ھ
الدارمیؒ صاحب مسند	سنہ ۲۵۵ھ
امام المحدثین بخاری رح صاحب جامع الصحیح و التاریخ والادب	سنہ ۲۵۶ھ
الزبیر بن بکار صاحب اخبار المدینہ والموفقیات	سنہ ۲۵۶ھ
امام مسلم رح صاحب جامع الصحیح	سنہ ۲۶۱ھ
ابو داؤد رح صاحب السنن والناسخ والمنسوخ	سنہ ۲۷۵ھ
ابو عیسیٰ الترمذی رح صاحب الجامع والشمائل	سنہ ۲۷۹ھ
ابن ماجہ صاحب السنن	سنہ ۲۷۵ھ
ابن ابی الدنیا رح صاحب کتاب مصنف	سنہ ۲۸۱ھ
الحارث بن ابی اسامہ رح صاحب المسند	سنہ ۲۸۲ھ
القاضی اسمعیل صاحب کتاب فضل الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم	سنہ ۲۸۲ھ
ابن ابی عاصم رح صاحب مسند	سنہ ۲۸۷ھ
الحکیم الترمذی رح صاحب نوادر الاصول	سنہ ۲۸۵ھ
عبداللہ بن امام احمد بن حنبل صاحب زوائد فی المسند	سنہ ۲۹۰ھ

اسماء محدثین	وفات بسنہ	اسماء محدثین	وفات سنہ
البزار شاگرد امام بخاری رح صاحب مسند	۲۹۲ھ	ابوبکر الاسماعیلی رح صاحب الصحیح والمعجم	۳۷۱ھ
النسائی رح صاحب السنن والخصائص	۳۰۳ھ	ابن شاہین رح صاحب السنن والترغیب	۳۸۵ھ
ابو یعلی رح صاحب المسند والمعجم	۳۰۷ھ	الدارقطنی صاحب السنن وغیرہ	۳۸۵ھ
ابن جریر الطبری رح صاحب التفسیر والتاریخ	۳۱۰ھ و [illegible]	الخطابی رح صاحب غریب الحدیث	۳۸۸ھ
ابو بشر الدولابی رح صاحب الکنی	۳۱۰ھ	ابن مندہ رح صاحب معرفۃ الصحابہ	۳۹۵ھ
ابن خزیمہ رح صاحب الصحیح	۳۱۱ھ	الحاکم صاحب المستدرک والتاریخ	۴۰۵ھ
ابو القاسم البغوی رح صاحب معجم الصحابہ	۳۱۷ھ	ابن مردویہ المشہور بالحافظ الکبیر [illegible] رح صاحب التفسیر والمناقب والمستخرج علی البخاری	۴۱۵ھ
ابن المنذر رح صاحب التفسیر والاوسط	۳۱۸ھ		
الطحاوی رح صاحب مشکل الآثار	۳۲۱ھ	تمام رح صاحب الفوائد رح	۴۱۴ھ
العقیلی رح صاحب الضعفاء	۳۲۲ھ	اللالکائی رح صاحب السنہ	۴۱۸ھ
ابن قتیبہ الدینوری رح صاحب کتاب المعارف	۳۲۲ھ	ابو نعیم رح صاحب [illegible] معرفۃ الصحابہ وغیرہ	۴۳۰ھ
ابوبکر الانباری رح	۳۲۸ھ	الثعلبی رح صاحب التفسیر [illegible]	۴۲۷ھ
ابن ابی حاتم رح صاحب التفسیر	۳۲۷ھ	البیہقی رح صاحب السنن وشعب الایمان وغیرہ	۴۵۸ھ
المحاملی رح صاحب الامالی	۳۳۰ھ	الخطیب البغدادی رح صاحب التاریخ والجامع	۴۶۳ھ
ابن قانع رح صاحب معجم	۳۵۱ھ	ابن عبد البر رح صاحب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	۴۶۳ھ
ابوبکر الشافعی رح صاحب الغیلانیات	۳۵۴ھ	الواحدی تلمیذ الثعلبی صاحب التفاسیر المشہورہ	۴۶۸ھ
ابن حبان رح صاحب الصحیح والثقات والضعفاء	۳۵۴ھ	البغوی رح صاحب معالم التنزیل وشرح السنۃ	۵۱۶ھ
ابن السکن رح صاحب معرفۃ الصحابہ	۳۵۳ھ	الدیلمی رح صاحب الفردوس الاخبار	۵۰۹ھ
الطبرانی رح صاحب معاجم ثلاثہ	۳۶۰ھ	السمعانی رح صاحب التاریخ	۵۶۲ھ
الآجری رح صاحب الشریعہ والاربعین	۳۶۰ھ	ابن عساکر رح صاحب التاریخ	۵۷۱ھ
ابن السنی رح شاگرد نسائی رح صاحب عمل الیوم واللیلۃ والطب النبوی	۳۶۴ھ	ابن الاثیر الجزری رح صاحب کامل التواریخ واسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ	۶۳۰ھ
ابن عدی رح صاحب الکامل	۳۶۵ھ	الخوارزمی وہو ابن اخت ابی جعفر محمد بن جریر الطبری صاحب المناقب	۰
ابو الشیخ رح صاحب التفسیر والعظمۃ والوصایا	۳۶۹ھ		

اس کتاب کی تالیف میں کتب مشہورۂ حدیث مثل صحاح ستہ وغیرہ کے سوا جن کتابوں سے خصوصیت کے ساتھ اخذ مطالب کیا گیا ہے انکے نام درج ذیل ہیں

نام کتاب	نام مؤلف	نام کتاب	نام مؤلف
المناقب	للامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	ینابیع المودۃ	للعلامہ سلیمان الحنفی البلخی
خصائص	للامام النسائی رحمۃ اللہ علیہ	جزو فضائل اہل بیت	للحافظ البزار رح
منقبۃ المطہرین	للحافظ ابی نعیم الاصبہانی رحمۃ اللہ علیہ	المناقب	للقاضی شہاب الدین [illegible]
المناقب المسمی بمسند فاطمہ	للحافظ الدارقطنی رحمۃ اللہ علیہ	شرف النبوۃ	للعلامہ ابو سعید رح
المناقب	للعلامہ المحدثین ابی بکر ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ	اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفے وفضائل اہل بیتہ الطاہرین	للعلامہ محمد بن علی صبان رح
جواہر العقدین فی فضل الشرفین شرف العلم الجلی والنسب العلی	للسید نور الدین ابی الحسن علی بن عبداللہ السمہودی الشافعی رح	تذکرہ خواص الامۃ فی احوال الائمہ	للعلامہ یوسف سبط ابن الجوزی رح
کتاب الآل	لابن خالویہ	ما نزل من القرآن فی علی ع	للحافظ ابی نعیم الاصبہانی رح
معالم العترۃ	للحافظ ابی الحسن الجنابذی	الروضۃ الندیہ شرح التحفۃ العلویہ	لمحمد اسمعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی
ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی	للعلامہ محب الطبری صاحب الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ	مناقب ائمہ اثنا عشر	للشیخ عبدالحق محدث دہلوی رح
فرائد السمطین فی فضائل المرتضی والبتول والسبطین	للعلامہ ابراہیم الحموینی رح	اسنی المطالب فی مناقب علی ابن ابی طالب	للعلامہ شمس الدین محمد بن محمد الجزری صاحب حصن حصین رح
المناقب	لاخطب خطباء خوارزم شامی	فضائل فاطمۃ الزہرا علیہا السلام	للحافظ ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم النیسابوری صاحب المستدرک رح
مطالب السئول	للعلامہ کمال الدین محمد ابن طلحہ الشافعی		
فصول المہمہ فی معرفۃ الائمہ	للعلامہ نور الدین علی بن محمد المعروف بابن صباغ المالکی المکی رح	نور العین فی مشہد الحسین نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار	للامام ابی اسحاق الاسفرائنی رح للشیخ الشبلنجی المومن الشافعی رح
مودۃ القربی	لسیدنا علی الہمدانی رح	الثغور الباسمہ فی مناقب سیدۃ النساء الفاطمہ	للعلامہ جلال الدین السیوطی رح
مفتاح النجا فی مناقب آل العبا	للعلامہ میرزا محمد معتمد خان بدخشانی		
المناقب	للفقیہ ابن المغازلی المالکی رح	سر الشہادتین	لخاتم المحدثین شاہ عبدالعزیز المحدث دہلوی

نام کتاب	نام مؤلف	نام کتاب	نام مؤلف
کفایۃ الطالب فی مناقب الامام علی ابن ابی طالب رض	للعلامہ محمد ابن یوسف الکنجی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ	احیاء المیت بفضل اہل بیت	للعلامہ جلال الدین السیوطی رح
نزال الابرار	للعلامہ بدخشی رح	المناقب	لحافظ الدین محمد بن احمد العجمی رح
معارج الوصول الی معرفۃ فضل آل الرسول	للعلامہ محمد بن یوسف الزرندی المدنی	رسالۃ الفضائل اہل بیت	للسید عبد الرحمن الاجہوری الشافعی رح
صراط السوی فی مناقب آل النبی	للعلامہ محمود بن محمد بن علی الشیخانی القادری	عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب	لجمال الدین احمد المعروف بابن عنبہ رح
معارج العلی فی مناقب المرتضی	محمد صدر عالم	ریاض الفضائل	للشیخ محمد الواعظ الہروی
توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل	شہاب الدین احمد	وسیلۃ المآل فی عد مناقب الآل	للشیخ احمد بن الفضل بن محمد باکثیر المکی الشافعی
الخصائص العلویہ علی سائر البریہ	لابی الفتح محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی	کتاب الصفوۃ بمناقب بیت آل النبوۃ	لعبد الرؤف المناوی رح
فتح المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب	للحافظ شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رح	الفتح المبین فی فضائل اہل بیت سید المرسلین	للعلامہ رشید الدین خان الدہلوی رح
مودۃ المومنین فی مناقب اہل بیت سید المرسلین	للمولوی ولی اللہ لکھنوی رح	ذخیرۃ المآل فی شرح عقد جواہر اللآل	للشیخ احمد بن عبد القادر العجیلی الشافعی رح
درر السمطین فی فضل المصطفی والمرتضی والسبطین	لجمال الدین محمد بن یوسف الزرندی رح	سعادت الکونین	لم اقف علی اسم مولفہ
عرف الوردی فی اخبار المہدی	للسیوطی رح	تنضید العقود السنیہ بتمہید الدولۃ الحسینیہ	رضی الدین محمد بن علی بن حیدر رح
مناقب حیدریہ	للشیخ احمد بن علی بن ابراہیم الانصاری الیمنی الشیخانی رح	القول الجلی فی فضائل علی	للسیوطی رح
عقد اللآل فی فضائل الآل	للشیخ عبد اللہ العیدروس رح	دعاۃ الہداۃ الی اداء حق الموالاۃ	للعبید اللہ بن عبد اللہ الحسکانی رح
		اسنی المطالب فی فضل علی بن ابی طالب	للشیخ ابراہیم بن عبد اللہ الوصابی الیمنی الشافعی رح

ناظرین کو کتاب کے مطالعہ سے اچھی طرح ظاہر ہو جائیگا کہ احقر نے کس قدر جانکاہی سے اسکے ابواب کو ترتیب دیا ہے

پہلے باب میں جناب امیر کے اسماء اور القاب درج کرکے کفایۃ المہمہ ببرکت اسماء ابی الائمہ اسکا نام رکھا ہے

دوسرے باب میں۔ آپکے شان کے متعلق قرآن کی آیتیں جمع کی ہیں اور اسکا نام النص الجلی مما نزل من کتاب اللہ فی علی قرار دیا ہے۔

تیسرے باب میں۔ جناب کے افضل الناس ہونیکا ثبوت ہے اسکا نام ملہم غیبی نے الکواکب المضیہ فی فضائل

العلویہ پکارا ہے +

چوتھے باب مین - آپ کی خصوصیات کا ذکر ہے سرورش آسمانی نے العروۃ الوثقی فی خصائص المرتضی کا خطاب اسکو عطا کیا ہے اور بحیثیت مجموعی اس تالیف کو ارجح المطالب فی عد مناقب اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کے لقب سے نامزد کیا ہے +

کوئی صاحب خیال نکرے کہ اس کتاب کے تمام مضامین کتب مناقب ہی سے تالیف کیا ہی نہیں بلکہ کتب صحاح مین جامع بخاری اور مسلم اور ترمذی اور مستدرک حاکم اور مسند اہل البیت جناب امام رضا علیہ السلام اور کنز العمال اور سنن ابی شیبہ اور حلیۃ الاولیا اور جامع عبد الرزاق اور مسند بزار اور معاجم ثلاثہ طبرانی وغیرہ سے +

اور کتب رجال مین - الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب اور اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ اور اصابہ فی تمیز الصحابہ اور الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ وغیرہ +

اور تفاسیر مین تفسیر معالم التنزیل اور الدر المنثور فی التفسیر بالماثور اور تفسیر کشاف اور بیضاوی وغیرہ سے اور تواریخ مین تاریخ طبری اور کامل التواریخ اور مروج الذہب مسعودی مرات الجنان یافعی اور تاریخ ابن عساکر وغیرہ سے اور سیر مین سیرت ابن اسحاق - اور واقدی اور مدارج النبوۃ سے +

بہت کچھ مدد لی گئی ہے جس کتاب سے کوئی مطلب اخذ کیا ہے اس کتاب کا نام اسکی عبارت کے ذیل مین درج کر دیا ہے اب مین اپنے لیئے اور ناظرین کتاب کے لیئے دعا خیر مانگتا ہون اور اصل کتاب کی طرف رجوع کرتا ہون +

واللہ تعالی یعصمنا عن الخطاء والخطل ویثبت اقدامنا فی مواضع الزلل انہ المرجو فی الاولی والاخری وعلیہ التوکل والاعتماد فی الدنیا والعقبی

باب اوّل

جناب امیر علیہ السّلام کی اسمار مبارک مین

موسُوم

بکفایت المہمہ ببرکت اسمار ابی الائمہ ؑ

اسد

قال ابن الاعرابی کانت فاطمة بنت اسد ام علی حاملا بعلی و ابوطالب غائب فوضعته فسمته اسدا لتحیی به ذکر ابیها فلما قدم ابوطالب سماه علیا (الیواقیت لابی عمر الزاهدی)

ابن اعرابی کا قول ہی کہ جناب امیر علیہ السّلام کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت اسد حمل سے تہین اور انکے وضع حمل کے وقت ابو طالب کہین گئے ہوئے تہے اور جناب امیرؑ تولد ہوئے جناب فاطمہ بنت اسد نے اپنے والد کے نام پر انکا نام اسد رکہا تاکہ انکے والد کا نام انکے ذریعہ سے زندہ رہے جب ابوطالب تشریف لائے تو انکا نام علیؑ رکہا۔

حیدرہ

قال عطاء انما سمته امه حیدرة بدلیل قوله یوم خیبر انا الذی سمتنی امی حیدرة (تذکرہ خواص الامة)

عطا کہتے ہین کہ جناب امیرؑ کی والدہ ماجدہ نے آپکا نام حیدر رکہا تہا۔ اسکی دلیل یہ ہے کہ خیبر کے روز آپ نے اپنے رجز مین فرمایا ہے۔ مین وہ ہون کہ میری مان نے میرا نام حیدر یعنے شیر رکہا ہے

وقال علی بن برهان الدین الحلبی الشافعی فی سیرة الحلبیة ویقال ان ذلک کان کشفا من علی فان مرحبا کان رای فی تلک اللیلة فی المنام اسدا افترسه فذکره علی لیخیفه

حافظ علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی سیرۃ حلبیہ مین لکہتے ہین کہ جناب امیر کا اپنی رجز مین اپنے آپ کو حیدر کہنا ایک کشفی امر تہا کہ اسی رات مرحب نے خواب مین دیکہا تہا کہ اسکو ایک شیر نے پہاڑ ڈالا ہے پس جناب امیر نے اسکو خوف دلانے کے لیئے اسکا ذکر کیا کہ مین وہ شیر ہون جسکو تونے خواب مین دیکہا ہے۔

وقال بعضهم لان اباطالب کان غائبا حین ولد فسمته امه حیدرة وقیل فی حکایة انما سمته حیدرة لان علیا کان رضیعا وهو فی البیت وحده وکانت امه خارجة فی بعض الحاجات وکان منزلهم بجنب جبل مکة فنزلت حیة وهمت لقتل علی فمد یده واخذ الحیة وامسکها فماتت فی یده فدخلت امه ورأت الحیة مقتولة فی یده فقالت حیاک اسمیا حیدرة لذالک سمی حیدرة (نقله نجم الدین فخر الاسلام ابوبکر بن محمد بن الحسین المستلاذی فی مناقب الاصحاب) بعض کہتے ہین کہ جب جناب امیرؑ تولد ہوئے اسوقت ابوطالب گہر مین نہین تہے آپکی والدہ نے آپ کا

نام حیدر رکھا ایک حکایت مین بیان کیا گیا ہے کہ جناب امیر ابھی دودھ پیتے بچہ ہی تھے اور گھر مین تنہا تھے آپکی والدہ ماجدہ گھر سے باہر کسی کام کو گئی ہوئی تھین اور انکا گھر کہ مین ایک پہاڑ کے پہلو مین تھا ایک سانپ پہاڑ پر سے اترا اور جناب امیر کو قتل کرنا چاہا جناب امیر نے ہاتھ بڑھا کر اسکو مضبوط پکڑ لیا وہ جناب کے ہاتھ ہی مین مر گیا اتنے مین آپکی والدہ ماجدہ باہر سے تشریف لائین اور سانپ کو انکے ہاتھ مین مرا ہوا دیکھکر کہنے لگین اے میرے شیر خدا تجھی حیدر کہا اسلیئے آپکا نام حیدر مشہور ہو گیا +

علی

جناب امیر کے علی نام ہونیکی وجہ تسمیہ مین علماء کا اختلاف ہی مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین ھو اسم سمتہ بہ امہ عند ولادتہ (تذکرۃ خواص الامہ) یعنے انکی والدہ ماجدہ نے انکی ولادت کے وقت ہی انکا نام نامی علی رکھا تھا +

وقیل فلما علا علی علی کتفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکسر الاصنام سمی علیا من العلو والرفعۃ والشرف (تذکرۃ خواص الامہ) یعنے بعض لوگ یہہ کہتے ہین کہ جب جناب امیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش اقدس پر کعبہ کے بت توڑنیکے لیئے چڑھے اسوقت سے شرف اور علو اور رفعت کی وجہ سے آپکا نام علی پکارا گیا +

عن ابن عباس قال کانت امہ اذا دخلت علی ھبل لتسجد لہ وھی حامل بہ علا علی بطنھا فیمنعھا من السجود فسمی علیا (تذکرۃ خواص الامہ) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جناب امیر کی والدہ اپنے ایام حمل مین جسوقت کہ ہُبل کے پوجنے کیلیے جاتین اور سجدہ کا ارادہ کرتین تو جناب امیر انکے پہلو کیطرف چڑھ جاتے اور سجدہ کرنے سے انکو روکے رکہتے اس وجہ سے آپکا نام علی رکھا گیا +

بعض کے نزدیک خود ابو طالب نے جناب امیر کا نام علی رکھا تھا چنانچہ علامہ ابن یوسف گنجی بہی اسی بات کے قائل ہین اور اپنی کتاب کفایۃ الطالب مین اسکی تائید مین جناب ابو طالب کا ایک شعر پیش کرتے ہین ؎ سمیتہ بعلی کی یدوم لہ + عز العلو فخر العز ادومہ + یعنے مینے انکا نام علی اسلیئے رکھا ہے تاکہ سربلندی کی عزت انکے لیئے ہمیشہ رہے اور عزت کا فخر انکو ہمیشہ اپنے ساتھ لیے رہے +

عن ابی سلیمان راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیلۃ اسری بی الی السماء قال لی الجلیل جل جلالہ یا محمد من خلفت فی امتک قلت خیرھا قال اعلی بن ابی طالب قلت نعم یا رب قال یا محمد اطلعت الی اھل الارض اطلاعۃ فاخترتک منھا فشققت لک اسما من اسمائی فانا المحمود فانت محمد ثم اطلعت الثانیۃ فاخترت منھا علیا وشققت لہ اسما من اسمائی فانا الاعلی وھو علی یا محمد انی خلقتک وعلیا من سنخ نور من نوری وعرضت ولایتکما علی اھل السموت والارض فمن قبلھا کان عندی من المؤمنین ومن جحدھا کان من الکفرین (اخرجہ الخوارزمی) جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گلہ بان ابی سلیمان رضی

اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ شب معراج مین پروردگار جل جلالہ نے مجھسے ارشاد کیا یا محمدؐ تم اپنی امت مین اپنی جگہہ پر کس کو چھوڑ آئے ہو مینے عرض کیا انکے بہتر اور برتر کو۔ فرمایا کیا علی بن ابیطالب کو مینے عرض کیا ہان انہی کو پروردگار نے فرمایا یا محمدؐ مین نے زمین والون کو اچھی طرح سے دیکھکر تمکو برگزیدہ کیا اور اپنے نامون مین سے ایک نام تمہارے لیے مشتق کیا پس مین محمود ہون اور آپ محمد ہین پھر مینے دوبارہ زمین کے لوگون کو دیکھا اور علی بن ابی طالب کو انتخاب کیا اور اسکے لیے بھی ایک نام اپنے نامون سے مشتق کیا پس مین اعلیٰ ہون اور وہ علیؑ ہے یا محمدؐ مینے تمکو اور علیؑ کو اپنے اصلی نور سے مخلوق کیا ہے اور تم دونون کی ولایت کو آسمان اور زمین والون کے سامنے پیش کیا پس جسنے اسکو قبول کیا وہ میرے نزدیک مومن ٹھہرا۔ اور جسنے اس سے انکار کیا کفار کے گروہ مین سے بنگیا۔

روضۃ الشہدا مین ملا حسین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ لکھتے ہین کہ جب جناب امیرؑ تولد ہوئے ابوطالب مہد کے پاس دیکھنے کو تشریف لائے جناب امیرؑ نے ہاتھ بڑھا کر انکے چہرہ کو خراشیدہ کیا۔ اُنھون نے اپنی بی بی صاحبہ سے پوچھا تم نے انکا کیا نام رکھا ہے انھون نے جواب دیا مینے انکا نام اپنے والد کے نام پر اسد رکھا ہے ابوطالب نے کہا انکا نام ہمارے جد اعلیٰ جامع قبائل عرب قصی کے نام پر زید رکھنا چاہیے اسی اثنا مین سرور دین پناہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا کہ اس لڑکے کا کیا نام رکھا ہے عرض کیا گیا کہ والدہ نے اسد اور والد نے زید کہا ہے آپنے ارشاد کیا کہ علی نام رکھنا چاہیے۔ جناب امیرؑ کی والدہ ماجدہ نے عرض کیا بخدا مینے ایک ہاتف سے یہی نام سُنا تھا دوسری روایت مین ہے کہ جناب امیرؑ کے نام رکھنے کی نسبت جناب ابوطالب اور فاطمہ بنت اسد مین باہم تکرار ہونے لگے آخر کار دونو فیصلہ کے لیے کعبہ مین گئے جناب فاطمہ بنت اسد نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر یہ شعر کہا ؎ بیین لنا بحکمک المرضی + ماذا تری من اسم ذی الصبی + یعنے اے پروردگار اس لڑکے کے نام کی نسبت جو کچھ کہ تیری رضا ہو مجھے اس سے آگاہ کر۔ اتنے مین غیب سے ندا آئی ؎ فاسمہ من شامخ العلی علی اشتق من العلی + یعنے اسکا نام علیؑ ہے۔ علی مشتق ہے العلی سے جو خدائے پاک کے اسماء الحسنیٰ مین سے ہے +

قیل لما قربت ولادۃ علی حضر ابوہ ابوطالب الکعبۃ وتعلق باستارھا وقال ؎ ادعوک یا ذا الغسق الدجی والفلق المنبلج المضی + بین لنا عن حکمک المرضی + ماذا تری من اسم ذا الصبی + فھتف بہ ھاتف ؎ خاطبتنا بالولد السمی + الطیب المھذب المرضی + ان اسمہ فی شامخ العلی + علی اشتق من العلی (ذکرہ نجم الدین فخر الاسلام ابوبکر بن محمد بن الحسین السیلانی المرندی فی مناقب الصحابۃ) روایت ہے کہ جب جناب امیرؑ تولد ہوئے ابوطالب نے کعبہ کا پردہ پکڑ کر یہ شعر پڑھا۔ مین تجھے پکارتا ہون اے صاحب اندھیری رات اور مالک صبح

روشن کیے ہمسے اپنی رضا کا حکم کر جو نام کہ تو اس لڑکے کا مناسب سمجھے ناگاہ ہاتف غیبی پکارا تو نے ہم سے اس پاک اور مہذب اور ستودہ لڑکے کی نسبت پوچھا ہے۔ اسکا نام آسمان کی بلندیون مین علی ہے اور وہ مشتق ہے العلی سے جو خدای پاک کی اسما الحسنی مین سے ہے

(کنیت)

ابوالحسن

عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان البحر مدادا و الاشجار اقلاما والانس کتابا والجن حسابا ما احصوا فضائلک یا ابا الحسن (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تہے اگر تمام دریا سیاہی اور درخت قلم اور انسان کاتب اور جن محاسب بنجائین تاہم اے ابوالحسن تیرے فضائل کو شمار نہ کر سکین گے۔

ابوالحسین

عن علی قال کان الحسن یدعونی فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اباحسین و الحسین یدعونی اباحسن ولا یدعیان ابا الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما مات دعونی ابا ہما (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) جناب امیرؑ روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بابرکات مین حسنؑ مجھکو اباحسین اور حسینؑ اباحسن کہا کرتے تہے۔ اور مجھکو اپنا باپ نہین سمجھتے تہے بلکہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا باپ جانتے تھے جب حضرتؐ رحلت فرما گئے تو مجھے ان دونون نے اباحسن اور اباحسین کہنا چھوڑ دیا۔

ابومحمد

خوارزمی کہتا ہے کہ جناب امیرؑ اس کنیت سے بھی پکارے جاتے تھے کیونکہ ابن حنفیہ کا نام محمد تہا جنکے پیدا ہونے کی بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیرؑ کو بیان فرمائی تہی۔

ابوالریحانتین

عن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی قبل موتہ بثلاث سلام علیک یا ابا الریحانتین اوصیک بریحانتی فی الدنیا فعن قلیل ینہد رکناک (یذہب) رکناک واللہ خلیفتی علیک فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال علی ہذا احد الرکنین الذی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما ماتت فاطمۃ قال ہذا الرکن الاخر (اخرجہ احمد و ابوبکر بن مردویہ) جابر سے روایت ہے کہ مینے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے تین روز پہلے حضرت امیر سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا تہا کہ اے ابا الریحانتین تجھپر سلام ہو مین تجھے اپنے دونو پہول کے پودون کے لیے دنیا مین وصیت کرتا ہون عنقریب تیرے دونون رکن جاتے رہینگے اور پروردگار تیرا خلیفہ اور نگہبان تجھپر رہیگا جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا جناب امیرؑ فرمانے لگے یہ ان دونو رکنون مین سے پہلا رکن تہا جنکی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تہا جب جناب فاطمہؑ رحلت فرما گئین جناب امیرؑ نے فرمایا یہ دوسرا رکن تہا۔

ابوتراب

(۱) عن سہل بن سعد قال استعمل علی المدینۃ رجل من آل مروان قال فدعا سہل بن سعد فامرہ ان یشتم علیا قال فابی سہل فقال اما اذا ابیت فقل لعن اللہ ابا تراب

فقال سهل ما كان لعلی اسم احب الیه وان کان لیفرح اذا دعی به فقال له اخبرنا عن قصته لم سمی ابا تراب فقال جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم بیت فاطمة فلم یجد علیا فقال این ابن عمك فقالت کان بینی وبینه شیء فغاضبنی فخرج ولم یقل عندی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لانسان انظر این هو فقال رسول الله هو فی المسجد راقد فجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو مضطجع قد سقط رداءه عن شقه فاصابه تراب فجعل رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسحه عنه ویقول قم یا ابا تراب (اخرجه البخاری والمسلم) سہل بن سعد کہتے ہین ایک دفعہ آل مروان کا ایک آدمی مدینہ مین عامل ہوکر آیا اور سہل بن سعد کو بلاکر کہنے لگا تو جناب علی علیہ السلام کو گالیان دے سہل نے انکار کیا عامل نے کہا اگر تو اس سے انکار کرتا ہے تو صرف اتنا ہی کہدے کہ نعوذ باللہ جناب ابو تراب پر .... ہو سہل نے کہا جناب امیر کے نزدیک اس نام سے کوئی نام زیادہ تر پیارا نہ تھا جب آپ اس نام سے پکارے جاتے تو نہایت خوش ہوتے عامل نے کہا ہمین یہ بتا کہ جناب امیرؑ کا نام ابوتراب کیون رکھا گیا سہل نے کہا ایک روز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت سیدہؑ کے گھر مین تشریف لیگئے۔ علی علیہ السلام کو وہان موجود نہ پاکر جناب سیدہ سے پوچھا تیرا چچازاد بھائی کہان ہے۔ جناب سیدہ نے عرض کیا ہم دونون مین باہم کچھ شکر رنجی ہوگئی تھی وہ غصے ہوکر چلے گئے ہین اور آج گھر مین قیلولہ نہین کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے ارشاد فرمایا کہ جاکر دیکھو کہ وہ اسوقت کہان پر تشریف رکھتے ہین۔ اس شخص نے عرض کیا کہ مسجد مین سورہے ہین سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تشریف لیگئے اور انکو سوتا ہوا پایا۔ .... اور دیکھا کہ کندھے سے ردا اتری ہوئی ہے اور پہلو مٹی سے آلودہ ہورہا ہے۔ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم انکے بدن سے مٹی پونچھنے لگے اور فرمانے لگے اٹھ اے ابوتراب اٹھ اے ابوتراب ؀

(۲) عن ابن عباس قال لما آخی رسول الله صلی الله علیه وسلم من المهاجرین والانصار وهو انه صلی الله علیه وسلم آخی بین ابی بکر وعمر رضی الله عنهما وبین عثمانؓ وعبد الرحمن بن عوف وآخی بین طلحةؓ والزبیر وآخی بین ابی ذر الغفاریؓ والمقداد رضوان الله علیهم اجمعین ولم یواخ بین علی بن ابی طالب وبین احد منهم خرج علی مغضبا حتی اتی جدولا من الارض وتوسد ذراعیه ونام فیهما فسفی علیه الریح التراب فطلبه النبی صلی الله علیه وسلم فوجده علی تلك الصفة فوکزه برجله وقال له قم فما صلحت الا ان تکون ابا تراب اغضبت حین آخیت بین المهاجرین والانصار ولم اواخ بینك وبین احد منهم۔ اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لانبی بعدی۔ الا من احبك فقد حف بالامن والایمان ومن ابغضك اماته الله میتة جاهلیة (اخرجه ابوبکر الخوارزمی) ابن عباسؓ کہتے ہین جبکہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان اخوت کا رشتہ قائم کیا اور اسکی یہ صورت قرار دی کہ جناب ابوبکرؓ کو حضرت عمرؓ کا اور حضرت عثمانؓ کو عبد الرحمنؓ

ابن عوف کا اور طلحہ کو زبیر کا اور ابوذر غفاری کو مقداد کا بہائی بنایا۔ اور علی بن ابی طالب باقی رہگئے ان سے کسیکا رشتہ اخوت نہ ملایا جناب امیر نہایت غصہ مین جاکر زمین پر لیٹ گئے اور اپنے بازو کا تکیہ بناکر زمین پر سو گئے ہوا نی مٹی اڑاکر انکے بدن مبارک کو گرد آلود کر دیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکو ڈہونڈنے لگے اور انکو اس حالت مین پایا اور اپنے پاؤن سے ٹہکرا کر فرمایا۔ تو نے ابو تراب اٹہ تجھ مین اپنے لیے کیا اچھی مصلحت دیکھی ہے جب مینے مہاجرین اور انصار کے درمیان بہائی بندی کا رشتہ جوڑا اور تجھے کسیکا بہائی نہ بنایا تو تو خفا ہو گیا کیا تو راضی نہین کہ تو مجھہ سے ایسا ہو جیسیکہ ہارون موسی سے تہے لیکن میرے بعد نبی نہین ہو گا۔ جو کوئی کہ تجھ سے محبت کریگا وہ امن اور ایمان مین چہپا رہیگا اور جو شخص کہ تجھ سے بغض رکھیگا خدا اسکو کافرون کی موت سے مارے گا ❖

(۳) عن عمار بن یاسر قال کنت انا وعلی رفیقین فی غزاۃ العشیرۃ فلما نزلها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقام بها رأینا ناسا من بنی مدلج یعملون فی عین لهم فی نخل قال علی یا ابا الیقظان هل لك ان تاتی هؤلاء فننظر کیف یعملون فجئناهم فنظرنا الی عملهم ساعۃ ثم غشینا النوم فانطلقت انا وعلی فی صور[1] من النخل فی دقعاء[2] من التراب فنمنا فواللہ ما انبهنا الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحرکنا برجله وقد تتربنا من تلك الدقعاء[3] فیومئذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا تراب لما رای علیه من التراب قال الا احدثکما باشقی الناس فقلنا بلی یا رسول اللہ قال احیمر[4] ثمود الذی عقر الناقۃ و الذی یضربك فی هذہ یعنی قرنه حتی یبل منه هذہ یعنی لحیته (اخرجه احمد فی المناقب والنسائی فی الخصائص) والحاکم بسند صحیح عمار بن یاسر روایت کرتے ہین کہ مین اور جناب امیر غزوہ ذی العشیرہ مین باہم رفیق تہے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہان پر فروکش ہوئے ہم نے بنی مدلج کے چند آدمیون کو نخلستان مین ایک چشمہ پر کام کرتے ہوئے دیکھا۔ جناب امیر نے مجھہ سے کہا یا ابا الیقظان۔ اگر تیرا منشا ہو تو ہم چلکر دیکھین کہ یہ لوگ کیا کر رہی ہین۔ ہم دونون انکے قریب گئے اور ایک گھنٹہ تک انکے کام کو دیکھتے رہے۔ پہر ہمپر نیند نے غلبہ کیا اور ہم نخلستان مین جاکر زمین پر سو گئے۔ واللہ کسینے ہمکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا بیدار نکیا۔ حضرت نے ہمکو پاؤن سے ٹہکرا کر جگایا۔ ہم بالکل گرد مین اٹے ہوئے تہے پس اسی روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو گرد آلود دیکھکر ابا تراب کا خطاب دیا اور ارشاد کیا کہ مین تمکو دو سخت بدبختون کی خبر دون ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ ارشاد ہو۔ فرمایا ایک تو ثمود کی قوم کا احیمر نام رکہنے والا جس نے ناقہ صالح کے پاؤن کاٹ ڈالے تہے اور ایک وہ شخص ہے جو یا علی تیرے اس مقام پر یعنی سر پر ضرب لگائیگا اور اسکے خون سے یہ یعنی تیری ریش مبارک تر کرے گا ❖

ابو السبطین

عن ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعد المنبر فخطب الناس فحمد اللہ واثنی علیه فوعظ وخوف وحذر ثم بکا وقال این علی

[1] صور یا صور نخل کا مجموعہ [2] دقعاء مٹی بہتا کا لفظ [3] ارقعا خاک [4] احیمر تصغیر احمر لقب اس شخص کا جس نے حضرت صالح کی اونٹنی کے پاؤن کاٹ ڈالے تہے

ابن ابی طالب ثم نبّہ علی قائما علی قدمیہ فقال ھا انا یا رسول اللہ فقال ادن منی فدنا منہ وضمہ الی صدرہ و
قبل بین عینیہ ثم بکا حتی سال دموعہ علی خدہ فقال یا علی صوتہ یا معشر المسلمین ھذا علی بن ابی طالب
ھذا شیخ المھاجرین والانصار ھذا اخی وابن عمی وختنی ولحمی ودمی۔ ھذا ابو السبطین الحسن والحسین
سید شباب اھل الجنۃ ھذا مفرج الکرب عنی ھذا اسد اللہ فی ارضہ وسیفہ المسلول علی اعدائہ فعلی مبغضیہ
لعنۃ اللہ ولعنۃ اللاعنین واللہ منہ بری وانا منہ بری فمن احب ان یبرأ من اللہ ومنی فلیتبرأ منہ فلیبلغ
الشاھد منکم الغائب (اخرجہ ابو سعد عبد الملک بن ابی عثمان محمد الواعظ الخرکوشی فی شرف
النبی) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہین کہ ایک روز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر
چڑہکر خطبہ ارشاد کیا اور خدا کی حمد وثنا کے بعد وعظ بیان فرمایا اور لوگون کو آخرت کا خوف دلایا اور وعید الٰہی
سے ڈرایا اور پہر رونے لگے اور فرمایا علی بن ابی طالب کہان ہین جناب امیر جلدی سے اچہلکر اپنے دونو پاؤن پر
کہڑے ہوکر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ مین یہان حاضر ہون۔ حضرتؐ نے انکو اپنے نزدیک بلایا جب وہ نزدیک
گئے تو آپ نے انکو اپنے سینہ مبارک سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور رونے لگے یہانتک کہ رخسار مبارک پر
اشک جاری ہو گئے پہر آواز بلند ارشاد کیا اے گروہ اہل اسلام یہ علی بن ابیطالب شیخ المہاجرین والانصار
ہے یہ میرا بہائی اور میرا ابن عم اور میرا داماد اور میرا گوشت اور میرا خون ہے۔ یہ ابو السبطین یعنے امام حسن اور
حسین کا باپ ہے جو اہل جنت کے نوجوانون کے سردار ہین۔ یہ مجہسے تکلیف کو دور کرنیوالا ہے۔ یہ خدا کی زمین
پر خدا کا شیر ہے اور اسکے دشمنون کے لیئے اسکی برہنہ شمشیر ہے اسکے دشمنون پر خدا اور خدا کے فرشتے لعنت کرتے
ہین اللہ ان سے بیزار ہے مین ان سے بیزار ہون۔ پس اگر کوئی خدا کی اور میری بیزاری کو چاہتا ہو وہ اس
سے بیزاری اختیار کرے۔ تم حاضرین مین سے ہر ایک کو چاہیے کہ غائبون کو اس سے آگاہ کرے۔

القاب

امیر المومنین

(۱) عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی بعض الدار
نائما واذا رأسہ فی حجر دحیۃ الکلبی فدخل علی فقال السلام علیک کیف
اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بخیر قال دحیۃ انی لاحبک وان لک مدحۃ ازفھا الیک
انت امیر المؤمنین وقائد الغر المحجلین انت سید ولد آدم ماخلا النبیین والمرسلین لواء الحمد بیدک
یوم القیمۃ تزف انت وحزبک مع محمد صلی اللہ علیہ وسلم وحزبہ الی الجنان زفا وقد افلح من تولاک
وخسر من تخلاک محبو المحمد صلی اللہ علیہ وسلم محبوک ومبغضوا محمد مبغضوک لن ینالھم شفاعۃ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ادن منی یا صفوۃ اللہ فاخذ رأس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضعہ فی حجرہ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذہ الھمھمۃ فاخبرہ الحدیث قال لم یکن دحیۃ الکلبی کان جبرئیل سماک
باسم سماک اللہ بہ وھو الذی القی محبتک فی صدور المؤمنین ورھبتک فی صدور الکافرین (اخرجہ ابوبکر
ابن مردویہ) ابن عباسؓ کہتے ہین کہ ایک روز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دحیہ کلبی کے آغوش مین سر رکہے ہوئے اپنے
دولتخانہ کے صحن مین استراحت فرما رہے تہے کہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے اور سلام علیک کہکر سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کا حال پوچہا۔ دحیہ نے جواب دیا خیریت ہے اور کہا کہ مین تم سے محبت رکہتا ہون آپکے چند مناقب مجہے معلوم
ہیں جنکو مین آپسے بیان کرنا چاہتا ہون۔ آپ تمام مومنون کے امیر۔ اور تمام سفید ہاتہہ اور پاؤن اور مونہہ والون کے
پیشوا ہین آپ سوا انبیا اور مرسلین کے تمام بنی آدم کے سردار ہین قیامت کو روز لوار الحمد آپکے ہاتہہ مین ہوگا اور آپ
کا گروہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ساتہہ اور انکے گروہ کے ساتہہ جنت مین سیر کرتا ہوگا بتحقیق رستگار ہوا وہ شخص جس نے آپ
سے تولا کیہ اور نقصان اُٹہایا اُس نے جو آپسے علیحدہ ہوگیا۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے محب آپکے محب ہین اور اُن کے
دشمن آپکے دشمن ہین۔ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے ہرگز بہرہ یاب نہ ہون گے اے برگزیدہ خدا
میرے پاس تشریف لا حب جناب امیرؑ اسکے قریب گئے تو اس نے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا سر اقدس اپنے آغوش
سے لیکر انکے آغوش مین رکہدیا اتنے مین سرکار نے خواب سے بیدار ہوکر پوچہا یہ کیسا شور تہا جناب امیرؑ نے دحیہؓ کا
تمام ماجرا عرض کیا حضور نے فرمایا یہ دحیہ نہین تہے بلکہ جبرئیل تشریف لائے تہے تاکہ جن القاب سے پروردگار نے تمہین
ممتاز کیا ہے ان سے تمہین آگاہ کرین۔ خدا تعالی نے تمہاری محبت کو مومنین کے سینہ مین القا کیا ہے اور تمہارے
خوف کو کافرون کے دل مین ڈالدیا ہے ❊

(۲) عن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا انس اسکب لی وضوء وماء فتوضی وصلی ثم
انصرف فقال یا انس اول من یدخل علی الیوم فھو امیر المؤمنین وسید المسلمین وخاتم الوصیین و
امام الغر المحجلین فجاء علیؓ فضرب الباب فقال من ھذا یا انس قلت علی قال فتح لہ فدخل (اخرجہ
ابن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز مجہکو فرمایا کہ
اے انس پانی لاکر ہمین وضو کرا مین پانی لایا اور حضرتؐ نے وضو کیا اور نماز پڑہی نماز سے فارغ ہوکر مجہے ارشاد کیا
اے انسؓ جو شخص آج سب سے پہلے میرے پاس آئیگا وہ مومنون کا امیر اور مسلمانون کا سردار اور وصیون کا
خاتم اور سفید ہاتہہ اور مونہہ والون کا پیشوا ہوگا۔ ناگاہ جناب امیر تشریف لائے اور دروازہ کہٹکہٹایا حضرتؐ
نے پوچہا اے انس یہ کون ہے مینے عرض کیا علی ہین آپنے فرمایا دروازہ کہولدے مینے دروازہ کہولدیا جناب امیرؑ
حضرتؐ کے پاس تشریف لے آئے ❊

(٣) عن بريدة قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نسلم على علی بیا امیر المؤمنین (اخرجه ابن مردويه) بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا ہوا تھا کہ ہم علی علیہ السلام کو یا امیر المومنین کہکر سلام کیا کریں ✤

(٤) عن سالم مولى علي قال كنت مع علي في ارض له وهو يحرثها حتى جاء ابو بكر وعمر رضي الله عنهما فقالا السلام عليك يا امير المؤمنين ورحمة الله وبركاته فقيل كنتم تقولون في حيوة النبي صلى الله عليه وسلم ذلك فقال عمر هو امرنا (اخرجه ابن مردويه) جناب امیر علیہ السلام کا غلام سالم رضی اللہ عنہ بیان کرتا ہے کہ میں جناب امیر کے ساتھ انکی زمین میں تھا اور وہ اسکی کاشت کاری کر رہے تھے کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما انکے ملنے کو آئے اور السلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہکر سنت اسلام ادا کی کسی نے اُنسے پوچھا کہ آپ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی اسیطرح سے کہا کرتے تھے حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ حضرت ہی نے ہمکو یہ حکم دیا تھا ✤

(٥) عن حذيفة بن اليمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو علم الناس متى سمي علي امير المؤمنين ما انكروا فضله سمي امير المؤمنين وآدم بين الروح والجسد فقال الله تبارك وتعالى انا ربكم ومحمد نبيكم وعلي اميركم (اخرجه الديلمي في فردوس الاخبار) حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر لوگونکو یہ معلوم ہوتا کہ کب سے علی کا نام امیر المومنین رکہا گیا ہے تو ہرگز اسکے فضائل سے انکار نکرتے علیؓ کا نام اسوقت سے امیر المومنین ہوا ہے کہ ابھی آدم روح اور جسد کے درمیان تھے اسوقت پروردگار نے ارواح کو خطاب کیا کہ میں تمہارا خدا ہوں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمہارا نبی اور علیؓ تمہارا امیر ہے ✤

(٦) عن ابن عباس قال دخل علي على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها فجلس بين رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين عائشةؓ فقالت ما كان لك ان تجلس بين فخذي فضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم على ظهرها وقال مهلا تؤذيني في اخي فانه امير المؤمنين وسيد المسلمين وقائد الغر المحجلين يوم القيامة يقعد على الصراط فيدخل اولياءه في الجنة ويدخل اعداءه في النار (اخرجه ابن مردويه) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف رکھتے تھے اتنے میں جناب امیر تشریف لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنینؓ کے درمیان میں بیٹھ گئے بی بی عائشہ جھنجلا کر بولیں کیا میری ران پر بیٹھنے کے سوا آپکے لیئے کوئی جگہ نہیں تھی۔ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بی بی عائشہ صدیقہ کی پشت پر ہاتھ مار کر کہا کہ چھوڑ میرے بھائی کے بارے میں تو مجھے ایذا نہ دے۔ یہ مومنوں کا امیر اور مسلمانوں کا سردار اور سفید ہاتھ اور منہ والوں کا پیشوا ہے قیامت کے روز یہ پلصراط پر بیٹھیگا اور اپنے دوستوں کو جنت میں اور دشمنوں کو دوزخ میں داخل کریگا ✤

(۷) عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیت ام حبیبۃ بنت ابی سفیان فقال یا ام حبیبۃ اعتزلینی فانا علی حاجۃ ثم دعا بوضوء فاحسن الوضوء۔ ثم قال ان اول من یدخل ھذا الباب امیر المؤمنین وسید العرب خیر الوصیین و اولی الناس بالناس قال انس فجعلت اقول اللھم اجعلہ رجلا من الانصار فاذا ھو علی ابن ابی طالب (اخرجہ ابوبکر ابن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حبیبہ بنت ابی سفیان کے گھر میں رونق افروز تھے۔ ام حبیبہ سے ارشاد کیا ای ام حبیبہ تم ہمسے تھوڑی دیر کے لیے علیحدہ ہو جاؤ۔ کیونکہ ہمیں ایک ضروری امر درپیش ہے پھر آپنے خوب طرح سے وضو کیا اور فرمایا جو شخص کہ سب سے اول اس دروازہ سے گھسیگا وہ مومنون کا امیر اور عرب کا سردار اور تمام اوصیا سے بہتر اور سب لوگون سے برتر ہوگا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین میں اپنے دل میں دعا کرنے لگا یا الہی وہ شخص جسکے لیے حضرت نے یہ کچھ فرمایا ہے وہ انصار میں سے ہو۔ ناگہان جناب امیر علیہ السلام دروازہ سے گھس آئے ❖

(۸) عن انس قال بینما انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال الان یدخل سید المسلمین و امیر المؤمنین و خیر الوصیین اذ اطلع علی فقال صلی اللہ علیہ وسلم اللھم والی والی قال فجلس بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح العرق من جبھتہ و وجھہ یمسح بہ وجہ علی و یمسح العرق من وجہ علی و یمسح بہ وجھہ فقال لہ علی یا رسول اللہ انزل فی شئ قال اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی انت اخی ووزیری و خیر من اخلف بعدی تقضی دینی وتنجز وعدی وتبین لھم ما اختلفوا من بعدی وتعلمھم تاویل القرآن ما لم یعلموا تجاھدھم علی التاویل کما جاھدتھم علی التنزیل۔ (اخرجہ الدیلمی و ابن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرتؐ نے فرمایا ابھی اسوقت مسلمانوں کا سردار اور مومنوں کا امیر اور اوصیا کا بہتر یہاں آئیگا۔ ناگہان جناب امیرؑ تشریف لائے حضرتؐ نے فرمایا اے میرے پروردگار میرے قربان۔ انس کہتے ہیں کہ جناب امیر حضرتؐ کے سامنے بیٹھ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرہ مبارک اور جبین مبین کا عرق انکے چہرہ پر اور انکے چہرے کا عرق اپنے چہرہ اقدس پر ملنے لگے جناب امیرؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ آیا میرے حق میں کوئی آیۃ نازل ہوئی ہے۔ آپنے ارشاد کیا کیا تو راضی نہیں کہ تیری منزلت مجھسے ایسی ہے جیسے کہ موسی سے ہارون کی لیکن نبی میرے بعد نہیں ہونیوالا۔ تو میرا بھائی اور وزیر ہے جنکو کہ میں اپنے بعد میں چھوڑ جاؤنگا ان سب سے تو افضل ہے۔ میری قرض کا ادا کرنے والا اور میری وعدی کو پورا کرنیوالا جن امور میں کہ لوگ میرے بعد اختلاف کرینگے تو اسکو رفع کرنیوالا ہے۔ تو ان سے قرآن کے معنے بیان کریگا اور ان لوگوں کے ساتھ قرآن کی تاویل پر جہاد کریگا جیسے کہ میں قرآن کی تنزیل پر جہاد کیا ہے ❖

(۹) عن رافع مولی عائشہؓ قال کنت غلاما اخدمھا فکنت اذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندھا

اکون قریباً اعاطیہا شیئاً قال فبینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندھا ذات یوم انجاء جاء فدق الباب قال فخرجت الیہ فاذا جاریۃ معہا اناء مغطے قال فرجعت الی عائشۃ فاخبرتہا۔ فقالت ادخلہا فدخلت فوضعت بین یدی عائشۃ فوضعتہ بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یاکل وخرجت الجاریۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیت امیر المؤمنین وسید المسلمین وامام المتقین عندی یاکل معی فجاء جاء فدق الباب فخرجت الیہ فاذا ھو علی قال فرجعت فقلت ھذا علی فقال صلی اللہ علیہ وسلم ادخلہ فلما دخل قال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرحباً واھلاً لقد تمنیتک مرتین حتے۔ لو ابطات علی لسالت اللہ عزوجل ان یاتی بک اجلس فکل (اخرجہ ابن مردویہ) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا غلام رافع روایت کرتا ہے کہ مین ام المومنین کے پاس آکر تا تہا اور انکی خدمت کیا کرتا تہا جبوقت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم انکے گہر مین رونق افروز ہوتے تو مین قریب تر رہتا اور جس چیز کی ضرورت ہوتی تو مین حاضر کیا کرتا۔ ایک روز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ام المومنین کے گہر مین تشریف رکہتے تھے کہ ناگاہ ایک آنیوالی نے دروازہ کہٹکہٹایا۔ مین جب لینے کو باہر نکلا ایک لونڈی کو دیکہا کہ ڈہکا ہوا خوان لیے ہوے ہے مین نے لوٹ کر ام المومنین سے بیان کیا۔ انہون نے اسکو گہر مین بلالیا۔ اس لونڈی نے خوان انکے سامنے رکہدیا۔ مینے اٹہا کر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو رکہدیا آپ اس مین سے تناول فرمانے لگے اور وہ لونڈی چلی گئی آپنے فرمایا کاش اس وقت امیر المومنین سید المسلمین امام المتقین بہی یہان ہوتے تو ہماری ساتہ کہانے مین شرکت کرتے اتنے مین ایک شخص نے پہر دروازہ کہٹکہٹایا۔ مین دیکہنے کو نکلا اور جناب امیر کو دروازہ پر کہڑے ہوے دیکہا لوٹ کر مین نے عرض کیا کہ جناب امیر دروازہ پر تشریف رکہتے ہین حضور نے انکو گہر مین بلالیا۔ جب جناب امیر علیہ السلام حاضر خدمت ہوے سرکار نے مرحبا اور اہلاً کے الفاظ سے ممتاز فرمایا اور ارشاد کیا ہمنے دو دفعہ تمہاری آنیکی آرزو کی تہی اگر تم دیر کرتے تو مین تمہاری لیے پہر خدا سے دعا کرنیوالا تہا۔ آؤ بیٹہو اور ہمارے ساتہ کہانا نوش کرو۔

(۱۰) عن معاویۃ بن ثعلبۃ اللیثی قال مرض ابوذر الغفاری مرضاً شدیداً حتے اشرف علی الموت فاوصی الی علی بن ابی طالب فقیل لہ لو اوصیت الی امیر المومنین عمر بن الخطاب کان احمد لوصیتک من علی فقال ابوذر اوصیت واللہ الی امیر المؤمنین حقاً حقاً (اخرجہ ابن مردویہ) معاویہ بن ثعلبہ اللیثی بیان کرتا ہے کہ جب ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہو کر انتقال کے قریب ہو گئے تو جناب امیر سے اپنی وصیت بیان کی۔ لوگون نے کہا اگر تم اپنی وصیت امیر المومنین عمر بن الخطاب سے بیان کرتے تو تمہاری لیے یہ بہتر ہوتا۔ ابوذر کہنے لگے مینے اپنی وصیت کو سچے امیر المومنین سے بیان کیا ہے۔

امام المتقین

(۱) عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان الله عز وجل اوحی الیّ فی علی انه امام المتقین (اخرجه الدیلمی فی فردوس الاخبار) جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پروردگار نے مجھکو علیؑ کی نسبت وحی بھیجی ہے کہ وہ تمام متقیون کا امام ہے ✦

(۲) عن انس بن مالک والنواس بن سمعان قالا قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم لعلی مرحبا بسید المسلمین وامام المتقین (اخرجه الدیلمی وابوبکر بن مردویه) انس بن مالک اور نواس بن سمعان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا شاباش اے مسلمانون کے سردار اور متقیون کے امام ✦

(۳) عن علی قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم یا علی انک سید المسلمین ویعسوب المؤمنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجه الدیلمی) جناب امیر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی تم مسلمانون کے سردار اور مومنون کے بادشاہ اور سفید ہاتھ اور منہ والون کے پیشوا ہو ✦

(۴) عن عبد الله بن اسعد بن زرارة قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم لیلة اسری بی انتهیت الی ربی عز وجل فاوحی الیّ فی علی بثلاث انه سید المسلمین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجه الحاکم وابو نعیم وابن مردویه وابن قانع) عبد اللہ بن سعد بن زرارہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے شب معراج میں جب ہم اپنے پروردگار کے پاس پہونچے تو پروردگار نے مجھے علیؑ کے تین القاب القا فرمائے کہ وہ مسلمانون کا سردار اور متقیون کا امام اور سفید ہاتھ اور منہ والون کا پیشوا ہے۔

ولی المتقین

عن علی قال قال لی رسول الله صلے الله علیہ وسلم انک سید المسلمین وولی المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجه الامام علی ابن موسی الرضا علیه التحیة والثنا فی مسنده) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو مسلمانون کا سردار اور متقیون کا دوست اور سفید ہاتھ اور منہ والون کا پیشوا ہے ✦

سید الصادقین (۱)

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم علی سید الصادقین (تذکرہ خواص الامة فی احوال الائمة لسبط ابن جوزی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی سچون کا سردار ہے ✦

سید المسلمین (۱)

(۱) عن النواس بن سمعان قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لعلی مرحبا بسید المسلمین حین جاءه علی بن ابی طالب (اخرجه الدیلمی) نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہین جب جناب امیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوتے تو حضرت

انکو جناب امیر مسلمانوں کے سردار کہکر پکارتے ✤

(۲) عن انس قال بینما انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الآن یدخل سید المسلمین فاذا طلع علی (اخرجہ ابوبکر ابن مردویۃ) انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین ایک روز مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر تہا کہ حضرت نے فرمایا ابہی ابہی سید المسلمین یہان آئیگا اتنے مین جناب امیر حاضر خدمت ہوئے

(۳) عن عبد اللہ بن اسعد بن زرارۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بی انتہیت الی ربی عز وجل فاوحی الی فی علی بثلاث انہ سید المسلمین وولی المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجہ ابن مردویۃ) عبد اللہ بن سعد بن زرارہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے شب معراج مین جب ہمنے اپنے پروردگار سے ملاقات کی پروردگار نے علی کے تین لقب ہمکو الہام کیئے کہ وہ مسلمانوں کا سردار اور متقیوں کا دوست اور سفید ہاتہ اور مونہہ والون کا پیشوا ہے ✤

سید المومنین

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی اوحی الی فی علی ثلاثۃ اشیاء لیلۃ اسری بی انہ سید المؤمنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجہ الدیلمی) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق شب معراج مین پروردگار نے مجہکو علی کے تین لقب القا فرمائے کہ وہ مومنون کا سردار اور متقیون کا امام اور سفید ہاتہ اور مونہہ والونکا پیشوا ہے ✤

سید العرب

(۱) عن الحسن بن علی علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعوا الی سید العرب یعنی علیا فقالت عائشۃ الست سید العرب قال انا سید ولد آدم وعلی سید العرب فلما جاءہ ارسل الی الانصار فاتوہ قال ہذا سید العرب فاحبوہ بحبی واکرموہ بکرامتی فان جبرائیل اخبرنی بالذی قلت لکم عن اللہ عز وجل (قال ابو نعیم فی حلیۃ الابرار رواہ ایضا ابو البشر عن سعید بن جبیر) واخرجہ محب الطبری فی الریاض النضرہ والطبرانی فی الکبیر عن ابی لیلی عن الحسن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا انس انطلق فادع سید العرب الی آخر الحدیث جناب امام حسن علیہ السلام فرماتے ہین ایک روز سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب کے سردار کو میرے پاس بلا لاؤ۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگین کیا آپ عرب کے سردار نہین آپنے فرمایا مین آدم کی تمام اولاد کا سردار ہون علی عرب کے سردار ہین جب علی تشریف لائے حضرت نے انصار کو بلا بہیجا جب تمام انصار حاضر ہوگئے آپنے ارشاد فرمایا یہ یعنے جناب علی تمام عرب کے سردار ہین میری دوستی کی وجہ سے انکو دوست رکہو اور میری عزت کی وجہ سے ان کی عزت کرو بتحقیق جبرئیل علیہ السلام نے خدا کا یہ پیغام مجہکو دیا ہے جو مینے تمسے بیان کیا ✤

(۲) عن ام المؤمنین عائشۃ رضی قالت کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ دخل علی فقال ھذا سید العرب فقلت بابی وامی انت سید العرب فقال انا سید العالمین وھو سید العرب (اخرجہ البیہقی و الحاکم) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ جناب امیر تشریف لائے حضرت نے فرمایا یہ عرب کا سردار ہے میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ عرب کے سردار ہیں فرمایا میں تمام عالم کا سردار ہوں یہ عرب کا سردار ہے +

(۳) عن مسلمۃ بن نفیل مرسلا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعائشۃ رضی یا عائشۃ ان اسرک ان تنظری سید العرب فانظری الی علی قالت الست سید العرب قال انا امام المتعلمین و سید العالمین وھذا سید العرب (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ) مسلم بن نفیل سے مرسلاً روایت ہے کہ تحقیق جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا اے عائشہ اگر تو عرب کے سردار کو دیکھنا چاہتی ہے تو علی کو دیکھ لے ام المومنین نے عرض کیا کیا آپ عرب کے سردار نہیں فرمایا میں تمام علم حاصل کرنیوالوں کا امام اور تمام جہان کا سردار ہوں اور یہ عرب کا سردار ہے +

(۴) اخرج الدارقطنی عن ابن عباس و الحاکم عنہ وعن جابر قالا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم وعلی سید العرب۔ دارقطنی ابن عباس سے اور حاکم ابن عباس رضی اور جابر عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں آدم کی تمام اولاد کا سردار ہوں اور علیؑ عرب کا سردار ہے۔

سید فی الدنیا والآخرہ

عن ابن عباس قال نظر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی علی فقال انت سید فی الدنیا و الآخرۃ (اخرجہ ابو عمرو الحاکم والخطیب وزاد فیہ الدیلمی من احبک فقد احبنی وحبیبک حبیب اللہ ومن ابغضک فقد ابغضنی وبغیضک بغیض اللہ الویل لمن ابغضک من بعدی) ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کی طرف نظر کر کے فرمایا تو دنیا اور آخرت کا سردار ہے ابو عمرو اور حاکم اور خطیب بغدادی نے اس حدیث کو انہی تعداد لفظوں سے روایت کیا ہے لیکن شیرویہ دیلمی نے فردوس الاخبار میں یہ لفظ اس حدیث کے ساتھ اور روایت کیے ہیں کہ یا علی جس نے تجھ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور تیرا دوست خدا کا دوست ہے اور جس نے تجھ سے بغض کیا مجھ سے بغض کیا اور تیرا دشمن خدا کا دشمن ہے اسپر افسوس ہے جو میرے بعد تجھ سے بغض رکھے +

قائد الغر المحجلین

عن عبد اللہ بن حکیم الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک وتعالی اوحی فی علی ثلاثۃ اشیاء لیلۃ اسری بی

بانہ سید المؤمنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجہ الطبرانی) عبد اللہ بن حکیم الجہنی رض سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ شب معراج میں جناب ایزدی نے ہمکو علی ع کے تین خطاب القا فرمائے کہ وہ مومنوں کے سردار اور متقیوں کے امام اور جنکے موتھہ اور ہاتھہ اور پاؤں سفید اور نورانی ہیں انکے پیشوا ہیں یعنے انکو بہشت کی طرف لیجانیوالے ہیں +

یعسوب المومنین

(۱) عن علی ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال علی یعسوب المؤمنین و المال یعسوب المنافقین (اخرجہ بن عدی نقلت عن صواعق محرقہ) جناب امیر فرماتے ہیں کہ بالتحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے علی مومنون کا بادشاہ ہے اور مال منافقون کا بادشاہ ہے +

(۲) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ھذا اول من آمن بی وھذا یعسوب المؤمنین (اخرجہ الدیلمی) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر کی نسبت ارشاد کرتے تھے کہ یہ وہ شخص ہے جو سب سے پہلے مجھہ پر ایمان لایا ہے اور یہ مومنونکا سردار ہے +

صدیق الاکبر

عن معاذۃ العدویۃ قالت سمعت علیا علی المنبر منبر البصرۃ یقول انا الصدیق الاکبر (الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ محب الطبری) معاذہ عدویہ سے روایت ہے کہ منبر بصرہ کے منبر پر جناب امیر کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ میں صدیق اکبر ہوں +

(عن) ابی ذر الغفاری رض قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی انت اول من آمن بی و صدق وانت صدیق الاکبر (اخرجہ الحاکم نقلت من الریاض النضرہ) ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی کو فرمارہے تھے تو وہ شخص ہے جو سب سے پہلے مجھہ پر ایمان لایا ہے اور میری تصدیق کی ہے اور تو صدیق اکبر ہے +

(۳) عن سلمان الفارسی وابی ذر الغفاری قالا اخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بید علی فقال ان ھذا اول من آمن بی وھذا فاروق ھذہ الامۃ وھذا یعسوب المؤمنین وھذا من یصافحنی یوم القیمۃ وھذا صدیق الاکبر (اخرجہ الطبری والدیلمی والطبرانی فی الکبیر فی مسند سلمان) سلمان فارسی اور ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کا ہاتھہ پکڑ کر فرمایا یہ تحقیق یہ وہ ہے جو سب سے پہلے مجھہ پر ایمان لایا ہے اور یہ اس امت میں حق اور باطل کے درمیان فرق کرنیوالا ہے اور یہ مومنون کا یعسوب یعنے امیر ہے اور یہ وہ ہے جو قیامت کے روز سب سے پہلے مجھہ سے ملاقات کریگا اور یہ صدیق اکبر ہے

(۴) عن عباد بن عبد اللہ قال علی انا عبد اللہ واخو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانا صدیق الاکبر

لا یقولها ذالک غیری الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجه احمد فی المناقب والنسائی فی الخصائص
والحاکم فی المستدرک وحافظ ابو زید عثمان بن ابی شیبة فی سننه وابن عاصم فی السنة وحافظ ابو نعیم
فی الحلیة والعقیلی) عباد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ جناب امیرؑ فرماتے تھے میں خدا کا بندہ اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کا بھائی ہوں اور میں صدیق اکبر ہوں یہ بات میرے سوا کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جھوٹ بولنے والا میں نے سات برس سب سے
پہلے نماز پڑھی ہے +

(۵) عن معاذة العدویة قالت سمعت علیا یقول علی المنبر منبر البصرة انا الصدیق الاکبر امنت قبل
ان یؤمن ابوبکر واسلمت قبل ان یسلم ابوبکر (نقله ابن قتیبة فی المعارف) معاذة العدویہ کہتی ہیں میں نے
بصرہ کے منبر پر جناب امیرؑ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں صدیق اکبر ہوں قبل اسکے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ایمان لاتے
میں ایمان لایا ہوں اور ابوبکرؓ کے اسلام لانے سے پہلے اسلام لایا ہوں +

(۶) عن ابن عباسؓ وابی لیلی قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصدیقون ثلاثة حبیب النجار
مؤمن الیاسین الذی قال یا قوم اتبعوا المرسلین وحزقیل مؤمن ال فرعون الذی قال اتقتلون رجلا
ان یقول ربی اللہ وعلی بن ابی طالب وهو افضلهم (اخرجه البخاری عن ابن عباس واحمد عن ابی لیلی)
ابن عباس اور ابو لیلی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے صدیق تین ہیں
اول حبیب النجار الیاسین (یعنے جناب عیسی علیہ السلام کے حواریین) پر ایمان لانیوالا جس نے کہ یہ کہا تھا اے
میری قوم کے لوگو نبیوں کی متابعت کرو - اور فرعون کے گروہ سے ایمان لانیوالا حزقیل جس نے یہ کہا تھا اے
لوگو تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے میرا پالنے والا خدا ہے - اور علی بن ابیطالبؑ کہ ان سے افضل ہے +

(۷) عن ابن عباسؓ فی قوله تعالی من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیهم قال علی
یا رسول اللہ هل نقدر علی ان نزورک فی الجنة قال یا علی ان لکل نبی رفیقا اول من اسلم من امته فنزلت
هذه الآیة اولئک مع الذین انعم اللہ علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین و
حسن اولئک رفیقا فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علیا فقال ان اللہ تعالی قد انزل بیان ما
سئلت فجعلک رفیقی لانک اول من اسلم وانت الصدیق الاکبر (تفسیر ابن الحجام) ابن عباس رضی
اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں جسکا ترجمہ یہ ہے جن لوگوں نے خدا اور خدا کے رسول کی اطاعت کی ہے پس وہ
لوگ انکے ساتھ ہیں جن پر خدا نے اپنی نعمت اتاری ہے روایت کرتے ہیں کہ جناب امیرؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا یا رسول اللہ آیا ہم حضور کو جنت میں بھی دیکھ سکینگے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ ہر
نبی کا ایک رفیق ہوتا رہا ہے جو اسپر سب سے پہلے اسلام لاتا رہا ہے پس یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ ان

لوگون کے ساتھ ہین جنپر خدا نے اپنی نعمت نازل کی ہے یعنی نبیون اور صدیقون اور شہیدون اور نیک لوگون کے ساتھ ہونگے اور یہ لوگ انکے اچھے رفیق ہونگے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو بلایا اور فرمایا یا علیؑ خدا تعالے نے تیرے سوال کا بیان نازل فرمایا ہے اور تجھے میرا رفیق بنایا ہے کیونکہ تو سب سے پہلے مجھپر اسلام لایا ہے اور تو صدیق اکبر

(۲) عن علی قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی القیمۃ غیرنا اربعۃ فقام رجل من الانصار فقال فداک ابی وامی من ھم یارسول اللہ قال انا علی البراق واخی صالح علی ناقۃ اللہ التی عقرت وعمی حمزۃ علی ناقۃ العضباء واخی علی علی ناقۃ من نوق الجنۃ بیدہ لواء الحمد ینادی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فیقول الادمیون ما ھذا الا ملکا مقربا او نبیا مرسلا او حامل العرش فیجیبھم ملک من بطنان العرش یا معشر الادمیین لیس ھذا ملکا مقربا ولا نبیا مرسلا ولا حامل عرش ھذا الصدیق الاکبر علی ابن ابی طالب (اخرجہ ابو جعفر العقیلی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ قیامت مین ہم چار شخصون کے سوا پانچوان شخص سوار نہوگا۔ انصار مین سے ایک شخص نے اٹھکر عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون وہ چار شخص کون مین حضرتؐ نے فرمایا ایک تو مین ہون کہ براق پر سوار ہونگا اور میرا بھائی صالح نبی اس ناقۃ اللہ پر سوار ہوگا جسکے پاؤن کاٹے گئے تھے اور میرا چچا حمزہ ناقہ غضباء پر سوار ہوگا اور میرا بھائی علی جنت کی اونٹنیون مین سے ایک اونٹنی پر سوار ہوگا اور انکے ہاتھ مین لواء الحمد ہوگا اور وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پکارتا ہوگا تمام آدمی کہینگے یہ کوئی مقرب فرشتہ یا نبی مرسل یا حامل عرش ہے عرش کے اندر سے ایک فرشتہ جواب دیگا کہ اے لوگو نہ یہ مقرب فرشتہ ہے اور نہ نبی مرسل اور نہ حامل عرش ہے یہ صدیق اکبر علی بن ابی طالب ہے۔

فاروق الاعظم

(۱) عن ابی ذر الغفاری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی انت صدیق الاکبر والفاروق الاعظم الذی یفرق بین الحق والباطل (الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ لمحب الطبری) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جناب امیرؑ سے فرماتے تھے کہ تم صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہو کہ تم حق اور باطل مین فرق کروگے۔

(۲) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ھذا اول من آمن بی وھذا اول من یصافحنی یوم القیمۃ وھذا صدیق الاکبر وھذا فاروق الاعظم یفرق بین الحق والباطل وھذا یعسوب المؤمنین والمال یعسوب المنافقین (اخرجہ الدیلمی) والطبرانی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر کی نسبت فرماتے تھے یہ وہ شخص ہے جو مجھپر سب سے پہلے ایمان لایا ہے اور یہ وہ ہے کہ سب سے پہلے قیامت کے روز مجھسے ملیگا اور یہ صدیق اکبر اور فاروق اعظم اور مومنون کا

یعسوب (یعنے امیر ہے) اور مال منافقون کا امیر ہوتا ہے +

(۳) عن ابی لیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیکون من بعدی فتنۃ فاذا کان ذلک فالزموا علیا فانہ الفاروق بین الحق والباطل اخرجہ الخوارزمی والدیلمی) وابن عبد البر فی الاستیعاب ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے عنقریب میری امت مین فتنہ برپا ہوگا جب ایسا ہو تو تم ملازمت علیؑ کی اختیار کرو بتحقیق وہ حق و باطل مین فرق کرنیوالا ہے +

خاتم الوصیین

عن انس قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا انس اسکب لی وضوء فتوضی وصلی ثم انصرف فقال یا انس اول من یدخل علی الیوم امیر المؤمنین وسید المسلمین وخاتم الوصیین وامام الغر المحجلین فجاء علی حتی ضرب الباب فقال من ھذا یا انس فقلت علی قال افتح لہ فدخل (اخرجہ ابوبکر ابن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجھ سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس پانی لا کر ہمین وضو کرا پس حضرتؐ نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر آپ لوٹ بیٹھے اور ارشاد کیا آج جو شخص کہ سب سے پہلے میرے پاس آئیگا وہ امیر المومنین اور خاتم الوصیین اور سید المسلمین اور سفید ہاتھ پاؤن اور روشن چہرہ والون کا امام ہے۔ اتنے مین جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے اور دروازہ کھٹکھٹایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا اے انس دروازہ پر کون ہے مینے عرض کیا کہ جناب امیر ہین حضرتؐ نے فرمایا دروازہ کھولدو مینے دروازہ کھولدیا جناب امیر اندر تشریف لے آئے +

خیر الوصیین

عن انس قال بینما انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الآن یدخل سید المسلمین وامیر المؤمنین وخیر الوصیین اذ طلع علی ابن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی وابوبکر بن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ ایک دفعہ مین جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر تھا کہ آپ نے فرمایا ابھی اسیوقت سید المسلمین اور امیر المؤمنین اور خیر الوصیین آئیگا اتنے مین جناب امیر تشریف لائے +

الوصی

(۱) عن ابی سعید الخدری عن سلمان الفارسی قال قلت یا رسول اللہ لکل نبی وصی فمن وصیک فقال ھل تعلم من وصی موسی قلت نعم یوشع بن نون قال لم قلت لانہ کان اعلمھم قال فان وصیی وموضع سری وخیر من اترک بعدی وینجز عداتی ویقضی دینی علی بن ابی طالب (اخرجہ ابوبکر ابن مردویہ) والطبرانی فی الکبیر فی مسند سلمان الفارسی) ابو سعید خدری سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہر ایک نبی کے لیے وصی ہوتا ہے حضورؐ کا وصی کون ہے فرمایا تو جانتا ہے کہ موسیٰ کا وصی کون تھا مینے عرض کیا یوشع بن نون حضرتؐ

نے فرمایا کیون میننے گذارش کیا اسلیئے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت مین سب سے زیادہ عالم تھے سو آپنے فرمایا پس میرا
وصی اور میرا رازدار۔ اور جن لوگون کو کہ میں اپنے بعد چھوڑتا ہون اُن سب سے بہتر اور میری وعدون کو پورا کرنیوالا اور میرے
قرضون کا ادا کرنیوالا علی بن ابیطالب ہے +

(۲) عن انس بن مالك قال حدثني سلمان انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اخي و وزيري و
وصيي وخير من اخلف بعدي علي بن ابي طالب (اخرجه ابن مردويه) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجھ
سے سلمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مینے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ میرا
بھائی اور میرا وزیر اور میرا وصی اور میرے پیچھے رہنے والون مین سب سے افضل علی بن ابی طالب ہین

(۳) عن سلمان قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تدري من كان وصي موسى قلت
يوشع بن نون فقال وصيي في اهلي وخير من اخلفه بعدي علي بن ابي طالب (اخرجه ابن مردويه) سلمان
رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ مجھ سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے کیا تجھے معلوم ہے کہ موسیٰ کا وصی کون
تھا مینے عرض کیا یوشع بن نون حضرت نے فرمایا میرا وصی میرے اہل مین اور جنکو کہ میں اپنے بعد میں چھوڑتا ہون
ان سب سے بہتر علی بن ابی طالب ہین +

(۴) عن بريدة قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل نبي وصي و وارث وان عليا وصيي و وارثي
(اخرجه البغوي في معجمه والديلمي في فردوس الاخبار) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر ایک نبی کا ایک وصی اور وارث ہوتا رہا ہے میرا وصی اور وارث علی ہے +

(۵) عن انس قال قلنا لسلمان سل النبي صلى الله عليه وسلم من وصيه فقال سلمان من وصيك يا رسول
الله فقال يا سلمان من كان وصي موسى قال قلت يوشع بن نون قال فان وصيي و وارثي ويقضي
ديني وينجز موعدي علي بن ابي طالب (اخرجه احمد في مناقبه) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہمنے سلمان
رضی اللہ عنہ سے کہا تم جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ حضور کا وصی کون ہے سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ جناب کا وصی کون ہے حضرت نے فرمایا اے سلمان موسیٰ علیہ السلام کا وصی کون تھا سلمان نے
عرض کیا یوشع بن نون جناب نے ارشاد کیا میرا وصی اور وارث اور میرے قرض کا ادا کرنے والا اور میرے
وعدونکا پورا کرنے والا علی بن ابیطالب ہے +

(۶) عن علي قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم انت اخي و وارثي و وصيي قلت وما ارث منك
يا نبي الله قال ما ورث الانبياء من قبلي قلت وما ورث الانبياء من قبلك قال كتابهم وسنة
نبيهم (اخرجه ابن المحضرمي) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ مجھ سے جناب سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے ارشاد کیا تو میرا بھائی اور وارث اور وصی ہے مین نے عرض کیا یا نبی اللہ مجھے حضور سے کیا ورثہ ملیگا فرمایا جو ورثہ کہ مجھ سے پہلی انبیا نے پایا ہے مینے عرض کیا حضور سے پہلے انبیا نے کیا ورثہ چھوڑا ہے فرمایا کتاب اور پہلے نبی کی سنت ✦

(۷) عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت اخی ووارثی ووصیی قال علی ما ارث منك قال ما یرث النبیون بعضہم بعضا قال اللہ ورسولہ اعلم فقال کتاب اللہ وسنۃ نبیہ (اخرجہ ابن الحضرمی) معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین جناب خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد کیا تو میرا بھائی اور وارث اور وصی ہے جناب امیر نے گذارش کیا حضور کا کیا ورثہ مجھے ملیگا فرمایا اگلے نبیون نے ایکدوسرے سے کیا ورثہ پایا ہے جناب امیر نے عرض کیا کہ خدا اور اسکا رسول ہی جانتا ہوگا پس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتاب اللہ اور نبی کی سنت ✦

(۸) عن حبۃ العرنی عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی وصیك بالعرب خیرا (اخرجہ ابن السراج) حبۃ العرنی جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا اے علی ع مین تمکو عرب کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہون ✦

(۹) عن حبیش بن زرین قال رایت علیا یضحی بکبش فقلت لہ ما ھذا قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اضحی عنہ (اخرجہ احمد) حبیش بن زرین کہتے ہین مینے جناب امیر علیہ السلام کو ایک مینڈھے کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا مینے گذارش کیا یہ کیا ہے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ مین انکی طرف سے قربانی کیا کرون ✦

(۱۰) عن ام المؤمنین ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی اختار من کل امۃ نبیا واختار لکل نبی وصیا وانا نبی ھذہ الامۃ وعلی وصیی فی عترتی واھل بیتی وامتی من بعدی (اخرجہ ابو بکر الخوارزمی) جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا فرماتے تھے بالتحقیق ہر ایک امت سے خدا تعالی نے ایک نبی منتخب کیا ہے اور ہر ایک نبی کے لیئے اسکی امت سے ایک وصی انتخاب فرمایا ہے مین اس امت کا نبی ہون اور میرے بعد میری امت اور میری عترت اور میرے اہل بیت مین میرا وصی علی ہے ✦

(۱۱) عن ابی ایوب الانصاری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرض مرضۃ فاتتہ فاطمۃ تعودہ فلما رات ما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الجھد والضعف استعبرت فبکت حتی سال الدموع علی خدیہا فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ ان لکرامۃ اللہ ایاك زوجتك من اقدمہم سلما واکثرہم علما واعظمہم حلما ان اللہ تعالی اطلع الی اھل الارض اطلاعۃ فاختارنی منہم فبعثنی نبیا مرسلا ثم اطلع اطلاعۃ فاختار منہم بعلك فاوحی اللہ الی ان ازوجہا ایاك واتخذہ وصیا (اخرجہ الدارقطنی) و

اخرج الطبرانی والخطیب عن ابن عباس والحاکم عنہ وابی ہریرۃ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب
جناب سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسلام بیمار ہوئے جناب فاطمہ علیہا السلام عیادت کے لیے تشریف لائیں حضور پر ضعف
اور تکلیف کو دیکھکر رونے لگیں حتے کہ دونون رخسار مبارک پر اشک جاری ہوگئے یہ دیکھکر سرکار نے ارشاد کیا ای
فاطمہ اللہ کی خاص مہربانی تھی تیرے حق مین کہ مینے تیرا نکاح ایسے کے ساتھ کیا ہے کہ وہ اسلام لانے مین سب سے مقدم
اور سب سے زیادہ علم رکھنے والا اور حلم مین سب سے بڑا ہے۔ خدا تعالی نے زمین کے رہنے والون کو خوب دیکھکر انمین سے
مجھے انتخاب کیا اور مجھے نبی مرسل بنایا۔ پھر دوبارہ اچھی طرح سے دیکھا اور تیرے شوہر کو انتخاب کیا اور مجھے حکم
بھیجی کہ میں اسکے ساتھ تیرا نکاح کرون اور اسکو اپنا وصی بناؤن ۔

(۱۲) عن ابی ہارون العبدی قال اتیت ابا سعید الخدری فقلت لہ ہل شہدت بدرا فقال نعم فقلت
الا تحدثنی بشیء مما سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی علی فقال یا بنی اخبرک ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض مرضۃ ونقہ ودخلت علیہ فاطمۃ تعودہ وانا جالس عن یمین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فلما رأت ما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الضعف خنقتہا العبرۃ حتی بدت دموعہا
علی خدہا فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیک یا فاطمۃ قالت اخشی الضیعۃ یا رسول
اللہ فقال یا فاطمۃ ان اللہ اطلع الی اہل الارض اطلاعۃ فاختار منہم اباک ثم اطلع ثانیۃ فاختار
منہم بعلک فاوحی الی فانکحتہ واتخذتہ وصیا وما علمت انک بکرامت اللہ ایاک زوجک اعلمہم علما
واکثرہم حلما واقدمہم سلما فضحکت واستبشرت فاراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یزیدہا مزید
الخیر کلہ الذی قسمہ اللہ تعالی بمحمد وال محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہا یا فاطمۃ لعلی ثمانیۃ اضراس
یعنی مناقب ایمان باللہ وبرسولہ وحکمتہ وزوجتہ وسبطاہ الحسن والحسین وامرہ بالمعروف ونہیہ عن
المنکر یا فاطمۃ انا اہل البیت اعطینا ست خصال لم یعطہا احد من الاولین ولا یدرکہا احد من الاخرین
نبینا خیر الانبیاء وہو ابوک ووصینا خیر الاوصیاء وہو بعلک وشہیدنا خیر الشہداء وہو حمزۃ
عم ابیک ومنا سبطاہ ہذہ الامۃ وہما ابناک ومنا مہدی ہذہ الامۃ الذی یصلی عیسی خلفہ ثم ضرب علی
منکب الحسین فقال من ہذا مہدی امتہ اخرجہ الدارقطنی) ابی ہارون العبدی کہتے ہین مینے ابو سعید
خدری رضی اللہ عنہ سے جاکر پوچھا آیا تم جنگ بدر مین حاضر تھے کہنے لگے کہ ہان۔ مینے کہا کیا تم مجھے نہین بتا
سکتے جو کچھ کہ تمنے علی کی نسبت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ کہنے لگے اے میرے بیٹے مین تجھے سناتا ہون
کہ جب جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوکر ضعیف ہوگئے جناب فاطمہ علیہا السلام عیادت کے لیے حضور کی خدمت
مین حاضر ہوئین مین سرکار کے داہنے طرف بیٹھا ہوا تھا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ضعف اور ناتوانی کا غلبہ دیکھکر

رونے لگین یہانتک کہ رونے سے انکا دم گھٹ گیا اور رخساروں پر آنسو نکل آئے سرکار نے فرمایا یا فاطمہ تم کیوں روتی ہو۔ گذارش کیا کہ حضور کے بعد میں اپنے ہلاک ہونے سے ڈرتی ہوں۔ آپنے ارشاد کیا بالتحقیق پروردگار عالم نے زمین کے باشندوں کو اچھی طرح سے دیکھا اور تیرے باپ کو ان میں سے منتخب کیا پھر دوبارہ دیکھا اور تیرے شوہر کو انتخاب فرمایا پس مجھے الہام کیا اور میں نے تیرا نکاح اس سے کر دیا اور اسکو اپنا وصی بنایا تم نہیں جانتے ہو کہ خدا تعالی نے خاص تمہارے حق میں کیا مہربانی کی ہے کہ تیرا شوہر سب سے زیادہ علم والا اور سب سے زیادہ حلم والا اور اسلام لانے میں سب سے زیادہ پیش قدم ہے جناب سیدہ یہ سنکر تبسم فرمانے لگین اور خوش ہو گئیں جناب سرور نے چاہا کہ انکو اور زیادہ خیر سے حصہ دیا جائے جسکا کہ پروردگار نے محمد اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حصہ دیا ہے پس حضرت نے فرمایا یا فاطمہ علی کے آٹھ تیز دانت ہیں یعنے آٹھ مناقب ہیں۔ اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانا۔ اور اسکی حکمت۔ اور اسکی زوجہ مطہرہ۔ اور اسکی اولاد یعنے حسن اور حسین کہ وہ دونوں تیرے بیٹے ہیں۔ اور اسکا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (یعنے اچھی باتوں کا کرنا اور بری باتوں سے بچنا) یا فاطمہ ہم اہل بیت کو چھ باتیں ایسی عطا ہوئی ہیں کہ ہمارے سوا ہم سے پہلے لوگوں کو بھی نہیں دی گئیں اور ہم سے پیچھے آنیوالے بھی نہیں حاصل کر سکیں گے۔ ہمارا نبی تمام نبیوں سے بہتر ہے۔ اور وہ تیرا باپ ہے اور ہمارا وصی سب وصیاں سے افضل ہے اور وہ تیرا شوہر ہے ہمارا شہید سب شہیدوں سے برتر ہے یعنے حمزہ وہ تیرے باپ کا چچا ہے اور اس امت کے سبطین وہ دونوں تیرے بیٹے ہیں اور اس امت کا مہدی بھی ہم سے ہے کہ جسکے پیچھے حضرت عیسی علیہ السلام نماز پڑھیں گے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب حسین علیہ السلام کے دوش مبارک پر ہاتھ مار کر فرمایا مہدی امت انسے پیدا ہونگے ❖

(۱۳) عن الاسود بن یزید قال ذکروا عند ام المؤمنین عائشۃ ان علیا کان وصیا وفی روایۃ انہ ذکروا انہم قالوا انہ وصی فلم تکذبہم بل ذکرت انہا قد سمعت ذلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین وفاتہ (الجمع بین الصحیحین للحمیدی) اسود بن یزید سے روایت ہے کہ لوگوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر ذکر کیا کہ علی وصی تھے دوسری روایت میں ہے کہ ان لوگوں نے ذکر کیا کہ وہ وصی ہیں پس ام المومنین نے انکی تکذیب نکی بلکہ ذکر کیا کہ مینے خود اس بات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وفات کیوقت سنا تھا ❖

(۱۴) عن ابی برزۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی عہد الی فی علی عہدا فقلت یا رب بینہ لی فقال اسمع فقلت سمعت فقال ان علیا رایۃ الھدی وامام اولیائی ونور من اطاعنی وھو الکلمۃ التی الزمتھا المتقین من احبہ احبنی ومن ابغضہ ابغضنی فبشرہ بذلک فجاء علی فبشرتہ فقال یا رسول اللہ انا عبد اللہ وفی قبضتہ فان یعذبنی فبذنبی وان یتم لی الذی بشرتنی بہ فاللہ اولی بی قال قلت اللھم اجل قلبہ واجعل ربیعہ الایمان فقال اللہ تعالی قد فعلت بہ ذلک ثم انہ رفع الی انہ سیخصہ من البلاء

بشی لم یخص بہ احدامن اصحابی فقلت یارب اخی و وصیی فقال تعالیٰ ان ھذا شئی قد سبق انہ مبتلاء و مبتلا
بہ (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ) ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تحقیق
اللہ تعالیٰ نے علیؑ کے باب مین مجھ سے ایک عہد کیا پس مینے کہا ای میرے پروردگار مجھ سے اس عہد کو بیان فرما اللہ تعالےٰ
نے فرمایا علی علم ہے ہدایت کا اور میرے دوستون کا امام ہے اور نور ہے سبکے لیے جو میری طاعت کرتے ہین اور وہ ایسا
کلمہ ہے کہ پرہیزگارون نے اسکو لازم کرلیا ہے جس نے اس سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور جس نے اس سے دشمنی کی
مجھ سے دشمنی کی پس تو اسکو بشارت دی بعد اسکے علی آئے مینے انکو بشارت دی وہ کہنے لگے کہ مین خدا کا بندہ ہون
اور اسکے اختیار مین ہون اگر مجھ کو عذاب دے تو میرے گناہ کے سبب سے ہے اور اگر وہ اس بات کو پورا کرے جسکی کہ حضرت
نے مجھے بشارت دی ہے تو اللہ میرے واسطے زیادہ مہربان ہے۔ جناب رسول اللہ فرماتے ہین مینے دعا کی کہ بار الٰہا اسکے
دلکو روشن کر اور اسکا ایمان کی بہار بنا پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا تحقیق مینے اسے ایسا ہی کر دیا ہے پھر میری طرف یہ حکم
کیا اللہ تعالیٰ علی کو ایسی بلا سے آزمایش کریگا۔ کہ میرے اصحاب مین سے کسی صحابی کو نہین کیا۔ پس مینے عرض کیا ای
پروردگار یہ میرا بھائی اور وصی ہے اللہ تعالے نے فرمایا یہ بات ہو چکی ہے اور وہ ضرور اس مین مبتلا ہوگا اور اُسکے ساتھ
لوگون کی آزمایش کیجائیگی ✤

امام البررہ

عن جابرؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی امام البررۃ وقاتل الفجرۃ منصور من
نصرہ مخذول من خذلہ (اخرجہ الحاکم) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بالتحقیق
جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کی نسبت ارشاد کیا ہے کہ علی نکوکارون کا امام اور بدکارون کا قاتل
ہے فتحمند ہوا جس نے کہ اسکی مدد کی۔ اور چھوڑا گیا جس نے کہ اسکو چھوڑا ✤

قاتل الفجرہ

نقل ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیرہ رفعہ بسندہ الی ابن عباس قال بینما عبد اللہ
ابن عباس جالسا قریبا من بئر الزمزم یقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اذ قال الرجل قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال ابن عباس سالتک باللہ من انت فقال ایھا الناس من
عرفنی فقد عرفنی فمن لم یعرفنی فانا ابو ذر الغفاری سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھاتین والا صمتا
یقول لعلی بن ابی طالب قائد البررۃ قاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ امام ابو اسحاق ثعلبی
رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر مین نقل کرتے ہین اور اس حدیث کی اسناد کو جناب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تک پہونچاتے
ہین کہ ایک روز ابن عباس زمزم کے کوئین کے پاس بیٹھے ہوئے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث
بیان کر رہے تھے کہ ناگہان ایک شخص نے آکر کہا کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے تھے ابن عباسؓ نے قسم دیکر
کہا بتا تو کون ہے۔ وہ کہنے لگا اے لوگو جس نے کہ مجھے پہچانا ہو پہچانا ہو اور جس نے کہ نہیں پہچانا ہو اب پہچان لے کہ

مین ابوذر غفاری ہون مینے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے اپنے ان دونو کانون سے سنا ہے ورنہ یہ دونون بہرے ہوجائین کہ آپ جناب امیر کی نسبت ارشاد فرماتے تھے کہ علی بن ابی طالب نکوکارون کا پیشوا ہے اور بدکارونکا قاتل ہے فتحمند ہوا وہ شخص جس نے کہ اسکی مدد کی اور چھوڑا گیا وہ شخص جس نے کہ اسے چھوڑ دیا ٭

صاحب الرایہ

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی برزۃ وانا اسمع یا ابا برزۃ ان اللہ عزوجل عہد الی فی علی بن ابی طالب انہ رایۃ الہدی ومنار الایمان وامام الاولیاء ونور جمیع من اطاعنی یا ابا برزۃ علی بن ابی طالب امینی غدا فی القیامۃ وصاحب رایتی ومفاتیح خزائن رحمۃ ربی وہو الکلمۃ التی الزمتہا المتقین (اخرجہ ابن مردویہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی برزہ سے فرمارہے تھے اور مین سن رہا تھا کہ اے ابا برزہ خدا تعالی نے علی بن ابی طالب کی نسبت مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہدایت کا علم اور ایمان کا نشان اور اولیا کا امام ہے اور جس قدر کہ میری اطاعت کرنیوالے لوگ ہین ان سب کا نور ہے۔ اے ابا برزہ علی کل قیامت کے روز میرا امین اور علم بردار ہے۔ علی میرے پروردگار کے خزانون کی کنجی ہے۔ اور وہ ایک پاک کلمہ ہے جسکو متقیون نے اپنے لیئے لازم کرلیا ہے ٭

مقیم الحجہ

عن عبد اللہ بن مسعود قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ تعالی ادم ونفخ فیہ من روحہ عطس ادم فقال الحمد للہ اوحی اللہ الیہ حمدنی عبدی بعزتی لولا عبدان ارید ان اخلقہما فی دار الدنیا ما خلقتک قال الہی یکونان منی قال نعم یا ادم ارفع رأسک وانظر فرفع رأسہ فاذا مکتوب علی العرش لا الہ الا اللہ محمد نبی الرحمۃ وعلی مقیم الحجۃ (اخرجہ الخطیب فی المناقب) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب پروردگار نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان مین اپنی روح پھونکی تو آدم نے چھینک لی اور الحمد للہ کہا پروردگار نے فرمایا میرے بندے نے میرا شکر کیا ہے۔ مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم ہے اگر مین اپنے دو بندون کو دنیا مین پیدا کرنے کا ارادہ نکرتا تو مینے تجھے ہرگز پیدا نکیا ہوتا حضرت آدم نے عرض کیا یا الہی وہ دونون مجھسے پیدا ہونگے ارشاد ہوا کہ ہان۔ اے آدم اپنے سر کو اٹھا کر دیکھ حضرت آدم نے دیکھا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رحمت کا نبی ہے علی حجت کا قائم کرنیوالا ہے ٭

اسد اللہ

عن ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعد المنبر فخطب الناس فحمد اللہ واثنی علیہ فوعظ وخوف وحذر ثم بکا وقال این علی بن ابی طالب فوثب علی قائما علی قدمیہ فقال ھا انا یا رسول اللہ فقال ادن منی فدنی عنہ فضمہ الی صدرہ وقبل بین عینیہ

وبکی حتی سالت دموعہ علی خدہ وقال باعلی صوتہ یا معشر المسلمین ھذا علی بن ابی طالب ھذا الشیخ المہاجرین والانصار ھذا اخی وابن عمی وختنی ولحمی ودمی ھذا ابو السبطین الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ ھذا مفرج الکرب عنی ھذا اسد اللہ فی ارضہ وسیف المسلول علی اعدائہ فعلی مبغضیہ لعنۃ اللہ ولعنۃ اللاعنین واللہ منہ بری وانا منہ بری فمن احب ان یبرأ من اللہ ومنی فلیتبرأ منہ فلیبلغ الشاھد منکم الغائب (اخرجہ ابو سعد فی شرف النبوۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایکروز جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور خطبہ پڑھا حمد وثنا کے بعد وعظ بیان فرمایا اور خوف دلایا اور ڈرایا پہر اشکبار ہوئے اور کہا کہ علی بن ابی طالب کہان ہین جناب امیر جست کرکے اپنے دونون پاؤن پر کہڑے ہوکر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ مین یہان حاضر ہون حضرت نے فرمایا میرے نزدیک آجاؤ جناب امیر سرکار کے پاس گئے حضرت نے انکو سینہ سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور رونے لگے یہانتک کہ رخسار مبارک پر اشک جاری ہوگئے پہر بلند آواز سے فرمایا ای مسلمانو یہ علی بن ابیطالب مہاجرین اور انصار کا شیخ یہ میرا بہائی اور میرے چچا کا بیٹا ہے اور میرا داماد اور میرا گوشت اور میرا خون ہی سبطین حسن اور حسین جو جوانان اہل جنت کی سردار ہین انکا باپ ہے یہ مجہہ سے تکلیف کو دور کرنیوالا ہے یہ خدا کی زمین پر اسکا شیر ہے یہ خدا کے دشمنون کیلیے خدا کی برہنہ شمشیر ہے اسکے دشمنون پہ خدا اور اسکے فرشتون کی پہٹکار ہو۔ اسکے دشمن سے خدا بیزار ہے۔ مین بہی اس سے بیزار ہون۔ پس جو شخص کہ خدا اور اسکے رسول کی بیزاری کو چاہتا ہو وہ اس سے بیزار ہو۔ چاہیے کہ تم حاضرین غائبین کو یہ اطلاع دیدو +

حجۃ اللہ

(۱) عن انس بن مالک رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وعلی حجۃ اللہ علی عبادہ (اربعین للحافظ ابی بکر محمد بن ابی نصر بن ابی بکر الفتوانی) انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مین اور علی خدا کے بندون پر خدا کی حجت ہین +

(۲) عن انس قال کنت جالسا عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذ اقبل علی بن ابی طالب فقال یا انس ھذا حجۃ اللہ علی خلقہ (اخرجہ الدیلمی) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر تہا کہ علی بن ابیطالب تشریف لائے حضرت نے فرمایا اے انس یہ خدا کی مخلوق پر خدا کی حجت ہی +

(۳) عن انس بن مالک رض قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرای علیا مقبلا فقال یا انس قلت لبیک قال ھذا المقبل حجتی علی امتی یوم القیامۃ (اخرجہ النقاش) انس بن مالک کہتے ہین کہ مین جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر تہا کہ آپ نے جناب امیر کو آتے ہوئے دیکہا مجہے ارشاد کیا اے انس مینے عرض کیا مین حاضر ہون فرمایا یہ آنیوالا قیامت کے روز میری امت پر میری حجت +

رایۃ الہدیٰ

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی برزۃ وانا اسمع ان اللہ عزوجل عہد الی فی علی انہ رایۃ الہدیٰ ومنار الایمان (اخرجہ ابن مردویہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ابی برزہ سے فرما رہے تھے اور مین سن رہا تہا کہ اے ابا برزہ پروردگار نے مجھ سے علی کے حق مین عہد کیا ہے کہ وہ ہدایت کا علم اور ایمان کا نشان ہے +

ولی اللہ

(۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لما اسری بی رایت علی باب الجنۃ مکتوبا بالذہب لا الہ الا اللہ محمد حبیب اللہ وعلی ولی اللہ وفاطمۃ امۃ اللہ والحسن والحسین صفوۃ اللہ علی باغضہم لعنۃ اللہ (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ شب معراج مین مینے جنت کے دروازہ پر لکہا ہوا دیکہا کہ محمد خدا کا حبیب ہے علی خدا کا دوست ہے فاطمہ پروردگار کی خادمہ ہے اور حسنین خدا کے برگزیدہ ہین انکے دشمنون پر خدا کی لعنت ہو +

(۲) عن ابی ذر قال کنت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہو ببقیع الغرقد[1] فقال والذی نفسی بیدہ ان فیکم رجلا یقاتل الناس بعدی علی تاویل القرآن کما قاتلت المشرکین علی تنزیلہ وہم یشہدون ان لا الہ الا اللہ فیکبر قتلہم علی الناس حتی یطعنوا علی ولی اللہ ویسخطوا عملہ کما سخط موسی امر السفینۃ وقتل الغلام وامر الجدار وکان خرق السفینۃ وقتل الغلام واقامۃ الجدار للہ رضی (اخرجہ الخوارزمی) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بقیع الغرقد مین تشریف فرما تہے اور مین خدمت اقدس مین حاضر تہا کہ آپنے ارشاد کیا قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے کہ تم مین ایک ایسا شخص ہے کہ جو قرآن کی تاویل پر لوگون سے لڑیگا جسطرح سے مینے قرآن کی تنزیل پر مشرکون سے جہاد کیا ہے وہ لوگ لا الہ الا اللہ کہنے والے ہونگے اسلیئے ان سے جہاد کرنا لوگون پر شاق گذریگا یہانتک کہ لوگ اس خدا کے ولی پر طعنہ زن ہونگے اور اسکے کام سے ناراض ہوجائینگے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کشتی کے امر مین اور لڑکے کے قتل کرنے مین اور دیوار کے بنانے مین (حضرت خضر علیہ السلام پر) ناراض ہوئے تہے حالانکہ کشتی کا توڑنا اور لڑکے کا قتل کرنا اور دیوار کا بنانا محض خدا کی رضا کے لیے تہا +

صفوۃ اللہ

عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی صحن الدار نائما واذا راسہ فی حجر دحیۃ الکلبی فدخل علی فقال السلام علیک کیف اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بخیر قال لہ دحیۃ انی لاحبک وان لک مدحۃ ازفہا الیک انت امیر المومنین وقائد الغر المحجلین انت سید ولد آدم ما خلا النبیین والمرسلین لواء الحمد بیدک یوم القیمۃ تزف انت وحزبک مع محمد صلی اللہ علیہ وسلم وحزبہ الی الجنان زفا وقد افلح من تولاک وخسر من تخلاک محبوا

[1] الغرقد درخت عوسج بقیع الغرقد مدینہ منورہ کے گورستان کا نام ہے جہان غرقد کے درخت کثرت سے ہین ۱۲

محمد صلی اللہ علیہ وسلم محبوک ومبغضوا محمد مبغضو لک لن ینالھم شفاعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ادن منی یا صفوۃ اللہ فاخذ راس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضعہ فی حجرہ فاستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما ھذہ الھمھمۃ فاخبرہ الحدیث قال لم یکن دحیۃ کان جبرئیل سماک باسم سماک اللہ بہ وھو الذی القی محبتک فی صدور المومنین ورھبتک فی صدور الکافرین اخرجہ ابوبکر بن مردویہ

ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولتخانہ کے صحن مین استراحت فرما رہے تھے اور سر اقدس دحیہ کلبی کی آغوش مین تہا کہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے سلام کے بعد حضرت کا مزاج پوچہا دحیہ نے جواب دیا کہ خیریت ہے اور کہا کہ مین تجہے دوست رکہتا ہون اور میرے پاس تمہاری تعریف ہے کہ مین تجہسے بیان کرتا ہون آپ امیر المومنین اور قائد الغر المحجلین اور انبیا اور مرسلین کے سوا تمام اولاد آدم کے سردار ہین قیامت کے روز لواء الحمد تمہارے ہاتھہ مین ہوگا اور تمہارا گروہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے گروہ کے ساتھ جنت کی طرف اتراتا ہوا جائیگا تحقیق رستگار ہوا جسنے کہ تمہاری محبت اختیار کی اور نقصان اٹھایا اُسنے جسنے کہ تمکو چھوڑ دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تمہارے دوست ہین اور انکے دشمن تمہارے دشمن ہین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت انھین ہرگز نصیب نہوگی۔ اے برگزیدہ خدا میرے پاس تشریف لائیے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر اقدس اپنی آغوش سے اٹھا کر انکی آغوش مین رکھدیا اتنے مین سرکار بیدار ہوگئے فرمایا کیسا شور ہے جناب امیر نے تمام سرگذشت بیان کی۔ فرمایا یہ دحیہ کلبی نہین تھے یہ جبرئیل تھے تمہارا نام تم سے بیان کرنیکو آئے تھے جو کہ خدا تعالی نے تمہارا رکھا ہے وہ خدا جسنے کہ تمہاری محبت کو مومنون کے سینہ مین اور تمہارے رعب کو کافرون کے دلون مین ڈالا ہے۔

شیخ المہاجرین والانصار

عن ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ وقال بعد ما قال این علی فوثب علی قائما علی قدمیہ فقال ھا انا یا رسول اللہ فقال ادن منی فدنی منہ وضمہ الی صدرہ وقال باعلی صوتہ یا معشر المسلمین ھذا علی بن ابی طالب ھذا شیخ المہاجرین والانصار (شرف المؤبد لابی سعد)

ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر چڑھکر خطبہ ارشاد کیا اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد جو کہنا تہا کہکر فرمایا علی کہان ہین جناب امیر جست کرکے اپنے دونو پاؤن پر کہڑے ہوگئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین یہان حاضر ہون حضرت نے فرمایا قریب آجاؤ جب جناب امیر حضرت کے پاس گئے حضرت نے انکو اپنی چھاتی سے لگا کر آواز بلند فرمایا اے مسلمانون یہ علی بن ابی طالب مہاجرین اور انصار کا شیخ ہے۔

قسیم النار والجنة

عن حذیفة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت قسیم النار والجنة وانت تقرع باب الجنة وتدخلها احبائك بغیر حساب (اخرجه الدیلمی و ابن المغازلی وقاضی عیاض فی الشفاء) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ای علی تم جنت اور دوزخ کے تقسیم کرنیوالے ہو اور تم جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤ گے اور اس مین اپنے دوستون کو بغیر حساب کے داخل کروگے *

(۲) عن ابی الطفیل عامر بن واثلة الکنانی ان علیا قال للستة جعل عمر رضی اللہ عنہ الامر شوری بینہم کلاما طویلا من جملتہ انشدکم اللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت قسیم النار والجنة یوم القیامة غیری قالوا اللھم لا (اخرجہ الدار قطنی نقلت من صواعق محرقہ و جواھر العقدین) ابو طفیل عامر بن واثلہ الکنانی نقل کرتے ہین کہ جناب امیر نے ان چہ صحابیون سے جنکو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد مشورت کے لیے مقرر کیا تہا۔ ایک طویل گفتگو کی منجملہ اسکے یہ بھی کہا کہ مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون آیا تم میرے سوا کوئی ایسا شخص جانتے ہو کہ جسکی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو کہ یا علی تم دوزخ اور جنت کی تقسیم کرنیوالے ہو سب نے متفق ہو کر کہا خدا گواہ ہے آپکے سوا کوئی نہین *

وارث رسول اللہ

(۱) عن ابی اسحاق قال سالت قثم ابن عباس کیف ورث علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونکم قال لانہ کان اولنا بہ لحوقا واشدنا بہ لزوقا (اخرجہ الحاکم) ابن اسحاق سے روایت ہے کہ مینے قثم بن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم لوگون کے سوا علی کیونکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وارث قرار دیے گئے قثم نے جواب دیا اسلیے کہ وہ ہم سے پہلے جناب رسول خدا سے ملے اور ہم سے زیادہ حضرت کی ملاقات مین رہے *

(۲) عن علی بن الحسین عن ابیہ عن جدہ علی بن ابی طالب علیہ وعلی ابائہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم خندق اللھم انك اخذت منی عبیدة بن الحارث یوم بدر وحمزة بن عبد المطلب یوم احد وھذا علی فلا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین (اخرجہ الخوارزمی) جناب علی ابن الحسین جناب حسین سے اور وہ اپنے والد ماجد جناب امیر علیہ وعلیہم السلام سے روایت کرتے ہین کہ خندق کے روز جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پروردگار سے التجا کی کہ ای میرے پروردگار تونے بدر کے روز عبیدہ بن الحارث کو مجھسے لے لیا اور احد کے روز حمزہ ابن عبد المطلب کو لے لیا اب یہ علی باقی رہگیا ہے پس تو مجھے اب اکیلا مت چھوڑ۔ تو سب وارثون سے بہتر ہے *

(۳) عن ابن عباس ان علیا کان یقول فی حیوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل یقول افان مات

او قتل انقلبتم علی اعقابکم واللہ لا ننقلب علی اعقابنا بعد اذ ہدانا اللہ ولئن مات او قتل لاقتلن علی ما قاتل علیہ حتی اموت واللہ انی لاخوہ وولیہ وابن عمہ ووارثہ ومن احق بہ منی (اخرجہ احمد والنسائی) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جناب امیرؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بابرکات میں فرمایا کرتے تھے کہ پروردگار فرماتا ہے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما جائیں یا قتل ہو جائیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جاؤ گے خدا کی قسم ہے ہم ہرگز اپنی ایڑیوں کے بل نہیں لوٹینگے جبکہ خدا تعالیٰ نے ہمکو ہدایت فرمائی ہے اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما جائیں یا قتل ہو جائیں ہم لڑینگے جس گروہ سے لڑتے رہے ہیں یہانتک کہ ہم بھی مارے جائیں خدا کی قسم ہے میں انکا بھائی اور چچا کا بیٹا اور وارث ہوں مجھ سے کون زیادہ حقدار ہے۔

(۴) عن بریدۃ الاسلمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی وصی ووارث وان علیا وصیی ووارثی (اخرجہ البغوی فی معجمہ والدیلمی فی فردوس الاخبار) بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہر ایک نبی کا وصی اور وارث ہوتا رہا ہے میرا وصی اور وارث علی ہے۔

(۵) عن ربیعۃ بن ناجد ان رجلا قال لعلی یا امیر المؤمنین کیف ورثت ابن عمک دون عمک قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عبد المطلب فصنع لھم مدا من طعام فاکلوا حتی شبعوا وبقی الطعام کانہ لم یمس ثم دعا بغمر فشربوا حتی رووا وبقی الشراب کانہ لم یمس فقال یا بنی عبد المطلب انی بعثت الیکم خاصۃ والی الناس عامۃ وقد رأیتم من ھذہ الآیۃ ما قد رأیتم فایکم یبایعنی علی ان یکون اخی وصاحبی ووارثی ووزیری فلم یقم الیہ احد فقمت الیہ وکنت اصغر القوم سنا فقال اجلس ثم قال ثلث مرات کل ذلک اقوم الیہ فیقول اجلس حتی کان فی الثالثۃ فضرب بیدہ علی یدی ثم قال انت اخی وصاحبی ووزیری فبذلک ورثت ابن عمی دون عمی (اخرجہ احمد فی المسند والنسائی فی الخصائص وابن جریر فی تھذیب الآثار والضیا فی المختارۃ) ربیعہ ابن ناجد کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے جناب امیرؑ سے پوچھا ای امیر المؤمنین آپنے اپنے چچا کو چھوڑ کر اپنے ابن عم کا ورثہ کیوں پایا ہے جناب امیرؑ نے فرمایا ایک دفعہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد المطلب کو جمع کیا اور انکے لیے کھانا ایک پیمانے میں پکا یا وہ کھانیکو آئے اور کھانے لگے یہانتک کہ سیر ہو گئے اور کھانا جیوں کا توں بچا رہا پھر حضرتؐ نے شربت کا مٹکا منگوایا لوگ شربت پینے لگے یہانتک کہ سب سیراب ہو گئے اور شربت بچ رہا۔ گویا کہ کسی نے چھوا تک نہ ہو۔ پھر حضرتؐ نے فرمایا اے بنی عبد المطلب میں تمہارے لیئے خاص کر مبعوث ہوا ہوں اور عام طور سے اور لوگوں کی طرف تم نے اس معجزہ کو دیکھا ہے۔ پس تم میں کوئی ہے کہ میری بیعت کرے اور میرا بھائی اور دوست اور وارث اور وزیر بنے ان میں سے کوئی نہ اٹھا۔ میں کھڑا ہو گیا میں اسوقت سب سے چھوٹا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھ جا پھر تین دفعہ حضرتؐ نے وہی کلمات ارشاد کیے

مین بھی ہر دفعہ انتشار ہا اور حضرت فرماتے رہے چنانچہ جا تیسری بار حضرت نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مارکر فرمایا تو میرا بھائی اور وزیر اور دوست ہے اسلیئے مینے اپنے چچا کے سوا اپنے ابن عم کا ورثہ پایا ہے ❖

خلیفہ رسول اللہ

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وعلی من نور واحد قبل ان یخلق اللہ آدم باربعۃ آلاف عام فلما خلق اللہ الخلق رکب ذلک النور فی صلبہ فلم یزل فی شیئ واحد حتی افترقا فی صلب عبد المطلب ففی النبوۃ و فی علی الخلافۃ (اخرجہ الدیلمی) ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین اور علی چار ہزار برس آدم سے پہلے ایک نور تھے جب اللہ تعالی نے خلاقت کو پیدا کیا اس نور کو آدم کی پشت مین ملا دیا وہ نور ہمیشہ ایک ہی شے مین رہتا چلا آیا یہانتک کہ عبد المطلب کی صلب مین جدا ہو گیا پس محمد مین نبوت ہی۔ اور علی مین خلافت ہی ❖

(۲) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین خلفنی علی المدینۃ خلفتک لتکون خلیفتی قلت کیف اتخلف عنک یا رسول اللہ قال الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہی کہ جب غزوہ تبوک مین حضرت مجھے اپنے پیچھے چھوڑ کر تشریف لیجانے لگے تو فرمایا ہم تجھے اسلیے اپنے پیچھے چھوڑ جاتے ہین تاکہ تو ہمارا خلیفہ بنے مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین آپکے پیچھے کسطرح سے رہ سکتا ہون فرمایا کیا تو راضی نہین کہ تو مجھ سے ہارون کی جگہ موسی سے مگر میرے بعد نبی نہین ہے ❖

(۳) عن ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قاتل علیا علی الخلافۃ فاقتلوہ کائنا من کان (اخرجہ الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص علی کے ساتھ خلافت پر لڑے اسکو قتل کردو جو کوئی کہ ہو ❖

منار الایمان

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی برزہ یا ابا برزۃ ان اللہ عز وجل عھد الی فی علی انہ رایۃ الھدی منار الایمان (اخرجہ ابن مردویہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو برزہ سے فرماتے تھے اے ابا برزہ بہ تحقیق اللہ عز وجل نے علی کے بارہ مین مجھ سے عہد کر لیا ہے کہ وہ ہدایت کا جھنڈا ہے اور ایمان کی نشانی ہے ❖

امام الاولیا

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی برزۃ ان اللہ عز وجل عھد الی فی علی انہ رایۃ الھدی ومنار الایمان وامام الاولیاء (اخرجہ ابن مردویہ)

انس روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ابو برزہ سے فرماتے تھے کہ بتحقیق اللہ عزوجل نے مجھ سے علی کی
نسبت عہد کیا ہے کہ وہ ہدایت کا علم اور ایمان کا نشان اور اولیا کا امام ہے +

الهادی

(۱) عن ابن عباس قال لما نزل قوله تعالی انما انت منذر و لکل قوم هاد فقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم انا المنذر و علی هاد (اخرجه ابو نعیم فیما نزل فی القران فی
علی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب یہ آیت کریمہ کہ تو ڈرانیوالا ہے اور ہر ایک قوم کے لیے ایک ہادی ہے نازل
ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں منذر ہوں اور علی ہادی ہے +

(۲) عن ابن عباس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا المنذر و علی الهادی وبک یا علی
یهتدی المهتدون (اخرجه الدیلمی) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فرماتے تھے میں منذر ہوں اور علی ہادی ہے اور یا علی تجھ سے ہدایت پانیوالے ہدایت پائیں گے +

صاحب اللواء

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی
انت تغسل جثتی وتؤدی دینی وتواری‌نی فی حفرتی وتفی بذمتی وانت
صاحب لوائی فی الدنیا والاخرة (اخرجه الدیلمی) ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ
وسلم فرماتے تھے یا علی تم میرے جثہ کو غسل دوگے اور میرے قرض کو ادا کروگے اور مجھ کو میری قبر میں دفن کروگے
اور جو کچھ کہ میرے ذمہ ہوگا پورا کروگے اور تم دنیا و آخرت میں میرے صاحب علم ہو +

ناصر رسول اللہ

عن ابن عباس رضی الله تعالی عنه وبلال بن الحارث وابی الحمراء قالوا
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لما اسری بی الی السماء رایت علی ساق
العرش مکتوبا لا اله الا الله محمد رسول الله وایدته ونصرته بعلی (اخرجه الدیلمی) ابن عباس اور
بلال بن الحارث اور ابی الحمراء رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے شب معراج
میں میں نے عرش کی ساق پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ہم نے اسکی تائید اور نصرت علی سے کی +

صالح المومنین

(۱) عن ابن عباس رضی الله عنه فی قوله تعالی وصالح المؤمنین قال
هو علی بن ابی طالب (اخرجه ابن عساکر وابن مردویه والسیوطی
فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پروردگار تعالی کے اس قول میں کہ ہو مولاہ وجبریل
وصالح المومنین صالح المومنین سے علی بن ابی طالب ہیں +

(۲) عن اسماء بنت عمیس رضی الله عنها قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول وصالح المؤمنین
هو علی (الدر المنثور للسیوطی) اخرجه ابو نعیم وابن ابی حاتم والمتقی فی کنز العمال) اسماء بنت عمیس رضی

اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ ہمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ خدای پاک کی کلام مین صالح المومنین سے علی مراد ہین

تنبیہ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین مین لکھتے ہین قالوا المراد بصالح المؤمنین علی و المراد من المولی ھو الناصر لان المفھوم المشترک للمولی بین اللہ و بین جبریل و بین صالح المؤمنین لیس الا ھذا یعنے مفسرین کہتے ہین کہ صالح المومنین سے مراد جناب علی بن ابی طالب ہین اور مولی کے معنے ناصر کے ہین کیونکہ اللہ اور جبریل اور صالح المومنین کے درمیان لفظ مولی کا مفہوم مشترک ناصر کے سوا اور کچہ نہین ہوسکتا ✤

مولی المومنین

قال صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ الخ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے غدیر خم کے روز جسکا مین مولا ہون اُسکا علی مولا ہے ✤

صواعق محرقہ مین علامہ ابن حجر اسحدیث کی بحث مین لکھتے ہین رواہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلثون صحابیا وان کثیرا من طرقہ صحیح او حسن یعنے اسحدیث کو جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے تیس صحابیؓ نے روایت کیا ہے ان مین اکثر روایتین صحیح اور حسن ہین اسکی مفصل بحث اگلے ابواب مین لکھی جائیگی ✤

منجز الوعد

عن ابن عباس او ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب ینجز وعدتی ویقضی دینی (اخرجہ الدیلمی) ابن عباسؓ یا ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی بن ابی طالب میری وعدہ کو پورا کرنے والا اور میری قرض کو ادا کرنے والا ہے ✤

قاتل الناکثین و القاسطین و المارقین

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالی فاما نذھبن بک فانا منھم منتقمون نزلت فی علی انہ ینتقم من الناکثین والقاسطین و المارقین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم خدائے پاک کی اس آیت کی شان نزول مین فرماتے تہے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ اگر ہم تجہے لیجائین تو بہی ہم ان سے انتقام لینے والے ہین یہ آیت علیؑ کے حق مین نازل ہوئی ہے۔ کیونکہ وہ میری بعد عہد توڑنیوالون اور ظالمون اور دین سے نکلنے والون کے ساتہ لڑیگا ✤

المرتضی

عن علی قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم نمشی فی طرقات المدینۃ اذ مررنا بنخل من نخلھا فصاحت نخلۃ باخری ھذا النبی المصطفی و ھذا علی المرتضی ثم جزناھا فصاحت ثانیۃ بثالثۃ ھذا موسی و اخوہ ھارون (اخرجہ الخوارزمی و ابن یوسف الکنجی فی

کفایۃ الطالب) جناب امیر سے روایت ہے کہ ایک دفعہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے بعض رستون مین جا رہا تھا ناگاہ ہم ایک نخلستان مین سے ہو کر گذرے۔ ایک نخل دوسرے سے پکار کر کہنے لگا یہ نبی مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور یہ علی المرتضے ہین پھر ہم آگے نکل گئے پھر ایک دوسرا نخل تیسرے سے کہنے لگا یہ موسی ہین اور انکا بھائی ہارون ہے۔

الشاہد

عن عباد بن عبد اللہ الاسدی قال سمعت علیا یقول وھو علی المنبر ما من قریش رجل الا وقد نزلت فیہ آیۃ او آیتان فقال رجل فما نزل فیک فغضب ثم قال اما انک لو لم تسالنی علی رؤس القوم ما حدثتک ویحک ھل تقرأ سورۃ ھود ثم قرأ افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بینۃ من ربہ وانا شاھد منہ (اخرجہ ابن مردویہ) وفقیہ ابن المغازلی وابن ابی حاتم وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور۔ عباد بن عبد اللہ الاسدی کہتے ہین مینے جناب امیر کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قریش مین سے کوئی آدمی ایسا نہین ہے جسکے حق مین ایک یا دو آیتین نازل ہوئی ہون ایک شخص نے پوچھا آپکے شان مین کون سی آیت نازل ہوئی ہے جناب امیر غصہ ہو کر فرمانے لگے اگر تو سب کے سامنے نہ پوچھتا تو مین ہرگز تجھے نہ بتاتا۔ افسوس ہے تو نے سورہ ہود مین نہین پڑھا افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاہد منہ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو علی بینۃ من ربہ ہین و یتلوہ شاہد منہ مین ہون۔

الشہید

عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم التزم علیا وقبلہ وھو یقول بابی الوحید الشھید (اخرجہ ابو یعلی فی مسندہ وابن حجر فی الصواعق) ام المؤمنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مینے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ علی کو بغل مین لیے ہوئے ہین اور انکو چوم رہے ہین اور فرماتے ہین میرا باپ قربان ہو یہ وحید ہے اور شہید ہے۔

الراکع

عن مجاھد عن ابن عباس فی قولہ تعالی وارکعوا مع الراکعین نزلت فی علی خاصۃ لانہ اول من رکع مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الطبرانی فی الخصائص وابو نعیم وفقیہ ابن المغازلی فی المناقب وتذکرہ خواص الامۃ) مجاہد ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ وارکعوا مع الراکعین مین خاصکر جناب امیر مراد ہین کیونکہ وہی سب سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکوع مین شریک ہوئے ہین۔

الساجد

عن موسی بن جعفر عن آبائہ علیہ وعلیہم السلام فی قولہ تعالی تراھم رکعا سجدا نزلت فی علی (اخرجہ فقیہ ابو الحسن بن المغازلی) جناب امام موسی کاظمؑ اپنے آبای کرام علیہم السلام سے روایت فرماتے ہین کہ آیۃ تراہم رکعا سجدا جناب امیر کی شان مین نازل ہوئی ہے۔

الصفی

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت صفیی وامینی (اخرجہ النسائی) جناب امیر علیہ السلام روایت فرماتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرماتے تھے

یا علی تم میرے برگزیدہ اور امین ہو ✦

الامین عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی برزۃ وانا اسمع یا ابا برزۃ علی امینی غدا یوم القیامۃ اخرجہ ابوبکر بن مردویہ۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے اور میں سن رہا تھا کہ ای ابو برزہ کل قیامت کے روز علی میرا امانت دار ہوگا ✦

باب حطہ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی باب حطۃ[1] من دخلہ کان مؤمنا ومن خرجہ کان کافرا اخرجہ الدارقطنی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی توبہ کا دروازہ ہے جو شخص کہ اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو شخص اس سے نکل گیا وہ کافر ہے ✦

مثیل ہارون قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی اخرجہ المسلم وغیرہ۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے ✦

نفس الرسول (۱) عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت ھذہ الآیۃ فقل تعالوا ندع ابنائنا وابنائکم الخ دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللھم ھؤلاء اھل بیتی اخرجہ احمد والمسلم والترمذی والنسائی وغیرھم۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ کہ پس کہدے آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پھر جھوٹوں پر خدا کی لعنت ڈالیں۔ نازل ہوئی تو حضرت نے جناب علی اور سیدہ اور حسنین علیہم السلام کو بلا کر کہا ای میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت ✦

(۲) عن جابر بن عبد اللہ قال انفسنا محمد وعلی وابنائنا الحسن والحسین ونسائنا فاطمۃ اخرجہ الحاکم۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انفسنا سے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب علی اور ابنائنا سے حسنین علیہما السلام اور نسائنا سے جناب سیدہ مراد ہیں ✦

(۳) عن عمرو بن العاص قال قدمت من غزوۃ ذات السلاسل وکنت اظن لیس احد احب الی رسول اللہ صلی

---

[1] صراح میں ہے وقولہ تعالیٰ وقولوا حطۃ ای حط عنا اوزارنا وھی کلمۃ امر بھا بنو اسرائیل لو قالوھا لحطت اوزارھم یعنی خدای پاک کا کلام ہے کہ تم حطہ کہو یعنی ہمارے بوجھ کو کم کر دے یہ ایک خاص کلمہ تھا جس کے کہنے کا بنو اسرائیل کو حکم ہوا تھا اگر وہ اس کلمہ کو کہتے تو انکا بوجھ کم ہو جاتا ✦

اللہ علیہ وسلم منی فقلت یا رسول اللہ ای الناس احب الیک قال عائشۃ فقلت انی لست اسألک عن النساء فقال ابوہا قلت ای الناس احب الیک بعد ابی بکر قال حفصۃ قلت لست اسألک عن النساء قال ابوہا قلت یا رسول اللہ فاین علی فالتفت الی اصحابہ فقال انظروا الی ھذا یسألنی عن النفس (اخرجہ ابن النجار) عمرو ابن العاص ناقل ہے کہ جب میں غزوہ ذات السلاسل کی فتح سے واپس آیا میرا گمان تہا کہ حضرت کو مجہ سے زیادہ کوئی محبوب نہ ہوگا میں اسی زعم سے حضرت سے پوچہنے لگا یا رسول اللہ سب سے کون زیادہ آپ کو محبوب ہے حضرت نے فرمایا عائشہ۔ مینے عرض کیا میں عورتون کی نسبت نہیں عرض کرتا آپنے فرمایا اسکا باپ مینے عرض کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضور کو کون زیادہ محبوب ہے فرمایا حفصہ مینے عرض کیا میں عورتون کی نسبت تو پوچہتا ہی نہیں آپنے فرمایا اسکا باپ عمر رضی اللہ عنہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ علی کہان گئے۔ حضرت اپنے صحابہ کی طرف ملتفت ہوکر فرمانے لگے اس شخص کو دیکہو کہ میری جان کی نسبت مجہ سے پوچہتا ہے ✤

(۴) اخرج الدارقطنی ان علیا یوم الشوری احتج علی اھلھا فقال انشدکم باللہ ھل منکم احد اقرب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرحم۔ ومن جعلہ صلی اللہ علیہ وسلم نفسہ نفسہ وابناءہ ابناءہ غیری فقالوا اللھم لا دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہین کہ شوری کے روز جناب امیر علیہ السلام نے بغرض اتمام حجت اہل شوری سے فرمایا میں تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچہتا ہون کہ میرے سوا تم میں کوئی ایسا شخص موجود ہے جو رشتہ میں حضرت کا قریبی ہو اور کسی شخص کی جان کو آپنے اپنی جان قرار دیا ہو۔ اور کسی کے بیٹون کو اپنے بیٹے بنایا ہو۔ سبنے کہا بخدا آپکے سوا کوئی نہیں ✤

سیف اللہ

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا علی بن ابی طالب ھذا سیف اللہ المسلول علی اعدائہ (اخرجہ ابوسعد فی شرف النبوۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ یہ علی بن ابیطالب خدا کی برہنہ شمشیر ہے خدا کے دشمنونپر ✤

(۲) عن جابر قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض حیطان المدینۃ ویدہ علی فی یدہ فمررنا بنخل فصاح النخل ھذا محمد سید الانبیاء وھذا علی سید الاولیاء ابو الائمۃ المطہرین ثم مررنا بنخل فصاح النخل ھذا محمد رسول اللہ وھذا علی سیف اللہ فالتفت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی علی فقال لہ سمہ الصیحانی فسمی بذلک صیحانی فکان ھذا سبب تسمیتہ ھذا النوع بذلک (اخرجہ السمہودی فی خلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفی) حضرت جابر سے روایت ہے کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب سعادت مین مدینہ کی ایک دیوار کے نیچے گذر رہا تہا اور حضرت نے علی کا ہاتہ پکڑا ہوا تہا ناگاہ ایک نخل کے پاس سے ہوکر گذرے وہ نخل چلاکر کہنے لگا

یہ محمد ہین مبیون کے سردار اور یہ علی ہین دلیون کے سردار پاک اماموں کے باپ پہر ہم وہان سے آگے بڑہے ایک اور نخل چلا کر کہنے لگا یہ محمد ہین خدا کے رسول اور یہ علی ہین خدا کی شمشیر پس حضرت جناب امیر کی طرف ملتفت ہو کر فرمانے لگے انکا نام صیحانی رکھو اسلیے اس قسم کی کھجورون کا نام صیحانی رکہا گیا ✤

ذوالاذن الوعی

(۱) عن مکحول عن علی فی قوله تعالیٰ وتعیها اذن واعیة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سالت الله ان یجعلها اذنك یا علی (اخرجه الدیلمی) مکحول اس آیت کی تفسیر مین جناب امیر سے روایت کرتے ہین کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ یاد رکھیگا اسکو یاد رکھنے والا کان) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا یا علی مین نے خدا سے التجا کی ہے کہ وہ یاد رکھنے والا کان تیرے کان بنادے ✤

(۲) عن بریدة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی ان الله عز وجل امرنی ان اعلمك لتعی فانزلت وتعیها اذن واعیة (اخرجه الدیلمی) بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی مجھے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ مین تجھے تعلیم کرون تاکہ تو یاد رکھے پس خدا تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی کہ یاد رکھیگا اسکو یاد رکھنے والا کان ✤

قاضی دین رسول اللہ

(۱) عن علی قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الیمن قاضیا وانا حدیث السن فقلت یا رسول الله تبعثنی الی قوم یکون بینهم احداث ولا علم لی بالقضاء قال ان الله عز وجل لیهدی لسانك ویثبت قلبك قال فما شککت فی قضاء بین اثنین (اخرجه احمد والنسائی والحاکم) جناب امیر فرماتے ہین مجھکو جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے یمن کیطرف قاضی کر کے بہیجا میرا سن ابہی بہت چہوٹا تہا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور مجھے ایسی قوم مین قاضی بنا کر بہیجتے ہین جن مین اکثر جہگڑے ہوا کرینگے اور مجھے قضا کا علم نہین ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پروردگار تیری زبان کو ہدایت کریگا اور تیرے دل کو ثابت رکھیگا جناب امیر فرماتے ہین اسکے بعد مجھے کبہی دو شخصون کے جہگڑا فیصل کرنے مین شک پیدا نہین ہوا ✤

(۲) عن حمید بن عبد الله بن یزید المدنی قال ذکر عند النبی صلی الله علیه وسلم قضاء قضی به علی فاعجب النبی صلی الله علیه وسلم فقال الحمد لله الذی جعل فینا الحکمة اهل البیت (اخرجه احمد) حمید بن عبد اللہ ابن یزید المدنی سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جناب امیر کے ایک فیصلہ کا ذکر کیا گیا حضرت کو تعجب ہوا کہا خدا کا شکر ہے جس نے کہ ہم اہل بیت مین حکمت عطا فرمائی ہے ۔

(۳) عن انس بن مالک رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی انت تبین لامتی

ما اختلفوا من بعدی (اخرجہ احمد) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تم میری امت کو میرے بعد بیان کرنیوالے ہو جس میں کہ انکو اختلاف پیش آئیگا +

(۴) عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب علمی ومبین لامتی ما ارسلت بہ من بعدی (اخرجہ الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے علی میرے علم کا دروازہ ہے اور میرے بعد میری امت کو اسے بیان کرنیوالا جسکے لیے کہ میں بھیجا گیا ہوں

وزیر رسول اللہ

(۱) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اخی ووزیری وخیر من اخلفہ بعدی علی بن ابی طالب (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بہ تحقیق میرا بھائی اور میرا وزیر اور جنکو کہ میں اپنے پیچھے چھوڑتا ہوں ان سب سے بہتر علی بن ابی طالب ہے +

(۲) قال ابو اسحاق احمد بن محمد بن الثعلبی رحمۃ اللہ علیہ فی تفسیرہ یرفعہ بسندہ الی ابن عباس قال بینما عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جالس عند شفیر زمزم یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقبل رجل متعمم بعمامۃ فجعل ابن عباس لا یقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا قال الرجل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابن عباس سالتک باللہ من انت فکشف العمامۃ عن وجہہ فقال یا ایہا الناس من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا ابوذر الغفاری سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہاتین والا فصمتا ورأیتہ بہاتین والا فعمیتا یقول عن علی انہ قائد البررۃ وقاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ اما انی صلیت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوما من الایام الظہر فسال سائل فی المسجد فلم یعطہ احد شیئا فرفع السائل یدہ الی السماء وقال اللہم اشہد انی سالت فی مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلم یعطنی احد شیئا وکان علی فی الصلوۃ راکعا فاومی الیہ بخنصر الیمنی وکان یتختم فیہا فاقبل السائل فاخذ الخاتم من خنصرہ وذلک بمرای النبی صلے اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فلما فرغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلوتہ رفع یدیہ الی السماء وقال اللہم ان اخی موسی سالک فقال رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقہوا قولی واجعل لی وزیرا من اہلی ہارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری فانزلت علیہ قرآنا ناطقا سنشد عضدک باخیک ونجعل لکما سلطانا فلا یصلون الیکما بآیاتنا - اللہم وانا محمد نبیک وصفیک اللہم فاشرح صدری ویسر لی امری واجعل لی وزیرا من اہلی علیا اشدد بہ ظہری ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں اور اس حدیث کی اسناد کو ابن عباس رضی اللہ عنہ تک پہونچاتے ہیں کہ ایک دفعہ ابن عباس چاہ زمزم کے کنارہ پر بیٹھے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی حدیثین بیان کررہے تھے کہ اسی اثنا مین ایک آدمی عمامہ پوش آنکلا ابن عباس نے احادیث کے بیان مین توقف کیا۔ وہ شخص حضرت کی حدیث بیان کرنے لگا ابن عباس کہنے لگے اے شخص مین تجھے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون سچ بتا تو کون ہے اس نے اپنا چہرہ کھولدیا اور کہا اے لوگو جس نے مجھے پہچانا ہو پہچانا ہوا اور جس نے نہ پہچانا ہو وہ پہچان لے کہ مین ابوذر غفاری ہون مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دونون کانون کے ساتھ سنا ہے ورنہ یہ دونون بہرے ہو جائین اور ان دونو آنکھون سے دیکھا ہے ورنہ یہ دونون چشم ہو جائین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علی کی شان مین فرماتے تھے وہ نیکوکارون کا پیشوا ہے اور بدکارون کا قاتل ہے فتحمند ہوا وہ شخص کہ جس نے اسکی مدد کی اور چھوڑا گیا وہ جس نے اسکو چھوڑا ایک روز مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد مین ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک سائل نے مسجد مین سوال کیا کسی نے اسے کچھ نہ دیا سائل نے آسمان کیطرف ہاتھ اٹھا کر کہا اے خدا گواہ رہیو مینے تیرے رسول کی مسجد مین سوال کیا تھا مجھے کسی نے کچھ نہین دیا جناب امیر رکوع مین تھے سائل کو اپنے داہنے ہاتھ کی چھنگلی سے اشارہ کیا اس مین نقش دار انگوٹھی پڑی تھی سائل نے انگوٹھی انکی انگلی سے اتار لی یہ تمام ماجرا حضرت دیکھ رہے تھے جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے آپنے دونو ہاتھ آسمان کیجانب اٹھا کر کہا الٰہی میرے بھائی موسٰے نے تجھ سے استدعا کی تھی کہ اے میرے پروردگار میرے سینہ کو کھولدے اور میرے کام کو آسان کر میری زبان کی گرہ کھولڈال تاکہ میری بات کو لوگ سمجھ سکین اور میرے گھر کے لوگون مین سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اور اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر اور اسکو میرے کام مین میرا شریک بنا پس اے میرے پروردگار تو نے اپنا بولتا ہوا قرآن اس پر نازل کیا کہ ہم تیرے بھائی کی وجہ سے تیرے بازو کو قوی کرینگے اور تم دونون کو غالب بنائینگے اور وہ لوگ ہماری نشانیون کی وجہ سے تمکو تکلیف نہ دے سکین گے۔ الٰہی مین محمد تیرا نبی اور تیرا برگزیدہ ہون پس میرے بھی سینہ کو کھول اور میرے کام کو آسان کر اور میرے گھر والون مین سے علی کو میرا وزیر بنا اور اسکی وجہ سے میری پشت قوی کر ❖

خیر البشر

(۱) عن عقبۃ بن سعد العوفی قال دخلنا علی جابر بن عبد اللہ وقد سقط حاجبہ علی عینیہ فسالناہ عن علی فرفع حاجبیہ فقال ذاک من خیر البشر (اخرجہ احمد فی مناقبہ) عقبہ بن سعد العوفی سے روایت ہے کہ ہم جابر بن عبداللہ کے پاس گئے اور انکے ابرو کے بال انکی آنکھون کے نیچے ڈھلکے ہوئے تھے ہمنے جناب امیر کی نسبت دریافت کیا وہ اپنی آنکھون سے ابرو کے بال اٹھا کر کہنے لگے وہ تو خیر البشر ہے ❖

(۲) عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی خیر البشر من ابی فقد کفر (اخرجہ ابن مردویہ) حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے علی علیہ السلام خیر البشر ہین جسنے کہ انکار کیا وہ کافر ہوا ❖

ذوالقرنین

(۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان لک فی الجنۃ کنزا وانک
ذو قرنیہا (اخرجہ احمد فی المناقب وابن ابی شیبۃ والحکیم الترمذی والحاکم
فی المستدرک وابو نعیم فی المعرفۃ وسبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ) جناب امیر سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تیرے لیے بہشت میں ایک خزانہ ہے اور تو اسکا ذوالقرنین ہے یعنے دونو طرف کا مالک ہے
قال الہروی فی تفسیر ذو قرنیہا ای طرفیہا یعنی الجنۃ ہروی ذوالقرنین کی تفسیر میں لکھتا ہے کہ قرنین سے یہاں
جنت کے دونوں طرف مراد ہیں ؛
قال ابو عبیدۃ ذو قرنیہا ای ذو قرنی ہذہ الامۃ ابو عبیدہ کہتا ہے ذو قرنیہا میں ضمیر مؤنث غائب امت کی طرف راجع ہے یعنی
یا علی تم اس امت کے ذوالقرنین ہو ؛

(۲) عن المطلب بن عبد اللہ بن حنطب عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصیکم بحب ذی قرنیہا
اخی وابن عمی علی بن ابی طالب فانہ لا یحبہ الا مؤمن ولا یبغضہ الا منافق من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ
فقد ابغضنی (اخرجہ احمد فی المناقب) مطلب بن عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتا ہے کہ جناب
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں تمہیں اس امت کے ذوالقرنین کی محبت کی وصیت کرتا ہوں۔ بہ تحقیق اس سے محبت
نہیں کرے گا مگر مومن اور بغض نہیں رکھے گا مگر منافق جس نے کہ اس سے محبت کی مجھ سے محبت کی جس نے اس سے بغض
کیا مجھ سے بغض کیا ؛

(۳) عن ابی الطفیل ان ابن الکوی سال علی بن ابی طالب عن ذی القرنین انبیا کان ام ملکا قال لم یکن
نبیا ولا ملکا ولکن کان عبدا صالحا احب اللہ فاحبہ ونصح اللہ فنصحہ بعثہ اللہ الی قومہ فضربوہ علی قرنہ
فمات ثم احیاہ اللہ لجہادہم ثم بعثہ اللہ الی قومہ فضربوہ علی قرنہ الآخر فمات فاحیاہ اللہ لجہادہم
فلذلک سمی ذا القرنین وقال ان فیکم مثلہ (اخرجہ ابن عاصم فی سننہ وابن المنذر وابن مردویہ وابن الانباری
وابن عبد الحکم فقلت من کنز العمال) ابو الطفیل کہتے ہیں کہ خوارج کے پیش نماز ابن الکوی نے جناب امیر سے پوچھا
کہ ذوالقرنین نبی تھا یا بادشاہ آپنے فرمایا نہ نبی تھا نہ بادشاہ ایک نیک بندہ تھا خدا نے اس سے محبت کی اور اسکو صاحب
محبت بنا دیا اور خدا نے اسے نصیحت کی اور اسکو نصیحت والا کر دیا پھر اسکو خدا نے اسکی قوم کیطرف بھیجا ان لوگوں نے
اسکی کنپٹی پر چوٹ لگائی جس سے کہ اسکا انتقال ہو گیا پھر خدا تعالی نے اسکو انکے جہاد کے لیے زندہ کر کے اس قوم کی
طرف بھیجا انہوں نے اسکی دوسری کنپٹی پر مارا وہ مر گیا خدا نے اسکو پھر انکے جہاد کیواسطے زندہ کیا۔ اسلیئے اسکا نام ذو
القرنین ہوا۔ اسکے بعد جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا بہ تحقیق تم میں اسکی مثال موجود ہے ؛

(۴) عن سالم بن ابی الجعد قال سئل علی عن ذی القرنین انبی ہو فقال سمعت نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم

يقول هو عبد ناصح الله فنصحه وان فيكم لمثيه (اخرجه ابوبكر بن مردويه) سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے کہ جناب امیر سے پوچھا گیا کہ ذی القرنین آیا نبی تھا آپ نے فرمایا میں نے تمہاری نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ ایک بندہ تھا خدا نے اسے نصیحت کی وہ نصیحت پذیر ہو گیا۔ بیشک تم لوگوں میں اسکی نظیر موجود ہے۔

(۵) عن مجاهد قال قيل لابن عباس ما تقول فی شان علی بن ابی طالب فقال واللہ هو احد الثقلين سبق بالشهادتين وصلى القبلتين وبايع البيعتين وهو ابو السبطين الحسن والحسين وهو مولى الثقلين ومثله فی الامة مثل ذی القرنين وردت عليه الشمس مرتين (اخرجه اخطب الخوارزمی) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ عبد اللہ ابن عباس رضے اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ تم علی کی شان میں کیا کہتے ہو جواب دیا واللہ وہ دو ثقلین یعنے دو بزرگ چیزوں میں کے ایک ہیں (یعنے قرآن اور اہل بیت) اور وہ سب سے اول شہادتین (یعنے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ) کے ادا کرنیوالے ہیں۔ انہوں نے دو قبلوں (یعنے بیت المقدس اور کعبہ) کیطرف نماز پڑھی ہے۔ اور دو بیعتیں کی ہیں (یعنے بیعت اول بیعت عقبہ جو ہجرت سے قبل مکہ معظمہ میں ہوئی اور بیعت رضوان جو درخت کے نیچے حدیبیہ میں ہوئی) اور وہ باپ ہیں سبطین کے جو حسن اور حسین ہیں اور وہ مولے اور تمام جن والانس کے مولا ہیں اور اس امت میں وہ مثل ذوالقرنین کے ہیں اور انکے لیئے آفتاب کو دو دفعہ رجعت ہوئی ہے۔

تنبیہ قال مجد الدين الفيروزابادی فی القاموس۔ ذوالقرنين اسكندر رومی لانه دعاهم الى الله عزوجل فضربوه على قرنه فاحياه الله تعالى ثم دعاهم فضربوا على قرنه الآخر فمات فاحياه الله تعالى اولانه بلغ قطری الارض او الضفيرتين له۔ والمنذر بن ماء السماء لضفيرتين كانتا فی قرنيه راسه وعلی بن ابيطالب لقوله صلى الله عليه يا علی ان لك فی الجنة بيتا ويروى كنزا وانك لذو قرنيها۔ ای لذو طرفی الجنة وملكها الاعظم تملك ملك الجنة كما سلك ذوالقرنين جميع الارض او ذو قرنی الامة فاضمرت وان لم يتقدم ذكرها او ذو جبليها الحسن والحسين او ذو شجتين فی قرنی راسه احدهما من عمرو بن عبد ود والثانيه من ابن ملجم لعنهما الله ذوالقرنین اسکندر رومی کو کہتے ہیں اسوجہ سے کہ جب سکندر نے لوگوں کو اللہ تعالی کیطرف دعوت کی تو انہوں نے اسکے سر کے ایک طرف تلوار ماری کہ وہ شہید ہو گئے پس اللہ تعالی نے انکو زندہ کیا بعد اسکے پھر وہ لوگوں کو دعوت کرنے لگے تو ان لوگوں نے انکے سر کے دوسری طرف تلوار ماری کہ وہ شہید ہو گئے بعد اسکے دوبارہ اللہ تعالی نے انکو زندہ کیا۔ یا ذوالقرنین اسوجہ سے کہتے ہیں کہ وہ زمین کے دونوں طرف پہونچے تھے یا اس سبب سے کہ انکے سر پر دو کاکلیں تھیں۔ اور منذر بن ماء السماء کو بھی ذوالقرنین کہتے ہیں جو شاہان عراق میں سے تھا اس سبب سے کہ اسکے سر کے دونوں طرف کاکلیں تھیں۔ اور جناب امیر علیہ السلام کو بھی ذوالقرنین کہتے ہیں اس سبب سے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے باب میں فرمایا ہے کہ یا علی تیرے لیئے بہشت میں ایک گھر ہے یا خزانہ ہے

اور تو اسکا ذوالقرنین ہے یعنے بہشت اور اسکے ملک عظیم کے دونون طرف کا مالک ہے، اور تو کل بہشت کی سیر کریگا جس طرح سکندر ذوالقرنین نے کل زمین کی سیر کی تھی یا یہ کہ آپ اس امت کے ذوالقرنین ہین پس ضمیر مؤنث کی اس حدیث مین امت کی طرف راجع ہے اگرچہ اسکا ذکر پہلے نہین آیا۔ یا اس سبب سے کہ آپ اس امت کے دو بزرگون کے والد ہین یعنے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے یا اس سبب سے کہ آپکے سر اقدس کے دونون طرف دو زخم لگے ہین پہلا عمرو بن عبدود سے اور دوسرا ابن ملجم ملعون سے ✤

خاصف النعل

(۱) عن زد قال لما کان یوم الحدیبیۃ خرج الینا اناس من المشرکین من رؤسائھم فقالوا قد خرج الیکم من ابنائنا ورقابنا وانما خرجوا من خدمتنا فارددھم الینا فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا معشر قریش لتنتھن عن مخالفۃ امر اللہ اولیبعثن علیکم من یضرب رقابکم الذین قد امتحن اللہ قلوبھم للتقوی قال بعض اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من اولئک یا رسول اللہ قال منھم خاصف النعل وکان اعطے علیا نعلہ یخصفہ (اخرجہ الترمذی و ابوداؤد) زر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے روز ہمارے پاس مشرکین کے چند رئیس آئے اور کہنے لگے ہماری لونڈی اور غلام تمہارے پاس چلے آئے ہین اور وہ ہماری خدمت کرنے سے بھاگے ہین وہ ہمکو واپس دیدو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قریش کے لوگو تم خدا کے حکم کی مخالفت کرنے سے باز آجاؤ ورنہ تم پر ایسے لوگ بھیجے جائینگے جو تمہاری گردن مارینگے خدا نے تقوی کے ساتھ انکے دلکا امتحان کر لیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابیون نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین فرمایا ایک ان مین سے جوتا سینے والا ہے حضور نے اپنا جوتا جناب امیر کو سینے کے لیے دیا ہوا تھا ✤

(۲) عن علی قال ان سھیل بن عمرو اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد ان قومنا لحقوبك فارددھم الینا فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی روی الغضب فی وجھہ ثم قال لتنتھن یا معشر قریش ولیبعثن علیکم رجلا منکم امتحن اللہ قلبہ للایمان یضرب رقابکم علی الدین قیل یا رسول اللہ ابوبکر قال لا قیل عمر قال لا ولکن خاصف النعل تقال علی اما انی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لا تکذبوا علی فمن یکذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ فی النار (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہین کہ سہیل ابن عمرو نے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا یا محمد ہماری قوم کے لوگ آپکے ساتھ مل گئے ہین آپ انکو ہمین واپس دیدین حضرت یہانتک غصہ ہوئے کہ غضب کے آثار چہرہ اقدس پر نمایان ہونے لگے پھر آپنے فرمایا اے قریش کے لوگو تم متنبہ ہوجاؤ ورنہ خدا تعالی تم پر ایک ایسا آدمی بھیجیگا کہ جسکے دلکو خدا نے ایمان کے ساتھ پرکھ لیا ہے وہ دین پر تمہاری گردن ماریگا حضرت سے پوچھا گیا کہ وہ شخص ابوبکرؓ ہین آپنے فرمایا نہین پھر پوچھا گیا کیا عمرؓ ہین

آپنے فرمایا نہیں لیکن وہ جوتا سینے والا ہے ۔ اس حدیث کو روایت کرکے جناب امیر نے فرمایا ۔ کیا تمنے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا؟ کہ مجھ پر جھوٹ مت بولو اور جو دانستہ مجھ پر جھوٹ بولتا ہے وہ آگ مین دھکیلا جائیگا

(۳) عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتنتہن بنو وکیعۃ او لیبعثن علیہم رجلا کنفسی یتقدم فیہم امری فیقتل المقاتلۃ ویسبی الذریۃ فما راعنی الا برد کف عمر فی حجزتی من خلفی قال فمن تعنی قال خاصف النعل وعلی یخصف نعلا (اخرجہ احمد والنسائی) ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بنی وکیعہ یا بنی ولیعہ متنبہ ہو جائین یا ان پر مجھ سا ایک آدمی بھیجا جائیگا وہ ان سے جنگ کریگا اور انکی اولاد کو لونڈی اور غلام بنالیگا ابوذر کہتے ہین کہ ناگاہ مینے اپنے پیچھے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی سردی اپنے ازار کے نیفہ کے قریب محسوس کی وہ حضرت سے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ اس سے مراد رکھتے ہین فرمایا جوتا سینے والے سے اور جناب امیر جوتا سی رہے تھے ✤

(۴) عن ابی سعید الخدری قال کنا جلوسا منتظرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج الینا قد انقطع شسع نعلہ فرمی بھا الی علی فقال ان منکم رجلا من یقاتل علی تاویل القرآن کما قاتلت علی تنزیلہ فقال ابوبکر انا ھو یا رسول فقال لا فقال عمر انا ھو یا رسول اللہ فقال لا ولکن خاصف النعل (اخرجہ النسائی) ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ ہم جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے باہر برآمد ہونے کے منتظر بیٹھے ہوئے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے کفش مبارک کا تسمہ ٹوٹا ہوا تھا جناب امیر کیطرف اتار کر پھینکدیا اور فرمایا تم مین ایک ایسا آدمی ہے کہ قرآن کی تاویل پر جہاد کریگا جس طرح کہ مینے اسکی تنزیل پر جہاد کیا ہے ۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ مین ہون آپنے فرمایا نہین عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ مین ہون آپنے فرمایا نہین لیکن وہ جوتا سینے والا ہے ✤

الطاہر

عن ابی سعید الخدری فی قولہ تعالے انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا قال نزلت ھذہ الآیۃ فی خمسۃ فی النبی وعلی والحسن والحسین وفاطمۃ علیہم السلام (اخرجہ احمد والطبرانی وابن جریر فی تفاسیرہم) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جسکا ترجمہ یہ ہے کہ نہین چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور کرے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تم کو خوب پاک کرنا صرف پانچ شخصوں کے شان مین نازل ہوئی ہے ۔ یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور علی اور حسن اور حسین اور جناب سیدہ علیہم السلام کے حق مین ✤

(**تنبیہ**) نزل الابرار مین علامہ بدخشی علیہ الرحمہ لکھتے ہین ۔ وھذا الحدیث حسن علی رای اکثر العلماء وقد صححہ بعضہم یعنے یہ حدیث اکثر علما کی رای کے نزدیک حسن ہے اور بیشک بعض نے اسکی تصحیح کی ہے ۔

الصادق

عن عبد الله بن عباس فی قولہ تعالیٰ یا ایها الذین امنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین قال هم علی انہ سید الصادقین اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ وابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء والسیوطی فی تفسیرہ الدر المنثور وسبط ابن الجوزی فی تذکرہ خواص الامہ وابوبکر ابن مردویہ وابن عساکر عن ابی جعفر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جسکا کہ ترجمہ یہ ہے کہ اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہوجاؤ یعنے جناب علی علیہ السلام کے ساتھ ہوجاؤ کیونکہ وہ تمام صادقوں کے سردار ہیں ◆

المؤمن

عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت اول المسلمین اسلاما وانت اول المؤمنین ایمانا اخرجہ ابن مردویہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی تو سب مسلمانوں سے اسلام لانیکے رو سے پہلا ہے اور تو سب مومنوں سے ایمان لانے کے رو سے مقدم ہے ◆

الانزع البطین

عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ تعالیٰ قد غفرلک ولولدک ولاهلک ولشیعتک فابشر فانک الانزع البطین اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تحقیق خدا تعالیٰ نے تجھے بخشدیا ہے اور تیری اولاد کو اور تیرے اہل اور اور تیرے شیعوں کو پس تو لوگوں کو اسکی خوشخبری بیان کر تحقیق تو انزع اور بطین ہے ◆

(تنبیہ) عن ابی سعید التیمی قال کنا نبیع الثیاب علی عواتقنا ونحن غلمان فی السوق فاذا راینا علیا قد اقبل قلنا بزرگ اشکم قال علی ما تقولون قال نقول عظیم البطن قال اجل اعلاہ علم واسفلہ طعام (الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ لمحب الدین الطبری) ابو سعید تیمی بیان کرتا ہے کہ ہم بازار میں کپڑے کا بقچہ اپنے کندہے پر اٹہائے ہوئے بیچ رہے تھے اور ابھی ہم لڑکے تھے کہ ناگاہ ہمنے جناب امیر علیہ السلام کو تشریف لاتے ہوئے دیکھا ہم آپس میں کہنے لگے کہ جناب امیر (بزرگ اشکم) ہین جناب امیر نے کہا تم کیا کہہ رہے تھے ہمنے عرض کیا ہمنے حضور کو عظیم البطن کہا ہے آپنے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے اوپر اسکے علم ہے اور نیچے اسکے طعام ہے ◆

العابد

عن حارثۃ بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ قال کان لعلی بیت فی المسجد کان یتعبد فیہ کما کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہ الخوارزمی حارثہ بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد ماجد سے روایت کرتا ہے کہ جناب امیر کے لیے مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں حجرہ بنا ہوا تھا جس میں وہ عبادت کیا کرتے تھے ◆

لہ انزع آنکہ موی سر در جانب پیشانی او رفتہ باشد و فی الحدیث علی انزع کذا فی المنتخب

الزاہد

عن قبیصۃ قال ما رأیت ازھد الناس من علی بن ابی طالب رحمہم الاحباب فینا قب الاخفا
قبیصہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے جناب امیر علیہ السلام سے زیادہ کوئی شخص لوگون مین زاہد نہین دیکھا

کاسر الاصنام

عن علی قال انطلقت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتینا الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس وصعد علی منکبی
فذھبت لانھض بہ فرای منی ضعفا وجلس لی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبیہ قال فنخیل الی ونشئت لنلت افق السماء حتی صعدت علی البیت وعلیہ تمثال صفر او نحاس فجعلت ازاولہ عن یمینہ وشمالہ ومن بین یدیہ ومن خلفہ حتی اذا استمکنت منہ قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقذف بہ فقذفت بہ فتکسر کما تکسر القوارير ثم نزلت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستبق حتی توارينا بالبیوت خشیۃ ان یلقانا احد من الناس اخرجہ احمد فی المناقب والحاکم فی المستدرک جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین ایک دفعہ مین اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ مین گئے حضرت نے مجھے فرمایا بیٹھ جا اور آپ میرے کندہے پر آ ہوئے مین اٹھنے لگا حضرت نے میرا ضعف دیکھکر فرمایا تو میرے کندہے پر سوار ہو مین دوش اقدس پر سوار ہوا تو گویا یہ خیال ہو سکتا تہا کہ مین چاہون تو آسمان کے کنارے تک پہنچ جاؤن یہانتک کہ مین خانہ کعبہ کی چہت پر چڑھگیا چہت پر ایک مورت پیتل یا لوہے کی تہی مین اسے آگے پیچھے اپنے بائین سے ہلانے لگا یہانتک کہ مین اسے اکھاڑ لیا حضرت نے مجھے فرمایا پہینکدے مینے اسے پہینکدیا وہ بت شیشہ کیطرح سے چور چور ہوگیا پہر مین اتر آیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مین بہاگ کر گہر مین چہپ گئے تاکہ ہمکو کوئی نہ دیکھے ۔

الساقی

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی علی خمسا ھو احب الی من الدنیا وما فیھا۔ اما واحدۃ فھو تکائی بین یدی اللہ عزوجل حتی یفرغ من الحساب واما الثانیۃ فلواء الحمد بیدہ آدم ومن ولد تحتہ واما الثالثۃ فواقف علی عقر حوضی یسقی من عرف من امتی واما الرابعۃ فساتر عورتی ومسلمی الی ربی عزوجل واما الخامسۃ فلست اخشی علیہ ان یرجع زانیا بعد احصان ولا کافرا بعد ایمان اخرجہ احمد۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے علی مین ایسی پانچ باتین ہین کہ ہمارے نزدیک دنیا وما فیہا سے بہتر ہین۔ اول یہ کہ وہ خدا کے سامنے مجہہ پر تکیہ لگائے رہیگا یہانتک کہ وہ حساب سے فارغ ہوجائیگا۔ دوم یہ کہ لواء الحمد اسکے ہاتہہ مین ہوگا آدم اور آدم کی اولاد سب اسکے نیچے ہوگی۔ سوم یہ کہ وہ میرے حوض کے پیچہے کہڑا رہیگا اور جسکو میری امت مین سے پہچانتا ہوگا اسے پلائیگا۔ چہارم یہ کہ وہ میرے ستر کا ڈہانپنے والا اور مجہکو میرے خدا کی طرف سپرد کرنیوالا ہے پنجم یہ کہ مین اسکی نسبت ہرگز خائف نہین کہ وہ اپنی عفت کے بعد زنا کر سکے یا ایمان کے بعد کافر بن سکے ۔

ٖ جائے خوردن آب از حوض۔

الحبیب

(۱) عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اتخذ
لی خلیلا کما اتخذ ابراھیم خلیلا وان قصری فی الجنۃ وقصر ابراھیم فی الجنۃ
متقابلان وقصر علی بین قصری وقصر ابراھیم فیا لہ حبیب بین خلیلین (اخرجہ الحاکم والدیلمی) حذیفہ
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خدا نے مجھ اپنا خلیل بنایا ہے جیسے کہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا میرا اور حضرت ابراہیم کا قصر جنت میں آمنے سامنے ہوگا اور علی کا قصر ہمارے قصروں کے
درمیان میں ہوگا پس مبارک ہو اسکے لیے جسکا حبیب دو خلیلوں کے درمیان میں ہو۔

(۲) عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ ضرب لی
قبۃ من مرجان حمراء عن یمین العرش وضرب لابراھیم من یاقوتۃ خضراء عن یسار العرش وضرب فیما بینھما لعلی
قبۃ من لؤلؤۃ بیضاء فما ظنکم بحبیب بین الخلیلین (اخرجہ الحاکم) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کو روز میرے لیے مرجان سرخ کا خیمہ لگایا جائیگا عرش کے داہنے طرف
اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے سبز یاقوت کا قبہ عرش کے بائیں جانب لگایا جائیگا اور ان دونوں کے درمیان
علی کے لیے سفید موتی کا قبہ بنایا جائیگا پس اس حبیب کی نسبت تمہارا کیا گمان ہے جو کہ دو خلیلوں کے درمیان ہوگا

القاری

قال ابو عبید السلمی القاری ما رأیت اقرأ من علی قرأ القرآن فی عھد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم (مجمع الاحباب فی مناقب الاصحاب) قاری ابو عبید السلمی کہتے ہیں میں نے
جناب امیر علیہ السلام سے زیادہ کوئی قاری نہیں دیکھا انہوں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد فرخندہ
میں پورا قرآن پڑھ لیا تھا۔

بیضۃ البلد

عن ابی الحسن المدائنی قال لما قتل علی ابن ابی طالب عمرو بن عبدود نعی الی اختہ
عمرۃ فقالت من ذا الذی اجترأ علیہ فقالوا علی بن ابی طالب فقالت کانت منیتہ علی
ید کفو کریم ما سمعت بافخر من ھذا فانشأت ؎ لو کان قاتل عمرو غیر قاتلہ + لکنت ابکی علیہ آخر الابد + لکن
قاتلہ من لا نظیر لہ + من کان یدعی قدیما بیضۃ البلد (مطالب السئول) ابو الحسن مدائنی سے روایت ہے کہ جب
جناب علی بن ابی طالب نے عمرو بن عبدود کو قتل کیا اور اسکی ہمشیرہ عمرہ کو اسکے قتل کی خبر لگی وہ پوچھنے لگی کہ اسپر کسنے
اقدام کیا لوگوں نے کہا علی بن ابی طالب نے کہنے لگی اسکی موت کفو کریم کے ہاتھ سے واقع ہوئی ہے میں اسسے
زیادہ فخر والا زمانہ میں نہیں سنا پھر یہ مرثیہ کہا ہے اگر عمرو کا قاتل اسکے سوا کوئی اور ہوتا تو میں ابد تک اسپر روتی
رہتی۔ لیکن اسکا قاتل وہ ہے کہ جسکا مثل کوئی دوسرا نہیں۔ وہ ہمیشہ سے بیضۃ البلد پکارا جاتا رہا ہے۔

تنبیہ بیضۃ البلد کے معنے لغت میں ہیں الواحدۃ الذی یجتمع الیہ ویقبل قولہ یعنے وہ فرد الافراد کہ جسکے

پاس لوگ اگر جمع ہوں اور اسکے کہنے کو ہر طرح سے مانیں ۔

المہدی

عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ولوعلیا تجدوہ هادیا ومهدیا اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم علی کو اپنا خلیفہ بناؤ گے تو تم اسے ہادی اور مہدی پاؤ گے

طود النہی

عن ربعی بن خراش قال استاذن عبد اللہ بن عباس علی معاویۃ وقد تحلقت عندہ بطون قریش وسعید بن العاص جالس عن یمینہ فنظر الیہ معاویۃ مقبلا قال یا سعید لاقین علی ابن عباس مسائل یعیی بجوابها قال لسعید لیس مثل ابن عباس یعیی بمسائلک فلما جلس قال معاویۃ ما تقول فی علی قال رحم اللہ ابا الحسن کان واللہ علم الهدی وکهف الوری وطود النہی ومحل الحجی ومنبع الندی ومنتهی العلم للزلفی ونورا اسفر فی ظلم الدجی ۔ وداعیا الی الحجۃ العظمی ومستمسکا بالعروۃ الوثقی واکرم من شهد النجوی بعد محمد المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم وکان صاحب القبلتین ۔ وابو السبطین ۔ زوجتہ خیر النساء فما یفوقہ احد لم ترعینا مثلہ ولم اسمع سمعا مثلہ فمن یبغضہ فعلیہ لعنۃ رب العباد الی یوم التناد (زخائر العقبی وینابیع) واخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسند عبد اللہ بن عباس) ربعی بن خراش سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس معاویہ کے ملنے کو گئے اور داخل ہونیکا اذن لگا معاویہ کے پاس قریش کے قبائل کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے سعید بن العاص بھی اسکے داہنے طرف بیٹھا ہوا تھا اسکی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا میں ابن عباس سے ایسی باتیں پوچھوں گا کہ جسکے جواب میں وہ عاجز رہجا ئینگے سعید کہنے لگا ابن عباسؓ تیرے جیسے شخص کے سوالات سے عاجز نہیں ہوسکتے جب ابن عباس معاویہ کی محفل میں پہونچکر بیٹھ گئے معاویہ نے انسے پوچھا تم علی کے حق میں کیا کہتے ہو ابن عباس نے کہا خدا ابو الحسن پر رحم کرے واللہ وہ ہدایت کے نشان تھے اور خلقت کے پشت وپناہ تھے اور عقل کے پہاڑ تھے اور دانائی کے محل تھے اور بخشش کے خزانہ تھے ۔ اور انتہای علم کی جگہ تھے جو خدا کی قربت کرلیئے ہو ۔ اور وہ ایک نور تھے جو رات کی تاریکی میں چمکتا تھا ۔ اور وہ بزرگ حجت کی طرف بلانیوالے تھے ۔ اور رسن مستحکم کے ساتھ چنگل مارنیوالے تھے ۔ اور بعد محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر مشورہ دینیوالے سے زیادہ بزرگ تھے ۔ اور وہ دونوں قبلوں کے صاحب تھے ۔ اور وہ سبطین کے باپ تھے ۔ انکی زوجہ خیر النسا تھیں ۔ پس کوئی شخص انپر فوق نہیں لیجا سکتا میری دونوں آنکھوں نے انکی مثل نہیں دیکھا اور میرے دونوں کانوں نے انکی مثل نہیں سنا ۔ پس جو شخص کہ ان سے دشمنی رکھے اسپر بندوں کے خدا کی پھٹکار ہو قیامت تک ۔

دابۃ الجنۃ

عن عمر ابن جموح ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمر ابن الخطاب هل رایت دابۃ الجنۃ تاکل الطعام وتشرب الشروب وتمشی فی الاسواق قال هذا دابۃ

الجنة واشار الی علی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) عمرو بن جموح سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہین جنت کا چارپایہ دکھاؤں جو کھانا کھاتا ہے اور پانی پیتا ہے اور بازارون مین چلتا ہے پھر فرمایا یہ ہے جنت کا چارپایہ اور جناب علی کی طرف اشارہ کیا۔

ایلیا عن علی قال لما اخذت الرایة یوم خیبر قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امض بها فجبرئیل معك والنصر امامك والرعب مبثوث فی صدور القوم واعلم یا علی انهم یجدون فی کتبهم ان الذی یدمر علیهم اسمه ایلیا فاذا لقیتهم فقل انا علی فانهم یخذلون ان شاء اللہ تعالی فقال علی فمضیت بها حتی اتیت الحصن فقال لی حبر من احبارهم من انت فقلت له انا علی بن ابی طالب فقال قد علوتم وما انزل علی موسی انکار (اخرجہ ابن مردویہ فی المناقب) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جب خیبر کے روز مینے علم کو ہاتھہ مین لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا جاؤ جبرئیل تمہاری ساتھ ہے اور فتح تمہارے آگے آگے ہے تمہارا رعب قوم کے دلون مین بکھرا ہوا ہے اے علی جان لو کہ یہود اپنی کتابون مین لکھا ہوا دیکھتے ہین کہ جو شخص انکو ہلاک کریگا اسکا نام ایلیا ہوگا۔ جب تو ان سے ملے تو کہیو کہ مین علی ہون۔ خدانے چاہا تو وہ شکست کھاجائینگے جناب امیر کہتے ہین کہ جب مین قلعہ کے قریب پہنچا علماء یہود مین سے ایک عالم نے مجھ سے پوچھا تمہارا کیا نام ہے مین نے کہا علی ابن ابی طالب وہ یہودی عالم کہنے لگا۔ بیشک تم غالب ہوگئے موسی علیہ السلام پر جھوٹ نہین نازل کیا گیا

فقاب عین الفتنة (۱) عن ذر بن حبیش انه سمع علیا یقول انا فقاب عین الفتنة لولا انا ما قوتل اهل النهروان لولا انی اخشی ان تترکوا العمل لاخبرتکم بالذی قضی اللہ عز وجل علی لسان نبیکم لمن قاتلهم مبصرا الصلوة عارفا بالهدی الذی نحن علیه (اخرجہ الدیلمی) ذر بن حبیش نے جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ مین فتنہ کے چشمہ کا محافظ ہون اگر مین نہ ہوتا تو نہروالے نہ مارے جاتے۔ اگر مجھکو اسکا خوف نہو کہ تم کام چھوڑ بیٹھوگے البتہ مین تم کو اس سے خبردار کرتا جو کچھ اللہ عز وجل نے تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری کیا ہے اس شخص کی نسبت جو انکی نماز کو دیکھنے والا ہے۔ اور اس ہدایت کا عارف ہو کہ جسپر ہم ہین۔

امیر النحل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت یعسوب المومنین والمال یعسوب المنافقین ومن ههنا قیل له امیر النحل (حیوة الحیوان الدمیری فی ترجمة یعسوب) بتحقیق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد فرمایا کہ تم مومنون کے یعسوب ہو اور مال و دولت منافقون کا یعسوب یعنی بادشاہ ہے دمیری حیوة الحیوان مین لکھتا ہے کہ اسی وجہ سے حضرت امیر کو امیر النحل کہا جاتا ہے۔

ذوالبرقة ذوالبرقة علی بن ابی طالب لقبه به العباس یوم حنین (من قاموس اللغة فی البرق) مجمع البحرین

فیروزآبادی علیہ الرحمۃ قاموس میں لکھتا ہے کہ ذوالبرۃ جناب علی بن ابی طالب کا خطاب ہے کیونکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حنین کے روز آپ کو یہ لقب دیا تھا۔

و در المنتخب البرۃ بالفتح دہشت ولقب علی بن ابی طالب کہ در روز حنین عباس رضی اللہ عنہ ایشان را بدان آواز کرد۔

مثیل عیسیٰ

عن علی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان فیک مثلا من عیسی احبہ قوم فہلکوا فیہ وابغضہ قوم فہلکوا فیہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم المنافقون اما یرضون له مثلا من عیسی فنزلت ہذہ الآیۃ ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومک منہ یصدون الآیۃ اخرجہ البزار وابو یعلی والحاکم والنظنزی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ یا علی تو عیسیٰ کی مانند ہے کہ ایک قوم نے ان سے یہانتک محبت کی کہ وہ اس میں ہلاک ہو گئے۔ اور ایک قوم نے انسے بغض رکھا یہانتک کہ وہ اسمیں ہلاک ہو گئے پھر آپ نے ارشاد کیا۔ کیا منافق راضی نہیں کہ وہ عیسیٰ کی مانند ہے پس یہ آیت نازل ہوئی۔ اور جب کہاوت لائی مریم کے بیٹے کی تب ہی تیری قوم لگتی ہے اس سے چلانے۔

القرم[1]

عن عبد المطلب بن ربیعۃ بن الحارث قال اجتمع ربیعۃ بن الحارث والعباس بن عبد المطلب قالا للمطلب بن ربیعۃ والفضل بن عباس ائتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقولا یا رسول اللہ قد بلغنا ما تری من السن فاحببنا ان نتزوج وانت یا رسول اللہ ابر الناس واوصلہم ولیس عند ابوینا ما یصدقان عنا فاستعملنا علی الصدقۃ فلنؤدی الیک ما یؤدی العمال ونصیب ما کان فیہا من مرفق فبینما ہما فی ذلک اذ جاء علی بن ابی طالب فقال لنا لا تفعلا واللہ لا یستعمل منکم احدا علی الصدقۃ فقال لہ ربیعۃ ہذا من حسدک وقد نلت صہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم نحسدک علیہ فالقی علی رداءہ ثم اضطجع ثم قال انا ابو الحسن القرم واللہ لا ابرح مقامی ہذا حتی یرجع الیکما ابناکما بجواب ما بعثتما بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رجعا قالا ذہبنا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ انت ابر الناس واوصل الناس وقد بلغنا النکاح فجئنا لتؤمرنا علی بعض ہذہ الصدقات فنؤدی الیک ما یؤدی الناس ونصیب کما یصیبون فسکت صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال ان الصدقۃ لا ینبغی لآل محمد انما ہی اوساخ الناس (اخرجہ ابوداؤد والنسائی والطبرانی فی المعجم الکبیر فی مسند ربیعۃ ابن الحارث) عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث ناقل ہیں کہ ایک دفعہ میرا والد ربیعہ اور عباس بن عبد المطلب مجھ سے اور فضل بن عباس سے کہنے لگے تم دونو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جا کر عرض کرو کہ یا رسول اللہ ہم جوان ہو گئے ہیں ہم نکاح کرنا چاہتے ہیں آپ سب لوگوں سے زیادہ سخی اور قرابت والوں کے لیے

[1] القرم بفتح قاف ... کار ریگے ازان فائدہ حاصل شود

صلہ رحم عمل مین لانیوالے ہین ہماری والدہ ہماری طرف سے مہر ادا کرنے کی قدرت نہین رکہتے حضور ہمکو عامل زکوۃ مقرر فرمادین تاکہ جس طرح سے دوسرے عامل ادا کرتے ہین ہم بہی ادا کیا کرین اور ہمین بہی اس سے فائدہ حاصل ہوجائے ابہی یہ گفتگو ہو ہی رہی تہی کہ جناب امیر تشریف لائے اور ہم سے فرمانے لگے تم حضرتؐ کے پاس مت جاؤ واللہ حضرتؐ تم مین سے ایک کو بہی زکوۃ پر عامل نہین مقرر فرماوینگے ربیعہ نے یہ سنکر کہا آپ یہ بات حسد کی وجہ سے کہتے ہین آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی سے مشرف ہوگئے تو ہم نے حسد نکیا جناب امیر نے یہ سنکر اپنی ردا مبارک زمین پر بچہادی اور لیٹ گئے اور کہنے لگے مین ابوالحسن شیر نر ہون بخدا مین اس مقام سے اسوقت تک نہین ٹلونگا جبتک کہ تمہارے دونون لڑکے حضرتؐ کے پاس سے تمہاری بات کا جواب لیکر واپس نہ آئین جب وہ واپس آئے تو بیان کرنے لگے کہ ہم نے حضرتؐ کی خدمت مین جاکر عرض کیا تہا کہ یا رسول اللہ آپ سب لوگون سے زیادہ نیکی اور رشتہ دارون کے حق مین سب سے زیادہ صلہ رحم عمل مین لانیوالے ہین ہم جوان ہوگئے ہین اور نکاح کرنا چاہتے ہین ہم حضور کی خدمت مین اسلیے حاضر ہوئے ہین کہ حضور ہمکو صدقات پر عامل مقرر فرمادین تاکہ جس طرح سے لوگ ادا کرتے ہین ہم بہی ادا کرین اور جو فائدہ انکو ملتا ہے ہمکو بہی ملے حضرت تہوڑی دیر کے لیئے خاموش ہوگئے پہر فرمانے لگے آل محمد کو صدقات کی ضرورت نہین کیونکہ وہ لوگون کے ہاتہ کی میل ہے ✦

قد تم الباب الاول من ارجح المطالب فی عد مناقب اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب و یلیہ الباب الثانی ان شاء اللہ تعالی
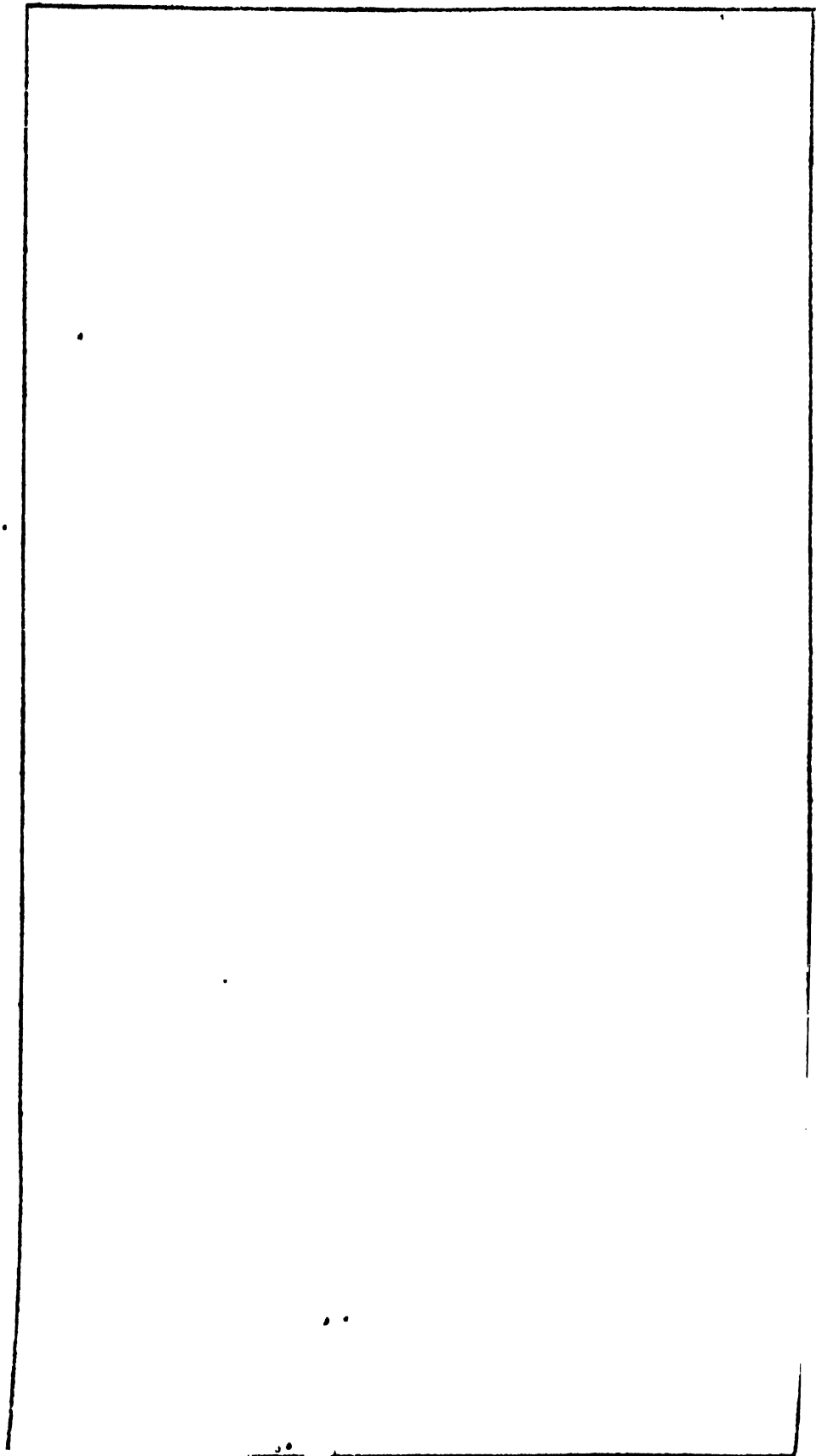
باب دوم

جناب امیر کی شان کے متعلق قرآن مجید کی آیتیں

موسوم بہ

اَلنَّصُّ الجَلِیُّ مِمَّا نَزَلَ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ فِی عَلِیٍّ

مقدمہ

(۱) عن ابن عباس قال ما انزل یا ایہا الذین امنوا۔ الا علی امیرہا و شریفہا ولقد عاتب اللہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم وما ذکر علیا الا بخیر (اخرجہ احمد و الطبرانی و ابن ابی حاتم و ابن عبد البر فی الاستیعاب و علامہ ابن حجر فی الصواعق) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس آیت میں اللہ تعالی نے لوگوں کو یا ایہا الذین امنوا کے خطاب سے مخاطب فرمایا ہے علی اس خطاب کے امیر اور شریف ہیں خدا تعالی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر بعض مقام میں عتاب کیا ہے مگر علی کا ذکر خیر کے ساتھ ہی کیا ہے *

(۲) عن حذیفۃ رضی اللہ تعالے عنہ قال ما نزلت یا ایہا الذین امنوا الا کان علی لبہا و لبابہا (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی کسی آیت میں۔ یا ایہا الذین آمنوا نازل نہیں ہوا کہ مگر علی اسکے لب لباب تھے *

(۳) عن ابن عباس قال ما نزل فی احد من کتاب اللہ ما نزل فی علی (اخرجہ ابن عساکر وابن مردویہ) وابن حجر فی الصواعق المحرقہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خدا کی کتاب میں جس قدر آیتیں جناب علی کی شان میں نازل ہوئی ہیں اس قدر کسی کی شان میں نازل نہیں ہوئیں

(۴) عن علی قال نزل القرآن ارباعا۔ فربع فینا۔ فربع فی عدونا۔ وربع سیر و امثال۔ وربع فرائض واحکام ولنا کرائم القرآن (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے

کہ قرآن مجید چار حصوں مین نازل ہوا ہے پس اسکا ایک ربع ہماری شان مین ہے۔ اور ایک ربع ہمارے دشمنوں کے حق مین ہے۔ اور ایک ربع مین قصص اور امثال ہین۔ اور ایک ربع مین فرائض اور احکام ہین۔ اور ہماری شان مین قرآن مجید کی بزرگ آیتین ہین +

(۵) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال نزلت فی علی ثلثمائۃ ایۃ (اخرجہ ابن عساکر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی شان مین تین سو آیتین نازل ہوئی ہین +

(۶) عن مجاھد رحمۃ اللہ علیہ قال نزل فی علی سبعون ایۃ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے حق مین ستر آیتین اتری ہین +

آیات

{۱} انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (سورۂ احزاب)
ترجمہ نہین چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور کرے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا +

(۱) عن عائشۃ رض قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ وعلیہ مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخلہ ثم جاء الحسین فادخلہ معہ ثم جاءت فاطمۃ فادخلھا ثم جاء علی فادخلہ ثم قال۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (اخرجہ احمد والمسلم والترمذی) وابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن ابی حاتم والحاکم والسیوطی فی الدر المنثور) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہین ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو ایک سیاہ بالون کی کلیم منقش اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے پس جناب امام حسن بن علی آئے حضرتؐ نے انکو اس مین داخل کر لیا۔ پھر جناب امام حسین آئے انکو بھی آپنے داخل کر لیا۔ پھر جناب فاطمہ تشریف لائین حضرتؐ نے انکو بھی لے لیا پھر جناب علیؓ تشریف لائے آپنے انکو بھی اسمین لے لیا۔ پھر آپنے یہ آیت پڑھی نہین چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور لیجائے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا +

(۲) عن ام المؤمنین ام سلمۃ قالت ان ھذہ الایۃ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ نزلت فی بیتی وانا جالسۃ عند الباب فی البیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی وفاطمۃ وحسن وحسین فجللھم بکساء وقال اللھم ھؤلاء اھل

بیتی وخاصتی اذھب عنہم الرجس وطھرھم تطھیرا فقلت وانا معہم یارسول اللہ قال انک علی
الخیر (اخرجہ المسلم والترمذی وصححہ۔ والدولابی۔ والبیہقی وابن جریر وابن المنذر
والحاکم وصححہ وابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہی کہ بتحقیق یہ آیت (نہین چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دورکیجائے تم سے نجاست کو لے گھر والو اور
پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا) میرے گھر مین نازل ہوئی ہے مین دروازے کے قریب بیٹھی ہوئی تھی
اور گھر مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام تھے حضرتؐ
نے انکو چادر اوڑھا کر فرمایا۔ اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت اور میرے مددگار ہین ان سے
نجاست کو دور کر اور ان کو پاک کر خوب پاک کرنا۔ پس مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین بھی انکے
ساتھ ہون فرمایا تم بہتری پر ہو۔

(۳) عن عمر بن ابی سلمۃ قال نزلت ھذہ الایۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما یرید اللہ
لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا فی بیت ام سلمۃ وانا فی بیت ام
سلمۃ فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ وعلیا وحسنا وحسینا وجللھم بکساء ثم
قال اللھم ھؤلاء اھل بیتی فاذھب عنہم الرجس وطھرھم تطھیرا وقالت ام سلمۃ انا
معھم یارسول اللہ قال انت علی مکانک انت علی الخیر (اخرجہ احمد والترمذی وابن
جریر والطبرانی وابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ ناقل
ہین کہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت کہ (نہین چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور کرے تم سے
نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر
مین نازل ہوئی ہے اور مین بھی انہین کے گھر مین تہا کہ حضرتؐ نے جناب فاطمہؑ اور علیؑ اور
حسنین علیہم السلام کو بلوا کر انپر چادر ڈالدی پھر دعا کی اے میرے پروردگار یہ میرے اہلبیت ہین انسے
نجاست کو دور کر اور پاک کر انکو خوب پاک کرنا۔ ام سلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین بھی انہین
کے ساتھ ہون فرمایا تو اپنی جگہ پر ہے اور تو بھی نیکی پر ہے۔

(۴) عن واثلۃ بن الاسقع قال اتیت فاطمۃ اسالھا عن علی فقالت توجہ الی رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فجلست انتظرہ واذا برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قد اقبل ومعہ
علی والحسن والحسین فاخذ بید کل واحد منھم حتی دخل الحجرۃ فاجلس الحسن علی
فخذہ الیمنی والحسین علی فخذہ الیسری واجلس علیا وفاطمۃ بین یدیہ ثم القی علیہم الکساء ثم قرء انما یرید اللہ لیذھب

عنکم الرجس اهل البیت و یطهرکم تطهیرا اخرجہ احمد و ابو حاتم و الحاکم و صححہ و البیہقی
والدیلمی) و ابن ابی شیبۃ و ابن جریر و ابن المنذر و السیوطی فی الدر المنثور) و اثلہ بن الاسقع
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جناب امیر علیہ السلام کی تلاش میں جناب فاطمہ علیہا السلام کی خدمت
میں گیا۔ وہ فرمانے لگیں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں تشریف لے گئے ہیں میں ان
کی انتظار میں وہیں بیٹھ گیا۔ ناگہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر اور حسنین علیہم السلام کا ہاتھ
پکڑے ہوئے تشریف لائے اور حجرے میں داخل ہو گئے اور بیٹھ گئے حسن علیہ السلام کو دہنے زانو
پر اور حسین علیہ السلام کو بائیں زانو پر اور جناب امیر اور حضرت سیدہ کو اپنے سامنے بٹھا لیا انپر چادر
ڈالکر اس آیت کو پڑھا کہ (نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے تم سے نجاست کو لے گھر والو اور پاک کرے
تمکو خوب پاک کرنا *

(۵) عن سعد قال لما نزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الآیۃ ادخل علیا و
و ابنیہما تحت ثوبہ ثم قال اللھم ھؤلاء اھلی و اھل بیتی (اخرجہ ابن جریر۔ و ابن مردویہ و
والحاکم۔ و السیوطی فی الدر المنثور) سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پر جب یہ آیت نازل ہوئی حضرت نے علیؑ اور فاطمہؑ اور انکے دونو بیٹوں کو اپنی چادر اڑھا کر فرمایا
میرے پروردگار یہی میرے اہل اور میرے گھر کے لوگ ہیں *

(۶) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال لما دخل علی بفاطمۃ جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعین
الی بابہا یقول السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ الصلوۃ رحمکم اللہ۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم
الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا انا حرب لمن حاربکم و سلم لمن سالمکم (اخرجہ ابن مردویہ
والسیوطی فی الدر المنثور) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب امیر کا نکاح جناب سیدہ
ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چالیس روز تک برابر صبح کو جناب سیدہ کے دروازے پر تشریف لا کر فرماتے
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ نماز کا وقت ہے خدا تمپر رحم کرے نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے
تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا۔ میں جنگ کرنیوالا ہوں اس سے جو تم سے جنگ
کرے اور صلح کرنیوالا ہوں اس سے جو تم سے صلح کرے *

(۷) عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمر بباب فاطمۃ ستۃ اشھر اذا خرج
الی صلوۃ الفجر یقول الصلوۃ یا اھل البیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و
یطھرکم تطھیرا (اخرجہ احمد و الترمذی و ابن ابی شیبۃ و حسنہ ابن المنذر و صححہ الحاکم

ابن مردویۃ والسیوطی فی الدر المنثور) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق چھ مہینے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب فاطمہ علیہا السلام کے دروازے پر صبح کی نماز کیوقت گذرتے رہے اور فرماتے رہتے۔ اے اہل بیت نماز کا وقت ہے نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا۔

(۸) عن ابی الحمراء قال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسعۃ اشھر فکان اذا اصبح اتی علی باب فاطمۃ وھو یقول اھل البیت یرحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا اخرجہ الطبرانی وفی روایۃ ابن جریر وابن مردویۃ ثمانیۃ اشھر ھکذا اخرجہ السیوطی فی الدر المنثور) ابو الحمراء رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ میں نو مہینے تک جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں رہا جب صبح ہوتی تو حضرت جناب فاطمہ علیہا السلام کو دروازے پر تشریف لیجا کر فرماتے اے اہل بیت خدا تم پر رحم کرے نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے تمسے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا۔

(۹) عن ابن عباس قال شھدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسعۃ اشھر یاتی کل یوم باب علی ابن ابی طالب عند وقت کل صلوۃ فیقول السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اھل البیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا اخرجہ ابن مردویۃ والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نو مہینے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے رہے کہ آپ ہر روز ہر ایک نماز کیوقت جناب امیر کے دروازہ پر تشریف لاکر فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اے اہل بیت نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا۔

(۱۰) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ فی قولہ تعالی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا قال انھا نزلت فی خمسۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین علیھم السلام اخرجہ احمد والطبرانی والطبری وعند ابن جریر مرفوعا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلفظ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الآیۃ نزلت فی خمسۃ فیّ وفی علی والحسن والحسین وفاطمۃ کذا فی الصواعق المحرقہ وھذا الحدیث حسن علی رای اکثر العلماء قالہ البدخشی فی نزل الابرار وایضا اخرجہ السیوطی فی تفسیرہ الدر المنثور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیت تطہیر پنجتن پاک یعنے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم

اور جناب علیؓ اور حضرت سیدہ اور حسنین علیہم السلام کی شان مین نازل ہوئی ہے +
ابن جریر نے اس حدیث کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے جسکے الفاظ یہ ہین کہ
ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ جناب سرور انبیا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آیت پانچ شخصون
کے حق مین نازل ہوئی ہے یعنے میرے اور علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنینؓ کے (یہ حدیث اکثر علما کے نزدیک
حسن ہے)

(۱۱) عن الحسن بن علی قال نحن اھل بیت الذی قال اللہ تعالی انما یرید اللہ لیذھب
عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (اخرجہ ابن سعد وابن ابی حاتم والطبرانی
وابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) جناب حسن بن علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ
اہل بیت ہم لوگ ہین جنکے حق مین آیۃ تطہیر نازل ہوئی ہے۔

{۲} فقل تعالوا ندع ابنائنا وابنائکم ونسائنا ونسائکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل
فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین ترجمہ اے محمد کہہ جھگڑنے والون سو آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹے
اور تمھارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمھاری عورتین اور اپنی جان اور تمھاری جان کو پہر دعا
کرین اللہ کی پس لعنت ڈالین جھوٹون پر +

(۱) عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت ھذہ الآیۃ فقل تعالوا ندع ابنائنا وابنائکم
وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللھم ھؤلاء اھل بیتی (اخرجہ احمد والمسلم والترمذی
والنسائی فی الخصائص) سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت کہ اے
محمد کہہ جھگڑنے والون سو آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹے اور تمھاری بیٹے اور اپنی عورتین اور تمھاری
عورتین اور اپنی جان اور تمھاری جان کو پہر دعا کرین اللہ کی پس لعنت ڈالین جھوٹون پر
نازل ہوئی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسنین کو بلا کر کہا اے میرے پروردگار
یہ میرے اہل بیت ہین +

(۲) عن جابر بن عبد اللہ قال انفسنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلی وابنائنا الحسن والحسین
ونسائنا فاطمۃ (اخرجہ الحاکم) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انفسنا سے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب علیؓ اور ابنائنا سے حسنؓ اور حسینؓ۔ اور نسائنا سے جناب سیدہ مراد ہین

(۳) عن ابن عباسؓ قال ان رھطا من نجران قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقالوا

ماشانك تذكر صاحبنا قال من هو قالوا عيسى تزعم انه عبد الله قال اجل قالوا فهل رأيت
مثل عيسى او انبئت به ثم خرجوا من عنده فجاءه جبريل فقال له قل لهم اذا اتوك ان
مثل عيسى عند الله كمثل ادم وفي رواية ان واحدا منهم قال له المسيح بن الله لا اب له
وقال الاخر هو الله لانه احياء الموتى واخبر عن الغيوب وابرء الاكمه والابرص وخلق من
الطين طيرا وتزعم انه عبد الله فقال صلى الله عليه وسلم هو عبد الله وكلمته القاها الى مريم
فغضبوا فقالوا انما لا نرضى ان تقول هو الله وقالوا ان كنت صادقا فارنا عبد الله يحيي
الموتى ويشفي الاكمه والابرص ويخلق من الطين طيرا فينفخ فيه فيطير فسكت عنهم فنزل الوحي
بقول الله تعالى لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم وقوله تعالى فمن حاجك من
بعد ما جاءك من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءكم ونساءنا ونساءكم وانفسنا وانفسكم
ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين ـ ثم قال لهم ان الله امرني ان لم تنقادوا للاسلام اباهلكم
ثم انهم وعدوا الى الغد ولما اصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم اقبل ومعه علي والحسن والحسين
وفاطمة وعند ذلك قال لهم اسقفهم انى لارى وجوها لو سأل الله ان يزيل لهم الجبل لازاله
فلا تباهلوا فتهلكوا ولا يبقى على وجه الارض نصراني فقال صلى الله عليه وسلم لا بناهلك اخرجه
ابو حاتم) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نصاری نجران کے چند آدمی جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہنے لگے آپ ہمارے صاحب کے حق میں کیا کہتے ہیں۔ آپنے فرمایا وہ کون ہیں
وہ بولے عیسی کہ جن کی نسبت آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ خدا کا بندہ ہے حضرت نے ارشاد کیا میرا
گمان بجا ہے۔ وہ کہنے لگے آپ عیسی جیسا کوئی خدا کا بندہ دکھائیں یا آپ کو انکے جیسے کی خبر لگی ہے
تو آپ ہمکو بتائیں۔ یہ کہکر وہ لوگ حضرت کے پاس سے چلے گئے۔ پس جبریل علیہ السلام حضرت کے پاس
تشریف لاکر کہنے لگے جب وہ لوگ آئیں آپ ان سے کہدیں کہ خدا کے نزدیک عیسی بعینہ حضرت آدم کی
طرح سے ہیں (اور ایک روایت میں اسطرح یہ ہے کہ) کہ نجران کے لوگوں میں سے ایک شخص نے حضرت
کی جناب میں عرض کیا مسیح خدا کا بیٹا ہے انکا کوئی باپ نہیں ہے اسکے ساتھ والے دوسرے نے کہا
بلکہ وہ خود خدا تھے۔ مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ اور غیب کی باتیں بیان کرتے تھے اور اندھے اور کوڑھی کو
اچھا کرتے تھے اور مٹی سے جانور بناتے تھے۔ آپ انکو خدا کا بندہ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا وہ
خدا کا بندہ اور اسکا پاک کلمہ تھے جو مریم کیطرف القا کیا گیا تھا۔ وہ لوگ خفا ہو کر کہنے لگے ہم نہیں
راضی ہونگے جب تک کہ آپ یہ نہ کہیں کہ وہ خدا تھے۔ اگر آپ صادق ہیں تو آپ ہمیں کوئی خدا کا

بندہ ایسا دکھا دین جو مردہ کو زندہ کرے اور اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرے اور مٹی سے جانور بنائے اور پھر ان مین پھونکے اور وہ اڑ جائین۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے پس وحی نازل ہوئی کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ بتحقیق کافر ہوئے ہین وہ لوگ جو کہ کہتے ہین کہ مسیح ابن مریم خدا ہے۔ اور اللہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہے۔ پس جو شخص کہ تجھ سے جھگڑے اسکے بعد کہ تجھے اسکا علم آگیا ہے پس کہدے آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمہاری عورتین اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پھر دعا کرین اور اللہ کی لعنت ڈالین جھوٹون پر) پھر آپنے نصاریٰ کے گروہ سے ارشاد کیا اگر تم اسلام کے منقاد نہین ہوگے تو خدا تعالی نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین تم سے مباہلہ کرون۔ پھر ان لوگون نے دوسرے روز کا وعدہ کیا۔ جب صبح ہوئی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی اور حسنین اور جناب سیدہ علیہم السلام کو ساتھ لیکر تشریف لائے۔ سقف نجران نے کہا واللہ مین ایسے چہرے دیکھتا ہون کہ اگر خدا سے یہ دعا مانگین کہ پہاڑ اپنی جگہہ سے ٹل جائے تو خدا تعالے اسکو اسکی جگہہ سے ٹلا دیگا۔ تم ان سے مباہلہ مت کرو ورنہ زمین پر کوی نصرانی باقی نہین رہیگا۔ پس انکا اسقف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگا ہم مباہلہ نہین کرتے ✦

(۴) اخرج الدار قطنی ان علیا یوم الشوری احتج علی اھلھا فقال لھم انشدکم باللہ ھل فیکم احد اقرب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرحم منی ومن جعلہ صلی اللہ علیہ وسلم نفسہ وابناءہ ابناءہ غیری قالوا اللھم لا۔ دارقطنی جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ مشورت کے روز اہل شوری سے آپنے تکرار کرتے وقت فرمایا کہ مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ کوئی تم مین میرے سوا ایسا شخص موجود ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجھ سے زیادہ قرابت رکھتا ہو اور کس کی جان کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جان اور کس کے بیٹون کو آپ نے اپنے بیٹے قرار دیا ہے۔ سب نے کہا خدا کی قسم ہے کوئی نہین ✦

{۳} قل لا اسألکم علیہ اجرا الا المودة فی القربی (ترجمہ) اپنی قوم سے کہدے تو اے محمد کہ مین تمسے اس ہدایت کے بدلے کچھ اجرت نہین طلب کرتا ہون مگر قرابت والون کی محبت (۱) عن ابن عباس قال لما نزلت ھذہ الایة قل لا اسألکم علیہ اجرا الا المودة فی القربی۔ قالوا یا رسول اللہ من ھؤلاء الذین امرنا اللہ تعالی بمودتھم قال علی وفاطمة وابناھما (اخرجہ احمد وابن ابی حاتم والطبرانی والبغوی عن مقاتل والکلبی و

الحاکم و الدیلمی و الطبری) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی کہ اپنی قوم سے کہدو تو اے محمدؐ کہ مین تم سے اس ہدایت کے بدلے کچھ اجرت نہین طلب کرتا ہون مگر قرابت والون کی محبت ، لوگون نے عرض کیا کہ جن لوگون کی محبت کرلیے خدانے ہمین حکم کیاہے وہ کون ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؑ اور فاطمہؑ اور ان دونون کے بیٹے +

(۲) عن زاذان عن علیؑ قال فینا اھل البیت فی حٰمٓ ایت لایحفظ مودتنا الا کل مؤمن ثم قرأ - قل لا اسالکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ (اخرجہ ابوالشیخ) زاذان جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ ایکدفعہ آپنے فرمایا ہم اہل بیت کی شان کے متعلق سورہ حٰمٓ مین ایک آیت ہے - نہین نگاہ رکھے گا ہماری دوستی کو مگر ہر ایک مومن - پھر آپنے اس آیت کوپڑہا (کہدے اپنی قوم سے اے محمدؐ کہ مین تم سے اس ہدایت کے بدلے کچھ اجرت نہین طلب کرتا ہون مگر قرابت والون کی محبت)

{۴} وقفوھم انھم مسئولون (سورۂ والصفت) ترجمہ اور کہڑا کروان کو تحقیق ان سے پوچہنا ہے +

(۱) عن ابی سعید و ابن عباس رضی اللہ عنہما فی قولہ تعالی وقفوھم انھم مسئولون یوم القیمۃ عن ولایۃ علی (اخرجہ الامام الواحدی فی تفسیرہ - و ابو بکر بن مردویہ - والدیلمی فی فردوس الاخبار) ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی اس آیت کریمہ کی متعلق کہ اور کہڑا کرو انکو تحقیق انسے پوچہنا ہے قیامت کے دن علی کی ولایت سی +

{۵} انما انت منذر و لکل قوم ھاد (سورہ رعد) ترجمہ اسکے سوا نہین کہ تو اے محمدؐ ڈرانیوالا ہے اور ہر قوم کے لیے ایک راہ دکہانیوالا ہے +

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا المنذر و علی ھاد و اشار بیدہ الی علی وقال بک یھتدی المھتدون (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والحافظ ابونعیم فی کتابہ ما نزل من القران فی علی و ابو بکر بن مردویہ) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ مین ڈرانیوالا ہون اور علی ہادی ہین اور آپ نے جناب علیؑ کی طرف دست مبارک سے اشارہ فرمایا اور کہا یا علی ہدایت پانیوالے تجہہ سے ہدایت پاوینگے +

(۲) عن ابی برزۃ الاسلمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما انا منذر و وضع

ید ہ علی صدرہ نفسہ ثم وضعہا علی صدر علی ویقول ولکل قوم ھاد اخرجہ ابن مردویۃ والسیوطی فی الدر المنثور) ابو برزۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مینے جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مین ڈرانیوالا ہون اور اپنے سینہ مبارک پر ہاتھہ رکھا پھر جناب علیؓ کے سینہ پر ہاتھہ رکھکر فرمایا پھر ایک قوم کے لیئے ہادی ہوتا ہے +

(۳) عن جابر قال لما نزلت انما انت منذر ولکل قوم ھاد وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی صدرہ فقال انا المنذر واوی بیدہ الی منکب علی فقال انت الھادی وبک یھتدی المھتدون اخرجہ بن جریر وابن مردویۃ وابو نعیم فی المعرفۃ والدیلمی وابن عساکر وابن النجار والسیوطی فی الدر المنثور) جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اسکو سوا نہین کہ تو ڈرانیوالا ہے اور ہر ایک قوم کے لیے ایک راہ بتانے والا ہے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینہ مبارک پر ہاتھ رکھکر فرمایا مین ڈرانے والا ہون اور علیؓ کے کندہے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا تو راہ بتانیوالا ہے اور تجہسے ہدایت پانیوالے ہدایت پائینگے +

{۶} ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا (سورۃ الدھر) ترجمہ اور کہلاتے ہین کہانا اپنی محبت پر فقیرون کو اور یتیمون کو اور قیدیونکو +

(۱) عن ابن عباسؓ قال اجر علی علی نفسہ لیقی نخلا بشیر لیلۃ حتی اصبح فلما قبض الشعیر فطحن منہ فجعلوا منہا شیئا لیاکلوہ یقال لہ الحریرۃ رقیق بلا دھن فلما تم انضاجہ اتا مسکین فسال فاطعموہ ایاہ ثم صنعوا الثلث الثانی فلما تم انضاجہ اتا یتیم فسال فاطعموہ ایاہ ثم صنعوا الثلث الباقی فلما تم انضاجہ اتا اسیر من المشرکین فاطعموہ ایاہ فنزلت ھذہ الایۃ ھذا قول الحسن والقتادۃ وقال سعید بن جبیر محبوس من اھل القبلۃ اخرجہ الواحدی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب امیرؑ نے ایک دفعہ رات بہر کی محنت اپنی تو شہ کے لیے کی جب صبح ہوئی تو ان کو اجرت مین جو دستیاب ہوے۔ آپنے انکو لیکر پیسا اور پہلی ایک تہائی کا پتلا سا حریرہ گہی کے بغیر پکایا جب پک چکا۔ ایک مسکین نے آکر سوال کیا جناب امیر نے وہ سارا اسکو کہلا دیا۔ پہر دوسری تہائی کو پکایا۔ جب وہ بہی تیار ہوا ایک یتیم نے آکر سوال کیا آپنے وہ سارا بہی اسکو کہلا دیا۔ پہر تیسری تہای کو پکایا اسکے پختہ ہونے پر مشرکون کے ایک قیدی نے آکر سوال کیا آپنے وہ سارا اسکو بہی کہلا دیا۔ تبہی یہ آیت نازل ہوئی یہ قول حسن و قتادہ کا ہی سعید بن جبیر کہتے ہین وہ قیدی اہل قبلہ مین سے تہا +

(۲) عن ابن عباس رضہ ان الحسن والحسین مرضا فعادھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ
ابوبکر رضہ وعمر رضہ فقالوا یا ابا الحسنؑ لو نذرت علی ولدك فنذر علی وفاطمۃ وفضہ جاریتھما
ان برأ مما بھما ان یصوموا ثلثۃ ایام فشفیا وما معھم شیء فاستقرض علی من شمعون
الیھودی الخیبری ثلثۃ اصوع من الشعیر فطحنت فاطمۃ صاعا واخبزت خمسۃ اقراص علی
عددھم ووضعتھا بین ایدیھم لیفطروا فوقف علیھم سائل فقال السلام علیکم اھل بیت
محمد مسکین من مساکین المسلمین اطعمونی اطعمکم اللہ من موائد الجنۃ فاثروہ وباتوا
لم یذوقوا الا الماء واصبحوا صیاما فلما امسوا ووضعوا الطعام بین ایدیھم فوقف
علیھم یتیم فاثروہ ووقف علیھم اسیر فی الثالثۃ ففعلوا مثل ذلك فلما اصبحوا
اخذ علی بید الحسن والحسینؑ فاقبلوا علی رسول صلی اللہ علیہ وسلم فلما ابصرھم وھم یرتعشون
کالفراخ من شدۃ الجوع قال ما اشد ما یسوءنی ما اری بکم فقام فانطلق معھم فرای فاطمۃ فی
محرابھا قد التصق ظھرھا ببطنھا وغارت عیناھا فساءہ ذلك فنزل جبرئیل فقال
خذھا یا محمد ھناك اللہ فی اھل بیتك فاقرء الآیۃ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا
ویتیما واسیرا (اخرجہ الزمخشری فی الکشاف) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک دفعہ
حسنین علیہما السلام بیمار ہو گئے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالے عنہما کو ساتھ
لیکر انکی عیادت کے لیے تشریف لائے صحابہ نے عرض کیا یا ابا الحسن اگر آپ ان اپنے نورچشموں کے لیے
نذر مانتے تو بہتر تھا۔ پس جناب امیر اور جناب سیدہ اور فضہ انکی لونڈی نے انکی تندرستی پر تین تین روزے
رکھنے کی نذر مانی پس جب وہ دونوں صاحبزادے صحت یاب ہو گئے سب نے ملکر روزے رکھے انکے پاس اس
وقت کچھ بھی نہیں تہا جو افطار کے لیے کام آتا جناب امیر نے شمعون خیبری یہودی سے جَو کے تین پیمانے
قرض لیے۔ اس میں سے ایک پیمانے کو جناب سیدہ علیہا السلام نے پیسکر پانچ روٹیاں انکی تعداد کے موافق
پکائیں جب افطار کے لیے انکے آگے رکھیں ایک سائل نے آکر صدا کی السلام علیکم۔ اے اہل بیت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم میں مسلمان مساکین میں سے ایک مسکین ہوں مجھے کچھ کہلاؤ خدا تمکو جنت کی نعمتوں سے سیر
کرے سب نے اپنا کہانا اسے بخشدیا۔ اور پانی سے افطار کر کے سو رہے اور پہر دن بھر روزہ رکھا جب رات
ہوئی اور افطار کے لیے کہانا پکایا گیا۔ ایک سائل نے آکر آواز دی میں یتیم ہوں۔ سب نے اپنا کہانا اسے
اٹھا دیا۔ اور پانی سے افطار کر کے سو رہے پس اسیطرح سے تیسرے روز کی افطاری ایک قیدی کو
بخشدی صبح کو جناب امیر حسنین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑکر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے

حضور مین لے گئے وہ دونو صاحب ادی مرغ کے چوزہ کی طرح کانپ رہے تھے حضرت نے انکو دیکھکر فرمایا۔ انکی یہ کیا حالت ہی جس سے مجھے رنج پیدا ہو رہا ہے پھر آپ جناب امیر کے گھر مین تشریف لے گئے جناب سیدہ علیہا السلام کو محراب مین دیکھا کہ ان کا پیٹ کمر سے لگا ہوا ہے اور انکی آنکھون مین ضعف سے حلقے پڑے ہوئے ہین حضرت کو یہ دیکھکر نہایت ملال ہوا اسا تنے مین جناب جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہنے لگے یا محمد یہ لیجیے خدا تعالی آپکو آپکے اہل بیت کی نسبت تہنیت دیتا ہے اور یہ آیت کریمہ پڑھی۔ (اور کہلاتے ہین کھانا اپنی محبت پر فقیرون اور یتیمون اور قیدیون کو ۔

{۷} من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشھداء والصلحین وحسن اولئک رفیقا (سورۃ النساء) ترجمہ جو لوگ کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہین پس وہ لوگ ان لوگون کے ساتھ ہین جنپر کہ اللہ تعالے نے انعام کیا ہے وہ نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بخت ہین اور انکی رفاقت اچھی ہے ۔

عن ابن عباس فی قولہ تعالی من یطع اللہ والرسول الخ قال علیؑ یا رسول ھل نقدر ان نزورک فی الجنۃ کما ازورک قال رسول اللہ ان لکل نبی رفیقا اول من اسلم من امتہ فنزلت ھذہ الایۃ اولئک مع الذین انعم اللہ علیہم الخ فدعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا فقال ان اللہ قد انزل بیان ما سالت فجعلک رفیقی لانک اول من اسلم وانت الصدیق الاکبر (تفسیر ابن الحجام) ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ اس آیت من یطع اللہ والرسول کی تفسیر مین بیان کرتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہو سکتا ہی کہ ہم جنت مین بھی آپ کی زیارت سے مشرف ہون جس طرح سے کہ دنیا مین مشرف ہوتے ہین۔ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر ایک نبی کے لیے اسکا ایک رفیق ہوتا ہے جو اس نبی کی امت مین سب سے پہلے اس پر ایمان لاتا ہے۔ پس یہہ آیت شریف نازل ہوی کہ وہ لوگ ان لوگون کے ساتھ ہین جن پر کہ خدا تعالے نے انعام کیا ہے۔ پس جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو بلوا کر فرمایا۔ اللہ سبحانہ وتعالے نے یا علی تیرے سوال کا جواب نازل کیا ہے اور تجھے میرا رفیق بنایا ہے۔ کیونکہ تو سب سے پہلے اسلام لایا ہے اور تو صدیق اکبر ہے ۔

{۸} والذی جاء بالصدق وصدق به اولئك هم المتقون (سورۂ زمر) ترجمہ اور وہ شخص کہ آیا ساتھ سچ کے اور وہ جس نے کی تصدیق اسکی وہی لوگ رستگار ہین +

(۱) عن مجاهد فی قوله تعالیٰ الذی جاء بالصدق رسول الله صلی الله علیه وسلم وصدق به قال علی (اخرجه ابن عساکر - والحافظ ابو نعیم فی الحلیة والفقیه ابن المغازلی فی المناقب) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر مین بیان کرتے ہین کہ وہ شخص کہ آیا ساتھ سچ کے - وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین - اور جس نے کہ تصدیق کی اسکی - وہ جناب امیر ہین +

(۲) عن ابی هریرة والذی جاء بالصدق قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وصدق به قال علی ابن ابی طالب (اخرجه ابن مردویه والسیوطی فی الدر المنثور) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ و الذی جاء بالصدق سے جناب رسالت مآب و صدق بہ سے جناب علی علیہ السلام مراد ہین +

{۹} یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین (سورۃ التوبہ) ترجمہ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور صادقون کے ساتھ ہو جاؤ +

(۱) عن ابن عباس قال مع علی لانه سید الصادقین (اخرجه الثعلبی فی تفسیره والحافظ ابو نعیم فی حلیة الاولیاء وسبط ابن الجوزی والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کی تفسیر مین کہ ہو جاؤ ساتھ صادقون کے) کہتے ہین کہ ساتھ علی کے کیونکہ وہ صادقون کے سردار ہین -

(۲) عن ابی جعفر فی قوله تعالیٰ یا ایها الذین امنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین - قال مع علی (اخرجه ابن عساکر - وابوبکر بن مردویه) جناب ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت (کہ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور صادقون کے ساتھ ہو جاؤ) کی تفسیر مین روایت ہو کہ علی کے ساتھ ہو جاؤ -

{۱۰} والذین آمنوا بالله ورسوله اولئك هم الصدیقون والشهداء عند ربهم لهم اجرهم ونورهم (سورہ الحدید) ترجمہ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ یہی وہی لوگ صدیق اور شہید ہین انکے لیے انکے رب کے پاس انکا اجر اور انکا نور ہے -

عن ابن عباس قال انها نزلت فی علی (اخرجه احمد فی المسند والثعلبی فی تفسیره وابن المغازلی فی المناقب) ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ یہ آیت جناب امیر کے شان مین نازل ہوئی ہے

{۱۱} من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه فمنهم من قضی نحبه ومنهم من ینتظر (سورہ احزاب) ترجمہ اور بعض مومنون سے وہ مرد ہین کہ سچ کر دکھایا جو عہد کہ خدا سے انہون نے باندھا تھا - پس بعض ایمان مین سے وہ ہے کہ پورا کر چکا کام اپنا اور بعض ایمان مین سے وہ ہے کہ انتظار کرتا ہے -

عن عکرمۃ قال سئل علی وھو علی المنبر منبر الکوفۃ عن قولہ تعالیٰ من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ۔ فقال اللھم غفرا ھذہ الآیۃ نزلت فی وفی عمی حمزۃ وفی ابن عمی عبیدۃ بن الحارث فانہ قضی نحبہ یوم بدر فاما عمی حمزۃ فانہ قضی نحبہ یوم احد واما انا فانتظر اشقاھا یخضب ھذہ من ھذہ واشار الی لحیتہ ورأسہ وقال عھد عھدہ الی ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ ابن مردویہ وسبط ابن الجوزی وابن حجر فی صواعق محرقہ) عکرمہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام ایکبار منبر کوفہ کے منبر پر تشریف رکھتے تھے کہ ان سے اس آیت کی (اور بعض مومنوں سے ایسے مرد ہیں کہ سچکر دکھایا انہوں نے جو عہد کہ خدا سے باندھا تھا) کی تفسیر میں پوچھا گیا کہ یہ آیت کس کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ جناب امیر نے فرمایا اے خدا بخشیو۔ یہ آیت میرے اور میری چچا حمزہ اور میرے چچیرے بھائی عبیدہ بن الحارث کے حق میں نازل ہوئی ہے پس میرا چچیرا بھائی عبیدہ بن الحارث بدر کے روز اپنا کام پورا کر چکا۔ اور احد کو روز میری چچا حمزہ اپنا کام پورا کر گئے۔ اب میں امت کے بدبخت کی انتظار میں ہوں پھر آپنے اپنے سر اور داڑھی کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ وہ اسکو اسکے خون سے رنگین کریگا۔ میری پیارے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پختہ عہد کیا ہے ✤

{۱۲} ھذان خصمان اختصموا فی ربھم فالذین کفروا قطعت لھم ثیاب من نار یصب من فوق رؤسھم الحمیم یصھر بہ ما فی بطونھم والجلود ولھم مقامع من حدید کلما ارادوا ان یخرجوا منھا من غم اعیدوا فیھا وذوقوا عذاب الحریق۔ ان اللہ یدخل الذین امنوا وعملوا الصالحات جنت تجری من تحتھا الانھار یحلون فیھا من اساور من ذھب ولؤلؤا ولباسھم فیھا حریر (سورۃ الحج) ترجمہ یہ دو مدعی جھگڑے ہیں اپنے رب پر سو جو منکر ہوئے انکے واسطے بیونت ہیں آگ کے کپڑے ڈالتے ہیں انکے سر پر کھولتا پانی بہجاتا ہے اس سے جو انکے پیٹ میں ہے اور کھال بھی۔ انکے واسطے موگریاں ہیں لوہے کی جب چاہیں کہ نکل پڑیں اس سے گھٹنے کے مارے پھیر دئیے گئے وہ اندر اور چکھتے رہو جلن کی مار بیشک اللہ داخل کریگا انکو جو لائے ایمان اور کی بھلائیاں۔ باغوں میں بہتی ہیں انکے نیچے نہریں۔ گہنا پہناوینگے انکو وہاں کنگن سونے کے اور موتی۔ انکی پوشاک ہے وہاں ریشم کی ✤

(۱) عن قیس بن عبادۃ قال قال علی انا اول من یجثوا بین یدی الرحمن للخصومۃ یوم القیامۃ قال قیس وفیھم نزلت ھذان خصمان اختصموا فی ربھم قال ھم الذین تبارزوا یوم بدر حمزۃ وعلی وعبیدۃ بن الحارث۔ وعتبۃ بن ربیعہ والولید بن عتبہ (اخرجہ البخاری) قیس بن عبادہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے کہ میں سب سے اول خدا کے سامنے اپنا جھگڑا پیش کرونگا۔ قیس کہتے ہیں کہ یہ آیت (کہ دو مدعی جھگڑے ہیں اپنے رب پر) ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے جنہوں بدر کے روز جنگ

کی ہے وہ جناب حمزہ اور علی اور عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہم اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ ہین

(۲) عن علی قال فینا نزلت هذه الآیة وفی مبارزتنا یوم بدر هذان خصمان اختصموا فی ربهم (اخرجه البخاری) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ یہ آیت ہماری اور بدر کے روز ہمارے مقابلہ کرنیوالونکے حق مین نازل ہوئی ہے۔ یعنے یہ دو مدعی جھگڑے ہین اپنے رب پر۔

(۳) عن ابی ذر انه کان یقسم انزلت هذه الآیة فی حمزة وعلی وعبیدة بن الحارث وعتبة بن ربیعة وشیبة بن ربیعة والولید بن عتبة (اخرجه النابلسی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ قسم کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ یہ آیت جناب حمزہ اور علی اور عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہم اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کے حق مین نازل ہوئی ہے +

(۱۳) ام حسب الذین اجترحوا السیات ان نجعلهم کالذین امنوا وعملوا الصلحات سواء (سورہ جاثیہ) ترجمہ کیا گمان کرتے ہین وہ لوگ کہ کرتے ہین برائیان کہ کردین ہم انکو مانند ان لوگون کے کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے +

عن ابن عباس قال نزلت فی علی وحمزة وعبیدة بن الحارث فالذین اجترحوا السیات عتبة شیبة والولید والذین امنوا وعملوا الصلحات علی وحمزة وعبیدة (اخرجه سبط ابن الجوزی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب علی اور حمزہ اور عبیدہ بن الحارث کے حق مین نازل ہوئی ہے پس اس آیت مین وہ لوگ کہ کرتے ہین برائیان۔ وہ عتبہ اور شیبہ اور ولید ہین۔ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور اچھے کام کرتے ہین۔ وہ جناب علی اور حمزہ اور عبیدہ ہین) +

(۱۴) افمن کان علی بینة من ربه ویتلوه شاهد منه (سورہ ھود) ترجمہ آیا جو شخص کہ اپنے پروردگار کی جانب سے دلیل روشن پر ہو اور اسکے متصل ایک گواہ آتے اسی کیطرف سے +

(۱) عن عباد بن عبد اللہ الاسدی قال سمعت علیا یقول وهو علی المنبر ما من رجل من قریش الا وقد نزلت فیه آیة او آیتان فقال رجل فما نزل فیک ثم قال اما انک لو لم تسئلنی علی رؤس القوم ما حدثتک ویحک هل تقرء سورة هود ثم قرء علی افمن کان علی بینة من ربه ویتلوه شاهد منه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بینة من ربه وانا شاهد منه (اخرجه ابن ابی حاتم وابن المغازلی فی المناقب وابن عساکر وابن مردویه والسیوطی فی الدر المنثور والثعلبی والواحدی فی تفسیریهما وابن جریر الطبری والطبرانی فی المعجم الکبیر وابن منده وابو الشیخ وابو نعیم والمتقی فی کنز العمال وصاحب تفسیر معالم التنزیل) عباد بن عبد اللہ الاسدی سے روایت ہے کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا

سُنا کہ قریش میں سے کوئی ایسا آدمی نہیں ہے کہ جسکے حق میں ایک یا دو آئیں نازل نہوئی ہوں ایک شخص کہنے لگا آپکے حق میں کونسی آیت نازل ہوئی ہے جناب امیر نے کہا اگر تو لوگوں کے سامنے نہ پوچھتا تو میں تجھ سے بیان نہ کرتا۔ افسوس ہے تجھ پر کیا تونے سورہ ہود کو کبھی نہیں پڑھا ہے۔ پھر جناب امیر نے اس آیت کو پڑھا کہ آیا جو شخص کہ اپنے پروردگار کی جانب سے دلیل روشن پر ہو اور اسکے متصل ایک گواہ آئے اسی کی طرف سے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بینة من ربہ (یعنے اپنے رب سے دلیل روشن پر) ہیں اور میں شاہد منہ (یعنے اسکی طرف سے گواہ) ہوں

(۲) عن ابن عباسؓ افمن کان علی بینة من ربہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویتلوہ شاہد منہ علی بن ابی طالب خاصة (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ افمن کان علی بینة من ربہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور شاہد منہ سے خاص کر علی بن ابی طالب علیہ السلام مراد ہیں +

{۱۵} فان اللہ ھو مولاہ وجبریل وصالح المؤمنین (سورہ التحریم) ترجمہ پس بے شک اللہ وہی رفیق ہے اپنے نبی کا اور جبریل اور مومنوں کا نیک +

(۱) عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وصالح المؤمنین علی بن ابی طالب (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والحافظ ابو نعیم وابن ابی حاتم والسیوطی فی الدر المنثور والمتقی فی کنز العمال) اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ میںنے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ صالح المومنین علی بن ابی طالب ہیں +

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالی وصالح المؤمنین قال ھو علی بن ابی طالب (اخرجہ الحافظ ابو نعیم فی کتابہ ما نزل من القرآن فی علی۔ وابن عساکر۔ وابن مردویہ وفخر الرازی فی الاربعین) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے کہ صالح المومنین علی بن ابی طالب ہیں۔ +

{۱۶} وتعیھا اذن واعیة (سورہ الحاقہ) ترجمہ اور یاد رکھے اسکو کان سننے والا +

(۱) عن بریدة الاسلمی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی ان اللہ امرنی ان اعلمک لتعی وحق علی اللہ ان تعی فنزلت وتعیھا اذن واعیة (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والامام الواحدی فی اسباب النزول والحافظ ابو نعیم فی ما نزل من القرآن فی علی۔ وابن جریر وابن ابی حاتم۔ والدیلمی فی فردوس الاخبار) بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میںنے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب امیر سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خدا تعالی نے مجھکو حکم دیا ہے کہ یا علی ہم تمہیں تعلیم کریں تاکہ تم یاد رکھو اور خدا پر حق ہے کہ تمہیں یاد رکھائے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی کہ یاد رکھے اسکو سننے والا کان

(۲) عن مکحول عن علی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألت اللہ ان یجعل اذنک واعیۃ یا علی فعل فکان یقول ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلاما الا وعیتہ وحفظتہ ولم انسہ (اخرجہ الدیلمی)
مکحول جناب امیر سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمنے خدا سے مانگا ہے وہ سننے والا کان تیرے کانوں کو بنا دے پس خدا نے ایسا ہی کردیا جناب امیر کہا کرتے تھے ہم نے اس وقت سے کوئی کلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ مجھے یاد نہ رہا ہو۔

(۳) عن ابن عباس رض قال لما نزلت ھذہ الآیۃ وتعیہا اذن واعیۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألت اللہ ان یجعلہا اذنک یا علی قال علی فما نسیت شیئا بعد ذلک (اخرجہ ابو نعیم فی حلیۃ الاولیا وابن المغازلی فی المناقب والثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (کہ اور یاد رکھتا ہے کان سننے والا) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمنے خدا سے سوال کیا ہے کہ یا علی وہ اسے تیرے کان بنا دے جناب امیر فرمایا کرتے تھے اسکے بعد مجھکو کوئی بات نہیں بھولی +

{۱۷} افمن کان مؤمنا کمن کان فاسقا لا یستوون (سورہ سجدہ) ترجمہ آیا وہ شخص کہ مومن ہو ہوسکتا ہے مثل اسکی جو کہ فاسق ہے! +

(تنبیہ) اخرج الواحدی ۔ وابن عساکر من طریق سعید بن جبیر عن ابن عباس ۔ واخرج جریر والحافظ السلفی عن عطاء بن یسار ۔ واخرج ابن عدی ۔ والخطیب فی تاریخہ من طریق الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس قال نزلت فی علی ۔ والولید بن عقبۃ ابن ابی معیط واخرج الخطیب وابن عساکر من طریق لہیعۃ عن عمرو بن دینار عن ابن عباس قال انہا نزلت فی علی وعقبۃ ابن ابی معیط لا الولید (لباب النقول فی اسباب النزول للسیوطی) امام واحدی اور ابن عساکر نے سعید بن جبیر کے طریق سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۔ اور علامہ ابن جریر اور حافظ السلفی نے عطا بن یسار سے روایت کیا ہے ۔ اور ابن عدی اور خطیب نے اپنی تاریخ میں کلبی کے طریق سے ابی صالح سے کہ انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت جناب امیر اور ولید ابن عقبہ بن ابی معیط کے حق میں نازل ہوئی ہے اور دوسری روایت میں خطیب اور ابن عساکر لہیعہ کے طریق سے عمرو بن دینار سے اور اس نے ابن عباس رض سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت جناب امیر اور ولید بن عقبہ کے حق میں نہیں بلکہ اسکے باپ عقبہ بن ابی معیط کے حق میں نازل ہوئی ہے

(۱) عن ابن عباس قال ان الولید قال لعلی انا احد منک سنانا وابسط لسانا واملا للکتیبۃ فقال لہ علی اسکت انما انت فاسق فانزل اللہ تعالی تصدیقا لعلی افمن کان مؤمنا کمن کان فاسقا ۔ قال قتادۃ وما استووا فی الدنیا ولا عند اللہ ولا فی الآخرۃ ثم اخبر منازل الفریقین فقال تعالی اما الذین

امنوا (اخرجه الواحدی) (وکذا فی الکشاف) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ولید نے جناب امیر سے کہنے لگا میں تم سے تیز نیزہ والا ہوں اور تیز زبان ہوں اور بھاری تلوار والا ہوں جناب امیر نے اس سے فرمایا خاموش رہ تو تو فاسق ہے پس خدا تعالیٰ نے جناب امیر کی تصدیق کے لیے یہ آیت نازل فرمائی - آیا ہوسکتا ہے وہ شخص کہ مومن ہے مثل اس شخص کے ہو کہ فاسق ہے! قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں - وہ دونو ہرگز نہ دنیا میں نہ خدا کے پاس آخرت میں برابر ہو سکتے ہیں - پھر خدا نے فریقین کے مرتبہ سے خبردار کیا ہے اور فرمایا ہے - یہ وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں +

(۲) قال حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ؎ انزل اللہ الکتاب العزیز فی علی وفی الولید قرانا + فتبوء الولید من ذاک فسقا + وعلی متبوء ایمانا + لیس من کان مؤمنا عرف اللہ + کمن کان فاسقا خوانا + سوف یجزیہ الولید خزیا نارا + وعلی لا شک یجزی جنانا + فعلی یلقی لدی اللہ عزا + والولید یلقی ھناک ھوانا + خدا نے عزت والی کتاب کو علی اور ولید کے حق میں نازل فرمایا - اور ولید کا فسق ٹھکانا جتایا - اور علی کا ایمان ٹھکانا بتایا - نہیں ہے وہ شخص جو کہ ایمان والا ہے اور جس نے خدا کو پہچانا مثل اس شخص کے جو فاسق اور خائن ہے عنقریب دوزخ میں ولید رسوا کیا جائیگا - اور علی کو بیشک جنت میں جزا ملیگی - پس علی خدا سے عزت کے ساتھ ملینگے - اور ولید وہان رسوا ہوگا +

{۱۸} اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن امن باللہ والیوم الاخر وجاھد فی سبیل اللہ لا یستوون عند اللہ (سورۂ توبہ) کیا گردانتے ہو تم حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی تعمیر اس شخص کی مانند جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور اسکی راہ میں جہاد کیا نہیں ہیں وہ لوگ برابر اللہ کے نزدیک +

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نزلت ھذہ الایۃ فی علی والعباس (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب علی اور عباس کے حق میں نازل ہوئی ہے (۲) اخرجہ ابو حاتم وابو الشیخ وعبد الرزاق وابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن مندۃ والثعلبی فی تفسیرہ والواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول والقرطبی وابن اثیر فی جامع الاصول والنسائی فی سننہ والسیوطی فی الدر المنثور والحافظ ابو نعیم فی فضائل الصحابہ قالوا ان علیا والعباس وطلحۃ ابن ابی شیبہ افتخروا فقال طلحۃ انا صاحب البیت مفتاحہ بیدی ولو شئت کنت فیہ فقال العباس انا صاحب السقایۃ والقائم علیہا - فقال علی لا ادری لقد صلیت ستۃ اشھر قبل الناس وانا صاحب الجہاد فی سبیل اللہ فانزل اللہ تعالیٰ اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن امن باللہ

والیوم الآخر وجاھد فی سبیل اللہ لا یستوٗن عند اللہ ابوحاتم - اور ابو الشیخ اور عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ
اور ابن جریر اور ابن مندہ اور ثعلبی اپنی تفسیر میں اور واحدی اسباب النزول میں اور قرطبی اور ابن اثیر جامع
الاصول میں اور نسائی سنن میں اور سیوطی در منثور میں اور حافظ ابو نعیم فضائل صحابہ میں روایت کرتے
ہیں کہ جناب امیر اور عباس اور طلحہ ابن ابی شیبہ رضی اللہ عنہم باہم مفاخرت کرنے لگے طلحہ نے کہا میں
خانہ کعبہ کا متولی ہوں اور اگر میں چاہوں تو وہی میں رہا کروں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں زمزم کا
متولی ہوں اور اسکا نگہبان ہوں پس جناب امیر نے کہا میں نہیں جانتا میں نے چھ مہینے پیشتر لوگوں سے
سے نماز پڑھی ہے اور میں خدا کے رستہ میں جہاد کرنیوالا ہوں پس خدا تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا
کیا گردانتے ہو تم حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی تعمیر الخ

{۱۹} الذین ینفقون اموالھم باللیل والنھار سرا وعلانیۃ فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف
علیھم ولا ھم یحزنون (سورۃ بقرہ) ترجمہ جو لوگ اپنے مال کو اسکی راہ میں خرچ کرتے ہیں رات کو اور
دن کو اور پوشیدہ اور ظاہر پس انکے لیے انکا اجر ہے انکے رب کے پاس اور انکو ڈر نہیں اور نہ وہ غم اٹھاتے

عن ابن عباس رض فی قولہ تعالیٰ الذین ینفقون اموالھم الخ قال نزلت فی علی کانت معہ اربعۃ دراھم
فانفق فی اللیل درھما وفی النھار درھما وفی السر درھما وفی العلانیۃ درھما فانزل اللہ تعالیٰ ھذہ الآیۃ
اخرجہ الواحدی وابوبکر بن مردویہ والطبرانی فی الکبیر فی مسند ابن عباس ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب امیر کے حق میں نازل ہوئی ہے انکے پاس چار درہم تھے ایک درہم رات کو
انہوں نے خدا کی راہ میں دیا اور ایک درہم دن کو دیا ایک درہم پوشیدہ اور ایک درہم ظاہر طور پر
پس خدا تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا ✤

{۲۰} سأل سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج (سورۃ المعارج)
ترجمہ مانگا ایک مانگنے والے نے عذاب کو کہ ہونیوالا ہے کافروں کے لیے نہیں کوئی اسکا دفع کرنیوالا۔ خدا
اللہ کی طرف سے ہے جو سیڑھیوں والا ہے ✤

نقل الامام ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیرہ ان سفیان بن عیینۃ سئل عن قولہ تعالیٰ سأل سائل بعذاب
واقع الخ فیمن نزلت فقال للسائل لقد سألتنی عن مسئلۃ ما سألنی احد عنھا قبلک حدثنی ابی عن
ابو جعفر محمد عن آبائہ علیھم السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما کان بغدیر خم نادی الناس
فاجتمعوا فاخذ بید علی وقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فشاع ذلک فی البلاد وبلغ ذلک الحارث
بن النعمان الفھری فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانخ راحلتہ فنزل عنھا فقال یا محمد امرتنی عن

اللہ عز وجل ان نشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقبلناہ منک وامرتنا ان نصلی خمسا فقبلناہ
منک وامرتنا بالزکوۃ فقبلناہ منک وامرتنا ان نصوم رمضان فقبلناہ منک وامرتنا بالحج فقبلناہ
منک ثم لم ترض بھذا حتی رفعت بضبعی ابن عمک تفضلہ علینا فقلت من کنت مولاہ فعلی
مولاہ فھذا شیء منک ام من اللہ عز وجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی لا الہ الا ھو ان
ھذا من اللہ عز وجل فولی الحارث بن نعمان الفھری یرید راحلتہ وھو یقول اللھم ان کان
ما یقول محمد صلی اللہ علیہ وسلم حقا فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم فما وصل
راحلتہ حتی رماہ اللہ عز وجل بحجر سقط علی ھامتہ فخرج من دبرہ فقتلہ فانزل اللہ عز وجل
سال سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج امام ابو اسحاق ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی
تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے آیت سال سائل کی بارہ میں پوچھا کہ یہ آیت
کس کے حق میں نازل ہوئی ہے وہ سائل سے کہنے لگے تو نے مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھا ہے کہ تجھ سے پہلے کسی نے نہیں
پوچھا امام جعفر محمد باقر علیہ و علی آبائہ السلام اپنے آباء کرام سے روایت فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے غدیر خم پر لوگوں کو جمع کرکے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی حدیث کو ارشاد فرمایا اور یہ حدیث سب
کہیں پہنچ گئی۔ حارث بن نعمان الفھری یہ سنکر حضرت کی خدمت میں دوڑتا ہوا آیا اور اپنی اونٹنی کو بٹھا کر
حضور سے عرض کرنے لگا یا محمد آپ نے ہمیں لا الہ الا اللہ پر گواہی دینے کے لئے حکم دیا ہم نے اس بات کو بھی آپ سے
مان لیا پھر آپ نے ہمیں پانچ نمازوں کا حکم دیا وہ بھی ہمنے آپ سے مان لیا پھر آپ نے ہمکو زکوۃ دینے کے لئے
کہا ہمنے وہ بھی آپکا کہنا قبول کیا پھر آپ نے ہمکو حج کرنیکا حکم دیا ہمنے وہ بھی مان لیا پھر آپ نے رمضان کے
روزوں کے لیے کہا ہمنے وہ بھی قبول کر لیا۔ پھر بھی آپ راضی نہ ہوئے اور آپ نے اپنے ابن عم کے بازو کو پکڑ کر
اٹھایا اور انکو ہمپر آپ نے فضیلت دی اور من کنت مولاہ فعلی مولاہ ارشاد فرمایا۔ آیا یہ حکم آپ کیطرف سے ہے
یا خدا نے حکم دیا ہے حضرت نے فرمایا قسم ہے اسکی جسکے سوا کوئی خدا نہیں یہ خدا کا حکم ہے حارث بن نعمان
یہ کہتا ہوا اپنی اونٹنی کیطرف لوٹ آیا۔ اے خدا اگر جو کچھ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سچ ہے تو معاذ اللہ
ہمپر آسمان سے پتھر برسا یا ہمیں دردناک عذاب پہونچا جب وہ اونٹنی کے پاس پہنچا خدا تعالے نے اسپر ایک آسمانی
پتھر پھینکا جو اسکے سر پر لگا اور دبر کی راہ سے نکل گیا پس خدا تعالی عز وجل نے یہ آیت نازل فرمائی۔ مانگا ایک
مانگنے والے نے عذاب کو کہ وہ کافروں کے لیے ہونیوالا ہے اسکو کوئی دفع کرنے والا نہیں۔ عذاب اللہ کی
طرف سے ہے جو سیڑھیوں والا ہے ÷

{۲۱} یایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک (سورہ مائدہ) ترجمہ اے رسول پہونچا دے اس

چیز کو جو نازل ہوئی ہے تیری طرف تیرے رب سے ؛

(۱) عن ابی سعید الخدری قال نزلت ھذہ الآیۃ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یوم غدیر خم راخرجہ الامام ابو الحسن الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول وقال الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی ھکذا ذکرہ الشیخ محی الدین النووی وقال ابوبکر النقاش انھا نزلت فی بیان الولایۃ لعلی راخرجہ ابن ابی حاتم وابو نعیم فی کتاب ما نزل من القرآن فی علی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت کہ اے رسول پہونچا دے اس چیز کو جو نازل ہوئی ہے تیری طرف تیرے رب سے غدیر خم کے روز نازل ہوئی ہے ۔ امام ابو الحسن واحدی نے کتاب اسباب النزول میں اسکو روایت کیا ہے اور حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی اپنی کتاب مسمی بکفایۃ الطالب میں کہتے ہیں کہ شیخ محی الدین النووی علیہ الرحمۃ نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے ۔ اور ابوبکر بن مردویہ کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر علیہ السلام کی ولایت کے بیان میں نازل ہوئی ہے ؛

(۲) عن عبد اللہ بن مسعود قال کنا نقرء علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس راخرجہ الواحدی فی تفسیرہ والرازی فی التفسیر الکبیر ونظام الاعرج فی تفسیر النیسابوری والحافظ ابن الکثیر وابو نعیم فی الحلیۃ وابن مردویہ وعلینی فی شرح البخاری والسیوطی فی الدر المنثور) عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ہم جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد فرخ مہد میں اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے اے رسول پہونچا دو اس چیز کو کہ تیری طرف تیرے رب سے اتاری گئی ہے یہ کہ علی مومنوں کا مولی ہے اور اگر تونے نکیا تو تو نے اسکی رسالت کو نہیں پہونچایا اور اللہ تجھے لوگوں سے بچا رکھیگا ؛

(۳) عن ابن عباس قال نزلت ھذہ الآیۃ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یوم غدیر خم فی علی بن ابی طالب راخرجہ الواحدی فی اسباب النزول والثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت یا ایھا الرسول بلغ غدیر خم کے روز نازل ہوئی ہے ؛

(۴) عن البراء بن عازب قال فی قولہ تعالی یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ای بلغ من فضائل علی نزلت فی غدیر خم فخطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بخ بخ یا علی اصبحت مولای ومولی کل مومن ومومنۃ راخرجہ ابو نعیم والثعلبی) براء بن عازب سے یا ایھا الرسول بلغ کی آیت کے متعلق روایت ہے کہ اسے رسول علی کے فضائل کو پہونچا دو

حبیبہ آیت غدیر خم کے روز نازل ہوئی حضرتؐ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا جسکا کہ میں مولی ہوں پس اسکا علی مولی ہے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے مبارک ہو تجھے یا علی تو میرا اور ہر ایک مومن اور مومنہ کا مولی ہے +

{۲۲} الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی (سورہ مائدہ) ترجمہ آج میں نے کامل کیا
ہے تمہارے لیئے تمہارا دین اور میں نے پوری کی ہے تم پر اپنی نعمت +

(۱) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعی الناس فی غدیر خم وامر
بما تحت الشجرة من شوك فقم وكان ذلك يوم الخميس فدعا عليا فاخذ بضبعيه فرفعهما حتى
نظر الناس بياض ابطي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال من كنت مولاه فعلي مولاه ثم لم
يتفرقوا حتى نزلت هذه الاية اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم الله اكبر على اكمال الدين واتمام النعمة ورضاء الرب برسالتي وبالولاية لعلي بن
ابي طالب (اخرجه ابو نعيم وابو بكر بن مردويه عنه وعن ابي هريرة والسيوطي في الدر المنثور
والديلمي وابو نعيم فيما نزل من القرآن في علي) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بہ
تحقیق غدیر خم کے روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلا کر درخت کے نیچے جھاڑو دینے
کا حکم کیا وہاں سے کانٹوں کو جھاڑو سے دور کیا گیا پھر آپ نے علی کو بلوا کر انکے دونوں بازو پکڑ کر اٹھائے
یہانتک کہ لوگوں نے حضرتؐ کی بغل کی سفیدی کو ملاحظہ کیا پھر آپ نے فرمایا جسکا کہ میں مولا ہوں پس
اسکا علی مولا ہے۔ پھر ابھی لوگ متفرق نہیں ہوئے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی کہ آج کے روز میں نے تمہارے
لیئے تمہارا دین کامل کیا ہے اور میں نے اپنی نعمت کو تم پر پورا کیا ہے۔ پس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اللہ اکبر۔ دین کے کامل ہو جانے۔ اور نعمت کے پورا ہونے اور میری رسالت اور علی کی ولایت
پر خدا کے راضی ہونے پر +

(۲) عن ابی ہریرة قال من صام ثمانية عشر من ذي الحجة وهو يوم غدير خم لما اخذ رسول الله
صلى الله عليه وسلم بيد علي فقال الست اولى بالمؤمنين من انفسهم قالوا نعم يا رسول الله قال من كنت
مولاه فعلي مولاه فقال عمر بن الخطاب بخ بخ يا ابن ابي طالب اصبحت مولاي ومولى كل مؤمن فانزل
الله اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي كتب له صيام ستين شهرا (اخرجه ابن المغازلي
وابو الفتح محمد بن علي بن ابراهيم النطنزي) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے ذی
الحجہ کی اٹھارھویں تاریخ کو کہ وہ غدیر خم کا روز ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کا ہاتھ پکڑ کر
ارشاد کیا کہ کیا میں سب مومنوں کی جان سے اولی نہیں ہوں اور لوگوں نے عرض کیا کہ بیشک یا

یارسول اللہ آپ ہماری جان سے اولی ہین پہر حضرت نے فرمایا جسکا کہ مین مولی ہون اسکا علی مولی ہی اور عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے مبارک ہو تجہے اے ابن ابیطالب کہ تو میرا اور ہر ایک مومن کا مولا بنگیا ہے اور خدا نے یہ آیت نازل کی کہ آج مینے کامل کیا ہے تمہارے لیئے تمہارے دین کو اور تم پر پوری کی ہے اپنی نعمت روزہ رکھے اسکے لیے ساٹھ مہینے کے روزونکا ثواب لکھا جائیگا +

(۳) عن مجاهد قال نزلت هذه الاٰية بغدير خم (اخرجه الامام الصالحانی) مجاہد سے منقول ہی کہ یہ آیت غدیر خم کے دن نازل ہوئی +

{۲۳} ان الذين اٰمنوا وعملوا الصلحات اولئك هم خير البرية (سورة البينة)

ترجمہ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہین وہی لوگ سب خلقت سی بہتر ہین۔

(۱) عن جابر بن عبد الله قال كنا عند النبی صلی الله عليه وسلم فاقبل علی فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم قد اتاكم اخی ثم التفت الی الكعبة فضربها بيده ثم قال والذی نفسی بيده ان هذا وشيعته هم الفائزون يوم القيامة ثم قال انه اولكم ايمانا معی واوفاكم بعهد الله واقومكم بامر الله واعدلكم فی الرعية واعظمكم عند الله مزية واقسمكم بالسوية قال ونزلت هذه الاٰيات الذين اٰمنوا وعملوا الصلحات اولئك هم خير البرية قال فكان اصحاب محمد صلی الله عليه وسلم اذا اقبل علی قالوا قد جاء خير البرية (اخرجه الخوارزمی فی المناقب وابن عساكر والسيوطی فی الدر المنثور)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ ایک دفعہ ہم جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین بیٹھے ہوئے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے حضرت نے ہم سے ارشاد کیا تمہارے پاس میرا بھائی آ رہا ہے۔ پہر آپنے کعبہ کیطرف متوجہ ہوکر اُس پر ہاتھ مارا اور کہا قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے یہ اور اسکے شیعہ قیامت کے روز بس یہی لوگ جنت تک پہونچنے والے ہین پہر آپنے فرمایا۔ بتحقیق یہ تم سب سے پہلے مجہ پر ایمان لایا ہے۔ اور تم سب سے زیادہ اللہ کے عہد کو پورا کرنے والا ہے۔ اور خدا کے حکم پر تم سب سے زیادہ رعیت کے حق مین عدل کرنیوالا ہے۔ اور تم سب سے اللہ کے نزدیک زیادتی والا ہے۔ اور تم سب سے زیادہ پورا تقسیم کرنے والا ہے۔ پہر یہ آیت نازل ہوئی کہ بے شک جو لوگ ایمان لائے ہین اور نیک عمل کرتے ہین وہی لوگ سب خلقت سی بہتر ہین۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین پہر جبکہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لاتے تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہتے کہ سب خلقت سے بہتر ہین وہ تشریف لا رہے ہین +

(۲) عن ابن عباسؓ قال لما نزلت هذہ الآیۃ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات اولٰئک هم خیر البریۃ قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم لعلی انت وشیعتک تاتی یوم القیامۃ وهم راضیین ومرضیین ویاتی اعداؤک غضبا با مقمحاین (اخرجہ الحافظ ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء والدیلمی فی فردوس الاخبار عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب یہ آیت کہ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہین وہی لوگ سب خلقت سے بہتر ہین نازل ہوئی جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد کیا تو اور تیر اگروہ قیامت مین آئینگے خوش اور خوش کیے گیے اور تیرے دشمن آئین گے خفگی مین گردن اٹھائی ہوئے ٭

(۳) عن زید بن شراحیل الانصاری کاتب علی قال سمعت علیا یقول حدثنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانا مسندہ الی صدری فقال ای علی الم تسمع قول اللہ تعالیٰ الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات اولٰئک هم خیر البریۃ۔ انت وشیعتک وموعدی وموعدک الحوض اذا جثت الامم للحساب یدعون غرا محجلین (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب وابو بکر ابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) زید بن شراحیل الانصاری جناب امیر علیہ السلام کے کاتب ناقل ہین کہ مینے جناب امیر کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ میرے سینہ سے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے آپ نے مجھ سے ارشاد کیا یا علی تو نے خدا تعالیٰ کے فرمانے کو نہین سُنا ہے کہ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہین وہ لوگ سب خلقت سے بہتر ہین۔ پس وہ ہین اور تو اور تیر اگروہ ہین۔ میرے اور تیرے وعدہ کی جگہہ حوض ہے جبکہ قیامت کو اُمتین حساب دینے کے لیے آئینگی تو وہ لوگ سفید موُنھہ اور سفید ہاتھہ پاؤن والے پکارے جائین گے ٭

(۴) عن ابی سعید الخدری مرفوعا علی خیر البریۃ (اخرجہ ابن عساکر) ابو سعید خدری سے مرفوعا روایت ہے کہ جناب امیر خیر البریہ ہین۔

{۴۴} ان الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت سیجعل لهم الرحمٰن ودًّا (سورہ مریم)

ترجمہ تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے البتہ کرے گا رحمٰن انکے لیے محبت ٭

(۱) عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی قل اللهم اجعل لی من عندک عهدا واجعل لی فی صدور المؤمنین مودۃ فانزل اللہ تعالیٰ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت سیجعل لهم الرحمٰن ودا (اخرجہ احمد والبخاری وابو داود ومسلم فی السنن والحمیدی فی جمع بین الصحیحین وعبدری فی کتابہ جمع بین الصحاح الستۃ وصاحب المشکوٰۃ من الصحیح الترمذی والحافظ ابو نعیم فیما نزل من القرآن فی علی والثعلبی فی تفسیرہ و

ابن مردویہ وسبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامہ ۔ والحافظ ابن حجر فی الصواعق) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علیؑ سے ارشاد فرمایا یا علی دعا کرو اور کہو کہ اے میرے پروردگار اپنے پاس سے مجھے ایک عہد عطا فرما اور مومنون کے دل مین میری محبت ڈالدے ۔ پس خدا تعالے نے یہ آیت نازل کی تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے البتہ کریگا رحمٰن انکے لیے محبت ❖

(۲) عن محمد بن الحنفیۃ رض فی قولہ تعالےٰ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لهم الرحمٰن وُدًّا انہ قال لا یبقی مومن الا وفی قلبہ ود علی واهل بیتہ وذکر النقاش انها نزلت فی علیؑ (اخرجہ الحافظ السلفی) جناب محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق کہ بے شک وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے البتہ کریگا رحمٰن انکی محبت ۔ روایت کرتے ہین کہ کوئی مومن ایسا باقی نہین رہیگا کہ جس کے دل مین علیؑ کی اور علی کے اہل بیت کی محبت نہ ہو ۔ نقاش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہ آیت جناب امیر علیہ السلام کے حق مین نازل ہوئی ہے ❖

(۳) عن ابن عباس قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی علی فصلی اربع رکعات ثم رفع یدہ الی السماء فقال اللهم سألك موسیٰ بن عمران وانا محمد اسألك ان تشرح لی صدری وتیسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقهوا قولی واجعل لی وزیرا من اهلی علیا اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری قال ابن عباس سمعت منادیا ینادی یا احمد قد اوتیت ما سألت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا الحسن ارفع یدیك الی السماء وادع ربك واسألہ یعطیك فرفع یدیہ الی السماء وهو یقول اللهم اجعل لی من عندك عهدا واجعل لی عندك ودا فانزل اللہ علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذین آمنوا وعملوا الصٰلحٰت سیجعل لهم الرحمٰن ودًّا (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب) ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر چار رکعتین نماز کی پڑہین پھر آسمان کیطرف ہاتھ اٹھا کر فرمایا اے میرے پروردگار موسیٰ بن عمران نے تجھ سے دعا کی تھی اور مین محمد ہون تجھ سے دعا کرتا ہون میرے سینہ کو کشادہ کر اور میرے کام کو آسان بنا اور میری زبان کی گرہ کھولدے تاکہ لوگ میری بات کو سمجھ سکین اور میرے اہل سے میرے بہائی علی کو میرا وزیر بنا اور اس سے میری پشت کو قوی کر اور میرے امر مین اسکو میرا شریک گردان ابن عباس کہتے ہین مینے ایک پکارنیوالے کو پکارتے ہوئے سنا کہ اے احمد مینے تجھے دیدیا ہے جو کچھ کہ تو نے مانگا ہے پس حضرتؐ نے جناب امیر سے فرمایا اے ابا الحسن تم اپنے ہاتھ کو آسمان کیطرف اٹھا کر خدا سے دعا کرو اور مین بھی تیرے لیے دعا کرتا ہون وہ تجھے ضرور عطا کریگا جناب امیر نے دعا کی اے میرے پروردگار مجھے اپنے پاس سے ایک عہد عطا کر اور اپنی طرف سے محبت عطا فرما پس خدا تعالے نے اپنے نبی پر اس آیت کو نازل فرمایا

واحلل

{۲۵} من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد (سورۃ البقرہ)
اور بعض لوگون مین سے وہ ہے کہ بیچتا ہے اپنی جان کو خدا کی رضامندی کے لیئے اور اللہ شفقت کرنے والا ہے بندون پر *

نقل الامام حجۃ الاسلام محمد الغزالی فی احیاء علوم الدین ان لیلۃ بات علی علی فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوحی اللہ تعالی الی جبریل ومیکائیل انی اخیت منکما وجعلت عمر احدکما اطول من الاخر فایکما یؤثر صاحبہ بالحیوۃ فاختار کلواحد منہما الحیوۃ فاوحی الیہما فلا کنتما مثل علی اخیت بینہ وبین محمد صلی اللہ علیہ وسلم فبات علی علی فراشہ ویؤثرہ بالحیوۃ فاھبطا الی الارض فاحفظاہ من عدوہ فکان جبرئیل عند راسہ ومیکائیل عند رجلیہ ینادی بخ بخ لک یا بن ابی طالب یباھی اللہ بک والملائکۃ فانزل اللہ عز وجل ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد رواخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والحافظ ابونعیم فی الحلیۃ) امام حجۃ الاسلام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم مین لکھتے ہین کہ جب شب ہجرت مین جناب امیر علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک پر سوئے پروردگار نے جبریل اور میکائیل علیہما السلام کی جانب وحی کی کہ مینے تم دونو کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے اور تم دونون مین کسی ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ بنائی ہے۔ تم دونون مین سے کوئی ہے کہ اپنی عمر کا حصہ لیکے دوسرے بھائی کو دیدے۔ دونون نے اپنی عمر کی کمی کو گوارا نہ کیا خدا تعالی کا حکم ہوا کہ تم دونون علی کی مثل ہرگز نہین ہو۔ مینے اسکو اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی بنایا ہے دیکھو وہ اپنے بھائی کے بستر پر سو رہا ہے۔ اور اپنی جان کو میرے رسول پر قربان کرتا ہے اور اپنی زندگی کو اپنے فدا کر رہا ہے تم دونو زمین پر جا کر اسکو اسکے دشمنوں سے بچاؤ جبریل جناب امیر کے سر مبارک کیطرف اور میکائیل پاون کیطرف اترے اور تمام رات انکی حفاظت کرتے رہے۔ اور پکارتے رہے شاباش اے ابن ابی طالب خدا اور اسکی فرشتے تیرے ساتھ فخر کرتے ہین۔ پس خدا تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی۔ کون ہے جو بیچے اپنی جان کو خدا کی خوشی کے لیے اور اللہ اپنے بندون پر مہربان ہے)

{۲۶} ولسوف یعطیک ربک فترضی (سورۃ واللیل) ترجمہ اور البتہ عنقریب دیگا رب تیرا تجھے پس راضی ہوگا تو یا محمد *

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی تفسیر ھذہ الایۃ انہ قال رضی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان لا

یدخل احد من اهل بیته فی النار (اخرجه القرطبی و ابن المغازلی فی المناقب و ابن جریر فی تفسیرہ والسلیوطی فی احیاء المیت) ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم رضی ہوگئے کہ انکی اہل بیت میں سے کوئی دوزخ میں نہیں ڈالا جائیگا +

{۲۷} مرج البحرین یلتقیان (سورۃ الرحمن) ترجمہ۔ چلای دو دریا ملتے ہیں +

عن انس بن مالک فی قوله تعالی مرج البحرین یلتقیان قال هو علی و فاطمة و یخرج منهما اللؤلؤ والمرجان قال الحسن و الحسین رواه صاحب کتاب الدر) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں کہ ملتے ہیں دو دریا آپس میں روایت ہے کہ وہ دریا جناب امیر اور فاطمہ علیہما السلام ہیں اور نکلے ان سے موتی اور مونگا جناب حسنین ہیں +

{۲۸} واجعل لی لسان صدق فی الاخرین (سورۃ الشعراء) ترجمہ اور بنا میرے لیے ایک سچ کی زبان پچھلوں میں +

عن ابی عبد الله جعفر بن محمد الباقرؑ قال لسان صدق هو علی ابن ابی طالب لما عرضت ولایته علی ابراهیم علیه السلام فقال اللهم اجعل من ذریتی ففعل ذلک (اخرجه ابوبکر بن مردویه) جناب امام ابو عبد اللہ جعفر صادق ابن امام محمد باقر علیہ وعلی آبائہ السلام سے مروی ہے کہ سچ کی زبان جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں جب انکی ولایت کو جناب ابراہیم علیہ السلام کے سامنے پیش کیا گیا انہوں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ اے پروردگار انکو میری ذریت سے بنا پس خدا تعالیٰ نے ایسا ہی کیا +

{۲۹} والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا (سورۃ والعصر) ترجمہ قسم ہے اترتے دن کی بے شک انسان نقصان میں ہے مگر جو ایمان لائے +

عن ابن عباس قال ان الانسان لفی خسر ابا جهل والا الذین امنوا علی و سلمان (اخرجه ابو نعیم و ابن مردویه) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک انسان نقصان میں ہے سے مراد ابو جہل ہے مگر جو ایمان لائے ان سے مراد علی اور سلمان ہیں +

{۳۰} والنجم اذا هوی ما ضل صاحبکم وما غوی (سورۃ والنجم) ترجمہ قسم ہے ستارے کی جبکہ وہ ٹوٹا نہیں گمراہ ہوا صاحب تمہارا اور نہ بہکا

(۱) عن ابی الحمراء حبة العرنی رض قال لما امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بسد الابواب التی فی المسجد شق علیهم قال حبة کانی لانظر الی حمزة بن عبد المطلب وهو تحت قطیفة حمراء

وعيناه تذرفان ويقول اخرجت عمك وابابكر وعمر والعباس واسكنت ابن عمك فعلم رسول الله صلے الله علیہ وسلم انه قد شق عليهم فدعا الصلوٰة جامعة فصعد المنبر فلم يسمع من رسول الله صلے الله علیہ وسلم خطبة كان ابلغ منها تمجيدا وتوحيدا فلما فرغ قال يا ايها الناس والله ما انا سددتها ولا انا فتحتها ولا انا اخرجتكم واسكنته وقرأ والنجم اذا هوى ما ضل صاحبكم وما غوى (اخرجه ابن مردويه) والسلوطي في الدر المنثور في سورة النجم) ابو الحمرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دروازوں کے بند کرنیکا حکم دیا جو کہ مسجد میں تھے لوگوں پر نہایت شاق گذرا جبہ کہتے ہیں کہ ابتک میری آنکھوں کے سامنے وہ سماں پہر رہا ہے کہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سرخ لنگی اوڑہے ہوے ہیں اور انکی آنکھوں سے اشک جاری ہیں اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کر رہے ہیں آپ نے اپنے چچا اور ابو بکر اور عمر اور عباس رضی اللہ عنہم کو مسجد سے نکالدیا ہے اور اپنے چچیرے بہائی کو رکھ لیا ہے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ ان لوگوں پر دروازونکا بند کیا جانا شاق گذرا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی منادی کرای اور منبر پر چڑہکر ایسا فصیح اور بلیغ خطبہ ارشاد کیا کہ تمجید اور توحید میں ویسا خطبہ نہیں سنا گیا تہا پہر فرمایا اے لوگو میں نے ان دروازونکو نہ بند کیا ہے اور نہ کہولا ہے اور نہ تمکو نکالا ہے اور نہ اسکو رکھ لیا ہے پہر حضرت نے اس آیت کو پڑہا قسم ہے ستارے کی جبکہ وہ گرا نہیں گمراہ ہوا تمہارا صاحب اور نہیں بہٹکا اور نہیں بولتا اپنی خواہش سے مگر جبکہ اسکیطرف وحی بہیجی جاتی ہے سخت قوتوں والا اسکو سکہاتا ہے ۔

(۲) عن ابن عباس قال كنا جلوسا بمكة مع طائفة من شبان قريش وفينا رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انقض نجم فقال عليه السلام من انقض هذا النجم في منزله فهو وصي من بعدي فقاموا ونظروا وقد انقض في منزل علي فقالوا قد ضللت بعلي فنزلت والنجم اذا هوى ما ضل صاحبكم وما غوى (اخرجه ابن المغازلي وصاحب ينابيع وذخائر العقبى) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ مکہ میں جوانان قریش کے ایک گروہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم بہی ہم میں تشریف رکھتے تھے ناگاہ ایک ستارہ ٹوٹا پس حضرت نے ارشاد کیا کہ یہ ستارہ جس شخص کے گہر میں گریگا وہ میرے بعد میرا وصی ہے یہ سنکر لوگ اٹھہ کہڑے ہوے اور دیکہنے لگے وہ ستارہ جناب

امیر علیہ السلام کے گھر مین گرا۔ پس لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا (العیاذ باللہ) آپ بسبب علی کے دہوکا کہاتے ہین۔ پس یہ آیت نازل ہوئی قسم ہے ستارہ کی جب کہ وہ گرا نہین گمراہ ہوا تمہارا صاحب اور نہ بہٹکا +

{۳۱} وهو الذی خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا (سورۃ الفرقان) ترجمہ اور وہ اللہ وہ ہے کہ جس نے پیدا کیا پانی سے آدمی کو پہر بنایا اسکے لیے جد اور سسرال کو +

عن محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فی قولہ تعالی هو الذی خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا قال انها نزلت فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی بن ابی طالب علیہ السلام هو ابن عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وزوج فاطمۃ علیها السلام فکان له نسبا وصهرا (کفایۃ الطالب للعلامۃ عبداللہ ابن یوسف الکنجی الشافعی) محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کریمہ کے شان نزول مین (کہ وہ وہ ہے کہ جس نے پانی سے آدمی پیدا کیا اور بنایا اسکے لیے نسب اور سسرال کا رشتہ) کہتے ہین کہ یہ آیت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کے حق مین نازل ہوئی ہے کہ وہ نسب کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عم ہین اور جناب فاطمہ علیہا السلام کے شوہر ہونے کی وجہ سے حضرتؐ انکے لیے سسرال کا رشتہ ہین +

{۳۲} سلام علی ال یاسین (سورۃ والصافات) ترجمہ ال یاسین پر سلام ہو

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال فی قولہ تعالی سلام علی ال یاسین ای علی ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الکلبی والامام فخر الدین الرازی فی الاربعین والسمہودی الشافعی فی فضل الشرفین وابن ابی حاتم والطبرانی وابن مردویۃ والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے اس آیت کریمہ (کہ سلام ہو ال یاسین پر) کی تفسیر مین منقول ہے کہ یعنے آل محمد پر سلام ہو +

تنبیہ فقد نقل جماعۃ من المفسرین عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان المراد بذلک سلام علی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم (صواعق محرقہ) مفسرین کی ایک جماعت نے ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ال یاسین سے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہے +

{۳۳} اخوان علی سرر متقابلین (سورۃ الحجر) ترجمہ بہائی بہائی کے تختون پر آمنے سامنے ہونگے +

(۱) عن زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت معی فی قصری

فی الجنۃ مع فاطمۃ ابنتی وانت اخی ورفیقی ثم تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوانا علی سرر متقابلین
(اخرجہ احمد) زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد کیا کہ تو میرے ساتھ میرے گھر میں قیامت کو روز جنت مین میری بیٹی فاطمہ کے ساتھ ہوگا اور تو میرا بھائی اور رفیق ہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا بھائی برابر کے تختون پر آمنے سامنے ہونگے ✤

(۲) عن ابی ھریرۃ قال قال علی یا رسول اللہ ایما احب الیک انا ام فاطمۃ قال فاطمۃ احب الی منک وانت اعز علی منھا وکانی بک وانت علی حوضی تذود عنہ الناس وان علیہ لاباریق مثل عدد نجوم السماء وانت والحسن والحسین وفاطمہ وعقیل وجعفر اخوانا علی سرر متقابلین (اخرجہ ابن مردویہ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر ع نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم دونون مین سے کون حضور کو زیادہ پیارا ہے میں یا فاطمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا فاطمہ تم سے زیادہ پیاری ہین اور تم ان سے زیادہ عزیز ہو مین اور تم حوض پر اکٹھے ہونگے تم لوگون کو اس سے ہٹاؤگے اور اسپر آسمان کے ستارون کی تعداد کے موافق پیالے ہونگے اور تو اور حسن اور حسین اور فاطمہ اور عقیل اور جعفر بھائی برابر کے تختون پر آمنے سامنے ہونگے ✤

{۳۴} **ھو الذی ایدک بنصرہ وبالمؤمنین** (سورۃ انفال) ترجمہ وہ وہ خدا ہے کہ جس نے تیری تائید کی اپنی مدد سے اور مومنون سے ✤

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالی ھو الذی ایدک بنصرہ وبالمؤمنین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکتوب علی العرش لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ محمد عبدی ورسولی ایدتہ بعلی بن ابی طالب (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ والسمعانی والسیوطی فی الدر المنثور) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اللہ تعالی کے قول کی تفسیر مین کہ اس نے تیری تائید کی اپنی مدد کے ساتھ اور مومنون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے نہین سوا خدا کے کوئی معبود در انحالیکہ وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہین محمد میرا بندہ اور میرا رسول ہے مینے علی بن ابیطالب کے ساتھ اسکی تائید کی ہے ✤

{۳۵} **واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وارکعوا مع الراکعین** (سورۃ البقرۃ) ترجمہ اور قائم رکھو تم نماز کو اور دو تم زکوۃ کو اور جھکو تم جھکنے والون کے ساتھ ✤

عن مجاهدؒ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال نزلت ھذہ الآیۃ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی خاصۃ وھما اول من صلے ورکع (اخرجہ الطبرانی فی الخصائص والحافظ ابونعیم - وابن المغازلی فی المناقب وسبط ابن الجوزی، فی تذکرۃ خواص الامۃ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ یہ آیت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر علیہ السلام کے حق مین خاصکر نازل ہوئی اور انہین دونو صاحبون نے اول نماز پڑہی ہے اور یہی دونون پہلے جھکے ہین ❖

{۳۶} والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار (سورۃ توبہ) ترجمہ جو لوگ کہ قدیم ہین پہلے وطن چھوڑنے والے - اور مدد کرنے والے ❖

(۱) عن ابن عباسؓ فی قولہ تعالی والسابقون الاولون قال سبق یوشع بن نون الی موسی وسبق صاحب یاسین الی عیسی وسبق علی بن ابی طالب الی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الضحاک والطبرانی وابن مردویۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ آیہ والسابقون الاولون کی تفسیر مین بیان کرتے ہین کہ یوشع بن نون نے جناب موسی علیہ السلام کیطرف اور صاحب الیاسین یعنے حواریون کے دوست نے جناب عیسے علیہ السلام کیطرف اور جناب امیر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اسلام لانے مین سبقت کی ہے ❖

{۳۷} فاما نذھبن بک فانا منھم منتقمون (سورہ الزخرف) ترجمہ پس اگر ہم تجھ کو لے گیے تو ہمکو ان سے بدلا لینا ہے ❖

(۱) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاما نذھبن بک فانا منھم منتقمون نزلت فی علی انہ ینتقم من الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی (اخرجہ ابوبکر بن مردویۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار والسیوطی فی الدر المنثور) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ آیت فاما نذھبن بک فانا منھم منتقمون علی علیہ السلام کے حق مین نازل ہوئی کہ وہ ناکثین اور قاسطین اور مارقین کو میرے بعد انتقام لین گے ❖

(۲) عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قولہ تعالی فانا منھم منتقمون بعلی (اخرجہ الحافظ ابو نعیم) حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ خدا کی کلام پاک مین کہ ہم ان سے بدلا لینگے - یہ مراد ہے کہ بذریعہ علی کے ہم ان سے بدلا لینگے ❖

{۳۸} وجنٰت من اعناب و زرع و نخیل صنوان و غیر صنوان یسقٰی بماء واحد (سورہ رعد) ترجمہ اور باغ انگوروں سے اور کھیتیاں اور کھجوریں ہیں ایک جڑ میں کی اور بن ملی جڑیں یعنے ایک تھالی میں ایک کھجور پلای جاتی ہیں ایک پانی سے +

عن جابر بن عبد اللہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ یقول الناس من شجار شتی وانا وانت یا علی من شجرۃ واحدۃ ثم قرء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجنٰت من اعناب وزرع ونخیل صنوان وغیر صنوان یسقٰی بماء واحد (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ وھو صحیح علی ھذا الحاکم) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگ متفرق شجروں سے ہیں اور میں اور تو یا علی ایک شجرہ سے ہیں پہر حضرت نے اس آیت کو پڑھا۔ اور باغ انگوروں سے اور کھیتیاں اور کھجوریں ہیں ایک جڑ میں کی اور بن ملی جڑیں یعنے ایک تھالی میں ایک کھجور پلائی جاتی ہیں ایک پانی سے +

{۳۹} یوم لا یخزی اللہ النبی والذین اٰمنوا معہ (سورہ التحریم) ترجمہ جسدن اللہ ذلیل نکریگا نبی کو اور جو ایمان لائے ہیں ملکے ساتھ +

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یکسی من حلل الجنۃ ابراھیم لخلتہ من اللہ عز وجل ثم محمد لانہ صفوۃ اللہ ثم علی یزف بینہما الی الجنان ثم قرأ یوم لا یخزی اللہ النبی والذین اٰمنوا معہ (اخرجہ ابن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے روز سب سے اول جناب ابرہیم علیہ السلام بباعث خلیل اللہ ہونیکے جنت کے لباس سے ملبوس ہونگے پہر جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیونکہ وہ برگزیدہ درگاہ الٰہی ہیں پہر علی اور وہ ان دونوں کے درمیان جنت میں ٹہلتے ہونگے۔ پہر حضرت نے اس آیت کو پڑہا +

{۴۰} وکفی اللہ المؤمنین القتال وکان اللہ قویا عزیزا (سورۃ الاحزاب) اور آپ اٹھالی اللہ نے مسلمانوں کی لڑائی اور ہے اللہ زور آور زبردست +

عن عبد اللہ بن مسعود کان یقرأ ھذا الحروف وکفی اللہ المؤمنین القتال بعلی وکان اللہ قویا عزیزا (اخرجہ ابن مردویہ) وابن ابی حاتم وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس آیت کو اس طرح پڑہا کرتے تھے کہ کفایت کی اللہ نے مومنوں کو لڑائی میں علی کے ساتھ اور اللہ ہے قوی عزت والا +

{۴۱} فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیہا اسمہ یسبح لہ فیہا بالغدو والآصال (سورۃ النور) ترجمہ ان گھرون مین کہ اللہ تعالی نے انکے بلند کیے جانے اور ان مین اپنے نام کے ذکر کیے جانے کا حکم کیا ہے صبح اور شام اس مین اسکے لیے تسبیح کرتے ہین

عن انس و بریدۃ رضی اللہ عنہما قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ فی بیوت اذن اللہ الخ فقال رجل ای بیوت ھذہ یا رسول اللہ قال بیوت الانبیاء فقال ابوبکر رض ھذا البیت منہا و اشار الی بیت علی و فاطمۃ قال نعم من افاضلہا (اخرجہ ابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) انس بن مالک اور بریدہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جناب سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا آیت پڑہی ایک شخص عرض کرنے لگا یا رسول اللہ یہ کن گھرون سے مراد ہے آپ نے فرمایا انبیا کے گھرون سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہہ گھر یعنے جناب علیؑ اور فاطمہ کا انہین گھرون مین سے ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ انکے بہترین مین سے ۔

{۴۲} یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا الطیبات ما احل اللہ لکم (سورۃ مائدہ) ترجمہ اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے ہو مت حرام کرو پاک چیزون کو کہ خدا تعالے نے تمہارے لیئے حلال کی ہین ۔

(۱) عن قتادۃ عن ابن عباس قال انہا نزلت فی علی و اصحابہ و قال ان علیا وجماعۃ من اصحابہ منہم عثمان بن مظعون ارادوا ان یتخلوا عن الدنیا ویترکوا النساء ویترھبوا فنزلت ھذہ الآیۃ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) قتادہ رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ یہ آیت جناب امیر اور انکے بعض دوستون کے حق مین نازل ہوئی ہے جناب امیر اور انکے بعض دوستون نے کہ جن مین سے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ ارادہ کیا تھا کہ دنیا سے کنارہ گزینی اختیار کر لینی چاہیے اور عورتون کو چھوڑ کر راہب بنجانا چاہیے تب یہ آیت نازل ہوئی ۔

{۴۳} ام یحسدون الناس علی ما آتاہم اللہ من فضلہ (سورۃ النساء) ترجمہ کیا لوگ حسد کرتے ہین اس شخص پر جسکو دیا ہے اللہ نے اپنے فضل سے ۔

عن محمد الباقر فی قولہ ام یحسدون الناس الخ انہ قال واللہ نحن اہل البیت ھم الناس (اخرجہ ابو الحسن المغازلی فی المناقب والعلامہ ابن حجر فی الصواعق) جناب امام

محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے کہ واللہ وہ لوگ ہم اہل بیت ہیں +

{۴۴} واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا (سورۂ آل عمران) ترجمہ اور مضبوط پکڑو اللہ کی رسی کو سب ملکر اور پھوٹ نہ ڈالو +

عن جعفر الصادق فی تفسیر ھذہ الآیۃ انہ قال نحن حبل اللہ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والعلامۃ ابن حجر فی الصواعق) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے کہ وہ خدا کی رسی ہم ہیں +

{۴۵} کمشکوٰۃ فیھا مصباح (سورۃ النور) ترجمہ مانند چراغدان کے ہے جسمیں چراغ ہو

عن ابی جعفر قال سالت الحسن عن قول اللہ تعالیٰ کمشکوٰۃ فیھا مصباح قال المشکوٰۃ فاطمۃ وشجرۃ مبارکۃ ابراھیم لا شرقیۃ ولا غربیۃ لا یھودیۃ ولا نصرانیۃ نور علی نور منھا امام بعد امام یھدی اللہ لنورہ من یشاء یھدی اللہ لولایتنا من یشاء (اخرجہ ابن المغازلی) جناب امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ مینے جناب حسن سے اس آیت کی تفسیر کو پوچھا وہ فرمانے لگے کہ چراغدان سے مراد جناب فاطمہ ہیں اور شجرہ مبارکہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور لا شرقیہ و لا غربیہ سے یہ مراد ہے کہ جناب فاطمہ نہ تو یہودیہ تھیں اور نہ نصرانیہ اور نور علے نور سے یہ مراد ہے کہ ان سے امام کے بعد امام پیدا ہوتا رہیگا۔ اور اللہ ہدایت کرتا ہے اپنے نور سے جسے چاہے اس سے یہ مراد ہے کہ اللہ ہماری ولایت ہم جسے چاہے ہدایت کرسکتا ہے +

{۴۶} ومن یقترف حسنۃ نزدلہ فیھا حسنا (سورۃ الشوریٰ) ترجمہ جسنے کہ نیکی کا کسب کیا ہم اسکے لیے نیکی زیادہ کرتے ہیں +

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال ومن یقترف حسنۃ قال المودۃ لآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جسنے کہ نیکی کا کسب کیا یعنی جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کے ساتھ دوستی کی +

{۴۷} افمن وعدناہ وعدا حسنا فھو لاقیہ (سورۃ القصص) ترجمہ پس جسکے ساتھ کہ ہمنے نیک وعدہ کیا ہے پس وہ اسکو ملیگا +

عن مجاھد رحمۃ اللہ علیہ قال نزلت ھذہ الآیۃ فی علی وحمزۃ رضی اللہ عنھما (اخرجہ المحب الطبری فی الریاض) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب امیر اور حمزہ رضی اللہ عنھما کی شان میں نازل ہوئی +

{۴۸} افمن شرح الله صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ (سورۃ الزمر) ترجمہ

پس جس کا کہ سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھولدیا سو وہ اجالے مین ہے اپنے رب سے ✤

قال الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب نزول القرآن نزلت ھذہ الایۃ فی علی وحمزۃ و

قست قلوبھم ابولھب واولادہ وھکذا ذکرہ ابوالفرج ابن الجوزی امام واحدی کتاب اسباب

نزول القرآن مین لکھتے ہین کہ یہ آیت جناب علی اور حمزہ کی شان مین نازل ہوئی ہے اور جس کا کہ دل

سخت ہو گیا وہ ابولہب اور اسکی اولاد ہے علامہ ابوالفرج ابن جوزی نے بھی اسکا ذکر کیا ہے ✤

{۴۹} انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا یقیمون الصلوۃ ویؤتون

الزکوۃ وھم راکعون (سورۃ مائدۃ) ترجمہ بجز اسکے نہین کہ تمہارا رفیق اللہ اور اُسکا

رسول ہے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے نماز پڑھتے ہین اور زکوۃ دیتے ہین در آنحالیکہ وہ رکوع کیے

ہوئے ہین ✤

عن ابن عباسؓ کان جالسا علی شفیر زمزم یقول قال رسول رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

الہ وسلم اذا اقبل رجل متعمم بعمامۃ فجعل ابن عباس لا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم الا قال الرجل قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال ابن عباس سالتک باللہ

من انت فکشف العمامۃ عن وجھہ وقال ایھا الناس من عرفنی فقد عرفنی فانا ابوذر

الغفاری سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھاتین والا فصمتا ورایتہ بھاتین والا

فعمیتا یقول عن علی انہ قائد البررۃ وقاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ

اما انی صلیت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوما من الایام الظھر فسال سائل فی

المسجد فلم یعطہ احد شیئا فرفع السائل یدیہ الی السماء وقال اللھم اشھد انی سالت

فی مسجد نبیک ولا یعطنی احد شیئا وکان علی فی الصلوۃ راکعا فاومی الیہ بخنصرہ

الیمنی وفیھا خاتم فاقبل السائل فاخذ الخاتم من خنصرہ فرفع رسول اللہ صلی اللہ

طرفہ الی السماء فقال اللھم ان اخی موسی سالک فقال رب اشرح لی صدری ویسر لی

امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیرا من اھلی ھارون اخی

اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری فانزلت علیہ قرانا سنشد عضدک ونجعل لکما

سلطانا اللھم انی محمد نبیک وصفیک اللھم فاشرح لی صدری ویسر لی امری واجعل

لی وزیرا من اھلی علیا اشدد بہ ازری قال ابوذر فما استتم دعاءہ حتی اتی جبریل من

عند اللہ قال یا محمد اقرأ انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین یقیمون الصلٰوۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون (اخرجہ ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیرہٖ) ایک دفعہ ابن عباس رضی اللہ عنہ چاہ زمزم کے کنارے بیٹھے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثین بیان کر رہے تھے کہ اتنے مین ایک آدمی عمامہ پوش آ نکلا ابن عباسؓ نے حدیث کے بیان کرنے مین توقف کیا وہ شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنے لگا ابن عباس کہنے لگے اے شخص مین تجھے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون سچ بتا تو کون ہے اس نے اپنا چہرہ کہولدیا اور کہا اے لوگو جس نے مجھے پہچانا ہو پہچانا ہو اور جس نے کہ نہ پہچانا ہو وہ پہچان لے کہ مین ابوذر غفاری ہون مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دو کانون کے ساتھ سنا ہے ورنہ یہ دونو بہرے ہوجائین اور ان دونون آنکھون سے دیکھا ہے ورنہ یہ دونون بند ہوجائین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؑ کی شان مین فرماتے تھے وہ نکوکارون کا پیشوا ہے اور بدکارون کا قاتل ہے فتحمند ہوا وہ شخص کہ جس نے اسکی مدد کی اور چھوڑا گیا وہ شخص جسنے کہ اسکو چھوڑا۔ مین ایک روز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد مین ظہر کی نماز پڑہ رہا تھا ایک سائل نے آکر سوال کیا کسیتے اسے کچہ نہ دیا سائل آسمان کیطرف ہاتہ اٹہا کر کہنے لگا اے خدا گواہ رہیو مینے تیرے رسول کی مسجد مین سوال کیا تہا مجھے کسینے کچہ نہین دیا جناب امیر رکوع مین تہے سائل کیطرف اپنے دہنے ہاتہ کی چہنگلی سے اشارہ کیا اس مین انگوٹھی تہی سائل نے بڑہکر اتار لی یہ ماجرا حضرتؐ نے دیکہکر جناب الٰہی مین دعا کی الٰہی میری بہائی موسیٰ نے تجہ سے استدعا کی تہی کہ اے میرے پروردگار میرے سینہ کو کہول اور میرے کام کو آسان بنا میری زبان کی گرہ کہول تاکہ میری باتین لوگ سمجہ سکین اور میرے گہر کے لوگون سے میرے بہائی ہارون کو میرا وزیر بنا اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر اور اسکو میرے کام مین میرا شریک بنا پس الٰہی تو نے اپنا قرآن ہم پہ نازل کیا کہ ہم تیرے بہائی کیوجہ سے تیرے بازو قوی کرینگے اور تم دونو کو غالب بنائینگے۔ الٰہی مین محمد ہون اور تیرا نبی برگزیدہ ہون پس میرے سینہ کو بہی کہول اور میرے کام کو آسان کر اور میرے گہر والون مین سے علی کو میرا وزیر بنا اور اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ابہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کو ختم نہین کیا تہا کہ جبرئیلؑ خدا کے پاس سے تشریف لائے اور کہنے لگے یا محمد پڑہ بجز اسکے نہین کہ تمہارا رفیق اللہ اور اسکا رسول ہے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین نماز پڑہتے ہین اور زکوٰۃ دیتے ہین درانحالیکہ وہ رکوع کیے ہوئے ہین +

(۲) عن ابن عباسؓ قال اقبل عبد اللہ بن سلام ومعہ نفر من قومہ ممن قد امنوا بالنبی

صلے اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ ان منازلنا بعیدۃ لیس لنا مجلس دون ھذا المجلس وان قومنا لما رأونا امنا باللہ ورسولہ وصدقناہ رفضونا۔ والوعلی انفسہم ان لا یجالسونا ولا ینا کحونا ولا یکلمونا فشق ذالک علینا فقال لھم النبی انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الخ ثم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج من المسجد والناس بین قائم وراکع فرای لسائل فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل اعطاک احد شیئا فقال نعم خاتما فقال صلے اللہ علیہ وسلم من اعطاک قال ذالک القائم واومی بیدہ الی علی فقال صلے اللہ علیہ وسلم علی ای حال اعطاک قال اعطانی وھو راکع فکبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قرء ومن یتول اللہ ورسولہ والذین امنوا فان حزب اللہ ھم الغالبون فانشأ حسان بن ثابت ؎ اباحسن تفدیک روحی ومھجتی + وکل بطئی فی الھدی والمسارع + فانت الذی اعطیت اذ کنت راکعا + فدتک نفوس الخلق یا خیر راکع + بخاتمک المیمون یا خیر سید + یا خیر ساجد ثم یا خیر راکع + فانزل فیک اللہ خیر ولایۃ وبینھا فی محکمات الشرائع + وایضا قال ؎ من ذا بخاتمہ تصدق راکعا + واسرفی نفسہ اسرارا + من کان بات علی فراش محمد + ومحمد اسری یحو الغارا + ومن کان فی القران سمی مؤمنا + فی تسع ایات تلین غزارا اخرجہ ابوبکر بن مردویہ والخوارزمی فی المناقب۔ وسبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ) ابن عباس کہتے ہین کہ ایکدفعہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے چند مسلمان بھائیون کے ساتھ آکر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ہمارے گہر بہت دور ہین اور سوا اس مجلس کے کوئی ہماری مجلس نہین کہ جس مین ہم بیٹھ سکین جب سے ہماری قوم نے دیکھا ہے کہ ہم خدا اور خدا کے رسول پر ایمان لائے ہین اور ہمنے اسکی تصدیق کی ہے انہون نے ہم سے ملاقات چھوڑ دی ہے اور عہد کر لیا ہے کہ وہ نہ ہمارے پاس بیٹھتے ہین اور نہ ہم سے نکاح کرتے ہین اور نہ ہم سے بات چیت کرتے ہین یہ بات ہمپر نہایت شاق گذر رہی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ تمہارا رفیق اللہ اور اسکا رسول اور وہ لوگ ہین جو کہ ایمان لائے ہین یہ فرما کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لیگئے اور لوگ ابھی قیام اور رکوع مین تھے پس حضرت نے ایک سائل کو دیکھا اور اس سے پوچھا تجھے کسینے کچھ دیا ہے وہ عرض کرنے لگا ہان مجھے انگوٹھی دی ہے آپنے فرمایا کس نے دی ہے اس نے جناب علیؑ کیطرف ہاتھ کا اشارہ کرکے کہا اس کھڑے ہوئے شخص نے آپ نے پوچھا کس حالت مین دی ہو وہ کہنے لگا رکوع کیحالت مین حضرت نے تکبیر پڑہکر پہر اس آیت کو پڑہا۔ جو

شخص کہ اللہ اور اسکے رسول اور ان لوگون کے ساتھ جو ایمان لائی ہین دوستی رکھتا ہے پس خدا کا گروہ ہی غالب ہونیوالا ہے پہر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مے یہ اشعار پڑہے ع اے ابو الحسن تجہ پر میری روح اور جان قربان ہو ❊ اور ہر ایک وہ شخص کہ ہدایت مین کندی اور تیزی کرنے والا ہے پس تو وہ ہے کہ رکوع کی حالت مین بخشا۔ عالم لوگون کی جان تجہ پر فدا ہوا ے سب رکوع کرنے والون سے بہتر بخشی تونے اپنی انگوٹھی اے بہتر اور سردار قوم کے اے سب سجدہ کرنے اور رکوع کرنے والون سے بہتر پس خدا نے تیری ولایت مین نص کو نازل کیا۔ اور ہمکو شریعت کے محکمات سے بیان فرمایا۔ اسکے بعد انہون ان اشعار کو بھی پڑہا ع کون اس سے جہگڑ سکتا ہے جس نے رکوع کی حالت مین بخشش کی ہے اور خدا نے اسکے نفس مین اپنے اسرار کو ودیعت رکہا ہے۔ اسکے سوا کون شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک پر سویا ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو غار کیطرف تشریف لیجا رہے تہے اس کے سوا خدا نے کس کو قرآن مجید کی نو آیتون مین مومن کہا ہے اور پڑہتا ہے تو ان کو رکوع اور سجود مین ❊

(۳) عن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ قال اذن بلال فقام الناس یصلون فمن بین راکع وساجد وسائل یسال فاعطاہ علی خاتمہ وھو راکع فاخبر السائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرء علینا انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون (اخرجہ الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب نزول القرآن۔ والحافظ ابن الاثیر فی کتابہ جامع الاصول عن صحیح النسائی وابن الجوزی) عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی اور لوگ نماز کے لیے کہڑے ہو گئے ابہی لوگ رکوع اور سجود ہی مین تہے کہ ایک سائل سوال کرنے لگا جناب امیر رکوع کیے ہوے تہے اسی حالت مین اسے آپنے اپنی انگوٹھی عطا کی سائل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی اطلاع دی حضرت نے ہمکو یہ آیت پڑہکر سنائی بیشک اسکے نہین کہ تمہارا رفیق اللہ اور اسکا رسول اور وہ ایمان والے ہین جو نماز پڑہتے ہین اور رکوع کی حالت مین زکوۃ دیتے ہین ❊

تنبیہ وفی الکشاف فان قلت کیف صح ان یکون لعلی واللفظ لفظ الجمع۔ قلت فجاء به علی لفظ الجمع وان کان السبب فیہ رجلا واحدا لیرغب الناس فی مثل فعلہ فینالوا مثل ثوابہ ولینبہ علی ان سجیۃ المؤمنین یجب ان تکون علی ھذہ الغایۃ من الحرص علی البر والاحسان وتفقد الفقراء حتی ان لزمھم امر لا یقبل التاخیر ھم فی الصلوٰۃ لم یؤخروہ ❊

انتہی کلامہ علامہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کشاف مین لکھتے ہین اگر تو یہ کہے کہ یہ بات جناب علی کیلیے کیونکر صحیح ہو سکتی ہے کیونکہ اس آیت مین تو لفظ جمع کا استعمال ہوا ہے۔ مین کہتا ہون کہ لفظ جمع کا اسلیے مستعمل ہوا ہے اگرچہ درحقیقت سبب اسمین ایک ہی آدمی ہے یعنی جناب امیر۔ تاکہ لوگ انہین کے ثواب کے موافق ثواب حاصل کرین ... کیونکہ مومنین کی خصلت اسی مرتبہ پر چاہیے اور انکو احسان کرنے پر اور فقراء کے حال کی غمخواری پر اسقدر حرص چاہیے کہ انکو نماز سے بھی اس مین تاخیر نہ ہو +

{۵۰} یایھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم الصدقۃ ذلک خیر لکم (سورۂ مجادلہ) ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت کہ تم لوگ رسول سے راز کہو تو راز کہنے سے پہلے صدقہ دو تمہارے لیے یہ بہتر ہے +

(۱) عن علی قال لما نزلت یا ایھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول الخ قال صلی اللہ علیہ وسلم لعلی مرھم ان یتصدقوا قال بکم یا رسول اللہ قال بدینار قال لا یطیقونہ قال فنصف دینار قال لا یطیقونہ قال فبکم قال بشعیرۃ قال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انک لزھید فانزل اللہ تعالیٰ ءاشفقتم ان تقدموا بین یدی نجوٰکم صدقات الایۃ وکان یقول بی خفف عن ھذہ الامۃ (اخرجہ النسائی والثعلبی والواحدی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب آیت نجویٰ نازل ہوئی جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ لوگون کو جاکر کہو کہ صدقہ دیا کرین مینے عرض کیا یا رسول کس قدر فرمایا ایک دینار مینے عرض کیا لوگون مین اس قدر طاقت نہین ہے فرمایا نصف دینار۔ مینے عرض کیا ان کو اسکے دینے کی بھی طاقت نہین فرمایا پھر کس قدر مینے عرض کیا صرف جو بھر سونا حضرت نے مجھے ارشاد کیا تو بہت ڈرنیوالا ہے پس خدا تعالے نے یہ آیت نازل کی کہ ڈر گئے تم راز کہنے سے پیشتر صدقہ دینے سے پس جناب امیر فرمایا کرتے تھے کہ میری وجہ سے اس امت پر تخفیف ہوئی ہے +

(۲) عن علی قال ھذہ الایۃ من کتاب اللہ ما عمل بھا احد قبلی ولا یعمل بھا احد بعدی کان عندی دینار فصرفتہ فکنت اذا ناجیتہ تصدقت بدرھم وسالت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عشر مسائل فاجابنی عنھا فقلت یا رسول اللہ ما الوفاء قال التوحید والشھادۃ ان لا الہ الا اللہ۔ قلت ما الفساد۔ قال الکفر والشرک باللہ۔ قلت ما الحق قال الاسلام والقرآن والولایۃ اذا انتھت الیک۔ فقلت ما الحیلۃ قال ترک الحیلۃ۔ قلت ما علی قال طاعۃ اللہ وطاعۃ رسولہ۔ قلت وکیف ادعو اللہ تعالیٰ قال بالصدق والیقین۔

قلت ماذا اسأل الله - قال العافية - قلت وما اصنع لنجات نفسي - قال كل حلالا وقل صدقا
قلت وما السرور قال الجنة قلت وما الراحة قال لقاء الله حين فرغت منها (اخرجه الجوزي
في اسباب النزول و تفسير مدارك) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ قرآن مجید کی اس آیت کا
ساتھہ نہ مجھسے پہلے کسینے عمل کیا ہے اور نہ کوئی بعد مین کرے گا میرے پاس ایک دینار تھا مینے اسکو
خرچ کیا اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کوئی بھید کی بات پوچھتا تو ایک درہم صدقہ کردیتا
اسی طرح سے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دس مسئلے پوچھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے
انکا جواب دیا۔ پس مینے عرض کیا یا رسول اللہ وفا کسے کہتے ہین۔ آپنے فرمایا توحید اور لا الہ الا اللہ کی
گواہی دینے کو۔ مینے عرض کیا فساد کیا چیز ہے۔ فرمایا کفر اور خدا کے ساتھ شرک کرنا۔ مینے کہا
حق کیا ہے۔ فرمایا اسلام اور قرآن اور ولایت جبکہ تجھ تک پہونچے۔ پھر مینے عرض کیا حیلہ کیا ہے
فرمایا حیلہ کا ترک کرنا۔ مینے کہا مجھپر کیا چیز فرض ہے۔ فرمایا خدا کی بندگی اور اسکے رسول صلعم کی
اطاعت۔ مینے کہا مین خدا کو کسطرح پکارون۔ فرمایا صدق سے اور یقین سے۔ مینے کہا مین خدا
سے کیا مانگون فرمایا عافیت۔ مینے کہا مین اپنی جان کی خلاصی کے لیئے کیا کرون۔ فرمایا حلال
کھا اور سچ بول۔ مینے کہا خوشی کیا ہے۔ فرمایا جنت۔ مینے کہا آرام کیا ہے فرمایا خدا کا دیدار
جبکہ تو حساب وکتاب سے فارغ ہوجاے ٭

(۳) عن ابن عمر قال ثلث كن لعلي لو كان لي واحدة منهن احب الي من حمر النعم تزويجه
فاطمة واعطاه الراية وآية النجوى (اخرجه ابن مردويه) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جناب امیر مین تین ایسی باتین تھین کہ اگر ان مین سے ایک بھی مجھے حاصل ہوتی تو مجھے سرخ
ریشم والے اونٹ سے بھی زیادہ محبوب ہوتی۔ جناب سیدہ علیہا السلام سے انکا نکاح ہونا۔ اور انکو علم کا
دیا جانا۔ اور آیت نجوی کے ساتھہ انکا عمل کرنا ٭

{۵۱} ان الله وملئكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه
وسلموا تسليما (سورة الاحزاب) ترجمہ بتحقیق اللہ اور اسکے فرشتے درود پڑھتے ہین
نبی پر اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے درود پڑھو اسپر اور سلام بھیجو سلام بھیجنا ٭

(۱) عن كعب بن عجرة قال لما نزلت هذه الاية قلنا يا رسول الله كيف نصلي وكيف نسلم عليك
قال قولوا اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك
حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم

انک حمید مجید (اخرجہ البخاری والمسلم) کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت نازل ہوئی ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ ہم حضور پر کس طریق سے درود اور سلام بھیجا کریں فرمایا کہا کرو۔ اے ہمارے پروردگار۔ درود بھیج محمد اور آل محمد پر جیسے کہ تونے درود بھیجا ہے ابرٰہیم اور آل ابرٰہیم پر بتحقیق تو ستودہ اور بزرگ ہے اور اے ہمارے پروردگار برکت کر محمد اور آل محمد پر جیسے کہ تونے برکت کی ہے ابرٰہیم اور آل ابرٰہیم پر بتحقیق تو ستودہ اور بزرگ ہے +

{۵۲} والسابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم (سورۃ الواقعہ)
ترجمہ اگاڑی والے سو اگاڑی والے وہی ہین نزدیکی نعمتون کے باغون مین +

(۱) عن ابن عباس قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قولہ تعالٰی والسابقون السابقون فقال قال لی جبرئیل ذاک علی (اخرجہ ابن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت والسابقون السابقون کی تفسیر پوچھی آپ نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے کہا کہ یہ علی ہین +

{۵۳} واذا لقوا الذین اٰمنوا قالوا اٰمنا واذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم انما نحن مستہزءون (سورۃ البقرۃ) ترجمہ جب وہ ملتے ہین ان لوگون سے جو ایمان لائے ہین کہتے ہین ہم ایمان لائے ہین اور جب وہ اپنے شیطانون سے جا ملتے ہین تو کہتے ہین ہم تمہارے ساتھ مین ہم تو ہنسی کرنے والے ہین +

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان عبد اللہ بن ابی واصحابہ خرجوا فاستقبلہم نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عبد اللہ بن ابی لاصحابہ انظروا کیف ارد ھؤلاء السفہاء عنکم فاخذ بید علی فقال مرحبا یا ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وختنہ وسید بنی ہاشم ما خلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال علی یا عبد اللہ اتق اللہ ولا تنافق فان المنافق اشر خلق اللہ فقال مہلا یا ابا الحسن ان ایماننا کایمانکم ثم تفرقوا فقال ابن ابی لاصحابہ کیف رایتمونی فعلت فاثنوا علیہ خیرا ونزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واذا لقوا الذین اٰمنوا الخ (اخرجہ ابن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن ابی اپنے دوستون کو ساتھ لئے آرہا تھا راستہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کو آتے ہوئے دیکھکر اپنے دوستون سے کہنے لگا دیکھو مین ان بیوقوفون کو کس طرح سے تم سے ٹالتا ہون یہ کہکر جناب امیر

کاہاتھ پکڑ کر کہنے لگا شاباش اے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عم اور انکے داماد
اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا تمام بنی ہاشم کے سردار جناب امیرؑ نے اس سے فرمایا ای
عبداللہ خدا سے خوف کر اور منافقت مت کر بیشک منافق تمام خلقت کا شریر ہوتا ہے کہنے لگا
اے ابوالحسن چھوڑ ہمارا ایمان تو تمہارے ایمان کیطرح سے ہے یہ کہکر جناب امیر کے پاس سے
چلا گیا اور اپنے دوستون سے کہنے لگا تمنے دیکھا مینے ان کے ساتھ کیا کیا ہے سب نے اسکی
تعریف کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی +

{۵۴} والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا
بهتانا واثما مبینا (سورۃ الاحزاب) ترجمہ جو لوگ کہ اذیت دیتے ہین مؤمنین
اور مومنات کو بغیر کسی قصور کے پس وہ لوگ اٹھاتے ہین بہتان اور گناہ ظاہر +

عن مقاتل بن سلیمان قال انہ نزلت فی علی وذکران نفرا من المنافقین کان یؤذونہ
ویکذبون علیہ (اخرجہ ابن مردویہ) مقاتل بن سلیمان سے روایت ہو کہ یہ آیت جناب
امیرؑ کی شان مین نازل ہوئی چند لوگ منافقون مین سے انکو ایذا دیا کرتے تھے اور ان کو
جھٹلایا کرتے تھے +

{۵۵} فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر (سورۃ القمر) ترجمہ بیٹھے
سچی بیٹھک مین نزدیک بادشاہ کے جسکا سب پر قبضہ ہے +

عن ابا دجانۃ قال قلت یا رسول اللہ اخبرتنا ان الجنۃ محرمۃ علی الانبیاء حتی
تدخلها وعلی الامم حتی یدخلها امتک قال بلی یا ابا دجانۃ اما علمت ان للہ لواء
من نور وعمودا من یاقوت مکتوب علی ذلک بالنور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
آل محمد خیر البریہ وصاحب اللواء امام یوم القیمہ وضرب بیدہ علی علیؑ قال فسر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک علیا فقال الحمد للہ الذی کرمنا وشرفنا بک فقال لہ
ابشر یا علی ما من عبد ینتحل مودتک الا بعثہ اللہ معنا یوم القیامۃ ثم قرء فی مقعد
صدق عند ملیک مقتدر (اخرجہ ابن مردویہ) ابودجانہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے ہمین خبر دی ہو کہ جب تک آپ جنت مین تشریف نہین لے
جائینگے تب تک جنت دوسرے انبیا پر حرام ہوگی اور جب تک کہ آپ کی امت اس مین داخل نہو
اسوقت تک دوسری امتین اسمین نہین جائینگی آپنے فرمایا ٹھیک ہے اے ابادجانہ کیا

تو نہین جانتا کہ خدا تعالے کا ایک علم نور سے ہے اور یاقوت کا ایک عمود ہے اس پر لکھا ہوا ہے لا
الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اور صاحب علم قیامت کے دن امام ہے پہر آپنے جناب امیر کے کندہے پر
ہاتہہ مارکر اسکی تفسیر کی۔ اور فرمایا خدا کا شکر ہے کہ جسنے تیری وجہ سے ہمین کرامت اور شرف
دیا ہے پہر ارشاد کیا خوش ہو یا علیؑ جو بندہ کہ تیری محبت کو رکہیگا اللہ تعالے قیامت کے روز
اسے ہمارے ساتھ اٹھائیگا پہر حضرتؑ نے اس آیت کو پڑہا ✤

{۵۶} وممن خلقنا امة یھدون بالحق وبہ یعدلون (سورۂ اعراف) ترجمہ اور
ہماری خلقت مین سے ایک گروہ ہے کہ جو حق کے ساتھہ ہدایت پاتے ہین اور اسی کی طرف پہرتے
ہین ✤

عن زاذان عن علیؑ قال ستفترق ھذہ الامة علی ثلث وسبعین فرقة اثنتان و
سبعون فی النار وواحدة فی الجنة وھم الذین قال اللہ تعالی وممن خلقنا امة الخ وھم
انا وشیعتی (اخرجہ ابن مردویة) زاذان جناب امیر علیہ السلام سے نقل کرتے ہین کہ آپ فرماتے
تہے کہ یہ امت عنقریب تہتر فرقون مین منقسم ہوگی بہتر دوزخ مین جاینگے اور ایک جنت مین جائیگا اور
وہ وہی لوگ ہین جنکے حق مین خدا تعالے نے فرمایا ہے اور ہماری خلقت مین سے ایک گروہ ہے
جو حق کے ساتھہ ہدایت پاتا ہے اور اسی کیطرف پہرتا ہے۔ پہر جناب امیرؑ نے فرمایا وہ مین ہون
اور میرا گروہ ہے ✤

{۵۷} طوبی لھم وحسن ماب (سورۂ الرعد) ترجمہ خوشی ہے انکے لیے اور بازگشت
کا اچہاپن ✤

عن محمد بن سیرین قال ھی شجرة فی الجنة اصلھا فی حجرة علی ولیس فی الجنة
حجرة الا وفیھا غصن من اغصانھا (اخرجہ ابن مردویہ) محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
ہے کہ طوبی ایک درخت ہے جنت مین کہ جسکی جڑ جناب امیر کے گہر مین ہے اور جنت کا کوئی ایسا گہر نہین
کہ اس مین اسکی شاخ نہ ہو ✤

{۵۸} اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (سورۃ النساء)
ترجمہ اطاعت کرو تم اللہ کی اور اطاعت کرو تم رسول کی اور اسکی جو کہ تم مین صاحب امر ہو ✤
عن عبد الغفار بن القاسم قال سالت جعفر بن محمد عن اولی الامر فقال کان علی
واللہ منھم (اخرجہ الخوارزمی) عبد الغفار بن القاسم سے منقول ہے کہ مینے امام جعفر صادق

ابن محمد باقر علیہ السلام سے اولی الامر کی نسبت پوچھا تو فرمانے لگے علی انہین مین سے تھے۔

{۵۹} و اولوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ من المؤمنین و المہاجرین (سورۃ احزاب) ترجمہ اور قرابت والے بعض بعض سے نزدیک ہین خدا کی کتاب مین مومنین اور مہاجرین مین سے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال ذلک علی لانہ کان مؤمنا مہاجرا ذا رحم (اخرجہ ابوبکر ابن مردویۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیت مین جسکا ذکر ہے وہ جناب امیر ہین کیونکہ وہ مومن اور مہاجر اور صاحب قرابت تھے۔

{۶۰} وبشر الذین اٰمنوا ان لہم قدم صدق عند ربہم (سورۃ یونس) ترجمہ اور بشارت دے ان لوگون کو جو کہ ایمان لائے ہین بتحقیق انکے لیے ہے قدم سچائی کا اپنے رب کے پاس۔

عن جابر بن عبد اللہ رض قال نزلت ہذہ الآیۃ فی ولایت علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویۃ) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب علی بن ابیطالب کی ولایت کی نسبت نازل ہوئی ہے۔

{۶۱} من جاء بالحسنۃ فلہ خیر منہا وہم من فزع یومئذ اٰمنون و من جاء بالسیئۃ فکبت وجوہہم فی النار (سورۃ النمل) ترجمہ جو کوئی لاوے نیکی پس اسکے لیے ہے بہتری اس سے اور وہ ڈر سے اسدن امن مین ہے اور جو کوئی لائے برائی پس اوندھا گرایا جائیگا آگ مین۔

عن علی قال الحسنۃ حبنا و السیئۃ بغضنا (اخرجہ ابن مردویۃ) جناب امیر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق روایت ہے کہ نیکی ہماری محبت ہے اور برائی ہمارا بغض ہے۔

{۶۲} وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم (سورۃ انفال) ترجمہ اور نہین ہے اللہ کہ انکو عذاب دے حالانکہ تو انکے درمیان مین ہے۔

اشار صلی اللہ علیہ وسلم الی وجود ذلک المعنی فی اہل بیتہ وانہم امان لاہل الارض کما کان ہو صلی اللہ علیہ وسلم امان لہم ومنہا النجوم امان لاہل السموات واہل بیتی امان لامتی (صواعق محرقہ) اسکے معنے کے وجود کی طرف جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت مین اشارہ کیا ہے کیونکہ وہ اہل زمین کے لیئے امان ہین جس

طرح سے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے لیئے امان تہے چنانچہ ان احادیث مین سے ایک حدیث یہ ہے کہ ستارے آسمان والون کے لیئے امان ہین اور میرے اہل بیت میری امت کو لیے امان ہین +

{۶۳} وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماھم (سورۃ الاعراف) ترجمہ اور اعراف پر ایسے لوگ ہونگے کہ ہر شخص کو انکی علامت سے پہچانینگے +

(۱) عن علی قال نحن اصحاب الاعراف من عرفناہ بسیماہ ادخلناہ الجنۃ (اخرجہ ابن مردویۃ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ فرماتے تہے ہم ہین اصحاب اعراف جس شخص کو ہم اسکی علامت سے پہچانین گے اسکو ہم جنت مین داخل کرینگے +

(۲) عن ابن عباس قال الاعراف موضع عال من الصراط علیہ العباسؓ والحمزۃؓ و علی وجعفر ذوالجناحین یعرفون محبیھم ببیاض الوجوہ ومبغضیہم بسواد الوجوہ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اعراف ایک بلند جگہہ ہے صراط پر اسپر عباسؓ اور حمزہؓ اور علیؑ اور جعفرؓ ذوالجناحین ہونگے اپنے محبون کو انکے مونہہ کے گورا پن اور اپنے دشمنون کو انکے مونہ کالک کے پہچانین گے +

{۶۴} ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومك منہ یصدون (سورۃ الزخرف) ترجمہ جب پیش کیا گیا مریم کے بیٹے کی مثال تب ہی تیری قوم لگی چلانے +

عن علی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان فیك مثلا من عیسی احبہ قوم فھلکوا فیہ وابغضہ قوم فھلکوا فیہ فقال صلی اللہ علیہ المنافقون اما یرضون ان لہ مثلا من عیسی فنزلت ھذہ الآیۃ (اخرجہ البزار وابو یعلی والحاکم والنظیری) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ یا علیؑ تجہ مین بعینہ عیسی علیہ السلام کی مثال موجود ہے کہ ایک قوم نے انسے محبت کی یہانتک کہ اس مین ہلاک ہو گئی اور ایک قوم نے انسے بغض رکہا یہانتک کہ وہ اس مین ہلاک ہو گئی پہر آپ نے فرمایا کیا منافق رضی نہین کہ اسکے لیئے عیسی کی مثال موجود ہے پس یہ آیت نازل ہوئی +

{۶۵} ولتعرفنھم فی لحن القول (سورۃ محمد) ترجمہ اور البتہ پہچان لیگا تو انکو بات کے ڈہب سے +

عن ابی سعید الخدری فی قولہ تعالی ولتعرفنھم فی لحن القول ببغضھم علی بن ابی طالب (اخرجہ ابو بکر بن مردویۃ وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور فی سورۃ القتال)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اس آیت کے متعلق کہ البتہ پہچان لیگا تو انکو بات کے پھرانے مین علی بن ابیطالب کے بغض کے ساتھ +

{۶۶} ان الذین سبقت لھم منا الحسنی اولئک عنھا مبعدون (سورۂ انبیا) ترجمہ جنکو آگے ٹھیر چکی ہماری طرف سے نیکی اور وہ اس سے دور رہین گے +

عن النعمان بن بشیر ان علیا تلاھا وقال انا منھم (اخرجہ ابن مردویہ) نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نے اس آیت کو پڑہکر فرمایا مین انہین مین سے ہون +

{۶۷} فامامن اوتی کتابہ بیمینہ (سورۃ الحاقہ) ترجمہ پس جسکو ملا اسکا لکھا داہنے ہاتھ مین +

عن ابن عباس قال فی قولہ تعالی وامامن اوتی کتابہ بیمینہ ھو علی ابن ابیطالب (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) ابن عباس رضے اللہ عنہ سے روایت ہی اس آیت کے متعلق کہ اور لیکن وہ شخص کہ اسکا نامہ اعمال اسکے داہنے ہاتھ مین دیا جائیگا وہ علی بن ابی طالب ہین +

قال الواحدی نزلت ھذہ الایۃ فی علی وحمزۃ (یعنے امام واحدی اپنی تفسیر مین لکھتے ہین کہ یہ آیت جناب علی اور حمزہ رضی اللہ عنہما کی شان مین نازل ہوئی ہے ؛

{۶۸} فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون (سورۃ النحل) ترجمہ پس پوچھو تم اہل ذکر سے اگر نہین جانتے ہو +

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال علی بن ابی طالب نحن اھل الذکر (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) جابر بن عبد اللہ رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم اہل ذکر ہین +

{۶۹} اھدنا الصراط المستقیم (سورۂ فاتحہ) ترجمہ دکھا ہمکو راہ سیدھی۔

عن مسلم بن حیان قال سمعت ابا بریدۃ رضی اللہ عنہ یقول صراط محمد وآلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ وصاحب معالم التنزیل) مسلم بن حبان کہتے ہین کہ مینے ابو بریدہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سُنا ہے کہ صراط مستقیم سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی آل کا طریقہ مراد ہے +

{۷۰} واذان من الله ورسوله الی الناس یوم الحج الاکبر (سورۂ توبہ) ترجمہ اور پکارنا اللہ اور اسکے رسول کیطرف سے لوگون کو بڑے حج کے دن ؀

ھو علی حین اذان وذکرھا احمد بن حنبل فی مسندہ حین ارسل ابابکر مع البراۃ ثم اتبعہ بعلی وقد امرت ان لا یبلغھا الا انا او رجل منی اس آیت مین جسکا ذکر ہے وہ جناب امیر ہین جب انہون لوگون کو مکہ مین جا کر پکارا چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے مسند مین اسکا ذکر کیا ہے جبکہ حضرت نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برات دیکے بہیجا پہر انکے بعد مین جناب امیر کو روانہ کیا اور انہون نے سورہ برات ان سے لے لی اور مکہ والون کو حج مین جا کر حضرت کی طرف سے سنائی اور حضرت نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس سورت کو یا تو مین لیجا سکتا تہا یا وہ آدمی جو میرا ہو ؀

{۷۱} ومن شاقوا الرسول من بعد ما تبین لھم الھدی (سورۂ محمد) ترجمہ اور جو کوئی مخالفت کرے رسول سے جب کہل چکی راہ کی بات ؀

عن ابی جعفر قال فی امر علی (اخرجہ ابن مردویۃ) جناب امام ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہ آیت ان لوگون کے حق مین نازل ہوئی ہے جو حضرت علی کے امر مین تنازع کرتے تہے ؀

{۷۲} ویؤت کل ذی فضل فضلہ (سورۂ یونس) ترجمہ اور دیجائیگی ہر ایک زیادتی والے کو اسکی زیادتی ؀

عن ابی جعفر قال ھو علی (اخرجہ ابن مردویۃ) جناب امام ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ اس آیت مین ذی فضل سے مراد جناب امیر علیہ السلام ہین ؀

{۷۳} ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا (سورۂ فاطر) ترجمہ پہر ورثہ مین دی ہمنے کتاب ان لوگون کو جنکو کہ ہمنے اپنے بندون مین سے برگزیدہ کیا ؀

عن علی قال نحن اولئک (اخرجہ ابن مردویۃ) جناب امیر سے روایت ہے کہ وہ لوگ ہم ہین ؀

{۷۴} ام حسب الذین ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون ترجمہ کیا یہ سمجہتے ہین وہ لوگ کہ کہتے ہین ایمان لائے ہین ہم کہ یون ہی چہوڑ دیئے جائین گے اور وہ آزمائے نہین جائینگے ؀

عن علی قال قلت یا رسول اللہ ما ھذہ الفتنۃ قال یا علی بک فانک مخاصم فاعد للخصومۃ (اخرجہ بن مردویۃ) جناب امیر کہتے ہین کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیسی آزمائش

ہے حضرتؐ نے فرمایا لوگ تیری حبہ سے آزمائے جائینگے اور تو انکے ساتھ جھگڑیگا پس جھگڑے کیلیے تیار رہو جا

{۷۵} وتواصوا بالصبر (سورۂ والعصر) ترجمہ اور آپس مین وصیت کرتے ہین سہارکی۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال انہا نزلت فی علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویہ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب امیر کی شان مین نازل ہوئی ہے +

{۷۶} محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود ذلک مثلہم فی التورات ومثلہم فی الانجیل

(سورۂ حم) ترجمہ محمد خدا کے رسول ہین اور وہ لوگ کہ انکے ساتھ ہین سخت ہین کافرون پر اور آپسمین نرم دل ہین دیکھیے تو انکو رکوع کرتے اور سجدہ کرتے چاہتے ہین اپنے اللہ کا فضل اور اسکی خوشی انکی نشانی انکے مونہ پر ہے سجدہ کے نشان سے یہ کہاوت ہے انکی تورات مین اور کہاوت ہے انکی انجیل مین +

عن موسی بن جعفر عن آبائہ علیہ و علیہم السلام انہا نزلت فی علی (اخرجہ ابن مردویہ)

جناب امام موسے الکاظم بن امام جعفر الصادق علیہ و علی آبائہ السلام اپنے آبا کرام سے روایت کرتے ہین کہ یہ آیت جناب امیرؑ کی شان مین نازل ہوئی +

{۷۷} وانہ لعلم للساعۃ (سورۃ الزخرف) ترجمہ اور وہ نشان ہے اس گھڑی کا۔

قال مقاتل بن سلیمان ومن تبعہ من المفسرین ان ھذہ الآیۃ نزلت فی مہدیؑ (صواعق محرقہ)

مقاتل بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ اور انکے اتباع کرنے والے مفسرین کہتے ہین کہ یہ آیت جناب مہدی موعود کے حق مین نازل ہوئی ہے +

{۷۸} کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب (سورۂ رعد) ترجمہ کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جسکو خبر ہے کتاب کی +

عن محمد بن حنفیۃ انہ قال ومن عندہ علم الکتاب علی بن ابی طالب (اخرجہ الحافظ ابو نعیم والثعلبی والنطنزی) محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیت مین ومن عندہ علم الکتاب سے جناب امیرؑ مراد ہین +

{۷۹} حتی تاتیہم البینۃ (سورۃ البینہ) ترجمہ جب تک کہ پہنچے انکو کھلی بات +

عن ابن جبیر فی قولہ تعالیٰ حتی تاتیہم البینۃ قال محمد وفی قولہ تعالیٰ من بعد ما جاءتہم

البینۃ وال محمد (اخرجہ ابن المنذر و السیوطی فی الدر المنثور) ابن جریج حتٰی تاتیھم البینۃ کی تفسیر مین کہتے ہین کہ کھلی بات سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور من بعد ما جاءتھم البینہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل مراد ہے ٭

{۸۰} ان اللہ اصطفےٰ ادم ونوحا وال ابراھیم وال عمران علی العالمین

(سورۂ عمران) ترجمہ اللہ نے پسند کیا آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہان پر

عن الاعمش عن ابی وائل قال قرءت فی مصحف عبد اللہ بن مسعود ان اللہ اصطفی ادم ونوحا وال ابراھیم وال عمران وال محمد علی العالمین (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) اعمش ابی وائل سے ناقل ہین کہ مینے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قرآن شریف مین اس آیت کو اس طرح پڑھا تھا اور اللہ نے پسند کیا آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کی آل کو اور عمران کی آل کو اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کو ساری جہان پر ٭

{۸۱} الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (سورۃ الرعد) ترجمہ اللہ ہی کی یاد سے چین پاتے ہین دل ٭

عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما نزلت ھذہ الایۃ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب قال ذاک من احب اللہ ورسولہ واحب اھل بیتی صادقا غیر کاذب (اخرجہ ابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ ہی کی یاد سے چین پاتے ہین دل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ یہ وہ دل ہین جو اللہ اور اللہ کے رسول اور میرے اہل بیت سے سچی محبت رکھتے ہین بغیر کسی جھوٹ کے ٭

{۸۲} ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ (سورۂ احزاب) ترجمہ جو لوگ ستاتے ہین اللہ کو اور اسکے رسول کو انکو پھٹکارا اللہ نے دنیا مین اور آخرت مین

عن ارطاۃ بن حبیب قال حدثنی ابو خالد الواسطی وھو اخذ بشعرہ قال حدثنی زید بن خالد وھو اخذ بشعرہ قال حدثنی الحسین بن علی وھو اخذ بشعرہ قال حدثنی ابی علی ابن ابی طالب وھو اخذ بشعرہ قال حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو اخذ بشعرہ قال من اذی شعرۃ منک فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فعلیہ لعنۃ اللہ ثم قرء ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الشیخ الحافظ البغدادی فی الدیباج المطابق) ارطاۃ بن حبیب روایت کرتے ہین کہ مجھ سے ابو خالد واسطی

اپنی داڑہی کا بال پکڑ کر بیان کرتے تہے کہ مجہ سے زید بن خالد نے اپنی داڑہی کا بال پکڑ کر نقل کیا کہ مجہ سے جناب حسین علیہ السلام اپنی ریش مبارک کا بال پکڑ کر روایت فرماتے تہے کہ مجہ سے میرے والد ماجد جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام اپنی ریش مبارک کا بال پکڑ کر ارشاد کرتے تہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ریش اقدس کے بال کو پکڑ کر فرمایا کہ یا علی اگر کوئی شخص تجہے بال بہر کی تکلیف دیگا تو وہ مجہے تکلیف دیگا اور جو مجہو تکلیف دیگا وہ خدا کو تکلیف دیگا اللہ اسپر اپنی پہٹکار ڈالے گا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑہا۔ جو لوگ ستاتے ہین اللہ اور اسکے رسول کو انکو پہٹکارا اللہ نے دنیا اور آخرت مین ۔

{۸۳} یٰأیها النبی حسبك الله ومن اتبعك من المؤمنین (سورة الانفال) ترجمہ اے نبی کافی ہے تجہ کو اللہ اور جو تیرے ساتہ ہوا ہے مومنون سے ۔

عن محمد بن علیؑ بن الحسین فی قوله تعالیٰ یٰأیها النبی حسبك الله ومن اتبعك من المؤمنین قال نزل فی علی علیه السلام (اخرجه النطنزی فی خصائص العلویه) جناب محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین علیہ وعلیہما السلام اس آیت کی تفسیر مین (کہ اے نبی کافی ہے تجہ کو اللہ اور جو تیرے ساتہ ہوا ہے مومنون سے) ارشاد فرماتے ہین کہ یہ آیت جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام کے حق مین نازل ہوئی ہے ۔

۸۴ فاستوی علی سوقه (سورة الفتح) ترجمہ پہر کہڑا ہوا اپنے نال پر ۔

عن الحسن علیه السلام فی قوله تعالی فاستوی علی سوقه قال استوی الاسلام بسیف علی بن ابی طالب (اخرجه النطنزی فی خصائص العلویة) جناب امام حسن علیہ السلام اس آیت کی شان نزول مین فرماتے ہین کہ پہر کہڑا ہوا اپنی نال پر یعنے اسلام کہڑا ہوا جناب امیر علیہ السلام کی تلوار سے ۔

۸۵ والشفع والوتر (سورة الفجر) ترجمہ قسم ہے جفت اور طاق کی ۔

عن الحسین بن علی علیه السلام فی قوله تعالیٰ والشفع والوتر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الشفع الحسن والحسین والوتر علی ابن ابی طالب (اخرجه النطنزی) جناب حسین علیہ السلام والشفع والوتر کی تفسیر مین روایت فرماتے ہین کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ شفع (یعنے جفت) سے حسنین اور وتر (یعنے طاق) سے علی مراد ہین ۔

۸۶ ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم (سورة التکاثر) ترجمہ پہر پوچہینگے تم سے نعیم کی نسبت

عن جعفر بن محمد فی قولہ تعالیٰ ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم قال نحن اہل النعیم (اخرجہ النطنزی) جناب جعفر صادق علیہ السلام سے ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم کے متعلق روایت ہے کہ آپ نے فرمایا وہ نعیم ہم ہیں ⁂

{۸۷} **ام نجعل الذین امنوا وعملوا الصلحت کالمفسدین فی الارض**

(سورہ ص) ترجمہ کیا ہم کرینگے ایمان والون کو جو کرتے ہین نیکیان برابر ان کے جو خرابی ڈالتے ہین زمین مین ⁂

عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ ام نجعل الذین امنوا وعملوا الصلحت علی وحمزة وعبیدة بن الحارث والمفسدین فی الارض عتبہ وشیبہ والولید وھم الذین تبارزوا یوم بدر (اخرجہ ابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر مین کہ کیا ہم کرین گے ایمان والون کو جو کرتے ہین نیکیان برابر انکے جو خرابی ڈالتے ہین زمین مین ایمان والے جو نیکیان کرتے ہین انسے علیؓ اور حمزہؓ اور عبیدہ بن الحارث مراد ہین۔ اور زمین مین خرابی ڈالنے والون سے عتبہ اور شیبہ اور ولید مراد ہین جنہون نے بدر کے روز مقابلہ کیا تھا

عن سلمان قال کلما اطلعت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ضرب بین کتفی علیؑ وقال ھذا وحزبہ المفلحون (اخرجہ النطنزی فی خصائص العلویة) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کبھی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوتا حضرت جناب امیرؑ کے کندھون پر ہاتھ مار کر فرماتے۔ یہ اور اسکا گروہ رستگار ہونیوالا ہے۔

قد تم الباب الثانی من ارجح المطالب فی عد مناقب اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ویلیہ الباب الثالث انشاء اللہ تعالیٰ
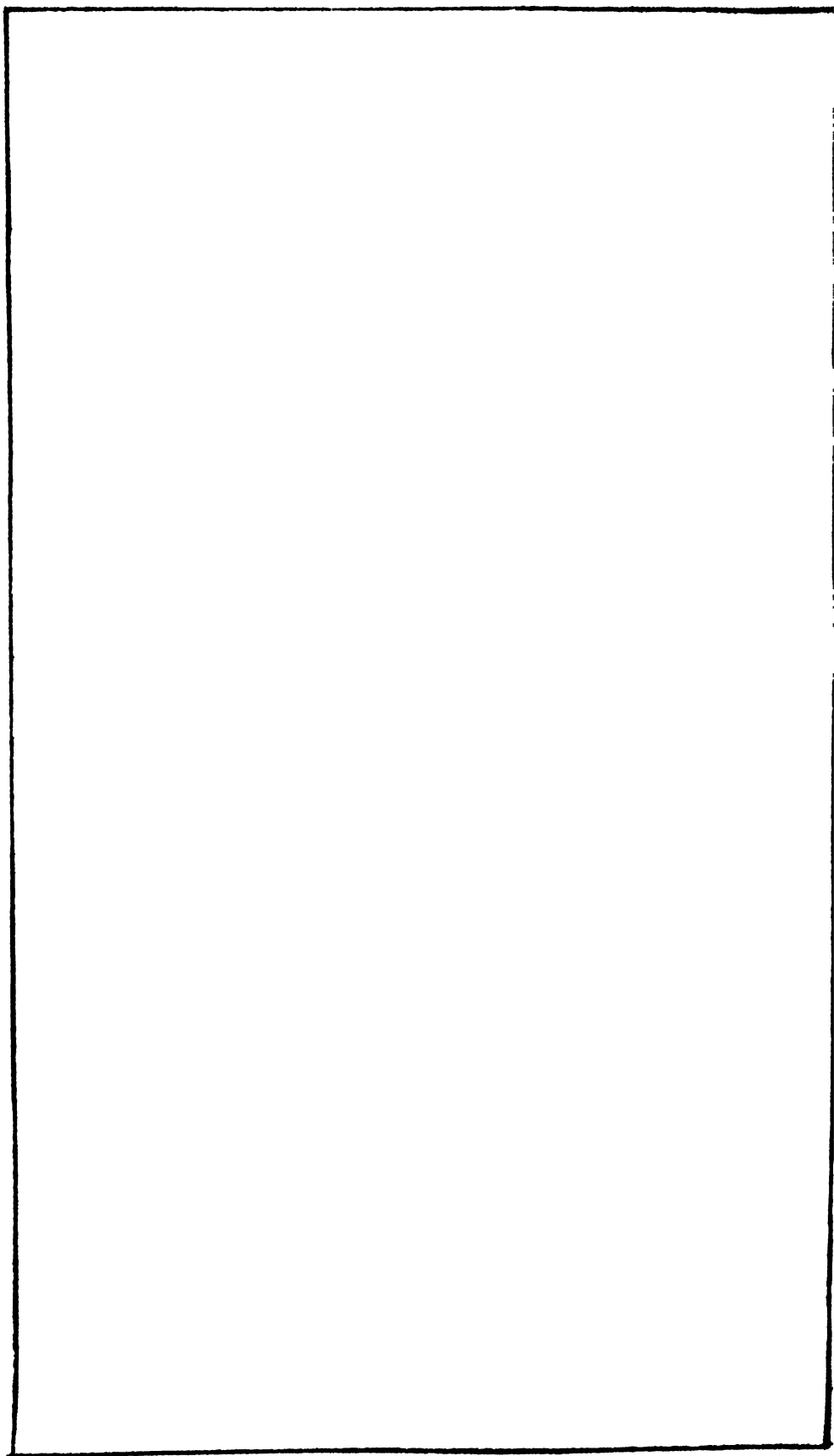
تیسرا باب جناب امیر علیہ السلام کے فضائل مین

الموسوم

بالکواکب المضیئۃ

فی

فضائل العلویۃ

مقدمہ فضیلت کی بحث مین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضیلت کے معنے مین ترجیح ایک شخص کی دوسرے پر باعتبار کسی خاص صفت کے یا بوجہ مجموعہ صفات مختلفہ کے کیونکہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ زید افضل ہے عمرو سے تو اس سے کبھی یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ زید کو ہر طرح سے ہر قسم کے صفات مین عمرو پر رجحان حاصل ہے یعنے جس صفت مین کہ زید و عمرو کا موازنہ کیا گیا ہے زید ہی کا پلہ بھاری نکلا ہے۔ اسلیے بعض نے افضل کی یہ تعریف کی ہے الاجمع لمزایا الفضل والاخلاق الحمیدۃ یعنے افضل وہ ہے جو ہر طرح کی فضیلت اور ہر قسم کے اوصاف حمیدہ کی مزیت کا جامع ہے تمام قسم کے علوم سے اسکی جان آراستہ اور ہر طرح کے عبادات اور اخلاق فاضلہ اور شرافت حسب و نسب سے اسکا وجود پیراستہ ہو اور کبھی کل صفات کے باہم موازنہ کا خیال نہین پیدا ہوتا بلکہ کسی خاص صفت مین افضل ہونا مراد ہوتا یعنے اگرچہ اور صفات مین عمرو کو ترجیح ہو لیکن ایک خاص صفت مین زید ہی کو رجحان حاصل ہے اس

لیے بعض نے فضل کی تعریف اکثر ثوابا من عند اللہ بما اکتسب من خیر کے لفظوں سے کی ہے یعنے زیادہ ثواب حاصل کرنیوالا خدا کے نزدیک بذریعہ حاصل کرنے نیکی کے - یعنے جسکو خدا کے نزدیک زیادہ ثواب حاصل ہو وہی افضل ہے اگرچہ دوسرے امور مین وہ دوسرون سے گھٹکر ہو *

(۱) اب جاننا چاہیے کہ فضیلت دو قسم پر ہے ایک اختصاصی دوسری جزئی فضیلت اختصاصی وہ ہے کہ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ محض اپنے کرم عمیم سے کسی شخص کو یا کسی چیز کو بغیر سابقہ کسی عمل یا کسی عبادت کے عطا فرمائے اور اسکو اسکے ہمجنسون پر ترجیح بخشے - جیسے ناقہ صالح کو تمام اونٹنیوں پر اور کعبۃ اللہ کو تمام روی زمین کی مساجد پر فضیلت عطا کی ہے *

کبھی اس فضیلت کی وجہ انسان کی سمجھ مین آسکتی ہے اور کبھی نہین آتی جیسا کہ دوسرے مقامات پر مسجد کی زمین کی وجہ فضیلت اسکا محل عبادت ہونا خیال کیا جاتا ہے اور کبھی اسکی وجہ محض عنایات الٰہی ہی معلوم ہوتی ہے جیسے کہ حجر الاسود کی فضیلت دوسرے احجار پر اسکی وجہ دریافت کرنے سے عقل انسانی قاصر ہے اس فضیلت اختصاصی کی بھی دو قسمین ہین - ایک اصلی جیسے حجر الاسود کی فضیلت - دوسری طفیلی جیسا کہ وہ مینڈھا جو جناب اسمٰعیل علیہ السلام کا فدیہ ہوا ہے حضرت اسمٰعیل کے فدیہ ہونے کی طفیل سے اور مینڈھون سے افضل ہو *

لیکن بس خصوصیت کی وجہ کہ وہ مینڈھا بہ نسبت اور مینڈھون کے کیون اس فضل سے مخصوص ہوا ہے محض عنایت الٰہی کے سوا اور کچھ سمجھ مین نہین آتا اس فضیلت مین بحث کی گنجائش نہین اسکے ثبوت کے واسطے محض نص شارع ہی کافی ہے -

(۲) فضیلت جزئی وہ ہے کہ عمل کے مقابلہ مین کسی کو خدا کی جانب سے عطا ہو -

اسکی کئی قسمین ہین - اور یہ فضیلت ہمیشہ محل تنازع ہوا کرتی ہے لیکن کسی کو فضیلت دینے مین اسکے تمام اقسام پر نظر غائر ڈالنا چاہیے - اور جو جانب کہ متنازعین مین احق اور اولیٰ ہو اسکو افضل سمجھنا چاہیے *

(تشبیہ) نہایت غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی شخص کو اسکے عمل کی وجہ سے اسکو ہم جنسون پر سات وجہ سے فضیلت حاصل ہو سکتی ہے اور یہی سات وجہین معیار فضیلت سمجھی جاتی ہین -

(الف) ماہیت عمل یعنے ایک شخص کے عمل کی ذات دوسرے شخص کی عمل کی ذات سے افضل ہو جیسے فرائض کے ادا کرنے والے کی عمل کو نوافل کے ادا کرنے والے کے عمل پر فضیلت ہے -

(ب) کمیت عمل یعنے دو شخصون کا عمل ایک ہی ہو لیکن دونون کے باہم اغراض مختلف ہون

چنانچہ ایک شخص محض بغرض رضاے الٰہی عبادت کرتا ہو اور دوسرا لوگون کے دکھانے کے لیے +

(ج) کیفیت عمل یعنے ایک شخص ایک عمل کو اسکے پورے آداب کے ساتھ بجالائے اور دوسرا شخص اسکے بجا لانے مین کسیقدر بے پروائی کرے گو یہ دونون شخص ایک ہی عمل مین شریک ہین لیکن پہلے شخص کو فضیلت حاصل ہے +

(د) کمیت عمل یعنے ایک ہی عمل کی کمی بیشی چنانچہ ایک شخص نے بہت سے حج کیئے ہون اور دوسرے نے صرف ایک ہی حج کیا ہو +

(ہ) کبھی فضیلت باعث تقدیم و تاخیر زمان کے ہوتی ہے چنانچہ ایک شخص نے ابتداے اسلام مین یا ایام قحط سالی مین مسلمانون کی دستگیری کی ہو بہر حال اس شخص سے افضل سمجھا جاتا ہے جسنے بعد حاصل ہونے قوت اسلام کے یا بعد گذرنے قحط کے کوئی ویسا ہی عمل کیا ہو۔ کلام مجید مین خود پروردگار نے اسکا فیصلہ کر دیا ہے لا یستوی منکم من انفق قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجة من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا۔

اسوجہ سے سابقین اسلام کو تمام امت پر فضیلت حاصل ہے و السابقون +

(و) کبھی مکان عمل کی وجہ سے فضیلت ہوا کرتی ہے چنانچہ ایک نماز حرم کعبہ یا مسجد نبوی مین پڑہنا بہتر ہے ہزار نماز سے جو دوسری مسجدون مین پڑہی جائین +

(ز) کبھی امور خارجیہ کی اضافت سے فضیلت ہوتی ہے جیسا ایک رکعت نماز کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھنا بہتر ہے ہزار رکعت اکیلے نماز پڑھنے سے۔ یہی وجہ ہے جو عمل نیک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو حضرات صحابہ سے وقوع مین آیا ہے اور وہ دوسری اوقات کے اعمال سے بدرجہا افضل اور بہتر ہے۔

(۳) خواہ فضیلت اختصاصی ہو یا فضیلت جزئی نتیجہ ان دونون کا دو حال سے خالی نہین۔

(الف) فاضل کی تعظیم کا مفضول پر واجب ہونا۔

(ب) فاضل کے درجہ کا دنیا و آخرت مین بہ نسبت مفضول کے درجہ کے بلند ہونا

(تنبیہ) اگر فضیلت سے یہ دونون نتیجہ نہ پیدا ہون تو فضل محض لفظ مجرد ہوگا جسکے کچھ معنے نہین

(اعتراض) یہان پر ایک اعتراض وارد ہو سکتا ہے کہ جب افضل کی تعظیم مفضول پر واجب ہوئی تو ہر واجب التعظیم افضل ہوگا۔ اور کفار والدین بہی واجب التعظیم ہین اسوجہ سے وہ بہی افضل سمجھے جانے چاہیئں۔ اور یہ برخلاف شریعت ہے کہ کافر کو افضل سمجھا جائے۔

(جواب) کفار والدین کی تعظیم عرف شرع مین تعظیم نہین کہلاتی ایسی تعظیم کو شرع کی اصطلاح مین نیا دیا احسان کہا جاتا ہے اور کفار والدین کی تعظیم شرع مین جائز نہین بلکہ ان سے مبارت وجہی ہے تعظیم شرعی وہ ہے کہ محبت اللہ پر مبنی ہو +

(۴) چونکہ فضیلت کے معنے ہین ایک شخص کی خصوصیت دوسرے سے باعتبار کثرت ثواب کے پس یہ دو قسم پر ہے +

(الف) فضیلت اصلی یعنے ایک شخص مین وجہ فضیلت پائی جائے اور دوسرا اس سے بے بہرہ ہو جیسے ایک عالم ہو اور ایک جاہل +

(ب) فضیلت زائدہ یعنے ایک شخص بہ نسبت دوسرے کے وجہ فضیلت زائد رکھتا ہو۔ مثلاً ایک عالم ہو اور دوسرا اعلم۔ اس دوسری قسم کی فضیلت کو مفاضلہ بھی کہتے ہین +

(۵) مفاضلہ سوقت متحقق ہوتا ہے جبکہ دو چیزین ایک ہی امر مین ایک ہی وجہ سے شریک ہون اور اگر وجہین مختلف ہون تو مفاضلہ متحقق نہین ہوتا۔ غرضکہ مفاضلہ مین شرکت وجہ ضروری ہے کیونکہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ ای ہذین افضل (یعنے ان دونو مین سے کون افضل ہے) تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ ای ہذین اکثر اوصافا فیما اشترکا (یعنے جس وصف مین کہ یہ دونو شریک ہین ان مین سے کون فضیلت سوا رکھتا ہے) پس جہان وجہین مختلف ہون وہان مفاضلہ متحقق نہین ہوتا اس لیے یہ نہین کہا جا سکتا۔ کہ ناقہ صالح افضل ہے یا رمضان۔ کیونکہ وجہ مفاضلہ متحد نہین +

بلکہ یون کہا جاتا ہے کہ حضرت علیؓ افضل ہین یا حضرت ابی بکرؓ کیونکہ وجہ مفاضلہ مین دونون شریک ہین اگر وجہ مفاضلہ مین شریک نہ ہوتے تو اتنا جھگڑا کیون ہوتا +

(۶) جب وجوہ ہفت گانہ مفاضلت مین تعارض واقع ہو تو از روی آیات قرآنی اور احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احق اور اولی باعتبار کے فضیلت پر یقین کرنا چاہیے +

یہ امر شریعت سے ثابت ہے کہ عمل کی کمیت کا کیفیت کے مقابلہ مین چندان اعتبار نہین اور زمان عمل کے سامنے ان دونون کے وقعت نہین لا یستوی منکم من انفق قبل الفتح وقاتل اولئك اعظم درجة من الذین انفقوا من بعد و قاتلوا اور یہ امر بھی قرآن شریف سے ثابت ہے کہ صحابہ نے جو عمل کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین کیا ہے وہ بوجہ حضور کی معیت کی نہایت افضل اور اعلے ہے ان اعمال سے جو انہون نے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے کیے ہین اسیوجہ سے انس بن مالک اور ابو امامہ باہلی و عبداللہ بن بشر۔ و عبداللہ بن الحارث۔

سہل بن سعد الساعدی۔ جابر بن عبد اللہ انصاری جیسے صحابہ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عمر طویل پانیکے باعث مدت مدید تک زندہ رہکر اعمال صالح میں مشغول رہے۔ لیکن خلفاء راشدین کے اعمال انکے ہم پلہ نہیں ہو سکتے ٭

اسی وجہ سے یہ امر بھی قطعاً ثابت ہے کہ جو ذوات مقدسہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی وقت افضل و اعلے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد بھی ویسے ہی افضل اور اعلے تھے ٭

صحابہ کرام کے درمیان مشرف باسلام ہونیکی تقدیم و تاخیر کی وجہ سے فضیلت سمجھی جاتی ہے چنانچہ السابقون الاولون من المهاجرين والانصار اور السابقون السابقون اولئك المقربون فی جنات النعیم اسپر شاہد ہے بس اس اعتبار سے جو بزرگوار سب سے پہلے اسلام لائے ہیں وہ سب سے افضل اور اعلے ہیں وہ چار نفوس متبرکہ ہیں حضرت ام المومنین خدیجہ الکبری حضرت علی مرتضی حضرت ابوبکر الصدیق۔ حضرت زید بن الحارث۔ رضی اللہ تعالی عنہم انکے بعد وہ جلیل القدر اصحاب جو ہجرت سے پہلے اسلام لائے ہیں۔ انکے بعد اہل عقبہ انکے بعد اہل بدر۔ انکے بعد مشاہد احد سے صلح حدیبیہ تک کے لوگ جنکے لیے انزال سکینہ ہوا ہے۔ انکے بعد بالقطع کوئی مشہد نہیں جو مدار فضل سمجھا جائے کیونکہ پھر اکثر منافق اور مولفۃ القلوب بھی شریک اسلام ہوگئے تھے چنانچہ قرآن مجید اس امر پر ناطق ہے ومن حولكم من الاعراب منافقون ومن اهل المدينة مردوا على النفاق ٭

تنبیہ ان پچھلے لوگوں کی فضیلت قابل بحث نہیں۔ اگر گفتگو ہے تو خلفاء اربعہ کی باہمی فضیلت میں ہے کیونکہ یہی لوگ باتفاق سابق الاسلام تھے ٭

(۹) فضیلت کا ثبوت دو قسم سے ہو سکتا ہے عقل سے یا نقل سے لیکن فضیلت کا عقلی کوئی کافی ثبوت نہیں جو قطع حجت کر سکے اور جس سے خصم کو مجال تکلم نہ رہے۔ اب رہی فضیلت نقلی تو اسکو جانچنے کے دو طریق ہیں اول نص شارع۔ دوم تتبع احوال۔

(الف) اس امر میں کہ فضیلت منصوص ہے یا نہیں باہم علمائے اہل سنت جماعت کا اتفاق ہے کہ انه ثبت بالاجماع ولم يتعين الافضل ولم يوجد النص بعض کہتے ہیں کہ تفضیل قطعی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ظنی ہے امام ابو الحسن اشعری اسکے قائل ہیں کہ قطعی ہے۔ اور ابو بکر باقلانی اور امام الحرمین کہتے ہیں کہ ظنی ہے (دیکھو شرح جوہر اللقانی) سعد الدین تفتازانی شرح مقاصد میں لکھتے ہیں التفضيل من الاجتهاديات لا قاطع فيها یعنی تفضیل ایک اجتہادی ہے کوئی قطعی دلیل اسکے لیے موجود نہیں۔ امام غزالی بھی اسی بات کے قائل ہیں کہ حقيقة الفضل ما هو عند الله و

ذالك مما لا يطلع عليه الا رسول الله صلے الله عليه وسلم یعنے فضل کی حقیقت خدا کو معلوم ہے اور سوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسپر کوئی مطلع نہین +

شارح مواقف لکھتا ہے واعلم ان مسئلة الافضلية لامطمع فيها فی الجزم و اليقين اذ لا دلالة للعقل بطريق الاستدلال على الافضلية بمعنے الاكثرية فی الثواب بل مستندها النقل وليست هذه المسئلة مسئلة متعلق بها عمل فيكتفى بها بالظن هو كاف فی الاحكام العملية بل هی مسئلة علمية يطلب فيها اليقين - والنصوص المذكورة من الطرفين بعد تعارضها لا يفيد القطع على ما لا يخفى على منصف لانها اما احاد وظنية الدلالة مع كونها معارضة ايضا وليس الاختصاص بكثرت اسباب الثواب موجبا لزيادته قطعا بل ظنا لان الثواب تفضل من الله تعالى كما عرفته فيما سلف فله ان لا يثيب المطيع ويثيب غيره وثبوت الامامة وان كان قطعيا لا يفيد القطع بالافضلية بل غلبة الظن كيف ولا قطع بان امامة المفضول بعدم وجود الفاضل لكنا وجدنا السلف قالوا بان الافضل ابوبكرؓ ثم عمرؓ ثم عثمانؓ ثم علیؓ وحسن ظننا بهم لو لم يعرفوا ذالك لما اطبقوا عليه فوجب علينا اتباعهم فی ذالك القول نفوض ما هو الحق فيه الى الله تعالى - قال الآمدی وقد يراد بالتفضيل اختصاص احد الشخصين عن الآخر اما باصل فضيلة لا وجود لها فی الآخر كالجاهل اما بزيادة فيها ككونه اعلم مثلا وذالك غير مقطوع فيما بين الصحابة اذ ما من فضيلة تبين اختصاصها بواحد منهم الا ويمكن بيان مشاركة غيره فيها وبتقدير عدم المشاركة فقد يمكن بيان اختصاص الآخر فضيلة اخرى ولا سبيل الى الترجيح بكثرت الفضائل لاحتمال ان يكون الفضيلة الواحدة ارجح من فضائل كثيرة یعنے فضیلت کا مسئلہ ایسا نہین کہ اس سے جزم اور یقین کا طمع کیا جائے بعقل کو فضیلت (بمعنے کثرت ثواب) پر طریق استدلال حاصل نہین - بلکہ یہ مسئلہ نقل سے مستند ہے - اور یہ مسئلہ وہ مسئلہ نہین کہ جسکے ساتھ عمل کا لگاؤ ہوتا کہ مجرد ظن ہی ہے اسکے لیے کافی سمجھا جائے کیونکہ احکام عملیہ کے لیے ظن ہی کفایت کرتا ہے بلکہ یہ مسئلہ علمی ہے (یعنے اعتقادی ہے) جس مین جزم اور یقین مطلوب ہے لیکن طرفین کے نصوص باہم متعارض ہونے کی وجہ سے قطعیت کا فائدہ نہین بخشتی قطع نظر متعارض ہونیکے وہ نصوص احاد اور ظنی الدلالۃ ہین +

نہایت امر یہ ہے کہ وہ نصوص اسباب کثرت ثواب کی اختصاص پر دلالت کرتے ہین مگر لیکن کثرت ثواب کے اسباب کا مرتب ہونا قطعا کثرت ثواب کا موجب نہین ہو سکتا - صرف ظن کا فائدہ دیتا ہے -

کیونکہ اجر اور ثواب خدا کی مہربانی پر موقوف ہے کسی خاص سبب پر منحصر نہین خدا چاہے تو ایک غیر مطیع کو ثواب
عطا فرمائے اور مطیع کو محروم رکھے اور امامت کا ثبوت اگرچہ قطعی ہے لیکن وہ قطعی ثبوت افضلیت کا نہین
ہو سکتا۔ کیونکہ امامت مفضول کی افضل کی موجودگی مین ہمارے اہل سنت وجماعت کے نزدیک جائز ہے۔
اور ناجائز ہونا اُسکا قطعی نہین۔ ہمنے سلف کو یہی کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ افضل ہین پہر حضرت
عمرؓ پہر حضرت عثمانؓ پہر حضرت علیؓ ہمارا اسلاف کے حق مین گمان نیک ہے اور اس امر کا مقتضی ہے کہ اگر انکو
پاس دلیل نہین ہوتی تو اس اعتقاد کا حکم نہ دیتے ہم انکے پیرو ہین ہمپر اس امر مین انکا اتباع واجب ہے
اور ہم اسکی اصل حقیقت کو خدا کے سپرد کرتے ہین ✤

آمدی کہتا ہے کہ تفضیل سے مراد ایک شخص کی خصوصیت ہے دوسرے سے کسی خاص صفت مین خواہ وہ اصلی
فضیلت ہو (یعنے ایک مین تو وہ صفت موجود ہو اور دوسرے مین مطلق پائی نہ جائے) جیسے کہ صفت علم
کی وجہ سے عالم جاہل سے افضل ہے کیونکہ صفت علم تو عالم مین موجود ہے اور جاہل مین موجود نہین یا بسبب
زیادہ ہونے کسی خاص سبب کے فضیلت ہو (یعنے ایک ہی صفت مین دونو شریک ہون لیکن ایک مین وہ
صفت زائد ہو اور دوسرے مین کم ہو) جیسے اعلم افضل ہے عالم سے بسبب زیادہ ہونے صفت علم کے اِسیر
اسوجہ سے صحابہ کرام کے درمیان کسیکی فضیلت کے بارہ مین قطعی حکم نہین لگایا جاتا۔ کیونکہ جو فضیلت
کہ کسی صحابی کے واسطے ثابت کی جاتی ہے اکثر ایسا ہی ان مین دوسرا بھی شریک پایا جاتا ہے اور اگر
بالفرض شریک نہین پایا جاتا تو کسی اور ایسی فضیلت سے ممتاز نظر آتا ہے کہ یہ اسکی فضیلت اس دوسرے
کی فضیلت کے مقابل ٹھیرتی ہے ✤

اور کثرت فضائل سے ترجیح نہین دیجا سکتی کیونکہ ممکن ہے کہ ایک ہی فضیلت باعث شرف کے بہت
سی فضیلتون پر راجح ہو۔ اور ایک فضیلت والے کو بہت سی فضیلتون والے سے منجانب اللہ ثواب
زیادہ حاصل ہوا ہو۔ پس فضیلت پر قطعیت کا حکم نہین لگایا جا سکتا۔ اسلیئے سلف مین خلفاء اربعہ
کی فضیلت کی نسبت متقدمین اہل سنت وجماعت مین مختلف مذاہب تھے۔

(۱) اکثر لوگ فضلہم علے ترتیب الخلافت کے قائل تھے اور ترتیب خلافت کے مطابق سب سے حضرت ابو بکر
صدیقؓ کو افضل سمجھتے ہین اور انکے بعد حضرت عمرؓ کو اور انکے بعد حضرت عثمانؓ کو اور انکے بعد حضرت مرتضیٰ
علیؓ کو ✤

(۲) بعض لوگ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو تو افضل سمجھتے تھے اور حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ کو مساوی جانتے
تھے امام مالکؒ کا بھی یہی عقیدہ تھا محقق دوانی شرح عقائد مین لکھتا ہے الا فضلیۃ بھذا الترتیب

عند الجمهور و نقل من مالکؒ التوقف بین عثمانؓ و علیؓ وقال امام الحرمین الغالب علی الظن ان ابا بکرؓ افضل من عمرؓ ثم یتعارض الظنون فی عثمانؓ و علیؓ یعنے جمہور کے نزدیک فضیلت ترتیب خلافت پر ہے اور امام مالکؒ سے نقل کیا گیا ہے توقف درمیان علیؓ اور عثمانؓ کے اور امام الحرمین کہتا ہے کہ ظن غالب یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ افضل ہیں حضرت عمرؓ سے اور پھر حضرت عمرؓ افضل ہیں اور پھر ظنون باہم متعارض ہیں درمیان حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے فخر الاسلام بزدوی کہتے ہیں کہ بعض اہل سنت والجماعت ان دونوں صاحبوں کو برابر سمجھتے تھے اور حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ پر فضیلت نہیں دیتے تھے چنانچہ امام ابو حنیفہؒ سے روایت ہے کہ انہ ما فضل عثمانؓ علی علیؓ یعنے وہ حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ پر فضیلت نہیں دیتے تھے علامہ ابن عبد البر استیعاب میں لکھتے ہیں قال ابو عمر وقف من اہل السنۃ فی علیؓ و عثمانؓ فلم یفضلوا احدا منہما علی صاحبہ منہم مالک بن انسؒ و یحیی بن سعید القطانؒ ۔

(۳) کوفہ کے اہل سنت وجماعت مثل سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ پر فضیلت دیتے تھے چنانچہ تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی میں سیوطی لکھتے ہیں وجزم الکوفیون و منہم سفیان الثوری بتفضیل علیؓ علی عثمانؓ یعنے کوفے کے لوگ کہ ان میں سے سفیان ثوری بھی ہیں بالجزم یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ سے افضل ہیں اور شرح عقاید جلالی میں لکھا ہے کہ ابو بکر خزیمہ بھی حضرت علیؓ ہی کی فضیلت کے قائل تھے عن ابی بکر خزیمۃ تفضیل علیؓ علی عثمانؓ شرح کبیر جوہر اللقانی سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداءً امام مالکؒ کا بھی یہی عقیدہ تھا بعد میں توقف کیطرف مائل ہوگئے تھے وقال بعض اہل السنۃ بتقدیم علیؓ علی عثمانؓ و بہ قال مالکؒ اولا ثم وقف امام عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ رائی الاظہار فی تفضیل علیؓ علی عثمانؓ میں لکھتے ہیں ۔ من بعد تفضیلنا الشیخان معتقدی + تفضیلہ قبل ذی النورین فی بابی (مرآۃ الجنان للیافعی) اکثر محدثین مثل حاکم وغیرہ بھی اسیکے قائل تھے (بستان المحدثین للمحدث الدہلوی) اس سے بھی زیادہ ایک اور ثبوت ملتا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کا بھی یہی مسلک تھا چنانچہ الخصائص میں امام نسائی لکھتے ہیں عن علاء بن عرار قال سألت بن عمر رضی اللہ عنہما وھو فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن علیؓ و عثمانؓ فقال اما علی فلا تسألنی عنہ انظر الی قرب منزلہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی المسجد بیت غیر بیتہ فاما عثمانؓ فانہ اذنب ذنبا عظیما تولی یوم التقی الجمعان فعفی اللہ عنہ و غفر لہ و اذنب فیکم دون ذلک فقتلتموہ

(۴) علامہ عبدالبر استیعاب میں لکھتا ہے کہ حضرت علیؑ و حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت میں بھی سلف کا مذہب مختلف تھا چنانچہ انکا قول ہے واختلف السلف ایضاً فی تفضیل علیؑ و ابی بکرؓ اسی کے ذیل میں لکھتے ہیں عن سلمان و ابی ذر و المقداد و عمار و خباب و جابر و حذیفة و ابی سعید الخدری و زید بن ارقم ان علی بن ابی طالبؑ ول من اسلم و فضله هولاء علی غیره یعنی سلمان فارسی اور ابی ذر غفاری اور مقداد و عمار بن یاسر و خباب و حذیفہ و ابی سعید خدری و زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالبؑ وہ شخص ہیں جو سب سے پہلے اسلام لائے ہیں اور یہ اصحاب حضرت علیؑ کو انکے غیر پر فضیلت دیتے ہیں ۔

علامہ عبدالبر استیعاب میں عبدالرزاق سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص عمرؓ کو ابوبکرؓ پر فضیلت دے تو میں اسکو منع نہیں کرتا اور اگر علیؑ کو ابوبکرؓ سے افضل سمجھے تو بھی میں اسکو منع نہیں کرتا اگر وہ ان دونوں سے محبت رکھے پس عبدالرزاق کہتا ہے کہ میں نے اس بات کو وکیع سے بیان کیا اسکو یہ بات نہایت پسند آئی ۔

(۵) امام تاج الدین سبکی کہ ہمارے علماء شافعیہ میں بڑے مستند شمار کیے جاتے ہیں طبقات الکبریٰ میں نقل کرتے ہیں کہ بعض متاخرین کا یہ مسلک تھا کہ حضرت حسنین علیہما السلام کو باعث جزئیت بضعة الرسول کے خلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضیلت دیتے تھے چنانچہ جلال الدین سیوطی الخصائص میں امام علم الدین عراقی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیدہ اور انکے بھائی ابراہیم باتفاق سب صحابہ سے افضل ہیں امام مالک کا قول ہے ما افضل علی بضعة من النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدا

(۶) تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی میں علامہ جلال السیوطی تحریر فرماتے ہیں حکی الخطابی عن بعض مشائخه انه قال ابوبکر خیر ۔ وعلی افضل غرضکہ ان سب تقریروں کا ماحصل یہ ہے کہ تفضیل ظنی ہے اور اسکے ظنی ہونے پر سلف نے اتفاق کیا ہے فضلهم علی ترتیب الخلافة قطعی نہیں اور ہمارے اہل سنت وجماعت اسکے برخلاف عقیدہ رکھنے والے کو بدعتی وغیرہ سے تعبیر نہیں کر سکتے ورنہ سلف صالحین تک اسکا اثر پہونچ سکتا ہے ۔

بعض لوگوں نے اس جگہ ایک اعتراض کیا ہے کہ فضیلت کے ظنی سمجھنے سے مخالفت اجماع کی لازم آتی ہے یہ روایات جو فضیلت کے ظنی ہونے کی بابت میں نقل ہوئے ہیں شاذ ہیں ۔ انکی طرف چنداں التفات نہیں کیا جاسکتا ۔ کیونکہ حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت پر اجماع ہو چکا ہے اور اجماع دلائل قطعیہ میں سے ہے پس افضلیت کو بھی قطعی سمجھنا چاہیے ۔

اسکا جواب یہ ہے کہ یہ صحیح ہے کہ اجماع دلیل قطعی ہے لیکن اجماع کے تمام اقسام قطعی نہیں چنانچہ کتب اصول فقہ میں اس کی مفصل بحث موجود ہے قطعی اسکو کہا جاتا ہے کہ جس مین اصلا اختلاف نہ ہو اور جس مین اختلاف ہو (اگرچہ وہ اختلاف شاذ ہی ہو) ظنی ہے اور قطعیت کی حد سے نکل جاتا ہے اگرچہ شاذ ہونیکی وجہ سے خلاف چندان قابل اعتماد بہی نہ ہو لیکن اس اجماع کا درجہ قطعیت سے گہٹا رہتا ہے +

علاوہ برین اگر اجماع ہوا بہی ہے تو اسی فضلیت ظنی پر ہوا ہے اور صاحبان اجماع نے اسکی قطعیت پر حکم نہین لگایا۔ چنانچہ ہم سابقا ائمہ کلام مثل ابوبکر باقلانی۔ اور امام الحرمین اور حجۃ الاسلام غزالی وغیرہ کے اقوال نقل کر چکے ہین انکے بیانون سے واضح ہوتا ہے کہ اس مسئلہ مین فضلیت انکے نزدیک صفت ظنیت سے محکوم بہ ہے نہ قطعیت حکم بعد از اجماع نہایت الامر یہ ہے کہ اجماع سے ترتیب خلافت کا ثبوت ملتا ہے نہ فضلهم علی ترتیب الخلافۃ کا چنانچہ پیشتر ثابت ہو چکا ہے کہ سلف کا حضرت عثمانؓ کے احق بالخلافت ہونے پر اجماع اور افضل ہونے پر اختلاف ہے وہیں ثابت ہوا کہ قطعیت خلافت سے افضلیت ہرگز لازم نہین آتی +

طالوت ایک مومن بادشاہ اور خلیفہ وقت تہا حضرت داؤد اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اسکے عہد مین موجود تہے اور اسکے تابع حکم تہے +

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ طالوت ان انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل تہا +

خلاصہ کلام یہ ہے کہ محققین اہل سنت وجماعت کے نزدیک فضیلت کی اصلیت خدا کو معلوم ہے کسی کو اسپر پوری اطلاع نہین +

خلفاء اربعہ کی مدح وثنا مین حدیثین وارد ہین۔ اور باہم متعارض ہین اور سلف کا افضلیت کی بارہ مین اختلاف ہے اور ایک بات پر اجماع قطعی نہین ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کون افضل اور اعلے ہے +

چونکہ افضلیت سے اکثریت ثواب مراد ہے۔ اکثریت ثواب کا ثبوت صرف مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے مل سکتا ہے۔ اور احادیث مین تعارض واقع ہے۔ پس جبکہ تعارض واقع ہو تو جانب اولے کو ترجیح دینا چاہیے اور احادیث قوی اور ضعیف کا خیال رکہنا چاہیے +

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل مین جو احادیث کہ وارد ہوئی ہین انکی نسبت علامہ ابن عبد البر الاستیعاب نے معرفۃ الاصحاب مین بذیل ترجمہ جناب امیر علیہ السلام لکہتے ہین۔ قال احمد بن حنبل و اسمٰعیل بن اسحاق القاضی و احمد بن علی بن شعیب النسائی و ابو علی النیسابوری لم یرد فی فضائل احد من الصحابۃ

بالاسانید الجیاد ماوردی فی فضائل علی بن ابی طالبؑ یعنی امام احمد بن حنبل و قاضی سمعیل بن اسحاق اور امام احمد بن علی بن شعیب النسائی- اور ابو علی نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہم کہتے ہین کہ جس قدر جید سندونکی ساتھ حدیثین جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام کے حقمین روایت ہوئی ہین ویسے کسی ایک صحابی کے حق مین نہین ہوئین +

اسکے ماسوا اگر جناب امیرؑ کے خصوصیات کو دیکھا جائے اور آپکے امور کثرت ثواب کے اسباب پر غور کی جائے تو جناب امیرؑ ہی افضل الناس بعد خیر البشر نظر آتے ہین +

لیکن اگر یہ خیال کیا جائے کہ کثرت ثواب کی وجہ سے افضل ہونا تو امر ظنی ہے تو اس خیال کے دور کرنے کے لیے ہم آپکے الاجمع مزایا الفضل و الخلال الحمیدہ کیطرف ایک نظر ڈالتے ہین جس سے ہمارا ظن بالکل رفع ہوجاتا ہے اور آپ کی افضلیت کا آفتاب یقین کی آنکھون مین چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے +

(ب) اب تتبع احوال جناب امیرؑ سے پیشتر ہم افضلیت کی اقسام بیان کرتے ہین ظاہر ہے کہ فضلیت باعتبار اپنے اقسام کے تین قسمون مین منحصر ہے - فضیلت نفسانی - اور فضیلت جسمانی - اور فضیلت خارجی +

ہم اس تیسرے باب مین اقسام ثلثہ فضیلت مین جناب امیرؑ کی فضلیت لوگون کو دکھائینگے - پہر چوتھے باب مین ہم آپ کے خصوصیات اور اسباب کثرت ثواب کو لوگون کی تشفی کے لیے نقل کرینگے +

اس باب مین ہم چند امور یعنے جناب امیرؑ کا ذکر داخل عبادت ہونا - اور انکی شان مین جس قدر حدیثیں وارد ہوئی ہین - انکی نسبت محدثین کی رائے - اور جناب امیرؑ کی مثل کسینے اکتساب فضائل نہین کیا - اور جناب امیرؑ کے فضائل و مناقب کا لا تحصے ہونا - اور جناب امیرؑ کا روحانی حلیہ - اور جناب امیرؑ کا جامع مدارج فضل ہونا بطور تمہید کے لکھکر پہر ہم آپکے فضائل نفسانی اور جسمانی اور خارجی کو تفصیل وار لکھینگے +

جناب امیر کا ذکر داخل عبادت ہونا

(۱) عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر اخوتی علیؑ و خیر اعمامی حمزۃؓ و ذکر علی عبادۃ (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار و المتقی فی کنز العمال) جناب ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ مین نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے تمام بھائیون مین سے بہتر علیؑ ہین اور تمام چچون سے بہتر حمزہؓ ہین اور علیؑ کا ذکر عبادت ہے +

(۲) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر علیؑ عبادۃ اخرجہ الدیلمی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علیؑ کا ذکر عبادت ہے

جناب امیرؑ کی شان میں جو احادیث کہ وارد ہوئی ہیں انکی نسبت محدثین کی رائے

اخرج الحاکم عن احمد بن حنبل قال ما ورد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الفضائل ما ورد لعلیؑ وکذلک قال اسمعیل بن اسحاق القاضی وابوعلی النیسابوری واحمد بن شعیب النسائی لم یرد فی حق احد من الصحابۃ بالاسانید الجیاد اکثر مما جاء فی علیؑ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب للعلامۃ ابن عبدالبر وصواعق محرقہ للعلامۃ ابن حجر والخوارزمی ومحمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب والثعلبی فی تفسیرہ وابن طلحہ الشافعی فی مطالب السئول) حاکم امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسیکے لیے اسقدر فضائل نہیں وارد ہوئے جسقدر کہ جناب امیر علیہ السلام کے لیے وارد ہوئے ہیں اسمعیل بن اسحاق القاضی اور ابوعلی نیشاپوری بھی یہی کہتے ہیں اور امام احمد بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ صحابہ میں سے کسی کی شان میں جناب امیرؑ کی شان سے زیادہ حدیثیں جید اسانید کے ساتھ روایت نہیں ہوئیں ✦

قال عبداللہ بن مسلم بن قتیبۃ فی کتاب الامامۃ والسیاسۃ ان رجلا من ہمدان یقال لہ برد قدم علی معاویۃ فسمع عمرو بن العاص یقع فی علیؑ فقال لہ یا عمرو ان اشیاخنا سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ افحق ذلک ام باطل قال عمرو حق وانا زیدک انہ لیس احد من صحابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ مناقب مثل مناقب علیؑ الا انہ شارک فی قتل عثمانؓ رضی اللہ عنہ عبداللہ بن قتیبہ کتاب الامامۃ والسیاسۃ میں لکھتے ہیں کہ ہمدان کا ایک باشندہ جسکا نام برد تھا معاویہ کے پاس گیا اس نے سنا کہ عمرو بن العاص جناب امیر علیہ السلام کو برا بھلا کہہ رہا ہے برد کہنے لگا اے عمرو ہمارے بزرگوں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے آیا یہ بات سچ ہے یا جھوٹ ہے عمرو بن عاص کہنے لگا میں تجھے اس سے بھی بڑھکر سناؤں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کے مناقب اتنے نہیں ہیں جسقدر کہ جناب امیرؑ کے مناقب ہیں۔ مگر کیا کریں وہ حضرت عثمانؓ کے قتل میں شریک ہوئے ہیں ✦

جناب امیرؑ کی مانند کسی نے اکتساب فضائل نہیں کیا

عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکتسب مکتسب مثل فضل علیؑ یھدی صاحبہ الی الھدی و یردہ عن الردی (اخرجہ الطبرانی) عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہتے ہیں کہ جناب سرور انبیا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کسی شخص نے علیؑ کی مثل فضل کا اکتساب نہیں کیا وہ اپنے دوست کو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے اور برائی سے پھیرتا ہے۔

جناب امیرؑ سے فضائل میں نہ پہلے لوگ سبقت لے گئے ہیں نہ پچھلے لوگ ان کو پہونچ سکیں گے

عن الحسنؑ انہ قال حین قتل علیؑ لقد فارقکم رجل ما سبقہ الاولون ولا یدرکہ الآخرون (اخرجہ احمد والنسائی والدولابی والطبرانی فی الکبیر وابن جریر الطبری فی تاریخہ) جبکہ جناب امیر علیہ السلام شہادت پا گئے حضرت امام حسن علیہ السلام خطبہ میں کھڑے ہو کر فرمانے لگے اے لوگو تم سے آج ایک ایسا آدمی جدا ہو گیا ہے کہ پہلے لوگ اس سے کسی بات میں بڑھے ہوئے نہیں تھے اور نہ پچھلے ان تک نہ پہونچ سکیں گے۔

جناب امیرؑ کے فضائل کا لا تحصی ہونا

عن مجاھد سال رجل من ابن عباسؓ سبحان اللہ ما اکثر فضائل علیؑ وانی لاظنھا ثلثۃ الاف فقال لہ ابن عباس ھی ثلاثین الف اقرب من ثلاثۃ الاف ثم قال ابن عباس لو کان الشجر اقلام والبحر مداد والانس کتاب والجن حساب ما احصوا فضائل علی بن ابی طالب (اخرجہ سبط ابن الجوزی) مجاہد کہتے ہیں ابن عباسؓ سے ایک شخص نے کہا سبحان اللہ جناب امیرؑ کے فضائل کتنے بہت ہیں میرا خیال ہے کہ تین ہزار ہوں گے ابن عباسؓ نے کہا تین ہزار کیا تیس ہزار کے قریب ہوں گے پھر ابن عباسؓ کہنے لگے اگر دنیا کے تمام درخت قلم بن جائیں اور سمندر سیاہی ہو جائیں اور انسان لکھنے والے اور جن حساب کرنیوالے ہوں تو بھی علیؑ کے فضائل کو احصی نہیں کر سکیں گے۔

(۲) عن علی بن الحسینؑ عن ابیہ عن جدہ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ جعل لاخی علیؑ فضائل لا تحصی کثرۃ فمن ذکر فضیلۃ من فضائلہ مقرا بھا غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ومن کتب فضیلۃ من فضائلہ لم تزل الملائکۃ تستغفر لہ ما بقی لتلک الکتابۃ رسم ومن استمع الی فضیلۃ من فضائلہ غفر اللہ لہ الذنوب التی اکتسبھا بالاستماع ومن نظر الی فضیلۃ من فضائلہ غفر اللہ لہ الذنوب التی اکتسبھا بالنظر ثم قال النظر الی علی بن ابی طالب عبادۃ وذکرہ عبادۃ ولا یقبل اللہ ایمان عبد الا بولایۃ علیؑ والبراءۃ عن اعدائہ (اخرجہ الخوارزمی ومحمد بن یوسف الکنجی

الشافعی والحافظ الصمدانی نے فی مناقب جناب زین العابدین اپنے والد ماجد جناب امام حسینؑ سے اور وہ انکے جد امجد
امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ پروردگار عالم نے میری بھائی علی کے فضائل
اسقدر بنائی ہین جنکی کثرت کا احصی نہین ہوسکتا پس جو شخص اسکے فضائل مین سے کسی ایک فضیلت کو اقراری ہو کر لکھے اللہ
اسکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیگا۔ اور جو شخص اسکے فضائل مین سے کسی ایک فضیلت کو لکھتا ہے جب تک کہ وہ لکھتا رہتا
ہے فرشتے اوس کے گناہون کے لیے خدا سے مغفرت مانگتے رہتے ہین اور جو شخص کہ اُسکے فضائل مین سے کسی ایک
فضیلت کو سُنتا ہے خدا تعالی اُسکے وہ گناہ جو کہ اوسنے اپنی کانون سے بذریعہ ناجائز کلام سننے کے کئے ہین بخشدیتا
ہے۔ اور جو شخص کہ اوسکے فضائل مین سے کسی ایک فضیلت کیطرف نگاہ کرتا ہے تو خدا تعالی اوسکے وہ گناہ جو
کہ اوسنے اپنی آنکھون سے بذریعہ ناجائز نگاہ کرنیکے کئے ہین بخشدیتا ہے پھر ارشاد کیا کہ علیؑ ابن ابی طالب کیطرف دیکھنا
عبادت ہے اور اُسکا ذکر خدا کی بندگی ہے خدا تعالی کسی مومن کے ایمان کو قبول نہین کرتا مگر علیؑ کی دوستی اور اُسکے
دشمنون کو بیزار ہونیکے وجہ سے **تنبیہ** علی العموم فضائل تین قسم پر ہین۔ فضائل نفسانی۔ فضائل جسمانی۔ فضائل
خارجی۔ فضائل نفسانی سے وہ فضائل مراد ہین جنکا تعلق نفس ناطقہ انسانی سے ہوتا ہے جنکو اخلاق حسنہ
سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اصل اصول فضائل وہی ہین انہین کی وجہ سے انسان رتبہ بہیمی سے درجہ ملکوتی حاصل کرتا
ہے فضائل جسمانی سے وہ فضائل مراد ہین جنکا تعلق انسان کے جسم کے ساتھ ہوتا ہے جیسے جسم کا سڈول ہونا
جسکو حسن اور خوبصورتی سے تعبیر کیا جاتا ہے اور قوت بدن وغیرہ ❖

فضائل خارجی سے وہ فضائل مراد ہین جنکا تعلق نہ انسان کے روح سے ہوتا ہے اور نہ جسم سے بلکہ انسان کے
جسم و جان سے الگ ایسی اسباب انسان کے لئے فراہم ہوجاتے ہین جنکی وجہ سے وہ اپنے ہم جنسون سے افضل سمجھا
جاتا ہے جیسے حسب و نسب کا کھرا پن۔ قرابت کا اچھا ہونا۔ اولاد کا صالح ہونا۔ بیوی کا نیک ملنا۔

قبل اسکے کہ ہم جناب امیر علیہ السلام کے فضائل نفسانیہ کے لکھنے کو شروع کرین مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم
آپ کی روحانی تصویر جسکو روحانی حلیہ بھی کہا جاسکتا ہے لوگون کی نگاہون مین جلوہ گر کرین آپکا جسمانی
حلیہ فضائل جسمانیہ مین لکھا جائیگا۔

جناب امیر علیہ السلام کا روحانی حلیہ

(۱) قیل لمعاویۃ قال لضرار الصدائی یا ضرار صف لی علیاً فقال اعفنی یا امیر قال لتصفنه
قال اما اذ لابد من وصفه کان واللہ بعید المدی۔ شدید القوی۔ یقول فصلاً ویحکم عدلاً۔
ینفجر العلم من جوانبه وینطق الحکمة من لسانه یستوحش من الدنیا و زهرتها و یانس باللیل و وحشته

وكان غزير العبرة ـ طويل الفكرة ـ تعجبه من اللباس ما قصر ومن الطعام ما خشن ـ كان فينا كاحدنا
يجيبنا اذا سألناه ـ ويأتينا اذا دعوناه ـ ونحن والله مع تقربه ايانا وقربه منا ـ لا نكاد نكلمه هيبة
له ـ يعظم اهل الدين يقرب المساكين ـ لا يطمع القوي في باطله ـ ولا ييأس الضعيف عن عدله
ولقد رأيته في بعض مواقفه ـ وقد ارخى الليل سدوله ـ وغارت نجومه ـ قابضا على لحيته يتململ
تململ السليم ـ ويبكي بكاء الحزين ـ ويقول يا دنيا غري غيري ـ الي تعرضت ـ ام الي تشوقت ـ هيهات
هيهات ـ قد بائنتك ثلاثا لا رجعة فيها فعمرك قصير ـ وخطرك كثير ـ آه آه ـ من قلة الزاد ـ وبعد
السفر ـ فبكى معاوية فقال رحم الله ابا حسن كان والله كذلك فكيف حزنك عليه يا ضرار ـ قال
حزن من ذبح ولدها في حجرها (اخرجه الدولابي وابو عمر وابن عبد البر في الاستيعاب في المنتقى
في كنز العمال وابن حجر في صواعق المحرقة) لکھتے ہین کہ امیر معاویہ نے ضرار صدائی سے کہا ای ضرار
مجھ سے علی علیہ السلام ہے کہ اوصاف بیان کر ضرار نے کہا اے امیر مجھے اس سے معاف رکھ ۔ معاویہ نے کہا تجھے
ضرور انکے اوصاف بیان کرنا ہونگے ۔ ضرار نے کہا جبکہ مجھے انکے اوصاف بیان کرنے پر مجبور ہی کیا جاتا ہے
تو واللہ وہ دور کے کام والے اور بڑی قوتون والے تھے بزرگی سے بات کرتے تھے اور عدل سے حکم دیتے تھے
علم کا دریا انکے دل سے موج زن تھا ۔ حکمت انکی زبان سے بولتی تھی ۔ وہ دنیا اور دنیا کی خوبیون سے گریز کرتے
تھے ۔ وہ اندھیری رات اور اسکی وحشت سے مانوس تھے ۔ وہ رونے کو پسند کرتے تھے ۔ اور دور و دراز فکر مین
ڈوبے رہتے تھے ۔ انکو کپڑا چھوٹا اچھا لگتا تھا ۔ اور انکو کھانے مین کرخت چیز بھلی معلوم ہوتی تھی ۔ وہ
ہم مین ہمارے جیسے تھے ۔ وہ ہمکو جواب دیتے تھے جبکہ ہم انسے پوچھتے تھے ۔ وہ ہمارے پاس آتے تھے
جب ہم انکو بلاتے تھے خدا کی قسم ہے کہ ہم باوجود انکے قرب کے انکی ہیبت کی وجہ سے ان سے کلام نہین
کر سکتے تھے وہ اہل دین کی تعظیم کرتے تھے مسکینون کو اپنے پاس بٹھاتے تھے ۔ انکے خوف سے کوئی زبردست
اپنی بیہودگی کی خواہش دل مین نہین لا سکتا تھا ۔ ضعیف انکے عدل سے نا امیدی کا مونہہ نہین
دیکھتا تھا ۔ مینے انکو بعض مقامات پر دیکھا جبکہ رات کا گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا ۔ اور ستارے سیاہی
مین ڈوبے ہوئے تھے وہ اپنی ریش مبارک کو پکڑے ہوئے آہستہ آہستہ ہل رہے تھے ۔ اور نرم آواز سے رو
رہے تھے ۔ اور فرما رہے تھے ۔ ای دنیا ! میرے سوا کسی اور کو فریب دے ۔ میرے کیون سامنے آئی ہے یا
مجھ سے شوق رکھتی ہے ۔ افسوس افسوس مینے تجھے تین طلاقین دی ہین جن مین ہرگز رجعت کی گنجایش
نہین ۔ تیری عمر بہت تھوڑی ہے ۔ اور تیرے دکھ بہت بڑے ہین ۔ آہ آہ ۔ تھوڑا زاد ہے ۔ اور دور کا
سفر ہے ۔ امیر معاویہ سنکر رونے لگا ۔ اور کہنے لگا خدا ابو الحسن پر رحم کرے ۔ واللہ وہ ایسے ہی تھے ۔

ای ضرار انکے مرنے سے تجھکو کیسا رنج ہوا ہے ضرار کہنے لگا ایسا رنج ہے کہ جس طرح سے کسی عورت کی گود میں اسکا بیٹا ذبح کیا جائے ۔

(۲) عن سعید بن العاص قال قلت لعبد بن عیاش بن ابی ربیعة الاتخبرنی عن ابی بکرؓ و علیؓ فان ابا بکرؓ کان له السن والسابقة مع النبی صلی الله علیه وسلم ثم ان الناس صاغیه الی علی فقال ای ابن اخی کان له والله ما شئت من ضرس قاطع البسطة فی النسب وقرابته من رسول الله صلی الله علیه وسلم ومصاهرته والسابقة فی الاسلام والعلم والفقه فی السنة والنجدة فی الحرب والجود بالماعون (اخرجه احمد والذهبی) سعید بن العاص سے نقل ہے کہ مینے عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ سے پوچھا مجھ سے علیؓ اور ابوبکرؓ رضی اللہ تعالی عنہما کا حال بیان کر کہ باوجود اسکے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ معمر بھی تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے مین سبقت بھی رکھتے تھے ۔ پھر لوگ جناب علیؓ کے کیوں زیادہ مشتاق تھے عبداللہ بن عیاش کہنے لگے ای میرے بھتیجے جو بات کہ تجھے پسند آتی ہو اسی قدر علیؓ کے بزرگ تھے نسب کا بہرا پن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت حضرت کی دامادی سے مشرف ہوئے اسلام مین سبقت ۔ قرآن کا علم سنت مین تفقہ حرب مین بہادری بخشش مین جود ۔

(۳) عن ابن عباس رضی الله تعالی عنه وقد ساله الناس ای رجل کان علیاً قال کان قد ملاء جوفه علماً وحلماً وباساً ونجدة مع قرابته من رسول الله صلی الله علیه وسلم (اخرجه احمد) ومحب الطبری فی الریاض النضرة ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے ان سے پوچھا جناب علیؓ کیسے تھے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شرف قرابت کے ساتھ انکا پیٹ علم اور حکمت اور ہیبت اور شجاعت سے بھرا ہوا تھا ۔

(۴) عن ابن عباسؓ فی علیؓ بن ابی طالب کان والله یشبه القمر الباهر والاسد الخادر والفرات الزاخر والربیع الماطر الباکور الربیع الابرار من الدابا لتاسع والسبعین) ابن عباسؓ سے جنابؓ کی شان کے متعلق روایت ہے کہ واللہ حضرت علی علیہ السلام چودھوین رات کے چاند اور بن کے شیر اور موجزن تے دریا اور صبح کے برستے ہوئے ابر کے مشابہ تھے ۔

جناب امیر علیہ السلام کا جامع مدارج فضل ہونا

مدارج فضل کے متعین کرنے مین لوگون نے بہت کچھ طبع آزمائی کی ہے ۔ لیکن خدا تعالی نے قرآن مجید مین جنکا ذکر کیا ہے حقیقۃً وہی مدارج فضل ہین ہمارے انسانی قیاس سے ایسے مدارج کا مقرر کرنا صرف

باعتبار ہی ہے ❖

جب ہم خداوند ذوالجلال کے کلام پاک کو پڑھتے ہین تو آیہ وافی ہدایہ اولئک الذین انعم اللہ علیہم من النبیین و الصدیقین
والشہداء و الصالحین سے ہماری سرگشتہ عقل کو یہ پتہ ملتا ہے کہ حقیقتاً مدارج فضل چار ہین اور بس ۔ مرتبہ انبیا
علیہم السلام ۔ مرتبہ صدیقین ۔ مرتبہ شہدا ۔ مرتبہ صالحین ❖

اس بات پر تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ اس آیت مین ۔ صدیقین اور شہداء ۔ اور صالحین انبیا سے مغایر
ہین ۔ لیکن ان صفات ثلٰثہ مین مفسرین کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک ان تینون اوصاف سے موصوف
واحد مراد ہے ۔ اور بعض کے نزدیک ہر صفت سے موصوف جداگانہ مراد ہے یعنی صدیق اور ہین اور شہید
اور ہین ۔ اور صالحین اور ہین ❖

اگر خداوند تعالی اپنے کرم عمیم سے کسی اپنے خاص بندے کو یہ تینون اوصاف عطا فرمائے ۔ تو کیا کہنا ہے
جناب امیر علیہ السلام کی ذات مستجمع الصفات مین بجز منصب نبوت کے یہ تینون اوصاف بفحوای نور
علی نور ۔ موجود تھے ۔

(اول) صدیق ۔ یعنے جسکی عادت پر صدق غالب ہو ۔ صدق مومنون کی صفات فاضلہ مین سے ایک ممتاز
صفت ہے کیونکہ ایمان کی تکمیل تصدیق بالقلب کے سوا نہین ہو سکتی ❖

بعض مفسرین کا قول ہے کہ صدیق سے وہ شخص مراد ہے کہ تمام امور دین کی تصدیق کرے اور دین کے
کسی امر مین شک نہ لائے چنانچہ آیتہ والذین آمنوا باللہ و رسلہ اولئک ہم الصدیقون سے یہی معنے
ثابت ہوتے ہین ❖

مفسرین نے صدیقین سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضل اصحاب مراد لیے ہین ❖

بعض کے نزدیک صدیق اسکو کہتے ہین جو اسلام لانے مین سب پر سبقت رکھتا ہو اور سب سے پہلے رسول
کی تصدیق کرے ❖

جناب امیر علیہ السلام کیا بوجہ سبقت اسلام اور کیا باعتبار تصدیق امور دین ۔ سرگروہ افاضل اصحاب سرور
عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر اور تمام صدیقون سے افضل اور سید الصادقین تھے ❖

(۱) عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ فی قولہ تعالے یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین
قال مع علی لانہ سید الصادقین (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ وابو نعیم فی الحلیۃ الاولیاء وابن عساکر و
ابوبکر بن مردویہ والسیوطی فی تفسیر الدر المنثور وسبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ) عبد اللہ
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیت یعنی کہ ای وہ لوگو تم ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور سچون

کے ساتھ ہو جاؤ) یعنے جناب علی کے ساتھ ہو جاؤ کیونکہ وہ تمام سچون کے سوار تھے ⁂

(۲) عن سلمان الفارسی و ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت اول من امن بی و صدق و انت صدیق الاکبر (اخرجہ الحاکم والدیلمی والطبرانی فی ریاض النضرۃ) سلمان فارسی اور ابوذر غفاری رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا کہ تو وہ شخص ہے جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے اور میری تصدیق کی ہے اور تو صدیق اکبر ہے

(۳) عن عباد بن عبد اللہ قال علی انا عبد اللہ و اخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انا صدیق الاکبر لا یقولہا ذلک غیری الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد فی المناقب والنسائی فی الخصائص والحاکم فی المستدرک والحافظ ابو زید عثمان بن ابی شیبۃ فی سننہ و ابن عاصم فی السنۃ والحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ والعقیلی) عباد بن عبد اللہ کہتے ہین کہ جناب امیر فرماتے تھے مین خدا کا بندہ اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہون اور مین صدیق اکبر ہون یہ بات میرے سوا کوئی نہین کہہ سکتا مگر جھوٹ بولنے والا مین نے سب سے پہلے سات برس نماز پڑھی ہے ⁂

(۴) عن ابن عباس و ابی لیلی قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصدیقون ثلاثۃ حبیب النجار مومن الیاسین و حزقیل مؤمن آل فرعون و علی ابن ابی طالب و ھو افضلہم (اخرجہ النجار عن ابن عباس و احمد عن ابی لیلی) صواعق محرقہ ابن عباس اور ابو لیلے رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدیق تین ہین حبیب النجار جو یاسین مین مسیح پر ایمان لانیوالا اور حزقیل آل فرعون مین جناب موسی علیہ السلام پر ایمان لانیوالا۔ اور علی بن ابیطالب اور وہ ان سے افضل ہے ⁂

(۲) شہید اسکے معنی مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ شہید کے معنے اور شاہد کے معنے ایک ہین یعنی رسالت پر شہادت دینے والا اور بعض نے کہا مقتول فی سبیل اللہ مراد ہے۔ یہ دونو معنے جناب امیر علیہ السلام کی ذات اقدس پر صادق آتے ہین ⁂

شہید بمعنے شاہد:

عن عباد بن عبد اللہ الاسدی قال سمعت علیا یقول ھو علی المنبر ما من قریش رجل الا و قد نزلت فیہ آیۃ او آیتان فقال رجل فما نزل فیک فغضب ثم قال اما انک لو لم تسالنی علی رؤس القوم ما حدثتک ویحک ھل تقرء سورۃ ھود ثم قرء افمن کان علی بینۃ من ربہ و یتلوہ شاھد منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بینۃ من ربہ و انا شاھد منہ اخرجہ ابن مردویہ و فقیہ ابن مغازلی

وابن ابی حاتم وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور والثعلبی فی تفسیرہ والواحدی فی اسباب النزول و
ابن جریر الطبری وابن منذر ابوالشیخ وابن مردویہ صاحب تفسیر معالم التنزیل) عباد بن عبداللہ الاسدی
کہتے ہین مینے جناب امیر علیہ السلام کو منبر پر فرماتے ہوئے سُنا کہ قریش مین سے کوئی آدمی ایسا نہین ہے جسکی
حق مین ایک یا دو آیتین نازل نہوئی ہون ایک شخص نے پوچھا آپ کی شان مین کون سی آیت نازل ہوئی
ہے جناب امیرؑ نے غصے ہوکر فرمایا اگر تونے سب کے سامنے نہ پوچھا ہوتا تو مین ہرگز تجھے نہ بتاتا - افسوس ہے تو نے
سورہ ہود کو نہین پڑہا افمن کان علے بینۃ من ربہ ویتلوہ شاہد منہ یعنے آیا جو شخص کہ اپنے رب کے دلیل روشن
پر ہے اور اسی کے متصل ایک گواہ آئے اسی کیطرف سے پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو علی بینۃ من
ربہ ہین اور یتلوہ شاہد منہ مین ہون +

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ افمن کان علے بینۃ من ربہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
ویتلوہ شاہد منہ علی بن ابی طالب خاصۃ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ جو شخص کہ اپنے رب کے دلیل روشن پر ہے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اسی کے متصل ایک
گواہ آئے اسی کی طرف سے وہ علی بن ابیطالب ہین خاصۃً +

شہید بمعنے مقتول فی سبیل اللہ +

عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم التزم علیاً وقبلہ وھو
یقول بابی الوحید الشہید (اخرجہ ابویعلی) جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جناب امیرؑ کو گلے سے لگائے ہوئے ہین اور انہین
چومتے ہین اور فرماتے ہین میرا باپ قربان ہو اکیلا ہے اور شہید ہونیوالا ہے +

جناب امیر علیہ السلام کی شہادت کی نسبت حضرتؐ نے بہت سی پیشین گوئیان فرمائی ہین وہ سب حدیثین
اپنے مقام پر درج ہین +

(سوم) مرتبہ صالحین کا ہے جسکی تعریف یہ ہے الصالح ھو الذی یکون صالحاً فی اعتقادہ وفی عملہ
یعنے صالح وہ ہے جو اپنے عقائد اور اعمال مین صالح ہو - کیونکہ جہل سے فساد فی الاعتقاد ہے - اور معصیت
سے فساد فی العمل پیدا ہوتا ہے - جناب امیر علیہ السلام باب حکمت تہے اسلیے فساد فی الاعتقاد سے محفوظ
تہے - اور دامن معصیت سے طاہر تہے اسلیے فساد فی العمل سے معصوم تہے کیون نہ ہو جسکو خدای پاک اپنی
کلام مجید مین صالح المومنین کا لقب عطا فرمائے اس سے فساد فی الاعتقاد اور فساد فی العمل کس طرح سے
ظاہر ہو سکتا ہے صدق اللہ وصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ عن ابی سعید الخدری قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت فی علی خمسا ھو احب الی من الدنیا وما فیھا فاما الخامسۃ فلست اخشیٰ ان یرجع زانیا بعد احصان ولا کافرا بعد ایمان (اخرجہ احمد فی المناقب) یعنے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی کو پانچ باتین ایسی عطا ہوئی ہین کہ وہ تمام دنیا وما فیہا سے مجھے محبوب ہین چنانچہ پانچوین ان مین سے یہ ہی کہ مجھے اسپر ہرگز خوف نہین کہ وہ سیر پارسا ہونیکے بعد زنا کی طرف رجوع کرے اور ایمان لانے کے بعد کفر کیطرف لوٹ جاے ÷

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قولہ تعالیٰ ھو مولاہ وجبریل وصالح المؤمنین قال ھو علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویہ وابن عساکر) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کی تفسیر مین (کہ وہ اللہ اسکا مددگار ہے اور جبریل اور مومنون کا نیکو کار) مومنون کے نکوکار سے علی بن ابیطالب مراد ہین ÷

عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وصالح المومنین علی بن ابی طالب (اخرجہ ابو نعیم وابن ابی حاتم والمتقی فی کنز العمال) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صالح المومنین علی ابن ابیطالب ہین پس ثابت ہوا کہ جناب امیر علیہ السلام جامع صفات ثلاثہ تھے جنکا خدا نے اپنی کلام پاک مین ذکر کیا ہے

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل نفسانی کا بیان

جناب امیر کے فضائل علمیہ کا بیان

ظاہر ہے کہ جناب مرتضے علیہ التحیۃ والثنا کو حسب ارشاد حضرت باری عز اسمہ (قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون) یعنے کہدی اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا برابر ہو سکتے ہین وہ لوگ جو جانتے ہین اور وہ لوگ کہ نہین جانتے اور بمجرا اے یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات یعنے خداوند تعالیٰ و تقدس بلند کرتا ہے ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین تم سے اور وہ لوگ کہ انکو علم دیا گیا ہے . سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر فضیلت حاصل ہے اسکا مجملا ذکر یہ ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام اصل فطرت مین ذکی الطبع پیدا ہوئی تھی جسکی وجہ سے پروردگار نے انکو استعداد علمی اور قابلیت نہایت اعلیٰ درجہ کی عطا کی تھی - اور جناب سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام حکما وعقلا اور انبیا کرام کی سرآمد تھی اور حضرت علی نے ابتدا سن تمیز بلکہ بعد ولادت سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کنار عاطفت مین تربیت پائی تھی۔ اور حصول علم مین ہمیشہ سے انکی طبیعت راغب تھی۔ کبھی مثل دوسری اطفال کی لہو لعب کیطرف مائل نہین ہوئی۔ اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی انکی تعلیم اور تربیت مین ہمیشہ کوشش بلیغ فرماتے تھے۔ اسوجہ سے جناب علی علیہ السلام کو وہ تعلیم حاصل ہوئی کہ جس مین تمام عقلاء زمانہ حیران رہ گئے۔ بلکہ جناب امیر علیہ السلام کو علم و فضل مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ خیال کرنا چاہیئے کہ جس علم کیطرف نگاہ اٹھا کر دیکھا جائے حضرت امیر علیہ السلام کو اس مین دستگاہ تام معلوم ہوتی ہے یہ مرتبہ دوسرے اصحاب کبار کو حاصل نہین ہوا۔ اول تو تمام صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت مین بعد بلوغ مشرف ہوئے ہین اور جناب امیر پانچ برس کے سن سے حضور مین رہے ہین۔ دوم حضرت امیر کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مصاحبت شبانہ روز حاصل تھی۔ اور دوسرے اصحاب اس شرف دائمی سے معذور تھے کبھی انکو حضور نبوی مین باریابی نصیب ہوتی تھی اور کبھی اس سعادت سے محروم رہتی تھی۔ اور حضرت علی ہر وقت حاضر ہو سکتے تھے ✤

اب ہم جناب امیر علیہ السلام کے فضائل علمی کا حال کسیقدر شرح و بسط کے ساتھ لکھتے ہین۔ اول ہم ان احادیث اور اقوال صحابہ کو پیش کرتے ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام تمام صحابہ کرام سے اعلم تھے اور بفحوای آیہ واتی ہدایہ ومن یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا سب صحابہ پر فضیلت رکھتے ہین ✤

جناب امیر علیہ السلام کا سب صحابہ سے اعلم ہونا

(۱) اخرج البزار عن جابر بن عبد اللہ والعقیلی وابن عدی عن ابن عمر والطبرانی عن کلیہما و الحاکم عن علیؑ وابن عمر والبغوی وابو نعیم عن علی قالوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا مدینۃ العلم وعلی بابہا وزاد البغوی فی روایۃ علی والطبرانی فی روایۃ ابن عباس مرفوعا فمن اراد العلم فلیات من بابہا وصححہ الحاکم ورواہ الجماعۃ وحسنہ الحافظان العلائی وابن حجر العسقلانی)

بزار نے جابر بن عبد اللہ سے اور عقیلی اور ابن عدی نے ابن عمر سے اور طبرانی نے دونون سے اور حاکم نے جناب علیؑ سے اور ابن عمر سے اور امام بغوی نے اور ابو نعیم نے جناب علی سے روایت کیا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین علم کا شہر ہون علی اسکا دروازہ ہے امام بغوی نے جو روایت جناب علیؑ سے کی ہے اور طبرانی نے عبد اللہ بن عباسؓ کی روایت مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف مرفوع کرکے یہ الفاظ زیادہ روایت کیے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص علم تک پہونچنا چاہتا ہو اسے

کو چاہیے کہ اسکے دروازہ سے داخل ہو حاکم نے اس حدیث کو صحیح لکھا ہے اور ایک جماعت نے اسکی روایت کی ہے اور علائی اور ابن حجر عسقلانی دونون حافظان حدیث نے اس حدیث کے حسن ہونیکی بابت کہا ہے +

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا دار الحکمۃ و علی بابہا (اخرجہ الترمذی و ابو نعیم) جناب امیر سے روایت ہی کہ سرور دین پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین حکمت کا گھر ہون اور علی اسکا دروازہ ہے +

(۳) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعلم امتی بعدی علی بن ابیطالب (اخرجہ الدیلمی) سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت مین میرے بعد سب سے زیادہ علم والا علی بن ابی طالب ہے +

(۴) عن ابن عباس قال واللہ لقد اعطی علی اعشار علم ایم اللہ لقد شارککم فی عشر العاشر (استیعاب بن عبد البر) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ خدا کی قسم ہے کہ علی کو علم کی دہائیان دی گئی ہین اور خدا کی قسم ہے کہ تمکو دسوین حصہ مین شریک کیا ہے +

(۵) عن ابن عباس قسم علی الناس خمسۃ اجزاء فکان لعلی اربعۃ اجزاء و لسائر الناس جزء شارکھم علی فیہ فکان اعلمھم (اخرجہ البزار) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہین کہ لوگون کا علم پانچ حصون پر منقسم کیا گیا اور چار حصے جناب علی کو دیئے گئے اور تمام لوگون کو ایک حصہ دیا گیا اور اس مین بھی جناب علی کو شریک کیا گیا پس وہ ان سے اس حصہ مین بھی زیادہ علم والے تھے +

(۶) عن الحسن بن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب اعلم الناس باللہ و اعظم الناس حبا و تعظیما لاھل لا الہ الا اللہ (اخرجہ ابو نعیم فی فضائل الصحابہ) جناب حسن علیہ السلام سے منقول ہی کہ خواجہ ہر دوسرا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ علی بن ابی طالب تمام لوگون سے خدا کے ساتھ زیادہ تر علم رکھنے والے ہین اور سب لا الہ الا اللہ کہنے والون سے زیادہ تعظیم اور محبت کے لائق ہین +

(۷) عن عبد اللہ بن مسعود قال کنت عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فسئل عن علی فقال قسمت الحکمۃ عشرۃ اجزاء فاعطی علی بن ابی طالب تسعۃ اجزاء و الناس جزء واحد (اخرجہ الدیلمی) عبد اللہ بن مسعود کہتے ہین کہ مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بیٹھا

ہوا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جناب علی کی نسبت پوچھا گیا حضرتؐ نے فرمایا کہ حکمت دس حصوں پر تقسیم کی گئی ہے پس علی کو نو حصے سکے دیئے گئے اور ایک حصہ سب لوگوں کو دیا گیا ۔

(۸) عن عبد الملک بن ابی سلیمان قال قلت لعطاء اکان فی اصحاب محمد اعلم من علی بن ابی طالب قال واللہ ما اعلم (استیعاب) عبد الملک بن ابی سلیمان کہتا ہے کہ مینے عطا سے پوچھا کہ جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین کیا کوئی شخص علی بن ابیطالب سے زیادہ تر علم والا تھا عطا نے جواب دیا خدا کی قسم ہے مین نہین جانتا ۔

(۹) عن مسروق قال شاممت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوجدت علمهم انتهی الی عمر و عبد اللہ ابن مسعودؓ و ابی الدرداء و معاذ بن جبل و زید بن ثابت و علی بن ابی طالب ثم شاممت هؤلاء فوجدت علمهم انتهی الی الرجلین علی و عبد اللہ بن مسعود ثم شاممت الاثنین فوجدت یفضل علیؑ علی عبد اللہ (اخرجه الخوارزمی فی المناقب) مسروق سے روایت ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ ان کا علم عمر رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن مسعود اور ابو الدرداء اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور جناب علی کیطرف منتہے ہوتا ہے پھر مینے ان سب بزرگواروں کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ انکا علم دو آدمیوں کیطرف یعنے جناب امیر اور عبد اللہ بن مسعود کیطرف منتہے ہوتا ہے پھر مینے ان دونو صاحبوں کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن مسعود پر جناب امیر فضیلت رکھتے ہین ۔

(۱۰) عن عبد اللہ بن مسعود قال علماء الارض ثلاثة عالم بالشام و عالم بالحجاز و عالم بالعراق فاما عالم اهل الشام فهو ابو الدرداء و اما عالم اهل الحجاز فعلی بن ابی طالب و اما عالم اهل العراق فاخ لکم و عالم اهل الشام و عالم اهل الشام و عالم اهل العراق یحتاجان الی عالم الحجاز و عالم الحجاز لا یحتاج الیهما (اخرجه الحضرمی) نقل ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ روی زمین پر تین عالم ہین ایک عالم شام مین ہے اور ایک عالم حجاز مین اور ایک عالم عراق مین پس اہل شام کا عالم ابو درداء رضی اللہ عنہ ہین اور اہل حجاز کے عالم جناب امیر علیہ السلام ہین اور اہل عراق کا عالم تمہارا ایک بھائی ہے (یعنی اپنی ذات با برکت سے مراد لی ہے) اور عالم اہل شام اور اہل عراق دونون حجاز کے عالم کیطرف محتاج ہین اور اہل حجاز کا عالم ان دونون کیطرف احتیاج نہین رکھتا ۔

(۱۱) عن ابی الدرداء العلماء ثلاثة رجل بالشام یعنی نفسه و رجل بالکوفة هو عبد اللہ بن مسعودؓ و رجل بالمدینة هو علی بن ابی طالب و هو اعلم بالسنة منا (اخرجه الحضرمی) ابی الدرداؓ سے نقل ہے کہ تین

عالم مین ایک آدمی شام مین ہو رہینے اپنی ذات سے مراد لی ہے) اور ایک آدمی کوفہ مین ہے اور وہ عبداللہ بن مسعودؓ ہے اور ایک آدمی مدینہ مین ہے اور وہ علی بن ابی طالب ہے، اور وہ ہمسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زیادہ تر جاننے والا ہے +

(۱۲) عن علی قال علمنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الف باب من العلم ففتح لی من کل باب الف الف باب (اربعین الرازی) جناب علی علیہ السلام فرماتے ہین کہ مجھے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علم کے ہزار باب تعلیم کیے ہین پس ہر باب سے ہزار ہزار باب میرے لیے کھل گئے +

(۱۳) عن علی قال قلت یا رسول اللہ اوصینی فقال قل ربی اللہ ثم استقم فقلتها وزدت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب فقال لیهنك العلم یا ابا الحسن لقد شربت شربا ونهلته نهلا (اخرجه احمد) جناب علی کہتے ہین کہ مینے جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے کوئی وصیت فرماوین حضور نے ارشاد کیا کہ یہ کہو کہ میرا رب اللہ ہی ہے اسی پر استقامت کرو مینے جناب کو فرمانے کے موافق یہ کہا اور ان الفاظ کو اور بڑھایا کہ نہین مجھ مین توفیق مگر خدا کے ساتھ اسی پر توکل کرتا ہون اسی کی طرف رجوع کرتا ہون حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوالحسن تجھے علم گوارا ہو تونے علم کو پی لیا ہے جو حق کہ اسکے پینے کا تھا اور نوش کیا تونے اسے جو کہ حق اسکے نوش کرنیکا تھا +

(۱۴) عن ابن عباس قال سأله الناس فقالوا ای رجل کان علیا قال کان ملأ جوفه حکما وعلما وباسا ونجدة مع قرابته من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (اخرجه احمد فی المناقب) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے لوگون نے پوچھا کہ علی کیسے آدمی تھے ابن عباسؓ نے کہا انکا پیٹ علم اور حکمت اور خوف خدا اور بزرگی سے بھرا ہوا تھا مع ذالک وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرابت قریبہ رکھتے تھے +

(۱۵) عن ابی الحازم قال جاء رجل الی معاویة فسأله عن مسئلة فقال سل عنها علی بن ابی طالب فهو اعلم فقال یا امیر جوابك فیها احب الی من جواب علی قال بئس ما قلت لقد کرهت رجلا کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یغرہ بالعلم غرا ولقد قال له انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی وکان عمر اذا اشکل علیه شیٔ اخذ منه (اخرجه احمد فی المناقب) ابی حازم کہتے ہین کہ ایک آدمی نے معاویہ کے پاس آکر ایک مسئلہ پوچھا معاویہ نے کہا یہ مسئلہ جناب امیر علیہ السلام سے جاکر پوچھ کیونکہ وہ زیادہ علم والے ہین اس نے کہا کہ اے امیر مجھے تمہارا جواب انکے جواب سے بہتر ہے معاویہ نے کہا کیا بری بات تیرے مونہہ سے نکلی ہے تونے ایسے شخص سے کراہت کی ہے جسے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے

علم کے ساتھ انکے پہچاننے کو پر کیا ہے اور بیشک انکو لیے کہا ہے کہ تو مجھی سے ہارون کے مرتبہ پر ہے موسی سے لیکن نبوت میرے بعد نہیں ہے۔ اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی مشکل پیش آیا کرتی تھی تو ان سے پوچھا کرتے تھے ٭

(۱۶) عن سعید بن المسیب قال لم یکن احد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سلونی الا علیا (اخرجہ احمد) سعید بن مسیب سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کبار میں کوئی صاحب سوا جناب علی کے نہیں تھا جو یہ کہتا مجھ سے پوچھو ٭

(۱۷) عن ابی عمر قال ما کان احد من الناس یقول سلونی غیر علی ابن ابی طالب (اخرجہ البغوی) ابی عمر کہتے ہیں کہ سوا علی بن ابی طالب کے کوئی آدمی ایسا نہیں تھا جو یہ کہہ سکتا کہ مجھ سے پوچھو۔

(۱۸) عن معقل بن یسار قال وضأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال هل لك فی فاطمة تعودها قلت نعم فقام متوکیا علی حتی دخلنا علی فاطمة فقال کیف تجدینك قالت واللہ طال حزنی واشتد فاقتی حدثنا عبد اللہ بن احمد وجدت فی کتاب ابی بخط یدہ فی هذا الحدیث قال او ما ترضین انی زوجتك اقدمهم سلما واکثرهم علما واعظمهم حلما (اخرجہ احمد فی المناقب والطبرانی فی الکبیر) معقل بن یسار روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک روز جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا آپ نے مجھے ارشاد کیا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ ہمارے ساتھ فاطمہ علیہا السلام کی عیادت کو چلے میں نے عرض کیا ہاں میں حضور کی معیت میں چلتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر تکیہ لگا کر اٹھے جب ہم جناب سیدہ علیہا السلام کے پاس پہونچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا فاطمہ ہم تجھے ایسا کمزور کیوں دیکھتے ہیں حضرت سیدہ نے عرض کیا میرا غم طولانی فاقوں کے سبب شدت ہے عبد اللہ بن احمد بن حنبل روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد کی کتاب میں انکی دستخطی اس حدیث میں یہ بھی لکھا ہوا دیکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا . . کہ کیا تم راضی نہیں ہوتیں کہ ہم نے تمہیں ایسے شخص کی زوجہ بنایا ہے جو از روی اسلام سب میری امت سے سبقت رکھنے والا ہے اور سب سے زیادہ علم والا ہے اور سب سے زیادہ حلم والا ہے ٭

(۱۹) عن بریدة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قم بنا یا بریدة نعود فاطمة فلما ان دخلنا علیها ابصرت اباها دمعت عیناها قال ما یبکیك یا بنتی قالت قلة الطعم وکثرة الهم وشدة السقم قال لها اما واللہ ما عند اللہ خیر مما ترغبین الیه یا فاطمة اما ترضین انی زوجتك خیر امتی اقدمهم سلما واکثرهم علما وافضلهم حلما واللہ ان ابنیك سیدا شباب اهل الجنة (اخرجہ الخوارزمی)

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خواجہ ہر دوسرا صلے اللہ علیہ وسلم مجھ سے ارشاد فرمانے لگے اے بریدہ اٹھ ہماری ساتھ چل کہ جناب سیدہ علیہا السلام کی بیمار پرسی کرین جب ہم انکے پاس گئے اور انہون نے ہم کو دیکھا تو بے اختیار رونے لگین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میری بیٹی تمکو کس بات نے رلایا ہے عرض کرنے لگین کھانے کے نہ ہونے نے اور غم کی کثرت نے اور بیماریون کی شدت نے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا واللہ جو خدا کے پاس ہے کیا وہ بہتر نہین اس چیز سے کہ جسکی تم یا فاطمہ رغبت کرتی ہو۔ تم راضی نہین ہوتین کہ ہم نے تمکو ایسے شخص کی زوجہ بنایا ہے جو میری تمام امت سے بہتر ہے اور اسلام لانے مین ان سب سے مقدم ہے اور ان سب سے زیادہ عالم ہے اور از روی حلم سب سے افضل ہے واللہ بیشک تیری دونون بیٹے جوانان جنت کے سردار ہین ⁂

(۲۰) عن ابی ھارون العبدی قال اتیت ابا سعید الخدری فقلت له ھل شھدت بدرا فقال نعم فقلت الا تحدثنی لشیء مما سمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی علی فقال یا بنی اخبرك ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض مرضة ونقه ودخلت علیه لفاطمة تعوده وانا جالس عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رأت ما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الضعف خنقتها العبرة حتی بدت دموعها علی خدها فقال لها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیك یا فاطمة قالت اخشی الضیعة بعدك یا رسول فقال یا فاطمة ان اللہ اطلع علی اھل الارض اطلاعة فاختار منھم اباك ثم اطلع ثانیة فاختار منھم بعلك فاوحی الی فانکحته واتخذته وصیا اما علمت انك بکرامت اللہ ایاك زوجتك اعلمھم علما واکثرھم حلما واقدمھم سلما اخرجه الدارقطنی) ابو ہارون العبدی کہتے ہین کہ ایک دفعہ مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے ملنے کو گیا مینے ان سے کہا آپ جنگ بدر مین شریک ہوئے ہین وہ کہنے لگے ہان مین شریک ہوا ہون مینے کہا آپ مجھے کوئی ایسی بات سنائین جو آپنے جناب علی رضی کی شان مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو وہ کہنے لگے اے میرے بیٹے مین تجھے سناتا ہون کہ جب جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور مرض نے آپ کو ناتوان کر دیا حضرت سیدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیمار پرسی کو تشریف لائین مین سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی داہنی طرف بیٹھا ہوا تھا جب جناب سیدہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ضعف کی شدت کو دیکھا تو دقت سے انکا گلا گھٹ گیا یہانتک کہ آنسو رخسار مبارک پر ظاہر ہوگئے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ای فاطمہ تمکو کس بات نے رلایا ہے جناب سیدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین آپکے بعد ضائع ہونے سے ڈرتی ہون آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ خداوند تعالیٰ نے اہل زمین کو دیکھکر تیرے والد کو اول انسے برگزیدہ کیا پھر دوبارہ دیکھکر ان میں سے تیرے خاوند کو چن لیا پس میری طرف وحی بھیجی اور میں نے تیرے ساتھ اس کا نکاح کردیا اور میں نے اسکو اپنا وصی بنایا آیا تم خدا کی مہربانی کو نہیں جانتے ہو کہ تمہارا خاوند تمام اہل زمین سے زیادہ علم والا ہے اور ان سے زیادہ حلم والا ہے اور ان سب سے اسلام لانے میں مقدم ہے *

(۲۱) عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عیبۃ علمی (اخرجہ ابن عدی والمتقی فی کنز العمال) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ علی میرے علم کا خزانہ ہے *

(۲۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا علی بن ابی طالب لحمہ لحمی و دمہ دمی وھو منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی وقال یا ام سلمۃ اشھدی واسمعی ھذا علی امیر المؤمنین وسید المسلمین وعیبۃ علمی وبابی الذی اوتی منہ والوصی علی الاموات من اھل بیتی وھو اخی فی الدنیا وقرینی فی الاخرۃ ومعی فی السنام الاعلیٰ (اخرجہ ابو نعیم فی منقبۃ المطھرین والخوارزمی فی المناقب والشیرازی فی الالقاب) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے یہ علی بن ابی طالب ہے اسکا گوشت میرا گوشت ہے اور اسکا خون میرا خون ہے اور یہ مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا اے ام سلمہ گواہ رہیو اور سن کہ یہ علی مومنوں کا امیر اور مسلمانوں کا سردار اور میرے علم کا خزانہ ہے اور میرے علم کا ایسا دروازہ ہے کہ جس سے لوگ داخل ہو سکتے ہیں اور میرے اہل بیت کے مردوں کا وصی ہے اور دنیا میں میرا بھائی اور آخرت میں میرا ہم صحبت ہے اور میرے ساتھ جنت کی اونچی جگہ میں ہوگا *

جناب امیر علیہ السلام کا علم بالقرآن

جناب امیر علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روبرو قرآن شریف حفظ کرلیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا دیا تھا اور سب سے پہلے حضرت امیر ہی نے قرآن شریف کو جمع کیا ہے۔ جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء میں لکھتے ہیں ان علیا احد من جمع القرآن وعرضہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے علی وہ شخص ہیں کہ جمع کیا قرآن کو اور آنحضرت کی جناب میں اسے پیش کیا *

روی محمد بن سیرین عن عکرمۃ قال لما کان بیعۃ ابی بکر قعد علی فی بیتہ فقیل لابی بکر قد

کرہ بیعتک فارسل الیہ فقال اکرھت بیعتی قال لا قال ما اقعدک عنی قال رأیت کتاب اللہ یزاد فیہ فحدثت نفسی ان لا البس ردائی الا للصلوۃ حتی اجمعہ قال لہ ابوبکر فانک نعم ما رأیت قال محمد بن سیرین لعکرمۃ الفوہ کما انزل الاول فالاول قال لو اجتمعت الانس والجن ان یؤلفوا ھذا التالیف ما استطاعوا (رواہ ابوداؤد) محمد بن سیرین نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ سے لوگوں نے بیعت کی اور علی اپنے گھر مین بیٹھے رہے تو لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ علی نے آپکی بیعت سے کراہت کی ہے پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جناب علی سے کہلا بھیجا کہ کیا آپنے میری بیعت سے کراہت کی ہے آپنے جواب دیا کہ نہین پھر پوچھا کہ پھر آپکی گھر مین بیٹھے رہنے کی کیا وجہ ہے فرمایا کہ میری یہ رائے ہوئی ہے کہ کتاب اللہ مین کچھ نہ کچھ ضرور زیادتی کیجاویگی لہذا میرے دل مین آیا کہ مین اپنی ردا سوا نماز کے اور وقت نہ اوڑھون جب تک کہ قرآن کو جمع کر لون حضرت ابوبکر نے کہا آپکی رائے بہت مناسب ہے۔ محمد بن سیرین نے عکرمہ سے پوچھا کہ کیا صحابہ نے قرآن اسیطرح سے تالیف کیا ہے جیسے کہ اول مرتبہ نازل ہوا تھا عکرمہ نے کہا اگر تمام انس وجن جمع ہو کر ویسے تالیف کرنا چاہین تو ہرگز نہین کر سکین گے ❖

عن محمد بن سیرین قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابطا علی عن بیعۃ ابی بکر فلقیہ ابوبکر فقال اکرھت امارتی فقال لا ولکن الیت ان لا ارتدی بردائی الا الی الصلوۃ حتی اجمع القرآن فزعموا انہ کتبہ علی تنزیلہ فقال محمد لو اصیب ذلک الکتاب لکان فیہ العلم (تاریخ الخلفاء للسیوطی) تاریخ الخلفا مین سیوطی لکھتے ہین کہ محمد بن سیرین بیان کرتے ہین کہ جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے اور جناب علی علیہ السلام نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیعت سے تامل فرمایا جناب ابوبکر حضرت امیر سے ملے اور کہا کہ کیا آپ میری امارت سے کراہت کرتے ہین جناب امیر نے جواب دیا نہین لیکن مینے عہد کیا ہے کہ اپنی ردا کو سوا نماز کے نہ اوڑھون گا یہانتک کہ قرآن شریف کو جمع کر لون پس لوگون کا خیال ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے قرآن شریف کو ترتیب تنزیل کے موافق جمع کیا ہے۔ محمد بن سیرین کہا کرتے تھے کہ اگر وہ قرآن ملجاتا جو جناب امیر علیہ السلام نے جمع کیا ہے تو اس سے بہت کچھ علم حاصل ہو سکتا ❖

روی ان مصحف امیر المؤمنین علی کان اولہ اقرأ ثم المدثر ثم ن ثم المزمل ثم تبت ثم التکویر وھکذا الی اخر المکی ثم المدنی (نقلہ ابوعمر عثمان الدانی) روایت ہے کہ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کی قرآن مین سب سے پہلے سورہ اقرا پھر مدثر پھر سورہ مزمل پھر تبت پھر تکویر اسی

طرح سے تمام مکی سورتین پہلے تہین بعد مین مدنی سورتین تہین ۔

عن عبد خیر عن علی قال لما قبض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اقسمت لا اضع ردائی عن ظہری حتی اجمع القرآن ما بین اللوحین فما وضعت عن ظہری حتی جمعت القرآن (اخرجہ الخوارزمی) عبد خیر جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے مینے قسم کہائی کہ اپنی پشت سے ردا نہین اتارونگا یعنے آرام سے نہین سوؤنگا جب تک کہ قرآن کو جمع کرلون جو کچہ کہ وہ دونون لوحون مین ہے پس مین نے اپنی پشت سے ردا نہ اتاری جب تک کہ تمام قرآن کو جمع کردیا ۔

عن ام سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول علی مع القرآن والقرآن مع علی لا یتفرقان حتی یردا علی الحوض (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ مینے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی قرآن کے ساتھہ مین اور قرآن علی کے ساتہہ ہے اور یہ دونون ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے جب تک کہ حوض پر دونون نہ وارد ہون ۔

عن زاذان عن عبد اللہ بن مسعود قال قرأت علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سبعین سورۃ وختمت القرآن علی خیر الناس علی بن ابی طالب (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب والطبرانی فی الکبیر فی مسند عبد اللہ بن مسعود) زاذان عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ مینے ستر سورتین سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے پڑہین اور پورا قرآن شریف تمام آدمیون کے بہترین جناب علی علیہ السلام سے ختم کیا ۔

عن عمر بن الخطاب قال ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی انک اول المؤمنین معی ایمانا واعلمہم بایات اللہ واوفاہم بعہد اللہ وارفقہم بالرعیۃ واقسمہم بالسویۃ واعظمہم عند اللہ منزلۃ (اخرجہ احمد) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تہے کہ تم سب مومنون سے پہلے میرے ساتہہ ایمان لانیوالے ہو اور تم ان سب سے خدا کی آیتون کے ساتہہ زیادہ تر علم رکہنیوالے ہو اور تم ان سب سے خدا کے عہد کو زیادہ تر پورا کرنے والے ہو اور ان سب سے رعیت کے ساتہہ زیادہ مہربانی کرنے والے اور ان سب سے اللہ کے نزدیک بڑے مرتبے والے ہو ۔

عن سعید بن عمرو بن سعید ابن العاص قال قلت لعبد اللہ بن عیاش بن ابی ربیعۃ الا یخبرنی

عن ابی بکر و علی رضی اللہ تعالی عنہما فان ابابکر کان لہ السن والسابقۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم ان الناس صاغیۃ الی علی فقال ای ابن اخی کان لہ ما شئت من ضرس قاطع البسطۃ بالنسب والقرابۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والسابقۃ فی الاسلام والعلم بالقرآن والفقہ فی السنۃ والنجدۃ فی الحرب والجود بالماعون (اخرجہ الذہبی) سعید بن عمرو بن سعید العاص کہتا ہے کہ مینے عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ سو کہا کہ آپ مجھے ابوبکر اور علی کے مرتبوں سے خبردار کرو کیونکہ باوجود حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عمر رسیدہ ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سابق الاسلام ہونیکے پھر لوگ جناب علی کیطرف کیون زیادہ میلان رکھتے تھے عبداللہ بن عیاش نے کہا اے میرے بھتیجے انکے پاس یعنی علی کے پاس جو کچھ کاٹنے والے دانت چاہیئے تھے موجود تھی نسب کی فراخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قرابت قریبہ اور علم بالقرآن اور جنگ مین شجاعت اور بخشش عطا کے ساتھ ✤

عن عبداللہ بن عیاش الزرقی وقد قیل لہ اخبرنا عن ہذا الرجل یعنی علی بن ابیطالب فقال ان لنا اخطاراً واحسابا ونحن نکرہ ان نقول فیہ ما یقول بنو عمنا قال کان علی تلعا بہ یعنی مزاحا وکان اذا فزع فزع الی ضرس من حدید قلت وما ضرس من حدید قال قرأۃ القرآن وفقہ فی الدین وشجاعتہ وسماحتہ (اخرجہ احمد فی المناقب) عبداللہ بن عیاش الزرقی سے روایت ہے کہ ان سو کہا گیا کہ اس آدمی یعنے علی سے ہمین خبردو عبداللہ نے کہا ہمکو ممانعت اور بازپرس ہے اور ہم برا جانتے ہین کہ وہ بات کہین جو ہمارے بنی عم کہتے ہین علی ایسے آدمی تھے جو مزاح بھی کرتے تھے اور جب ڈراتے تھے تو لوہے کے دانتون سو ڈراتے تھے مینے کہا کہ لوہے کے دانتون سے کیا مراد ہے عبداللہ نے کہا قرآن کی قرأت اور دین مین فقہ اور اُن کی شجاعت اور انکی جوانمردی ✤

عن محمد بن حنفیۃ انہ قال من عندہ علم الکتاب علی بن ابی طالب (اخرجہ ابونعیم والثعلبی) محمد بن حنفیہ کہتے ہین کہ قرآن شریف مین جو یہ آیت نازل ہوئی جسکے یہ معنے ہین کہ جسکے پاس کتاب کا علم ہے وہ علی بن ابی طالب ہین ✤

جناب امیر علیہ السلام کا علم بالتورات والانجیل

عن علی قال لو ثنیت لی الوسادۃ وجلست علیہا لحکمت بین اہل التوراۃ بتوراتہم

وبین اھل الانجیل بانجیلھم وبین اھل الزبور بزبورھم وبین اھل القرآن بقرآنھم رازبعین امام فخرالدین رازی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ اگر میرے لیے مسند بچھائی جائے اور میں اسپر بیٹھون تو اہل توراۃ کے لیے انکی توراۃ سے اور اہل انجیل کے لیے انکی انجیل سے اور اہل زبور کو درمیان انکی زبور سے اور اہل قرآن کے درمیان انکے قرآن سے حکم کرون اسپر ابوہاشم نے اعتراض کیا ہی کہ توراۃ منسوخ ہوچکی ہے پس اسکے موافق حکم کیونکر جاری ہوسکتا ہے اور اس کے احکام پر کیونکر عمل کیا جاسکتا ہے اسکا جواب چند وجوہ سے دیا جاسکتا ہے ٭

(۱) شاید جناب امیر علیہ السلام کا مقصود الحکمت بین اھل التوراۃ بتوراتھم بفحوای واما بنعمۃ ربک فحدث اپنی کمال علمی کی شرح ہے ٭

(۲) یا یہ کہ اس جملہ کی فرمانے سے یہ مراد ہے کہ جسقدر احکام منسوخ جو توراۃ مین ہین اور احکام ناسخ جو قرآن شریف میں ہین ان سب پر علی وجہ التفصیل مجھکو علم حاصل ہے ٭

(۳) یا یہ کہ ذمی یہود و نصاری کی قضا اور انفصال مقدمات سے مراد ہے جو جزیہ دیکر تابع فرمان اسلام ہوئے ہین۔ کیونکہ دار الاسلام کی یہود و نصاری پر اجرا احکام انکے دین کے موافق ہوتے ہین۔ اور مسلمان قاضی کو انہین کے کتب سماویہ کے مطابق انکی قضا یا فیصل کرنے پڑتے ہین ٭

(۴) یا یہ مراد ہے کہ مین توراۃ و انجیل کی ان نصوص سے واقف ہون جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت پر دال ہین۔ اور توراۃ ہی کے ذریعہ سے توراۃ والون پر حجت قائم کرسکتا ہون اور انجیل والون پر انجیل ہی سے برہان لاسکتا ہون ٭

(۲) عن الاصبغ بن نباتۃ قال کنا جلوسا عند علی بن ابی طالب فاتاہ یھودی فقال یا امیر المومنین متی کان ربنا فقمنا الیہ فلھزناہ حتی کدنا ناتی علی نفسہ فقال علی خلوا عنہ ثم قال علی یا اخا الیھود ما اقول لک باذنک واحفظہ بقلبک فانما احدثک عن کتابک الذی جاء بہ موسی ابن عمران فان کنت قد قرات کتابک وحفظتہ فانک ستجدہ کما اقول انما یقال متی کان ربنا الرکین ثم کان فاما من لم یزل بلاکیف یکون بلاکینونۃ کائن کان لم یزل قبل القبل وبعد البعد لا یزال بلاکیف ولا غایۃ ولا منتھی لیہ انقطعت دونہ الغایات فھو غایۃ کل غایۃ فبکی الیھودی وقال واللہ یا امیرالمؤمنین انھا لفی التوراۃ ھکذا حرفا حرفا وانی اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ (اخرجہ ابن عساکر والمتقی فی کنزالعمال وکتاب الحجۃ للامام اصبہانی) اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ ہم جناب امیر علیہ السلام کی خدمت اقدس مین بیٹھے ہوئی

تھی کہ ناگاہ ایک یہودی نے آکر پوچھا یا امیر المومنین ہمارا رب کب سے تھا ہم اٹھہ کھڑے ہوئے تاکہ ہم
کو ماریں جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اسکو چھوڑ دو۔ پھر ارشاد کیا۔ ای یہودی بھائی جو کچھ کہ مین تیرے
کان مین کہوں تو اسکو اپنے دل مین یاد رکھہ کیونکہ مین تجھ کو تیری کتاب سے جسے موسی بن عمران
علیہ السلام لائے ہین بیان کرونگا۔ اور جب تو اپنی کتاب کو پڑھے گا اور تو اسکو یاد رکھیگا تو جس
طرح سے مین کہتا ہون ویسا ہی پائیگا۔ یہ بات جو کہی جاتی ہے کہ ہمارا رب کب سے تھا۔ کیا وہ نہین
تھا کہ پھر ہوگیا۔ وہ ہمیشہ سے تھا وہ تھا بغیر کیفیت کے وہ تھا اور ہونا نہین تھا۔ وہ ہمیشہ سے تھا
پہلے سے پہلا اور بعد سے بعد ہمیشہ سے بلا کیفیت اور اسکی انتہا نہین۔ اور نہین ہے انتہا اس
کی طرف اسکے سوا نہایات کا انقطاع ہوتا ہے اور وہ ہی ہر نہایت کی نہایت ہے۔ یہ سنکر یہودی رونے
لگا۔ اور کہا واللہ یا امیر المومنین تحقیق توراۃ مین حرف بحرف اسی طرح سے ہے اور مین گواہی
دیتا ہون کہ نہین ہے کوئی معبود خدا کے سوا اور گواہی دیتا ہون کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسکے
رسول اور اسکے بندے ہین ٭

(۳) روی ان نصرانیا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انکم تقرؤن فی کتابکم ثلثمائۃ سنین
وازدادوا تسعا ونحن نقرء فی کتابنا ثلثمائۃ سنین فخالف کتابنا کتابکم فقال علی لا مخالفۃ
لان ثلثمائۃ فی کتابکم علی حساب الیونانیین وھو یکون علی حساب العرب ثلثمائۃ سنین و
تسعا فتعجب النصرانی۔ ولھذا قیل ان علیا کان معجزۃ من معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لانہ مع تبحرہ فی العلوم وشجاعتہ فی الحروب کان منقادا ومقرا بنبوتہ ولذا عد من معجزاتہ
(طبقات الکفوی فی ترجمۃ امیر المومنین) روایت ہے کہ ایک نصرانی نے جناب سرورعالم صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے حضور مین آکر عرض کیا آپ اپنی کتاب مین تین سو نو برس پڑھتے ہین اور ہماری کتاب مین
پورے تین سو برس ہین پس ہماری کتاب تمہاری کتاب سے مخالف ہے جناب امیر نے فرمایا کچھ مخالفت
نہین ہے تمہاری کتاب مین پورے تین سو برس یونانیون کے حساب کے مطابق ہین جو عرب کے حساب
کے مطابق تین سو نو ہوتے ہین یہ سنکر نصرانی متعجب ہوگیا اسیواسطے کہا گیا ہے کہ جناب امیر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات مین سے ایک معجزہ تھے کیونکہ باوجود علم مین انکے اسقدر تبحر کے اور لڑائی
مین انکی شجاعت کے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زیر فرمان رہا۔ اور حضور کی نبوت کے مقر تھے اسی
جہت سے وہ حضرت کے معجزات مین سے شمار کیے جاتے تھے ٭

جناب امیر علیہ السلام کا علم التفسیر

اہل التفسیر مین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ رئیس المفسرین اور ترجمان القرآن شمار کیئے جاتے ہین اور یہ جناب امیر علیہ السلام کے شاگرد تہے۔ ان سے آگے سعید بن جبیر روایت کرتے ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب ہمکو علی علیہ السلام سے کوئی بات ثابت ہوجاتی ہے۔ تو پہر کسی سے پوچہنے کی ضرورت نہین رہتی +

(۱) عن ابن عباس قال اذا ثبت لنا الشئ عن علی لم نعدل الی غیرہ (استیعاب علامہ عبدالبر) ابن عباسؓ کہتے ہین کہ جب ہمکو کوئی بات علیؓ سے ثابت ہوجاتی ہے تو ہم انکے غیر کیطرف نہین رجوع کرتے

(۲) عن ابن عباسؓ قال یشرح لنا علی نقطۃ الباء من بسم اللہ الرحمن الرحیم لیلۃ فانفلق عمود الصبح فرأیت نفسی فی جنبہ کالفوارۃ فی جنب البحر المثعنجر (اخرجہ فقیہ ابن المغازلی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک رات جناب علیؑ با بسم اللہ الرحمن الرحیم کے نقطے کی شرح فرمانے لگے صبح ہوگئی مگر وہ تفسیر پوری نہ ہوئی مجہے اپنی جان انکے پاس مثل ایک فوارے کے معلوم ہوتی تہی بحر زخار کے مقابلہ مین +

(۳) عن ابی الطفیل قال شہدت علیا یقول سلونی واللہ لا تسئلونی الا اخبرتکم وسلونی عن کتاب اللہ فواللہ ما من ایۃ الا وانا اعلم بلیل نزلت ام بنہار ام فی سہل ام فی جبل (اخرجہ ابو عمر) ابو الطفیل کہتے ہین کہ مین جناب علیؓ کی خدمت مین حاضر ہوا وہ فرما رہے تہے کہ مجہ سے پوچہو خدا کی قسم ہے کہ تم مجہ کو کوئی بات نہین پوچہو گے کہ مین تمکو اس سے خبر نہین دون گا۔ مجہ سے کتاب اللہ کی نسبت پوچہو خدا کی قسم ہے کوئی آیت ایسی نہین مگر مین اسکو جانتا ہون کہ رات مین نازل ہوئی ہے یا دن مین یا زمین ہموار مین کہ یا پہاڑ پر +

(۴) عن ابن سعد سمعت علیا یقول واللہ ما نزلت ایۃ الا وقد علمت فیما نزلت واین نزلت وعلی من نزلت ان ربی وہب لی قلبا عقولا ولسانا ناطقا (تاریخ الخلفاء) ابن سعد کہتے ہین کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی ایسی آیت نہین مگر مین اسکو جانتا ہون کہ کس امر مین نازل ہوئی ہے اور کہان پر نازل ہوئی اور کس پر نازل ہوئی ہے تحقیق خدا نے مجہکو دل دانا اور زبان ناطق عطا کی ہے +

(۵) عن ابن مسعود انہ قال ان القران انزل علی سبعۃ احرف ما منہا حرف الا ولہ ظہر و

بطن وان علیاً عندہ منہ الظاہر والباطن (نقلت من کشف الظنون) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کہتے تھے بتحقیق قرآن سات حرفون پر نازل ہوا ہے کوئی حرف اسکا ایسا نہین جسکے لیئے ظاہر وباطن نہو اور بتحقیق علی کے پاس اسکا ظاہر وباطن ہے ۔

جناب امیر علیہ السلام کا علم القراءت

اس امر پر تمام اہل سیر کا اتفاق ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین تمام قرآن شریف حفظ کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا دیا تھا ۔

تمام ائمہ قراءت مثل ابوعمر ابن العلاء اور عاصم ابن ابی النجود وغیرہما ابوعبد الرحمن سلمی القاری کے شاگرد ہین اور انہین سے سند حاصل کرتے ہین اور ابوعبد الرحمن سلمی جناب امیر علیہ السلام کے شاگرد ہین

وعن ابی عبد الرحمن السلمی قال ما رأیت احداً اقرأ من علی صلینا خلفہ فقرأ برزخاً فاسقط حرفاً ثم رجع فقرأ ثم عاد الی مقامہ فسر اهل اللغة البرزخ ههنا بانہ کان بین الموضع الذی یقرأ فیہ وبین الموضع الذی کان اسقط منہ الحرف ورجع الیہ قراٰن کثیر قال والبرزخ بین الشک والیقین والبرزخ ما بین الشیئین (استیعاب) قاری ابوعبد الرحمن سلمی رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو سب قرا کے استاد مانے گئے ہین کہتے ہین کہ ہمنے جناب امیر علیہ السلام سے زیادہ کوئی قاری نہین دیکھا ہمنے انکے پیچھے ایک دفعہ نماز پڑھی انکو ایک متشابہ پڑ گیا اور ایک حرف چھوڑ گئے جب قرآن شریف پڑھتے پڑھتے دور نکل گئے تو وہان سے پھر اس متشابہ کے مقام پر لوٹے اور اسکو پڑھا ۔ اور پھر اپنے مقام پر لوٹ گئے اور سلسلہ قراءت کا نہ ٹوٹا ۔ اہل لغت نے برزخ کے معنے مین لکھا ہے کہ یہان برزخ سے یہ مراد ہے کہ وہ جو مقام کہ پڑھ رہے تھے اور اس مقام سے کہ جہان انکو حرف کی ساقط ہونیکا متشابہ پڑا تھا اور انہون رجوع کیا تھا قرآن شریف کا ایک بڑا حصہ تھا اور برزخ شک اور یقین کے درمیان کو کہا جاتا ہے کیونکہ برزخ دراصل دو شے کے درمیان کے معنون مین آیا ہے ۔

جناب امیر علیہ السلام کا علم الحدیث

اکثر یہ کہا گیا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی مرویات نسبت دیگر صحابہ خصوصاً خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے کم ہین جنکی تعداد پانسو چھیاسی حدیثون کے قریب ہے جن مین سے بیس حدیثون پر بخاری اور مسلم

ذی اتفاق کیا ہے اور نو حدیثیں بخاری علیحدہ لایا ہے اور بندرہ مسلم علیحدہ لایا ہے یہ بات ہرگز خیال میں نہیں آتی کہ تیس برس کے قریب جناب امیر علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد زندہ رہے ہیں اور اس قدر قلیل حدیثیں روایت کی ہوں جو تعداد میں چھ سو سے بھی کم ہوں +

حدثنا الثوری عن ابی القیس الازدی قال ادرکت الناس وھم ثلاث طبقات اھل دین یحبون علیا واھل دنیا یحبون معاویۃ وخوارج (استیعاب) ابن عبد البر ثوری سے اور وہ ابو القیس ازدی سے ناقل ہیں کہ میں نے لوگوں کو تین گروہ پر منقسم پایا ایک اہل دین جو کہ حضرت علی علیہ السلام کے دوست تھے دوسرے دنیا کے محب وہ معاویہ کو دوست رکھتے تھے تیسرے خوارج +

تاریخ کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے عہد خلافت میں مسلمانوں کی جماعت چار گروہوں پر منقسم ہوگئی تھی اول گروہ بنی امیہ کا تھا جو ابتدا رخلافت سے حضرت کا مخالف ہوگیا تھا جسکی بڑی جماعت شام میں تھی یہ گروہ بوجہ خصومت کے جناب امیر علیہ السلام سے بالکل روایت نہیں کرتا تھا۔ بلکہ برسر محراب ومنبر اسی گروہ کی بدولت ایک سو برس سے زیادہ تک جناب امیرؑ کے نام پر سب وشتم ہوتا رہا اور اسی گروہ کو حضرت امیر کی شہادت کے بعد خلافت نصیب ہوئی +

دوسرا وہ گروہ تھا جو حضرت امیرؑ کے برخلاف تو نہیں تھا لیکن بظاہر طرفدار بھی نہیں تھا بنی امیہ کے رعب کی وجہ سے جناب امیرؑ کے نام کو زبان پر نہیں لاسکتا تھا چہ جائیکہ حضرت امیرؑ سے علی الاعلان احادیث کی روایت کرتا +

تیسرا گروہ خود جناب امیرؑ کے متبعین سے تھا لیکن جنگ صفین میں اس گروہ کے دو فریق ہوگئے تھے۔ ایک گروہ بالکل جناب امیرؑ کے برخلاف ہوگیا جو خوارج کے نام سے مشہور ہوا یہ گروہ بہ نسبت پہلے گروہ کے بھی زیادہ تر خصومت جناب امیرؑ کے ساتھ رکھنے لگا۔ اور جنگ نہروان کے بعد تو یہی گروہ حضرت امیر علیہ السلام کے خون کا پیاسا ہوگیا چنانچہ اسی گروہ کے ہاتھ سے حضرت شہید بھی ہوگئے۔ یہ لوگ بوجہ خصومت حضرت سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے +

چوتھا گروہ وہ تھا جو دل وجان سے حضرت کی محبت پر ثابت قدم تھا اول تو اسکی تعداد نہایت قلیل تھی دوم یہ گروہ بھی بخوف بنی امیہ مخفی طور سے حضرت امیرؑ سے روایت کو بیان کرتے تھے اور ظاہر طور سے حضرت امیر کا نام زبان پر نہیں لاتے تھے چنانچہ علامہ جلال الدین السیوطی رسالہ فی اثبات سماع الحسن البصری عن علیؑ) میں لکھتے ہیں انکر جماعۃ من الحفاظ سماع الحسن البصری عن علی وتمسک بھذا بعض المتاخرین فخدش بہ فی طریق لبس الخرقۃ واثبتہ جماعۃ وھو الراجح عندی وقد

الحافظ ضياء الدين المقدسي في المختارة فانه قال سمع الحسن بن ابي الحسن البصري عن علي ع و
قيل لم يسمع منه وتبعه على هذه العبارة الحافظ ابن حجر في اطراف المختارة - الوجه الاول
ان العلماء ذكروا في الاصول في وجوه الترجيح ان المثبت مقدم على النافي لان معه زيادة علم
الوجه الثاني ان الحسن ولد لسنتين بقيتا من خلافة عمر باتفاق وكانت امه خيرة مولاة
ام سلمة فكانت ام سلمة تخرجه الى الصحابة يباركون عليه واخرجته الى عمر رض فدعا له اللهم
فقهه الدين وحببه الى الناس ذكره الحافظ جمال المزي في التهذيب واخرجه العسكري -
في كتاب المواعظ باسناده وذكر المزي انه حضر يوم الدار وله اربع عشرة ومن المعلوم انه من
ميز وبلغ سبع سنين امر بالصلوة فكان يحضر الجماعة ويصلي خلف عثمان الى ان قتل عثمان
وعلي اذ ذاك بالمدينة فانه لم يخرج منها الى الكوفة الا بعد قتل عثمان فكيف يستنكر سماعه
منه وهو كل يوم يجتمع به في المسجد حين ميز الى ان بلغ اربعة عشر سنة وزيادة على ذلك
ان عليا كان يزور امهات المومنين ومنهن ام سلمة والحسن في بيتها هو وامه - الوجه
الثالث انه ورد عن الحسن ما يدل على سماعه منه اورده المزي في التهذيب من طريق
ابي نعيم قال ثنا ابو القاسم عبد الرحمن بن العباس بن عبد الرحمن بن زكريا ثنا ابو حنيفة
محمد بن الحنفية الواسطي ثنا محمد بن موسى الجرشي ثنا ثمامة بن عبيدة ثنا عطية بن محارب
عن يوسف بن عبيد كما قال سالت الحسن يا ابا سعيد انك تقول قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم وانك لم تدركه قال يا ابن اخي سالتني عن شيء ما سالني عنه احد قبلك ولولا
منزلتك عندي ما اخبرتك اني في زمان كما ترى وكان في عمل الحجاج كل شيء سمعتني
اقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو عن علي غير اني في زمان لا استطيع ان اذكر
عليا وذكر ما وقع لنا من رواية الحسن عن علي قال احمد في مسنده حدثنا هشيم اخبرنا
يوسف عن الحسن البصري عن علي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول رفع
القلم عن ثلثة عن الصغير حتى يبلغ وعن النائم حتى يستيقظ وعن المصاب حتى يكشف
عنه اي يزول عنه اخرجه الترمذي وحسنه النسائي وصححه الحاكم والضياء المقدسي في
المختارة وقال الحافظ زين الدين العراقي في شرح الترمذي في الكلام على هذا الحديث
عن علي المدني الحسن راى عليا بالمدينة وهو غلام - وقال ابو زرعة كان الحسن البصري
يوم بويع لعلي ابن اربع عشرة وراى عليا بالمدينة ثم خرج الى الكوفة والبصرة ولم يلقه

الحسن بعد ذلك وقال الحسن رأيت الزبير بايع عليًا انتہی وهذا القدر كفاية وجل قول الناس فی علی ما بعد خروج علی من المدينة یعنے ایک جماعت نے جناب امیر سے حسن بصری کی سماعت حدیث کی نسبت انکار کیا ہے اور بعض متاخرین نے اسی کے ساتھ تمسک کرکے خرقہ پوشی کے طریق میں خدشہ نکالا ہے اور ایک جماعت نے اسکو . . ثابت کیا ہے اور میرے نزدیک یہی راجح ہے - اور حافظ ضیاءالدین مقدسی نے بہی مختارات مین اسیکا رجحان بیان کیا ہے وہ کہتا ہے کہ حسن بن ابی الحسن البصری نے جناب امیر سے حدیث کو سنا ہے اور یہ بہی کہا گیا ہے کہ نہین سنا ہے اور حافظ ابن حجر نے مختارات کے حاشیہ مین اسیکا اتباع کیا ہے - وجہ اول یہ ہے - کہ علماء فن اصول نے جس جگہہ ترجیح کی وجوہات کا ذکر کیا ہے - وہان لکہا ہے کہ مثبت کو نافی کی بات پر تقدم ہوتا ہے کیونکہ مثبت کا علم بہ نسبت نافی کے زیادہ ہوتا ہے ؛

دوسری وجہ یہ ہے کہ اسپر سبکا اتفاق ہے کہ ابہی حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کی خلافت مین دو برس باقی تہے کہ حسن بصری کا تولد ہوا - انکی والدہ خیرہ جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمتگار تہین اور جناب ام سلمہ حسن بصری کو باہر صحابہ کے پاس بہیجا کرتی تہین تاکہ انکے حق مین صحابہ کرام برکت کی دعا کرین حضرت ام سلمہ نے حسن بصری کو حضرت عمر کی خدمت مین بہی بہیجا تہا - اور حضرت عمر نے انکے حق مین دعا فرمائی تہی کہ اے خدا اسکو دین سکہا اور لوگون مین محبوب کر - حافظ جمال الدین مزی نے اس حدیث کو تہذیب مین روایت کیا ہے اور عسکری نے بہی کتاب المواعظ مین اسکی سند کو بیان کیا ہے - حافظ مزی لکہتے ہین کہ جسدن جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے گہر کا لوگون نے محاصرہ کیا تہا حسن بصری بہی وہان موجود تہے اسوقت انکا سن چودہ برس کا تہا - اور یہ بات بخوبی معلوم ہوئی ہے کہ حسن بصری ان اشخاص مین سے تہے جو سات برس کے سن مین صاحب تمیز اور بالغ ہوگئے تہے اور نماز کا حکم انپر جاری ہو گیا تہا - اور وہ جماعت مین حاضر ہوا کرتے تہے اور جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچہے نماز ادا کرتے تہے - اور حضرت عثمان رض کی شہادت تک حضرت علی مدینہ سے باہر تشریف نہین لے گئے اور انکی شہادت کے بعد کوفہ کو تشریف لیگئے تہے پس کسطرح سے کہا جا سکتا ہے کہ حسن بصری نے جناب امیر سے حدیث کو نہین سنا ہے حالانکہ بالغ ہونے کے وقت تک ہر روز وہ جناب امیر کے ساتھ مسجد مین حاضر ہوا کرتے تہے بلکہ انکا سن چودہ برس سے بہی تجاوز کر گیا تہا جناب امیر علیہ السلام ہمیشہ امہات المؤمنین رض کے پاس جایا کرتے تہے اور جناب ام سلمہ بہی انہین مین رہا کرتی تہین حسن بصری اپنی مان کے ساتہ ام سلمہ رض کے بیت الشرف مین رہا کرتے تہے ؛

تیسری وجہ یہ ہے۔ کہ جو حدیثین حسن بصری سے منقول ہین وہ دلالت کرتی ہین انکی سماعت پر۔ حافظ مزی نے تہذیب مین ابو نعیم کے طریق سے انکو روایت کیا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ ابو القاسم عبد الرحمن بن العباس ابن زکریا کہتے ہین کہ ہم سے ابو حنیفہ بن الحنفیہ واسطی نے ذکر کیا ہے اور وہ کہتے ہین کہ ہم سے موسی الجرشی نے بیان کیا ہے اور وہ کہتے ہین کہ ہم سے ثمامہ بن عبیدہ نے کہا ہے اور وہ کہتے ہین کہ ہم سے عطیہ بن محارب نے نقل کیا ہے کہ یوسف بن عبید کہتے تھے میں نے حسن بصری سے کہا کہ ای ابا سعید تم ہمیشہ یہی کہتے ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حالانکہ تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا حسن بصری نے کہا ای میرے بھتیجے تو نے مجھ سے ایسی بات پوچھی ہے جو اس سے پہلے مجھ سے کسی نے نہین پوچھی اگر تیری منزلت میرے پاس نہ ہوتی تو مین ہرگز تجھ سے بیان نہ کرتا۔ تو دیکھتا ہے کہ مین جس زمانہ مین ہون (اور یہ وہ وقت تھا کہ سب باتون پر حجاج کا عمل درآمد تھا) تو نے جو مجھ سے قال رسول اللہ سنا ہے اس سے میری مراد یہ ہے کہ اس حدیث کو مینے جناب علیؑ سے سنا ہے چونکہ مین ایسے وقت مین ہون کہ جناب علی کا ذکر نہین کرسکتا اسلیئے قال رسول اللہ کہتا ہون۔ اور جو حدیث کہ حسن بصری نے جناب امیر علیہ السلام سے روایت کی ہے امام احمد بن حنبل نے اسکا ذکر مسند مین کیا ہے۔ وہ یہ کہ ہشیم نے ہم سے بیان کیا ہے کہ یوسف حسن بصری سے روایت کرتے ہین کہ حضرت امیر فرماتے تھے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تین آدمیون سے قلم اٹھا لیا گیا ہے لڑکے سے جب تک کہ وہ بالغ ہو سوتے ہوئے سے جب تک وہ نیند سے بیدار نہ ہو اور دیوانہ سے جب تک کہ اسکا جنون جاتا نرہے۔ ترمذی نے اسکو روایت کیا ہے اور نسائی نے اس حدیث کے حسن ہونے کی بابت لکھا ہے۔ حاکم اور ضیاء مقدسی نے مختارات مین اسکی تصحیح کی ہے۔ حافظ زین الدین عراقی ترمذی کی شرح مین اس حدیث کی شرح مین یہ بات لکھتے ہین کہ حسن بصری نے جناب امیر علیہ السلام کو مدینہ منورہ مین دیکھا تھا اور اسوقت حسن بصری لڑکے تھے۔ اور ابو زرعہ کہتے ہین جس دن کہ امیر علیہ السلام سے لوگون نے بیعت کی تھی اس دن حسن بصری کی عمر چودہ برس کی تھی اور انہون جناب امیر علیہ السلام کو مدینہ منورہ مین دیکھا تھا۔ بعد ازان جناب امیر کوفہ اور بصرہ کی طرف تشریف لے گئے اسوقت سے حسن نے جناب امیر سے ملاقات نہین کی اور حسن بصری کہتے ہین کہ مینے زبیر رضی اللہ عنہ کو جناب امیر سے بیعت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ بس اسیقدر اس مقام مین کافی ہے اور نافی کے قول سے یہ مراد ہو سکتی ہے کہ جناب امیر کو حسن بصری نے مدینہ طیبہ سے تشریف لیجانے کے بعد نہین دیکھا ۔

عبارت مرقومہ صدر سے صاف ظاہر ہے کہ حسن بصری رضی اللہ عنہ حجاج کے خوف سے جناب امیر علیہ السلام کی روایت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف مرفوع کرکے بیان کرتے تھے اور حضرت علی کا نام نہیں لیتے تھے۔ پس اس سے خیال کر لینا چاہیئے کہ دوسرے راویوں کو بھی اسی قسم کا خوف تھا جسکی سبب سے وہ علی الاعلان جناب امیر علیہ السلام کی مرویات کو نہیں بیان کر سکتے تھے +

ابن سعد کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب امیر سے جسقدر احادیث روایت ہوئی ہیں کسی صحابی سے نہیں ہوئیں چنانچہ علامہ ابن حجر صواعق محرقہ میں اور علامہ حسام الدین علی المتقی کنز العمال میں لکھتے ہیں۔

اخرج ابن سعد عن علی انہ قیل لہ مالك اکثر اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حدیثا قال انی کنت اذا سالتہ انبانی فاذا سکت ابتدانی یعنے جناب امیر علیہ السلام سے لوگوں نے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ بہ نسبت دیگر اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زیادہ تر حدیث روایت کرتے ہیں جناب علی نے فرمایا کہ میرا یہ حال تھا کہ میں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کرتا تھا تو مجھ سے بیان فرمایا کرتے تھے اور جب میں چپ رہتا تھا تو حضرت ابتداء فرماتے تھے +

جناب امیر علیہ السلام سے صحابہ اور تابعین کی جماعت کثیر نے حدیث کو روایت کیا ہے چنانچہ علامہ بدخشی نزل الابرار میں اور سیوطی تاریخ الخلفاء میں لکھتے ہیں وروی عنہ من الصحابۃ عبد اللہ بن مسعود وعبد اللہ بن جعفر وعبد اللہ بن الزبیر وجابر بن عبد اللہ وجابر بن سمرۃ وجریر بن عبد اللہ البجلی وعبد الرحمن بن اشیم وصھیب بن سنان والبراء بن عازب وزید بن ارقم وحذیفۃ بن اسید وطارق بن اشیم وعمارۃ بن رویبۃ وبشر بن سحیم وعمر بن حریث وسفینۃ وابو رافع مولی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وابو جحیفۃ وابو ھریرۃ وابو امامۃ وابو لیلی وابو سعید وابو الطفیل وابناہ الحسن والحسین وغیرھم +

ومن التابعین ابناہ محمد بن الحنفیۃ وابنتہ فاطمۃ وکاتبہ عبد اللہ بن ابی رافع وقیس بن ابی حازم و مالك بن اوس والاحنف بن قیس وزید بن وھب وزر بن حبیش وعبید بن عمیر والحارث بن سوید و سعید بن المسیب وعبد الرحمن بن ابی لیلی وعبد اللہ بن شداد بن الھاد ومطرف بن عبد اللہ بن الشخیر وکمیل بن زیاد وشریح بن ھانی وشریح القاضی وعبیدۃ السلمانی والحارث الاعور ومسروق والشعبی والحسن البصری وابو وائل وشقیق بن سلمۃ الاسدی وابو عبد الرحمن السلمی القاری وابو الاسود الدؤلی وابو عمرو الشیبانی وابو رجاء العطاردی وغیرھم

جناب امیر علیہ السلام کا علم بفقہ

نہ اربعہ رحمہم اللہ میں سے دو شخصوں کیطرف فقہ کا استناد کیا جاتا ہے۔ اول امام ابوحنیفہ دوم امام مالک امام
ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے علم فقہ جناب محمد باقر علیہ السلام اور صادق علیہ السلام سے حاصل کیا ہے چنانچہ حافظ
ذہبی طبقات میں لکھتے ہیں روی عنہ ابنہ جعفر الصادق والاوزاعی والزہری وابوحنیفۃ یعنے جناب
محمد باقر سے انکے بیٹے امام جعفر صادق اور امام اوزاعی اور امام ابوحنیفہ نے روایت کی ہے اور خود انکا قول
ہے لولا السنتان لہلک النعمان یعنے اگر میں دو سال حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں
نہ رہتا تو ہلاک ہوجاتا +

امام شافعی کی فقہ میں دو سلسلے ہیں ایک سلسلہ سے تو وہ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سے شمار ہوتے
ہیں کیونکہ وہ امام محمد بن حسن شیبانی کے شاگرد تھے اور امام محمد نے امام ابوحنیفہ سے تلمذ حاصل کیا
ہے اس وجہ سے امام شافعی کا یہ سلسلہ حضرت امام باقر اور جعفر الصادق علیہما السلام کیطرف منتہی ہوتا ہے
دوسرا سلسلہ امام شافعی کا امام مالک بن انس کیطرف منتہی ہوتا ہے اور امام مالک ربیعۃ الرائی
کے شاگرد تھے اور ربیعۃ الرائی نے فقہ اور حدیث عکرمہ سے حاصل کیا ہے اور عکرمہ نے جناب عبداللہ بن
عباس سے تلمذ پایا ہے اور عبداللہ بن عباس حضرت امیر علیہ السلام کے تلامذہ میں سے ہیں امام احمد بن حنبل
امام شافعی کے شاگرد ہیں اسلیے انکا سلسلہ تلمذ بھی حضرت علی ہی کیطرف منتہی ہوتا ہے +

اب رہا سلسلہ فقہ صحابہ کے بارہ میں مسروق روایت کرتے ہیں قال شاممت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم فوجدت علمہم انتہی الی عمر وعبداللہ بن مسعود وابی الدرداء ومعاذ بن جبل وزید بن
ثابت وعلی بن ابی طالب ثم شاممت ہؤلاء الخمسۃ فوجدت علمہم انتہی الی الرجلین علی و
عبداللہ بن مسعود ثم شاممت الاثنین فوجدت علیا یفضل علی عبداللہ (اخرجہ الخوارزمی
فی المناقب) یعنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ انکا علم حضرت
عمر اور عبداللہ بن مسعود اور ابوالدرداء اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور علی بن ابیطالب کیطرف
منتہی ہوتا ہے پھر مینے ان پانچوں کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ انکا علم دو آدمیوں کیطرف منتہی
ہوتا ہے یعنے علی اور عبداللہ بن مسعود کیطرف پھر مینے ان دونوں کو سونگھا تو معلوم ہوا کہ علی عبداللہ
پر فضیلت رکھتے ہیں + حضرت امیر علیہ السلام کی زیادہ تر تفقہ کا یہ باعث ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی حیات میں بھی منصب قضا جناب امیر علیہ السلام کی ذات بابرکات کیساتھ تعلق رکھتا تھا +

(۱) عن حمید بن عبداللہ بن یزید المدنی قال ذکر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضاء قضاء
بہ علی فاعجب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحمد للہ الذی جعل فینا الحکمۃ اہل البیت (اخرجہ

احمد) حمید بن عبداللہ بن یزید مدنی سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جناب علی کے ایک فیصلہ کا ذکر کیا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ سلم نے سنکر تعجب کیا اور فرمایا شکر ہے خدا کا جسنے ہم اہل بیت کو حکمت عطا کی ہے +

(۲) عن انس بن مالک عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال اقضی امتی علی بن ابی طالب راخرجہ ... انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت میں زیادہ قضا والا علی بن ابیطالب ہے +

(۳) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اقضی امتی بعدی علی بن ابی طالب راخرجہ الخوارزمی فی المناقب) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میرے بعد میری امت میں علی بن ابیطالب زیادہ قضا والا ہے +

(۴) عن علی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن قاضیاً وانا حدیث السن فقلت یارسول اللہ تبعثنی الی قوم یکون بینہم احداث ولا علم لی بالقضاء قال ان اللہ سیھدی قلبک ویثبت لسانک قال فما شککت فی قضاء بین اثنین بعد ذلک راخرجہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ والبزار وابو یعلی وابن حبان والحاکم) باختلاف یسیر) جناب علی علیہ سلام فرماتے ہیں کہ مجھکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قاضی مقرر کرکے یمن کیطرف روانہ فرمایا اسوقت میرا سن نہایت چھوٹا تھا میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ مجھکو ایک قوم کی طرف قاضی کرکے بھیجتے ہیں ان میں جھگڑے بھی ہونگے اور مجھے قضا کا علم حاصل نہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بتحقیق اللہ تعالی تیرے دل کو ہدایت کریگا اور تیری زبان کو ثابت رکھیگا جناب امیر کہتے ہیں اسکے بعد مجھے کبھی دو آدمیوں کے فیصلہ کرنے میں شک نہیں پیدا ہوا +

(۵) عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی تخصم الناس بسبع ولا یحاجک احد من قریش انت اولھم ایمانا باللہ واوفاھم بعہد اللہ واقومھم بامر اللہ واقسمھم بالسویۃ واعدلھم فی الرعیۃ وابصرھم بالقضیۃ واعظمھم عند اللہ بالمزیۃ راخرجہ الحاکمی والدیلمی) معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ جناب علی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم سات باتوں میں لوگوں سے جھگڑوگے اور قریش میں سے کوئی ایک تجسے نہیں مخاصمت کرسکیگا تم ان سب سے اللہ کے ساتھ پہلے ایمان لانے والے ہو۔ اور ان سب سے خدا یتعالے کے عہد کو زیادہ تر پورا کرنے والے ہو اور ان سب سے خدائے تعالے کے حکم کے ساتھ قیام کرنے والے ہو۔ اور ان

سب سے زیادہ پوری تقسیم کرنیوالے اور ان سب سے رعیت کے ساتھ زیادہ عدل کرنیوالے ہو اور ان سب سے زیادہ فیصلہ کو جاننے والے ہو اور تم ان سب سے امر کے نزدیک بڑے مرتبہ والے ہو۔

(۲) عن علی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعثنا الی الیمن فوجد اربعۃ وقعوا فی حفرۃ لیصطاد فیہ الاسد سقط اولا فتعلق باخر وتعلق الاخر باخر حتی تساقط الاربعۃ فجرحهم الاسد وما قوا من جراحتہ فتنازع اولیائهم حتی کادوا یقتتلون فقال علی انا اقضی بینکم فان رضیتم فہو القضاء والا حجزت بعضکم عن بعض حتی تاتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیقضی بینکم قال اجمعوا من القبائل الذین حفروا البار ربع الدیۃ والثلث ونصفها ودیۃ کاملۃ فللاول ربع الدیۃ لانہ اہلک من فوقہ وللثانی ثلثہا لانہ اہلک من فوقہ وللثالث النصف لانہ اہلک من فوقہ وللرابع دیۃ کاملۃ فابوا ان یرضوا فاتوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ فلقوہ عند مقام ابراہیم فقصوا علیہ القصۃ فقال رجل قضا بیننا علی فلما قصوا علیہ القصۃ اجازہ (اخرجہ احمد فی المناقب)

جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو یمن کی طرف بھیجا وہاں پر چار آدمی ایک گڑھے میں گر پڑے تھے جو شیر کے شکار کرنے کے لیے کھودا گیا تھا اور پہلے سے اس میں شیر گرا ہوا تھا جب ایک آدمی اس میں گرنے لگا تو اس نے دوسرے کو پکڑ لیا جب دوسرا بھی اسکے ساتھ گرنے کو ہوا تو اس نے تیسرے کو پکڑا اور تیسرے نے چوتھے کو پکڑا اسیطرح سے چاروں اسمیں گر گئے شیر نے ان چاروں کو زخمی کر کے مار ڈالا۔ انکے وارثوں میں تنازع پیدا ہوا قریب تھا کہ ان میں جنگ کی نوبت پہنچ جاتی جناب امیر نے فرمایا میں اس قضیہ کو فیصل کر دیتا ہوں اگر تم باہم رضی ہو جاؤ ورنہ چند آدمی تم میں سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں چلے جائیں آپ تمہارا جھگڑا فیصل کر دینگے۔ جناب امیر نے فرمایا کہ جن لوگوں نے یہ گڑھا کھودا ہے ان سے دیت اسطرح جمع کرو کہ ایک چوتھا حصہ دیت کا ہو اور ایک تیسرا حصہ اور ایک نصف حصہ دیت کا ہو اور ایک پوری دیت ہو پس پہلے آدمی کے لیے دیت کی چوتھائی ہے اور دوسرے کے لیے دیت کی تہائی اور تیسرے کے لیے دیت کا نصف حصہ اور چوتھے شخص کے لیے پوری دیت ہے۔ ان لوگوں نے اس سے انکار کیا اور رضی نہ ہوئے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مقام ابراہیم علیہ السلام پر ملاقات کی اور تمام قصہ بیان کیا ایک آدمی نے کہا کہ جناب امیر علیہ السلام نے ہم میں اسطرح فیصلہ کیا تھا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ فیصلہ سنایا گیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی کو جائز رکھا۔

(۷) قیل سبب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اقضاکم علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان جالسا مع جماعۃ من الناس فجاءہ خصمان فقال احدھما یا رسول اللہ ان لی حمارا وان لھذا البقرۃ قتلت حماری فبدا رجل عن الحاضرین فقال لا ضمان علی لبھائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقض بینھما یا علی فقال علی لھما اکانا مرسلین ام مشدودین ام احدھما مشدود والآخر مرسل فقال کان الحمار مشدودا والبقرۃ مرسلۃ وصاحبھا معھا فقال علی صاحب البقرۃ ضامن الحمار فاقر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامضاہ قضاءہ (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ) روایت ہے کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ایک گروہ صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ دو شخص مخاصمت کرتے ہوئے حضور میں آئے ایک نے ان میں سے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک گدھا تھا اور اس شخص کی گائے تھی اسکی گائے نے میرے گدھے کو مار ڈالا ہے ایک شخص نے حاضرین میں سے کہا کہ جانوروں کے فعل کا کوئی ذمہ دار نہیں ہو سکتا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تم ان دونوں کا فیصلہ کرو حضرت علی نے ان دونو آدمیوں سے پوچھا کہ آیا وہ دونو جانور بندہے تھے یا کھلے تھے یا ایک ان میں بندھا تھا اور دوسرا کھلا تھا جواب دیا کہ گدہا بندہا تھا اور گائے کھلی تھی اور اسکا مالک اسکے ساتھ تھا حضرت علی نے فرمایا کہ گائے کا مالک گدہے کے نقصان کا ذمہ دار ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کے فیصلہ کی تصدیق فرمائی اور انکے فیصلہ کو جاری کیا +

(۸) عن زید بن ارقم قال کنت عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ کتاب من الیمن فیہ ان ثلثۃ نفرا توا علیا یختصمون فی غلام وقعوا امہ فی الجاھلیۃ فی طھر واحد کلھم یدعیہ انہ ابنہ فقضیت بینھم ان اقرعت بینھم وجعلتہ للقارع منھم علی ان یغرم للآخرین ثلثی الدیۃ فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواجذہ ثم قال ما اعلم فیھا الا ما قضی علی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسند زید بن ارقم) زید بن ارقم سے روایت ہے کہ میں جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر تھا کہ خدمت عالی میں جناب امیر کا خط پہونچا اس میں لکھا ہوا تھا کہ میرے پاس تین شخص اپنا جھگڑا ایک لڑکے کی نسبت لیکر آئے تھے کہ زمانہ جاہلیت میں اس لڑکے کی ماں کے ساتھ ان تینوں نے ایک ہی طہر میں جماع کیا تھا ان تینوں میں سے ہر ایک شخص اس لڑکے کو اپنا بیٹا بیان کرتا تھا میں نے انکے فیصلہ کے واسطے قرعہ ڈالا جسکے نام کا قرعہ نکلا میں نے اس لڑکے کو اسکا فرزند قرار دیکر یہہ شرط لگادی کہ اگر یہ شخص باقی کے دو شخصوں کو دیت کی دو تہائیاں ادا کردے سرور دنیا و دین صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر ہنس پڑے یہاں تک کہ آپکے دانت مبارک نظر آنے لگے پھر آپ نے ارشاد کیا کہ علی نے

فیصلہ کے بغیر ہمین اسکا کوی اور فیصلہ نہین معلوم ہوتا ✦

(تنبیہ) سرورعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد جناب امیر علیہ الصلوۃ والسلام فقہ مین اکابر صحابہ کے مرجع تھے اور سب صحابی جناب امیر علیہ السلام کو اعلم بالسنۃ مانتے تھے ازانجملہ صحابہ کرام کے بعض اقوال جو جناب امیر علیہ السلام کی تفقہ کی نسبت روایت ہوئے ہین مع آپ کے بعض فیصلجات کے درج ذیل ہین ✦

(۱) عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت من افتاکم بیوم عاشوراء قالوا علی قالت اما انہ اعلم بالسنۃ (اخرجہ ابو عمر) جناب ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ اونہون نے لوگون سے استفسار فرمایا کہ عاشورا کے دن روزہ کی نسبت تمکو کس نے فتوے دیا ہے لوگون نے عرض کیا کہ جناب امیر علیہ السلام نے حضرت صدیقہ نے فرمایا وہ سنت نبوی کو بہت زیادہ جاننے والے ہین ✦

(۲) سئل شریح ابن ھانی عن عائشۃ ام المؤمنین عن مسح الخفین فقالت ائت علیا فاسئلہ (اخرجہ مسلم وابن عبد البر فی الاستیعاب) شریح بن ہانی نے جناب ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے موزہ کے مسح کی نسبت سوال کیا جناب صدیقہ نے فرمایا جناب علی علیہ السلام سے پوچھو ✦

(۳) عن عبد الرحمن بن اذینۃ العبدی عن ابیہ اذینۃ بن مسلمۃ العبدی قال اتیت عمر بن الخطاب فقلت من این اعتمر فقال ائت علیا فاسالہ (استیعاب) عبد الرحمن بن اذینۃ العبدی اپنے والد اذینۃ بن مسلمۃ العبدی سے روایت کرتے ہین کہ مین نے جناب عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے پوچھا کہ مین کہان سے عمرہ کیا کرون حضرت عمر رض نے مجھے کہا جناب علی علیہ السلام سے جاکر پوچھو ✦

(۴) عن سعید بن المسیب قال کان عمر رضی اللہ تعالی عنہ یتعوذ باللہ من معضلۃ لیس لہا ابو الحسن (اخرجہ احمد) سعید بن مسیب کہتے ہین کہ جناب عمر رضی اللہ تعالے عنہ خدا کی طرف پناہ مانگتے تھے اس مشکل امر سے جس مین جناب ابو الحسن نہ ہون ✦

(۵) عن یحیی بن عقیل قال کان عمر رضی اللہ تعالے عنہ یقول لعلی اذا سالہ ففرج عنہ لا ابقانی اللہ بعدک یا علی (اخرجہ الجندی) یحیے بن عقیل کہتے ہین

کہ جب جناب عمر رضی اللہ تعالے عنہ حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کچھ پوچھا کرتے اور ان کے جواب سے خوش ہوتے تو فرماتے تیرے بعد یا علی مجھے خدا زندہ نہ رکھے +

(۶) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ قال لا یفتین احد فی المسجد وعلی حاضر (استیعاب) جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ جب تک جناب امیر علیہ السلام مسجد میں ہوتے ہوں تو کوئی شخص فتوے نہ دیا کرے +

(۷) عن ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما قال خطبنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ فقال اقضانا علی (اخرجہ السلفی) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ جناب عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے ہمکو خطبہ سنایا اور اس مین کہا کہ ہم مین بڑے قاضی علی ہین +

(۸) قیل لعمر بن الخطاب لو اخذت حلی الکعبۃ فجہزت بہ جیوش المسلمین وما تصنع الکعبۃ بالحلی فہم بذلک فسأل علیا فقال ان القرآن انزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والاموال اربعۃ اموال المسلمین فقسمہا بین الورثۃ وذوی الفرائض والفی فقسمہ علی مستحقیہ والخمس فوضعہ اللہ حیث وضعہ۔ والصدقات فجعلہا حیث جعلہا وکان حلی الکعبۃ یومئذ فترکہ علی حالہ ولم یترکہ نسیانا فاقرہ حیث اقرہ اللہ ورسولہ فقال لہ عمر لولاک لافتضحنا (ربیع الابرار فی الباب الخامس والسبعین) عمر بن خطاب سے کہا گیا اگر کعبہ کے زیورات کو آپ لیکر مسلمانون کے لشکر مین صرف کردین تو یہ امر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ کعبہ کو زیور کی کچھ ضرورت نہین عمر رضی اللہ عنہ نے جناب امیر سے اس امر کی نسبت استفسار کیا جناب امیر نے ارشاد کیا کہ خدا تعالی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف نازل فرمایا اور چار قسم کا مال قرار دیا ہے ایک مسلمانون کا مال ہے جسکو ذوی الفرائض اور ورثہ مین تقسیم کیا ہے اور ایک جرمانہ ہے اسکو اسکے مستحقون پر بانٹا ہے اور ایک مال خمس ہے وہ خدا نے جنکو دینا تھا دیا اور ایک زکوٰۃ ہے وہ بھی جنکا حق تھا انکے دینے کا حکم دیا پس ان دونون مین بھی کعبہ کا زیور موجود تھا خدا نے اسکو اسی حال پر چھوڑ دیا اور اسکو خدا نے بھولکر نہین چھوڑا پس تم بھی اسکو اسیطرح پر رہنے دو جسطرح پر کہ خدا نے اور خدا کے رسول نے اسے رہنے دیا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا علی اگر تم نہ ہوتے تو ہماری بڑی رسوائی ہوتی +

(۹) عن ابی سعید الخدری قال حججنا مع عمر بن الخطاب فلما دخل الطواف استقبل الحجر

فقال انی لاعلم انک حجر لا تضر ولا تنفع ولولا امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قبلتک ثم
تبلہ فقال لہ علی انہ یضر وینفع قال بم علمت ذلک قال بکتاب اللہ قال قال اللہ تبارک وتعالی
و اذا اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم الخ لما خلق اللہ آدم مسح علی ظہرہ فقررہ وا نہ انہ الرب
وانہم العباد واخذ اللہ عہودہم ومواثیقہم وکتب ذلک فی رق وکان لہذا الحجر عینان ولسان
تقال افتح ففتح فاہ فالقمہ ذلک الرق فقال اشہد لمن وافاک بالموافاۃ یوم القیامۃ واشہد
انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یؤتی یوم القیمۃ بالحجر الاسود لسان ذلق یشہد
لمن یستلمہ بالتوحید فہو یا امیر المؤمنین یضر وینفع فقال عمر اعوذ باللہ من ان اعیش فی
قوم لست فیہم یا ابا الحسن اخرجہ الجندی فی فضائل المکۃ ابو الحسن القطانی فی المطولات
والحاکم فی المستدرک والبیہقی فی شعب الایمان والسیوطی فی البدور السافرہ فی احوال الآخرۃ
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم جناب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کرنے
کو گئے جب جناب عمر طواف کرنے لگے اور حجر الاسود کے سامنے بوسے کے لیئے کھڑے ہوے تو کہنے لگے
مین جانتا ہون کہ تو ایک پتھر ہے کہ نقصان دے سکتا ہے نہ نفع پہونچا سکتا ہے اگر ہمکو رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نہ حکم دیتے تو مین تجھے نہ چومتا پیر حضرت عمر نے اسکو بوسہ دیا جناب علی علیہ السلام نے
فرمایا یہ نفع اور نقصان پہونچا سکتا ہے حضرت عمر نے کہا یہ بات آپ کہان سے کہتے ہین جناب علی علیہ
السلام نے فرمایا خدا کی کتاب سے چنانچہ اللہ تعالے قرآن شریف مین فرماتا ہے کہ جب تیرے رب نے بنی
آدم سے انکی پشتون مین عہد لیا الخ پس جب خدای پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو انکی پشت
پر ہاتھ پھیرا ارواح نے اقرار کیا کہ وہ ہمارا رب ہے اور ہم اسکے بندے ہین اور خدا نے انسے عہد و میثاق
لیکر ایک ورق پر لکھا اور اس پتھر کی زبان اور آنکھین تھین پس خدا نے فرمایا اپنے موند کو کھول اس نے
موند کو کھولدیا اور اس ورق کو نگل لیا اللہ تعالے نے فرمایا تو قیامت کے دن اسکی گواہی دیجیو جو تجہ سے
عہد پورا کرنے کی وجہ سے ملے اور مین گواہی دیتا ہون کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا
ہے کہ قیامت کے دن حجر الاسود آئیگا اور اسکی زبان نہایت تیز ہوگی گواہی دیگا اس شخص کی جو توحید
کے ساتھ اسکو چومے گا پس اے امیر المومنین یہ نقصان اور نفع دے سکتا ہے۔ جناب عمر نے فرمایا
خدا کی طرف پناہ لیجاتا ہون کہ مین زندہ رہون ایسی قوم مین کہ جس مین اے ابو الحسن آپ نہون ۔

(۱۰) وقال ابو القاسم محمود بن عمر الزمخشری مرفوعا الی الحسن ان عمر بن الخطاب اتی بامرأۃ
مجنونۃ حبلی قد زنت فاراد ان یرجمہا فقال لہ علی یا امیر المؤمنین اما سمعت ما قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال وما قال قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رفع القلم عن ثلاث عن المجنون حتی یبرأ وعن الغلام حتی یدرک وعن النائم حتی یستیقظ فخلی عمر سبیلها

ابو القاسم محمود الزمخشری حسن بصری کیطرف مرفوع کرکے لکھتے ہین کہ لوگ جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مجنون عورت حاملہ کو لائے کہ اس نے زنا کیا تہا جناب عمر نے اسکے رجم کا قصد کیا حضرت علی ع نے ان سے کہا اے امیر المومنین آپکو نہین معلوم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا فرمایا ہے جناب امیر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین شخصون سے قلم اٹھا لیا گیا ہے مجنون سے جب تک وہ تندرست ہوجاے اور لڑکے سے جب تک وہ بالغ نہو اور سوتے ہوے سے جب تک وہ بیدار نہو۔ پس جناب عمر نے اس عورت کو چھوڑ دیا +

(۱۱) عن ابی حزن بن ابی الاسود ان عمر اراد رجم المرأة التی ولدت لستة اشهر فقال علی ان اللہ تعالی یقول وحمله وفصاله ثلاثون شهرا وقال اللہ تعالی وفصاله فی عامین فالحمل ستة اشهر والفصال فی عامین فترک عمر رجمها وقال لولا علی لهلک عمر اخرجه ابن السمان والخلعی ومحب الطبری فی الریاض النضرة) ابی حزن بن ابی الاسود روایت کرتے ہین کہ حضرت عمر نے ایک عورت کے رجم کا ارادہ کیا جو نکاح کے چہ مہینے بعد بچہ جنی تہی پس جناب علی نے کہا اللہ تعالی فرماتا ہے کہ بچے کا حمل اور دودہ چہڑانا تیس مہینون کے بعد ہے اور دوسری جگہہ خدا فرماتا ہے کہ بچے کا دودہ چہوڑانا دو برس کے بعد ہے پس حمل کی مدت چہ مہینے ہوئی اور دودہ چہوڑانیکی دو برس پس عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے رجم کرنے کو چہوڑ دیا۔ اور کہا اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہوگیا ہوتا +

(۱۲) عن علی قال لما کان ولایة عمر رضی اللہ عنہ اتی بامرأة حامل فسألها عمر بن الخطاب فاعترفت بالفجور فامر بها عمر ان ترجم فلقیها علی بن ابی طالب فقال امرت بها ان ترجم فقال نعم اعترفت عندی بالفجور فقال هذا سلطانک علیها فما سلطانک علی ما فی بطنها۔ ثم قال له علی فلعلک انتهرتها واخفتها فقال قد کان ذلک قال او ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاحد علی معترف بعد بلاء انه من قید او تهددت فلا اقرار له فخلی عمر سبیلها ثم قال عجزت النساء ان تلدن مثل علی بن ابی طالب اخرجه الخوارزمی فی المناقب) جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین لوگ ایک حاملہ عورت کو لائے حضرت عمر نے اس سے پوچہا اس عورت نے اپنے زنا کا اقرار کیا حضرت عمر نے اسکو سنگسار کرنیکا حکم دیا۔ راہ مین اسے جناب علی نے دیکہا اور عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تمنے اسکے سنگسار کرنیکا حکم دیا حضرت عمر نے کہا ہان اسنے

میرے پاس اپنے فجور کا اعتراف کیا ہے جناب علی علیہ السلام نے فرمایا اسپر تو تمہارا یہ حکم ہے اور اسکے پیٹ میں جو کچھ ہے اسپر تمہارا کیا حکم ہے پھر جناب علی نے فرمایا شاید تمنے اسکو جھڑکا اور دھمکایا ہوگا حضرت عمرؓ نے کہا ہاں میں دھمکایا تھا حضرت علی نے کہا شاید آپنے نہیں سنا ہے جو کچھ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ بعد تشدد کے اعتراف کرنیوالے پر حد نہیں ہے جسکو کہ آپنے قید کیا اور دھمکایا پس اسکا اقرار نہیں پس حضرت عمر نے اسکو چھوڑ دیا اور کہا کہ عورتین علی بن ابیطالب جیسے کے جننے مین عاجز ہین ✤

(۱۳) عن ابن المسروق ان عمر اتی بامرأة قد نکحت فی عدتها ففرق بینهما وجعل مهرها فی بیت المال وقال لا یجتمعان ابدا فبلغ علیا فقال ان کان جهلا فلها المهر بما استحل من فرجها ویفرق بینهما واذا انقضت عدتها فهو خاطب من الخطاب فخطب عمر فقال ردوا الجهالات الی السنة فرجع الی قول علی (اخرجه احمد) ابن مسروق کہتے ہین کہ لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کو لائے جسنے اپنی عدت مین نکاح کیا تھا۔ پس حضرت عمر نے اسکے اور اسکے شوہر کے درمیان جدائی کا حکم دیا اور اسکے مہر کو بیت المال مین جمع کر لیا۔ اور کہا کہ یہ میان بیوی ہرگز کبھی اکٹھے نہین ہونگے یہ بات حضرت علیؓ کے پاس پہونچی آپنے فرمایا کہ اگرچہ نکاح جہل کے روسے ہوا ہے تو اس عورت کو بدلے اس حظ کے کہ اسکے فرج سے اس مرد کو حاصل ہوا ہے مہر دلانا چاہیے اور جب عدت پوری ہوجاوے تو یہ مرد اسکے ساتھ نکاح کرے پس حضرت عمر نے اسکا نکاح کر دیا اور کہا جہالتون کو سنت کیطرف رد کرو پس حضرت عمر نے جناب علی کے قول کیطرف رجوع کیا ✤

(۱۴) عن جعفر الصادق قال اتی عمر بن الخطاب بامرأة قد تعلقت برجل من الانصار وکانت تهواه ولم تقدر علیه فاحتالت فذهبت واخذت البیضة واخرجت منها الصفرة وصبت البیاض علی اثوابها وبین فخذیها ثم جاءت الی عمر فقالت یا امیر المؤمنین ان هذا الرجل اخذنی فی موضع کذا وفضحنی فهم عمر ان یعاقبه وکان علی جالسا عنده فجعل الانصاری یحلف بالله انها تکذب علی ویقول یا امیر المؤمنین لا تعجل فی امری تبین لك براءة ذمتی فقال عمر یا علی ما تری فی امرها فقال علی نظرت الی البیاض علی ثوب المرأة فاتهمها ان تکون احتالت بذلك فقال ایتونی بماء حار قد غلی غلیا نا شدیدا ففعلوا فصبوا علی موضع الثیاب من ثوب المرأة فاستوی ذلك البیاض حتی صار مثل بیاض البیض المشوی ثم شمه فاذا هو بیاض البیض فاقبل علی المرأة فهددها حتی اقرت بذلك ودفع الله العقوبة عن الانصاری ببرکة علی بن ابی طالب نقله نجم الدین فخر الاسلام ابو بکر بن محمد بن الحسین السنبلی المرندی فی مناقب الاصحاب جناب امام جعفر صادق

سے منقول ہے کہ حضرت عمر کے زمانہ مین ایک عورت ایک انصاری مرد کو چاہتی تھی مگر اس انصاری کا وصال میسر نہین ہوتا تھا ایک روز اسنے ایک حیلہ بنایا اور ایک انڈے کو توڑ کر زردی کو پھینکدیا اور اسکی سفیدی کو اپنے کپڑے اور جسکا سون پر چھڑک کر حضرت عمر سے آکر کہا یا امیر المومنین مجھے اس انصاری نے فلان مقام پر رسوا کیا ہے حضرت عمر اس انصاری کو سزا دینے پر آمادہ ہو گئے جناب مرتضے انکے پاس بیٹھے ہوئے تھے انصاری خدا کی قسم کھا کر کہنے لگا یہ میری نسبت جھوٹ بکتی ہے اے امیر المومنین آپ میری بات مین جلدی نکرین آپ کو میری بے گناہی ثابت ہو جائیگی حضرت عمر نے جناب مرتضی سے کہا آپ اس عورت کے بارہ مین کیا خیال کرتے ہین جناب مرتضے نے ارشاد کیا کہ مینے اس عورت کے کپڑے پر سفیدی کو دیکھا ہے مین سمجھتا ہون کہ اسنے مکر گانٹھا ہے تم میرے پاس کھولتا ہوا پانی لاؤ جب لوگ پانی اوٹھا لائے آپنے اس عورت کے کپڑے کے دھبے پر ڈلوایا کپڑے سے انڈے کی سفیدی پہونکر اٹھ آئی پھر آپنے اسے سونگھا تو اس مین سے انڈے کی بساند آنے لگی آپنے اس عورت کو دھمکایا اس نے اقرار کیا کہ مینے مکر گانٹھا تھا خدای تبارک نے بہ برکت جناب امیر علیہ السلام کی برکت سے اس انصاری سے اس عقوبت کو دفع کیا +

(۱۵) قیل ان رجلین اتیا امرأة من قریش فاستودعاها مائة دینار وقالا لا تدفعیها الی احد منا دون صاحبه فلبثا حولا ثم جاء احدهما الیها وقال ان صاحبی قد مات فادفعی الی الدینار فدفعتها الیه ثم لبثت حولا اخر فجاء الاخر فقال ادفعی لی الدینار فقالت ان صاحبك جاءنی وزعم انك قد مت فدفعتها الیه فاختصما الی عمر لیقضی علیهما ودفع الی علی بن ابی طالب وعرف علی انهما قد مکرا بهما فقال الیس قلتما لا تدفعیها الی واحد منا دون صاحبه قال بلی قال فان مالك عندنا فاذهب فجئ بصاحبك حتی ندفعها الیك (اخرجه الخوارزمی) روایت ہے کہ دو آدمی قریش کی ایک عورت کے پاس سو دینار امانت رکھ گئے اور کہہ گئے کہ جبتک ہم دونون اکٹھے تیرے پاس نہ آئین تو کسی ایک کو یہ امانت نہ دیجیو پھر ایک سال گذر گیا ان مین سے ایک نے آکر بیان کیا کہ میرا دوست مر گیا ہے وہ سو دینار مجھے دیدے اس عورت نے سو دینار اسکو دیدیے اسکے بعد پھر ایک سال گذرا وہ دوسرا آکر کہنے لگا وہ سو دینار مجھے دیدے اس عورت نے جواب دیا کہ تیرا دوست میرے پاس آیا تھا اسکا خیال تھا کہ تو مر گیا ہے وہ مجھ سے امانت لیگیا ہے اس نے کہا کیا ہمارا یہ وعدہ نہین تھا کہ جبتک اکٹھے ہم دونون نہ آئین تو امانت اکیلے کسی ایک کو نہ دیجیو پس اس عورت اور مرد مین جھگڑا شروع ہوا اور وہ دونون جناب عمر سے

پاس فیصلے کے لیے حاضر ہوئے حضرت عمر نے انکو جناب علی کی خدمت مین بھیجدیا جناب مرتضے فوراً سمجھ گئے کہ ان دونون آدمیون نے اس عورت سے مکر کیا ہے اس آدمی سے فرمایا کیا تم دونون نے یہ نہین کہا تھا کہ جب تک ہم دونون اکٹھے تیرے پاس نہ آئین تو تو اکیلے کسی ایک کو امانت واپس نہ دینا۔ تیرا مال ہمارے پاس موجود ہے اپنے دوست کو لے آ ہم تجھے دیدینگے ۔

۱۶۱ عن قيل ان سبعة انفس خرجوا من الكوفة مسافرين فغابوا مدة ثم عادوا وقد فقد منهم واحد فجاءت امرأته الى علي فقالت يا امير المؤمنين ان زوجي سافر هو وجماعة وقد عادوا دونه فاتيتهم وسالتهم عنه فلم يخبروني بحالته وقد اتهمتهم بقتله واسالك باحضارهم واستكشاف حالهم فاحضرهم وفرقهم واقام كل واحد منهم الى سارية من سواري المسجد ووكل بهم رجلا يمنع ان يقرب منه احد ليحادثه ثم استدعا واحد الحدثه وساله عن حال الرجل فانكر فلما انكر رفع علي صوته بالتكبير وقال الله اكبر فلما سمع الباقون صوت علي مرتفعا بالتكبير اعتقدوا ان رفيقهم قد اقر وحكى لعلي صورة الحال ثم استدعاهم واحدا واحدا فاقروا بقتله بناءً على ان صاحبهم قد اخبر عليا بما فعلوه فلما اقروا بذلك قال الاول يا امير المؤمنين هولاء قد اقروا وما انا اقررت بذلك قال هولاء رفقائك قد شهدوا عليك فما ينفعك انكارك بعد شهادتهم فاعترف انه شاركهم في امر قتله فلما تكمل اعترافهم بقتله اقام عليهم حكم الله تعالى (مطالب السئول لطلحة الشافعي) روایت ہے کہ سات آدمی کوفہ سے سفر کو گئے اور ایک مدت تک غائب رہے پھر جب لوٹ کر آئے ایک ان مین سے مفقود ہو گیا۔ اسکی زوجہ جناب امیر علیہ السلام کے پاس آکر کہنے لگی یا امیر المومنین میرا خاوند ایک جماعت کے ساتھ سفر کو گیا تھا وہ لوگ سفر سے لوٹ آئے ہین اور وہ نہین آیا مینے انسے اسکا حال پوچھا تھا وہ اسکا حال کچھ نہین بیان کرتے اور مین انپر اسکے قتل کا دعوی رکھتی ہون اور آپ سے ملتجی ہون کہ آپ انکے حضار کا حکم نافذ فرمائین اور ان سے انکشاف حال کرین جناب امیر نے انکو بلایا اور ہر ایک کو ان مین سے جدا جدا مسجد کے گوشون مین بٹھا دیا اور ایک ایک آدمی کا پہرا انپر مقرر کیا تاکہ انسے کوئی نہ ملنے پائے اور بات نکرے پھر ایک آدمی کو ان مین سے بلاکر اس آدمی کے حال سے پوچھا اس نے انکار کیا اسکے انکار پر جناب امیر نے تکبیر کی بلند آواز فرمائی جب دوسرے لوگون نے جناب امیر کی آواز کو سنا انکو گمان پیدا ہوا کہ انکے رفیق نے اقرار کر لیا ہے اور جناب امیر سے صورت حال کو بیان کر دیا ہے پھر ہر ایک کو ان مین سے علیحدہ علیحدہ بلایا انہون نے اس بنا پر اسکو قتل کا اقرار کیا کہ انکے رفیق نے جناب امیر سے انکا فعل بیان کر دیا ہے جب ان لوگون نے اسکا اقرار کیا پہلا شخص

کہنے لگا اے امیر المومنین ان لوگون نے اسکا اقرار کیا ہے مین نے تو اقرار نہین کیا جناب امیر نے فرمایا یہ لوگ تیرے
رفیق ہین تجھپر گواہی دیتے ہین انکی شہادت کے بعد تیرا انکار تجھے نفع نہین بخشتا پس اسنے بھی انکے
شریک ہونے کا اقرار کیا جب انکا اعتراف اس شخص کے قتل کی نسبت کامل ہوگیا۔ تو جناب امیر علیہ
السلام نے اللہ کا حکم انپر جاری کیا +

(١٧) عن محمد بن یحیی بن حبان ان حبان ابن منقذ کان تحتہ امرأتان ھاشمیۃ والانصاریۃ
فطلق الانصاریۃ ثم مات علی رأس الحول فقالت لم تنقض عدتی فارتفعوا الی عثمان رضی اللہ
عنہ فقال ھذا لیس لی بہ علم فارتفعوا الی علی فقال علی تحلفین عند منبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انک لم تحیضی ثلاث حیضات ولک المیراث فحلفت فاشرکت فی المیراث (اخرجہ ابن الحرب الطائی)
محمد بن یحیی بن حبان کہتے ہین کہ حبان بن منقذ کی دو جوروین تھین ایک ہاشمیہ اور ایک انصاریہ اس
نے انصاریہ کو طلاق دیدیا تھا پھر اسی برس مین حبان مرگیا انصاریہ کہنے لگی میری عدت ابھی تک
پوری نہین ہوئی پس اسکا مرافعہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے حضرت عثمان نے کہا مجھے
اس فیصلہ کا علم نہین وہ مرافعہ جناب علی علیہ السلام کے پاس لے گئے جناب علی نے اس انصاریہ سے
فرمایا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس حلف اٹھالے کہ تجھے تین حیض نہین گذرے تو تجھے میراث
مین شریک کیا جائیگا۔ پس اس انصاریہ نے حلف اٹھالی اور وہ میراث مین شریک کی گئی +

(١٧) کتب خالد بن الولید الی ابی بکر الصدیق انی اخذت رجلا یوطاء کما یوطاء المرأۃ فاستشار
ابو بکر اصحابہ فقال بعضھم یقتل وقال بعضھم یرجم فقال لعلی ان العرب یانف من المثلۃ فما
تری فیہ فقال اری ان تحرقہ فاحرقوہ (نقلہ نجم الدین فخر الاسلام ابو بکر بن محمد بن الحسین
الستیلانی المرندی فی مناقب الاصحاب) خالد بن ولید نے حضرت ابو بکر صدیق کیطرف لکھہ بھیجا کہ
یہان ایک مرد ہے جو عورت کی طرح سے فعل کراتا ہے جناب ابو بکر نے صحابہ سے مشورت کیا بعض نے کہا
اسکو قتل کرنا چاہیے اور بعض نے کہا سنگسار کیا جائے حضرت ابو بکر نے جناب امیر سے کہا عرب کے لوگ
مثلہ کرنے کو بہت برا جانتے ہین آپکی اس مین کیا رائے ہے جناب امیر نے فرمایا میری رائے مین
اسے آگ کے اندر دھکیلنا چاہیے پس وہ آگ مین ڈالا گیا +

(١٩) عن زر بن حبیش قال جلس رجلان یتغدیان مع احدھما خمسۃ ارغفۃ ومع الآخر ثلثۃ
ارغفۃ فلما وضع الغذاء بین ایدیھما مر بھما رجل فسلم فقالا الغذاء فجلس واکل معھما
فاستوفوا فی اکلھم الارغفۃ الثمانیۃ فقام الرجل وطرح الیھما ثمانیۃ دراہم وقال لھما خذا

خذ دراهم عوضاً مما اكلت من طعامكما فتنازعا وقال صاحب الارغفة الخمسة لي خمسة دراهم ولك ثلاثة دراهم وقال صاحب الارغفة الثلاثة لا ارضى الا ان تكون الدراهم بيننا نصفين فارتفعا الى امير المؤمنين علي بن ابي طالب فقصا عليه قصتهما فقال لصاحب الارغفة الثلاثة قد عرض لك صاحبك ما عرض وخبزه اكثر من خبزك فارض بالثلاثة قال لا والله لا رضيت الا بمر الحق فقال له ليس لك في مر الحق الا درهم فقال له عرض عليك صاحبك صلحا فقلت لا ارضى الا بمر الحق فلا يجب لك في مر الحق الا واحد فقال الرجل عرفني الوجه في مر الحق حتى اقبله فقال علي اليس ثمانية الارغفة الاربعة وعشرون ثلثا وانتم ثلاثة انفس ولا يعلم الاكثر منكم اكلا ولا الاقل فتحملون في اكلكم على السواء فاكلت انت ثمانية اثلاث وانما لك تسعة اثلاث واكل صاحبك ثمانية اثلاث وله خمسة عشر ثلثا اكل منها ثمانية ويبقى له سبعة اكل صاحب الدراهم واكل لك واحدا من تسعة فلك واحد بواحد وله سبعة بسبعة فقال رضيت الآن يا علي (الاستيعاب في معرفة الاصحاب للعلامة ابن عبد البر)

زر بن حبیش سے روایت ہے کہ دو آدمی کھانا کھانے کو بیٹھے ایک کے پاس پانچ اور دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں اتنے میں تیسرا آدمی آگیا ان دونوں نے اسے شرکت طعام کے لیے کہا وہ بھی انکے ساتھ کھانے کو بیٹھ گیا وہ تینوں آٹھوں روٹیاں کھا چکے وہ تیسرا آدمی اُٹھ کھڑا ہوا اور ان دونوں کو آٹھ درہم دیکر کہنے لگا یہ عوض ہے اس کھانے کا جو میں نے تمہارے کھانے سے کھایا ہے۔ پس وہ دونوں باہم جھگڑنے لگے پانچ روٹیوں والے نے کہا مجھے پانچ درہم ملنے چاہییں اور تجھے تین اور تین روٹیوں والے نے کہا جب تک درہم نصفا نصف نہوں میں نہیں راضی ہونگا تصفیہ کے لیے دونوں جناب امیر علیہ السلام کے پاس آئے۔ اور تمام قصہ بیان کیا جناب امیرؑ نے تین روٹیوں والے سے کہا تیرا دوست جو کچھ تجھے دیتا ہے لے لے حالانکہ اسکی روٹیاں تیری روٹیوں سے زیادہ تھیں وہ کہنے لگا جب تک کہ میرا حق مجھے نہ معلوم ہو جائے میں راضی نہیں ہونیکا جناب امیر نے فرمایا کہ تیرا حق تو ایک درہم سے زیادہ نہیں۔ تیرا دوست صلح کے در سے جو کچھ کہ تجھے دیتا ہے دیتا ہے اور تو کہتا ہے کہ جب تک مجھے میرا حق نہ معلوم ہوگا میں نہیں راضی ہونیکا۔ تیرا حق تو انصاف سے ایک درہم ہے اسنے کہا یا امیر مجھے اسکی وجہ بیان فرمایئے تاکہ میں قبول کروں جناب امیر نے فرمایا کیا آٹھ روٹیاں کی چوبیس تہائیاں نہیں ہیں اور تم تین آدمی کھانیوالے تھے یہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ تم میں سے کون زیادہ کھانیوالا تھا اور کون کم اسلیے احتمال کیا جاتا ہے کہ بس تم تینوں نے برابر کھایا ہے۔ پس تو نے آٹھ تہائیاں کھائیں اور تیری تین روٹیوں کی نو تہائیاں تھیں اور تیرے دوست کی پانچ روٹیوں کی پندرہ تہائیاں تھیں اور اسنے آٹھ تہائیاں

کھائین اور اسکی سات تہائیان باقی رہین جو درہم والے نے کھائین اور تیری تو تہائیون مین سے ایک تہائی کھائی پس تیری ایک روٹی کے ٹکڑے کے بدلے ایک درہم ہے اور اسکے سات ٹکڑون کے بدلے سات درہم ہین۔ وہ کہنے لگا یا علی اب مین ایک درہم کے لینے پر راضی ہون ؛

(۲۰) قال سعید بن منصور فی سننہ باسنادہ سمعت علیا یقول الحمد للہ الذی جعل عدونا یسالنا عما نزل بہ من امر دینہ ان معاویۃ کتب الی یسالنی عن خنثی المشکل فکتبت الیہ ان یورثہ من قبل مبالہ (تاریخ الخلفاء للسیوطی) سعید بن منصور اپنی سنن مین باسنادہ بیان کرتے ہین کہ مینے جناب علی کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خدا کا شکر ہے جسنے ہمارے دشمن کو ایسا کردیا کہ جب اوسے امور دینیہ مین سے کوئی مشکل امر وارد ہوتا ہے تو وہ ہم سے پوچھتا ہے۔ معاویہ نے مجھے لکھکر خنثے مشکل کا مسئلہ پوچھا ہے مینے اسکو جواب مین لکھا ہے کہ اسکے بول کے مقام کی رو سے میراث ملیگی یعنے اگر عورت کیطرح سے پیشاب کرتا ہے تو مثل عورت کے میراث پائیگا۔ اور اگر مرد کی طرح سے پیشاب کرتا ہے تو مثل مرد کی میراث پائیگا ؛

(۲۱) تنازعت امراتان فی ایام عمر فی ولد کل واحدۃ منہما تدعی ابنہا فاشکل علی عمر فارسل الی علی فقال علی علی بنجار حاذق ومنشار حدید یقطع الولد فیجعل الولد بینکما نصفین فصاحت ام الصبی وقالت ادفع کل الولد الیہا وقالت الاجنبیۃ اقطع الولد فاخذ علی الولد فادفع الی الام التی صاحت وقال للاجنبیۃ علمت انہا ام الصبی و فی روایۃ ولدتا فی لیلۃ واحدۃ فجاءت ابن واحدۃ منہما فکل واحدۃ منہما تدعی الحی لہا (نقلہ ابو بکر نجم الدین محمد بن الحسین السیلانی المرندی فی مناقب الاصحاب) جناب عمر کے زمانہ مین ایک لڑکے کی نسبت دو عورتون مین جھگڑا ہوا ہر ایک ان مین سے اس لڑکے کو اپنا بیٹا بیان کرتی تھی حضرت عمر کو انکے فیصلے مین دشواری پیش آئی ان دونون کو حضرت امیر کیخدمت مین فیصلہ کے لیے بھیجدیا جناب امیر نے فرمایا میرے پاس ایک کاریگر بڑھئی کو لاؤ تاکہ اس سے اس لڑکے کو دو برابر حصون مین کاٹ ڈالے کہ لڑکے کا ایک ایک ٹکڑا ان دونون کو دیدیا جائے لڑکے کی ماں چلانے لگی آپ سالم یہ لڑکا اس عورت کو دیدیجئے دوسری عورت اجنبیہ کہنے لگی ضرور لڑکا کاٹ ڈالا جائے جناب امیر نے اس لڑکے کو اٹھا کر اسکی مان کو دیدیا۔ دوسری روایت مین ہے کہ ایک شب مین دو عورتون کو لڑکے پیدا ہوئے ایک کا لڑکا مرگیا اس زندہ لڑکے کیواسطے تنازع ہوا ؛

(۲۲) دوی لنا رجلا تزوج خنثی ولہا فرج کفرج النساء وفرج کفرج الرجال واصدقہا

جاریۃ کانت لہ ودخل بالخنثی واصابہا فحملت منہ وجاءت بولد ثم ان الخنثی وطئت الجاریۃ التی اصدقہا الرجل فحملت منہ الجاریۃ بولد فاشتہرت قصتہما ودفع امرہما الی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب فسئل عن حال الخنثی فاخبر انہا تحیض وتطاء وتوطاء وتمنی من الجانبین وقد حبلت واحبلت فصار الناس متحیری الافہام فی جوابہا وکیف السبیل الی فضائہا وفصل خطابہا فاستدعی علی غلامیہ وامرہما ان یذہبا الی الخنثی ویعدا اضلاعہا من الجانبین ان کانت متساویۃ فہو امراۃ وان کان الایسر انقص من الایمن بضلع واحد فہو الرجل فجاءا واخبراہ بذلک وشہدا عندہ فحکم علی الخنثی بانہا رجل وفرق بینہا وبین زوجہا ودلیل علی ذلک ان اللہ تعالی خلق ادم علیہ السلام وحیدا فاراد سبحانہ وتعالی احسانہ الیہ ولخفی حکمتہ فیہ ان یجعل لہ زوجا من جنسہ لیسکن کل واحد منہما الی صاحبہ فلما نام ادم خلق اللہ عزوجل من ضلعہ القصری من جانبہ الایسر حواء فانتبہ فوجدہا جالسۃ الی جانبہ کاحسن ما یکون من الصور فذلک صار الرجل ناقصا من جنبہ الایسر عن المراۃ والمراۃ کاملۃ الاضلاع من الجانبین والاضلاع الکاملۃ اربعۃ وعشرون ضلعا ہذا فی المراۃ فاما الرجل فثلاثۃ وعشرون ضلعا اثنا عشر فی الایمن واحد عشر فی الایسر وباعتبار ہذہ الحالۃ قیل للمراۃ ضلع اعوج (فصول المہمہ ونور الابصار ومطالب السئول لطلحۃ الشافعی) روایت ہے کہ ایک مردنے ایک مخنث کے ساتھ عقد کیا اور اس مخنث کے دو عضو مخصوص تھے ایک مثل عورت کے اور ایک مثل مرد کے اور اسکے مہر مین ایک لونڈی دی پھر اس مخنث کے ساتھ مثل عورت کے صحبت کی اسکو حمل رہگیا اور اسکے یہان لڑکا پیدا ہوا۔ بعد اسکے اس مخنث نے اس لونڈی کے ساتھ صحبت کی جسکو اس مرد نے اسکے مہر مین دیا تھا۔ پس اس لونڈی کو بھی حمل رہگیا اور اسکے یہان بھی لڑکا پیدا ہوا۔ یہ خبر مشہور ہوئی اور حضرت امیر سے بھی لوگون نے بیان کیا۔ آپنے مخنث کا حال پوچھا معلوم ہوا کہ مثل عورتون کے اسکو حیض بھی آتا ہے مرد اس سے صحبت کرتا ہے تو اسکے دونون مقام سے منی نکلتی ہے اور خود بھی حاملہ ہوتا ہے اور اس سے عورت بھی حاملہ ہوتی ہے پس لوگ نہایت حیران ہوئے کہ اسکی حکم کا کیا طریق ہوگا۔ آیا یہ مردون مین سے شمار کیا جائیگا یا عورتون مین سے پس جناب امیر نے اپنے دو غلاسون کو طلب فرمایا اور حکم کیا کہ اس مخنث کے پاس جائین اور اسکی دونون طرف کی پسلیون کو شمار کرین اگر برابر ہون تو وہ عورت ہے اور اگر بائین طرف سے ایک پسلی تعداد مین داہنی طرف سے کم ہو تو وہ مرد ہے چنانچہ دونو غلام اس مخنث کے پاس گئے اور اسکی دونون طرف کی پسلیون کو شمار

کیا یعنی بائین طرف کی ایک پسلی کو داہنی طرف کی پسلیون سے شمار مین کم پایا اور آپکے پاس آکر اسکی خبر دی اور ثبوت پر دونون نے گواہی ادا کی جناب امیر نے حکم دیا کہ وہ مخنث مرد ہے اور اسکو اسکے شوہر سے علیحدہ کردیا دلیل اس بات کی یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اپنی حکمت کاملہ سے ارادہ فرمایا کہ انکے واسطے انہین کی جنس سے ایک زوجہ پیدا کرے تاکہ ایک کو دوسرے سے تسکین حاصل ہو پس جسوقت کہ حضرت آدم سو گئے اللہ تعالیٰ نے انکی بائین طرف کی ایک چھوٹی سی پسلی سے حضرت حوا کو پیدا کیا حضرت آدم بیدار ہوئے تو انہون نے حضرت حوا کو اپنے پہلو مین بیٹھا ہوا پایا جو نہایت خوبصورت تھین پس اس سبب سے مرد کی بائین طرف کی پسلی عورت سے کم ہوتی ہے اور عورت کی دونو طرف کی پسلیان پوری ہوتی ہین لیکن مرد کی تئیس پسلیان ہوتی ہین بارہ داہنی طرف اور گیارہ بائین طرف اور اسی سبب سے عورت ٹیڑی پسلی کہلائی جاتی ہے ٭

(۲۳) قال ابن طلحۃ الشافعی فی مطالب السئول کان حد شارب الخمر اربعین سوطا اقامہ ابوبکر کذلک فی ولایتہ ثم اقامہ عمر صدرا فی ولایتہ فلما انھمک الناس فی شربھا واستحقروا ضرب الاربعین شاور عمر اصحابہ فی ذلک فقال علی نرٰہ اذا شرب سکر واذا سکر ھذا واذا ھذا افتری وعلی المفتری ثمانون فبلغوا بہ حد المفتری فاخذ عمر ھذا القول من علی ابن طلحہ شافعی علیہ الرحمۃ مطالب السئول مین لکھتے ہین کہ شراب نوش کی حد چالیس کوڑے تھی جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت مین اسکو اسی طرح سے قائم رکھا پھر حضرت عمر نے بھی اپنی ابتدا خلافت مین اسی کو قائم رکھا جب لوگ شرب خمر مین زیادہ منہمک ہونے لگے اور چالیس کوڑون کو حقیر جاننے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسمین صحابہ سے مشورت کی جناب علی علیہ السلام نے کہا ہم دیکھتے ہین کہ جب کوئی شراب پیتا ہے تو مست ہوجاتا ہے اور جب مست ہوجاتا ہے تو ہذیان بکتا ہے پس جب اسنے ہذیان بکا تو جھوٹ کہا اور جھوٹ بولنے والے کی سزا اسّی کوڑے ہین پس اسکو مفتری یعنی جھوٹے کی سزا دینا چاہیئے حضرت عمر نے اس قول کو جناب علی سے اخذ کرلیا ٭

(۱۹) عن محمد بن الزبیر قال دخلت مسجد دمشق فاذا انا بشیخ قد التوت ترقوتاہ من الکبر فقلت یا شیخ من ادرکت من الصحابۃ قال عمر رضی اللہ عنہ قلت فما غزوت قال الیرموک قلت حدثنی الشیٔ سمعتہ قال خرجت مع فتیۃ حجاجا فاصبنا بیض نعام وقد احرمنا فلما قضینا نسکنا ذکرنا ذلک لامیر المؤمنین عمر فادبر وقال اتبعونی حتی انتھی الی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ فضرب حجرۃ فاجابتہ منھا امرأۃ فقال اثمّ ابو الحسن قالت

لا فرقی للقفنات فادبر وقال اتبعونی حتی انتہی الیہ وھو یکسو التراب بیدہ فقال مرحبا یا امیر المومنین فقال ان ھولاء اصابوا ببیض نعام وھم محرمون قال الا ارسلت الی قال انا احق باتیانک قال یضربون الفحل قلائص ابکارا بعدد البیض فما نتج منھا اھدوہ قال عمر فان الابل تخدج قال والبیض یمرض فلما ادبر قال عمر اللھم لا تنزل بی شدیدۃ الا وابو الحسن الی جنبی (اخرجہ ابن البحری نقلہ محب الطبری فی الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ) محمد بن زبیر سے روایت ہے کہ میں مسجد دمشق میں گیا اور ایک بڈھے کو دیکھا جسکی گردن کی ہنسلی بڑھاپے کیوجہ سے اٹھی ہوئی تھی میںنے کہا یا شیخ تونے صحابہ میں سے کس کس کو دیکھا ہے وہ کہنے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو میںنے کہا تو کس غزوہ میں شریک ہوا ہے وہ بولا یرموک میں میںنے کہا مجھے کوئی بات سُنا کہ تو نے سنی ہو۔ کہنے لگا میں چند نوجوانوں کے ساتھ حج کو گیا اور ہمنے شترمرغ کے انڈے کہا لیے حالانکہ ہمنے احرام باندھا ہوا تھا جب ہم اپنے وظائف حج کو پورا کر چکے جناب امیر المومنین عمر سے اسکا ذکر کیا جناب عمر وہاں سے لوٹے اور فرمایا میرے پیچھے چلے آو یہانتک کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھروں کی طرف تشریف لے گئے اور ایک حجرہ کا دروازہ کھٹکھٹایا ایک بی بی نے جواب دیا جناب عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا جناب ابوالحسن گھر میں تشریف رکھتے ہیں اس بی بی نے جواب دیا نہیں پس جناب عمر گئے یعنی کی کیاری کیطرف تشریف لیگئے اور ہمیں فرمایا میرے پیچھے چلے آو یہانتک کہ جناب علی علیہ السلام کے پاس پہونچ گئے وہ اپنے ہاتھوں سے مٹی کو برابر کر رہے تھے اور جناب عمر کو دیکھکر فرمایا مرحبا اے امیر المومنین جناب عمر نے کہا ان لوگوں نے بحالت احرام شترمرغ کے انڈے کہائے ہیں آپنے فرمایا کہ تمنے مجھے کیوں نہ بلالیا حضرت عمر بولے ہم ہی آپکی خدمت میں آنے کے حقدار تھے فرمایا ان کو چاہیے انڈوں کی تعداد کے موافق نوجوان بکر اونٹنیوں کے ساتھ نر اونٹوں کو ملائیں جب ان سے بچے پیدا ہوں تو انکو قربانی کریں جناب عمر نے کہا کہ اونٹ کا نطفہ کبھی فاسد بھی ہوجاتا ہے پس تعداد کیونکر ٹھیک آئیگی جناب امیر المومنین علی نے فرمایا کبھی انڈا بھی گندا ہوجاتا ہے جب جناب عمر وہاں سے لوٹے تو دعا کی اے پروردگار مجھپر ایسی سختی نازل نہ فرما مگر کہ ابوالحسن میری دہنی طرف موجود ہوں ؎

جناب امیر علیہ السلام کا علم الفرائض

(۱) عن عبداللہ بن مسعود قال اعلم اھل المدینۃ بالفرائض علی بن ابی طالب (اخرجہ احمد وابن عبد البر فی استیعاب) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ مدینہ منورہ کے لوگوں

ہین علی بن ابی طالب سب سے زیادہ علم فرائض جاننے والے ہین ⁂

(۲) عن مغیرۃ قال لیس احد منہم اقوی قولا فی الفرائض من علی وکان مغیرۃ صاحب الفرائض (استیعاب) مغیرہ کہتے ہین کہ صحابہ ہین سے کوئی زیادہ قوی قول والا جناب علی سے نہین اور مغیرہ خود صاحب فرائض تہے ⁂

(۳) قال محمد بن طلحۃ الشافعی فی مطالب السئول قیل ان امرأۃ جاءت عند علی وقد خرج من دارہ لیرکب فترک رجلہ فی الرکاب فقالت یا امیر المؤمنین ان اخی قد مات وخلف ستمائۃ دینار او قد دفعوا الی من مالہ دینارا واحدا واسالک انصافی وایصال حقی الی فقال لہا خلف اخوک بنتین فقالت نعم قال لہما الثلثان اربعمائۃ وقال خلف اما قالت نعم قال لہا السدس مائۃ دینار وخلف زوجۃ قالت نعم قال لہا الثمن خمس وسبعون وخلف اثنا عشر اخا قالت نعم قال لکل اخ دیناران ولک دینار فقد اخذت حقک فانصرفت روایت ہے کہ ایک عورت حضرت امیر کے پاس آئی حضرت اسوقت اپنے گہر سے نکلکر سوار ہو رہے تہے ایک پاؤن رکاب مین رکہا تہا کہ وہ عورت بولی یا امیر المؤمنین میرا بہائی چہ سو دینار چہوڑ مرا ہے مگر لوگون نے مجہکو ایک دینار دیا ہے مین آپسے اپنا حق اور انصاف چاہتی ہون حضرت نے فی الفور جواب دیا کہ تیرے بہائی کی دو بیٹیان رہ گئی ہونگی اسنے کہا ہان فرمایا کہ دو ثلث یعنی چار سو دینار تو انکے لیے ہوئے اور فرمایا تیرے بہائی کی مان بہی ہوگی جسکو سدس یعنے سو دینار پہونچے اور زوجہ بہی ہوگی پس زوجہ کو ثمن یعنے پچہتر دینار ملے حضرت نے پوچہا کیا تیرے بارہ بہائی ہین عورت نے تسلیم کیا حضرت نے فرمایا کہ دو دو دینار بہائیون کو ملے ایک دینار تیرا حق ہے پس تو اپنا حق پاچکی ہے چالوٹ جا۔ یہ مسئلہ دیناریہ کے نام سے مشہور ہے اسی طرح سے ایک اور مسئلہ منبریہ کے نام سے مشہور ہے جسکو علامہ محمد بن طلحہ مطالب السئول مین لکہتے ہین ⁂

(۴) قیل انہ کان علی منبر الکوفۃ فقام الیہ رجل فقال یا امیر المؤمنین ان ابنتی قد مات زوجہا ولہا عن ترکتہ الثمن وقد اعطوہا التسع فاسالک الانصاف منہم فقال خلف صہر بنتین قال نعم وقال ابواہ باقیان قال نعم قال صار ثمنہا تسعا فلا تطلب سواہ کہتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام کوفے کے منبر پر تشریف فرما تہے کہ ایک شخص نے کہڑے ہوکر کہا یا امیر المؤمنین میری لڑکی کا خاوند مرگیا ہے اور اسکا ترکہ مین آٹہوان حصہ ہے اور میرے داماد کے وارث اسکو نوان حصہ دیتے ہین مین آپسے انصاف کا خواہان ہون جناب امیر نے فرمایا تیرا داماد دو بیٹیان

چھوڑ مرا ہے اونھون کہا کہ بجا ہے آپنے فرمایا اسکو ماں باپ بھی زندہ ہین اوس نے تسلیم کیا آپنے فرمایا کہ تیری لڑکی کا آٹھوان حصہ اب نوان حصہ ہوگیا ہے پس تو اس سے زیادہ مت طلب کر ؛

(۵) عن جعفر الصادق قال لما ولی عمر واستوثقت له الامور اتی بمولود له رأسان وبطنان واربعة ایدی ورجلان وقبل ودبر واحد فنظر الی شیء لم یر مثله قط نظر الی انسان اعلاه اثنان واسفله واحد فلم یدر عمر کیف الحکم فیه فارسل الی علی فجاء فنظر الیه فقال انظرها اذا رقد ثم یصاح فان انتبه الراسان جمیعا فهو واحد وان انتبه الواحد وبقی الاخر فاثنان فقال عمر لا ابقانی الله بعدک یا ابا الحسن (نقله نجم الدین فخر الاسلام ابوبکر بن محمد بن الحسین الستیلانی المرندی فی مناقب الاصحاب) جناب امام جعفر صادق ع فرماتے ہین کہ حضرت عمر رض کی خلافت کیوقت لوگ ایک لڑکے کو لائے جسکے دو سر اور دو پیٹ اور چار ہاتھ اور دو پاؤن اور ایک قبل اور ایک دبر تھی جناب عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسا انسان کبھی نہ دیکھا کہ ویسا کبھی نہین دیکھا تھا سر سے ناف تک تو دو انسان تھے اور ناف سے نیچے تک ایک تھا حضرت عمر اسکو ورثہ دینے مین حیران ہوگئے کہ آیا اسکو ایک ورثہ دیا جاوے یا دو وارثون کا حصہ اسے سمجھا جاوے پس اسکو جناب امیر کے نزدیک تصفیہ کے لیے بھیجدیا آپنے دیکھکر فرمایا جب یہ سو جائے تو تم لوگ چلاؤ اگر اسکے دونون سر ایک ساتھ ہی ہلین تو سمجھ لو کہ یہ لڑکا ایک ہی اور اگر ایک جنبش کرے اور دوسرا نہ کرے تو سمجھ لو کہ وہ دو ہین پس عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے ابو الحسن خدا مجھے تیرے بعد زندہ نہ رکھے ؛

جناب امیر علیہ السلام کا علم باصول الدین یعنی علم کلام

یہ علم جسکو علم الٰہی اور عقاید اور متاخرین کی اصطلاح مین علم کلام کہتے ہین بعد تفسیر حدیث کے اسکا مرتبہ نہایت عالی ہے کیونکہ اس مین توحید اور نبوت اور احوال معاد سے بحث ہوتی ہے اور قضا و قدر کے اسرار و غوامض بیان کیے جاتے ہین اسکے نکات جسقدر کہ جناب امیر علیہ السلام کے خطبات مین موجود ہین وہ کسی صحابی کی کلام مین نہین چنانچہ علامہ فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین مین لکھتے ہین کہ متکلمین[ا]

ا اما علم الاصول وقد جاء فی خطب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب من اسرار التوحید والعدل والنبوۃ والقضاء والقدر واحوال المعاد ما لم یات فی کلام سائر الصحابة وجمیع فرق المتکلمین ینتهی اخر نسبتهم فی هذا العلم الیه اما المعتزلة فهم ینسبون انفسهم الیه والاشعریة فکلهم منتسبون الی الاشعری وهو کان تلمیذا الی علی الجبائی المعتزلی وهو منتسب الی امیر المؤمنین علی واما الشیعة فانتسابهم الیه ظاهر واما الخوارج فهم مع غاية بعدهم عنه کلهم ینتسبون الی اکابرهم واولئک الاکابر کانوا تلامذة علی فثبت ان جمهور المتکلمین من فرق الاسلام کلهم تلامذة علی (اربعین فی اصول الدین)

کے جتنے فرقے ہین وہ سب حضرت امیر علیہ السلام کی طرف منتہی ہوتے ہین سب سے پہلا فرقہ جس نے سب سے پہلے اس علم مین شہرت پائی ہے معتزلہ کا ہے اسکا بانی واصل بن عطا ہے جس نے ابو ہاشم بن عبداللہ بن محمد بن حنفیہ سے تعلیم پائی ہے۔ اور عبداللہ نے اس علم کو اپنے والد محمد بن حنفیہ سے سیکھا ہے اور محمد بن حنفیہ کو جو کچھ فیضان حاصل ہوا ہے اپنے پدر بزرگوار جناب علی بن ابیطالب علیہ السلام سے حاصل ہوا ہے۔

دوسرا فرقہ جس نے معتزلہ کے بعد اس علم مین کمال حاصل کیا ہے وہ اشعریہ کہلاتا ہے جو امام ابوالحسن علی بن ابی بشر الاشعری رحمۃ اللہ علیہ کیطرف منسوب ہے امام ابوالحسن اشعری امام ابوعلی جبائی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ مین سے ہین جو مشائخ فرقہ معتزلہ مین سے تھے پس یہ فرقہ بھی معتزلہ کی طرف منتہی ہوتا ہے جسکا انتساب جناب امیر علیہ السلام کی طرف اوپر ثابت ہو چکا ہے +

متکلمین مین سے تیسرا فرقہ زیدیہ کا ہے جو امامیہ کی شاخ ہے اور امامیہ کا انتساب جناب امیر علیہ السلام کیطرف ظاہر ہے +

چوتھا گروہ متکلمین سے خوارج کا ہے جو جناب امیر علیہ السلام کے دشمن ہین۔ تاریخ کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ خوارج کے اکابر وہی لوگ تھے جو ابتدا مین حضرت امیرؑ سے تعلیم پاتے رہے ہین +

ہم تھوڑا چند کلمات جناب امیر علیہ السلام کے نقل کرتے ہین جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ افلاطون الٰہی اور ارسطو نے بھی باوجود اسقدر علم وفضل کے کبھی ایسے نازک و پیچیدہ مسائل توحید کو اس رزانت الفاظ کے ساتھ نہین بیان کیا +

(۱) قال له بعض من حضر لدیه من الواردین متی کان ربنا فقال له الم یکن هو کائن بلا کیف یکون بلا کینونة کان لم یزل قبل القبل وبعد البعد بلا غایت ولا منتهی لیه انقطعت دونه الغایات فهو غایت کل غایت وسع کل شی علما (اخرجه ابن عساکر) کسی نے سوال کیا یا امیر المومنین کب سے تھا رب ہمارا فرمایا کیا وہ نہین تھا کہ پھر ہو گیا۔ وہ ہمیشہ سے تھا اور وہ تھا بغیر کیفیت کے وہ تھا اور ہوتا نہین تھا وہ ہمیشہ سے تھا سب پہلوں سے پہلا اور سب پچھلوں سے پچھلا ہمیشہ سے بلا کیفیت اسکی انتہا نہین اسکی طرف نہایات کا انقطاع ہوتا ہے وہ ہر نہایت کا نہایت ہے اپنے علم کیوجہ سے ہر شے کو لیے ہوئے ہے +

(۲) قال فی تمجید الله وتحمیده وتوحیده وهو الله الذی لا یبلغ مدحته القائلون ولا یحصی نعمائه العادون ولا یؤدی حقه المجتهدون الذی لا یدرکه بعد الهمم ولا یناله غوص الفطن مطالب المسؤل) جناب امیر علیہ السلام خداوند تعالی کی تمجید اور تحمید اور توحید مین بیان فرماتے ہین کہ

وہ وہ ذات ہے کہ اسکی مدح تک بولنے والے نہیں پہونچ سکتے اور نہ اسکی نعمتوں کو شمار کرنیوالے گن سکتے ہیں اور نہ کوشش کرنیوالے اسکی حق کو ادا نہیں کر سکتے نہ ہمتوں کی بلندی اس تک پہونچ سکتی ہے اور نہ دانائی کو اسکی ذات تک رسائی ہے جسکو زیادہ تر جناب امیر کے ایسے نادر اقوال کے دیکھنے کا اشتیاق ہو وہ اس کتاب کے آخر میں حضرت کے چند خطبات کو دیکھے اور اگر اس سے بھی سیری نہو تو نہج البلاغۃ کو مطالعہ کرے یہ رسالہ اُسکی تحریر کا متحمل نہیں ہو سکتا ✤

جناب امیر علیہ السلام کا علم تصوف

اس علم کا ماخذ اور منبع اور سرچشمہ جناب امیر علیہ السلام ہیں چنانچہ خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ فصل الخطاب میں تحریر فرماتے ہیں ۔ قال الجنید رحمۃ اللہ علیہ صاحبنا فی ھذا الامر الذی اشار الی ما تضمنہ القلوب اومی الی حقائقہ بعد نبینا صلعم علی ابن ابیطالب یعنے جنید بغدادی رح فرماتے ہیں کہ ہمارا پیشوا اس امر تصوف میں کہ جسنے اشارہ کیا ہے طرف اس شے کی جو دلوں میں آکے متضمن ہوتی ہے اور جسنے بعد ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اسکے حقائق کیطرف ایما کیا ہے وہ علی بن ابیطالب ہیں اور خواجہ پارسا پھر اسی رسالہ کے دوسرے مقام میں لکھتے ہیں ان امیر المومنین علی بن ابی طالب لو تفرغ علینا عن الحروب لنقل الینا عنہ من ھذا العلم یعنی علم الحقائق والتصوف مالا تقوم لہ القلوب یعنے اگر امیر المومنین علی بن ابی طالب اپنے غزوات سے فارغ ہوتے تو ان سے ہمارے لیئے اس علم یعنے علم حقائق اور تصوف کے متعلق وہ باتیں نقل کیجاتیں کہ دل جسکو متحمل نہو سکتے ✤

اور کشف المحجوب میں مرقوم ہے قال سید الطائفۃ الجنید شیخنا فی الاصول والبلاء علی المرتضی یعنی امامنا فی علم الطریقۃ ومعاملاتھا ھو علی المرتضی ۔ سید الطائفہ جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ ہمارے پیر اصول اور بلا میں علی مرتضے ہیں یعنے ہمارا امام علم طریقت میں اور اسکی معاملات میں علی مرتضی ہیں ✤

تمام سلسلے مثل قادریہ ۔ و چشتیہ و قشریہ و سہرویہ و احمدیۃ الغزالیہ و محمدیۃ الغزالیہ و شطاریہ و رفاعیہ و سہروردیہ و کبرویہ و شاذلیہ و نقشبندیہ جناب امیر علیہ السلام تک منتہی ہوتے ہیں ✤

اگرچہ اس زمانہ میں ہر ایک سلسلے سے ہزارہا شاخیں نکلی ہیں لیکن متقدمین کے نزدیک انکے اصل دو طریقے تھے جنیدیہ اور طیفوریہ جنیدیہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کیطرف منسوب ہے حضرت جنید کو حضرت سری سقطی سے بیعت ہے اور حضرت سری سقطی حضرت معروف کرخی کے مرید ہیں ۔ اور حضرت معروف کرخی نے حضرت داؤد طائی سے فیض حاصل کیا ہے اور حضرت داؤد طائی حضرت حبیب عجمی سے فیضیاب ہوئے ہیں اور حضرت حبیب عجمی حضرت حسن بصری کے مرید ہیں اور حضرت حسن بصری نے خرقہ خلافت جناب امیر علیہ السلام سے پہنا ہے ✤

دوسرا طریقہ طیفوریہ ہے جو منسوب ہے طیفور ابایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کیطرف جنکی بیعت حضرت امام ناطق جعفر صادق علیہ السلام سے تھی پس جتنے طرق ہین سبکا خاتمہ جناب امیر علیہ السلام کی ذات مقدس تک ہوتا ہے۔
امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین فے اصول الدین مین لکھتے ہین ومنہا علم تصفیۃ الباطن ومعلوم ان نسب جمیع الصوفیۃ ینتہی الیہ +

جناب امیر علیہ السلام کا علم نحو

یہ علم تو حضرت امیر علیہ السلام ہی کی ایجاد ہے علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین عن ابی الاسود الدؤلی قال دخلت علی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب فرأیتہ مطرقا مفکرا فقلت فیم تفکر یا امیر المؤمنین قال انی سمعت ببلدکم لحنا فاردت ان اصنع کتابا فی اصول العربیۃ فقلت ان فعلت هذا احییتنا وبقیت فینا هذہ اللغۃ ثم اتیتہ بعد ثلث ایام فالقی الی صحیفۃ فیہا بسم اللہ الرحمن الرحیم الکلام کلہ اسم وفعل وحرف فالاسم ما انبأ عن المسمی والفعل ما انبأ عن حرکۃ المسمی والحرف ما انبأ عن معنی لیس باسم ولا فعل ثم قال تتبعہ وزد فیہ ما وقع لک واعلم یا ابا الاسود ان الاشیاء ثلاثۃ ظاهر ومضمر وشیء لیس بظاهر ولا مضمر وانما یتفاضل العلماء فی معرفۃ ما لیس بظاهر ولا مضمر قال ابو الاسود فجمعت منہ اشیاء وعرضتہا علیہ فکان من ذلک حروف النصب فذکرت منہا ان وان ولیت ولعل وکان ولم اذکر لکن فقال لی لم ترکتہا فقلت لم احسبہا منہا فقال بل ہی منہا فزدہا فیہا ابو الاسود الدؤلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مین ایک دن جناب امیر علیہ السلام کی پاس گیا مینے دیکھا آپ گردن مبارک جھکائے کسی فکر مین ہین مینے استفسار کیا یا امیر المؤمنین آپ کس باب مین فکر فرما رہے ہین ارشاد کیا مینے تمہارے اس شہر مین لوگون کو اپنی زبان مین غلطی کرتے ہوئے سنا ہے اسلیے مین نے ارادہ کیا ہے کہ مین ایسی کتاب لکھون کہ اس مین عربی زبان کے قاعدے ہون مینے کہا اگر آپ ایسا کرینگے تو ہم لوگون کو زندہ فرما دینگے اور ہم مین یہ زبان عربی باقی رہجائیگی پھر مین تین دن کے بعد جناب امیر علیہ السلام کے خدمت اقدس مین گیا آپنے مجھے ایک کاغذ دیا اس مین لکھا ہوا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم کل کلام تین قسم پر ہے اسم اور فعل اور حرف پس اسم وہ چیز ہے کہ اپنے مسمی سے خبر دے اور فعل وہ چیز ہے کہ مسمی کی حرکت سے خبر دے اور حرف وہ چیز ہے کہ ایسے معنے سے خبر دے کہ وہ نہ اسم ہو نہ فعل ہو بعد اذان ارشاد کیا اسکا تتبع کر اور جو کچھ مناسب معلوم ہو اس مین بڑہا اور آگاہ ہوا ہے ابو الاسود کہ سب اشیاء تین قسم پر ہین ایک ظاہر اور ایک مضمر اور ایک ایسی ہے کہ وہ نہ ظاہر ہے نہ مضمر اور علما کی فضیلت

اسی شے کے دریافت کرنے میں معلوم ہوتی ہے کہ جو ظاہر ہے نہ مضمر ۔ ابوالاسود کہتا ہے کہ مینے اس قاعدے
سے بہت سی چیزین نکالکے جمع کین اور جناب امیر کو سنائین اس مین حروف ناصبہ کا بھی بیان تھا ان مین
سے اِنَّ اور اَنَّ اور لَیتَ اور لَعَلَّ اور کَاَنَّ کا ذکر کیا مگر لکن کو نہ ذکر کیا آپنے فرمایا کہ تو نے اسکو کیون
چھوڑدیا مینے عرض کیا کہ مین اسکو حروف ناصبہ سے نہین جانتا تھا فرمایا کہ وہ بھی انھین مین سے ہے اس کو
بھی زیادہ کردے ✤

جناب امیر علیہ السلام کا علم فصاحت

اس علم مین جناب امیر علیہ السلام سید البلغا اور امام الفصحاء تھے جسطرح سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم
الرسل مبعوث ہوے تھے اسیطرح سے جناب امیر خاتم الفصحا پیدا ہوئے عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خلقت انا وعلی من نور واحد من قبل ان یخلق ابونا آدم بالفی عام فلما خلق آدم صرنا فی صلبہ
ثم نقلنا من کرام الاصلاب الی مطہرات الارحام حتی صرنا فی صلب عبد المطلب ثم انقسمنا نصفین
فصیرنی فی صلب عبد اللہ وصار علی فی صلب ابی طالب فاختارنی بالنبوۃ واختار علیا بالشجاعۃ
والفصاحۃ واشتق اسمین من اسمائہ فاللہ محمود وانا محمد واللہ الاعلی وھذا علی راخرجہ ابن
السبوع الاندلسی فی کتاب الشفا جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ قبل اسکے کہ ہماری باپ آدم پیدا ہون مین اور علی دو ہزار برس پہلے ایک نور سے پیدا ہوے
ہین جب آدم مخلوق ہوے تو ہم انکی صلب مین جاگزین ہوے پھر ہم بزرگ پشتون سے پاک رحمون کیطرف
انتقال کرتے رہے یہانتک کہ ہم جناب عبد المطلب کی پشت مین منتقل ہوے پھر ہم منقسم ہوگئے دو حصون
مین پس مین جناب عبد اللہ کی پشت اقدس مین منتقل ہوگیا اور علی ابوطالب کی پشت مین پس خدا نے
مجھکو نبوت کے ساتھ برگزیدہ کیا اور علی کو علم اور شجاعت اور فصاحت کے ساتھ ممتاز فرمایا ۔ اور ہمارے لیے
اپنے پاک نامون سے دو نام مشتق کیے پس اللہ تعالی محمود ہے اور مین محمد ہون اور اللہ تعالے اعلی ہے
اور یہ علی ہے ✤

جناب امیر علیہ السلام نے خطابت کے وہ طریق کلام مین ایجاد فرمائے ہین جن سے شعراے جاہلیت کو مطلق
اطلاع نہ تھی عبد الحمید بن یحیی کا قول ہے کہ حفظت سبعین خطبۃ من خطب الاصلع یعنی مینے ستر
خطبے جناب امیر علیہ السلام کے یاد کیے ہین اور ابن نباتہ جو زبردست خطیب مشہور ہوا ہے اور حافظ ابن تیمیہ
الحرانی حنبلی جسکی تقلید کرتے ہین کہتا ہے کہ مینے مواعظ علی بن ابی طالب سے ایک خزانہ حاصل کیا ہے

جناب امیر علیہ السلام کی وہ فصاحت وبلاغت تھی کہ جسکے دوست دشمن سب قائل تھے چنانچہ روایت ہے کہ جب محقن بن ابی محقن جناب امیر علیہ السلام کے پاس سے معاویہ کے پاس چلا گیا۔ اور خوشامد کی راہ سے کہنے لگا جئتک من عند اعی الناس فقال فی جوابہ ویحک تقول اعی الناس فھو واللہ ما لسن الفصاحۃ لقریش غیرہ یعنے مین تیرے نزدیک ایسے شخص کے پاس سے آیا ہون جو بات کرنے مین درماندہ ہے معاویہ نے کہا افسوس ہے تجھ پر تو ایسے شخص کو بات کرنے مین عاجز کہتا ہے خدا کی قسم ہے قریش کے لیے فصاحت مین کوئی اس سے زیادہ بامحاورہ بولنے والا نہین ہے ؎

جناب امیر علیہ السلام کا علم الشعر

علامہ جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین اخرج الشعبی قال کان ابوبکر یقول الشعر وکان عمر یقول الشعر وکان عثمان یقول الشعر وکان علی اشعر یعنے شعبی روایت کرتے ہین کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ شعر کہا کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شعر کہتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی شعر کہتے تھے اور جناب حضرت علی علیہ السلام سب سے زیادہ شعر کہنے والے تھے چنانچہ جناب کا دیوان بدیع مشہور خاص وعام ہے ؎

جناب امیر علیہ السلام کی حاضر جوابی

جناب امیر علیہ السلام کی حاضر جوابی اور اسکات خصم کی یہ کیفیت تھی کہ ایک بات مین دوسرے کو بند فرما دیتے تھے عن محمد بن قیس قال دخل اناس من الیھود علی علی فقالوا لہ ما صبرتم بعد نبیکم الا خمس وعشرین سنۃ حتی قتل بعضکم بعضا فقال علی قد کان صبر جمیل ولا کنتکم ما جفت اقدامکم من البحر حتی قلتم یا موسیٰ اجعل لنا الھا کما لھم الھۃ (اخرجہ احمد) محمد بن قیس سے مروی ہے کہ چند یہودی جناب امیر علیہ السلام کے پاس آکر کہنے لگے آپ لوگون نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پچیس برس ہی صبر نہین کیا حتے کہ تم مین سے ایک دوسرے کو قتل کرنے لگا جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا فی الحقیقت صبر کرنا بہتر تھا۔ لیکن تمہارے قدم ابھی دریا سے باہر نکلکر خشک بھی نہین ہوئے تھے کہ تمنے کہا یا موسیٰ جیسے مصریون کے خدا تھے ویسے ہی خدا ہمکو بنا دے ؎

جناب امیر علیہ السلام کا علم الکتابت

جناب امیر علیہ السلام حسن خط مین مہارت تام رکھتے تھے چنانچہ خود حضرت امیر کا قول ہے علیکم بحسن الخط فانہ من مفاتیح الرزق یعنے تم پر واجب ہے کہ اپنی اولاد کو خوشخطی سکھاؤ کیونکہ وہ رزق کی کنجیون مین سے ہی ہے۔ دوسرے مقام پر حضرت فرماتے ہین علموا اولادکم الکتابۃ فان فی الکتابۃ ھمم الملوک والسلاطین علیکم یعنی اپنی اولاد کو کتابت سکھاؤ کیونکہ کتابت مین بادشاہون کی ہمت اور توجہ تمہاری طرف ہوگی +

جناب امیر علیہ السلام کا علم تعبیر الرویا

عن ابن عمر قال قال عمر بن الخطاب لعلی یا ابا الحسن ربما شھدت وغبنا وربما شھدنا وغبت ثلاث اسالک عنھن ھل عندک منھن علم قال علی وما ھن قال الرجل یحب الرجل ولم یر منہ خیرا ویبغض الرجل ولم یر منہ شرا قال نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الارواح فی الھوی جنود مجندۃ تلتقی فتشام فما تعارف منھا ایتلف وما تناکر منھا اختلف فقال عمر واحدۃ والرجل یحدث الحدیث اذ نسیہ اذ ذکرہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من القلوب قلب الا ولہ سحابۃ کسحابۃ القمر بینا القمر یضیئ اذ علیہ سحابۃ فاظلم اذ انجلت قال اثنتان والرجل یری الرؤیا منھا ما یصدق ومنھا ما یکذب قال علی نعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد ولا امۃ ینام فیستثقل نوما الا یعرج بروحہ الی العرش فالتی لا یستیقظ الا عند العرش فتلک الرؤیا التی تصدق والتی یستیقظ دون العرش فھی الرؤیا التی تکذب فقال ثلاث کنت فی طلبھن فالحمد للہ الذی اصبتھن قبل الموت (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی الحلیۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب عمر بن الخطاب حضرت علی علیہ السلام سے کہنے لگے یا ابا الحسن بسا اوقات آپ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر تھے اور ہم نہین تھے اور بسا اوقات ہم حاضر تھے اور آپ غائب تھے تین باتین ہین آپ سے پوچھتا ہون اگر آپ کو علم ہو تو آپ مجھے بتا دین حضرت علی نے فرمایا وہ کیا ہین حضرت عمر نے کہا کہ ایک آدمی سے ایک آدمی محبت کرتا ہے حالانکہ نہ اسنے کوئی نیکی دیکھتا ہے اور ایک آدمی ایک سے بغض رکھتا ہے حالانکہ اسنے کسیطرح کی برائی نہین دیکھی ہوتی جناب علی نے فرمایا ہان بیشک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روحین ہوا مین لشکر صف بستہ باہم ملتے ہین ہیں اور بو سونگھتی ہین پس جسکو ان مین سے پہچانتے ہین محبت کرتے ہین اور جس سے نفرت کہاتے ہین اختلاف کرتے ہین حضرت عمر نے کہا یہ ایک بات ہوئی پھر حضرت عمر نے کہا انسان بات کرتا کرتا اسکا ذکر بھول جاتا ہے جناب امیر علیہ السلام نے کہا میں نے سنا ہے کہ کوئی دل ایسا نہین کہ اوس پر مثل قمر کے بادل نہ ہو جب اسپر

وہ بادل ہوتا ہے تو وہ روشن ہوتا ہے۔ اور جب اسپر سے وہ بادل کھلجاتا ہے تو وہ تاریک ہوجاتا ہے حضرت عمر نے کہا یہ دوسری بات ہی اور آدمی خواب دیکھتا ہے بعض سچا ہوتا ہے اور بعض جھوٹا جناب علی نے فرمایا کوئی مرد یا عورت ایسے نہیں کہ وہ سوئے اور اسکی روح عرش کیطرف نہ پرواز کرتی ہو پس وہ روح جو عرش کے قریب جاکر بیدار ہوتی ہے اسکا خواب سچا ہے اور وہ روح کہ عرش کے قریب نہ پہونچکر بیدار ہو اسکا خواب جھوٹا ہے حضرت عمر نے کہا یہ تین باتیں تھیں جنکی مجھے طلب تھی شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھے موت سے پہلے ان تک پہونچا دیا ✦

قال عبد الرزاق فی المصنف حدثنا الثوری عن سلیمان الشیبانی عن علی انه اتی برجل فقیل له زعم هذا انه احتلم بامی فقال اذهب فاقمه بالشمس فاضرب ظله (تاریخ الخلفا) عبد الرزاق مصنف میں لکھتے کہ ہم سے ثوری بیان کرتے تہے کہ سلیمان شیبانی روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کی نسبت جناب علی کے پاس کہا گیا کہ یہ شخص گمان کرتا ہے کہ اسے میری ماں کے ساتھ احتلام ہوا ہے جناب امیر نے فرمایا جا اور اسکو دہوپ میں کھڑا کرکے اسکے سایہ کو مار ✦

جناب امیر علیہ السلام کا علم الجفر والجامعة

قال طائفة ان الامام علی ابن ابی طالب وضع الحروف الثمانیه والعشرین علی طریق البسطة الاعظم فی جلد الجفر یستخرج منها بطریق مخصوصة و شرائط معینة ما فی لوح القضاء والقدر وهذا علم توارثه اهل البیت (کشف الظنون للعلامة کاتب الجلبی) ایک گروہ کہتا ہی کہ امام علی بن ابی طالب علیہ السلام نے اٹھائیس حرفوں کو جفر کی جلد میں بسط اعظم کے طریق پر وضع کیا تہا اس سے بطریق مخصوص و شرائط معینہ اسرار لوح اور قضا و قدر معلوم ہوسکتی تہی اور یہ ایسا علم ہے کہ جسے اہل بیت ہی کو ورثہ پہونچا ہے ✦

قال ابن قتیبة فی کتاب ادب الکاتب والدمیری فی حیوة الحیوان ان کتاب الجفر جلد جفر کتب فیه الامام جعفر الصادق لاهل البیت کلما تحتاجون الی علمه وکلما یکون الی یوم القیمة کذا حکاه ابن خلکان عنه ایضاً وکثیر من الناس ینسب کتاب الجفر الی امیر المؤمنین علی وهو وهم والصواب ان الذی وضعه جعفر الصادق ابن قتیبہ ادب الکاتب میں اور دمیری حیوۃ الحیوان میں لکھتے ہیں کہ کتاب جفر ایک ایسی کتاب ہے جس میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے اہل بیت کی ضرورت کے لیے قیامت تک کے حالات کو درج کیا ہے۔ چنانچہ ابن خلکان بھی ان سے اس امر کو روایت کیا ہے اور اکثر لوگ اس علم کو جناب امیر علیہ السلام کیطرف منسوب کرتے ہیں لیکن یہ ایک وہم ہے ٹھیک بات

یہی ہے کہ امام جعفر صادق نے اس علم کو وضع کیا ہے ۔

جناب امیر علیہ السلام کا علم حساب

(۱) عن زر بن حبیش قال جلس رجلان یتغدیان مع احدھما خمسۃ ارغفۃ ومع الآخر ثلثۃ ارغفۃ فلما وضع الغذاء بین ایدیھما مر بھما رجل فسلم فقالا الغداء فجلس فاستوفوا فی اکلھم الارغفۃ الثمانیۃ فقام الرجل وطرح الیھما ثمانیۃ دراھم وقال خذا ھذا عوضا مما اکلت من طعامکما فتنازعا وقال صاحب الارغفۃ الخمسۃ لی خمسۃ دراھم ولک ثلاثۃ دراھم وقال صاحب الارغفۃ الثلاثۃ لا ارضی الا ان تکون الدراھم بیننا نصفین فارتفعا الی امیر المومنین علی فقصا علیہ قصتھما فقال لصاحب الارغفۃ الثلاثۃ قد عرض لک صاحبک ما عرض وخبزہ اکثر من خبزک فارض بالثلاثۃ قال لا واللہ لا رضیت الا بمر الحق فقال لہ لیس لک فی مر الحق الا درھم فقال لہ عرض علیک صاحبک صلحا فقلت لا ارضی الا بمر الحق ولا یجب لک فی مر الحق الا واحد فقال الرجل عرفنی الوجہ فی مر الحق حتی اقبلہ فقال علی الیس الثمانیۃ الارغفۃ الا اربعۃ وعشرون ثلثا وانتم ثلاثۃ انفس ولا یعلم الاکثر منکما اکلا ولا اقل فتحملون فی اکلکم علی السواء فاکلت انت ثمانیۃ اثلاث وانما لک تسعۃ اثلاث واکل صاحبک ثمانیۃ اثلاث ولہ خمسۃ عشر اثلاث وبقی لہ سبعۃ اکل صاحب الدراھم واکل لک واحدۃ من تسعۃ فلک واحد بواحد ولہ سبعۃ بسبعۃ فقال رضیت الآن یا علی (استیعاب) زر بن حبیش سے روایت ہے کہ دو آدمی کھانا کھانیکو بیٹھے ایک کے پاس پانچ اور دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں اتنے میں تیسرا آدمی آگیا ان دونوں نے اسکو شرکت طعام کے لیے کہا وہ بھی انکے ساتھ کھانے میں شریک ہوگیا ۔ وہ تینوں جب آٹھوں روٹیاں کھا چکے وہ تیسرا اٹھ کھڑا ہوگیا اور دونوں کو آٹھ درہم دیکر کہنے لگا یہ عوض ہے اس کھانیکا جو میں نے تمہارے کھانے میں سے کھایا ہے پس وہ دونو باہم جھگڑنے لگے پانچ روٹیوں والے نے کہا مجھے پانچ درہم ملنے چاہییں اور تجھے تین تین روٹیوں والے نے کہا میں نصف لونگا ۔ تصفیہ کے لیے دونو جناب امیر کے پاس آئے اور تمام قصہ بیان کیا جناب امیر نے تین روٹیوں والے سے کہا تیرا ساتھی جو کچھ کہ تجھے دیتا ہے لے لے ۔ حالانکہ اسکی روٹیاں تیری روٹیوں سے زیادہ تھیں وہ کہنے لگا جب تک کہ میرا حق مجھے نہ معلوم ہوجائے میں نہیں راضی ہوتا جناب امیر نے فرمایا کہ تیرا حق تو ایک درہم سے زیادہ نہیں تیرا دوست صلح کے رو سے جو کچھ تجھے دیتا ہے دیتا ہے تو اسے یہ کہتا ہے جب تک کہ میرا حق مجھے معلوم نہ ہوجائے میں نہیں راضی ہوتا ۔ تیرا حق تو انصاف کے رو سے

ایک درہم ہے۔ اس نے کہا یا امیر المومنین مجہ سے اسکی وجہ بیان فرمایئے تاکہ مین قبول کرون آپنے فرمایا کہ کیا آٹھہ روٹیون
کے چوبیس تہائیان نہین ہین۔ اور تم تین آدمی کہانیوالے تہے یہ نہین معلوم ہوسکتا کہ تم مین سے کون زیادہ
کہانیوالا تہا اور کون کم اسلیے یہی خیال کیا جاتا ہی کہ تم تینون نے برابر کہایا ہے۔ پس تو نے آٹہہ تہائیان
کہائین اور تیری تین روٹیون کی نو تہائیان تہین۔ اور تیرے دوست کی پانچ روٹیون کی پندرہ تہائیان
تہین۔ اور اسنے بہی آٹہہ تہائیان کہائین اور اسکی سات تہائیان باقی رہین جو درہم والے نے کہائین اور
تیری نو تہائیون مین سے ایک تہائی کہائی پس تیرے ایک ٹکڑے روٹی کے عوض ایک درہم ہے اور اسکے سات ٹکڑون
کے بدلے سات درہم ہین۔ وہ کہنے لگا یا علی اب مین ایک درہم ہی کے لینے پر راضی ہون ✣

(۲) قال محمد بن طلحة الشافعی فی مطالب السئول قیل ان امرأة جاءت عند علی و قد خرج من دارہ لکن
فترا برجله فی الرکاب فقالت یا امیر المؤمنین ان اخی قد مات وخلف ستمائة دینار وقد دفعوا الی دینار
واحدا و اسالك انصافی حقی الی فقال لها خلف اخوك ابنتان فقالت نعم قال لهما الثلثان اربعمائة
وقال خلف اما قالت نعم قال لها السدس مائة دینار وخلف زوجة قالت نعم قال لها الثمن خمس و
سبعون وخلف اثنا عشر اخا قالت نعم قال لکل اخ دیناران ولك دینار فقد اخذت حقك فانصرفی
محمد بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ مطالب السئول مین لکہتے ہین کہ ایک عورت جناب امیر کے پاس آئی آپ اسوقت اپنے
گہر سے نکلکر سوار ہو رہے تہے ایک پاؤن رکاب مین ڈالا تہا کہ وہ عورت بولی یا امیر المومنین میرا بہائی چہہ سو
دینار چہوڑ مرا ہے مگر لوگون نے مجہکو ایک دینار دیا ہے مین آپسے اپنا انصاف چاہتی ہون حضرت نے بلا تامل
جوابدیا کہ تیرے بہائی کی دو بیٹیان رہگئی ہونگی اسنے کہا ہان آپنے فرمایا دو ثلث یعنے چار سو دینار انکے
لیے ہوئے اور فرمایا تیرے بہائی کی مان بہی ہوگی جسکو سدس یعنے سو دینار پہونچے اور زوجہ بہی ہوگی جسکو ثمن
یعنے پچہتر دینار ملے پہر حضرتؑ نے پوچہا کہ تیرے بارہ بہائی ہین عورت نے تسلیم کیا حضرتؑ نے فرمایا کہ دو دو دینار
بہائیون کو ملے ایک دینار تیرا حق ہے پس تو اپنا حق پاچکی ہے جا لوٹ جا ✣

جناب امیر علیہ السلام کا علم ہیئت

عن یونس بن عبد الرحمن قال قلت لابی عبد اللہ اخبرنی عن علم النجوم ما هو قال علم من الانبیاء قلت
علی بن ابی طالب کان یعلمه فقال کان اعلم الناس به (اخرجه ابن طاوس) یونس بن عبد الرحمن سے منقول
ہے کہ مینے ابو عبد اللہ سے علم نجوم کی نسبت سوال کیا کہ اسکی اصلیت کیا ہے انہون نے فرمایا وہ انبیا کا علم
ہے پہر مینے کہا کہ کیا علی بن ابیطالب اس علم کو جانتے تہے وہ کہنے لگے وہ سب لوگون سے زیادہ اس علم

کو جانتے والے تھے ⁂

تنبیہ اگرچہ اس حدیث مین علم نجوم کا ذکر ہے لیکن اس سے علم ہیئت مراد ہے کیونکہ احکام نجوم متعلق سعادت ونحوست واخبار عن المغیبات لوازم کہانت سے ہیں جناب امیرؑ اسکو خلاف شریعت جانتے تھے چنانچہ محقق شیخ علی جناب امیرؑ سے روایت کرتے ہین ایاکم وتعلم النجوم الا فیما یهتدی فی بر او بحر فانها تدعوا الی الکہانۃ یعنی علم نجوم کے سیکھنے سے تم پرہیز کرو مگر اس میں سے وہ امر کہ تمکو صحرا اور دریا مین رہنمائی کرسکے کیونکہ اسکے سوا علم نجوم کہانت ہی ہے پس ثابت ہوا کہ علم نجوم سے علم ہیئت الافلاک مراد ہے اور وہ مستتبع لما فیہ من الاطلاع علی حکم اللہ تعالی وعظم قدرتہ روایت ہے کہ ایکدفعہ لوگ جناب امیرؑ کے سامنے اہرام مصری کی تاریخ بنیاد کی متعلق گفتگو کر رہے تھے اور کوئی شخص ٹھیک وقت بیان نہین کرسکتا تھا آپنے پوچھا کیا انپر کوئی تصویر بنی ہوئی ہے کسی شخص نے عرض کیا کہ انپر ایک چیل کی تصویر ہے جسکے پنجہ مین خرچنگ پکڑا ہوا ہے آپنے فرمایا بنی بالهرمان النسر فی السرطان یعنے مصر کے مثلث نما مینار اسوقت تعمیر ہوئی تھی جبکہ نسر طائر برج سرطان مین تھا اور نسر دو ہزار برس مین ایک برج کو طی کرتا ہے اور آجکل جدی مین ہے اس حساب سے بارہ ہزار برس انکی بنیاد کو ہوئی ہین۔

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل عملی کا بیان

جناب امیرؑ کا زہد

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین مین لکھتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت مہد مین ایک گروہ صحابہ کا زہد اور ورع مین مشہور تھا جیسے حضرت ابوذر غفاری سلمان فارسی ابو الدرداء وغیرہ رضی اللہ تعالی عنہم یہ سب بزرگوار ترک وتجرید مین جناب مولی علی علیہ السلام کے مقلد تھے۔

(۱) عن قبیصۃ قال ما رأیت ازهد فی الناس من علی بن ابی طالب (مجمع الاحباب فی مناقب الاصحاب) قبیصہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہمنے لوگون مین علی بن ابی طالب سے زیادہ تر زہد والا نہین دیکھا ⁂

(۲) عن حسن بن صالح قال تذاکروا الزهاد عند عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ علیہ فقال عمر ازهد الناس فی الدنیا علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن عساکر وابن اثیر فی تاریخیهما) حسن بن صالح کہتے ہین کہ لوگ عمر بن عبد العزیز کے پاس زاہدون کا تذکرہ کر رہے تھے وہ کہنے لگے دنیا کے لوگون مین علی بن ابی طالب سب سے زیادہ زاہد تھے ⁂

(۳) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی ان اللہ قد زینک بزینۃ لم تزین العباد

بزينة احب منها هي زينة الابرار عند الله الزهد في الدنيا فجعلك لا تنال من الدنيا ولا تنال الدنيا
منك شيئا ووهب لك حب المساكين فجعلك ترضى بهم اتباعا ويرضون بك اماما (اخرجه ابو الخير
الحاكمي وابن الاثير في اسد الغابه) جناب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب علیؑ سے حضرت
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق تجھ کو اے علی خدا تعالیٰ نے ایسی زینت سے مزین کیا ہے کہ
بندوں کو اس سے بہتر زینت نہیں دی گئی وہ زہد فی الدنیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک بندوں کی
زینت ہے پس تجھ کو ایسا بنایا ہے کہ بچے دنیا سے اور دنیا کو تجھ سے کوئی چیز نہ ملی تجھ کو مسکینوں کی
محبت دیگئی اور تجھ کو انکے پیرو ہونے سے راضی کیا ہے۔ اور انکو تیرے امام ہونے سے خوش کیا ہے ❊

(۴) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی کیف انت اذا زهد الناس فی الآخرة
ورغبوا فی الدنیا واکلوا التراث اکلا لما واحبوا المال حبا جما واتخذوا دین الله دخلا ومال الله دولا
قلت اترکهم وما اختاروا واختار الله ورسوله والدار الآخرة واصبر على مصيبات الدنيا
وبلواها حتى الحق بك ان شاء الله قال صدقت اللهم افعل (اخرجه الحافظ الثقفی) جناب امیر علیہ السلام
سے روایت ہے کہ مجھ سے سرور دنیا والدین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا علی جب لوگ دنیا میں رغبت کریں گے
اور آخرت کو چھوڑ دینگے اور لوگوں کی میراث کھا جائینگے اور دین کو خرابی میں ڈالیں گے اور اللہ کا مال تقسیم کرینگے
تو تمہارا کیا حال ہوگا۔ میں نے عرض کیا میں انکو چھوڑ دونگا اور جو وہ اختیار کرینگے میں اسکو ترک کردونگا
اور اللہ اور اللہ کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرونگا اور دنیا کی مصیبتوں اور سختیوں پر صبر کرونگا
یہانتک کہ میں انشاء اللہ آپ سے ملاقات کروں فرمایا تو نے سچ کہا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی
اے خدا اسکے ساتھ ایسا ہی کریو ❊

(۵) عن علی بن ربیعة ان علی بن ابی طالب جاءه ابن النباح فقال یا امیر المؤمنین امتلأ بیت المال
من صفراء وبیضاء فقال الله اکبر فقام متوکئا على ابن النباح حتى قام على بيت المال وامر فنودي
في الناس فاعطى جميع ما في بيت المال للمسلمين وقال يا صفراء ويا بيضاء غري غيري حتى ما بقي
منه دينار ولا درهم ثم امر بنضحه وصلى فيه ركعتين (اخرجه احمد في المناقب) مروی ہے علی بن ربیعہ
سے کہ جناب امیر علیہ السلام کے پاس ابن النباح آکر کہنے لگا اے امیر المؤمنین آپ بیت المال کو اشرفی اور
روپئے سے بھرا رکھیں جناب امیر اللہ اکبر کہکر اور ابن النباح کے کندھے پر تکیہ کرکے اٹھے اور بیت
المال میں آکر کھڑے ہوگئے اور لوگوں کے بلانیکا حکم دیا جو کچھ بیت المال میں موجود تھا سب مسلمانوں
کو بخشدیا پھر فرمایا اے اشرفی اور اے روپئے میرے غیر کو مغرور کرو۔ یہانتک کہ بیت المال میں نہ اشرفی

رہی نہ روپیہ پہر اس مین پانی چھڑکنے کا حکم دیا اور دوگانہ نماز کا ادا کیا ❊

(۶) عن مجمع التیمی قال رأیت علیا دخل بیت المال فرای فیہ شیئا فقال لا اری ھذا ھا ھنا وبالناس الیہ حاجۃ فامر بہ فقسم وامر بالبیت فکنس ثم نضح فصلی فیہ رجاء ان یشھد لہ یوم القیامۃ انہ لم یحبس فیہ المال عن المسلمین (اخرجہ احمد) روایت ہے مجمع تیمی سے کہ مینے جناب امیر کو بیت المال مین جاتے ہوئے دیکھا اس مین مال بہرا تہا پس فرمایا مین اسکو اسجگہہ نہین دیکھنا چاہتا حالانکہ لوگون کو اسکی ضرورت ہے پس تقسیم کا حکم دیا جب وہ مال تقسیم ہوچکا اس گہر مین جہاڑ و دینے کا حکم کیا پہر اس مین پانی چھڑکوایا اور اس مین نماز پڑہی اس امید پر کہ قیامت کی روز اسکی گواہی دے کہ مینے مسلمانون سے بچا کر اس مین مال کو بند نہین کیا ❊

(۷) عن الحسن علیہ السلام قال ان امیر المؤمنین لم یدخر مالا ولم یترک الا سبعمائۃ درھم ارصد بھا الخادم (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ) جناب حسن علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرماتے تہے کہ امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے نہ مال کو جمع کیا اور نہ پیچھے چھوڑا بجز چہہ سو درہم کے کہ اس سے خادم مول لینا چاہتے تہے ❊

(۸) عن ابی نعیم قال سمعت سفیان یقول ما بنی علی آجرۃ ولا لبنۃ علی لبنۃ ولا قصبۃ علی قصبۃ وان کان لیؤتی بجبوبۃ من المدینۃ فی جراب (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ) ابو نعیم سے مروی ہے کہ مینے سفیان کو کہتے ہوے سنا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے نہ پکی اینٹ پر پکی اینٹ اور نہ کچی اینٹ پر کچی اینٹ اور نہ بانس پر بانس دہرا ہے اگر وہ چاہتے تو مدینہ سے حراب تک آبادی بڑہا دیتے ❊

(۹) عن ابن شہاب قال کان عمر بن عبد العزیز یقول ما علمنا احدا من ھذہ الامۃ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازھد من علی بن ابی طالب ما وضع لبنۃ علی لبنۃ ولا قصبۃ علی قصبۃ (اخرجہ احمد) ابن شہاب زہری نقل کرتے ہین کہ عمر بن عبد العزیز کہا کرتے تہے ہم اس امت مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد علی ابن ابی طالب سے زائد کسی شخص کو زاہد نہین پاتے کہ انہون نے نہ کبہی اینٹ پر اینٹ رکہی اور نہ بانس پر بانس دہرا۔

جناب امیر علیہ السلام کا زہد فی اللباس

(۱) عن ھارون بن عنترۃ عن ابیہ قال دخلت علی علی بالخورنق وھو یرعد فی یوم بارد وعلیہ شملۃ فقلت یا امیر المؤمنین ان اللہ قد جعل لک ولاھلک فی ھذا المال نصیبا وانت تفعل ھذا بنفسک فقال واللہ ما ارزاکم من اموالکم شیئا واللہ انھا لقطیفتی التی خرجت بھا من المدینۃ ما عندی غیرھا

(اخرجه احمد فی المناقب وابن اثیر فی تاریخہ) ہارون بن عنترہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ مین جناب امیر علیہ السلام کے پاس قصر خورنق مین گیا موسم سرما تہا آپ شدت سرما سے کانپ رہے تہے فقط ایک پرانا کپڑا اوڑہے تہے مینے عرض کیا یا امیر المومنین اللہ تعالے نے آپکے لیے اور آپکے اہل وعیال کے لیے اس بیت المال مین سے حصہ مقرر کیا ہے اور آپ اپنے نفس کے ساتھ یہ کچہ کر رہے ہین آپ نے فرمایا واللہ مین تمہاری مالون مین سے کسی چیز کو پسند نہین کرتا واللہ یہ وہی میرا کمبل ہے کہ جسکو مین مدینہ سے لایا ہون

(۲) عن زید بن ابی وھب قال خرج علی الی الناس وعلیہ ازار مرقوع فعاتبہ الجعد بن نعجۃ فی لباسہ فقال مالک فی لبوسی ان لبوسی ھذا ابعد من الکبر واجدر ان تقتدی بہ المسلم (اخرجہ احمد) زید بن ابی وہب سے منقول ہی کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام گہر سے باہر لوگون مین تشریف لای لنگی تہ بند مین جابجا پیوند لگے ہوئے تہے ابن نعجہ خارجی آپ کو اس لباس مین دیکہکر عتاب کرنے لگا آپ نے فرمایا تم کو میرے لباس سے کیا سروکار ہی یہ میرا لباس غرور سے دور ہے اور اس لائق ہے کہ مسلمان اسکی پیروی کر سکے

(۳) عن عمرو بن قیس قال قیل لعلی یا امیر المومنین لم ترقع قمیصک قال تخشع القلب ویقتدی بہ المومن (اخرجہ المحب الطبری فی الریاض النضرہ والمتقی فی کنز العمال) عمرو بن قیس کہتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام سے کہا گیا کہ یا امیر المومنین آپ اپنی قمیص کو کیون پیوند لگایا کرتے ہین آپ نے فرمایا اس سے آدمی کا دل نرم ہوتا ہے اور مومن اسکی پیروی کر سکتا ہے *

(۴) عن ام سلیم وقد سئلت عن لباس علی الذی اصیب فیہا قالت کان لباس الکرابیس السنبلانیۃ (اخرجہ المحب الطبری فی الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ) ام سلیم سے جناب علی علیہ السلام کے اس لباس کی نسبت پوچہا گیا جس مین ان کا انتقال ہوا تہا وہ کہنے لگین کہ آپ کا لباس سنبلان کا بنا ہوا تہا

(۵) عن ابی ملیکۃ قال لما ارسلہ عثمان الی علی فی المعاتیب وجدہ موتزرا بعباءۃ محتجزا بعقال وھو یھنا بعیرا لہ ای یطلیہ بالقطران) ابی ملیکہ سے روایت ہی کہ جب حضرت عثمان نے انکو معاتیب مین جناب علی علیہ السلام کی خدمت مین بہیجا تو انہون نے جناب علی کو دیکہا کہ آپ عبا کا تہ بند باندہے اور اس پر رسی لپیٹے ہوئے ہین اور وہ اپنے اونٹ کو بدبودار روغن مل رہے ہین *

(۶) عن ابی بحر عن شیخ لہ قال رأیت علی علی ازارا غلیظا ثمنہ خمسۃ دراھم وقال اشتراہ بخمسۃ دراھم قال ورأیت معہ خمسۃ دراھم مصرورۃ قال ھذا بقیۃ نفقتنا (اخرجہ احمد فی المناقب) ابی بحر اپنے ایک بزرگ سے روایت کرتے ہین کہ مینے امیر علیہ السلام کو ایک موٹا تہ بند باندہے ہوے دیکہا جسکی قیمت پانچ درہم تہی اور پانچ درہم انکی ہمیان مین بندہے ہوے تہے کہنے لگے یہ ہمارا باقی نفقہ ہے *

(۷) عن ابی البحر عن شیخ له قال رأیت علی علی ازاراً غلیظا قال اشتریته بخمسة دراهم فمن اربحنی فیه درهما بعته ایاه قال وکان یاتزر بعبائة ویشد وسطه بعقال ویهنا بعیره وهو یومئذ خلیفة (اخرجه احمد نقلت من اسد الغابه) ابی البحر اپنے ایک شیخ سے نقل کرتے ہین کہ مینے جناب امیر کو دیکھا سوتا تہ بند باندہے ہوئے فرمانے لگے مینے اسکو پانچ درہم سے خریدا ہے جو کوئی مجھکو اس مین ایک درہم نفع دیتو مین اسکو بیچدون راوی کہتا ہے جناب امیر علیہ الصلوۃ والسلام ایک چادر کا تہ بند باندہتے تہے اور ایک رسی سوا سے سخت کستے تہے اور تاپنے اونٹ کو آپ روغن ملتے تہے حالانکہ اس زمانہ مین آپ خلیفہ تہے

(۸) عن ابن عباس قال اشتری علی بن ابی طالب قمیصا بثلاثة دراهم وهو خلیفة وقطع کمه من موضع الرسغین وقال الحمد لله الذی هذا من ریاشه (اخرجه الحافظ السلفی) جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے جبکہ وہ خلیفہ تہے ایک قمیص تین درہم کو خریدا اور اسکی آستینون کو ہاتہہ کے جوڑ کے پاس سے کتر دیا اور فرمایا کہ شکر ہے اللہ کا کہ جسنے یہ لباس فاخرہ عطا کیا ہے جس سے معاش مین فراخی ہوسکتی ہے ❖

(۹) عن ابی سعید الازدی قال رأیت علیا فی السوق وهو یقول من عنده قمیص صالح بثلاثة دراهم فقال رجل عندی فجاء به فاعجبه فاعطاه ثم لبسه فاذا هو یفضل عن اطراف اصابعه فامر به فقطع ما فضل عن اطراف اصابعه (اخرجه احمد فی المناقب) ابی سعید ازدی سے نقل ہے کہ مینے جناب علی کو بازار مین دیکھا کہ آپ فرما رہے تہے کہ کیا کسی کے پاس تین درہم کی قیمت کا اچہا کرتہ ہے ایک آدمی نے کہا میرے پاس ہے آپ اس کے پاس تشریف لیگئے اور وہ کرتا انکو بہلا معلوم ہوا تین درہم پر اسکو خرید کیا جب پہنا تو وہ انکے ہاتہہ کی اونگلیون سے بڑہتا تہا آپنے اسکی زیادتی کو کٹوا ڈالا ❖

(۱۰) عن عبد الله بن ابی الهذیل قال رأیت علیا خرج وعلیه قمیص غلیظ رازی اذا مد کم قمیصه بلغ الظفر واذا ارسله صار الی نصف الساعد (ریاض النضرة) عبد اللہ بن ابی الہذیل سے منقول ہے کہ مینے جناب امیر کو گہر سے باہر تشریف لاتے ہوئے دیکھا اور ایک موٹا کرتا رازی پہنے ہوئے تہے کہ جب اسکی آستینین کہینچتے تو وہ ہاتہہ کے ناخن تک پہونچ جاتی اور جبکہ اسکو چہوڑ دیتے تو وہ کلائی کے نصف تک سکڑ کر رہجاتی ❖

(۱۱) عن الحسن بن جرموز عن ابیه قال رأیت علیا یخرج من مسجد الکوفة وعلیه قطریتان متزرا بالواحدة مرتدیا بالاخری وازاره الی نصف الساق وهو یطوف بالاسواق ومعه درة یامرهم بتقوی الله عز وجل وصدق الحدیث وحسن البیع والوفاء فی الکیل والقسط فی المیزان (الاستیعاب)

لہ نصف ساعد دست ۱۲ ـــ ریاش بالکسر جامہای فاخرہ ۱۲

فی معرفۃ الاصحاب) حسن بن جرموز اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے جناب امیر کو مسجد کوفہ سے نکلتے ہوئے دیکھا
کہ ان پر دو قطریہ ہیں ایک سوتی تہبند باندھے ہوئے ہیں اور ایک اوڑھے ہوئے ہیں انکا تہبند نصف ساق تک
ہے اور وہ بازاروں میں پھر رہے ہیں اور انکے پاس درہ ہے لوگوں کو خدا کے خوف اور سچ بولنے
اور کھرا سودا بیچنے اور پیمانے کے پورا کرنے اور ترازو کے برابر رکھنے کا حکم کر رہے ہیں ✦

(۱۲) عن ابی النوار بیاع الکرابیس قال اتانی علی ومعہ قنبر غلامہ فاشتری منی ثوبین غلیظین
فقال لغلامہ قنبر اختر ایہما شئت فخیر قنبر احدہما واخذ علی الآخر فلبسہ (اخرجہ احمد)
ابو النوار تہمد بیچنے والا کہتا ہے کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام میرے پاس قنبر کو ساتھ لیے ہوئے
تشریف لائے اور مجھ سے دو موٹے کپڑے خرید کیے اور اپنے غلام قنبر کو فرمایا ایک ان میں سے جو تجھے پسند
آئے لے لے پس قنبر نے ایک کو ان دونوں میں سے پسند کیا اور جناب امیر نے دوسرا آپ لیکر پہن لیا

(۱۳) عن ابی حیان التیمی عن ابیہ قال رأیت علیا علی المنبر یقول من یشتری منی سیفی فلو کان
عندی ثمن ازار ما بعتہ قال عبد الرزاق وکانت بیدہ الدنیا الا ما کان من الشام (اخرجہ ابو عمر
علامہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن حیان التیمی اپنے والد سے ناقل ہیں کہ میں نے جناب امیر
علیہ السلام کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی ہے جو مجھ سے اس میری تلوار کو خرید کرے اگر
میرے پاس تہبند کی قیمت ہوتی تو میں اسکو ہرگز نہ بیچتا۔ عبد الرزاق مصنف میں تحریر فرماتے ہیں
جناب امیر کا یہ حال اسوقت تھا جبکہ سوا ملک شام کے تمام اسلامی دنیا انکے ہاتھ میں تھی ✦

(۱۴) عن عطاء قال رأیت علی علی قمیص کرابیس غیر غسیل (الاستیعاب) عطا سے منقول
ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کو میں نے دیکھا تہمد کا بن دھلا کرتا پہنے ہوئے ہیں ✦

(۱۵) عن علی بن ارقم عن ابیہ قال رأیت علیا وھو یبیع سیفا لہ فی السوق ویقول من یشتری
منی ھذا السیف فو الذی فلق الحبۃ لطال ما کشفت بہ الکرب عن وجہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ولو کان عندی ثمن ازار ما بعتہ (الریاض النضرہ) علی بن ارقم اپنے والد سے نقل کرتے
ہیں کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو بازار میں اپنی تلوار بیچتے ہوئے دیکھا کہ فرما رہے تھے کہ کوئی ہے
جو مجھ سے اس تلوار کو خرید کرے قسم ہے اس خدا کی جو دانے کو پھاڑتا ہے بہت سی لڑائیاں میں
نے اس تلوار کے ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فتح کی ہیں ۔ اور اگر میرے پاس
تہبند کی قیمت ہوتی تو میں اسکو نہ بیچتا ✦

(۱۶) عن ابن عباس قال دخلت یوما علی امیر المؤمنین علی وھو یخصف نعلہ فقلت لہ ما

قیمت ھذہ النعل التی تخصف فقال ھی واللہ احب الی من دنیا کم الا ان اقیم بہ حقا وادافع باطلا قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یخصف نعلہ ویرقع ثوبہ ویرکب الحمار ویردف خلفہ (اخرجہ احمد) عبداللہ ابن عباس سے مروی ہی کہ مین ایک دن جناب امیر کے پاس گیا دیکھا آپ اپنا جوتا سی رہے تھے۔ مینے پوچھا آپ کا جوتا اس قیمت کا ہے فرمایا بخدا یہ جوتا مجھے تمہاری تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔ مگر وہ امور جسکی وجہ سے مین حق کو قائم اور باطل کو دور کرسکون جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جوتا سیتے تھے کپڑون کو پیوند لگاتے تھے اور گدہے پر سوار ہوتے اور اپنے پیچھے دوسرے کو بھی بٹھا لیتے تھے ۔

جناب امیر علیہ السلام کا فرش

عن سوید بن غفلۃ قال دخلت علی علی ولیس فی دار ہ غیر حصیر رث وھو جالس علیہ فقلت یا امیر المؤمنین انت ملک للمسلمین والحاکم علیھم وعلی بیت المال وتاتیک الوفود ولیس فی بیتک سوی ھذا الحصیر فقال یا سوید ان اللبیب لا یتاثث فی دار النقلہ وامامنا دار المقامۃ قد نقلنا الیھا متاعنا ونحن منتقلون الیھا عن قریب قال فابکانی واللہ کلامہ (اخرجہ احمد) سوید بن غفلہ روایت کرتے ہین کہ مین ایک دن جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین گیا آپ ایک پرانے بوریے پر بیٹھے ہوئے تھے مینے عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ مسلمانون کے بادشاہ اور حاکم اور بیت المال کے مختار ہین قومون کے ایلچی آپ کے پاس آتے ہین لیکن آپکے گھر مین اس پرانے بوریے کے سوا کچھ نہین ہے فرمایا اے سوید عاقل ایسے گھر سے انس نہین کرتا جس سے نقل کرنا ہے ہماری ہمیشگی کا گھر سامنے ہے ہم اپنے سامان کو اس مین نقل کرچکے ہین اور عنقریب ہم بھی اسکی طرف جانیوالے ہین سوید کہتے ہین بخدا آپکے کلام نے مجھے رلادیا ۔

جناب امیر علیہ السلام کا طعام

(۱) عن ابن عباس قال ما کان یاکل الا من شیٔ یاتی من المدینۃ قال وقدم الیہ فالوذج فلم اکلہ فقلت احرام قال لا ولکنی اکرہ ان اعود نفسی بما لم تعود ما اکل منہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (اخرجہ احمد) ابن عباس کہتے ہین کہ جناب امیر سوا اس چیز کے جو مدینہ سے آپکے پاس آتی اور کچھ نہ کہاتے تھے ایک دن آپکے سامنے فالودہ رکھا گیا آپ نے نہ کہایا مینے عرض کیا کیا حرام ہے فرمایا حرام تو نہین مگر مین اپنے نفس کو ایسی چیز کا خوگر کرنا برا جانتا ہون جسکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کہایا ہو ۔

(۲) عن عدی بن ثابت ان علیا اتی بالفالوذج فابی ان یاکل منہ وقال شیٔ لم یاکل منہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم لا احب ان اکل منہ (الریاض النضرہ) عدی بن ثابت سے مروی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے آگے فالودہ رکھا گیا آپنے اسکے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا اس چیز کا کھانا جس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کھایا ہو +

(۳) عن حبۃ العرنی ان علیا اتی بالفالوذج فوضع قدامہ فقال واللہ انک لطیب الرائحۃ حسن اللون طیب الطعم ولکن اکرہ ان اعود نفسی مالم تعتد (الریاض النضرۃ) حبہ عرنی سے منقول ہے کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام کے سامنے فالودہ رکھا گیا آپنے فرمایا واللہ تیری بو بہت خوش ہے اور تیرا رنگ بہت بھاتا ہے اور تیرا مزہ اچھا ہے لیکن مجھے کراہت ہے اس کی کہ اپنے نفس کو اس شے کی عادت ڈالوں جس کا کہ وہ خوگر نہیں ہے +

(۴) عن عبداللہ بن زریر قال دخلت علی علی یوم الاضحی فقرب الی حریرۃ فقلت اصلحک اللہ یا امیرالمؤمنین قد اکثر لک الخیر فقال یا ابن زریر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل للخلیفۃ من مال اللہ الا قصعتان قصعۃ یاکلہا ھو واھلہ وعیالہ وقصعۃ یضعہا بین ایدی الناس (مطالب السئول) عبداللہ بن زریر سے روایت ہے کہ میں جناب امیر علیہ السلام کی خدمت میں عید اضحی کے دن حاضر ہوا آپنے حلیم میرے آگے رکھا میں نے کہا یا امیرالمؤمنین اللہ تعالی نے آپکے لیے مال و متاع کو وافر کیا ہے۔ اگر آپ ان بطخوں کے گوشت سے ہماری دعوت کرتے تو بہتر ہوتا آپنے فرمایا اے ابن زریر میں نے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلیفہ کے لیے دو پیالوں کے سوا خدا کے مال سے لینا حلال نہیں ایک پیالہ تو خود اسکے اور اسکے اہل و عیال کے لیے ہے اور دوسرا اس کے مہمانوں کے لیے +

(۵) عن سوید بن غفلۃ قال دخلت علی علی فی قصر الامارۃ وبین یدیہ رغیف من شعیر وقدح من لبن والرغیف یابس تارۃ یکسرہ بیدیہ وتارۃ برکبتیہ فشق علی ذلک فقلت بجاریۃ لہ یقال لہا فضۃ الا ترحمین ھذا الشیخ وتنخلین لہ ھذا الشعیر اما ترین نشارۃ علیہ وما یعانی منہ فقالت لای شی یوجر ھو ونا توجر نحن وانہ عہد الینا ان لا ننخل لہ طعاما قط فالتفت الی وقال ما تقول لہا یا ابن غفلۃ فاخبرتہ وقلت یا امیرالمؤمنین ارفق بنفسک فقال لی ویحک یا سوید ما شبع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واھلہ من خبز بر ثلاثا حتی لقی اللہ تعالی وما نخل لہ طعام قط ولقد جعت بالمدینۃ جوعا شدیدا فخرجت اطلب العمل فاذا بامرأۃ قد جمعت مدرا تریدان تبلہ فقاطعتہا علی کل دلو بتمرۃ فمددت ستۃ عشر دلوا حتی مجلت یدای ثم اخذت التمر واتیت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ فاخبرتہ فاکل منہ (اخرجہ احمد) سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ مین جناب امیر کے پاس دار الامارہ مین گیا آپکے سامنے جو کی روٹی اور ایک پیالہ دودہ کا رکہا ہوا تہا روٹی ایسی خشک تہی کہ کبہی آپ اپنے ہاتہون سے اور کبہی گہٹنون سے توڑتے تہے یہ حالت دیکہکر مجہے نہایت تاسف ہوا اور آپکی لونڈی فضہ سے کہا تو اس بزرگ پر ترس نہین کرتی اور انکے لئے جو چہانکر روٹی نہین پکاتی اور یہ نہین دیکہتی کہ بہسی اسپر لگی ہوئی ہے اور اس سخت روٹی کے توڑنے مین انکو کیسی مشقت ہوتی ہے فضہ نے جواب دیا کیا وجہ ہے کہ اس مین انکو تو اجر ملے اور ہم گناہگار ہوئین کیونکہ انہون نے ہم سے عہد لیا ہے کہ انکی روٹی ہم کبہی چہانکر نہ پکائین یہ سنکر جناب امیر نے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا اے ابن غفلہ تو اس لونڈی سے کیا کہہ رہا ہے مینے ساری تقریر بیان کی اور کہا اے امیر المومنین آپ اپنی جان پر رحم فرمایئے اور اتنی مشقت نہ اٹہایئے آپ نے فرمایا اے سوید تجہ پر افسوس ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انکے اہل وعیال نے کبہی تین دن برابر گیہون کی روٹی شکم سیر ہوکر نہین کہائی۔ اور کبہی انکے لیے چہانکر آٹا نہین پکایا گیا۔ ایک دفعہ مدینہ مین مین سخت بہوکا تہا مزدوری کرنے کو نکلا دیکہا ایک عورت مٹی کے ڈہیلون کو جمع کرکے اُن کو بہگونا چاہتی ہے مینے اس سے فی ڈول ایک کہجور اجرت طے کی اور سولہ ڈول کہینچکر اس مٹی کو بہگویا حتے کہ میرے ہاتہون مین چہالے پڑگئے مین وہ کہجورین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لایا اور سارا واقعہ بیان کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی ان کہجورون کو نوش فرمایا۔

(۶) عن زید قال لی علی اذا صلیت الظہر غدا فعد الی قال فلما کان الغد وصلیت الظہر غدوت الیہ فلم اجد عندہ حاجبا یحبسنی دونہ فوجدتہ جالسا وعندہ کوز ماء فدعا بوعاء مشدود علیہ ختم فقلت فی نفسی لقد امننی حتی یخرج الی جواہر او لا ادری ما فیہ فلما کسر الخاتم وحلہ فاذا فیہ سویق فاخرج منہ قبضۃ فی القدح وصب علیہ الماء وشرب وسقانی فلم اصبر فقلت یا امیر المومنین اتصنع ہذا بالعراق وطعام العراق کثیر فقال اما واللہ ما اختم علیہ بخلا ولکنی ابتاع قدر ما یکفینی واخاف ان یوضع فیہ من غیرہ وانا اکرہ ان ادخل بطنی الا طیبا فلذلک احترزت بما تری (اخرجہ الملائی فی سیرتہ) زید سے نقل ہے کہ مجہے جناب امیر نے فرمایا کل ظہر کی نماز کے بعد تو میرے پاس آئیو اور کہانا کہائیو جب دوسرا دن ہوا۔ اور مین ظہر کی نماز پڑہ چکا انکی خدمت مین حاضر ہوا۔ کوئی حاجب انکا نہین تہا کہ مجہ کو ان سے روکتا مینے انکو بیٹہا ہوا پایا انکے پاس پانی کا ایک لوٹا بہرا ہوا تہا۔ پس وہ ایک ظرف سربستہ لائے جسپر مہر لگی ہوئی تہی مینے اپنے دل مین کہا البتہ اس مین سے جواہر نکالکر مجہے عطا فرماوینگے یا کہ مین نہین جانتا کہ اس مین کیا ہے جب جناب امیر نے اسکی مہر کو توڑا اور اسکو کہولا

تو دیکھتا کیا ہون کہ اس مین ستو مین جناب امیر علیہ السلام نے اس مین سے ایک مٹھی بھر کر پیالہ مین ڈالی اور
اسپر پانی ڈالا اور پیا اور مجھکو بھی پلایا مین صبر نہ کرسکا پس مینے عرض کیا یا امیر المومنین آپ عراق مین
رہکر یہ کہاتے ہین حالانکہ عراق کے کہانے قسم قسم کے ہین جناب نے ارشاد کیا واللہ مین بخل کیوجہ سے اسپر
مہر نہین لگاتا مگر جسقدر کہ مجھکو کافی ہو اسکا اتباع کرتا ہون اور ڈرتا ہون کہ کوئی چیز سوا ستو کے اس
مین نہ رکھی جائے اور مین مکروہ جانتا ہون کہ اپنا پیٹ سوا پاک چیز کے بہرون اسلیے احتراز کرتا ہون
جیساکہ تو نے دیکھا ہے +

(۷) عن عبد اللہ بن رافع قال دخلت علی علی یوم عید فقدم الی جرابا مختوما فوجدنا فیہ خبز
شعیر یابسا مرضوضا فقدم واکل فقلت یا امیر المؤمنین کیف تختمہ قال خفت من ہذین الولدین
ان یلیتاہ بسمن او زیت (شرح نہج البلاغۃ للعلامہ ابن الحدید) عبد اللہ بن ابی رافع سے منقول
ہے کہ مین عید کے دن جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین گیا جناب امیر نے میرے سامنے ایک چمڑے
کا تھیلا رکھدیا ہمنے اسکو کھولا اور اس مین جو کی روٹیون کے خشک ٹکڑے پائے پس جناب اس مین سے
کھانے لگے مینے عرض کیا یا امیر المومنین آپنے اسپر مہر کیون لگائی ہے فرمایا مین ان لڑکون سے
ڈرتا ہون کہ اسکو روغن یا زیت سے چرب نہ کرین +

(۸) عن ابن حدید قال وکان یاتدم بخل او بملح فان ترقی علی ذلک فببعض نبات الارض
فان ارتفع ذلک فبقلیل من البان الابل ولا یاکل اللحم الا قلیلا ویقول لا تجعلوا بطونکم مقابر
للحیوان (شرح نہج البلاغۃ) علامہ ابن حدید شرح نہج البلاغہ مین لکھتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام ہمیشہ
سرکہ اور نمک سے کھانا کھایا کرتے تھے جب اس سے کبھی ترقی فرماتے تو بعض ترکاریون کا استعمال کرتے
اور اگر اس سے بھی بڑھ جاتے تو کبھی تھوڑا سا اونٹ کا دودھ پی لیتے اور گوشت نہین کھایا کرتے تھے مگر
بہت کم اور فرماتے تھے اپنے پیٹ کو حیوانون کے مقبرہ مت بناؤ +

(۹) عن علی بن ربیعۃ الرائی قال کان لعلی امرأتان فکان اذا کان یوم ہذہ اشتری لحما بنصف
درہم واذا کان یوم ہذہ اشتری لحما بنصف اخر (الریاض النضرہ) علی بن ربیعۃ الرائی سے منقول
ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی دو بیبیان تھین جب اس بی بی کی باری ہوتی تو آدھے درہم کا گوشت
خرید فرماتے اور جب دوسرے دن دوسری بی بی کی باری ہوتی تو اس نصف باقی کا گوشت خرید کرتے +

(۱۰) عن ابی صالح قال دخلت علی ام کلثوم بنت علی واذا ہی تمشط فی ستر بینی وبینہا فجاء حسن
وحسین فدخلا علیہا وہو جالسۃ تمشط فقالت الا تطعمون ابا صالح شیئا قال فاخرجوا الی قصعۃ

فیھا مرق مجبوب، قال قلت تطعمون ھذا وانتم امراء فقالت یا اباصالح کیف انت لو ترى امیر المومنین علیا وانی باترج فذھب حسین ناخذ منھا اترجۃ فنزعھا من یدہ ثم امر بہ فقسم بین الناس (الریاض النضرہ) ابوصالح سے نقل ہے کہ میں ایک دفعہ جناب ام کلثوم حضرت علی کی صاحب زادی کی خدمت میں گیا اور وہ کنگھی کر رہی تہیں میرے اور ان کے درمیان صرف ایک پردہ تھا اتنے میں جناب حسن حسین ان کے پاس تشریف لائے جناب ام کلثوم نے فرمایا ابوصالح کو تم کچھ نہیں کھلاتے ابوصالح کہتے ہیں کہ میرے لئے ایک شوربے کا پیالہ لائے جس میں دال پڑی ہوئی تھی میں نے کہا تم امیر ہو کر ایسا کھانا کھاتے ہو۔ ام کلثوم فرمانے لگیں اے ابوصالح اگر تو امیر المومنین علی کو دیکھے تو شاید تیرا کیا حال ہو۔ ایک دفعہ جناب امیر کے پاس نارنگیاں آئیں جناب حسین علیہ السلام نے ان میں سے ایک نارنگی اٹھالی جناب امیر نے ان کے ہاتھ سے چھین کر لوگوں کو بانٹ دی ❖

جناب امیر علیہ السلام کا صبر

عن ام سلمۃ قالت جائت فاطمۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تشتکی الیہ الخدمۃ وتسالہ خادما قالت یارسول اللہ لقد مجلت یدای من الرحا اطحن مرۃ واعجن مرۃ فقال لھا ان یرزقک اللہ شیئا سیاتیک وسادلک علی خیر من ذلک اذا الزمت مضجعک فسبحی اللہ ثلاثا وثلثین وکبری اللہ ثلاثا وثلاثین واحمدی اللہ اربعا وثلاثین فھو خیر لک من الخادم (اخرجہ الدولابی) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دفعہ جناب سیدہ علیہا السلام سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گھربار کے کام کاج کی تکلیف سے شکایت کرنے لگیں کہ میرے ہاتھ میں چھالے پڑ گئے ہیں کبھی میں پیستی ہوں اور کبھی گوندتی ہوں مجھے ایک خادمہ عطا ہو جائے حضرت نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی نے جو رزق کہ تمہارے مقسوم میں کیا ہے وہ تمہارے پاس پہنچا رہیگا میں تمکو ایک نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہوں کہ جب تم سونے لگو اسکو پڑھ لیا کرو تینتیس دفعہ سبحان اللہ اور اللہ اکبر تینتیس دفعہ اور الحمد للہ چونتیس دفعہ یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے ❖

(۲) عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما زوجہ فاطمۃ بعث معھا بخمیلۃ ووسادۃ من ادم حشوھا لیف ورحایین وسقا فقال علی لفاطمۃ ذات یوم واللہ سنوت حتی لقد اشتکیت صدری وقد جاء اللہ اباک بسبی فاذھبی فاستخدمیہ فقالت وانا واللہ لقد طحنت حتی مجلت یدای فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما جاءک یا بنیۃ قالت جئت لاسلم علیک واستحییت ان تسالہ ورجعت فقال قلت ما فعلت فقالت استحییت ان اسالہ فاتیناہ جمیعا فقال علی یارسول اللہ لقد سنوت حتی

اشتکیت صدری وقالت فاطمة وقد طحنت حتی مجلت یدای وقد جاء الله بسبی فاخدمنا فقال والله لا اعطیکما وادع
اهل الصفة تطوی بطونهم لا اجد ما انفق علیهم ولکنی ابیعه وانفق علیهم اثمانهم فرجعا فاتاهما النبی صلی الله علیه وسلم وقد دخلا فی
قطیفتهما اذا غطت رؤسهما تکشفت اقدامهما واذا غطیا اقدامهما تکشفت رؤسهما فثارا فقال مکانکما ثم قال الا
اخبرکما بخیر مما سالتمانی قالا بلی قال کلمات علمنیهن جبرئیل فقال تسبحان الله دبر کل صلوة عشرا وتحمدان عشرا وتکبران
عشرا واذا اویتما الی فراشکما فسبحا ثلاثا وثلاثین واحمدا ثلاثا وثلاثین وکبرا اربعا وثلاثین قال علی فما ترکتهن منذ
علمنیهن رسول الله صلی الله علیه وسلم فقیل له ولا لیلة صفین قال ولا لیلة صفین (اخرجه احمد) مروی ہے جناب امیر علیہ السلام سے کہ جب جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب سیدہ کا نکاح کیا تو انکے ساتھ ایک بچھونا اور ایک تکیہ چمڑے کا جسمیں لیف خرما بھری ہوئی تھی اور دو
چکی کے پاٹ اور مشکیزہ بھیجا جناب علی نے انسے ایک دن کہا واللہ میں نے اسقدر پانی بھرا ہے کہ میرا سینہ درد کرنے لگا ہے اور خداوند تعالی نے
آپکے والد کو غنیمت میں بہت عطا کیے ہیں آپ جائیں اور انسے ایک خدمتگار طلب کریں جناب فاطمہ فرمانے لگیں میں نے اسقدر پیسا ہے کہ میرے
ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے ہیں پس جناب رسول اللہ صلعم کی خدمت اقدس میں تشریف لے گئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹی
تمہیں کیا ضرورت ہے جناب فاطمہ نے عرض کیا میں سلام کیلیے حاضر ہوئی تھی اور انکو سوال کرنے سے حیا مانع آئی اور واپس تشریف لے گئیں
جناب علی نے کہا آپنے کیا کیا ہے جناب سیدہ نے کہا مجھے حیا آگئی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتی پھر ہم دونو ملکر جناب
نبی صلعم کے حضور میں گئے جناب علی نے کہا یا رسول اللہ واللہ میں نے اسقدر پانی بھرا ہے کہ میرے سینے میں درد پیدا ہو گیا ہے اور جناب
سیدہ نے کہا میں نے اسقدر آٹا پیسا ہے کہ میرے ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے ہیں اور خدا نے آپکو اسیر دیئے ہیں ہمیں بھی ایک خادم عطا فرمائیں
آنحضرت صلعم نے فرمایا واللہ میں تمکو نہیں دونگا اور اہل الصفہ کی دعوت کرونگا انکے پیٹ بھوک سے لگے ہوئے ہیں ہم کچھ نہیں پاتے
کہ انپر نفقہ کریں لیکن ہاں انکو بیچکر انکی قیمت سے ہم انکے نفقہ کا بندوبست کرینگے پس حضرت علی اور جناب سیدہ دونو
لوٹ آئے پھر آنحضرت تشریف لائے اور وہ دونو صاحب اپنی چادر اوڑھکر سونے لگے تھے جبکہ وہ اسکو اپنے سر پر اوڑھتے تھے تو انکے
پاؤں ننگے ہو جاتے تھے اور جبکہ اپنے پاؤں کو اس سے ڈھانپتے تھے تو انکے سر کھلجاتے تھے وہ تعظیم کیلیے اٹھنے لگے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنی جگہہ پر بیٹھے رہو اور فرمایا جو چیز کہ تمنے مجھسے طلب کی ہے میں تمہیں اس سے بہتر کی نسبت آگاہ کریں
جناب علی نے عرض کیا بہتر ہے فرمایا کہ وہ چند کلمات ہیں جو مجھے جبرئیل نے تعلیم کیے ہیں فرمایا کہ سبحان اللہ ہر ایک نماز کے بعد دس
دفعہ اور الحمد للہ دس دفعہ اور اللہ اکبر دس دفعہ اور جب تم بستر پر جاؤ تو تینتیس دفعہ سبحان اللہ اور تینتیس دفعہ الحمد للہ اور
چونتیس دفعہ اللہ اکبر پڑھا کرو جناب علی کہتے ہیں کہ میں نے انکو کبھی ترک نہیں کیا جب سے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے مجھے اسکی تعلیم فرمائی
ہے لوگوں نے جناب علی سے کہا کیا آپنے صفین کی لیلۃ الہریر میں بھی انکو نہیں چھوڑا آنحضرت نے کہا لیلۃ الہریر میں بھی نہیں چھوڑا
عن علی ان فاطمة شکت ما تلقی من اثر الرحی فاتی النبی صلی الله علیه وسلم سبی فانطلقت فلم تجده فوجدت عائشة رضی الله عنها
فاخبرتها فلما جاء النبی صلعم اخبرته عائشة بمجیء فاطمة فجاء النبی صلعم وقد اخذنا مضاجعنا فذهبت لاقوم فقال علی مکانکما

فقعد بیننا حتی وجدت برد قدمیه علی صدری فقال الا ادلکما علی خیر مما سألتمانی اذا اخذتما مضاجعکما فکبرا اربعا وثلثین
وسبحا ثلاثا وثلاثین واحمدا ثلاثا وثلاثین فهو خیر لکما من خادم (اخرجه البخاری) جناب علی کہتے ہیں کہ جب
چکی کے پیسنے سے جناب فاطمہ کے ہاتھوں کو آبلے پڑ گئے اور آنحضرت صلعم کے پاس غنیمت میں لونڈیاں آئیں حضرت فاطمہ سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کے نزد گئیں حضور کو نہ پایا حضرت ام المومنین عائشہ سے ملیں جب گھر کو واپس آ گئیں تو آنحضرت تشریف لائے اور ام المومنین
عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمہ کی تشریف آوری سے جناب رسول اللہ صلعم کو مطلع کیا پس آنحضرت ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سونے کو
لیٹے تھے ہم نے اٹھنا چاہا کہا ٹھہرے رہو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے بستر پر لیٹے رہو پس ہم دونوں کے درمیان میں بیٹھ گئے یہاں تک کہ میرے سینہ کو
آپکے قدم مبارک کی ٹھنڈک محسوس ہونے لگی فرمایا کہ میں تمہیں ایسی بات سکھاؤں جو تمہیں اس چیز سے بہتر ہو جس کی تم نے خواہش کی
ہے جب تم سونے کو لیٹا کرو تو چونتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ پڑھا کرو یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے جو تم نے چاہی تھی

عن اسماء بنت عمیس عن فاطمة ان رسول الله صلعم اتاها یوما فقال این ابنای یعنی حسنا وحسینا قالت اصبحنا ولیس فی بیتنا شیء یذوقه
ذائق فقال علی اذهب بهما فانی اتخوف ان یبکیا علیک ولیس عندک شیء فذهب بهما الی فلان الیهودی فتوجه الیه رسول الله صلعم فوجدهما
یلعبان فی مشربة بین ایدیهما فضل من تمر فقال یا علی الا تقلب ابنی قبل ان یشتد الحر علیهما قالت فقال علی اصبحنا ولیس فی
بیتنا شیء فلو جلست یا رسول الله حتی اجمع لفاطمة تمرات فجلس رسول الله صلعم وعلی ینزع للیهودی کل دلو بتمرة حتی
اجتمع له شیء من تمر فجعله فی حجزته ثم اقبل فحمل رسول الله صلعم احدهما وعلی الآخر (اخرجه الدولابی) اسماء بنت عمیس رض
جناب سیدہ سے روایت کرتی ہیں کہ ایک دن جناب سرور عالم صلعم تشریف لائے اور فرمانے لگے میرے دونو بیٹے یعنی حسن اور حسین کہاں
ہیں حضرت فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا صبح اٹھے تھے ہمارے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی کہ اسکو کوئی چکھنے والا چکھ
سکتا جناب علی کہنے لگے میں ان دونو کو اپنے ساتھ لیجاتا ہوں ڈرتا ہوں کہ تمہارے پاس یہ روئینگے اور آپکے پاس کوئی چیز نہیں ہے
پس ان دونوں کو ساتھ لیکر فلاں یہودی کے پاس گئے ہیں آنحضرت صلعم نے بھی وہیں کا قصد فرمایا اور جا کر دیکھا کہ وہ
کھیل رہے ہیں اور انکے سامنے کھجوروں کی گٹھلیاں دھری ہیں آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا یا علی قبل اسکے کہ دھوپ اور گرمی کی تیزی
ہو میرے بیٹوں کو لوٹا کر نہیں لیچلتے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم صبح جب اٹھے تو ہمارے گھر میں کوئی کھانے کی چیز نہیں تھی
اگر آپ تشریف رکھیں تو میں کچھ کھجوریں جناب فاطمہ کیلئے جمع کر لوں پس سرور دین پناہ صلعم بیٹھ گئے اور جناب امیر یہودی کے حوض کو
بھرنے لگے ایک کھجور کے بدلے ایک ڈول یہاں تک کہ کچھ کھجوریں جمع کر لیں اور اپنے تہ بند کو ڈب میں دھر لیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک صاحب کو اٹھا لیا اور جناب امیر علیہ السلام نے دوسرے کو +

جناب امیر علیہ السلام کا تقوی

(۱) پروردگار عالم آیہ والذی جاء بالصدق وصدق به اولئک هم المتقون میں جناب علی کو حضرت صلعم کی معیت میں متقی
بیان فرمایا ہے علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ تفسیر درمنثور میں بذیل اس آیت کو لکھتے ہیں اخرج ابن عساکر عن مجاهد

فی قولہ تعالیٰ والذی جاء بالصدق قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصدق بہ قال علی بن ابیطالب (ابن عساکر مجاہد سے روایت کرتے ہین کہ پروردگار عالم کے ارشاد مین والذی جاء بالصدق سے آنحضرت مراد ہین اور صدق بہ سے جناب علی بن ابیطالب علیہ السلام

(۲) اخرج البیہقی باسنادہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی تقواہ والی ابراھیم فی خلقہ والی موسیٰ فی ھیبتہ والی عیسیٰ فی عبادتہ فلینظر الی علی بن ابی طالب بیہقی اپنی اسناد کے ساتھ حدیث کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص حضرت آدم کو انکے علم کے ساتھ اور حضرت نوح کو انکے تقوی کے ساتھ اور حضرت ابراہیم کو انکے خلیل ہونیکی تمنا اور حضرت موسیٰ کو انکی ہیبت کے ساتھ اور حضرت عیسیٰ کو انکی عبادت کے ساتھ دیکھنے کی آرزو رکھتا ہو تو علی بن ابیطالب کو دیکھ لے ✦

(۳) عن انس بن مالک والنواس بن سمعان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی مرحبا بسید المسلمین وامام المتقین (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار وابو نعیم فی الحلیۃ) انس بن مالک اور نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کے حاضر ہونیکے وقت فرمایا شاباش اے مسلمانون کے سردار اور متقیون کے امام ✦

(۴) عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل اوحی الی فی علی ثلاثۃ اشیاء لیلۃ اسری بی انہ سید المؤمنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجہ الدیلمی وابو نعیم) جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج مین مجھکو علی کی نسبت تین باتون کا الہام ہوا ہے کہ وہ مومنین کے سردار اور متقین کا امام اور سفید ہاتھ پاؤن اور منہ والون کا پیشرو ہے ✦

(۵) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انک سید المسلمین ویعسوب المؤمنین وامام المتقین وقائد غر المحجلین (اخرجہ الدیلمی) جناب علی سے روایت ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تم مسلمانون کے سردار اور مومنین کے بادشاہ اور متقیون کے امام اور نورانی چہرہ والون کے پیشرو ہو ✦

جناب امیر علیہ السلام کا تواضع

(۱) عن ابی صالح بیاع الکرابیس عن جدہ قال رأیت علیا اشتری تمرا بدرھم فحملہ فی ملحفتہ فقیل یا امیر المؤمنین الا نحمل عنک قال ابو العیال احق بحملہ (اخرجہ البغوی فی معجمہ) ابو صالح کپڑا بیچنے والا اپنے دادا سے روایت کرتا ہے کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو دیکھا کہ ایک درہم کی کھجورین خرید کین اور کپڑے مین باندھکر اٹھا رہے ہین پس ان سے عرض کیا گیا یا امیر المؤمنین ہم اٹھالین فرمایا بچون کا باپ ہی اسکے اٹھانیکا زیادہ حقدار ہے ✦

(۲) عن زاذان قال رأیت علیا یمشی فی الاسواق فیمسک الشسوع بیدہٖ فیناول الرجل الشسع ویرشد الضال ویعین الحمال علی الحمول وھو یقرء ھذہ الآیۃ تلک الدار الآخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین ثم یقول ھذہ الآیۃ نزلت فی ذوی القدرۃ من الناس (اخرجہ احمد فی المناقب) زاذان سے مروی ہے کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو دیکھا کہ بازارون مین درہ ہاتھ مین لیے ہوے ٹہل رہے ہین اور لوگون کو درہ سے ہٹاتے ہین اور راہ بھولے ہوئے کو رستہ بتا رہے ہین اور بوجھ اٹھانیوالون کی مدد کر رہے ہین اور یہ آیت پڑھ رہے ہین (کہ یہہ آخرت کا گھر ہمنے ان لوگون کے لیے بنایا ہے جو زمین مین غرور اور فساد نہین کرتے اور عاقبت ڈرنیوالون کے لیے ہے پھر جناب امیر یہ فرماتے تھے کہ یہ آیت قدرت والے لوگون کے حق مین نازل ہوی ہے ✤

(۳) عن ابی المطر البصری انہ شھد علیا الی اصحاب التمر وجاریۃ تبکی عند التمار فقال ما شانک فقالت باعنی ھذا تمرا بدرھم فردہ مولای فابا ان یقبلہ فقال یا صاحب التمر خذ تمرک واعطھا درھما فانھا خادم ولیس لھا امر فدفع علیا فقال المسلمون تدری من دفعت قال لا قالوا امیر المؤمنین فصب تمرھا واعطاھا درھما وقال احب ان ترضی عنی فقال ما ارضانی عنک اذا اوفیت الناس حقوقھم (اخرجہ احمد فی المناقب) ابی مطر البصری کہتے ہین کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو کھجور بیچنے والون کے زمرہ مین دیکھا اور ایک لونڈی رو رہی تھی جناب امیر نے پوچھا تیرا کیا حال ہے اسنے عرض کیا اس شخص نے ایک درہم کی کھجورین مجھکو دی تھین میرے آقا نے وہ پھیر دی ہین یہ لینے سے انکار کرتا ہے جناب امیر نے فرمایا اے بھای کھجور بیچنے والے 'یہ خدمتگار ہے اسکا اپنا اختیار نہین اپنی کھجورین لے لے اور درہم اسکو واپس دیدے اس نے جناب امیر کو دھکا دیا اور کہنا نہ مانا مسلمان لوگون نے کہا اری تو جانتا ہے کہ تو نے کس کو دھکا دیا ہے وہ بولا نہین لوگون نے کہا یہ امیر المومنین ہین اسنے وہ کھجورین ڈال لین اور اس لونڈی کو درہم واپس کر دیا اور جناب امیر سے عرض کرنے لگا مین چاہتا ہون کہ آپ مجھ سے خوش ہو جائین آپنے فرمایا کہ مجھے تجھ سے کوئی چیز نہین خوش کر سکتی مگر یہ کہ تو لوگون کو انکا حق پورا ادا کرے

جناب امیر علیہ السلام کا حسن خلق

حضرت امیر علیہ السلام نہایت خندہ پیشانی تھے کبھی کسی بات سے جناب کی شگفتہ پیشانی پر بل نہین آتا تھا ہر وقت تبسم سے لب کھلے رہتے تھے اسوجہ سے بعض متانت پسند لوگ جناب پر نکتہ چینی فرماتے

تہے روایت ہے قال معاویۃ لقیس بن سعد رحم اللہ اباالحسن کان ہشاً بشاً ذا فکاہۃ قال قیس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمزح ویتبسم الی الصحابۃ معاویہ نے قیس بن سعد سے تعریف کیوجہ سے کہا خدا ابوالحسن پر رحم کرے نہایت کشادہ رو ہنس مکھ اور خوش طبع تہے قیس نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی مزاح کرتے تہے اور صحابہ کے ساتھ ہنستے تہے *

جناب امیر علیہ السلام کا حلم

(۱) عن معقل بن یسار ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ علیہا السلام الا ترضین انی زوجتك اقدم امتی سلما واکثرہم علما واعظمہم حلما (اخرجہ احمد فی المناقب) معقل ابن یسار سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے فرمایا تم راضی نہیں ہوتیں کہ مینے تمہارا اپنی امت سے ازروی اسلام کے مقدم ترین اور ازروی علم کے عالم ترین اور ازروے حلم کے انکے اعظم ترین شخص سے نکاح کیا ہے *

(۲) سال معاویۃ خالد بن یعمر فقال لہ علی ما احببت علیا فقال علی ثلاث خصال علی حلمہ اذا غضب وعلی صدقہ اذا قال وعلی عدلہ اذا حکم (المناقب لمحمد بن یوسف الکنجی الشافعی) امیر معاویہ نے خالد بن یعمر سے کہا تم کس بات پر جناب علی کو محبوب رکہتے تہے وہ کہنے لگا انکی تین باتوں پر انکے حلم پر جبکہ وہ خفا ہوتے تہے اور انکے سچ پر جبکہ وہ کوئی بات کہتے تہے اور انکے عدل پر جبکہ وہ حکم کرتے تہے *

(۳) روی ان علیا علیہ السلام دعا غلاما فلم یجبہ فدعا ثانیا وثالثا فلم یجبہ فقام الیہ فراٰہ مضطجعا فقال اما تسمع یا غلام فقال نعم قال ما حملك علی ترك جوابی قال امنت عقوبتك فتکاسلت فقال امض فانت حر لوجہ اللہ تعالی (نقلہ الغزالی فی احیاء العلوم) روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ایک دفعہ اپنے غلام کو پکارا اس نے جواب ندیا پہر آپنے دوبارہ سہ بارہ پکارا اس نے جواب ندیا آپنے اٹھکر دیکہا کہ وہ سو رہا ہے آپنے فرمایا اے لڑکے کیا تونے میری آواز کو نہیں سنا تہا وہ عرض کرنے لگا ہاں مینے سنا تہا حضرت نے ارشاد کیا پہر تونے کیوں نہیں جواب دیا وہ کہنے لگا چونکہ میں آپکے عقوبت سے بیخوف تہا اسلیے الکسا گیا۔ آپنے فرمایا جا لوجہ اللہ میں نے تجہکو آزاد کیا

جناب علی علیہ السلام کا عفو عن المکافات

(۱) لما ظفر علی المروان یوم الجمل وکان اعدی الناس لہ واشدہم بغضا فصفح عنہ (شرح نہج البلاغہ)
نقل ہے کہ جب جمل کے دن جناب امیر علیہ السلام مروان پر ظفریاب ہوئے حالانکہ وہ جناب امیر سے سخت عداوت
رکھتا تھا اور تمام لوگون سے زیادہ دشمن تھا جناب امیر نے اسکے قتل سے درگذر فرمایا ✤

(۲) محمد بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مورخ نقل کرتے ہین لما ملک عسکر معاویۃ علی الماء واحاطوا
بشریعۃ الفرات وقالت روساء الشام لہ اقتلہم بالعطش کما قتلوا عثمان عطشا وسال علی عن
اصحابہ ان یسوغوا لہم شراب الماء فقالوا لا واللہ ولا قطرۃ حتی تموت ظما کما مات ابن عفان
فلما رای انہ الموت لا محالۃ فتقدم باصحابہ وحمل علی عسکر معاویۃ حملات کثیفۃ حتی ازالہم
عن مراکزہم بعد قتل ذریع وسقطت الرؤس والایادی وملکوا علی الماء وصار اصحاب معاویۃ
فی الفلاۃ لاماء لہم فقال اصحابہ امنعہم الماء یا امیر المؤمنین کما منعوک ولا تسقہم منہ قطرۃ
واقتلہم بسیوف العطش وخذہم قبضا بالایدی فلا حاجۃ لک الی الحرب فقال لا واللہ لا اکافیہم
بمثل فعلہم (مطالب السئول وشرح نہج البلاغۃ لابن الحدید) یعنے جب معاویہ کی فوج پانی کی
مالک ہو گئی اور اس نے فرات کے سب رستون کو گھیر لیا شام کے رئیس معاویہ سے کہنے لگے علی کی فوج کو پیاسا
مار ڈالنا چاہیے جسطرح سے کہ انہون نے جناب عثمان کو پیاس سے مار ڈالا ہے جناب امیر علیہ السلام
نے اپنے اصحاب سے پوچھا کہ تم لوگون نے بھی پانی کا گھونٹ پیا ہے عرض کیا کہ واللہ ایک قطرہ تک پانی کا
نہین ملا اب آپ بھی جناب عثمان کیطرح سے پیاسے مارے جاینگے جب جناب امیر علیہ السلام نے دیکھا
کہ انکے دوستون کو موت پیش آرہی ہے معاویہ کی فوج پر سخت حملہ کیا اور سرعت کے ساتھ جنگ کرنے سے شامیون
کے لوگون کو جگہ سے ہٹا دیا اور ہاتھ اور سر کٹ کٹ کر انبار لگ گئے جناب امیر نے پانی پر قبضہ کر لیا اور
معاویہ کی فوج بیابان بے آب مین گھر گئی جناب امیر کے لشکر والون نے کہا شامیون پر آپ بھی پانی بند کر دیں
جسطرح سے کہ انہون نے آپ پر بند کیا تھا۔ اور ایک قطرہ پانی کا انکو نہ دینا چاہیے اور پیاس کی تلوار سے
انکو مار ڈالنا چاہیے وہ خود ہاتھ مین آجاینگے آپ کو لڑائی کی ضرورت نہین جناب امیر علیہ السلام نے
فرمایا واللہ مین انکو انکے فعل کی مانند بدلہ نہین دونگا ✤

علامہ ابن حدید شرح نہج البلاغۃ مین لکھتے ہین کہ حاربہ اہل البصرۃ وجہہ وجوہ اولادہ بالسیف
وشتموہ ولعنوہ فلما ظفر بہم رفع السیف عنہم ولم یاخذ اثقالہم ولا سبی ذراریہم ولا غنم
شیئا من اموالہم یعنے اہل بصرہ نے جناب امیر کیساتھ اور انکی اولاد کے ساتھ تلوار سے لڑائی کی اور گالیان دین
اور برا بھلا کہا لیکن جب جناب امیر علیہ السلام ان پر ظفریاب ہوئے تو نہ انکا سامان لوٹا اور نہ انکی اولاد

کو لونڈی باندی بنایا اور نہ انکے مال کو لوٹا +

جناب امیر علیہ السلام کی شفقت علی الخلق

عن علی قال لما نزلت ھذہ الآیۃ یا یھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰیکم الصدقۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی مرھم ان یتصدقوا قال بکم یارسول اللہ قال بدینار قال لا یطیقون قال فنصف دینار قال لا یطیقون قال بشعیرۃ قال لا یطیقون فقال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انک لزھید فانزل اللہ تعالیٰ اشفقتم ان تقدموا بین یدی نجوٰکم صدقٰت الی اخر الآیۃ وکان علی یقول بی خفف عن ھذہ الامۃ (اخرجہ احمد والنسائی وغیرھما جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ (اے لوگو کہ تم ایمان لائے ہو جب تم رسول کو مشورت کے لیے بلاؤ تو اپنی مشورت کرنے سے پہلے صدقہ دو) جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا جاؤ ان لوگوں کو صدقہ کا حکم دیدو جناب علیؓ نے عرض کیا یارسول اللہ کس قدر صدقہ کا حکم دوں آپنے فرمایا ایک دینار کے لیے جناب علیؓ نے عرض کیا لوگ اس مقدار کی طاقت نہیں رکھتے آپنے فرمایا آدھا دینار جناب علیؓ نے عرض کیا اسقدر کبھی ان میں طاقت نہیں آپنے فرمایا بس ایک جو بھر سونے کے لیئے جناب علیؓ نے عرض کیا اسکی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ آپنے فرمایا یا علی تم بہت ڈرنے والے ہو پس خداوند تعالیٰ نے دوسری آیت نازل فرمائی (کہ ڈرتے ہو تم کہ مصلحت کہنے سے پہلے صدقہ دو) جناب علی علیہ السلام کہتے تھے کہ اس امت سے اس حکم میں صرف میری وجہ سے تخفیف ہوئی ہے +

عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا اتی بجنازۃ لم یسئل عن شیٔ من عمل الرجل ویسال عن دینہ فان قیل علیہ دین کف عن الصلوۃ وان قیل لیس علیہ دین صلے علیہ فاتی بجنازۃ فلما قام لیکبر سال صلے اللہ علیہ وسلم ھل علی صاحبکم دین قالوا دیناران فعدل صلے اللہ علیہ وسلم وقال صلوا علی صاحبکم وقال علی ھما علی وھو بری منھما فتقدم صلے اللہ علیہ وسلم فصلی علیہ ثم قال لعلی جزاک اللہ خیرا فک اللہ رھانک کما فککت رھان اخیک (اخرجہ الدارقطنی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے جنازہ پر تشریف لیجاتے تو اس آدمی کے کسی عمل سے نہ پوچھتے بلکہ اوسکی قرض کی نسبت سوال فرماتے اگر کہا جاتا کہ اسپر قرض ہے تو اسکے نماز جنازہ پڑھنے سے ہٹ جاتے اور اگر یہ کہا جاتا کہ اسپر قرض نہیں ہے تو نماز جنازہ ادا فرماتے۔ ایک دفعہ ایک جنازہ پر تشریف لے گئے جب تکبیر کے لیے اٹھے حسب معمول پوچھا

کہ تمہارے دوست پر قرض تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا دو دینار ہیں آپ نماز پڑھنے سے ہٹ کر بیٹھ گئے اور اپنے اصحاب کو فرمایا۔ تم اپنے دوست پر نماز جنازہ پڑھو جناب امیر نے کہا وہ دونوں دینار میرے ذمہ ہیں اور یہ مرنیوالا اس قرضہ سے بری ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑھکر اسکے جنازہ کی نماز پڑھی پھر امیر علیہ السلام سے فرمایا کہ خدا تجھے نیکی کی جزا دے اور تیرا قرض بھی چھڑائے جیسا کہ تو نے اپنے بھائی کا قرض چھڑایا ہے +

جناب امیر علیہ السلام کا تفقد حال عاریا

عن ابی الصهباء قال رأیت علیاً بشط الکلا یسئل عن الاسعار (ریاض النضرہ) ابو الصہبا سے روایت ہے کہ میں نے جناب امیر کو نہر کلا کے کنارے اجناس کے نرخ پوچھتے ہوئے دیکھا تھا +

عن عامر الشعبی قال وفدت سودة بنت عمارة بن الاشتر الهمدانیة علی معاویة بن ابی سفیان فاستاذ علیه فاذن لها فلما دخلت قال لها کیف انت یا ابنة الاشتر فقالت بخیر فقال لها انت القائلة یوم صفین لاخیك ـ شمر کفعل ابیك یابن عمارة + یوم الطعان وملتقی الاقران وانصر علیاً والحسین ورهطه واقصد لهند وابنها بهوان + ان الامام اخا النبی محمد + علم الهدی ومنارة الایمان قالت یا امیر الناس ویتر الذنب فدع عنك تذکار ما قد نسی قال هیهات لیس مثل مقام اخیك ینسی فقالت صدقت والله یا امیر ولکن اسالك بالله اعفانی عما استعفیته قال قد فعلت فقال ما حاجتك قالت یا امیر انك صرت الناس سید اولامورهم مقلدا والله سائلك عما افترض علیك من حقنا ولا یزال تقدم علینا من ینهض بعزك ویبسط بسلطانك فیحصد نا حصاد السنبل ویدوسنا دیاس البقر هذا ابن ارطاة قدم بلادی وقتل رجالی واخذ مالی ولولا الطاعة لکان فینا عزو منعة فاما عزلته فشکرناك واما لا فعرفناك فقال معاویة ایای تهددنی بقومك والله لقد هممت ان اردك الیه فینفذ حکمه فیك فسکت ثم قالت ـ صلی الاله علی روح تضمنه + قبر فاصبح فیه العدل مدفوناً + فقال من ذاك قالت علی بن ابی طالب قال ما اری علیك منه اثرا قالت بلی اتیته یوما فی رجل ولاه صدقاتنا فوجدته قائما یصلی فانفتل من الصلوة ثم قال برافة وتلطف الك حاجة فاخبرته خبر الرجل فبکی ثم رفع رأسه الی السماء فقال اللهم انت تعلم انی لم آمرهم بظلم خلقك وترك حقك ثم اخرج من جیبه قطعة من جراب فکتب فیه بسم الله الرحمن الرحیم قد جاءتکم بینة من ربکم فاوفوا الکیل والمیزان ولا تبخسوا الناس اشیاءهم ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحها ذلکم خیر لکم ان کنتم مومنین اذا اتاك کتابی

ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

لہ موضع ست در بصرہ کہ کشتی گاہ است ۱۲

هذا فاحفظ بانی بیدیک حتی یاتی من یقبضہ منک والسلام فغز لہ فقال معاویۃ اکتبوا لہا بالانصاف
لہا والعدل علیہا فقالت الی خاصۃ ام لقومی عامۃ قال اما انت وغیرک قالت ہی واللہ اذا الفحشاء
واللوم ان کان عدلا شاملا والا یسعنی مایسع قومی قال ہیہات علمکم ابن ابی طالب الجرأۃ علی
السلطان (نقلہ الامام ابو عمرو احمد بن عبد ربہ الاندلسی فی کتابہ العقد الفرید) عامر شعبی ناقل
ہین کہ سودہ بنت عمارہ بن الاشتر الہمدانیہ ایکدفعہ بطریق سفارت معاویہ بن ابی سفیان کے دربار مین حاضر ہوئی اور اذن لیکر
معاویہ نے اپنے سامنے بلالیا جب وہ سامنے گئی معاویہ نے اس سے کہا اے اشتر کی بیٹی تیرا کیا حال ہے سودہ
نے کہا اچھا حال ہے معاویہ نے کہا تو نے ہی صفین کے روز اپنے بھائی کیواسطے یہ اشعار کہے تہے -
کہ ای ابن عمارہ نیزہ مارنے اور بہادرون کے باہم ملنے کے روز تو بہی اپنے باپ کی مانند دہن اٹھالے اور
علی اور حسین اور انکے گروہ کی مدد کر اور ہندہ اور اسکے بیٹے کو خوار کر کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا
بھائی ہی امام ہے اور وہ ہدایت کا علم اور ایمان کا نشان ہے سودہ نے جوابدیا اے امیر سر کٹ گیا دم اکہڑ
گیئی جو بات بہول گیئی ہو اسکا ذکر چہوڑ معاویہ کہنے لگا افسوس ہے تیرے بہائی کا وہ مرتبہ نہین تہا کہ اسکا
ذکر بہولجائے سودہ نے کہا آپ نے سچ کہا ہے لیکن جو کچہ کہ مجہ سے ہوچکا ہے خدا کے لیے آپ معاف فرماوین
معاویہ نے کہا مینے معاف کیا تو اپنی حاجت بیان کر سودہ نے کہا اے امیر اب آپ لوگون کے سردار رہ گئی ہین
اور انکے تمام امور آپکے گلے پڑے ہین - خدا نے جو امر کہ تمپر ہمارے حقوق سے فرض کیا ہے ضرور اسکی نسبت
تم سے پوچہنے والا ہے ہمیشہ ہمپر آپ اپنا عامل بہیجتے ہین جو آپ کی عزت کی وجہ سے ہمپر حکومت کرتا ہے اور
ہمکو کہیتی کیطرح سے کاٹتا ہے اور گای کیطرح سے دوہتا ہے - یہ ابن ارطاۃ ہمارے شہر پر حاکم بنا کر بہیجا گیا
ہے جسنے ہمارے مردون کو مار ڈالا ہے اور ہمارا مال چہین لیا ہے اگر اطاعت ہمین مانع نہ آتی تو ہم بہی
عزت رکہتے تہے اور دفع کر سکتے تہے اگر تو نے اسکو معزول کر دیا تو ہم تیرا شکریہ ادا کرینگے ورنہ ہم جان
جاینگے - معاویہ کہنے لگا کیا تو مجہے اپنی قوم سے ڈراتی ہے واللہ مین چاہتا ہون تو تجہے اسی کے پاس
بہیجدون تاکہ وہ اپنا حکم تجپر جاری کرے سودہ نے خاموش ہوکر یہ شعر پڑہا ہے ؎ خدا کی رحمت ہو اس
روح پر کہ اسکو قبر نے بغلگیر کر لیا ہے کہ وہ عدل... کیساتہ ہوا اسمین دفن ہوا ہے - معاویہ کہنے لگا یہ کون
شخص ہے - سودہ نے کہا علی بن ابی طالب معاویہ نے کہا مین تو اسکی مہربانی کا کوئی اثر تجہپر نہین
پاتا - سودہ بولی - ایک دفعہ مین انکی خدمت مین ایک شخص کی نسبت شکایت لیکر گئی جسکو کہ انہون نے
ہمسے زکوۃ حاصل کرنے کے لیے ہمپر عامل مقرر کیا ہوا تہا مینے انکو نماز پڑہتے ہوے پایا نماز سے منہ
پہیر کر نہایت مہربانی اور نرمی سے مجہے ارشاد کیا تجہے کوئی ضرورت ہے مینے اس شخص کا پورا حال

عرض سنا آپ سنکر رونے لگے پھر آسمان کیطرف سر اٹھا کر کہنے لگے اے پروردگار تو جانتا ہے کہ مینے اپنے عاملون کو تیری خلقت پر
ظلم کرنیکا حکم نہین دیا ہے اور تیرا حق چھوڑ دینے کو نہین کہا ہے پھر اپنی جیب سے کاغذ کا پرچہ نکالا اسپر لکھا بسم اللہ الرحمن
الرحیم بیشک تمہارے رب سے تمہارے پاس کھلا نشان آیا ہے پس تم پیمانے اور ترازو کو پورا کرو اور لوگون کی چیزین مت
گھٹاؤ اور زمین مین اسکی سنواری کے بعد خرابی مت ڈالو اگر تم مومن ہو اے حبیب میرا خط تجھکو ملے تو جو کچھ کہ تیرے پاس ہو اسے
خوب نگاہ رکھ جبتک کہ اسکا لینے والا تیرے پاس پہونچ جاوے والسلام پھر جناب امیر نے اسکو معزول کر دیا معاویہ اپنی کتاب
سے کہنے لگا تم ہی سے عورتین یہ عدل اور انصاف کرنیکی نسبت کلمہ سیکھو عمارہ کہنے لگی خاص میرے لیے یا کہ میری تمام قوم کے لیے
معاویہ نے کہا تجھے دوسرون سے کیا سروکار ہے عمارہ کہنے لگی یہ امر تو نہایت ملامت ناک ہے اگر عدل شامل ہے تو بہتر ورنہ جو
میری قوم کا حال ہوگا وہی میرا ہوگا معاویہ کہنے لگا علی بن ابیطالب نے تم لوگونکو بادشاہونکے سامنے گستاخی کرنیکی جرأت دلادی ہے

جناب امیر علیہ السلام کی رعایت قیدیونکے ساتھ

وکان اقصور علی ستاتیح ... عنهما فی مواقیت الصلاة ویرزق علیهم من بیت المال ویقول علینا الوثاق وعلیهم
الاباق رنقله نجم الدین فخر الاسلام ابوبکر بن محمد بن الحسین السیلانی الزیدی فی مناقب الاصحاب جناب امیر قیدیون
کی کنجیان تہین جن سے نماز کیوقت وہ قیدخانے کھولے جاتے تہے اور جناب امیر بیت المال سے انکی خوراک عطا فرماتے تہے اور
فرمایا کرتے تہے ہمارا کام انکو قید رکھنا ہے اور انکا کام بہاگنا ہے ۔

جناب امیر علیہ السلام کا تورع

عن عبد الله بن زرير قال دخلت على علي بن ابيطالب يوم الاضحى فقرب الينا حريرة فقلت اصلحك الله يا امير المومنين
لو قربت الينا من هذا البط يعني الاوز فان الله قد اكثر الخير فقال يا ابن زرير سمعت رسول صلعم يقول لا يحل للخليفة من مال
الله الا قصعتان قصعة ياكلها هو واهله وقصعة يضعها بين ايدي الناس (اخرجه احمد۔ عبداللہ بن زریر سے
روایت ہے کہ مین جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین عید اضحی کے دن حاضر ہوا آپنے حلیم میرے سامنے کیا
مینے کہا اے امیر المومنین خدا آپ کو نیکی دے اگر آپ اس بطخ کو ہمارے لیے ذبح کرتے تو کیا اچھا ہوتا اللہ
نے مال و متاع کو وافر کیا ہے فرمایا اے ابن زرین مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا ہے کہ خلیفہ کے لیے دو پیالون کے سوا مال خدا سے لینا حلال نہین ایک تو خود اسکے اور اس کے
گہر کے لوگون کے لیئے اور ایک اسکے مہمانون کے لیے ۔

عن ابی مطرف قال رأیت علیا موتزرا بازار مرتدیا برداء ومعه الدرة کانه اعرابی بدوی
حتی بلغ سوق الکرابیس فقال یا شیخ احسن بیعی فی قمیص بثلاثة دراهم فلما عرفه لم یشتر منه
فاتاه اخر فلما عرفه لم یشتر منه شیئا فاتی غلاما حدثا فاشتری منه قمیصا بثلاثة دراهم ثم

جاء ابو الغلام فاخبره فاخذ ابوه درهما ثم جاء به فقال هذا الدرهم یا امیر المومنین قال ما شان هذا الدرهم قال کان القمیص ثمن درهمین قال باعنی رضای واخذت رضاه (اخرجه احمد)
ابی مطرف سے منقول ہے کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو دیکھا کہ تہ بند باندہے ہوئے اور ایک چادر اوڑھے ہوئے اور درہ ہاتھ مین لیے بازار مین پہر رہے ہین بالکل مثل ایک دیہاتی آدمی کے معلوم ہوتے تھے کاڑا بیچنے والون کے بازار مین تشریف لائے اور ایک دکاندار سے کہا تین درم کا کرتہ ہمین دیدے اس نے جناب امیر کو پہچان لیا آپ دوسرے دکاندار کے پاس چلے گئے جب اس نے بہی شناخت کیا تو آپ وہان سے بہی چلدیے اور اس سے کوئی شے مول نلی پہر ایک بہت چہوٹی عمر والے لونڈے کی دکان پر گئے اس سے تین درہم کا کرتہ مول لیا بعد ازان اسکا والد آنکلا اس لڑکے نے اس سے ماجرا بیان کیا وہ ایک درہم لیکر جناب امیرؑ کی خدمت مین پہونچا۔ اور عرض کیا یہ ایک درہم ہے آپنے فرمایا یہ کیسا درہم ہے اس نے عرض کیا کہ قمیص دوہی درہم کا تہا آپنے فرمایا اس لڑکے نے ہماری رضا حاصل کرلی ہے اور ہمنے اسکی رضا حاصل کی ہے آپنے درہم اس سے واپس نلیا ؛

جناب امیر علیہ السلام کا رعایت حقوق الناس

(۱) عن ابی رافع مولی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان خازنا لعلی بن ابی طالب علی بیت المال قال فدخل علی یوما و قد زنیت ابنتہ فرای علیہا لولوۃ کان عرفہا لبیت المال فقال من این لہا ھذہ لاقطعن ایدیہا فلما رای ابو رافع جدہ فی ذلک فقال انا واللہ یا امیر المومنین زینتہا بہا فقال علی لقد تزوجت بفاطمۃ ومالی فراش الا جلد کبش ننام علیہ باللیل و نعلف علیہ بالنہار ناضحنا مالی خادم غیرہا (کامل ابن اثیر) ابو رافع جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام جناب امیر علیہ السلام کو بیت المال کا خازن تہا بیان کرتا ہے کہ ایکدن جناب امیر گہر مین تشریف لے گئے مینے آپکے صاحبزادی کے کان مین موتی ڈالدیے تہے جناب امیر علیہ السلام نے ان موتیون کو بیت المال مین دیکہا تہا جب جناب امیر نے اپنے صاحبزادی کے کان مین وہ موتی دیکہی فرمایا اس نے یہ کہان سے پائے ہین ہم ضرور اسکے ہاتہ کاٹ ڈالینگے جب ابو رافع نے جناب امیر کی اس بارے مین کدوکہی عرض کیا یا امیر المومنین واللہ مینے انکو یہ موتی پہنائے تہے آپنے فرمایا جب ہلد انکاح جناب فاطمہ علیہا السلام سے ہوا تو ہمارا بستر ایک مینڈہے کی کہال کے سوا کچہ نتہا رات کو ہم اسپر سوتے تہے دنکو ہمارا اونٹ اسپر دانہ چرتا تہا۔ کوئی خادم انکے سوا یعنے جناب سیدہ

علیہا السلام کے سوا نہیں تھا ✤

عن یحیی بن سلمۃ استعمل علی عمرو بن سلمۃ علی اصبہان فقدم ومعہ ازقاق سمن وعسل فارسلت ام کلثوم بنت علی الی عمرو فطلب منہ سمنا وعسلا فارسل الیہا ظرف عسل وظرف سمن فلما کان الغد خرج علی واحضر المال والعسل والسمن لیقسم فعد الزقاق فنقصت زقان فسالہ عنہما فقیل لہ بعثت ام کلثوم فاخذ تہ منہ فبعث الی مقومین فامرہم تبقو یم ما نقص منہما فقوّما خمسۃ دراہم فبعث الی ام کلثوم فقال ابعثی لی خمسۃ دراہم ثم قسم بین المسلمین (ریاض النضرہ وکامل ابن اثیر) یحیٰی بن سلمہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے عمرو بن سلمہ کو اصبہان پر عامل کرکے بھیجا جب وہ وہان سے آئے تو اپنے ساتھ گھی اور شہد کی مشکین بھر کر لائے جناب امیر علیہ السلام کی صاحبزادی ام کلثوم نے عمر بن سلمہ سے قدری گھی اور شہد طلب فرمایا عمر نے ایک برتن گھی کا اور ایک شہد کا ان کی خدمت مین بھیجدیا دوسرے دن جب جناب امیر گھر سے باہر تشریف لائے اور تقسیم کے لیے مال اور گھی اور شہد پیش کیا گیا حضرت نے مشکین شمار کین دو مشکین ٹوٹی ہوئی پائین عمرو سے انکو بارے مین پوچھا عرض کیا گیا کہ جناب ام کلثوم نے گھی اور شہد مانگا تھا مینے انکو بھیجدیا۔ جناب امیر علیہ السلام نے وہ مشکین جانچ کرنے والون کے پاس بھیجدین اور انکے نقصان کی جانچ کرنیکا حکم دیا انہون نے عرض کیا ان مین پانچ درہم کا نقصان ہوا ہے پس جناب ام کلثوم کے پاس ایک آدمی کو بھیجکر حکم دیا کہ پانچ درہم ہمارے پاس بھیجدو پھر مسلمانون مین مال اور مشکین تقسیم کین ✤

قیل انہ وصل الیہ زقاق عسل جاءت من الیمن فنزل بالحسن ضیف فاستسلف الحسن درہما فاشتری بہ خبزا واحتاج الی الادام فطلب من القنبر ان یفتح لہ زقا من تلک الزقاق ففتحہ واخذ منہ رطلا فلما قعد امیر المؤمنین لیقسم الزقاق قال القنبر قد حدث فی ہذا الزقاق حدث فقال صدق قولک یا امیر المؤمنین واخبرہ الخبر فغضب فقال علیّ بہ فلما حضر الحسن ہم بضربہ فاقسم علیہ بجعفر وکان اذا سئل بحق جعفر سکن فقال ما حملک علی ما فعلت واخذت منہ قبل القسمۃ قال ان لنا فیہ حقا فاذا اعطینا رددناہ قال وان کان لک فیہ حق ولکن لیس لک ان تنتفع بحقک قبل الناس بحقوقہم ثم دفع الی قنبر درہما وقال اشتر بہ من اجود عسل تقدر علیہ قال الراوی فکانی انظر الی ید علی علی فم الزقاق وقنبر یقلب العسل فیہ وہو یبکی ویقول اللہم اغفر للحسن فانہ لا یعلم (مطالب السئول) روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے پاس یمن سے شہد کے بھری ہوئی مشکین آئین ناگاہ جناب حسن علیہ السلام کے پاس چند مہمان وارد ہوئے جناب

حسن نے ایک درہم دیکر بازار سے روٹیاں مول منگائیں اور سالن کی ضرورت پیش آئی قنبر سے کہا کہ ایک مشک کھولکر شہد دیدو انہوں نے مشک کو کھولا اور اس میں سے ایک رطل شہد لیکر بھیجدیا جب جناب امیر علیہ السلام مشکوں کی تقسیم کرنے کے لیے بیٹھے قنبر سے کہا ان مشکوں میں کوئی فتور معلوم ہوتا ہے قنبر نے عرض کیا یا امیر المومنین آپ سچ فرماتے ہیں جناب حسن کا شہد لینا انکے سامنے بیان کیا جناب امیر نے غصہ ہوکر فرمایا حسن کو میرے پاس بلا لاؤ جب جناب حسن حاضر ہوئے تو جناب امیر نے انکے مارنے کا قصد کیا جناب حسن نے اپنے چچا جعفر رضی اللہ تعالی عنہ کی قسم دی جب جناب امیر کو انکی قسم دیجاتی تھی حضرت کا غصہ فرو ہوجاتا تھا پس آپنے جناب حسن سے فرمایا تمکو اس بات پر کس چیز نے برانگیختہ کیا تھا کہ تم نے تقسیم سے پہلے شہد لے لیا جناب حسن نے کہا ہمارا اس میں حق ہے ہمنے یہ خیال کیا کہ جب ہمکو ہمارا حق ملیگا ہم اسیقدر اس میں سے واپس کر دینگے جناب امیر نے کہا اگر تمہارا اس میں حق ہے لیکن یہ حق تمہارا نہیں ہے کہ تم اور لوگوں سے پہلے اپنے حق سے نفع اٹھاؤ پھر قنبر کو ایک درہم دیا اور فرمایا کہ خالص شہد اسی مقدار پر مول لاؤ ۔ راوی کہتا ہے ابتک وہ بات میری نگاہوں میں ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے مشک کا مونہہ کھولا ہوا ہے اور قنبر اس میں شہد ڈالرہا ہے اور جناب امیر رورہے ہیں اور فرماتے ہیں اے بار خدایا حسن کو بخشدے کہ وہ نہیں جانتا ہے ٭

(قیل ان عقیلا سال علیا فقال انی محتاج فاعطنی قال اصبر حتی یخرج عطاءک مع المسلمین فاعطیک معہم فالح علیہ فقال لرجل خذ بیدہ وانطلق بہ الی حوانیت اہل السوق فقل لہ دق ہذہ الاقفال وخذ ما فی ہذہ الحوانیت قال ترید ان تتخذنی سارقا قال وانت ترید ان تتخذنی سارقا اخذ اموال المسلمین فاعطیکہا دونہم قال انی اذہب الی معاویۃ قال انت وذاک اخرجہ ابن حجر فی الصواعق) روایت ہے کہ عقیل رضی اللہ عنہ نے جناب امیر کی خدمت میں عرض کیا آپ مجھکو عطا فرماویں میں بہت محتاج ہوں جناب امیر نے ارشاد کیا آپ چندے صبر کریں میں جب مسلمانوں کے حصے کے ساتھ تمہارا حصہ بھی نکالدونگا جناب عقیل الحاح کرنے لگے حضرت امیر نے ایک آدمی سے فرمایا انکا ہاتھ پکڑ کر انکو بازار میں لیجا اور کہدے کہ بازاریوں کی دوکانوں کے قفل توڑکر جو کچھ کہ ان میں ہے لے لیں جناب عقیل نے عرض کیا کیا آپ مجھسے چوری کرانا چاہتے ہیں جناب امیر نے فرمایا کیا تم بھی مجھسے چوری کرانا چاہتے ہو کہ میں مسلمانوں کا مال تمکو دیدوں وہ کہنے لگے میں معاویہ کے پاس چلا جاؤنگا آپ نے فرمایا تمہارا اختیار ہے ٭

جناب امیر علیہ السلام کا عدل

وعن ابی سعید الخدری ومعاذ بن جبل قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی لك سبع خصال لا یحاجك فیهن احد یوم القیامة انت اول المومنین ایمانا واوفاهم بعهد الله واقومهم بامر الله وارافهم بالرعیة واقسمهم بالسویة واعلمهم بالقضیة واعظمهم یوم القیامة عند الله بالمزیة (اخرجه الخوارزمی) ابو سعید خدری اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تمہاری ایسی سات خصلتیں ہیں کہ قیامت کے روز ان میں کوئی تم سے جھگڑا نہیں کر سکتا تم سب مومنین سے از روی ایمان اول ہو۔ اور سب سے زیادہ خدا کے عہد کو پورا کرنے والے اور سب سے زیادہ خدا کے حکم کے قائم کرنے والے اور سب سے زیادہ رعیت پر مہربان اور سب سے زیادہ پورا تقسیم کرنے والے اور سب سے زیادہ قیامت کے دن بڑے مرتبے والے ہو۔

سال معاویة خالد بن یعمر فقال علی ما احببت علیا فقال علی ثلاث خصال علی حلمه اذا اغضب وعلی صدقه اذا قال وعلی عدله اذا حکم (المناقب لمحمد بن یوسف الکنجی الشافعی) خالد بن یعمر سے امیر معاویہ نے پوچھا کہ تم علی کو کیوں دوست رکھتے تھے خالد نے کہا انکی تین خصلتوں حلم کی وجہ سے جبکہ وہ خفا ہوتے تھے اور انکے سچ بولنے کی وجہ سے جبکہ وہ کوئی بات کہتے تھے اور انکے عدل کی وجہ سے جبکہ وہ حکم کرتے تھے۔

عن عاصم بن کلیب عن ابیه قال قدم علی علی مال من اصبهان فقسمه علی سبعة اسهم فوجد فیه رغیفا فقسمه علی سبعة کسر وجعل علی کل جزء کسره ثم اقرع بینهم لینظر الیهم یعطی اولا (اخرجه احمد فی المناقب) عاصم بن کلیب اپنے والد سے ناقل ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کے پاس اصفہان سے مال آیا حضرت نے اسکے سات حصے کیے اس میں ایک روٹی بھی تھی اسکے بھی سات ٹکڑے کیے اور سات امیروں کو بلایا پھر قرعہ ڈالا تاکہ کس کو پہلے دیا جاوے۔

قال الشعبی وجد علی درعا عند النصرانی فاقبل به الی شریح وجلس الی جانبه وقال لو کان خصمی مسلما لساویته وقال هذا درعی فقال النصرانی ما هی الا درعی ولم یکذب امیر المومنین فقال شریح الك بینة قال لا وهو یضحك فاخذ النصرانی الدرع ومشی یسیرا ثم عاد وقال اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان هذه الا احکام الانبیاء امیر المومنین قدمنی الی قاضیه وقاضیه یقضی علیه ثم اسلم واعترف ان الدرع سقطت من علی عند مسیره فی صفین ففرح علی باسلامه ووهب له الدرع وفرسا وشهد معه قتال الخوارج (طلحة الشافعی فی مطالب السئول) شعبی رحمة اللہ علیہ ناقل ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام نے اپنی زرہ ایک نصرانی کے پاس دیکھی اسکو قاضی شریح کی

پاس لائے اور فرش کے حاشیہ پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اگر میرا مدعا علیہ مسلمان ہوتا تو مین اسکے برابر کھڑا ہوتا
اور فرمایا یہ ہماری زرہ ہے نصرانی کہنے لگا نہین یہ زرہ تو میری ہے۔ باوجودیکہ جناب امیر علیہ السلام
نے جھوٹ نہین کہا تھا۔ قاضی شریح نے ہنسکر کہا آپکے پاس کوئی دلیل ہے۔ جناب امیر نے فرمایا نہیں۔
پھر نصرانی زرہ کو لیکر تھوڑی دور گیا اور لوٹ آیا۔ اور کہنے لگا گواہی دیتا ہون مین
کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہین اور گواہی دیتا ہون کہ یہ انبیاے کرام علیہم السلام کے احکام ہین
کہ امیر المومنین مجھے قاضی کے سامنے لائین اور قاضی ان پہ اپنی قضا کا حکم جاری کرے۔ مین
اقرار کرتا ہون کہ یہ زرہ جناب امیر سے صفین کے جنگ مین گر پڑی تھی جناب امیر علیہ السلام اسکے مسلمان
ہوجانے سے نہایت خوش ہوئے اور وہ زرہ اسی کو بخشدی اور ایک گھوڑا عطا فرمایا وہ نصرانی جناب
امیر کے ساتھ خارجیون کے جنگ تک حاضر رہا ✦

عن کریمۃ بنت ہمام الطائیۃ قالت کان علی یقسم الورس فینا بالکوفۃ قال فضالۃ حملناہ علی
العلل منہ (اخرجہ احمد فی المناقب) کریمہ بنت ہمام الطائی قائل ہے کہ جناب امیر کلکو رنگ تقسیم فرمایا کرتے تھے
فضالہ کہتا ہے کہ ہمیشہ اسے برابر ہی لیتے تھے ✦

جناب امیر علیہ السلام کے حیا

عن علی قال کنت رجلا مذاءً فکنت استحیی ان اسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکان ابنتہ
منی فامرت مقداد بن الاسود ان یسالہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم یغسل ذکرہ ویتوضأ (اخرجہ
الشیخان) جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجھے مذی کثرت سے جاری تھی اور حیا مانع تھی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکے بارے مین پوچھون مینے مقداد بن اسود سے کہا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرین حضرت نے فرمایا اپنے پیشاب کی جگہہ کو دھوکر وضو کر لیا کرین ✦

جناب امیر علیہ السلام کی غیرت قومی

عن علی قال قلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالک تنوق فی قریش وتدعنا قال وعندکم
شیئا قلت نعم بنت حمزۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم انہا لا تحل لی انہا ابنۃ اخی من الرضاعۃ
(اخرجہ المسلم) جناب علی علیہ السلام فرماتے ہین کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض
کیا آپ ہمکو چھوڑکر قریش مین کیون شادی کرتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے

ے فی الصحاح الورس نبت سفر یکون بالیمن یتخذ منہ الغمرۃ للوجہ ۱۲

پاس کوئی شے ہے میں نے کہا ہاں حمزہ کی بیٹی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مجھ پر حلال نہیں کیونکہ حمزہ میرے دودھ شریک تھے اور وہ رضاعت کی وجہ سے میری بھتیجی ہے +

جناب امیر علیہ السلام کی فراست

عن علی قال یا اهل الکوفة ستقتل منکم سبعة نفر خیارکم مثلهم کمثل اصحاب الاخدود منهم حجر بن العدی واصحابه فقتلهم معاویة فی دمشق الشام کلهم من الکوفة (کنز العمال)
جناب امیر علیہ السلام نے کوفہ کے لوگوں سے فرمایا ای اہل کوفہ عنقریب تم میں سے سات آدمی جو نہایت برگزیدہ ہیں قتل کیے جائینگے انکی مثل بعینہٖ ایسی ہے کہ شہیدوں کی سی ہے ان میں سے حجر بن عدی رضی اللہ عنہ بھی ہیں پس امیر معاویہ نے انکو دمشق الشام میں قتل کیا وہ سب کوفہ میں سے تھے

جناب امیر علیہ السلام کا حافظہ

عن مکحول عن علی قال فی قوله تعالی وتعیها اذن واعیة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سالت الله ان یجعل اذنك یا علی ففعل فکان یقول ما سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم کلاما الا وعیته وحفظته ولم انسه (اخرجه الدیلمی) مکحول جناب امیر علیہ السلام سے اس آیت کی شان نزول میں کہ یاد رکھینگے اسکو یاد رکھنے والے کان روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی میں نے خدا تعالے سے دعا کی ہے کہ تیرے کانوں کو خدا ایسا کر دے پس خدا نے ایسا ہی کر دیا جناب علیؑ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی کلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا مگر کہ میں نے اسکا دھیان رکھا اور اسکو یاد کر لیا اور بھولا نہیں +
وعن ابن عباس لما نزلت هذه الایة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سالت الله ان یجعلها اذنك یا علی قال علی فما نسیت شیئا بعد ذلك (اخرجه ابو نعیم فی الحلیة وابن المغازلی فی المناقب)
ابن عباس سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ دھیان رکھینگے اسکو دھیان رکھنے والے کان جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی میں نے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ تیرے کان بنا دے پس علی کہتے ہیں کہ اسکے بعد مجھے پھر کبھی کوئی چیز نہیں بھولی +
وعن بریدة الاسلمی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لعلی ان الله امرنی ان اعلمك لتعی وحق علی الله ان تعی قال فنزلت وتعیها اذن واعیة (اخرجه المغازلی فی المناقب)

ابو نعیم فی الحلیہ والثعلبی فی تفسیرہ والواحدی فی اسباب النزول والدیلمی فی فردوس الاخبار
بریدہ اسلمی سے روایت ہے کہ میں نے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت
علیؑ سے ارشاد فرما رہے تھے کہ اللہ تعالی نے مجھکو حکم دیا ہے کہ میں تجھے سکھاؤں تاکہ تو دہیان میں
رکھے اور خدا پر حق ہے کہ تجھ سے دہیان میں رکھائے بریدہ کہتے ہیں کہ پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ دہیان
میں رکھیں گے اسکو دہیان رکھنے والے کان +

جناب امیر علیہ السلام کی سرعت فہم

عن سعید بن المسیب ان رجلا اوتی بہ الی عمر بن الخطاب و کان صدر امنہ انہ قال بجماعۃ من
الناس وقد سالوہ کیف اصبحت قال اصبحت احب الفتنۃ واکرہ الحق واصدق الیہود والنصاری وامن
بما لم ارہ واقر بما لم یخلق فارسل عمر الی علی فلما جاءہ واخبرہ بمقالۃ الرجل فقال صدق
یحب الفتنۃ قال اللہ تعالی انما اموالکم واولادکم فتنۃ ویکرہ الحق یعنی الموت قال تعالی وجاءت
سکرۃ الموت بالحق ویصدق الیہود والنصاری قال تعالی وقالت الیہود لیست النصاری
علی شیء وقالت النصاری لیست الیہود علی شیء ویؤمن بما لم یرہ یؤمن باللہ عزوجل ویقر
بما لم یخلق یعنی الساعۃ فقال عمر اعوذ باللہ من معضلۃ لیس لہا ابو الحسن (نور الابصار)
سعید ابن مسیب سے روایت ہے کہ لوگ ایک شخص کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائے جس سے یہ بات صادر
ہوئی تھی کہ ایک گروہ نے اس سے پوچھا تھا تو نے آج کس طرح سے صبح کی ہے یعنے آج تیرا کیا حال ہے
اس نے جواب میں کہا کہ میں نے اس طرح سے صبح کی ہے کہ فتنہ کو دوست رکھتا ہوں اور حق سے کراہت
کرتا ہوں اور یہود و نصاری کی تصدیق کرتا ہوں اور جسکو نہیں دیکھا اس پر ایمان لاتا ہوں اور
جو چیز کہ نہیں پیدا ہوئی اسکا اقرار کرتا ہوں پس حضرت عمرؓ نے حضرت علیؑ کو بلوایا جب
آپ تشریف لائے اور اس شخص کے قول کو بیان کیا آپ نے فرمایا یہ شخص سچ کہتا ہے۔ دوست
رکھتا ہے فتنہ کو چنانچہ فرمایا ہے اللہ تعالے نے۔ کہ سوا اسکے نہیں ہے کہ مال تمہارا اور اولاد
تمہاری فتنہ ہیں اور حق سے کراہت رکھتا ہے یعنے موت سے چنانچہ فرمایا ہے اللہ تعالے نے کہ
آئی بیہوشی موت کی ساتھ حق کے اور یہود و نصاری کی تصدیق کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالے نے
فرمایا ہے کہتے ہیں یہود کہ نہیں ہیں نصاری کسی شے پر اور کہتے ہیں نصاری کہ نہیں ہیں یہود
کسی شے پر اور جس چیز کو نہیں دیکھا ایمان لایا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ جل وعلا پر ایمان

لایا ہے اور جو چیز کہ نہین پیدا ہوئی اسکا اقرار کرتا ہے جس سے مراد قیامت ہے حضرت عمر نے یہ سنکر کہا کہ مین ایسی شکل سے کہ جسکے رفع کرنے کے لیئے ابوالحسن نہ ہون خدا سے پناہ مانگتا ہون +

جناب امیر علیہ السلام کی صداقت

(۱) عن عباد بن عبد اللہ قال علی انا عبد اللہ و اخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انا صدیق الاکبر لا یقولہا ذالک غیری الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد و النسائی و الحاکم)

عباد بن عبد اللہ سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے مین خدا کا بندہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہون اور صدیق اکبر ہون اسکو میرے سوا کوئی نہین کہہ سکتا مگر کاذب مینے سب لوگون سے سات برس پہلے نماز پڑہی ہے +

عن سلمان الفارسی و ابی ذر الغفاری قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت الصدیق الاکبر (اخرجہ الدیلمی و الطبرانی) سلمان فارسی اور ابوذر غفاری روایت کرتے ہین کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے فرمایا کہ تم صدیق اکبر ہو +

جناب امیر علیہ السلام کی امامت

عن فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کنت ولیہ فعلی ولیہ و من کنت امامہ فعلی امامہ (اخرجہ السید علی الہمدانی فی مودۃ القربی) جناب فاطمہ علیہا السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا جسکا کہ مین ولی ہون پس اسکا علی ولی ہے اور جسکا کہ مین امام ہون پس اسکا علی امام ہے +

جناب امیر علیہ السلام کی خلافت

عن عبد اللہ بن مسعود قال کنت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و قد اصحر فتنفس الصعداء فقال رسول اللہ ما لک تتنفس قال یا ابن مسعود نعیت الی نفسی قلت استخلف یا رسول اللہ قال من قلت ابا بکر فسکت ثم تنفس فقلت ما لی اراک تتنفس یا رسول اللہ قال نعیت الی نفسی فقلت استخلف یا رسول اللہ فقال من قلت عمر بن الخطاب فسکت ثم تنفس فقلت ما لی اراک تتنفس یا رسول اللہ قال نعیت الی نفسی فقلت استخلف فقال من قلت علیا قال ذالک والذی لا الہ غیرہ لو بایعتموہ ادخلکم الجنۃ

اجمعین (اخرجه ابونعیم فی الحلیة والخوارزمی فی المناقب والطبرانی فی الکبیر) مسند عبد اللہ بن مسعود سے عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایک روز
صبحکو جناب رسول اللہ صلعم نے ایک ٹھنڈا سانس بھرا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں گہری سانس بھرتے ہیں آپ نے فرمایا اے ابن مسعود ہمکو ہمارے عنقریب
انتقال کر جانے کی اطلاع کیا گیا ہے میں نے عرض کیا آپ اپنے پیچھے کسی کو خلیفہ بنا جائیں آپ نے فرمایا کسکو بنا جاؤں میں نے عرض کیا ابوبکر کو آپ خاموش ہو گئے
پھر آپ نے ایک گہرا سانس بھرا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں گہری سانس بھرتے ہیں آپ نے فرمایا اے ابن مسعود ہمکو ہمارے انتقال کر جانے کی اطلاع کیا
گیا ہے میں نے عرض کیا آپ اپنے پیچھے کسکو خلیفہ مقرر کر دیں آپ نے فرمایا کسکو میں نے عرض کیا عمر کو آپ خاموش ہو گئے پھر ایک ساعت کے بعد آپ نے ایک گہرا
سانس بھرا میں نے عرض کیا آپ کیوں گہری سانس بھرتے ہیں آپ نے فرمایا ہمیں اپنے انتقال کی خبر دی گئی ہے میں نے عرض کیا آپ کسیکو خلیفہ بنا جائیں آپ نے فرمایا
کسکو میں نے عرض کیا علی بن ابیطالب کو تو آپ نے ارشاد کیا خدا کی قسم اگر تم نے اس سے بیعت کی تو وہ تم سب کو جنت میں داخل کریگا ٭

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلعم ان اللہ اصطفانی علی الانبیاء واختار لی وصیا واخترت ابن عمی وصیی اشد به عضدی کما شد عضد موسیٰ
باخیه هارون وهو خلیفتی ووزیری ولو کان النبوة بعدی لکان نبیا (اخرجه سید علی الهمدانی فی مودة القربیٰ) انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب رسول
اللہ صلعم نے فرمایا کہ خدا نے مجھکو تمام انبیا سے برگزیدہ کیا ہے اور مجھکو وصی بنانیکا اختیار دیا ہے پس میں نے اپنے ابن عم کو انتخاب کیا ہے اور انکی
وجہ سے میرے بازو کو قوی کیا ہے جسطرح موسیٰ کے بازو کو انکے بھائی ہارون سے قوی کیا پس وہ میرا خلیفہ اور وزیر ہے اور اگر میرے بعد نبوت ہوتی تو وہ نبی ہوتا

عن عبد الرزاق باسناده عن حذیفة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ولوا علیا
فتجدوه هادیا مهدیا (اخرجه ابن عبد البر فی الاستیعاب) عبد الرزاق اپنے اسناد کے ساتھ اس حدیث
کو حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ارشاد کیا کہ اگر تم علی کو حاکم بناؤ تو تم اسکو ہادی اور مہتدی پاؤگے

جناب امیر علیہ السلام کی طہارت

عن ابی سعید الخدری فی قوله تعالیٰ انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم
تطهیرا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انها نزلت فی خمسة فیّ وفی علی وفاطمة والحسن
والحسین (اخرجه احمد والطبرانی والجریری وهذا الحدیث حسن علی رای اکثر العلماء وقد صححه
بعضهم (نزل الابرار) ابوسعید خدری سے روایت ہے اس آیت کے شان نزول کے متعلق کہ (نہیں
چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور کرے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا) جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آیت خصوصیت سے پانچ شخصوں کے حق میں نازل ہوئی ہے
یعنے ہمارے حق میں اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے حق میں یہ حدیث اکثر علما کی راے پر حسن ہے اور
بعض نے اسکو صحیح مانا ہے ٭

عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اهل البیت قد اذهب اللہ عنا

الفواحش ما ظهر منها وما بطن جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا ارشاد فرماتے تھے کہ بتحقیق ہم اہل بیت سے پروردگار نے ظاہری اور باطنی برائیون کو دور کر دیا ہے من خطب الحسن فی ایام مانہ قال نحن حزب المفلحین وعترۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الاقربون واھل بیتہ الطاھرون الطیبون واحد الثقلین الذین خلفھما رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والثانی کتاب اللہ (مروج الذہب مسعودی) جناب حسن علیہ السلام نے اپنے ایام خلافت مین خطبہ فرمایا کہ ہم رستگارون کا گروہ ہین اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب ترین عترت ہین اور انکے اہل بیت طیب اور طاہر ہین اور ایک ان دو بھاری چیزون مین سے ہین جنکو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے اور خدا کی کتاب ہے دوسرے درجہ پر ہین +

جناب امیر علیہ السلام کی عصمت

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت فی علی خمسا ھو احب الی من الدنیا وما فیھا اما واحدۃ فھو تکائی بین یدی اللہ عزوجل حتی یفرغ من الحساب فاما الثانیۃ فلواء الحمد بیدہ آدم ومن ولدہ تحتہ واما الثالثۃ فواقف علی عقر حوضی یسقی من عرف من امتی فاما الرابعۃ فساتر عورتی ومسلمی الی ربی عزوجل فاما الخامسۃ فلست اخشی علیہ ان یرجع زانیا بعد احصان ولا کافرا بعد ایمان (اخرجہ احمد فی المناقب) ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ علی کو پانچ ایسے امور عطا ہوئے ہین کہ میرے نزدیک دنیا و مافیہا سے بہتر ہین اول یہ کہ وہ خدا کے سامنے مجھ پر تکیہ لگائے رہیگا جب تک کہ حساب سے فارغ ہو دوسرے یہ ہے کہ لواء الحمد اسکے ہاتھ مین ہوگا آدم اور اولاد آدم اسکے نیچے ہونگی تیسرے یہ کہ میری حوض کے پیچھے کھڑا ہوگا جسکو میری امت سے پہچانیگا اسکو پلائیگا۔ چوتھے یہ ہے کہ وہ میرے ستر کو ڈھانپے گا اور مجھکو میرے خدا کی طرف سپرد کرے گا۔ اور پانچوان یہ کہ مجھے متعلق خوف نہین کہ وہ پارسا ہونیکے بعد زنا کی طرف رجوع کرے۔ یا بعد ایمان کے کفر کی جانب عود کرے +

جناب امیر علیہ السلام کی عبادت

عبادت منحصر ہے کثرت صلوۃ اور صوم اور صدقات اور ادای حج مین جسکا مفصل و مشرح بیان کیا جاتا ہے

جناب امیر علیہ السلام کی نماز

روی عن علی انہ کان کلما دخل وقت الصلوٰۃ تغیر لونہ فقیل لہ فی ذٰلک قال جاء وقت الامانۃ التی عرضہا اللہ علی السمٰوٰت والارض والجبال فابین ان یحملنہا فقد حملتہا مع ضعفی ولا ادری کیف اودیہا (نقلہ شیخ الامام تاج الاسلام سلیمان بن داؤد السقیفی) جناب امیرؑ سے روایت ہے جب نماز کا وقت ہوتا آپ کا رنگ زرد پڑجاتا ایک دفعہ اسکی نسبت آپ سے دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا اس امانت کے ادا کرنیکا وقت آپہونچا ہے کہ امانت کو خدا نے آسمانوں پر اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا انہوں نے اسکے اٹھانے سے انکار کیا اور مینے اپنی ناتوانی کے ساتھ اسے اٹھالیا ۔

(عن علی قال ما اعرف احدا من ھذہ الامۃ عبد اللہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیری عبدت اللہ تعالیٰ قبل ان یعبدہ احد من ھذہ الامۃ تسع سنین (اخرجہ النسائی فی الخصائص والحافظ الثقفی) جناب علی فرماتے تھے کہ میں اپنے سوا اس امت کی کسی آدمی کو نہیں جانتا جس نے مجھ سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نماز پڑھی ہو مینے نوبرس پہلے خدا کی عبادت کی ہے قبل اسکے کہ کوئی اسکی عبادت کرتا ۔

(۲) عن عباد بن عبد اللہ قال قال علی انا عبد اللہ واخو رسولہ وانا الصدیق الاکبر لا یقولہ ذٰلک بعدی الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد والنسائی وحافظ ابو زید عثمان ابن ابی شیبہ وابن ابی عاصم والحاکم وابو نعیم والعقیلی) عباد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ جناب علی فرمایا کرتے تھے میں خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بھائی ہوں اور صدیق اکبر ہوں یہ بات میرے سوا کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جھوٹ کہنے والا مینے سب لوگوں سے سات برس پہلے نماز پڑھی ہے

قیل قد بسط لہ نطع بین الصفین لیلۃ الھریر فیصلی علیہ والسھام وتقع بین یدیہ وتمر علی صماخیہ یمیناً وشمالاً فلا یرتاع لذٰلک وما قام حتی فرغ من وظیفتہ (شرح نہج البلاغہ) روایت ہے کہ صفین کی لیلۃ الہریر میں درمیان دونوں صفوں کے آپکے لیے نطع بچھائی گئی تھی آپ اسپر نماز پڑھتے تھے اور تیر انکے سامنے سے آتے تھے اور انکے کانوں کے پاس ہوکر داہنے بائیں نکلجاتے تھے اور جناب امیر اون سے خوف نہیں فرماتے تھے جب تک کہ اپنے وظائف سے فارغ نہیں ہوئے ۔ اور نہ اپنے مقام سے اٹھے جناب امیرؑ کے کثرت نوافل کا یہ حال تھا کہ علامہ ابن الحدید لکھتے ہیں وکانت جبہتہ کثفنۃ[۱] البعیر لطول سجودہ یعنے جناب امیر علیہ السلام کی پیشانی مبارک طول سجود سے مثل اونٹ کے ثفنہ

[۱] بفتح ثا و کسر فا ثفنہ زانوی شتر کہ وقت نشستن بر زمین رسد و چون میان سینہ و پیچ ران ہو ماند آن ثفنات جمع ہذہ ذو الثفنات لقب امام زین العابدین (منتخب)

کی ہوگئی تہی نماز کیوقت آپکو اسقدر استغراق ہوجاتا تہا کہ مطلق آپکو اسکا ہوش نہیں رہتا تہا یہانتک کہ آپکو اپنے جسد عنصری سی بہی بےخبری ہوجاتی تہے چنانچہ مولوی جامی تحفۃ الاحرار مین نماز کے وقت آپکی محویت کی متعلق ایک روایت بیان کرتے ہین +

شیر خدا شاہ ولایت علی　　صیقل شرک خفی و جلی

روز احد چون صف ہیجا گرفت　　تیر مخالف بہ تنش جا گرفت　　غنچہ پیکان بگل او نہفت

صد گل محنت ز گل او شگفت　　روی عبادت سوی محراب کرد　　پشت بدرد سر اصحاب کرد

خنجر الماس چو بیدا ختند　　چاک بہ تن چون گلش انداختند　　غرقہ بخون غنچہ زنگار گون

آمد از ان گلبن احسان برون　　گل گل خونش بمصلا چکید　　گفت چو فارغ ز نماز آن بدید

کاین ہمہ گل چیست تہ پای من　　ساختہ گلزار مصلای من　　صورت حالش چو نمودند باز

گفت کہ سوگند بدانای راز　　کز الم تیغ ندارم خبر　　گرچہ ز من نیست خبردار تر

جناب امیر علیہ السلام کی کثرت صوم

عن ابن عباس قال ان الحسن والحسین مرضا فعادھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ناس معہ فقالوا یا ابا الحسن لو نذرت علی ولدیک فنذر علی و فاطمۃ و فضہ جاریۃ لھما ان برءا مما بھما ان یصوموا ثلثۃ ایام فشفیا وما معھم شیٔ فاستقرض علی من شمعون الیھودی ثلثۃ اصوع من شعیر فطحنت فاطمۃ صاعا واختبزت خمسۃ اقراص علی عددھم فوضعت بین ایدیھم لیفطروا فوقف علیھم السائل فقال السلام علیکم اھل بیت محمد مسکین من مساکین المسلمین اطعمونی اطعمکم اللہ من موائد الجنۃ فاثروہ وباتوا لم یذوقوا الا الماء واصبحوا صیاما فلما امسوا ووضعوا الطعام بین ایدیھم وقف علیھم یتیم فاثروہ ووقف علیھم الاسیر فی الثالثۃ ففعلوا مثل ذلک فلما اصبحوا اخذ علی بید الحسن والحسین واقبلوا الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلما ابصرھم وھم یرتعشون کالفرخ من شدۃ الجوع قال ما اشد ما یسوءنی ما اری بکم وقام فانطلق معھم فرای فاطمۃ فی محرابھا قد التصق ظھرھا ببطنھا وغارت عیناھا فساءہ ذلک فنزل جبرائیل وقال خذھا یا محمد ھناک اللہ فی اھل بیتک فقرا ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا (الکشاف) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایکدفعہ امام حسن و حسین بیمار ہوگئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کے ساتھ انکی عیادت کو تشریف لائے لوگون نے کہا یا ابا الحسن اگر آپ اپنے ان دونون صاحبزادون کے لیئے کچھ نذر مانتے تو بہتر ہوتا مین جناب علی نے اور جناب سیدہ نے اور فضہ انکی لونڈی نے نذر مانی کہ جب اس بیماری سے انکو صحت ہوجائیگی

توہم تین دن کے روزی رکھیں گے۔ خداوند تعالیٰ نے انکو شفا عطا فرمائی انکے پاس کہانیکی کوئی چیز نہین تہی جناب علی نے شمعون یہودی سے تین پیمانے جو قرض لیے جناب سیدہ نے انکو پیسا اور پانچ روٹیان انکی تعداد کے موافق پکائین اور افطار کے لیے انکے آگے رکہیں اتنے مین ایک سائل آکر کہڑا ہوگیا اور کہنے لگا السلام علیکم اے اہل بیت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایک مسکین مسلمان مسکینون مین سے حاضر ہے کچہ مجہے کہلا خوان جنت سے خدا تمکو کہلائے انہون نے وہ روٹیان اٹہاکر اسکو دیدین اور سوائے پانی کے گہونٹ کے کوئی چیز نہ چکہی اور صبح کو روزہ رکہا جب رات ہوئی اور طعام نکالکر کہانیکو بیٹہے ایک یتیم آگیا وہ طعام اسکو دیدیا تیسری شب کو ایک قیدی آگیا انہون نے مثل پہلی دو راتون کے اسکو بہی طعام دیدیا جب صبح ہوئی جناب علی علیہ السلام امام حسن اور حسین کا ہاتہ پکڑکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے جب حضرت نے انکو دیکہا کہ مثل چوزہ مرغ کے کانپ رہے ہین فرمایا یہ کیا بری حالت تمہاری ہمکو دکہائی دے رہی ہے اور اٹہکر جناب فاطمہ کے پاس تشریف لیگئے انکو محراب مین دیکہا کہ انکا پیٹ پشت سے لگا ہوا ہے اور آنکہیں گڑہے مین پڑی ہوئی ہین حضرت کو یہ حال بہت بری معلوم ہوئی اتنے مین جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ یہ لیجیے آپکے اہل بیت کے لیئے خدای پاک تہنیت دیتا ہے پہر یہ آیت پڑہی وہ لوگ کہ کہلاتے ہین اپنی حب سے مسکین اور یتیم اور اسیر کو ؎

جناب امیر علیہ السلام کے صدقات

عن علی لقد رأیتنی مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانی لاربط الحجر علی بطنی من الجوع وان صدقتی الیوم اربعون الفا وفی روایۃ ان صدقۃ مالی لتبلغ اربعین الف دینار (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ اگر تو مجہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ دیکہتا کہ بہوک کیوجہ سے پتہر اپنے شکم پر باندہا ہوا تہا حالانکہ اسدن میری زکوۃ چالیس ہزار تہی۔ اور ایک روایت مین ہے کہ میری مال کی زکوۃ چالیس ہزار دینار تک پہونچ گئی تہی ؎

محب طبری علیہ الرحمۃ ریاض النضرہ فی فضائل العشرہ مین اس حدیث کے ذیل مین لکہتے ہین ربما یتوہم المتوہم ان مال علی یبلغ زکوتہ ہذا القدر ولیس کذالک فانہ رضی اللہ عنہ کان ازہد الناس علی ما علم مما تقدم قال ابو الحسن بن فارس اللغوی سالت ابی عن ہذا الحدیث قال معناہ ان الذی تصدقت بہ منذ کان لی مال الی الیوم کذا وکذا یعنے اکثر متوہم کو اس حدیث سے یہ وہم پیدا ہوتا ہے کہ جناب امیر کے پاس اسقدر مال تہا کہ جسکی اسقدر زکوۃ نکلتی تہی حالانکہ یہ بات غلط ہے کیونکہ آپ سب

لوگون سے زیادہ زاہد تھے چنانچہ سابقاً آپکا حال تحریر ہوچکا ہے ابوالحسن بن فارس لغوی کہتے ہین کہ مینے اپنے والد بزرگوار سے اس حدیث کا مطلب پوچھا وہ کہنے لگے اسکا مطلب یہ ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جب سے میرے ہاتھ مین مال آیا ہے اگر وہ آج کے دن تک میرے ہاتھ مین رہتا تو اسکی زکوٰۃ اسقدر ہوتی۔ اسکے سوا ان اوقاف سے بھی مراد ہوسکتی ہے کہ جنکو جناب امیر علیہ السلام نے جاری کیا تھا اور قبل انکے اجرا کے وہ انکی مالک تھے اور شاید کہ انکا محاصل اس مقدار پر ہو جسکو کہ جناب نے بیان فرمایا ہے +

(۲) عن جعفر بن محمد عن ابیہ ان عمر اقطع علیاً ثم اشتری علی ارضا الی جنب قطعتہ فحفر فیہا عینا فبینما ہم یعملون فیہا اذا انفجر علیہم مثل عنق الجزور من الماء فاتی علی فبشر بذلک فقال بشروا الوارث ثم تصدق بہا علی الفقراء والمساکین وابن السبیل فی سبیل اللہ (اخرجہ ابن السمان) والریاض النضرہ فی فضائل العشرۃ) جناب جعفر صادق اپنے والد ماجد امام محمد باقر علیہ السلام سے ناقل ہین کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جناب علی علیہ السلام کو ایک زمین کا ٹکڑا جاگیر مین دیا پھر جناب علی نے اس قطعہ زمین کے پہلو مین ایک اور قطعہ مول لیا۔ اس مین ایک تالاب کھدوایا۔ لوگ تالاب کھود رہے تھے کہ ناگاہ اس مین سے مثل اونٹ کی گردن کے ایک چشمہ نکلا اور جاری ہوگیا جب جناب علی تشریف لائے تو لوگون نے انکو بشارت دی آپنے فرمایا یہ بشارت اسکے وارث کو دینی چاہیے۔ آپنے فقیرون پر اور مسکینون پر اور مسافرون پر اسے خیرات کردیا +

(۳) عن ابی ذر قال کنت انا وجعفر بن ابی طالب مہاجرین الی بلاد الحبشۃ فاہدی جعفر جاریۃ قیمتہا اربعۃ الاف دراہم فلما قدمنا المدینۃ اہدانا الی علی لتخدمہ فجعلہا فی بیت فاطمۃ فدخلت فاطمۃ یوما فنظرت الی راس علی فی حجر الجاریۃ فقالت لہ یا ابا الحسن فعلتہا قال لا واللہ یا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فعلت شیئا قالت تاذن لی ان اسیر الی منزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال قد اذنت لک فتجلببت بجلبابہا وتبرقعت ببرقعہا وارادت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہبط جبریل فقال ان اللہ یقرأک السلام ویقول لک ان فاطمۃ ابنتک تشکو الیک علیا فلا تقبل منہا فی علی شیئا۔ فدخلت فاطمۃ فقال لہا یا بنت جئت تشکین علیا فقالت ای ورب الکعبۃ فقال ارجعی الیہ فقولی رغم انفی لرضاک ثلاثا فقال علی و اسواتاہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکوتنی الی خلیلی وحبیبی شہدی یا فاطمۃ ان الجاریۃ حرۃ والاربعۃ الاف درہم التی حملت من عطائی علی فقراء المہاجرین ثم لبس رداہ واراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہبط جبریل فقال یا محمد ان اللہ یقرئک السلام ویقول لک قل لعلی انی قد

اعطیتك الجنة بعتق الجاریة واعطیتك ان تخرج من النار من شئت بالاربعة الاف الدرهم التی تصدقت بها فادخل الجنة من شئت برحمتی واخرج من النار من شئت بمغفرتی ۔ اخرجه ابن السبوع الاندلسی فی کتابہ الشفا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ مین اور جعفر بن ابی طالب جب بلاد حبشہ کو ہجرت کر کے گئے جعفر رضی اللہ عنہ نے چار ہزار درہم کو ایک لونڈی خریدی جب ہم مدینہ مین واپس آئے تو ہمنے وہ لونڈی خدمت کے لیئے جناب علیؑ کو دیدی جناب علیؑ نے اسے جناب فاطمہؑ کے گھر مین رکھا ایک روز جناب فاطمہ باہر سے گہر مین تشریف لائین دیکھا کہ جناب علی علیہ السلام اس لونڈی کے گود مین سر رکھکر لیٹے ہوئے ہین جناب سیدہ نے کہا یا ابا الحسن تم نے تو اس سے صحبت کی ہے جناب علیؑ نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی واللہ مینے اس سے کچھ نہین کیا جناب سیدہ نے کہا آپ مجھے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر جانے کا اذن دین آپ نے انکو اذن عطا کیا حضرت سیدہ کپڑے پہنکر اور برقع اوڑھکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لے گئین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل تشریف لائے اور کہا خدا نے آپکو سلام بھیجکر کہا ہے کہ آپ کی بیٹی علیؑ کی شکایت لیکر آپکے پاس آئی ہین آپ انکا کہنا نہ مانین ۔ اتنے مین جناب سیدہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پہونچ گئین آپنے فرمایا اے بیٹی تم علیؑ کی شکایت کرنے آئی ہو جناب سیدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا رب کعبہ بیشک مین شکایت لیکر آئی ہون ۔ آپنے فرمایا تم واپس چلی جاؤ اور علیؑ سے تین دفعہ جاکر کہو کہ میری علی الرغم آپ کو اپنی رضا کا اختیار حاصل ہے تب جناب علیؑ نے جناب سیدہ سے یہ کلام سنا کہنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے میری بڑی رسوائی ہوئی ہے ۔ آپنے میرے محبوب اور میرے خلیل کی پاس میری شکایت کی ہے یا فاطمہ آپ گواہ رہین مینے اس لونڈی کو آزاد کر دیا ہے ۔ اور چار ہزار درہم جو مجھے عطا ہوئے تھے فقراء مہاجرین پر تقسیم کرنیکے لیئے لیجاتا ہون ۔ پہر آپ اپنی چادر کو اوڑھکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین تشریف لائے اتنے مین جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ پروردگار عالم نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ آپ علیؑ سے کہدین کہ مینے تجھے لونڈی آزاد کرنے کے بدلے جنت عطا کی ہے اور ان چار ہزار درہم کے عوض کہ تو نے خیرات کیئے ہین تجھے اختیار دیا گیا ہے کہ جسکو تو چاہے دوزخ سے نجات دے اور میری رحمت کے ساتھ جسکو تو چاہے جنت مین داخل کرے اور میری مغفرت کے ساتھ جسکو تو چاہے دوزخ کی آگ سے نجات دے ✤

(۴) عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بجنازۃ لم یسال

عن شئ من عمل الرجل ویسال عن دینه فان قیل علیه دین کف عن الصلوٰۃ وان قیل لیس علیه دین صلی علیه فاتی بجنازۃ فلما قام لیکبر سئل ھل علی صاحبکم دین قالوا دیناران فقعد صلی اللہ علیه وسلم وقال صلوا علی صاحبکم فقال علی ھما علی وھو بریٔ منھما فتقدم صلی اللہ علیه وسلم ثم قال لعلی جزاک اللہ خیرا فک اللہ رھانک کما فککت رھان اخیک (اخرجه الدارقطنی)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کے جنازے پر تشریف لیجاتے تو اسکے اعمال کی نسبت کبھی سوال نہ فرماتے۔ بلکہ اسکے قرض کی نسبت پوچھتے اگر عرض کیا جاتا کہ اس شخص پر قرض ہے تو آپ خود نماز نہ پڑھتے اور اگر یہ کہا جاتا کہ اسپر قرض نہیں ہے تو آپ خود اسکی نماز پڑھاتے۔ ایکدفعہ حضور ایک جنازہ پر تشریف لیگئے جب آپ تکبیر کے ارادے سے اٹھے تو لوگوں سے پوچھا تمہارے اس دوست پر قرض تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا دو دینار قرض ہیں حضور خود بدولت بیٹھ گئے اور لوگوں سے کہا کہ تم اپنے دوست کے جنازہ کی نماز پڑھو۔ اتنے میں جناب علی علیہ السلام نے کہا ان دونوں دینار کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور یہ ان سے بری الذمہ ہے حضور نے بڑھکر اس کے نماز جنازہ پڑھی اور جناب علیؑ سے فرمایا خدا تجھے نیک جزا دے اور تیرا قرض چھڑائے جیسے تو نے اپنے بھائی کو قرض چھڑایا ہے +

جناب امیر علیہ السلام کی سخاوت

عن ابن عباس قال کان مع علی اربعۃ دراھم لا یملک غیرھا فتصدق بدرھم لیلا وبدرھم نھارا وبدرھم سرا وبدرھم علانیه فانزل اللہ تعالی الذین ینفقون اموالھم باللیل والنھار سرا وعلانیة فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (نقل الواحدی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب علی علیہ السلام کے پاس چار درہم تھے کہ انکے سوا انکے پاس اور کچھ نہیں تھا آپنے ایک درہم رات کو اور ایک دن کو اور ایک پوشیدہ اور ایک ظاہر خیرات کیا پس پروردگار عالم نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کو خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں پوشیدہ اور ظاہر پس انکے لیئے انکے خدا کے پاس اجر ہے اور نہیں خوف انپر اور نہ وہ اندوہگین ہونگے +

عن ابی ذر الغفاری قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یوما من الایام الظھر فسئل سائل فی المسجد فلم یعطه احد شیئا فرفع السائل یدیه الی السماء فقال اللھم اشھد انی سالت فی مسجد نبیک فلم یعطنی احد شیئا وکان علی فی الصلوٰۃ راکعا فاومی الیه بخنصرہ الیمنی

فاعطاه الخاتم فانزل الله تعالی انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون (نقله الثعلبی فی تفسیرہ) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک دن مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک سائل نے مسجد مین سوال کیا کسینے اسکو کچھ نہ دیا سائل نے آسمان کیطرف ہاتھ اٹھا کر کہا اے پروردگار گواہ رہیو مینے تیرے نبی کی مسجد مین سوال کیا ہے اور کسینے مجھے کچھ نہین دیا جناب علی علیہ السلام نماز مین تھے اپنے داہنے ہاتھ کی چھنگلی سے اسکو اشارہ کیا اور انگوٹھی اسکو عطا فرمائی پس خدا نے یہ آیت نازل فرمائی کہ تمہارا ولی خدا ہے اور اسکا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور نماز ادا کرتے ہین اور زکوۃ دیتے ہین درانحالیکہ وہ جھکے ہوئے ہین +

عن انس بن مالك ان سائلا اتی المسجد وھو یقول من یقرض الملی الوفی وعلی راکع یقول بیدہ خلفه للسائل ای اخلع الخاتم من یدی قال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا عمر وجبت قال بابی انت وامی یا رسول الله ما وجبت قال وجبت الجنة والله ما خلعه من یدہ حتی خلعه من کل ذنب وخطیئة (اخرجه الرافعی فی تاریخ قزوین المسمی) انس بن مالک سے مروی ہے کہ ایک سائل نے مسجد مین آکر سوال کیا کہ کون ہے جو خدا کی راہ مین بھر پور قرض دے جناب امیر رکوع مین تھے اپنے ہاتھ سے پیچھے کیطرف سائل کو اشارہ فرمانے لگے کہ انگوٹھی ہماری ہاتھ سے اتار لے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر واجب ہوگئی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون کیا واجب ہوگئی آپنے فرمایا جنت واجب ہوگئی ہے سائل نے انکے ہاتھ سے انگوٹھی نہین اتاری بلکہ انکا ہر ایک گناہ اور خطا اتار ڈالا ہے + ( ) جناب امیر علیہ السلام کی سخاوت کو حضرت کے منصف مزاج دشمن بھی تسلیم کرتے تھے قال معاویة بن ابی سفیان لمحقن بن ابی محقن لما قال له جئتك من عند ابخل الناس فقال ویحك کیف تقول انه من ابخل الناس وھو الذی لو ملك بیتا من تبر وبیتا من تبن لنفد تبرہ قبل تبنه (مطالب السؤل) یعنے جبکہ محقن بن ابی محقن نے معاویہ بن ابو سفیان سے کہا کہ مین بخیل ترین خلائق سے تیرے پاس آیا ہون معاویہؓ نے کہا افسوس ہے تجھ پر تو انکو کیونکر بخیل کہتا ہے کہ اگر انکو ایک سونیکا گھر اور ایک بھوسیکے گھر کا مالک کیا جائے تو قبل اسکے کہ وہ اخیر کا گھر تمام ہو سونیکا گھر تمام ہو جائے گا +

قال الشعبی وقد ذکر علیه السلام کان اسخی الناس علی الخلق الذی یحبه الله السخاء والجود ما

قال لا لسائل قط وانه کان یستو بیدہ لنخل قوم من یہود المدینۃ حتی مجلت یداہ ویتصدق بالاجرۃ ویشد علی بطنہ حجرا (مطالب السئول) شعبی رحمۃ اللہ علیہ جناب امیر علیہ السلام کی سخاوت کا ذکر کرتے ہیں کہ جناب امیر علیہ الصلوۃ والسلام تمام لوگون سے ایسے سخی تر ین تہے اور سخاوت اور جود کو محبوب رکھتے تہے کہ آپنے کبھی کسی سائل کے لیئے اپنی زبان مبارک سے لا یعنی نہیں نہیں کہا تہا اور اپنے ہاتھ سے مدینہ کے یہودیون کے نخلستان کو سیراب کرتے تہے یہانتک کہ انکے ہاتھون مین آبلے پڑجاتے تھے اور اجرت کے پیسے خیرات کرتے اور اپنے پیٹ پر بہوک کی وجہ پتھر باندہ لیتے تہے +

قال الکفوی فی الطبقات کان علی یبارز کافرا وقد اصطف الفریقان وفی المسلمین قلۃ وفی الکفرین کثرۃ بلغ عدد الکفار اثنی عشر الف فارس فقال لہ الکافر فی المبارزۃ ارنی سیفک یا علی حتی انظر الیہ فدفع علی سیفہ الیہ فقال الکافر عجبا لک یا بن ابی طالب بم امنت حیث دفعت السیف الی وانا اقاتلک قال لما مددت الید الی ما ردت ید السائل ولم احسن من مروتی ان ارد ید السائل وان کان کافرا فاسلم الکافر علامہ کفوی طبقات مین لکھتے ہین کہ علی ایک کافر سے لڑرہے تہے اور دونو طرف لشکر کے لوگ صف باندہے کہڑے تہے مسلمان بہت تھوڑے تہے اور کفار کثرت سے تہو کفار کی جمعیت دس ہزار کے قریب تہی کافر نے جناب امیر سے عرض کیا یا علی آپ اپنی تلوار مجہے دکہائین جناب امیر نے اپنی تلوار اسکو دیدی کافر نے تلوار ہاتہ مین لیکر کہا اب آپ تلوار مجکو دیکر کیا ہین اب آپ مجہہ سے کیونکر بچ سکین گے جناب امیر نے فرمایا جبکہ تو نے بہیک مانگنے والون کیطرح سے ہمارے سامنے ہاتہ پہیلایا تو مروت نے تقاضا کیا کہ بہیک مانگنے والیکا ہاتہ رد کیا جائے اگرچہ وہ کافر ہی کیون نہ ہو یہ سنکر وہ کافر مسلمان ہو گیا +

وکان علیہ السلام یقول لاعجب ممن یشتری الممالیک بالہ کلا یشتری الاحرار بمعروفہ (نقلہ الفقیہ ابو بکر ابن محمد بن الحسین السنبلانی المرندی فی مناقب الاصحاب) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ اکثر فرمایا کرتے تہے عجب ہے ان لوگون سے جو اپنا مال غلامون کے مول لینے پر صرف کرتے ہین اور اپنے احسان سے آزاد لوگون کو مول لیکر غلام نہین بناتے +

جناب امیر علیہ السلام کی مہمان نوازی

بکا علی یوما فسئل فقال لم یاتنی ضیف منذ سبعۃ ایام اخاف ان یکون اللہ اہانی (نقلہ ابن حجر المکی فی اسنی المطالب فی صلۃ الاقارب) ایک روز جناب امیر علیہ السلام رونے لگے لوگون نے

رونیکا سبب پوچھا آپنے فرمایا سات روز ہو گئے ہین کہ کوئی مہمان میرے پاس نہین آیا مجھے خوف ہے کہ خدا نے کہین مجھے حقیر نہ کر دیا ہو +

جناب امیر علیہ السلام کی اصابت رای

تمام مورخ متفق ہین کہ اسلام مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی خلیفہ مدبر پیدا نہین ہوا۔ اسکی خاص وجہ یہ تھی کہ حضرت عمر ہر باب مین جناب علی علیہ السلام سے مشورہ لیتے تھے ایک دفعہ حضرت عمر نے خود بنفس نفیس حرب روم مین شریک ہونیکا ارادہ کیا جناب امیرؑ نے انکو منع کیا کہ آپ بذات خاص حرب مین شریک نہ ہون اگر آپ شہید ہو جائینگے تو کسر شان اسلام ہوگی اور اشاعت اسلام مین فتور آجائیگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپکے فرمانے کے مطابق عمل کیا +

جناب امیر علیہ السلام کا حسن سلوک

فلما ظفر علی العائشۃ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اکرمہا و بعث معہا الی المدینۃ عشرین امرأۃ من نساء عبد القیس عممھن بالعمائم وقلدھن بالسیف فلما وصلت الی المدینۃ القی النساء عمائمھن وقلن لھا انما نحن نسوۃ (نقل الواحدی) نقل ہے کہ جب جمل مین جناب امیر علیہ السلام حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر ظفریاب ہوئی تو انکے نہایت تعظیم و تکریم کی اور انکو مدینہ منورہ کیطرف روانہ فرمایا اور بیس عورتین قبیلہ عبد القیس کی انکی معیت مین روانہ کین اور انکو عمامے اور تلوار بند بنھائین جب وہ مدینہ شریف مین پہونچین تو انہون نے ظاہر کیا کہ ہم عورتین ہین آپ کی حفاظت کی لیئے ہمکو لباس مردانہ پہنا کر بھیجا ہے اور اپنے عمامے سر سے اتار دیئے +

جناب امیر علیہ السلام کا کرم

عن ابی اسحاق السبیعی قال سالت اکثر من اربعین رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان اکرم الناس علی عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قالوا علی بن ابی طالب (اخرجہ الفضائلی) ابو اسحاق السبیعی سے روایت ہے کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چالیس صحابیون سے زیادہ کو پوچھا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین کون بزرگ زیادہ تر صاحب کرم تھا سبنے یہی کہا کہ جناب علی بن ابیطالب سب سے زیادہ صاحب کرم تھے +

جناب امیر علیہ السلام کی سیاست

عن عبد اللہ بن شریك العامری عن ابیہ قال اتی علی بن ابی طالب فقیل ان ھھنا قوما علی باب المسجد یزعمون انك ربھم فدعاھم فقال لھم ویلکم ما تقولون قالوا انت ربنا وخالقنا ورازقنا فقال ویلکم انما انا عبد مثلکم اکل الطعام کما تاکلون واشرب کما تشربون ان اطعتہ اثابنی ان شاء اللہ وان عصیتہ خشیت ان یعذبنی فاتقوا اللہ وارجعوا فابوا فطردھم فلما کان الغد غدوا علیہ فجاء قنبر فقال واللہ رجعوا یقولون ذالك الکلام فقال ادخلھم علی فقالوا مثل ما قالوا وقال لھم مثل ما قال الا انہ قال انکم ضالون مفتونون فابوا فلما کان الیوم الثالث اتوہ فقالوا مثل ذلك القول فقال لھم واللہ لئن قلتم لاقتلنکم باخبث قتلۃ فابوا الا ان یتموا علی قولھم فخد لھم اخدودا بین باب المسجد والقصر واوقد فیہ نارا وقال انی طارحکم فیھا او ترجعون فابوا فقذف بھم اخرجہ الذھبی فی المخلص وتردیدھم محمول علی الاستتابۃ واحراقھم مع النھی عنہ محمول علی رجاء رجوعھم او رجوع بعضھم عبد اللہ بن شریک العامری اپنے والد سے ناقل ہین کہ جناب امیر علیہ السلام سے لوگون نے بیان کیا کہ یہان مسجد کے دروازے پر ایک گروہ ہے جو آپ کی نسبت یہ خیال کرتے ہین کہ آپ انکے خدا ہین جناب امیر نے انکو اپنے سامنے بلوا کر کہا تم ہلاک ہو جاؤ تم کیا بک رہے ہو وہ لوگ سب کے سب کہنے لگے آپ ہمارے رب ہین اور آپ ہمارے خالق ہین اور آپ ہمارے رازق ہین۔ آپنے فرمایا تم ہلاک ہو جاؤ مین تو تمہاری مانند ایک بندہ ہون مین بھی کھاتا پیتا ہون جسطرح کہ تم کھاتے پیتے ہو۔ اگر مین خدا تعالی کی اطاعت کرونگا تو انشاء اللہ وہ مجھے ثواب عطا کریگا۔ اور اگر مین گناہ کرونگا تو ڈرتا ہون کہ مجھے عذاب کرے۔ تم اللہ سے ڈرو اور اس سے باز آؤ۔ انھون نے انکار کیا جناب امیر علیہ السلام نے انکو اپنے پاس سے ہٹا دیا۔ دوسرے دن وہ پھر آئے قنبر نے آکر عرض کیا وہ لوگ آج پھر آئے ہین اور وہی بات کہتے ہین آپنے فرمایا ان کو میرے پاس لاؤ۔ انھون نے پھر وہی بات کہی جو پہلے کہی تھی اور آپنے بھی انسے وہی بات کہی جو پہلے کہی تھی مگر اسکے ساتھ یہ بھی کہا کہ تم گمراہ اور فتنہ انگیز ہو۔ انھون نے پھر بھی انکار کیا تیسرے روز پھر وہ لوگ جناب امیر کے سامنے لائے گئے آپ نے فرمایا کہ اگر تمنے پھر وہی بات کہی تو مین تمکو نہایت بری حالت سے قتل کرونگا۔ انھون نے پھر انکار کیا اور اپنی بات پر ثابت رہے آپنے انکے لیئے مسجد اور قصر کے درمیان گڑھا کھدوا کر اس مین آگ جلوائی اور فرمایا اب بھی تم باز آؤ ورنہ مین تمکو اس گڑھے مین ڈالدونگا۔ وہ لوگ اسی ہٹ پر رہے آپ نے انکو

اس مین ڈلوا دیا۔ علامہ ذہبی مختص مین لکھتے ہین کہ وہ ارتداد کی وجہ سے خاص ایسی سخت سزا پانیکے لئے اور طرح کے مجرمون مین سے مستثنیٰ سمجھے گئے تھے اور انکا آگ مین ڈالوانا باوجودیکہ احادیث صحیحہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نہی مروی ہے۔ محمول اس امر پر تہا۔ کہ شاید وہ اپنے ارتداد سے باز آئین یا ان مین سے چند اشخاص اپنے قول سے توبہ کرین۔

قیل نصیر مولیٰ علیؑ لما قال لہ انت اللہ فحرقہ بالنار فقال وھو یحترق ولو لم یکن الٰھا لم یعذب بالنار (اخرجہ العلی القاری فی شرح شفاء قاضی عیاض) روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے غلام نصیر نے جناب امیر سے کہا آپ خدا ہین حضرت امیرؑ نے اسکو آگ مین ڈلوادیا وہ جلتا ہوا کہنے لگا اگر یہ خدا نہ ہوتا تو آگ کا عذاب مجہہ پر وارد نہ کرتا ✚

نصرت دین یعنی جناب امیر کا جہاد

نصرت دین سے مراد جہاد ہے کہ مدار فضل سمجہا جاتا ہے اور خدا کے نزدیک مجاہد کا مرتبہ کثرت ثواب کی وجہ سے نہایت بلند ہے۔ لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاھدون فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم فضل اللہ المجاھدین علی القاعدین۔

جہاد کی دو قسمین ہین جہاد مع النفس اور جہاد مع العدو

جناب امیر علیہ السلام کا جہاد مع النفس

جہاد مع النفس جسے شارع علیہ السلام نے جہاد اکبر سے تعبیر کیا ہے مشتہیات نفس سے مخالفت کرنے کا نام ہے۔ اور زہد و تقویٰ اسکے آلات ہین۔ جناب امیر علیہ السلام کے زہد و تقویٰ اور نفس کشی کا حال باب زہد مین بطریق تفصیل بیان ہوچکا ہے اور ہم ثابت کرچکے ہین کہ آپ بمجوائی مضمون صداقت مشحون ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم سرآمد اتقیا تھے جنکے تقویٰ کی نسبت قرآن شریف باواز بلند شہادت ادا کرتا ہے۔ کما قال اللہ تبارک و تعالیٰ۔ الذین جاء بالصدق وصدق بہ اولٰئک ھم المتقون یعنے وہ جو سچائی کے ساتھ آیا ہے اور وہ جو اسکی تصدیق کرتا ہے وہی متقی ہین اخرجہ ابن عساکر عن مجاھد فی قولہ تعالیٰ والذی جاء بالصدق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وصدق بہ علی بن ابی طالب یعنے ابن عساکر مجاہد سے روایت کرتے ہین کہ الذی جاء بالصدق سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صدق بہ سے جناب علی بن ابی طالب مراد ہین ✚

جناب امیر علیہ السلام کا جہاد مع العدو

یہ جہاد دو قسم پر ہے ۔ جہاد بالدعوت اور جہاد بالسیف

جناب امیر علیہ السلام کا جہاد بالدعوت

جہاد بالدعوت وہ ہی کہ وعظ و نصیحت اور ترغیب و ترہیب سے اور دلائل قائم کر کے مخالفون کے تمام شبہات رفع کیئے جائیں اور انکے دل کو اسلام کیطرف گرویدہ کیا جائے ۔ فی الحقیقت اس قسم کا جہاد منشاء بعثت کے مطابق ہونیکی وجہ سے نہایت افضل اور اعلے ہے حضرت امیر کے وعظ سے تمام یمن مشرف باسلام ہوا ہے

عن البراء بن عازب قال بعث رسول الله صلے الله علیہ وسلم خالد بن الولید الی الیمن یدعوھم الی الاسلام فکنت فیمن سار معہ فاقام علیہ ستۃ اشہر لایجیبونہ الی شئی فبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیہم علی بن ابی طالب فلما وصل الی اوائل الیمن بلغ الخبر فجمعوا لہ فصلی بنا فلما فرغنا صففنا صفا واحدا فتقدم بین ایدینا فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قرء علیہم کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلمت ھمدان کلہا فی یوم واحد وکتب بذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قرء کتابہ خر ساجدا (اخرجہ ابو عمر والحافظ ابن عبد البر فی الاستیعاب) براء بن عازب سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو یمن میں بھیجا تا کہ وہاں کی باشندون کو اسلام کیطرف دعوت کرے مین بھی انہیں کے ساتھ تھا وہ چھہ مہینے تک دعوت اسلام کرتے رہے لیکن ان لوگون نے کوئی بات قبول نہ کی ۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف علی بن ابی طالب کو روانہ کیا جب آپ حدود یمن پر پہونچے سب لوگ آنکی خدمت مین مجتمع ہو گئے جناب علی ع نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم انکے سامنے صف باندھکر کھڑے ہو گئے آپ ہمارے سامنے تشریف لائے اور خدا کی صفت و ثنا کے بعد جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا خط پڑھ کر سنایا ہمدان کے تمام لوگ ایک ہی دن مین مسلمان ہو گئے یہ خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لکھکر بھیجی گئی ۔ آپ سجدہ شکر بجا لائے ÷

جناب امیر علیہ السلام کا جہاد بالسیف

جناب امیر علیہ السلام کے شجاعت سے جسقدر کہ دین اسلام کو نفع پہونچا ہے وہ کسی سے نہیں پہونچا ۔ اربعین

مین امام فخر الدین الرازی رحمۃ اللہ علیہ لکہتے ہین وقد کان فی الصحابۃ جماعۃ کابی دجانۃ وخالد بن
ولید وکانت شجاعتہ اکثر نفعا من شجاعۃ الکل الا تری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الاحزاب
لضربۃ علی خیر من عبادۃ الثقلین یعنے صحابہ مین مثل ابو دجانہ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہم کے
ایک ایسی جماعت تہی جو شجاعت مین مشہور تہی لیکن سب کی شجاعت سے جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت
زیادہ تر نفع رسان تہی تم نہین دیکہتے ہو کہ جنگ احزاب کے روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
علی کی ایک ضربت جن وانس کے عبادت سے افضل ہے +

پروردگار نے اپنی کلام پاک مین حضرت امیر کے جہاد کو دوسرے صحابہ کے اعمال پر ترجیح دی ہے اجعلتم
سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن امن باللہ والیوم الآخر وجاہد فی سبیل اللہ لا یستوون
عند اللہ یعنے کیا گردانتے ہو تم حاجیون کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی تعمیر اس شخص کے مانند جو اللہ
اور قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ مین جہاد کیا نہین ہین وہ لوگ برابر اللہ کے نزدیک اخرج
ابو حاتم وابو الشیخ وعبد الرزاق وابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن مندۃ والثعلبی فی تفسیرہ
الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول والقرطبی وابن اثیر فی جامع الاصول والنسائی
فی سننہ والسیوطی فی الدر المنثور والحافظ ابو نعیم فی فضائل الصحابۃ قالوا ان علیا و
العباس وطلحۃ بن ابی شیبہ افتخروا فقال طلحۃ انا صاحب البیت مفتاحہ بیدی ولو شئت
کنت فیہ فقال العباس انا صاحب السقایۃ والقائم علیہا فقال علی لا ادری لقد صلیت
ستۃ اشہر قبل الناس وانا صاحب الجہاد فی سبیل اللہ فانزل اللہ اجعلتم سقایۃ الحاج الخ
ابو حاتم اور ابو شیخ اور عبد الرزاق وغیرہ لکہتے ہین کہ علی اور عباس اور طلحہ بن ابی شیبہ باہم فخر
کرنے لگے طلحہ نے کہا مین خانہ کعبہ کا متولی ہون اور اسکی کنجی میرے ہاتھ میں ہے مین چاہون
تو اسے مین رہون عباس کہنے لگے کہ مین زمزم کا مالک ہون اور اسکا نگہبان ہون علی نے
کہا مین نہین جانتا مینے چھ مہینے پیشتر سب لوگون سے نماز پڑہی ہے اور خدا کی راہ مین جہاد
کرنیوالا ہون پس پروردگار نے یہ آیت نازل فرمائی کہ کیا گردانتے ہو تم حاجیون کا پانی پلانا
کتب سیر کے مطالعہ سے واضح ہو سکتا ہے کہ حضرت امیر سوای تبوک کے کل مشاہد مین آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے علمدار رہے ہین چنانچہ علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکہتے ہین عن
ابن عباس قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیرہ ہو اول عربی وعجمی صلی مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وہو الذی کان لوائہ معہ فی کل زحف وہو الذی صبر معہ یوم فر عنہ

غیرہ وھوالذی غسلہ وادخلہ فی القبر ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ علی کی چار خصلتین
ایسی ہین کہ انکے سوا کسی دوسرے کو نہین وہ سب عربی اور عجمی لوگون سے ایسے پہلے شخص ہین جنہوں نے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور وہ وہ شخص ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
ہر ایک لشکر مین علمدار تھے۔ اور وہ وہ شخص ہین کہ جس روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے سب
لوگ بھاگ گئے تو وہ آپ کے ساتھ صبر کیے رہے اور وہ وہ شخص ہین جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو غسل دیا اور انکو قبر مین اتارا۔ اور اس بات پر بھی سب محدثین کا اتفاق ہے کہ تبوک کے سوا
حضرت امیر علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام مشاہد مین حاضر رہے ہین چنانچہ دوسرے
مقام پر علامہ موصوف لکھتے ہین واجمعوا علی انہ صلے القبلتین وھاجر وشھد بدرا والحدیبیۃ
وسائر المشاھد وابلی ببدر واحد وخندق وذکر السراج فی تاریخہ انہ لم یتخلف عن مشہد
شہدہ الا تبوک فانہ خلفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المدینۃ علی عیالہ یعنی سب محدثین
نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ جناب علی علیہ السلام ایسے شخص ہین جنہوں نے دونون قبلون کیطرف
نماز پڑھی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی ہے اور بدر اور حدیبیہ اور تمام
غزوات مین حاضر رہے ہین اور بدر اور احد اور خندق مین آپنے کارنمایان کیے ہین سراج اپنی تاریخ
مین لکھا ہے کہ آپ کسی مشہد سے غیر حاضر نہین ہے مگر تبوک مین کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
انکو اپنے عیال کی حفاظت کے لیئے مدینہ مین پیچھے چھوڑ گئے تھے ✦

تمام مشاہد مین جو حیرت انگیز کارروائیان حضرت امیر سے ظاہر ہوئی ہین تمام کتب سیر اس سے مملو ہین
ہم انکی تفصیل باب شجاعت مین لکھینگے ✦

اس بات کے ہم بھی قائل ہین کہ شیخین رضی اللہ عنہما کے عہد خلافت مین جس قدر بلاد حوزۂ اسلام مین
آئے ہین جناب امیر علیہ السلام کے عہد خلافت مین نہین آئے ✦

لیکن اول تو جناب امیر بہت تھوڑے دن خلیفہ رہے ہین آپ کی خلافت تین مہینے کم پانچ برس سے زیادہ
قائم نہین رہی تذکرہ خواص الامہ مین علامہ سبط ابن الجوزی لکھتے ہین قال الواقدی وکانت
خلافتہ خمس سنین الا ثلاثۃ اشھر لانہ بویع فی ذی الحجۃ لثمان عشر لیلۃ خلت من سنۃ خمس
وثلاثین واستشہد فی رمضان سنۃ اربعین یعنے واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ آپ کی خلافت
تین مہینے کم پانچ برس ہوئی کیونکہ بارہوین ذی الحجہ ۳۵ھ کو لوگون نے آپ سے بیعت کی اور رمضان
۴۰ھ مین آپ شہید ہو گئے ✦

اس فرصت قلیل مین خانہ جنگیون سے آپکو دم بھر کی مہلت نہین ملی۔ ابھی بیعت کی تکمیل بھی نہین ہوئی تھی کہ واقعہ جمل پیش آیا اور ابھی اس واقعہ کا خاتمہ نہین ہوچکا تھا کہ صفین کا ٹنٹا شروع ہوگیا جس مین آپ کی خلافت کا بڑا بھاری حصہ صرف ہوا۔ علامہ ابن عبدالبر استیعاب مین لکھتے ہین فحارب معاویۃ علیا خمس سنین وقال ابو عمر صوابہ اربع سنین یعنے جناب علی سے امیر معاویہ پانچ برس تک لڑتے رہے اور ابو عمر کہتے ہین ٹھیک بات یہی ہے کہ چار برس لڑے۔ غرضکہ ابھی آپ اس معرکہ سے فارغ نہین ہوئے تھے کہ آپ کو خارجیون سے لڑنا پڑا۔ پس یہ ایسے واقعات تھے کہ جنکی سدراہ ہونے سے نہ آپ ممالک غیر پر فوج کشی کرسکتے تھے اور نہ فتح بلاد کیطرف متوجہ ہوسکتے تھے۔ اگر صحابہ کا وہی اتفاق جو عہد شیخین مین تھا جناب امیرؑ کی خلافت کیوقت بھی قائم رہتا تو البتہ دونون زمانون کے فتوحات کا موازنہ کیا جاتا تاہم کتب کے دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ باوجود ان خانہ جنگیون کی زحمت کے آپنے اشاعت اسلام اور بلاد کی فتح کرنے مین اپنی ہمت کو مبذول رکھا ہے اور اس جہاد مین بھی آپ دیگر صحابہ کرام سے کم نہین رہے چنانچہ علامہ ابن اثیر کامل التواریخ مین لکھتے ہین وتوجہ الحارث بن مرۃ العبدی الی بلاد السند غازیا متطوعا بامر امیر المؤمنین علی بن ابی طالب فغنم واصاب غنائم وسبیا کثیرا وقسم فی یوم واحد الف راس وبقی غازیا الی ان قتل بارض القیقان ھو ومن معہ یعنے جناب امیر علیہ السلام کے حکم سے حرث بن مرہ العبدی نے سندہ کے ملک کا قصد کیا اور جہاد کرکے بہت غنیمت حاصل کی اور کفار کو گرفتار کرلیا چنانچہ ایک دن مین ایک ہزار لونڈی اور غلام غنیمت کے مال مین تقسیم کیئے اور ایک مدت تک حارث بن مرہ وہان پر مصروف جہاد رہے۔ یہانتک کہ وہ اور انکے تمام ہمراہی ارض قیقان مین شہید ہوگئے ❖

جناب امیر علیہ السلام کا قزوین اور دیلم جہاد کی غرض سے فوج کا بھیجنا

روضۃ الصفا مین محمد خاوندشاہ لکھتے ہین چون برای خلیفہ زمان حضرت امیرؑ روشن گشت کہ آتش حرارت تیرہ دلان شام جز بہ تحریک تیغ آبدار و لاوران خون آشام صورت نہ بندد با عمار بن یاسر و سہیل بن حنیف وقیس بن سعد و عدی بن حاتم الطائی و جمعی دیگر از صحابہ کرام بہ محاربہ امداد دولت بدوی آوردند و مجموعہ طوائف قبائل کہ حاضر بودند اشارت عالیہ را قبول نمودند مگر تنی قلیل از اصحاب مثل عبداللہ بن مسعود کہ بعرض رسانیدند کہ یا امام المؤمنین با وجود اعتراف بکمالات ذات ملکی الصفات تو در قتال اہل قبلہ بر بصیرت نیستیم اگر ما را بمحافظت ثغری مامور

ثغور اسلام نامزد فرمائی تا با کفار جہاد کنیم غایت عاطفت باشد آنحضرت ملتمس ایشان را اسعاف فرمود و لوا بستہ فرا انس داد کہ بجانب قزوین و ری رود و لوائے بجہت آن طائفہ بستہ بربیع بن خثیم سپرد و او را بران جماعت سرور گردانید انتہے ملخصاً ۔

جناب امیر علیہ السلام کا آداب الحرب

جتنے مشاہد مثل بدر و احد و احزاب وغیرہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بابرکات مین پیش آئے ان مین جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت ذاتی اور فن پہلوانی کا ظہور ہوا ہے۔ جنکے سامنے سام و نریمان کی سلحشوری بازیچہ اطفال سے زیادہ وقعت نہین رکہتی سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر ملال کے بعد جناب امیر علیہ السلام کو تین واقعے پیش آئے ہین۔ جمل۔ صفین۔ نہروان۔ ان تینون مین آپکی ذاتی جوہر جلادت کے ساتہہ آپکا فن سپہ سالاری اور آداب حرب اور قواعد فوج کشی ظاہر ہوا ہے۔ جن سے علی وجہ الکمال پایہ ثبوت کو پہونچ گیا ہے کہ آپ اپنی تہوڑی سی فوج کے ساتہ مقابل کی تعداد کثیر کو پس پا کر دیتے تہے ۔

چنانچہ واقعہ جمل کی نسبت علامہ یوسف گنجی الشافعی کفایۃ الطالب مین لکہتے ہین وذکر نقلۃ الاخبار واصحاب التواریخ ان عدۃ من قتل من اصحاب الجمل ستۃ عشر الفا وسبعمائۃ وتسعون رجلا وکان جملتہم ثلاثین الفا فاتی القتل علی اکثر من نصفہم وان عدۃ من قتل من اصحاب علی الف رجل وسبعون رجلا وکان عدتہم عشرین الفا یعنے ناقلان اخبار و صاحبان تاریخ ذکر کرتے ہین کہ اصحاب جمل تیس ہزار تہے جن مین سے سولہ ہزار سات سو نوے مارے گئے پس انکے مقتولون کی تعداد نصف سے زیادہ تہی۔ جناب امیر کیطرف بیس ہزار تہے ان مین سے صرف ایک ہزار ستر مقتول ہوئے ۔

اور حرب صفین کی نسبت علامہ موصوف لکہتے ہین قال ابن خیثمۃ وفی اوائل سنۃ سبع وثلاثین سار معاویۃ من الشام وکان قد دعی لنفسہ وعلی من العراق فالتقیا بصفین علی شاطی الفرات فقتل من اصحاب علی خمسۃ وعشرون الفا منہم عمار بن یاسر وکان عدۃ عسکرہ تسعین الفا وقتل من اصحاب معاویۃ خمسۃ واربعون الفا وکان عدتہم مائۃ وعشرین الفا یعنے ابن خیثمہ بیان کرتے ہین کہ ہجرت کے سینتیسوین برس امیر معاویہ شام سے چلے اور وہ اپنی ذات کیلئے خلافت کے مدعی تہے اور جناب امیر علیہ السلام عراق سے روانہ ہوئے فرات کے کنارے صفین کے مقام پر دونون کا مقابلہ ہوا جناب امیر علیہ السلام کے اصحاب مین سے پچیس ہزار شہید ہوئے ان مین عمار بن یاسر بہی تہے اور آپکے لشکر کی

کل تعداد نوی ہزار تھی اور امیر معاویہ کی فوج مین سے پینتالیس ۴۵ ہزار مارے گئے اور انکے لشکر کی تعداد ایک لاکھ ۱۲۰۰۰۰ بیس ہزار تھی ❊

اور جنگ نہروان کی نسبت لکھتے ہین فلم یبق منھم غیر اربعة الاف فزحموا الی علی فقال علیہ السلام کفوا عنھم حتی یبدوکم فتنادوا الرواح الرواح الی الجنة وحملوا علی الناس فافترقت خیل علی علی فرقتین حتی صاروا فی وسطھم ثم عطفوا علیھم من المیمنة والمیسرة واستقبلت الرماة وجوھھم بالنبل وعطفت علیھم الرجالة بالسیوف والرماح فما کان باسرع من ان قتلوھم وکانوا اربعة الاف فلم یفلت منھم الا سبعة انفس لاغیر یعنے خارجیون مین چار ہزار سے باقی نرہے وہ اکٹھے ہوکر جناب امیر کیطرف آئے جناب امیر علیہ السلام نے اپنے لشکر سے کہا تم ہٹے رہو جبتک کہ وہ تمہارے سامنے آجائین پس وہ چلاتے ہوئے کہ رحمت اور آسایش جنت ہی مین ہے جناب امیر کے لشکر پر حملہ آور ہوئے جناب امیر کا لشکر دو گروہون مین بٹ گیا یہانتکہ کہ تمام خارجی انکے گھیر مین آگئے پھر انکا لشکر میمنہ اور میسرہ سے انپر لوٹ پڑا تیر انداز انکے سامنے سے تیر اندازی کرتے ہوئے آگے بڑھے اور پیادے نیزے اور تلوارون سے انپر ٹوٹ پڑے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ وہ چار ہزار سب مارے گئے سات آدمیون کے سوا ان مین سے باقی نہ بچے وفی کامل التواریخ فما افلت منھم الا تسعة انفس فلم یقتل من اصحاب علی الا سبعة علامہ ابن اثیر الجزری کامل التواریخ مین لکھتے ہین کہ خارجیون مین صرف نو آدمی باقی بچے اور جناب امیر علیہ السلام کے لشکر مین سے صرف سات آدمی شہید ہوئے ❊

جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

قال مصعب بن الزبیر کان علی حذرا فی الحروب شدید الروعان لایکاد احد یتمکن منه وکانت درعه صدرا لاظھر لھا فقیل له اما تخاف ان تؤتی من قبل ظھرک فقال اذا مکنت عدوی من ظھری فلا ابقی الله ان ابقی علی (مستطرف) مصعب بن زبیر کہتے ہین کہ حضرت علی لڑائیون مین بہت ہوشیار رہتے تھے اور اسکی گھاتین خوب جانتے تھے ممکن نہ تھا کہ کوئی آپ پر چوٹ لگا سکے آپ کی زرہ فقط آگے کے لئے تھی پیچھے پشت کے نہین تھی لوگون نے آپ سے پوچھا کہ یا حضرت آپ اس بات سے نہین ڈرتے کہ آپ کا کوئی دشمن پیچھے سے آئے آپنے فرمایا کہ اگر مین اپنے دشمن کو پیچھے سے آنے دون تو خدا مجھے باقی نہ رکھے ❊

(۲) لما قدم عدی بن حاتم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحادثہ فقال یا رسول اللہ ان فینا اشعر الناس واسخی الناس وافرس الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمہم قال اما اشعر الناس فامرء القیس بن حجر واما اسخی الناس فحاتم بن سعد یعنی اباہ واما افرس الناس فعمرو بن معد یکرب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس کما قلت یا عدی اما اشعر الناس فالخنساء بنت عمرو واما اسخی الناس فمحمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی نفسہ واما افرس الناس فعلی بن ابی طالب (خزانۃ الادب) یعنے جب عدی بن حاتم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں شرفیاب ہوا اور باتین کرنے لگا کہنے لگا یا رسول اللہ ہم لوگون مین ایک بڑا شاعر اور ایک بڑا سخی۔ اور ایک بڑا شہسوار گذرا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکے نام بیان کر وہ بولا کہ ہمارا اشعر الناس امرء القیس بن حجر ہے اور بڑا سخی حاتم بن سعد یعنی اسکا باپ ہے اور بڑا شہسوار عمرو بن معدیکرب ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسے کہ تو کہتا ہے اس طرح سے نہین اشعر الناس خنساء عرب عمرو کی بیٹی ہے اور اسخی الناس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین۔ اور بڑا شہسوار علی بن ابی طالب ہین ؛

قتیبہ لکھتا ہے کہ جب صفین کا جھگڑا بہت بڑھ گیا تو حضرت علی نے معاویہ کو اپنی مبازرت کے لئے طلب کیا تاکہ دونون مین سے ایک کے قتل کی وجہ سے مسلمان آرام پا جائین۔ عمرو بن عاص نے کہا فقد انصف علی یعنی علی نے انصاف کیا ہے معاویہ نے کہا اتامرنی بمبارزۃ ابی الحسن وانت تعلم انہ الشجاع المطرق اراک طمعت فی امارۃ الشام بعدی یعنے تو مجھے ابو الحسن کے ساتھ مبازرت کرنے کے لئے کہتا ہے حالانکہ تو جانتا ہے کہ ڈھونکنے والا بہادر ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تو میرے بعد شام کا امیر ہونا چاہتا ہے

عن ابن عباس وقد سالہ رجل اکان علی یباشر القتال بنفسہ یوم صفین فقال ما رأیت رجلا اطرح لنفسہ فی متلف من علی ولقد کنت اراہ یخرج حاسر الراس بید عمامتہ وبیدہ السیف (ریاض النضرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا کیا جناب امیر حرب صفین مین بذات خود بھی لڑتے تھے ابن عباس کہنے لگے مینے انکی مانند کسیکو اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالتے ہوئے نہیں دیکھا مین انکو دیکھا کرتا تھا کہ لڑائی مین ننگے سر نکلا کرتے تھے ایک ہاتھ مین عمامہ ہوا کرتا تھا اور ایک ہاتھ مین شمشیر ؛

جناب امیر کی تلوار کے کاٹ کی نسبت صاحب حیوۃ الحیوان لقلادۃ الغواص سے لکھتا ہے وکانت ضربات علی ابکارا اذا اعتلا قد واذا اعترض قط یعنے جناب امیر کی ضرب مین ایک ماہری ہوا کاٹ ڈالنے والی تھین اگر سر پر پڑتی تھین تو نیچے تک تسمہ لگا باقی نہ چھوڑتی تھین اور اگر کروٹ پر پڑتین تو دو ٹکڑ کر دیتی تک صاف

کاٹ جاتی تھین +

واقعہ شب ہجرت

کمال الدین بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ مطالب السئول مین اور علامہ ابن یوسف گنجی الشافعی قدس اللہ سرہٗ کفایۃ الطالب مین لکھتے ہین کہ پہلا واقعہ کہ جس مین جناب علی علیہ السلام کی شجاعت کا ظہور ہوا ہے یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انصار مدینہ نے عقبہ اول اور دوم پر بیعت کی اور مسلمان مکہ والون کی ایذا سے مدینہ کو ہجرت کرنے لگے تو مکہ کے مشرکین نے خیال کیا کہ اب مسلمانون کے لیئے مدینہ دار ہجرت بنگیا ہے اور اکثر مسلمان اس شہر کیطرف چلے جارہے ہین۔ رؤساء قریش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا رسانی کے درپے ہوئے اور مجتمع ہوکر رائین لگانے لگے۔ شیطان شیخ نجدی کی صورت بنکر انکے پاس آیا اور کہنے لگا۔ مجھے تمہاری مشورت کا حال معلوم ہوا ہے مین بھی اسی ارادہ سے تمہارے پاس آیا ہون تم مجھ سے کوئی نیک صلاح مت چھپاؤ۔ قریش نے اسکو اپنے مجمع مین داخل کرلیا اور دار الندوہ مین جا بیٹھے عتبہ بن ربیعہ بولا میری رای ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک گھر مین قید کرکے اسکا دروازہ بند کر دینا چاہیئے جس مین کوئی ایسا سوراخ نہو جس سے انکو کھانا پینا پہونچ سکے پھر انکی وفات کا امیدوار رہنا چاہیئے۔ شیخ نجدی نے کہا یہ رائے درست نہین کیونکہ انکے کنبہ کو حمیت پیدا ہو جائیگی اور تم سے بر سر پرخاش ہو جائینگے سب نے کہا یہ بوڑھا سچ کہتا ہے۔ شیبہ بن ربیعہ نے کہا میری یہ رای ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی اونٹ پر جسے تمنے بیچھوڑکر سرکش بنا لیا ہو سوار کرکے بیابان مین چھوڑدو۔ پس وہ جنگلی بدوؤن کے گروہ مین جا پڑینگے وہ ان کی باتون مین بگڑ جائینگے اور بدو انکو قتل کر ڈالینگے پس انکا خون غیر لوگون کے ہاتھون سے ہوگا اور تم بچ رہوگے۔ اس بوڑھے شیطان نے کہا یہ بہت بری رای ہے۔ آیا تم ایسے آدمی پر اعتماد کرسکتے ہو جسنے کہ تمہاری قوم کے جاہلون اور دانون کو بگاڑ رکھا ہے اور تم اسکو غیرون کی طرف دھکیلتے ہو تاکہ انکو بھی بگاڑ کر اپنا پیرو بنالے۔ اور حالانکہ تم اسکی شیرین بیانی اور تیز زبانی اور دلجوئی کو خوب جانتے ہو۔ واللہ اگر تمنے ایسا کیا تو وہ تمام لوگون کو جمع کرکے تم سے جنگ کریگا اور تمکو تمہارے شہر سے نکال دیگا اور تمہارے شرفا کو مار ڈالیگا۔ تمام کمیٹی نے اس مشورے کی تصدیق کی۔ ابوجہل بولا مین تمہین ایک ایسی رای بتاتا ہون کہ اسکے سوا اور کوئی رای نہین۔ تم قبائل قریش کے ہر بطن مین سے ایک ایک نوجوان منتخب کرو اور انکو تلوارین دیدو وہ مجتمع ہوکر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسی ضرب لگائین کہ ایک آدمی کی ضرب سمجھی جاوے۔ جب اسطرح سے تمنے انکو قتل کرلیا تو انکا خون تمام قبائل قریش مین متفرق ہو جائیگا۔ بنی ہاشم اپنے مین تمام قریش سے لڑنے کی طاقت نہ پاکر دیت کے لینے پر

راضی ہوجائینگے تمنے دیت دیدیا اور چھوٹ جانا بوڑہے نجدی نے کہا یہ راے بہت ٹھیک ہے اور اس مشورہ
مین اس نے سچ کہا ہے اللہ تم سب مین سے یہی کہری راے والا ہے اسکی راے سے تم نے نہ ہٹنا پس ابوجہل کی
راے پر اتفاق کرکے سب اپنے اپنے ٹہکانے گئے پھر جبرئیل جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے
اور یہ خبر بیان کی اور کہا کہ آج شبکو آپ اپنے بستر پر نہ سوئین خداتعالے نے آپکو یہان سے ہجرت کرنیکا حکم بہیجا
ہے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکے مکر سے آگاہ ہو گئے تو آپ نے حضرت علی کو اپنے بستر پر سونیکا حکم دیا اور فرمایا
ہماری رداے حضرمی اوڑہ لو تمکو ہرگز کوئی امر مکروہ نہین پہونچیگا۔ پھر آپ نے انکو وصیت کی کہ یہ لوگون کی
امانتین جو ہمارے پاس ہین ان لوگون کو سب کے سامنے دیدینا۔ یہ کہکر آپ گہر سے باہر برآمد ہوئے اور
مٹی کی ایک مٹہی بہر کے کفار کے سر پر ڈالی اللہ تعالی نے تمام کفار کی آنکہین بند کردین اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم انکے سامنے سے گذرتے ہوے چلے گئے حضرت علی حضور کے بستر مبارک پر سو رہے۔ تمام مشرک آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری اور قتل کے لیے مجتمع تہے اور تمام رات حضرت علی پر پتہر پہینکتے تہے نہ آپ
مضطرب ہوتے اور نہ اندوہگین۔ پہر کفار نے تمام گہر کا محاصرہ کرلیا اور تلوارین کہینچکر گہر مین گہس پڑے
اور انکو کہنے لگے آہا آپ علی ہین آپکے دوست کہان ہین آپ نے فرمایا مین نہین جانتا کفار گہر سے نکل
گئے۔ اور آپ تنہا وہین رہے خداے تعالے نے حضرت علی کو کفار کے شر سے بچالیا۔ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے بعد تین دن اور رات مکہ مین رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے امانتین ادا کین اسوقت
مکہ مین آپکے سوا کوئی مسلمان باقی نہین تہا پہر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈہونڈتے ہوے کلثوم
بن ہرم کے ساتھ مکہ سے باہر تشریف لیگئے۔ پس اگر اللہ تعالے نے آپکے دلکو قوت شجاعت اور استواری
اور ثبات نفس اور شہامت کے ساتھ مخصوص نہ کیا ہوتا تو آپ ضرور ایسی ہولناک جگہہ مین مضطرب ہوجاتے
اگرچہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کی وجہ سے آپ بستر نبوی پر سورہے ہین مکر کے پہونچنے سے
بے خطر تہے۔ لیکن نفوس بشری باوجود یقینی ہونے عدم خوف کے جبکہ ڈرانیوالے امور انکی آنکہون
کے سامنے آجاتے ہین تو وہ انکو دیکہکر مضطرب ہوجاتے ہین چنانچہ جناب موسی علیہ السلام کو باوجود
حاصل ہونے درجہ نبوت کے و نیز خدا کے حکم کے کہ یاموسی تو مت خوف کر۔ جب خداتعالی نے یہ حکم دیا
کہ اپنے عصا کو پہینکدے اور جناب موسی نے اپنا عصا پہینکدیا اور وہ سانپ بنگیا۔ حضرت موسی
اسے دیکہکر خوف زدہ بہاگے اللہ تعالی نے فرمایا یا موسی مت ڈر اسکو پکڑلے۔ ہم ابہی اسکی پہلی
حالت کی طرف اسکو لوٹا دیتے ہین چونکہ جناب موسی اس حکم سے کسی طرح پر مخالفت نہین کرسکتے
تہے آپ نے اپنی رداکے کونے کو اپنے ہاتہ پر لپیٹ کر اسکو پکڑنا چاہا۔ پروردگار نے فرمایا یا موسی

تمہین کیا ہوگیا ہے اگر ہم تمہاری ایذا کے لئے اسکو حکم دین تو کیا تمہارا کچھ تمکو اسکے ایذا سے بچا سکتا ہے
جناب موسیٰ نے عرض کیا نہین بچا سکتا مگر مین ضعیف ہون اور ضعف سے پیدا ہوا ہون پس نفوس بشری
کی طبیعت تو یہی۔ اسی طرح سے جناب موسی علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا حال ہوا۔ کہ اللہ تعالی نے ان کو
حکم دیا کہ تم اپنے لڑکے کو دریا مین پھینکدو اور غم و اندیشہ مت کرو ہم اسکو پھر تمہارے پاس پہونچا دینگے
جب انہون نے جناب موسیٰ کو دریا مین ڈالدیا بہ تقاضای نفس بشری انکے دل مین اضطراب پیدا ہو گیا
قریب تھا کہ یہ امر ظاہر ہوکر موجب فضیحت ہوئے سو ہماری خدا کی مہربانی نے انکو بچا لیا اور باوجود دلی اضطراب کے
بول نہ سکین اگر جناب علی کو اپنی مہربانی سے پروردگار نے دلی قوت تامہ جسکا نام شجاعت ہے عطا نہ
فرمائی ہوتی تو وہ بھی باوجود اسکے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ تمکو ہرگز کوئی امر
مکروہ نہین پہونچیگا ایسے خوفناک مقام مین بہ تقاضای نفس بشری مضطرب ہوجاتے۔ کیونکہ اکیلے آدمی
کا دشمنون کی جماعت مین سونا جو اسکی گرفتاری اور اسکے قتل کے درپے ہون اور اسکے دین کے
معاند اور اسکی دشمنی کو ظاہر کرنے والے ہون۔ پھر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تشریف لیجانے
کے بعد تین دن اور راتین انہین دشمنون کے درمیان ٹھہرا رہے اور پھر شہر سے نکلکر انکی زمینوں
اور پہاڑون مین باوجود انکی کثرت اور اپنی تنہائی کے سیر کرتا رہے یہ تمام امور ایسے واضح دلائل
ہین کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالے نے انکو جوہر شجاعت سے مخصوص کیا تھا۔

ولیلۃ المبیت کانت لیلۃ الخمیس اول لیلۃ من شہر ربیع الاول سنہ ثلث وعشر من المبعث
وعمر علی خمسۃ عشرین سنۃ (سیرۃ النبوۃ) لیلۃ المبیت یعنے جس رات مین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بستر مبارک پر جناب مرتضی سوئے اور آنحضرت مکہ سے ہجرت فرمائے جمعرات کی رات اور ربیع
الاول کی پہلی تاریخ تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا تیرھوان برس تھا جناب علی کی
عمر اسوقت پچیس برس کے قریب تھی۔

غزوہ بدر الکبری مین جناب امیر کی شجاعت

کمال الدین بن طلحہ شافعی مطالب السئول مین اور علامہ بن یوسف الکنجی کفایۃ المطالب مین لکھتے ہین کہ
ایک ان مواقع مین سے بدر کی لڑائی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مین ہجرت کے اٹھارہوین مہینہ
سترہوین رمضان کو جمعہ کے دن پیش آئی اسوقت جناب علی کی عمر ستائیس برس کی تھی۔ اس وقت
جناب علی علیہ السلام اپنے بیخوف دل سے اور اپنی ثابت قدمی سے اس دریا کے منجدھار مین غوطے لگاتی

تھے اور تلوار کی تیزی سے دشمنون کی گردن قلم کرتے تھے اور بدن سے سر کٹ کٹ کر قدسون پر گرتے تھے جو کچھ کہ لوگون
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات مین لکھا ہے اور جسکو ابو محمد عبد الملک ابن ہشام نے اپنی کتاب مسمی بہ
سیرۃ النبوۃ مین نقل کیا ہے کہ مشرکین کے جنگ اور دن مین سے کہ جنکو جناب علی علیہ السلام نے مستقل بذات
واحد یا کسی کی شرکت سے قتل کیا ہے اکیس نفر ہین ان مین سے نو آدمیون پر تمام ناقل اخبار متفق ہین کہ
انکو جناب علیؑ نے تن تنہا قتل کیا ہے اور ان مین کسیکا اختلاف نہین - اور ان مین سے چار نفر ایسے
ہین جنکو آپنے دوسرون کی شرکت سے قتل کیا ہے - اور ان مین سے آٹھ آدمی ایسے ہین جنکی نسبت
اختلاف ہے کہ آیا انکو جناب امیر علیہ السلام نے قتل کیا ہے یا کسی اور نے پس وہ اشخاص کہ جنکو جناب
علی نے مستقل بذات واحد بلا مشارکت غیر قتل کیا ہے اور جن مین کہ علمای سیر کو بھی اختلاف نہین
وہ یہ ہین - ولید بن عتبہ بن ربیعہ معاویہ بن ابی سفیان کا ماموں جسکو جناب امیر علیہ السلام نے مبارزہ
مین قتل کیا یہ بڑا شجاع اور جری تھا - اور عاص بن سعید بن عاص بن امیہ اور عامر بن عبد اللہ اور
نوفل بن خویلد بن اسد یہ شخص قریش کے شیاطین مین سے مشہور تھا - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ سخت عداوت رکھتا تھا اور قریش اسکو ہر ایک امر مین مقدم جانتے تھے اور اپنا پیشوا
سمجھتے تھے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھکر پہچانا خدا سے دعا کی کہ اسکے شر سے
کفایت کرے جناب علی نے اسکو قتل کر دیا - اور مسعود بن مغیرہ اور ابو قیس بن الفاکہ - اور عبد اللہ بن
المنذر بن ابی رفاعہ اور عاص بن المنبہ بن الحجاج - اور حاجب بن سائب اور وہ لوگ کہ جنکو جناب امیرؑ
نے غیر کی مشارکت سے قتل کیا ہے وہ یہ ہین حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب معاویہ کا بھائی اور عبیدہ
ابن الحارث اور ربیعہ اور عقیل بن الاسود بن المطلب اور وہ یہ آٹھ نفر جنکی نسبت ناقلین اخبار کا
اختلاف ہے کہ آیا انکو جناب علیؑ نے قتل کیا ہے یا کسی دوسرے نے وہ یہ ہین طعیم بن عدی بن نوفل
یہ تمام گمراہون کا سردار تھا اور عمیر بن عثمان او عمر بن قیس اور حرملہ بن عمر اور قتیبس ابن الولید ابن
المغیرہ اور ابو العاص بن لقیس اور اوس الجمحی اور عتبہ بن المعیط بن معاویہ بن عامر یہ سب قریش کے نامدار
تھے جنکو جناب امیر نے بدر کے دن قتل کیا یہ بات ظاہر ہے اور تمام اہل مغازی اپنی کتابون مین ناقل
ہین کہ بدر کے دن ستر کافر مارے گئے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام رافع رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ جب بدر کے روز صبح کو لوگ اٹھے قریش صف باندھکر کھڑے ہوگئے ان سب سے آگے عتبہ
ابن ربیعہ اور اسکا بھائی شیبہ اور اسکا بیٹا ولید کھڑے ہوئے تھے عتبہ نے پکار کر کہا یا محمد آپ ہمارے
قریش کے بھائیون مین سے ہماری مقابلہ کے لیے آدمی بھیجین انصار مدینہ مین سے تین جوان انکو

مقابل نکلے عتبہ نے کہا تم کون ہو انہون نے اپنا حسب و نسب بیان کیا عتبہ بولا ہمکو تمہارے ساتھ لڑنے کی ضرورت نہین۔ ہمنے اپنے بہائی بندونکو طلب کیا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا تم اپنے مقام پر واپس چلے آؤ۔ پہر آواز دی۔ ای حمزہ اور اے علی اور ای عبیدہ تم کہڑے ہوجاؤ۔ اور اس سچائی پر کہ جسپر خداتعالی نے تمہارے نبی کو مبعوث کیا ہے ان سے لڑو کیونکہ یہ لوگ اپنے باطل عقیدون پر آئی ہین تاکہ خدا کے نور کو اپنے مونہہ کی پہونکون سے بجہادین۔ پس وہ اٹہے انکے سامنے صف باندہکر کہڑے ہوگئے انکے سر پر خود تہے کفار نے انکو نہ پہچانا عتبہ نے کہا تم کون ہو اگر ہمارے بہائی بند ہو تو ہم تم سے لڑین حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا مین حمزہ بن عبد المطلب ہون اور اسکے رسول کا شیر ہون عتبہ نے کہا آپ کفو کریم ہین جناب علیؓ نے کہا مین علی بن ابیطالب ہون اور عبیدہ نے کہا مین عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب ہون عتبہ نے اپنے بیٹے سے کہا اے ولید اٹہہ علی سے لڑ۔ آپ اسوقت تمام قوم سے چہوٹی عمر کے تہے۔ پس دونون کی وار چلی ولید کا وار خالی گیا اور جناب علی علیہ السلام کی ضرب اسکے بائین ہاتہہ پر پڑی وہ کٹ گیا۔ پہر آپنے دوسری چوٹ ماری اور اسکو قتل کرکے پہینکدیا جناب علیؓ سے روایت ہی جب آپ بدر کا اور ولید کے قتل کرنیکا ذکر بیان فرماتے تو اپنی حدیث مین یہہ بہی بیان فرماتے کہ ابتک ولید کے بائین ہاتہہ کی انگوٹہی کی تابش میری نگاہ مین ہے جبکہ مینے اسکے ہاتہہ کو کاٹ ڈالا اسکے کپڑون مین سے عطر کی خوشبو آتی تہی مینے سمجہا کہ اسکی شادی کو قریب ہی ہوچکی ہی۔ اور عتبہ جناب حمزہ سے لڑا جناب حمزہؓ نے اسکو قتل کردیا۔ اور شیبہ جناب عبیدہ سے لڑا آپ کی عمر قوم مین سب سے بڑی تہی دونون کی باہم چوٹین چلین شیبہ کی تلوار آپ کی پنڈلی کو لگی اور کٹ گئی جناب علی اور حمزہؓ نے انکو چہڑالیا۔

سیرۃ النبوۃ مین لکہا ہے کہ معرکہ غزوہ بدر الکبری سترہ رمضان کو ہوا جناب علی کی عمر اسوقت ستائیس برس کی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مبارزت کا حکم دیا ولید بن عتبہ آپ سے لڑا یہ شخص بڑا شجاع اور جری تہا جناب علی نے اسکو قتل کیا اور بعد اسکے کہ کفار آپ کو ہشیار ہے تہے آپنے عاص بن سعید کو قتل کیا اور حنظلہ بن ابی سفیان آپکے مقابلہ مین نکلا آپنے اسکو بہی قتل کیا پہر عدی اور پہر نوفل بن خویلد کو قتل کیا یہ قریش کے شیطانون مین سے تہا۔ اسیطرح سے آپ ایک کے بعد ایک کو قتل کرتے تہے یہانتک کہ آپنے نصف قتل کیے اور کل مقتول ستر تہے نصف اور مسلمانون نے قتل کیئے

غزوۃ الکدر مین جناب امیر کی شجاعت

قال ابن الاثیر فی تاریخہ کانت فی شوال سنۃ اثنتین بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتماع

بنی سلیم علی ماء لھم یقال لہ الکدر فسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الکدر فلم یلق کیداً وکان لواءہ مع علی وعاد ومعہ النعم والرعاء ابن اثیر جزری کامل التواریخ مین لکھتے ہین کہ غزوہ کدر شوال سنہ دو ہجری مین واقع ہوا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی سلیم کی خبر لگی کہ وہ ایک کوئین پر کہ جسکو کدر کہا جاتا تھا جمع ہو رہے ہین آپ انکی طرف لشکر لیے گئے کوئی تکلیف پیش نہ آئی۔ آپکا علم جناب علی کے ہاتھ مین تھا آپ اونٹ اور بکریان غنیمت مین لیکر وہان سے لوٹے ❖

غزوہ احد مین جناب امیر کی شجاعت

ابو محمد عبد الملک بن ہشام سیرۃ النبوۃ مین لکھتے ہین ان مین سے ایک غزوہ احد ہے جو ہجرت کی تیسرے برس واقع ہوا ہے اس قصہ مین ملخص نقل یہ ہے کہ جب بدر کی روز اشراف قریش شکست کہا گئے اور ان مین سے بعض قتل اور بعض قید ہوئے مکہ والون کو انکے اشراف اور رؤسا کے قتل ہونے کی وجہ سے سخت اندوہ پیدا ہوا باہم مجتمع ہو کر مال کثیر صرف کیا اور کنانہ کے حبشیون کی ایک جماعت اور وغیرہ لوگون کو اپنی طرف گرویدہ کرکے مدینہ کا قصد کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کرنے اور مسلمانون کی بیخ کنی کی درپے ہوئے اسکے بعد ابو سفیان بن حرب نے واپس آکر لوگون کو برانگیختہ کیا اور مدینہ منورہ کا قصد کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانون کی جماعت کی ساتھ مدینہ طیبہ سے باہر تشریف لائے صحابہ کی جماعت مین سے ایک تہائی واپس ہوگئی اور آپ کی معیت مین صرف سات سو مسلمان باقی رہ گئے۔ اس قصہ کا ذکر اللہ تعالے نے سورہ آل عمران مین بہی کیا ہے ❖

جبکہ لڑائی کی آگ بہڑک اٹھی اور جنگ کی چکی چلنے لگی مسلمان مضطرب ہوگئے اور جناب حمزہ نے ایک جماعت کے ساتھ شربت شہادت نوش فرمایا۔ کفار کے جنگ آورون سے بائیس آدمی مارے گئے صحاب مغازی نقل کرتے ہین جناب علی نے ان مین سے سات آدمیون کو قتل کیا اور وہ یہ ہین طلحہ بن ابی طلحہ بن عبد العزی عبد اللہ بن جمیل بن عبد الدار۔ ابو الحکم بن الاخنس سباع بن عبد العزی۔ ابو امیہ بن المغیرہ۔ ان پانچ آدمیونپر سبکا اتفاق ہے کہ جناب علی ہی نے انکو قتل کیا ہے۔ اور ابو سعد طلحہ بن ابو طلحہ۔ اور بنی عبد الدار کے غلام حبشی کے قتل مین لوگون کا اختلاف ہے۔ ابو سفیان اپنے ساتھیون کے ساتھ مکہ کو لوٹ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لے آئے اور اپنی شمشیر ذو الفقار کو جناب فاطمہ علیہا السلام سے دیکر فرمایا بیٹی اس سے لہو دہو ڈالو اس نے آج مجھے سچا کیا ہے اور جناب علی نے بہی انکو اپنی تلوار دیکر کہا اس سے لہو دہو ڈالو اس نے آج مجھے سچا کیا ہے۔ ابن اسحاق لکھتے ہین کہ آن

روز مین ہوا کا ایک جھونکا چلا اور جناب علیؑ نے ہاتف سے آواز سنی کہ لا سیف الا ذوالفقار و لا فتی الا علی یعنی ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر نہیں +

عن ابن عباس قال خرج طلحۃ بن ابی طلحۃ یوم احد وکان صاحب لواء المشرکین فقال یا اصحاب محمد تزعمون ان اللہ یعجلنا باسیافکم الی النار و یعجلکم باسیافنا الی الجنۃ فایکم یبرز الی فبرز الیہ علی وقال لہ واللہ لا افارقک حتی اعجلک بسیفی الی النار فاختلفا ضربتین فضربہ علیؑ علی رجلیہ فقطعھا وسقط الی الارض فاراد علیؑ ان یجہز علیہ فقال انشدک اللہ والرحم یا ابن عم فانصرف عنہ الی موقفہ فقال المسلمون ہلا اجھزت علیہ فقال ناشدنی اللہ ولیس بعیش فمات من ساعتہ وبشر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسر المسلمون بذلک قال محمد بن اسحاق وکان الفتح یوم احد بصبر علی علی عنائہ وثباتہ وحسن بلائہ (کفایۃ الطالب للعلامہ ابن یوسف الکنجی الشافعی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد کے دن طلحہ بن ابی طلحہ مشرکون کا علم بردار فوج سے باہر نکلکر کہنے لگا اے اصحاب محمد تمہارا زعم ہے کہ ہم قریش کے لوگ تمہاری تلوار سے عنقریب جہنم مین گرائے جائینگے اور تم مسلمان ہماری تلوار سے جنت مین پہنچائے جاؤ گے پس کون ہے تم مین سے کہ میرا مقابلہ کرسکے جناب علی اسکے مقابلہ کے لیئے نکلے اور اسکی طرف مخاطب ہوکر فرمانے لگے مین جب تک کہ اپنی تلوار سے تجھے دوزخ مین نہ ڈالون تجھے نہیں چھوڑونگا پس دونوں کی وار چلی اور آپنے اسکے پاؤن پر ایک ضرب لگائی کہ وہ زمین پر گر پڑا جناب علیؑ نے اسکو مار ڈالنے کا قصد کیا اس نے آپ کو خدا کی قسم دیکر کہا اے ابن عم آپ رحم کرین آپ اسے چھوڑ کر اپنی جگہہ تشریف لائے مسلمانون نے کہا آپ نے اسکو کیون نہ مار ڈالا آپنے فرمایا اس نے مجھے خدا کی قسم دی ہے تاہم وہ زندہ نہیں رہیگا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے مرنیکی بشارت دی مسلمان خوش ہو گئے محمد بن اسحاق اپنی سیرۃ مین لکھتے ہین کہ احد کے روز جناب علی کے رنج پر صبر کرنے اور آپکی ثبات النفس اور تکلیف کو اچھی طرح سے برداشت کرنے سے فتح حاصل ہوئی +

وروی الحافظ محمد بن عبد العزیز الجنابذی فی کتاب معالم العترۃ النبویۃ مرفوعا الی قیس بن سعد عن ابیہ انہ سمع علیا یقول اصابتنی یوم احد ست عشرۃ ضربۃ سقطت الی الارض فی اربع منھن فجاءنی رجل حسن الوجہ طیب الریح فاخذ بضبعی فاقامنی ثم قال اقبل علیہم فانک فی طاعۃ اللہ ورسولہ وھما عنک راضیان قال علی فاتیت النبی صلی اللہ علیہ فاخبرتہ فقال یا علی اقر اللہ عینک ذاک جبرئیل (کفایۃ الطالب) حافظ محمد بن عبد العزیز الجنابذی کتاب

معالم العترة النبویہ مین قیس بن سعد کی طرف مرفوع کر کے روایت کرتے ہین انکے والد نے جناب علیؑ کو فرماتے ہوئے سُنا ہو کہ احد کے دن ستر و زخم مجھکو ایسے لگے تھے کہ ان مین سے چار زخمون کے ساتھہ مین زمین پر گرنے کے قریب ہوگیا تھا ناگہان ایک خوبصورت خوشبو مین مہکتے ہوئے آدمی نے میرے پاس آکر میرا کندھا پکڑلیا اور مجھکو کھڑا کردیا اور کہا بڑہکر دشمنون پر حملہ کر کہ تو خدا اور اسکے رسول کی اطاعت میں ہے اور وہ دونون تجھ سے راضی ہین جناب علیؓ کہتے ہین کہ مینے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی آپنے فرمایا یا علی خدا تیری آنکھون کو ٹھنڈک عطا کرے وہ جبرائیل تھے ❖

عن جعفر بن محمد عن ابیہ علیہ و علی اٰبائہ السلام قال اصحاب اللواء یوم احد تسعۃ قتلہم علی قال ابن الاثیر فلما قتلھم ابصر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جماعۃ من المشرکین فقال لعلی احمل علیھم فحمل ففرقھم وقتل فیھم ثم ابصر جماعۃ فقال لہ احمل علیہم وحمل وفرقھم وقتل فیھم فقال جبریل ان ھذہ المواساۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ منی وانا منہ فقال جبریل انا منکما قال فسمعوا صوتا لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی (کامل التواریخ) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد ماجد سے نقل کرتے ہین کہ احد کے دن مشرکین کے نو علمدار تھے جنکو جناب علیؓ نے قتل کیا ابن اثیر جزری کامل التواریخ مین لکھتے ہین کہ جب جناب علی نے انکو قتل کیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکون کی ایک جماعت کو دیکھا اور علیؑ سے فرمایا انپر حملہ کرو آپ نے انپر حملہ کرکے انکو متفرق کردیا پھر آپنے ایک اور جماعت کو دیکھا اور علی سے فرمایا انپر بھی حملہ کرو آپنے انپر بھی حملہ کیا اور قتل کرکے انکو متفرق کردیا جبریل علیہ السلام نے کہا جناب علیؑ کے لئے تسلی ہونی چاہیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میرا ہے مین اسکا ہون جبریل علیہ السلام نے کہا مین تم دونون کا ہون۔ اور ایک آواز سنا کہ ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہین اور علی کے سوا کوئی بہادر نہین ہے ❖

عن علی قال کسرت ید علی یوم احد فسقط اللواء من بین یدیہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ضعوہ فی یدہ الیسری فانہ صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الخوارزمی) جناب علیؑ سے منقول ہے کہ احد کے دن میرے ہاتھ کو ضرب آگئی علم میرے ہاتھہ سے گر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکے بائین ہاتھہ مین علم دیدو کہ وہ دنیا اور آخرت مین میرا علمدار ہے۔

غزوہ خندق مین جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

کمال الدین بن طلحۃ الشافعی مطالب السئول مین لکھتے ہین کہ ان مین سے ایک غزوہ خندق ہے جسکو غزوہ

ناب بھی کہتے ہین ہجرت کی پانچوین برس واقع ہوا اسکا قصہ یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر
ہوئی کہ قریش کے تمام قبائل مجتمع ہوئے ہین اور ابوسفیان انکا پیشرو ہے اور غطفان نے ان سے اتفاق کیا
ہے اور انکا سپہ سالار عیینہ بن حصین ہے اور یہ لوگ بنی نضیر کے یہودیون کے ساتھ متفق ہوکر مدینہ کے
محاصرہ کا قصد رکھتے ہین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی حفاظت کے واسطے خندق کہدوایا جب
خندق سے فارغ ہوئے تو قریش کنانہ کے حبشیون اور اہل تہامہ کو ساتھ لیکر اور غطفان اہل نجد کی دس
ہزار جمعیت کے ساتھ مسلمانون کے آگے اور پیچھے سے آ اترے اللہ تعالی نے قرآن مجید مین اس قصہ کا
ذکر کیا ہے کہ جب قریش تمہاری آگے اور پیچھے سے آسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانون کے تین ہزار
جماعت کے ساتھ مدینے سے باہر تشریف لائے مشرکین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت پر
یہودیون کے ساتھ موافقت کرکے مسلمانون پر سخت گیری شروع کی چنانچہ سورہ احزاب مین حق تعالی نے انکا
مفصل ذکر کیا ہے ؛

مشرکین کو اپنی جمعیت اور یہودیون کی متفق ہوجانے کی وجہ سے مسلمانون کی بیخ کنی کا طمع پیدا ہوگیا ان
مین سے قریش کے چند سوار آگے بڑھے جن مین انکا نامی شہسوار عمرو بن عبدود بھی تھا جو اکیلا ہزار
سوار کی برابر گنا جاتا تھا۔ اور عکرمہ بن ابی جہل بھی تھا۔ وہ گھوڑونکو بڑھا کر خندق پر آکھڑے ہوے اور ایک
تنگ گذرگاہ تلاش کرکے خندق سے گھوڑے کدائے اور انکے گھوڑے خندق کے اور مسلمانون کے درمیان
چھلنے اور کودنے لگے یہ دیکھکر جناب علی چند مسلمانون کے ساتھ خندق کے اس مقام کی طرف بڑھے
جہان پر سے وہ خندق پہاند آئے تھے اور اس تنگ مقام کی ناکہ بندی کی عمرو بن عبدود لوٹ تھا
قریش نے اسکے واسطے ایک بہادری کی علامت مقرر کی ہوئی تھی جس سے اسکی قدر و منزلت اور شان
و شوکت معلوم ہوسکتی تھی اسکا بیٹا حسل بھی اسکے ہمراہ تھا اور چند دوست بھی اسکے ساتھ تھے عمرو ہل
من مبارز کے نعرے لگانے لگا۔ جناب علی نے اسکے مقابلہ کا ارادہ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے بند کر بھیجا وہ پھر ہل من مبارز پکار پکار کر طعنہ زنی کرنے لگا کہ کہان ہے وہ تمہاری جنت
جسکی نسبت تمہارا زعم ہے کہ جو شخص تم مین سے قتل ہوگا وہ اس مین داخل ہوجائیگا۔ پھر کیون تم مین
سے کوی میرے مقابلہ پر نہین آتا جناب علی یہ سنکر آنحضرت کی خدمت مین آئے اور اسکی مبارزت کیلیے خواستگار ہوئے
آپ نے فرمایا یہ عمرو بن عبدود ہے جناب علی نے عرض کیا اگرچہ عمرو بن عبدود ہے آپ مجکو اسکی مقابلہ کیلیے اجازت دیجئے حضرت نے انکو اجازت دی اور
سر اقدس سے عمامہ اتار کر انکے سر پر باندھا اور فرمایا اسی شان سے چلے جاؤ جناب علی اسکے سامنے
گئے وہ یہ رجز کہہ رہا تھا ۔ ولقد بححت من النداء + بجمعکم ہل من مبارز + و وقفت اذ جبن

اشجاع + بموقف البطل المناجز + وكذلك انی لم ازل + متسرعا نحو الهزاهز + ان الشجاعة فی الفتی + والجود من خیر الغرائز + (یعنی) بتحقیق میری آواز تم لوگون کو بلا رہی ہے پکارتے پکارتے تھک گئی اور جبکہ بہادر نامردی کرتا تھا مین دلیرون کی صف مین کھڑا تھا۔ مین ہمیشہ اسیطرح لوگون کی طرف دوڑتا تھا۔ کیونکہ جوان مرد کے لیے شجاعت اور سخاوت بہت ہی اچھی طبیعت ہے۔ جناب علی نے اسکا جواب ارشاد کیا ؎ یا عمرو ویحك قد اتاك + مجیب صوتك غیر عاجز + ذو نیة وبصیرة + والحق منجی کل فائز + انی لارجو ان اقیم + علیك نائحة الجنائز + من ضربة تفنی ویبقی + ذکرها عند الهزاهز + یعنی اے عمرو تجھ پر افسوس ہے تیرے پاس آرہا ہے جو تیرے پکارنے کے جواب دینے مین حاضر نہین۔ اور صاحب نیت اور بصیرت ہے اور سچ ہر ایک فیروزمند کو نجات دینے والا ہے مین بے شک امید رکھتا ہون کہ مین نوحہ گر عورتون کے بین تجھ پر برپا کراؤنگا۔ ایک ایسی ضرب سے کہ تو فنا ہو جائیگا اور معرکون مین اسکا ذکر باقی رہیگا۔ عمرو بن عبدود نے کہا آپ کون ہین آپ نے فرمایا مین علی بن ابی طالب جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ابن عم اور داماد ہون عمرو نے کہا آپکا والد میرا دوست تھا مجھے برا معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرا نیزہ آپکو جھپٹ لیجائے۔ آپنے فرمایا ای عمرو بن عبدود اس بات کا تذکرہ چھوڑ۔ مینے سنا ہے کہ تونے اپنے جی مین ٹھان رکھا ہے کہ اگر کوئی شخص میرے آگے تین باتین پیش کریگا۔ تو مین ان مین سے ایک کو ضرور قبول کرونگا۔ عمرو نے کہا آپ پیش کرین آپ نے فرمایا ایک یہ ہے کہ تو کلمہ پڑھ اور مسلمان ہو جا۔ وہ بولا مجھے اسکی حاجت نہین۔ آپنے فرمایا دوسری بات یہ ہے کہ تو یہان سے لوٹ جا اور اس لشکر کو بھی واپس لیجا عمرو نے کہا کیا قریش کی عورتین نہ کہینگی اور عرب گیتون مین نہ گائینگے کہ مین لڑائی کے لیئے یہان آیا اور پچھلے پاؤن لوٹ گیا۔ اور جس قوم نے مجھے اپنا رئیس بنایا مینے اسکو رسوا کیا۔ جناب علیؑ نے کہا تیسری بات یہ ہے کہ تو گھوڑے سے اتر کر مجھ سے جنگ کر۔ عمرو نے کہا مین نہین چاہتا کہ تجھ ایسے بزرگ کو قتل کرون۔ جناب علیؑ نے فرمایا واللہ مین تجھے قتل کرنا چاہتا ہون۔ عمرو حمیت مین آکر گھوڑے سے کود پڑا اور اسکی کونچین کاٹ دین اور جناب علی کیطرف لپکا دونون ایک ساعت تک باہم لڑتے رہے عمرو نے ایک چوٹ کی آپنے اسے سپر سے روکا سپر کاٹ کر تلوار آپکے سر مین پہنچ گئی۔ جناب علی نے عمرو سے کہا تو تو عرب کا مشہور شہسوار ہے کیا تو لڑائی مین مجھے اکیلا کافی نہ تھا کہ تو دو مددگار بلائے ہین عمرو نے پیچھے پھر کر دیکھا آپنے اسکی دونو پنڈلیون پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ کٹ گئین اور غبار بلند ہو گیا جب کھل گیا تو لوگون نے دیکھا کہ آپ داڑھی پکڑے ہوئے اسکی چھاتی پر سوار ہین اور اسکا سر کاٹ رہے ہین۔ ایک روایت مین یون ہے کہ آپنے اسکے کندھے پر تلوار ماری اور اسکی

ایکطرف کا کندہا زمین پر گرا دیا آپنے اسکو اسی طرح سے مقتول چھوڑ کر اسکی بیٹی عسل پر پہنچکی بہا اسکو بہی مار ڈالا
انکی گھوڑی بہاگ گئی عکرمہ بن ابی جہل نے یہ دیکھکر اپنا نیزہ پہینکدیا اور بہاگ گیا ان [illegible] بہی
بہاگتا تہا وہ بہی سکے ساتہ بہاگ نکلا جناب علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]
عمرو کی ضرب کی وجہ سے انکے سر مین سے خون بہتا تہا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم [illegible]
لعمرو بن عبدود افضل من عبادة الثقلین یعنے علی کا عمرو بن عبدود کو قتل کرنا [illegible] کی
عبادت سے افضل ہے۔

عن جابر بن عبد اللہ قال فما شبہت قتل علی عمرو الا بما قص اللہ تعالی من قصۃ داؤد
علیہ السلام وجالوت حیث قال عز وجل فہزموہم باذن اللہ وقتل داؤد جالوت [illegible]
عبد اللہ کہتے ہین کہ حضرت علی کا عمرو کو قتل کرنا بالکل حضرت داؤد علیہ السلام اور جالوت کے قصے کے
مشابہ ہے جسکا کہ ذکر خدا نے اسطرح سے کیا ہے کہ وہ خدا کے حکم سے بہاگ گئے اور داؤد نے جالوت کو مار ڈالا

عن عبد اللہ بن مسعود قال کان یقرء وکفی اللہ المؤمنین القتال بعلی وکان اللہ قویا
عزیزا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسطرح سے پڑہا کرتے تہے کہ لڑائی مین مومنون کے لیے اللہ
نے علی کی وجہ سے کفایت کی اور اللہ غالب مہربان ہے۔

عن ابی الحسن المداینی قال لما قتل علی عمرو بن عبدود نعی الی اختہ فقالت من ذا الذی
اجترئ علیہ فقالوا علی بن ابی طالب فقالت کانت منیتہ علی ید کفو کریم [illegible]
من ہذا یا بنی عامر فانشأت ؎ لو کان قاتل عمرو غیر قاتلہ ٭ لکنت ابکی علیہ آخر الابد
لکن قاتلہ من لا یعاب بہ ۔ من کان یدعی قدیما بیضۃ البلد [illegible]
کرتے ہین کہ جب جناب علی نے عمرو بن عبدود کو مارا اور یہ خبر اسکی بہن کو پہونچی وہ پوچہنے لگی کہ
کسکا قابو چل گیا لوگون نے کہا علی بن ابی طالب کا کہنے لگے اسکی موت [illegible]
کے ہاتہ سے ہوئی ہے ۔ ای بنی عامر بیٹے کوئی اس سے زیادہ [illegible]
مرثیہ مین یہ شعر کہے ؎ اگر عمرو کا قاتل اسکے اس قاتل کے سوا کوئی [illegible]
اسپر رویا کرتی ۔ لیکن اسکا قاتل ایسا ہے کہ جس مین کوئی عیب نہین [illegible]
کا سردار پکارا جاتا ہے ٭ قال فضل اللہ بن روزبہان فی کشف الغمۃ [illegible]
ان علیا لما برز الی عمرو بن عبدود قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم برز الایمان کلہ الی
الکفر کلہ فضل اللہ بن روزبہان کشف الغمہ مین ناقل ہین کہ جمہور اہل سیر [illegible]

اور جب جناب امیر عمرو بن عبدود کے مقابلہ کے لیئے نکلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پورا ایمان پورے کفر کے
مقابلہ کو نکلا ہے +

غزوہ خیبر مین جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

ایک غزوہ خیبر ہے جو سنہ سات ہجری مین پیش آیا۔ اسوقت جناب علیؑ کی عمر اکتیس برس کی تہی۔ اس تمام قصہ کا خلاصہ
ابو محمد عبد الملک بن ہشام نے سیرۃ النبوۃ مین سلمہ بن الاکوع کیطرف مرفوع کرکے لکہا ہے وہ روایت کرتے ہین
کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رکاب سعادت مین خیبر کو چلے میرے چچا عامر صحابہ مین یہ رجز پڑہ رہے تھے
واللہ لو لا اللہ ما اهتدينا + ولا تصدقنا ولا صلينا + ونحن عن فضلك ما استغنينا + وثبت
الاقدام ان لاقينا + وانزل من سكينة علينا + یعنے اگر خدا ہمکو ہدایت نہ کرتا۔ نہ ہم صدقہ دیتے نہ
ہم نماز پڑہتے۔ ہم تیرے فضل سے مدد چاہتے ہین۔ پس جبکہ ہم دشمنون کے سامنے جائین۔ تو تو ہمارے
قدم ثابت رکہیو۔ اور تو ہمپر سکون اور تسلی نازل فرمائیو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے عرض
کیا گیا یہ عامر ہے آپنے فرمایا اے عامر اللہ تجہے مغفرت کرے۔ آپ خصوصیت سے جسکی نسبت دعا فرماتے وہ
ضرور شہید ہوجاتا تہا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر حضور ہمکو بہی عامر کے ساتہ اس دعا مین
حصہ دیتے تو کیا اچہا ہوتا۔ جب ہم خیبر مین پہونچ گئے مرحب یہودیون کا سردار قلعہ سے باہر نکلکر اپنی
تلوار ہلا ہلا کر یہ رجز پڑہ رہا تہا ؎ قد علمت خيبر اني مرحب   شاكي السلاح بطل مجرب تمام خیبر جانتا ہے
کہ مین مرحب ہون۔ آلات حرب مین شوکت والا ہون دلیر ہون تجربہ کار ہون۔ عامر رضی اللہ عنہ اسکے مقابلہ
کے لیئے میدان مین نکلے اور رجز کہنے لگے ؎ قد علمت خيبر اني عامر۔ شاكي السلاح بطل المغامر
تمام خیبر جانتا ہے مین عامر ہون۔ آلات حرب مین شوکت والا ہون دلیر ہون بے اندیشہ ہون۔ پس
عامر اور مرحب مین وار ہونیلگے مرحب کی تلوار عامر کے گہوڑے کو لگی وہ اچہلا کہ عامر کو گرادی۔ انکو اپنی تلوار سے لگ
گئی جس سے رگ ہفت اندام کٹ گئی۔ اس مین انکی جان گئی۔ بعض صحابی کہنے لگے عامر کا عمل باطل
ہوگیا ہے کیونکہ اپنے ہاتہ سے مارے گئے مین آنحضرت کے حضور مین روتا ہوا گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا
عامر کا عمل باطل ہوگیا ہے آپنے فرمایا کون کہتا ہے مینے کہا حضور کے بعض صحابی کہتے ہین آپنے فرمایا
بلکہ اسکے لیئے دو دفعہ کی شہادت کا اجر ہے۔ پہر حضرت نے مجہے جناب علی بن ابیطالب کے بلانیکو بہیجا
انکی آنکہین دکہتی تہین مین انکو لیکر آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم یہ علم آج ایک ایسے آدمی
کو دینگے کہ وہ اللہ اور اسکے رسول کو دوست رکہتا ہے۔ اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے دوست رکہتے ہین

حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھوں کو لگا یا۔ وہ اچھی ہوگئی آپ نے علم انکو دیا۔ مرحب قلعہ سے باہر نکلا۔ بنی
بڑائی ہانکنے لگا ؎ قد علمت خیبر انی مرحب + شاکی السلاح بطل مجرب۔ اذا اللیوث اقبلت تلھب
واحجمت عن صولۃ المجب۔ قلت حمای لا یقرب۔ اطعن احیانا وحینا اضرب۔ ان غلب الدھر
فانی اغلب۔ والقرن عندی بالدما مخضب یعنے تمام خیبر جانتا ہے مین مرحب ہون۔ آلات حرب مین
شوکت رکھنے والا ہون دلیر ہون تجربہ کار ہون۔ جبکہ معرکہ مین شیر دھاڑتے ہین۔ آگ کے شعلے بہڑکاتے ہین
مرحب کے حملے سے ہٹ جاتے ہین کہ بادشاہ کا حاجب ہے۔ ظاہر ہوگیا کہ میرے خوف سے کوئی نزدیک نہین آتا
کبھی مین نیزہ مارتا ہون اور کبھی تلوار۔ اگر تمام زمانہ مغلوب بھی ہوجائے تو بھی مین غالب ہون۔ میرے
سامنے حریف خون مین لتھڑا ہوا ہے۔ جناب علی نے اسکے مقابل مین یہ رجز بیان فرمائے ؎ انا الذی
سمتنی امی حیدرہ + ضرغام اجام ولیث قسورہ۔ عبل الذراعین شدید القصرہ + کلیث غابات
کریہ المنظرہ + اکیلکم بالسیف کیل السندرہ + اضربکم ضربا یبین الفقرہ + واترک القرن
بقاع جزرہ + اضرب بالسیف رقاب الکفرہ + ضرب غلام ماجد حزورہ + من یترک الحق یقوم
صغرہ + اقتل منکم سبعۃ او عشرہ + فکلھم اھل فسوق فجرہ + مین وہ ہون کہ میری مان
نے میرا نام حیدر رکھا ہے۔ بہادری کے بیشہ کا درندہ شیر ہون۔ قوی بازو اور سخت گردن والا
جیسے کہ ڈراونی صورت والا جنگل کا شیر۔ مین تلوار کے بڑے پیمانے سے تمہین ناپون گا۔ مین تمہین
ایک ایسی ضرب لگاؤنگا جس سے تمہاری پشت کا ایک ایک مہرہ جدا ہو جائیگا۔ مین نیزہ کو سخت زمین مین
گاڑتا ہون۔ مین تلوار سے کافرون کی گردن مارتا ہون۔ بزرگ قوم سکنے ورین بھرے ہوئے نوجوان
کی ضرب ہے۔ اسکے لیے جو حق کو چھوڑتا ہے اور ذلت پر ٹھیرتا ہے۔ مین ان مین سے سات یا دس آدمیون کو
قتل کرونگا جو سب فاسق و فاجر ہین۔ پہر جناب علیؑ نے ایک وار کیا اور مرحب کا سر کٹکر گر پڑا۔ اور خدا
نے انکے ہاتھ سے فتح عطا کی +

دوسری روایت مین ہے کہ جناب علی علم لیکر کودتے ہوئے رزمگاہ کو تشریف لے گئے مین انکی خبر معلوم کرنے
کو انکے پیچھے ہولیا۔ آپنے قلعہ کے نیچے پتھریلی زمین مین علم گاڑدیا۔ قلعہ سے ایک یہودی نے کہا آپ کون
ہین آپنے فرمایا مین علی بن ابی طالب ہون یہودی نے کہا تم بلندی پا نیوالے ہو موسیٰ علیہ السلام پہ
جہوٹ بات نازل نہین ہوئی جب تک کہ قلعہ فتح نہوا آپ وہان سے واپس نہ ہوئے۔ جناب رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام ابورافع رضی اللہ عنہ ناقل ہے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
علیؑ کو علم دیکر روانہ کیا تو ہم بھی انکے ساتھ ہولئے جب آپ قلعہ کے پاس پہونچے قلعہ والے نکلکر آپکے ساتھ

ؔ حاجب اس زمانہ مین بادشاہ سکندریہ کا لقب ہوا کرتا تہا۔

لڑنے لگا ایک یہودی نے آپکو چوٹ ماری آپنے ہاتھ سے سپر پھینکدی اور قلعہ کے دروازہ کو اٹھا کر سپر بنا لیا اور لڑتے رہے جبتک کہ خدانے انکو فتح دی پھر آپنے اسکو پھینکدیا ہم سات آدمی جن میں آٹھوان میں بھی شریک تھا اس دروازے کو لوٹنے لگے ہمنے نہایت زور مارا لیکن وہ ہم سے نہ لوٹ سکا۔ بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ خیبر کے دن ابوبکر نے علم اٹھایا مگر فتح نہ ہوا دوسرے دن حضرت عمر نے علم لیا مگر فتح نہوا۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم یہ علم ایسے آدمی کو دینگے کہ جب تک خدا اسکو فتح نہ دیگا وہ نہین لوٹیگا۔ جب حضرت صبح کی نماز پڑھ چکے تو علم طلب کیا اور جناب علی کو بلایا انکی آنکھین دکھتی تھین پھر حضرت نے علم انکے سپرد کیا۔ انھون خیبر کو فتح کیا۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہین کہ جب جناب علی قلعہ قموس کے قریب گئے خدا کے دشمن یہود انپر تیر اور پتھر پھینکنے لگے۔ آپنے انپر حملہ کیا یہانتک کہ آپ دروازہ کے نزدیک پہونچ گئے آپکا پاؤن پھسل گیا۔ وہان سے آپ غضبناک ہوکر دروازہ کی دہلیز کیطرف اترے اسکو اکھاڑ کر چالیس گز پس پشت ڈالدیا خدانے خیبر کو انکے ہاتھ پر فتح کردیا عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتا ہے کہ مجھے اسبات سے تو تعجب پیدا نہین ہوا کہ خدانے انکے ہاتھ سے خیبر کو فتح کیا بلکہ انکے قلعہ کے دروازہ اکھاڑنے اور چالیس گز پس پشت پھینکدینے سے تعجب ہوا۔ اور چالیس آدمیون نے اسکے اٹھانے مین طاقت آزمائی کی لیکن وہ نہ اٹھا سکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہونچی آپنے فرمایا اس ذات کی قسم ہے جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے کہ اسمین چالیس فرشتے انکے مددگار تھے۔

قال علی بن برهان الدين الحلبی الشافعی فی سيرة الحلبية ثم ان عليا ضرب مرحبا فترس فوقع السيف على الترس فقده وشق المغفر والحجر الذي تحته والعمامتين وفلق هامته حتى اخذ السيف في الاضراس علی بن برہان الدین حلبی الشافعی سیرۃ الحلبیہ مین لکھتے ہین کہ جناب امیر نے جب مرحب کو تلوار لگائی اسنے سپر پر لی تلوار سپر کو چیرتی ہوئی مغفر پر پہونچی اور مغفر کو پھاڑ کر اس پتھر کی ٹکیا کو کاٹ ڈالا جو اس مغفر کے نیچے تھی پھر اسکی دستار کو اور سر کو کاٹتی ہوئی دانتون مین پہونچ گئی +

واقعہ جمل مین جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

محمد بن یوسف الکنجی الشافعی کفایۃ الطالب مین لکھتے ہین کہ جناب امیر کی بیعت مہاجرین وانصار نے اسوقت کی جبکہ پانچ دن تک مدینہ مین مصریون نے جناب عثمان کو قتل کرکے غوغا برپا کر رکھا تھا۔ ابو بشیر قیس بن حرب نے علی کا نام لیا تھا رسول اللہ صلعم کے اصحاب بیعت کے لیے جناب امیر کی خدمت مین آتے جاتے تھے اور عرض کرتے تھے کہ لوگون کا امام کے بغیر چارہ نہین آپ انسے یہ فرماتے تھے تمھارے حالات مجھے دخل دینے کی ضرورت نہین جسے چاہو اختیار کرو مین راضی ہون لوگون نے کہا آپکے سوا ہم کسیکو نہین چاہتے اور نہ ہم آپ سے زیادہ اس بات کے لیے کسیکو حقدار جانتے ہین۔ آپنے فرمایا اگر ایسی ہی ضرورت ہے تو میری بیعت خفیہ طور سے نہین ہوسکتی بعض کہتے ہین کہ انکی یہ باتین آپکے گھر مین ہورہی تھین بعض کہتے ہین کہ بنی مبذول کے باغ مین یہ گفتگو ہورہی تھی۔ آپ مسجد مین تشریف لیگئے لوگ بیعت کرنے لگے سب سے اول طلحہ بن عبید اللہ نے بیعت کی انکا ہاتھ احد کی لڑائی مین ٹوٹ چکا تھا حبیب بن ذویب نے کہا انا للہ وانا الیہ

الیہ راجعون پڑہی ہی ٹوٹے ہوئے ہاتھ نے بیعت کی ہے یہ بیعت پوری ہوتے ہوئے نظر نہین آتی۔ پہر انکے
پیچہے زبیر بن العوام نے بیعت کی پہر حضرت عثمان کے چند رشتہ دارون کے سوا سب مہاجر اور انصار آپکی
بیعت سے مشرف ہوئے اور جن لوگون نے آپ کی بیعت نہین کی انکے نام یہ ہین۔ محمد بن بشیر بن النعمان
۔ رافع بن خدیج۔ فضالہ بن عبید۔ کعب بن عجرہ۔ صہیب بن حبان۔ اسامہ بن زید۔ آپکی بیعت ہجرت کے
پینتیسوین برس پانچوین ذی الحجہ کو جمعہ کے دن واقع ہوئی۔ نعمان بن بشیر جناب عثمان بن عفان کا
خون بہرا کرتہ جس مین کہ انکی بی بی نائلہ کی ترشی ہوئی اونگلیان ٹکی تہین۔ جو حضرت عثمانؓ کے
قتل کے وقت انکی بی بی نے اپنے ہاتھ کو بڑہا کر قاتل کی شمشیر کو انسے روکنا چاہا تہا اور کٹ گئی تہین۔
اپنے ساتھ لیکر شام کو معاویہ کے پاس چلا گیا۔ اور طلحہ و زبیر بہی بیعت سے چار مہینے کے بعد مکہ معظمہ مین
چلے گئے جناب علی نے تمام شہرون مین عامل بہیجدیے اور عثمان رضی اللہ عنہ کے عمال کو واپس بلا
بہیجا اور معاویہ کے بلانیکے لیئے اس مضمون کا خط لکہا۔ یہ خط امیر المومنین علی کیطرف سے معاویہ کیطرف ہے
کہ اگرچہ عثمان صاحب قرابت اور حقدار تہے مین بہی ذو قرابت اور صاحب حق ہون۔ خدا یتعالی نے
مہاجرین اور انصار کی مشورت سے لوگون کی حکومت میرے گلے مین ڈالی ہے دوسرے لوگون نے بہی
انہین کی رای کی پیروی کی ہے جو کچہ کہ انکو بہلا معلوم ہوا اوسپر انہون نے عمل کیا اور جس بات سے انکو کراہت
معلوم ہوئی اسکو چہوڑ دیا تم بہت جلدی میرے پاس چلے آؤ مینے تمام عاملون کیطرف لکہہ بہیجا ہے کہ
میرا عہد انکے ساتھ ہرگز نہین ہے جو بات کہ میری گلے پڑی ہے مین بہی انکے گلے مین وہی ڈالنا چاہتا
ہون اور اس سے مین اپنے دین اور امانت کو خریدنا چاہتا ہون۔ مجہے اس سے ہرگز چارہ نہین۔ تم
میرا خط دیکہتے ہی اپنے چند شریف دوستون کے ساتھ میرے پاس چلے آؤ جسوقت آپ اس خط کو
لکہکر فارغ ہوئے مغیرہ بن شعبہ آپکی خدمت مین حاضر ہوئے۔ اور کہنے لگے یا امیر المومنین یہ خط کیسا
ہے۔ آپنے فرمایا مینے معاویہ کو لکہا ہے اور انکو اپنے پاس بلایا ہے۔ قاصد کے ہاتہہ بہیجنا چاہتا
ہون مغیرہ نے کہا یا امیر المومنین اگر آپ قبول فرماوین تو مین آپ کو ایک نصیحت کرنا چاہتا ہون
آپنے فرمایا بیان کرو۔ مغیرہ نے عرض کیا معاویہ کے سوا آپسے کوئی بگڑ نہین سکتا۔ اسکے قبضہ مین
شام کا ملک ہے۔ اور وہ حضرت عثمانؓ کا ابن عم اور انکا عامل ہے۔ آپ مناسب سمجہین تو اسکو کسی ایسے
عہدکی بابت کہلا بہیجین کہ وہ آپ کی اطاعت کرے۔ جب آپکے پاؤن خوب جم جائین پہر جو آپ
کی رائے ہو سو کرین۔ جناب امیرؑ نے فرمایا مجہے اس بات سے خدا یتعالے کا حکم روکتا ہے۔ کہ تو گمراہ کرنے
والون کو اپنا دوست مت بنا خدا کی قسم ہے پروردگار مجہکو ہرگز مددگار بنتا ہوا نہین دیکہے گا۔

بلکہ جس امر پر کہ مین ہون اسی کیطرف مین اسکو کہینچون گا۔ اگر اس نے مان لیا بہتر۔ ورنہ خدا کے پاس میرا اور اسکا
انصاف ہو جائیگا۔ مغیرہ آپکے پاس سے اٹہا اور کہنے لگا آج آپ ٹہیرے رہین اور کل تک صبر کرین مین کل
آپکے پاس آؤنگا یہ دیکہا جائیگا کہ کیا کرنا چاہیے دوسرے دن مغیرہ نے کہا کہ یا امیر المومنین کل جو کچہ کہ مینے
عرض کیا تہا سو کیا تہا مانا آپنے اسے نہین مانا تہا جب مین رات کو سونے کے لیے لیٹا تو خیال کیا کہ آپ ہی
کی راے ٹہیک ہے آپنے جو کچہ کہ لکہا ہے معاویہ کیطرف بہیجدین اگر وہ آپکے پاس چلے آئے تو بہتر ورنہ آپ انکو معزول
کردین کیونکہ یہ بات شوکت کے مناسب ہے آپنے فرمایا انشاء اللہ تعالی مین ایسا ہی کرونگا یہ کہکر مغیرہ آپکے
پاس سے چلا گیا ابن عباس کہتے ہین جب لوگ بیعت کر چکے مین جناب امیر کیخدمت مین گیا دیکہا مغیرہ خلوت مین
جناب امیر علیہ السلام باتین کر رہا ہے جب وہ چلا گیا مینے جناب امیر سے عرض کیا مغیرہ آپسے کیا کہتا تہا۔
آپ نے فرمایا مغیرہ کل میرے پاس آکر کہنے لگا کہ آپ حضرت عثمان کے عمال معاویہ اور عمرو بن عاص کو عہدے
سے معزول نکرین جب تک کہ لوگون کی شورش فرو ہو جاے پہر ان مین سے جسے چاہین آپ معزول کرین مینے
اس سے انکار کیا اور یہ کہا کہ مین دین مین ہرگز سستی نہین کر سکتا۔ پہر کہنے لگا کہ آپ جسکو چاہین معزول
کرین لیکن معاویہ کو برقرار رہنے دین کیونکہ شام کے لوگ اسکے مطیع ہین اور اسکے کہنے پر عمل کرتے ہین
اور صاحب جرات ہے اور اسکے قائم رکہنے مین آپکے لیے قوی حجت ہے کہ جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے
اپنے عہد خلافت مین اسکو حاکم شام بنایا ہے۔ مینے کہا خدا کی قسم ہے وہ لوگ دو دن بہی اسکی مدد نہین
کر سکتے مغیرہ میرے پاس سے اٹہکر چلا گیا مجہے معلوم تہا کہ وہ اپنے ذہن مین ضرور یہ خیال کرتا ہے کہ میری راے
ٹہیک نہین۔ اب پہر لوٹ کر آیا تہا اور کہتا تہا مینے پہلی مرتبہ آپکو جو کچہ مشورہ دیا تہا۔ آپنے میری راے سے
مخالفت کی تہی مینے یہ خیال کیا کہ جو آپکی راے مین آیا ہے آپ وہی کرینگے اب مین بہی آپکی راے کے
ساتہہ اتفاق کرتا ہون آپ جسکو چاہین معزول کرین اور جسکو چاہین متولی بنائیں۔ اللہ تعالی آپکے لیے
کفایت کرنیوالا ہے۔ یہ امر شوکت کے مناسب ہے۔ ابن عباس کہتے ہین کہ مینے جناب امیر سے عرض کیا مغیرہ
نے پہلی مرتبہ آپسے بطور نصیحت کہا تہا۔ دوسری مرتبہ دہوکا دیا ہے۔ آپنے فرمایا پہلے مرتبہ اسنے مجہے کیونکر
نصیحت کی تہی مینے عرض کیا معاویہ اور اسکے دوست صاحب دنیا ہین جب آپ انکو انکے عمل پر قائم رہنے
دینگے تو وہ آپکے حال کے متعرض نہین ہونگے اور جبکہ آپ انکو معزول کرینگے تو وہ یہ کہین گے کہ جناب امیر نے
ہمارے خلیفہ کو قتل کر کے خلافت کو بغیر حق کے لے لیا ہے اور شام کے لوگون کو آپکی طرف سے بگاڑ دینگے اسکا
سوا مین طلحہ اور زبیر سے بہی مطمئن نہین کہ وہ بہی آپسے بگڑے ہوئے ہین میرا مشورہ یہی ہے کہ آپ
معاویہ کو معزول نکرین جبتک وہ بیعت کرے تو آپ اسکو اسکی جگہہ سے اکہاڑ سکتے ہین جناب امیر نے فرمایا

مین تلوار کے سوا اور کسی چیز سے اسے جواب نہین دونگا مینے عرض کیا یا امیر المومنین آپ بہادر آدمی ہین لیکن
لڑائی مین آپ کی رائی ٹھیک نہین آپنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا ہی کہ لڑائی فریب کی ہی
آپ نے فرمایا سچ ہے مینے کہا اگر آپ میرا کہنا مانین تو مین انکے آنے کے بعد ان سے آپکی حسب رضا ایسا
معاملہ کرونگا کہ وہ پیچھے پھر کر نہ دیکھہ سکین گے اور آپ پر بھی کوئی الزام وارد نہ ہوگا۔ آپنے فرمایا ای ابن
عباس مین تیرے اور معاویہ کے بھروسہ پر نہین۔ پھر مینے عرض کیا اچھا آپ میری دوسری بات مانین
اور دروازہ بند کرکے اپنے گھر مین بیٹھہ رہین۔ عرب کے تمام لوگ دوڑ دھوپ کرینگے آپکے سوا کسی کو
خلافت کا حقدار نہین پائین گے آپ ان لوگون سے لڑائی نکرین ورنہ حضرت عثمان کا خون آپکے سر تھوپ دین
گے۔ آپنے انکار کیا اور فرمایا تم میرا خط لیکر شام کو چلے جاؤ مین تمکو وہان کا حاکم کرتا ہون۔ ابن عباس
نے کہا میرے نزدیک یہ رائے ٹھیک نہین۔ معاویہ بنی امیہ مین سے ہے۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ابن عم
اور عامل ہے۔ مین ہرگز اسے مطمئن نہین۔ وہ عثمان کے بدلے میری گردن مار دیگا۔ اور اگر اس سے زیادہ
میرے حق مین احسان کریگا تو مجھے قید کرلیگا اور آپ کی قرابت کی وجہ سے ضرور مجھہ پر تشدد کرے گا
جب اس نے مجھہ پر ہاتھہ ڈالا تو گویا آپ پر ہاتھہ ڈالا آپ اپنے خط کو کسی دوسرے کے ہاتھہ اسکے پاس
بھیجدین اور اسے یہان بلالین دیکھیے وہ کیا جواب دیتا ہے جناب امیر علیہ السلام نے سبرۃ الجہنی کو
خط دیکر معاویہ کے پاس بھیجا۔ جب انہون نے معاویہ کو خط دیا تو معاویہ نے پڑھکر تین مہینے تک کوئی اسکا جواب
نہ دیا۔ جب حضرت عثمانؓ کی شہادت کو پورے تین مہینے کا عرصہ گذر چکا تو ماہ صفر کے آخری دنون مین
معاویہ نے بنی عبس کا ایک آدمی بلایا اور اسکو ایک سادہ خط دیکر کہا۔ کہ تو مدینہ مین دنکو داخل ہوجیو
اور لوگون کے سامنے جناب امیر کو یہ طومار دیدیجیو اسنے مدینہ مین پہونچکر جناب امیر کو طومار دیدیا۔
آپنے جب اسکو کھولا تو بالکل سادہ پایا آپنے اس سے فرمایا تیرے پیچھے شام کے باشندون کا کیا حال
ہے قاصد نے عرض کیا یا امیر المومنین اگر آپ مجھے امان عطا فرمائین تو مین عرض کرسکتا ہون
آپنے فرمایا قاصد کبھی قتل نہین کیا جاتا وہ کہنے لگا مین اپنے پیچھے ایک ایسی قوم کو چھوڑ آیا ہون جو
یہ کہتے تھے کہ ہم قصاص کے بغیر کسی طرح سے راضی نہین ہونگے مینے ساٹھہ ہزار آدمی کو حضرت عثمان کی
کرتے کے نیچے روتے ہوئے چھوڑا ہے اور وہ قمیص دمشق کی مسجد کے منبر پر رکھا ہوا ہے اس مین حضرت
عثمان کی بیوی نائلہ کی انگلیان بھی لگی ہوئی ہین جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کیا وہ مجھہ سے عثمان کے
خون کے طلبگار ہین عثمان کے قاتلون کو خدا خراب کرے۔ خدا جس امر کا ارادہ کرتا ہے اسکو اسکی
حد تک پہونچاتا ہے عبسی نے کہا مجھے امان ہے۔ آپنے فرمایا جلد جا تجھے امان ہے۔ وہ وہان سے اٹھکر

چلا گیا۔ لوگ باہم گفتگو کرنے لگے اس کہتے اور ڈرتے کہ قاصد کو ایسی باتین کرنا کیا مناسب تہا۔ واللہ اگر امیر المومنین
اسکو امان نہ عطا فرماتے ہم اسکو ضرور قتل کر ڈالتے۔ پہر جناب امیر علیہ السلام نے اہل شام کے ساتھ لڑائی کا سامان
کیا۔ اور محمد بن حنفیہ کو علم دیا۔ اور عبداللہ بن عباسؓ کو میمنہ کی فوج اور عمرو بن سلمہ کو میسرہ اور ابو لیلے عامر
ابن الجراح کو لشکر کا مقدمہ سپرد کیا۔ قثم بن عباسؓ کو اپنے پیچھے مدینہ کا حاکم بنایا اور عراق مین جناب عثمان
کے حاکم قیس بن سعد کو اور کوفہ مین ابو موسی اشعری کو لکھ بہیجا کہ اہل شام کی لڑائی پر لوگون کو آمادہ کرین
اہل مدینہ سے فرمایا خدا تعالی کی محبت کے پورا کرنے مین تمہاری امیر کو ہر طرح سے عصمت حاصل ہے تم اسکی
اطاعت کرو اور اپنے دلکو غم اور غصہ مین نہ ڈالو اور اس سے سرکش نہ بنجاؤ۔ شاید پروردگار تمہاری پریشانی
کو جمعیت سے بدل دے اور اس خرابی کے بدلے کہ اس قوم نے تمہارے حق مین سوچ رکہی ہے تمہین نیکی پہنچائے
جناب امیر علیہ السلام لشکر کو شام کیطرف لیجانیکا تہیہ فرما رہے تہے کہ طلحہ اور زبیر اور ام المومنین عائشہ
کے برخلاف ہو جانیکی خبر ملی اور معلوم ہوا کہ وہ بصرہ کیطرف جانا چاہتے ہین۔ اسکا سبب یہ ہوا کہ جب طلحہ
اور زبیر مدینہ سے مکہ مین چلے آئے جناب ام المومنین حضرت عائشہ نے جو ایام حج کیوجہ سے مکہ مین فروکش
تہین انسے پوچہا کہ مدینہ طیبہ مین کیا ہو رہا ہے۔ دونون صاحبون نے عرض کیا ہم دونون لوگون کے غوغا
کی وجہ سے مدینہ سے بہاگ آئے ہین وہان کے لوگ نہ حق کو پہچانتے ہین اور نہ باطل سے پرہیز کرتے ہین۔
اور نہ ایسے امور سے آپنے انکو باز رکہتے ہین۔ ام المومنین نے کہا اس غوغا کے فرو کرنے کے لئے ہمکو چڑہائی
کرنا چاہیے طلحہ اور زبیر نے کہا یہ ہم سے کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیا ہم بہی شام کو چلے جائین اور معاویہ سے جا
ملین۔ ابو عامر انہین دنون مین جناب عثمان کے قتل کے بعد بصرہ سے مکہ مین آیا ہوا تہا۔ کہنے لگا تمکو
شام مین جانیکی ضرورت نہین وہان معاویہ کافی ہے۔ تمکو بصرہ مین جانا چاہیے۔ مجہے وہان رسوخ حاصل
ہے اور بصرہ کے لوگ طلحہ کیطرف گرویدہ ہین۔ اور ہم مین طلحہ لائق بہی ہین۔ بصرہ کیطرف جانیکے لیئے سب
کی رائے قرار پائی جناب ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بہی انکے ساتہ جانیکو آمادہ ہوئین عبداللہ
بن عمر کو بہی ہمراہی کے لیے کہا گیا مگر انہون نے انکار کیا اور کہا کہ مین مدینہ والون کے ساتہ ہون جو کچہ
وہ کرینگے مین بہی وہی کرونگا۔ اسلیے وہ مکہ مین ٹہیرے رہے۔ جناب ام المومنین حفصہؓ نے بہی انکے ساتہ
چلنے کا ارادہ کیا۔ لیکن انکے بہائی عبداللہ بن عمر نے انکو روک لیا۔ یعلے بن منبہ نے جو یمین مین حضرت عثمان
کا عامل تہا اور انکے قتل کے بعد مکہ مین آیا ہوا تہا ایک ہزار درہم اور سات سو اونٹ انکے پاس بہیجدیے
اور مکہ مین منادی کرادی کہ ام المومنین عائشہؓ و طلحہؓ اور زبیر بصرہ کو جانیوالے ہین جو شخص دین کی
عزت کے لیئے لڑنا اور حضرت عثمان کے خون کا بدلا لینا چاہتا ہے اور اسکے پاس سامان اور سواری نہو

وہ ہمارے پاس آجائے۔ چھہ سو شتر سوار اور ایک ہزار پیادہ باشندگان مکہ اور مدینہ کے انکے ساتھ ہولئے
انکے سوا اور بھی لوگ انکے ہمراہ ہوگئے جنکی تعداد تین ہزار کے قریب پہونچ گئی۔ یعلے بن منبہ نے جناب
ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی سواری کو ایک اونٹ دیا جسکا نام عسکر تھا۔ دو سو دینار کے بدلے اس
کو خریدا تھا اس اونٹ کی نسبت بعض یہ روایت کرتے ہین کہ عرینہ کے ایک آدمی کے پاس تھا۔ وہ بیان
کرتا ہے کہ مین ایک روز اس اونٹ پر سوار تھا کہ مجھے والیا ابن الخباب ملا۔ اور کہنے لگا۔ تو اس اونٹ
کو بیچے گا۔ مینے کہا ہان مین بیچتا ہون۔ اس نے قیمت پوچھی مینے ہزار درہم بتائی اس نے کہا تو دیوانہ
تو نہین مینے کہا کیون۔ مین خدا کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ مین اسپر سوار ہو کر کسی کے پیچھے نہین دوڑا
کہ مینے اسے نہ پالیا ہو۔ اور میرا کسینے . . . پیچھا نہین کیا کہ مین اس سے گم نہ ہوگیا ہون۔ اس نے کہا
تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ہم یہ اونٹ کس کے لیے مانگتے ہین۔ ہم اسے جناب ام المومنینؓ کی سواری کیواسطے
مانگتے ہین۔ تو مینے کہا تم بلا قیمت لیلو۔ وہ کہنے لگا نہین بلکہ تو میرے ساتھ ایک آدمی کے پاس چل
وہ تجھے ایک ناقہ اور درہم دیدیگا۔ مین اسکے ساتھ گیا انہون مجھے چھہ سو درہم اور ایک اونٹنی اسکے
عوض عطا کی۔ ام الفضل حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی عبد اللہ بن عباس کی والدہ ماجدہ نے جہینہ
کے بدوؤن مین سے ایک آدمی کو اجرت دیکر جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین اس خبر کے پہونچانیکو بھیجا
کہ ام المومنینؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ بصرہ کی طرف گئی ہین۔ پھر جناب ام المومنینؓ نے مکہ سے برآمد ہو کر منزل
کیطرف کوچ کیا۔ جب نماز کا وقت آیا مروان بن الحکم اذان کہکر طلحہؓ و زبیرؓ کے پاس گیا اسوقت اندونو
کے بیٹے انکے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگا تم دونون مین سے مین کس ایک کو امیر ہونیکا سلام
کہون اور نماز کا اذ ن کس سے لون عبد اللہ بن الزبیرؓ نے کہا میرے باپ سے اور محمد بن طلحہؓ نے کہا میرے
باپ سے یہ بات جناب ام المومنین عائشہ تک پہونچی انہون نے مروان سے کہلا بھیجا کیا تو ہماری بات کو
بگاڑنا چاہتا ہے۔ عبد الرحمن بن عتاب نماز پڑہائین معاذ بن جبل کہتے ہین کہ اگر مروان ظفریاب
ہوجاتا تو ضرور ہم آپس مین لڑ مرتے۔ نہ زبیر طلحہ کو اور نہ طلحہ زبیر کو چھوڑنے والا تھا جناب ام المومنینؓ
کے ساتھ اور امہات المومنین بھی انکے وداع کرنے کے واسطے مکہ سے ذات عرق تک نکلی تھین
اسلام کیحالت پر رونے لگین اور انکے ساتھ تمام لوگ رونے لگے۔ اس دن سے زیادہ کوئی رونے
کا دن نہین دیکھا گیا اسلیئے اسکا نام یوم النحیب کہا گیا۔ پھر وہ لوگ بصرہ کو نکلے اور جناب امیر علیہ
السلام اپنے لشکر لیکر ربیع الاول ۳۶ھ سنہ چھتیس ہجری کی آخری تاریخون مین شام کے قصد پر مدینہ
سے باہر نکلے۔ آپ ابھی روانگی مین تھے کہ ام الفضل کے قاصد نے پہونچکر خبر دی کہ طلحہ و زبیر اور ام

المومنین عائشہ بگڑ کر مکہ سے بصرہ کو چلی گئی ہین۔ جب آپکو یہ خبر ملی اکابر اہل مدینہ کو بلا کر آپنے انکے سامنے
خطبہ پڑہا اور خدا کی حمد وثنا کے بعد بیان فرمایا کہ سیئات کا انجام بخیر نہین ہوتا جب تک کہ خدا اسکی ہدایتی
نکرے پس تم خدا کی مدد کرو خدا تمہاری مدد کریگا اور تمہارے سب کام اچھے کر دیگا۔ جناب علیؑ نے یہ
فرماکر شام کیطرف سے اعراض فرمایا اور بصرہ کی طرف روانہ ہوئے تا کہ طلحہ و زبیر کے بصرہ مین پہونچنے سے
پہلے رستے مین انکو جالین اور انکو واپس کر لائین یا ان سے جنگ کرین۔ جب آپ ربذہ مین پہونچے تو آپ
کو خبر ملی کہ وہ بصرہ کی میدان سے بڑہ گئے ہین۔ علقمہ بن وقاص اللیثی کہتا ہے کہ جب اہل بصرہ طلحہ اور زبیر
سے بیعت کر چکے تو مین طلحہ سے ملا اکثر مین انسے علیحدہ ملنا اچھا سمجھتا تہا دیکھا کہ اکثر وہ اپنی داڑہی کو پکڑی
ہوئے خلوت مین متفکر بیٹھے رہتے ہین مینے انسے کہا یا ابا محمد مین آپکو ہمیشہ خلوت مین شگفتہ پایا کرتا
تہا اب دیکھتا ہون کہ آپ اپنی داڑہی کو پکڑے ہوئے متفکر بیٹھے رہتے ہین اگر کوئی بری بات تمہارے
پیش آئی ہے تو کوئی نیک امر اختیار کر لو۔ مجہ سے کہنے لگے کہ حضرت عثمان کے حق مین مجہ سے خطا ہو چکی ہے
جسکی توبہ مین سوا اسکے نہین جانتا کہ انکے خون کے طلب مین میرا خون بہایا جائے۔ مینے کہا آپ اپنے بیٹے
محمد کو واپس بہیجدین آپکی زمین ہے اور عیال بہی ہے اگر آپ پر کوئی حادثہ وارد ہو تو وہ آپکے بعد آپکی زمین
اور عیال کی خبر گیری کر سکے کہنے لگے شاید وہ تیری بات مان لے۔ مینے محمد کے پاس جا کر کہا کہ اگر کوئی
حادثہ تیرے باپ پر نازل ہو اور تو زندہ رہے تو تو اسکی زمین اور عیال کی خبر گیری کر سکتا ہے اس نے کہا مین اپنے
باپ سے سوائے واپسی کے لیئے طلب نہین کر سکتا۔ روایت ہے کہ طلحہ ان دنون مین کہا کرتے تہے کہ ہم قبل سے
اکثر اس فتنہ کے باتین کیا کرتے تہے انکے دوستون مین سے کسی نے کہا آپ اسکا نام فتنہ رکہتے ہین اور
خود اس مین پڑتے بہی ہین۔ کہنے لگے مجہ پر سخت افسوس ہے۔ کبہی ہم فتحیاب بہی ہوئے ہین اور کبہی نہین
بہی ہوئے مگر کبہی ایسا واقعہ پیش نہین آیا کہ مینے اس مین اپنے قدم دہرنے کی جگہہ کو نہ معلوم کر لیا ہو
مگر مین اس معاملہ مین نہین جانتا کہ مقبل ہون یا مدبر۔ شہاب ابن طارق کہتا ہے کہ جناب امیر جنگ جمل کے
لیئے تشریف لائے اور ربذہ مین فروکش ہوئے آپ کے لشکر مین میرا ایک رفیق تہا مین اسکے ملنے کے لیئے گیا اور
جناب امیر علیہ السلام کی تشریف آوری کی وجہ پوچھی اس نے بیان کیا کہ طلحہ اور زبیر اور جناب ام المومنین
عائشہ حضرت امیر سے برخلاف ہو کر بصرہ کیطرف چلی گئی ہین اور وہ لڑنے پر آمادہ ہین۔ مینے اپنے جی مین
کہا۔ اگر مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوار مین اور جناب ام المومنینؓ کے ساتہ جنگ کرون تو
یہ ایک امر گران معلوم ہوتا ہے اور اگر جناب امیر علیہ السلام کے ساتہ جنگ کرون تو یہ بہی مشکل ہے کیونکہ
وہ سب مومنون سے اولی ہین۔ اسی اثنا مین مین اپنے دوست کے پاس سے اٹہکر جناب امیرؑ کے خدمت مین گیا

اور سلام عرض کیا۔ آپنے سلام کا جواب ارشاد فرمایا مین آپکے پاس بیٹھ گیا۔ آپنے میری جانب متوجہ
ہو کر ان لوگون کا تمام تذکرہ بیان فرمایا جب آپ اس قصہ کو بیان کر چکے تو آپنے نماز کا حکم دیا اور ہمارے
ساتھ ظہر کی نماز ادا کی پہر کوٹ کر بیٹھ گئے جناب حسن علیہ السلام اٹھکر انکے سامنے جا بیٹھے اور کہرو کر کہنے
لگے مینے آپ سے عرض کیا تھا مگر آپنے نہ مانا مینے پہر عرض کیا تھا۔ اب یہ دیکھیے کہ آپ کل کیسے تنگ موقع
مین لڑینگے اور کوئی آپ کا مددگار نہ ہوگا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا کہو تو سہی کیا بات ہے تم ہمیشہ لڑکیون کی
طرح سے روتے ہو۔ تمنے کیا ایسی بات کہی تہی کہ جسکی نسبت تمہارا زعم ہے کہ مینے اسے نہین مانا جناب
حسنؑ نے عرض کیا جب لوگون نے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے گہر کو گہیر رکہا تہا تو مینے عرض کیا تہا
کہ آپ یہان سے کسی سمت کو چل دین جب یہ لوگ جناب عثمان کو قتل کرینگے تو ضرور آپ کو ڈہونڈینگے
اور آپ کی بیعت کرینگے۔ لیکن آپنے نہ کیا۔ پہر جب حضرت عثمان شہید ہو گئے اور لوگ آپ سے بیعت
کرنے کو آئے مینے عرض کیا کہ جب تک آپکے پاس تمام عرب کے قاصد نہ آجائین آپ بیعت نہ لین۔ پہر
جب طلحہ و زبیر بیعت کے لیے آئے تو مینے کہا کہ آپ انکا کہنا نہ مانین اگر تمام امت اجماع کرے تو آپ
بیعت قبول کرین اور اگر اختلاف واقع ہو تو آپ قضای الٰہی پر راضی رہین۔ جناب امیر علیہ السلام
نے کہا واللہ مین کفتار نہین بننا چاہتا کہ جب آدمی اسکے بہٹ مین گہستا ہے تو اسکو حیران کرکے اسکی
پاؤن مین رسے ڈالتا ہے اور زیاب زیاب پکار کر اسکی نسین کاٹ دیتا ہے تیرا باپ تو مدبر کو مقبل سے
اور عاصی کو مطیع اور مخالف کو فرمان پذیر سے لڑاتا ہے پہر خدا جو چاہے سو کرے پہر جناب امیرؑ نے ربذہ
مین طلحہ و زبیر کیطرف خط لکہا۔ کہ ای طلحہ اور اے زبیر تم بخوبی جانتے ہو۔ کہ جب تک لوگون نے
میری بیعت کا ارادہ نہین کیا مینے بہی انکا قصد نہین کیا۔ تم دونون کسی کے رعب سے دبکر بیعت
نہین کی اے زبیر تو تو شہسوار قریش ہے اور اے طلحہ تو تو شیخ المہاجرین ہے۔ قبل اسکے کہ تم اس
بات مین پڑتے اسکا چہوڑ دینا تمہارے لیے زیبا تہا۔ عثمانؓ کے بیٹے موجود ہین وہ عثمان کے ولی ہین
اور انکے خون کا مطالبہ کر سکتے ہین تم دونون مہاجرین مین سے ہو۔ تم اپنی والدہ کو گہر سے باہر
کہینچ لائے ہو جس مین کہ خدا نے انکو قرار سے بیٹہی رہنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تمہارے لیے کافی
ہو والسلام۔ اور جناب ام المومنین عائشہؓ کو یہ خط علیحدہ لکہا کہ آپ کو اپنے گہر سے ایسے امر
کی طلب کے لیے باہر نکلنا زیبا تہا۔ جو آپ کی شان کے مناسب ہوتا۔ اسپر آپکا یہ زعم ہے کہ اصلاح
بین الناس کے سوا آپ کی اور کوئی مراد نہین۔ بہلا آپ یہ تو بیان کرین کہ عورتون کو لشکر کی
سپہ سالاری سے کیا سروکار ہے۔ آپ اپنے زعم مین جناب عثمانؓ کے خون کا مطالبہ کرتی ہین

عثمان بنی امیہ مین سی تہے آپ بنی تمیم مین سی ہین جسنے کہ آپ کو اس امر کے لیئے گہر سے باہر نکالا ہے اور اسپر
برانگیختہ کیا ہے وہ ایک بہاری گناہ کا مرتکب ہوا ہے۔ آپ خدا سے ڈرین اور اپنے گہر کو لوٹ جائین
اور ستر کا لحاظ رکہین۔ پہر جناب امیر علیہ السلام نے محمد بن ابی بکر اور محمد بن جعفر کو اہل کوفہ کیطرف خط
دیکر روانہ کیا اور اس مین لکہا کہ مینے تمکو سب شہرون کے باشندون مین سے انتخاب کیا ہے اور جو امر
کہ اسوقت حادث ہوا ہے اسکے لیے مینے تمہاری طرف توجہ کی ہے پس تم خدا کے دین کے اعوان اور
انصار بنو۔ اور ہماری ساتہہ آمادہ ہو جاؤ۔ شاید کہ اس امت مین پہر اصلاح عود کر آئے اور ہم لوگ
ایک دوسرے کے بہائی بنجائین تو دونون محمد کوفہ کیطرف روانہ ہوئے۔ اور جناب امیر لوگون مین خطبہ پڑہنے
کو کہڑے ہوئے اور ارشاد کیا کہ پروردگار نے اسلام کی وجہ سی ہمین عزت دی ہے اور ہمارا قدر بلند
کیا ہے اور ذلت اور باہمی نفرت اور عداوت کے بعد اسی کی وجہ سے ایک دوسرے کا بہائی بنایا ہے پس
جب تک کہ خدا نے چاہا لوگ اسپر چلتے رہے اسلام انکا دین اور حق انکا مذہب اور قرآن انکا پیشوا رہا
یہانتک کہ یہ ان لوگون کے ہاتہہ مین آپہنسا جنکو کہ شیطان نے بہلایا ہے اور وہ ضرور اس
امت کو بہلانیوالا ہے جسطرح سے اس امت سی پہلی امتون مین پہوٹ پڑی ہے اس امت مین
بہی ضرور پڑیگی۔ ہونیوالے شر سے ہم خدا کی پناہ مانگتے ہین (اسکو دوبارہ کر) فرمایا ہونیوالی بات ضرور
ہو کر رہے گی اور عنقریب یہ امت تہتر فرقون مین بٹ جائیگی جن میں ایک کے سوا سب جہنمی ہونگے پس
تم اپنے دین کی تکریم کرو اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو اپنا شعار بناؤ۔ اور انہین کی سنت کا
اتباع کرو۔ اور جو مشکل کہ پیش آئے تمکو اس مین قرآن کیطرف رجوع کرو۔ جو کچہ کہ قرآن جتلائے اسے
مانو اور جس سے انکار کرے اسے چہوڑ دو اور اسپر خوش رہو کہ اللہ تمہارا رب اور اسلام تمہارا دین اور
محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمہاری نبی ہین اور قرآن کے منصف اور پیشوا ہونے پر رضی رہو۔ پہر آپ
ربذہ سی ذی قار کی طرف روانہ ہوئے اور دونو محمد کوفہ مین پہونچ گئے ابو موسی کو خط دیا انہون نے
سب کے سامنے پڑہا اور کچہ جواب نہ دیا۔ رات کو ذوی الحجہ کے لوگ اکٹھے ہو کر ابو موسے کے پاس
گئے اور پوچہا کہ روانہ ہونے کی نسبت تمہاری کیا راے ہے ابو موسی نے کہا آج تو نہین ہین کل
اپنی راے بیان کرونگا۔ دوسرے روز ابو موسی نے منبر پر چڑہکر بیان کیا کہ دو امر ہین ایک آخرت
کے واسطے گہر مین بیٹہے رہنا۔ اور دوسرا دنیا کے واسطے گہر سے باہر نکلنا جوان دونون مین آسان
سمجہو اسے اختیار کرو پس لوگون مین سی ان دونون محمدون کے ساتہہ کوئی چلنے کے لیئے
.. آمادہ نہ ہوا۔ اور وہ دونون غصہ مین آکر ابو موسی سے سخت و سست کہنے لگے ابو موسی نے کہا

کہ ابھی تک عثمان کی بیعت میری اور تمہارے آقا کے گلے مین پڑی ہوئی ہے اگر لڑائی سے چارہ نہین توجب
تک کہ عثمان کے قاتلون سے جہان کہین کہ ہون فراغت حاصل نہو جائے۔ کوئی نہین لڑسکتا۔ دونون محمد وہان
سے جناب امیرؑ کی خدمت مین واپس چلے آئے اور ساری خبر بیان کی۔ آپنے اشتر سے فرمایا تو ہماری طرف
سے ابوموسی کے پاس جا اور اسکی بات پر اعتراض وارد کر تیری راے کے سوا ابوموسی کوفہ کے عمل پر نہین رہ
سکتا جناب حسن کو بہی اپنے ساتھ لیجا اور اس فساد کی اصلاح کر جناب حسن اور اشتر ایسے وقت مین کوفہ مین
پہونچے کہ اسوقت لوگ مسجد مین جمع تھے اور ابوموسی انہین خطبہ سنا رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ای
لوگو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وہی لوگ ہین جو شرفیاب صحبت ہوئی ہین پس وہی لوگ ان
لوگون سے کہ جنکو شرف صحبت حاصل نہین ہوا خدا اور رسول کا زیادہ علم رکہنے والے ہین۔ تم کو نصیحت
کرنا ہمارا فرض ہے یہ فتنہ سخت ہے۔ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عنقریب ایک فتنہ
پیدا ہونیوالا ہے کہ بیٹھا ہوا کہڑے ہوئے سے اور کہڑا ہوا چلنے والے سے اور چلنیوالا سوار سے بہتر ہوگا
خداتعالی نے ہمکو ایک دوسرے کا بہائی بنایا ہے اور ہمارا خون اور مال ایکدوسرے پر حرام کیا ہے
جناب حسن علیہ السلام نے کہڑے ہوکر ابوموسی سے فرمایا ای بوڑہے تیری مان مرے ہمارے عمل سے علیحدہ
ہوجا۔ ابوموسی نے عرض کیا آپ آج کی شب مجھے مہلت دین۔ جناب حسن علیہ السلام نے منبر پر چڑہکر
خطبہ ارشاد کیا اے لوگو۔ تم اپنے امیر کی دعوت مانو اور اپنی بہائیون کیطرف دوڑو۔ امیرالمومنین
فرماتے ہین مین ان دو راہون مین سے ایک راہ پر نکلا ہون یا ظالم ہون یا مظلوم اگر مظلوم ہوا تو جو شخص میری مدد کریگا خدا
تعالی اسکی مدد کریگا۔ اور اگر ظالم ہون تو مجھے پکڑیگا۔ خدا کی قسم ہے طلحہ وزبیر وہ ہین جنہون نے
سب سے پہلے مجہسے بیعت کی ہے اور وہی سب سے پہلے لڑائی کے لیے نکلے ہین آیا مینے کسی کے مال
مین ہاتہہ ڈالا ہے یا خدا کے کسی حکم کو بدلا ہے۔ پس تم جلدی کرو۔ اور اچھی بات کو مانو۔ اور بری بات
سے بچو۔ عمار بن یاسر نے بہی یہی گفتگو کی۔ امام بخاری جامع صحیح مین ابی مریم عبداللہ بن زیاد سے روایت
کرتے ہین کہ جب طلحہ وزبیر اور ام المومنین عائشہ بصرہ کیطرف چلی گئی جناب امیرؑ نے عمار بن یاسر اور
اپنے فرزند ارجمند حسن علیہ السلام کو کوفہ مین ہمارے پاس بہیجا جناب حسن نے منبر پر چڑہکر اور عمار بن یاسر
نے منبر کے نیچے کہڑے ہوکر بیان کیا کہ جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ بصرہ کو چلی گئی ہین۔ خدا
کی قسم ہے وہ دنیا و آخرت مین تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہین خدا نے اسوقت تمکو امتحان
مین ڈالا ہے کہ تم علی کی اطاعت کرتے ہو یا ام المومنینؓ کی اور ہر اشتر ہر ایک قبیلہ اور جماعت کو دعوت
کرنے لگے۔ لوگ بہی انکی دعوت کو پذیرا کرنے لگے۔ ہند بن عمر نے کہڑے ہوکر اپنی قوم سے کہا امیرالمومنین

نے ہمکو بلایا ہے اور اپنے فرزند ارجمند کو بہیجا ہے۔ تمکو انکی بات پذیرا کرنی چاہیئے۔ اور انکے حکم کو
ماننا چاہیئے اور اپنی راے سے مدد دینا چاہیئے تم انکے ساتہہ جلد چلو حجر بن عدی نے کہا ای لوگو امیر المومنین
کی دعوت کو قبول کرو تم سبکدوش ہو یا زیر بار جس حالت مین ہو دوڑ کر چلو۔ تم سب مین سے اول مین روانگی کا
فرمان پذیر ہون جناب حسنؑ نے فرمایا اب ہم روانہ ہوتے ہین جو شخص خشکی کی رستہ سے آنا چاہتا ہو وہ ہمارے ساتہہ چلے
ورنہ دریا کی راہ سے ہماری پیش پہونچ جاے نو ہزار آدمی خشکی کے رستے سے انکے ہمراہ ہو لیئے اور دو ہزار
آٹہہ سو ذی قارین دریا کی رستہ سے جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین پہونچے آپنے عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ عنہ جیسے بزرگوار صاحبون کے ساتہہ انکی ملاقات کی اور آؤ بہگت کرکے فرمایا۔ اے کوفہ والو
تمنے عجم کے بادشاہون کو قتل کیا ہے اور انکے جتہوں کو توڑ پہوڑ کر انکی میراث چہین لی ہے۔ ہم نے تم کو
اسلیئے بلایا ہے کہ تم ہمارے اور ہمارے اہل بصرہ کے بہائی بندون کے درمیان گواہ بنے رہو۔ اگر وہ لوٹ
جائین تو یہی ہماری مراد ہے۔ اور اگر وہ ہٹ کرینگے تو ہم ان سے مدارا پیش آئینگے یہانتک کہ وہ ہمپر
ظلم شروع کرین مین کوئی رفع فساد کے واسطے اصلاح کی بات انپر صرف کرنے سے باقی نہین چہوڑونگا
پہر آپنے قعقاع رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اہل بصرہ کے پاس جانیکا حکم دیا۔ قعقاع آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے صحابہ کرام مین سے تہے ان سے جناب امیرؑ نے فرمایا تم جاکر طلحہ و زبیر کو خدا سے ڈراؤ اور ان دونون
کو الفت اور جماعت کیطرف دعوت کرو اور فرقت اور مباینت کی برائی جتلاؤ۔ تمہاری جیسا آدمی خود
جانتا ہے کہ ایسی معاملات مین کیا کرنا چاہیئے۔ قعقاع بصرہ مین پہونچے اور اول جناب ام المومنینؓ کی خدمت
مین گیئے اور سلام کے بعد عرض کیا اے مادر مہربان اس شہر مین آپکی تشریف آوری کا کیا باعث ہے
جناب ام المومنینؓ نے فرمایا۔ میرے بیٹے میرا آنا صرف لوگون مین اصلاح قائم کرنے کے لیے ہوا ہے قعقاع
نے کہا آپ طلحہ و زبیر کو میرے پاس بلا دین تاکہ مین آپکے مواجہ مین انسے گفتگو کرون جناب ام المومنینؓ نے
انکو بلا بہیجا جب وہ خدمت مین حاضر ہوئے قعقاع نے ان سے کہا مینے جناب ام المومنینؓ سے تشریف آوری
کا باعث پوچہا تہا۔ آپنے فرمایا کہ میرا آنا صرف لوگون مین اصلاح پیدا کرنے کے لیئے ہوا ہے۔ آپ دونو
صاحب بیان کرین کہ آپ اس امر مین متابع ہین یا کہ مخالف دونو صاحبون نے کہا ہم متابع ہین قعقاع
نے کہا اب آپ بیان کرین کہ اصلاح کی کیا صورت ہے خدا کی قسم ہے اگر تمنے ہمکو ہمین جتا دیا تو البتہ ہم
اصلاح کر لینگے ہین اور اگر آپ نے انکار کیا تو کوئی صورت پیدا نہ ہو سکے گی دونون نے کہا جناب
عثمانؓ کے قاتل دیدیئے جائین قعقاع نے کہا یہ اسوقت نہین ہو سکتا میری راے مین آتا ہے کہ اس
وقت یہ بہڑکتی ہوئی آگ بجہادی جاے تاکہ مسلمانون کا خون زمین پر نہ گرنے اس کے

[illegible] اور کوئی دوسرا علاج نہین تھا اگر تمنے انکار کیا تو کام بگڑ جائیگا۔ اور اس سے اعراض کرنا علامت شر اور مال کے تلف ہوجانے کا باعث ہوگا۔ تم لوگون کو عافیت پہونچا و خدا تمھین عافیت روزی کریگا تم نیکی کی کنجیان بنو اور بلا کو ست چھیڑو تا کہ تمھین اور ہمین آپس مین نہ لڑوا دے۔ دونون کہنے لگے تمنے ٹھیک کہا ہے۔ اگر یہ معاملہ آپ جیسے شخص کے رای پر چل نکلا تو درست ہوجائیگا۔ قعقاع وہان سے واپس چلے آئے اور جناب امیرؑ سے عرض کیا۔ آپ بہت خوش ہوئے۔ تمام لوگ صلح پر مطلع ہوگئے۔ جسکو کہ برا معلوم ہوتا تھا برا معلوم ہوا۔ اور جسنے خوش ہونا تھا خوش ہوگیا تمام عرب کی قاصد بصرہ سے جناب امیر کی خدمت مین حاضر ہوگئے تا کہ اپنے اہل کوفہ کے بھائیون کی رائے سے واقفیت حاصل کرین کوفہ والون نے بھی ان سے بیان کیا کہ صلح کے سوائے کوئی دوسرا خیال ہمارے دل مین نہین۔ پھر جناب امیرؑ خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور حمد و ثنا کے بعد جاہلیت کا اور اسکی برائیون کا ذکر کیا پھر آپنے ارشاد کیا کہ مین کل یہان سے کوچ کرنے والا ہون جسنے کہ عثمان کے قتل پر اعانت کی ہو وہ ہمارے ساتھ نہ چلے۔ ذی قار مین جناب عثمان کے قاتلون مین سے دو ہزار آدمی جناب امیرؑ کے لشکر مین موجود تھے رات کو باہم مشورت کرنے لگی انکے رئیس عبداللہ بن سبا جو ابن السودا کے نام سے بھی مشہور ہے ان سے کہنے لگا تمھاری عزت اسی مین ہے کہ تم لوگون مین ملے رہو اور جناب علی کا ساتھ نہ چھوڑو جب صبح ہو تو تم لوگون مین ملکے لڑنے لگیو جو لوگ کہ تمھارے ساتھ ہونگے وہ بھی ناچار ہوکر لڑ پڑینگے جب جنگ چھڑ جائے تو تمنے تماشا دیکھنا کہ کیا ہوتا ہے وہ لوگ عبداللہ بن سبا کی رای پر متفرق ہوگئے صبحکو جناب امیرؑ قبیلہ بنی عبد القیس کے پاس جا اترے اور وہان سے بصرہ کا ارادہ کیا۔ اعور بن سنان المنقری جناب امیر علیہ السلام سے کہنے لگا یا امیر المومنینؑ آپ بصرہ کی طرف کیون تشریف لائے ہین۔ آپنے فرمایا مین لوگون مین صلاح قائم کرنے کے لیئے اور اس آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلہ کو بجھانے کے لیئے آیا ہون شاید میری وجہ سے پروردگار اس امت کے تفرقہ کو دور کر دے اور جمعیت عطا فرمائے اور یہ لوگ لڑائی کو چھوڑ دین۔ اعور بن سنان نے کہا اگر ان لوگون نے ہماری کہنے کو نہ مانا آپنے فرمایا ہم انکا پیچھا چھوڑ دینگے جس طرح سے کہ وہ ہمکو چھوڑ دینگے وہ کہنے لگا اگر انہون نے ہمین نہ چھوڑا۔ آپنے فرمایا اگر وہ ہمکو نہ چھوڑین گے تو ہم انکو اپنی جان سے زور کے ساتھ ہٹائینگے۔ اسنے کہا آیا کوئی نظیر انپر قائم ہوسکتی ہے۔ آپنے فرمایا ہان (اس جگہ معلوم ہوتا ہے کہ اصل کتاب سے کچھ عبارت رہگئی ہے واللہ اعلم ۱۲ مترجم) پھر ابو سلام کھڑا ہوکر کہنے لگا امیر المومنین آپ اس قوم کے ساتھ جنگ کی تاخیر کرنے مین کوئی حجت مد نظر رکھتے ہین آپ نے فرمایا ہان۔ جب کسی شی مین کچھ حکم نہ پایا جائے تو اس مین اس امر پر حکم کیا جاتا ہے جو احتیاط کے

مناسب ہو اور جس مین نفع عام ہو۔ وہ کہنے لگا پہر ہمارا اور انکا کیا حال ہونیوالا ہے آپنے فرمایا مین امید کرتا
ہون کہ جو کوئی ہم مین سے اور ان مین سے قتل ہوگا اگر اسکا دل خدا کے ساتہہ خالص ہے تو وہ جنت مین داخل
ہوگا۔ پہر طلحہ اور زبیر اور جناب ام المومنین عائشہؓ بصرہ سے روانہ ہو کر قصر ابن زیاد کے پاس پہونچی جناب امیرؑ
کا لشکر بہی وہان پر اتنے فاصلے سے ٹہیرا ہوا تہا کہ یہ انکو اور وہ انکو دیکہہ سکتے تہے تین دن تک وہان پر
ٹہیرے رہے سوا صلح کے اور کوئی امر مدنظر نہ تہا۔ اور باہم خط و کتابت جاری تہے۔ اور ان دونون
لشکرون کا ملنا جمادی الآخر کے نصف ۳۶ھ اڑتیس ہجری کو ہوا جناب امیرؑ اپنے لشکر مین خطبہ پڑہنے
کو کہڑے ہوے اور فرمایا اے لوگو۔ تم اپنے ہاتہہ اور زبان کو ان لوگون سے روک رکہو جو شخص آج کے دن
دشمنی کریگا وہی کل دشمن قرار دیا جائیگا۔ ادہر جناب ام المومنینؓ ازد کے قبیلہ کے پاس فروکش ہوئین
ان دنون مین سبرہ بن سجان قوم ازد کا رئیس تہا۔ کعب بن سوار اسکو کہنے لگا جبکہ یہ دونو لشکر
ایک دوسرے کے آمنے سامنے اتری ہین تو اب انکا بند رہنا غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ دونون لشکر
لہراتے ہوئے دو دریا ہین۔ تم میری بات مانو اور تم انکے درمیان مت گہسو۔ اپنی قوم کو بہی ان سے
بچا رکہو۔ مجہے خوف ہی مبادا صلح نہ ہو۔ اور جنگ چہڑ جائے یہ دونو بہائی ہین اگر باہم راضی ہو گئے
تو بہی اور اگر نہ ہوئے تو بہی کل ہم انپر حکم ٹہیرینگے۔ کعب جاہلیت مین نصرانی تہے۔ سبرہ نے ان سے کہا مجہے
ڈر ہے کہ تجہ مین نصرانیت کا کچہ بقیہ نہ رہگیا ہو۔ تو مجہے یہ کہتا ہے کہ اصلاح بین الناس سے غائب رہون
اور جناب ام المومنینؓ اور طلحہ اور زبیر کی مدد نکرون جبکہ ان لوگون نے صلح کا ارادہ کیا ہے۔ خدا کی قسم
ہے مین ہرگز ایسا نہین کرونگا۔ خباب بن راشد تمیم اور عدی اور کفل اور بنی عبد مناۃ اور بنی الیاس کے
پنج قبائل کی جمعیت کے ساتہ اور ابو الحرباء بنی تمیم اور بنی عمر کے گروہ کے ساتہہ اور ہلال بن وکیع حنظلہ
کی قوم کے ساتہہ اور سبرہ بن سجان قبیلہ ازد کے ساتہ اور ساجع بن مسعود السلمی بنی سلیم کے ساتہہ اور
زفر بن الحارث بنی عامر کے ساتہ اور غطفان بن شبع بنی بکر کے ساتہ اور حارث بن راشد بنی ناجیہ کے
ساتہہ اور ذو الاحمر حمیری یمن کے لوگون کے ساتہ جناب ام المومنین کے لشکر مین حاضر تہے۔ پس بنی
مضر اپنے بہائی بندون مضر کے قریب اور ربیعہ اپنے رشتہ دارون ربیعہ کے نزدیک اور اہل یمن اہل
یمن کے پاس جو جناب امیر علیہ السلام کے لشکر مین تہے اترے جناب امیرؑ کے لشکر کی تعداد بیس ہزار کے قریب
اور طلحہ و زبیر کی فوج کی تعداد تیس ہزار کے قریب تہی ان دونون لشکر کے فروکش ہونے کے تیسری شب کو
عبداللہ بن عباسؓ کی زبانی جناب امیرؑ نے طلحہ و زبیر کو اور طلحہ و زبیر نے جناب امیر کو سلام کہلا بہیجا۔ اور باہم
صلح کے لیئے قاصد آمد و شد کرنے لگے اور صلح کی بات دونون گروہون مین شائع ہو گئی لوگ نہایت

بہی خوش ہوئے اور صلح پر مطلع ہونے سے شب کو ایسی خوشی سے سوئے کہ ویسے کبہی نہین سوئے تہے قاتلان
عثمانؓ نے جب لوگون کی باہمی خط وکتابت کو دیکہا اور صلح کی قرارداد پر مطلع ہوئے نہایت پریشانی
مین پڑگئے اور تمام رات باہم مشورت کرتے رہے آخر انکی رای نے لڑائی کے فتنہ اٹہانے پر اتفاق کیا
ابہی رات کا اندہیرا باقی تہا کہ انہون طلحہ وزبیر کے لشکر پر شبخون مارا ۔ اعیان دونون کے لشکر مین
سے مضر ابہی ہم قوم مضر پر اور ربیعہ ربیعہ پر اسیطرح سے ہر قبیلہ والے اپنے قبیلہ کے لوگون پر جو جناب امیرؑ
کے لشکر مین تہے اٹہہ پڑے اور لڑائی برپا ہوگئی ۔ لوگ حیران تہے کہ یہ کیا معاملہ ہے طلحہ وزبیر کے میمنہ
پر عبدالرحمن بن الحارث اور میسرہ پر عبدالرحمن بن عتاب قائم ہوگئے اور خود طلحہ وزبیر قلب مین جا
ٹہیرے اور پوچہنے لگے لڑائی یک بیک کیون چہڑگئی ہے لوگون نے جواب دیا اسکی وجہ ہمین نہین معلوم
یارون کی چہاؤنی ہی تہی کہ ہمپر تلوارین پڑنے لگین طلحہ وزبیر کہنے لگے تاوقتیکہ ہم انکو قتل نکرین
علی ہماری بات نہین مانینگے ۔ ادہر جناب امیرؑ بہی اپنے اصحاب کے ساتہہ اُٹہہ کہڑے ہوئے اور پوچہنے لگے
یہ لڑائی کیونکر شروع ہوئی سائبہ نے عرض کیا کہ جب تک کہ ہم پہ خیمے نہین گرادیے ہمکو نہین معلوم
ہوا کہ کیا ہورہا ہے ۔ پہر ہم بہی سوار ہوگئے ۔ اور جنگ شروع ہوگئی جناب امیرؑ نے فرمایا جبتک کہ طلحہ
وزبیر قتل نہ ہوجائین وہ ہماری اطاعت کرنیوالے نہین کعب بن سوار جناب ام المومنین کیخدمت
مین جاکر کہنے لگے اے مادر مہربان آپ سوار ہوجائین لڑائی چہڑگئی ہے لوگ صلح سے انحراف
کرگئے ہین ۔ انکو ایک ہودج مین سوار کرایا گیا اور ہودج کی چارطرف کو زرہ سے چہپا دیا جناب امیرؑ
نے اپنی فوج مین آواز بلند پکار کر ارشاد کیا ۔ اے لوگو مین تمکو خدا کی قسم دیکر کہتا ہون کہ کسی
بہاگتے ہوئے کا پیچہا مت کرنا اور زخمیونکا لباس مت اتارنا ۔ اور لونڈی اور غلام مت بنانا اور
کسیکے سلاح اور سامان اور کپڑون کو مت لوٹنا ۔ پہر آپنے آسمان کی طرف ہاتہہ اٹہاکر جناب
الٰہی مین عرض کیا الٰہی تو دانا ہے کہ طلحہ وزبیر نے مجہسے بیعت کرکے لڑائی کی ہے تو جسطرح سے
چاہے اور جس چیز کے ساتہہ چاہے ان دونو سے میرے حق مین ہر طرح سے کفایت کر ۔ جناب امیر آن
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سواری خاصہ کی خچر شہبا نامی پر سوار تہے صرف قمیص پہنے اور ردا
اوڑہے اور عمامہ باندہے ۔ نہ ہتہیار بندہ بکتر کچہہ بہی لگائے ہوئے نہین تہے جب جنگ جہڑ گئی تو نکل
آئی آپ دونو صفون کے درمیان مین جاکہڑے ہوئے اور میدان مین نکلکر زبیر رضی اللہ عنہ کو باواز
بلند پکار کر فرمایا زبیر بن العوام کہان ہین انکو چاہیئے کہ میرے پاس آئین لوگون نے عرض کیا یا امیر
المومنین آپ اس حالت مین زبیر کو بلاتے ہین باوجود یکہ آپ بخوبی جانتے ہین کہ وہ قریش کے بہادر

شہسوار ہین جناب امیرؑ نے فرمایا وہ میرا کچہ نہین کر سکتے پہر آپنے پکار کر فرمایا زبیر کہان ہین میری پاس چلے
آئین زبیر اپنے لشکر سے نکلکر جناب امیر علیہ السلام کے پاس آئے اور اسقدر قریب آ کہڑے ہوے کہ دونون
کے گہوڑون کی گردنین باہم مل گئین اور ان مین فرق نہین معلوم ہوتا تہا جناب امیر علیہ السلام نے
ان سے فرمایا۔ اے زبیر تجہے اس فعل پر کسنے ابہارا ہے زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا عثمان رضؓ کے خون
کا بدلا لینے نے آپنے فرمایا اگر تم اور تمہارے ساتہی انصاف کرین تو خود تمنے انکو قتل
کیا ہے لیکن مین تمسے خدا کی قسم دیکر پوچہتا ہون کیا تمکو یاد ہے کہ جب تمسے جناب رسول کریم صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا اے زبیر کیا تو علی سے محبت رکہتا ہے تمنے عرض کیا تہا یہ تو میرے ماموں کے
بیٹے ہین مین کیون انسے محبت نہ رکہون آنحضرت نے فرمایا تہا عنقریب تو اسپر خروج کریگا اور
تو اسکے حق مین ظلم کریگا۔ زبیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے بیشک ایسا ہی ہوا ہے۔ پہر جناب امیرؑ نے فرمایا
مین دوبارہ قسم دیکر تمسے اس روز کا تذکرہ کرتا ہون جبکہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
بنی غنم کی طرف سے تشریف لا رہے تہے اور تم بہی حضرت کے ساتہ تہے۔ آپنے تمہارا ہاتہ پکڑا
تہا اور تم نے منہ پہیر کر اور حضرت کو دیکہکر سلام عرض کیا تہا حضرت مجہے دیکہکر اور مین حضرت
کو دیکہکر ہنسنے لگے تہے تمنے میری نسبت کہا تہا ابن ابیطالب دل لگی نہین چہوڑتے۔ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا اے زبیر تم انکو یون نہ کہو وہ دل لگی نہین کرتے عنقریب تم
انپر خروج کروگے اور تم انکے حق مین ظالم ہوگے۔ زبیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے خدا گواہ ہے یہ امر یہی
ہوا ہے۔ لیکن مین اسکو بہول گیا تہا۔ اب کہ آپنے یاد دلایا ہے مین ابہی واپس چلا جاتا ہون اگر
آپنے اس سے پہلے یہ تذکرہ کیا ہوتا تو مین ہرگز خروج نہ کرتا۔ یہ دیکہو مین جناب سرور کائنات
صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کی تصدیق کرتا ہون۔ یہ کہکر زبیر وہان سے لوٹ پڑے جناب ام المومنین رضؓ
نے ان سے کہا اے زبیر تمہارے بعد فوج کا کیا حال ہوگا۔ زبیر نے عرض کیا کہ مین کبہی شرک مین اور اسلام
مین کسی موقف مین حاضر نہین ہوا کہ مجہے اسکی نسبت پوری بصیرت حاصل نہ ہوگئی ہو۔ مین آجکے دن
اپنے معاملہ مین شک رکہتا ہون قریب ہے کہ مین اپنے قدم رکہنے کی جگہہ نہ دیکہون۔ پہر صف چیر کر
مکہ کے رستہ کو روانہ ہو گئے اور بنی تمیم کی قوم مین جا اترے۔ عمرو بن جرموز المجاشعی نے انکی پہمانی کی اور
وادی سباع کیطرف انکے ساتہ ہو لیا دیکہا کہ وہ نماز پڑہ رہے ہین غفلت کی حالت مین دہوکا دیکر انکو
قتل کر ڈالا۔ انکی تلوار اور انگوٹہی لیکر جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین فتح کی مبارکباد دینے کیلئے
حاضر ہوا اور حضرت کو جناب زبیر کے قتل سے آگاہ کیا۔ آپنے اس سے فرمایا مین تجہے دوزخ کی بشارت

بشارت دیتا ہون یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابن صفیہ کا قاتل دوزخی ہوگا ابن جرموز کہنے
لگا انا للہ وانا الیہ راجعون عجب معاملہ ہے کہ اگر ہم آپکے ساتھ لڑین تو بھی ہم دوزخی بنین اور اگر آپکی طرف
سے لڑین تو بھی دوزخی بنین آپنے فرمایا ابن صفیہ کے واسطے پیشتر سے یہ پیشین گوئی ہو چکی ہے طلحہ رضی
اللہ عنہ کی نسبت اہل علم کہتے ہین کہ جناب امیرؑ نے انکو بھی میدان مین بلایا اور اپنی فضیلت اور سبقت کو
حقوق انکو جتائی جس طرح زبیر واپس چلے آئے تھے وہ بھی واپس چلے آئے۔ اور فوج سے علحدہ ہوگئے
مروان ابن الحکم جو انہین کے گروہ مین تھا اوس نے انکے پاؤن پر تیر مارا۔ یحیے بن سعید کہتے ہین کہ جمل
کے دن مینے طلحہ رضی اللہ عنہ کو یہ شعر پڑھتے سنا ندمت ندامۃ الکسعی لما + شریت رضی بنی جرم
بر غمی + یعنے مجھے کسعی کی ندامت جیسی ندامت حاصل ہوئی۔ جبکہ مینے اپنے علی الرغم بنی جرم کی رضا
کو پیدا کرنا اپنے اوپر گوارا کر لیا۔ کہتے ہین کہ جب انکو تیر لگا اور ان کا پاؤن زخمی ہوگیا قعقاع رضی
اللہ عنہ ان سے کہنے لگے اب آپ نہیں اور کے طلبگار تھے اس سے اعراض کر چکے ہین آپ خیمہ کے اندر گھس
جائیں انکے پاؤن سے خون جاری تھا اور کہتے تھے ای پروردگار عثمانؓ کے بدلے تو میری جان کو لیلے
تاکہ تو مجھ سے راضی ہو جائے جب انکا موزہ خون سے بھر گیا۔ اپنے غلام سے کہنے لگے تو میرے پیچھے سوار
ہو جا اور مجھے گرنے سے تھام لے میرے لئے ایسا مکان خرید کہ مین اس مین اتر پڑون آپ اسی حال سے بصرہ
مین پہونچے اور بصرہ کے ایک ویرانہ مین ایک گھر مین جا اترے اور انتقال کر گئے ذکر ہے کہ جناب امیر علیہ
السلام کے اصحاب مین سے ایک شخص انکے پاس سے ہوکر گذرا طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تو کون
ہے اس نے کہا مین جناب امیرؑ کے اصحاب مین سے ہون کہنے لگے جلد اپنا ہاتھ بڑھا کہ مین تیرے ہاتھ
پر بیعت کرون مجھے خوف ہے کہ مین مر جاؤن اور میری گردن مین خلیفہ وقت کی بیعت نہ ہو جب وہ وفات
پاگئے۔ تو بصرہ کے بعد بنی سعد کی قبرستان مین دفن ہوئے۔ اسکے بعد طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کے لشکر
مین ہل چل پڑ گئی اور بہت جلد بھاگ گئے جناب امیر علیہ السلام کی فوج کے لوگ جناب ام المومنینؓ
کی سواری کے اونٹ تک پہونچ گئے جب بھاگنے والون نے دیکھا کہ لشکر کے لوگ جمل کے پاس پہونچ
گئے ہین جس طرح سے کہ وہ پہلے ثابت قدم ہوکر لڑ رہے تھے اسی طرح سے یکدل ہوکر لوٹ پڑے اور
دونون لشکر کے لوگ باہم خلط ملط ہوگئے اس واقعہ سے کوئی واقعہ بڑا یا برابر نہ اس سے پہلے اور نہ
پیچھے روایت ہوا ہے اور نہ ہوگا اور نہ کوئی ایسا واقعہ ذکر کیا گیا ہے جس مین کہ اسقدر لوگون کے ہاتھ
پاؤن کٹکر ڈھیر کے ڈھیر لگ جانیکا ذکر کیا گیا ہو تمام روز یہی کیفیت رہی جب تک کہ فریقین سے بے
تعداد بہادر جمل کے گرد نہ مارے گئے روایت ہے کہ جمل کی مہار ستر آدمیون نے پکڑی ہوئی تھی ان مین سے

ایک بہی باقی نہ بچا بلکہ سب بارے گئے ان مین سے محمد بن طلحہ بہی تہے کہ جمل کی مہار پکڑ کر حملہ پر حملہ کرتے تہے اور جسپر کبہی حملہ کرتے تو حم لاینصرون پڑہ لیتے انہون نے یہ شعار جناب امیر علیہ السلام کے اصحاب کا اختیار کیا ہوا تہا وہ لوگ حملہ کرنے کیوقت اکثر اس آیت کو پڑہا کرتے تہے جناب امیر علیہ السلام نے حکم دیا ہوا تہا کہ محمد بن طلحہ کو کوئی شخص قتل نکرے اور نہ انکو ایذا پہونچائی اور زندہ پکڑلی شریح بن اوفی العبسی نے انپر حملہ کیا محمد بن طلحہ نے حم لاینصرون پڑہکر اسکے حملہ کو روکا شریح نے انکو نیزہ مارا جس سے وہ جان سے گذر گئے محمد بن طلحہ بڑے زاہد اور عابد مشہور تہے اور کثرت صلوۃ کی وجہ سے سجاد کہے جاتے تہے۔ اپنے والد بزرگوار کی اطاعت کیوجہ سے لڑائی مین کام آئے تہے۔ انکی نسبت انکے قاتل شریح بن اوفی العبسی کا قول ہے ؎ وہ تکلیف دینے والا نہین تہا۔ آنکہون نے ایسا مسلمان کم دیکہا ہے سوا اسکی اور کسی امر پر نہین مارا گیا کہ علی کا تابع نہین تہا۔ اور جو کوئی حق کا تابع نہو آخر کار ندامت اٹھاتا ہے مجھے اس نے حم پڑہکر سنائی باوجودیکہ میرا نیزہ زخم لگانیوالا تہا۔ آیا حم پیشدستی کے آگے پڑہی جاسکتی ہے۔ مینے اسکی قمیص گریبان کو نیزہ سے پہاڑ ڈالا وہ تڑپتا ہوا ہاتہون کے بل اور مونہہ کے بل زمین پر گرگیا۔ انکے قتل کے بعد جمل کی مہار کو عمرو بن الاشرف نے تہاما جو شخص اسکے قریب جاتا تہا اوسکو وہ تلوار سے درخت کے پتے کیطرح زمین پر جہاڑ دیتا تہا۔ حارث بن زہیر الاسدی یہ کہتا ہوا اسکی طرف بڑہا ؎ یا امنا یا خیر ام نعلم۔ اما ترین کم شجاع تکلم۔ و تجتلی ہامۃ والمعصم ای ہماری ماں اور سب سے اچہی ماں تم نہین دیکہتی ہو کہ کس قدر تمہاری بہادر بیٹے زخمی ہوئے ہین۔ اور کس قدر سر اور ہاتہ کٹکر گرگئے ہین پہر دونون باہم وار کرنے لگے اور ایکدوسرے کے زخم سے ہلاک ہوگئے۔ بہادرون نے جمل کے گرد گہیرا ڈال لیا جو شخص کہ جمل کی مہار پکڑتا تہا قتل ہوجاتا تہا اور مہار پکڑتے وقت اپنی حسب و نسب کا بیان کرتا تہا۔ اور کہتا تہا کہ مین فلان شخص ہون اور میرا باپ فلان شخص تہا جب عبداللہ بن الزبیر کی نوبت پہونچی تو مہار پکڑکر چپکے کہڑے ہوگئے جناب ام المومنین نے فرمایا اے شخص تو اپنی حسب نسب کو کیون بیان نہین کرتا۔ عبداللہ عرض کرنے لگے آپکا اور آپ کی بہن کا بیٹا ہون فرمانے لگین کیا تو عبداللہ ہے افسوس کیا اسما میری بہن تمہین رو جائیگی۔ اتنے مین اشتر آ پہونچا اور دونون مین لڑائی شروع ہوگئی اشتر نے انکے سر پر چوٹ ماری جس سے خفیف سا زخم آگیا پہر دونون دست و گریبان ہوکر کشتی کرنے لگے یہانتک کہ دونون زمین پر گرگئے ابن زبیر اپنے ساتھیون سے کہنے لگے مجہکو اور مالک اشتر کو مار ڈالو لیکن وہ پہچان نہین سکتے تہے کہ مالک کونسا ہے اور عبداللہ کونسا ہے اگر وہ مالک کو پہچان لیتے تو ضرور مار ڈالتے پہر دونون ایک دوسرے سے جدا ہوگئے اشتر کہا کرتے تہے جمل کے روز مجہے ایک بہادرون کی جماعت کا سامنا ہوا

لیکن جو مجھے ابن الزبیر اور عبدالرحمن بن عتاب کے ساتھ جنگ کرنے مین وقت پیش آئی وہ کسی سے پیش نہ مین
آئی - مینے اکثر ہیبت ناک بہادر دل ثابت سینہ والون کا سامنا کیا ہے مگر قریب تھا کہ مین ان دونون سے
نجات نہ پاتا مین اپنے دل مین کہتا تھا کاش میرا ان سے سامنا نہ ہوتا - اس روز کے ایسے ایسے واقعات کثرت
سے روایت ہوئے ہین دونون لشکرون مین سے جمل کے گرد جسقدر لوگ مارے گئے انکا شمار مشکل ہے
اور جسقدر کہ ہاتھ اور بازو کٹکٹ کر گر گئے تھے انکی گنتی ہی نہین تھی جناب امیر علیہ السلام یہ دیکھکر چلائے
کہ اونٹ کے پاؤن کاٹ ڈالو جب لوگون نے اسکے پاؤن کاٹنے کا ارادہ کیا اور متفرق ہو کر دوڑے
بجیر بن دلجۃ الکلبی نے جلدی سے دوڑکر اسکی ٹانگ کاٹ ڈالی اور وہ ایک پہلو کے بل زمین پر گر گیا
گرتے ہوئے ایسی ہولناک آواز نکالی کہ کبھی سننے مین نہین آئی تھی جب اسکا ہودج زمین پر گرا تو
ایک سخت شور برپا ہو گیا - تیرون کے لگنے کی کثرت سے ہودج خارپشت کی نظیر بنا ہوا تھا لوگون نے
اسکے ارد گرد گھیرا ڈال لیا - اور جس نے بھاگنا تھا بھاگ نکلا جناب امیر علیہ السلام نے منادی کرا دی
کہ کوئی بھاگنے والون کا پیچھا نکرے اور زخمیون کے کپڑے نہ اتارے اور کسی خیمہ مین نہ گھسے اور ہتھیار اور
کپڑے اور سامان نہ لوٹے پھر آپنے مقتولون کے درمیان مین سے ہودج کے اٹھانیکا حکم دیا - اور ام المومنین
کی خدمت مین انکے بھائی محمد بن ابی بکر کو بھیجکر حکم دیا کہ اس ہودج کے گرد خیمہ برپا کر دین اور خود
ملاحظہ کرین کہ جناب ام المومنین کو کوئی تیر وغیرہ تو نہین لگا - محمد بن ابی بکرؓ نے ہودج مین سر ڈالکر
دیکھنا چاہا ام المومنین نے فرمایا تو کون ہے محمد بن ابی بکر نے عرض کیا مین آپ کا قریبی اہل ہون
فرمانے لگین کیا تو اسماء بنت عمیس خثعمیہ کا بیٹا ہے محمد بن ابی بکر نے عرض کیا ہان مین وہی ہون
ام المومنینؓ نے فرمایا ای میرے باپ کی یادگار خدا کا شکر ہے کہ جس نے تجھے سلامت رکھا ہے - رات
کے وقت محمد بن ابی بکر نے انکو بصرہ مین داخل کیا اور عبداللہ بن خلف الخزاعی کے گھر مین صفیہ
بنت الحارث بن ابی طلحہ بن عبدالعزی بن عثمان بن عبدالدار کے پاس جو ام طلحۃ الطلحات کی
نام سے مشہور تھین جا اتارا - اور زخمیون کو رات بھر کے آسایش ملی اور بصرہ مین داخل ہو گئے -
اور جناب امیرؓ نے بصرہ کے باہر نزول اجلال فرمایا اور مقتولون کے دفن کا حکم دیا - لوگ بصرہ سے باہر
نکلکر انکو دفن کرنے لگے جناب امیرؓ خود بدولت ہر ایک مقتول کی لاش پر تشریف لیجاتے تھے جب
کعب بن سوار کی لاش پر پہونچے تو فرمایا کہ تم لوگون کا زعم تھا کہ بجز چند احمقون کی کوئی اس گروہ کا
شریک نہ ہوگا واللہ کعب بن سوار تو بڑی اچھے آدمی تھے - پھر عبدالرحمن بن عتاب کو دیکھکر فرمایا
یہ شخص قوم کا یعسوب تھا - یہ وہ شخص تھا کہ لوگ ہر وقت اسکے ارد گرد پھرا کرتے تھے اور انعام کے

حاصل کرنے کیلیے انکے پاس جمع رہتے تہے وہان سے طلحہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر پہونچے اور کہنے لگے انا للہ وانا
الیہ راجعون یا ابا محمد افسوس ہے - مین ہرگز نہین چاہتا تہا کہ قریش کو اسطرح سے خون مین تڑپا ہوا پاؤن
واللہ یا ابا محمد کسیینے یہ شعر کیا اچہا کہا ہے ۵ فتی کان یدنیہ الغنی من صدیقہ + اذا ما ہو استغنی
ویبعدہ الفقر + ایک جوان تونگری مین اپنی دوستی کو اپنے قریب بٹہایا کرتا تہا جب وہ اسکا دوست
تونگر ہوگیا تو وہ اسکی فقیری کی وجہ سے اس سے دوری اختیار کرنے لگا - پہر محمد بن طلحہ کو پڑا ہوا دیکہکر
فرمایا اسے اسکی باپ کی اطاعت نے مار ڈالا ہے پہر آپنے تمام اہل کوفہ اور اہل بصرہ کے مقتولون کا جنازہ
پڑہکر سبکو ایک بڑی قبر مین دفن کیا - اور دونون لشکرون کے ہتیار اور کپڑے جمع کر کے مسجد مین
رکہوا دیے اور فرمایا کہ ہتیارون کے سوا لوگ اپنی اپنی چیز کو پہچانکر لے جائین - اور ہتیارون کو خزانہ
مین جمع رکہنے کیلئے فرمایا کیونکہ وہ غلبہ سے حاصل ہوئے ہین - پہر آپ بصرہ مین تشریف لیگئے تمام بصرے
والون نے یہانتک کہ زخمیون نے اور پناہ مانگنے والون نے بہی آپکی بیعت کی - بیعت لیکر آپ جناب
ام المومنین رض کے پاس تشریف لائے اور ان سے سلام علیک کر کے انکے پاس بیٹہہ گئے - پہر جناب ام
المومنین رض نے مقتولون کی نسبت استفسار کیا کہ دونون لشکرون مین سے کون کون مارے گئے ہین -
جب ان مقتولون کے نام بیان کیے گئے فرمانے لگین خدا انپر رحم کرے لوگون نے عرض کیا یہ کیونکر
ہوسکتا ہے فرمایا کہ مینے اسیطرح سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فلان فلان شخص جنت
مین ہونگے جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ مین امید کرتا ہون کہ ان دونون لشکرون مین سے جس کسیکا
دل خدا کے لیے خالص تہا اور مارا گیا خدا اسکو جنت مین داخل کریگا پہر جناب ام المومنین رض کے لیئے
سواری اور زاد راہ وغیرہ کا سامان کر کے آپکو مکہ کیطرف روانہ کرنا چاہا اور جو لوگ کہ بصرہ مین قیام
کرنا پسند کرتے تہے انکے سوا جسقدر کہ لوگ حضرت ام المومنین رض کے لشکر کے اس واقعہ کے بعد بچ گئے
تہے آنکی معیت مین روانہ کیے اور اہل بصرہ کی چالیس عورتین انکے ساتہہ بہیجین اور انکے ساتہ آنکی
بہای محمد بن ابی بکر کو بہی روانہ کیا اور کوچ کے روز خود بدولت تشریف لائے اور انکی خدمت مین
ٹہیرے رہے جناب ام المومنین رض فرمانے لگین واللہ میرے اور علی کے درمیان کوی پہلے دشمنی نہین تہی
علاوہ ایسی محبت تہی جیسے کہ عورت کو اپنے سسرال والون سے ہوا کرتی ہے جناب امیر نے فرمایا سچ فرماتی
ہین - سوا اس امر کے ہمارے اور انکے درمیان مین کبہی کسی قسم کا کوئی تنازع نہین ہوا وہ دنیا اور
آخرت مین ہماری نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہین - پہر جناب ام المومنین رض مکہ کیطرف روانہ ہوئین
اور جناب امیر بہی چند میل تک بطریق مشایعت انکے ہمراہ گئے اور اپنے دونون صاحبزادون کو ایک

ایک دن تک انکی مشایعت میں رہنے کے لیے بھیجا جناب ام المومنینؓ حج کے دنوں تک مکہ میں رہیں پھر مدینہ کو تشریف لے گئیں جب جناب امیرؑ اہل بصرہ کی بیعت سے فارغ ہو چکے جسقدر کہ لوگ انکی رکاب سعادت میں حاضر واقعہ ہوئے تھے بیت المال کو ان پر تقسیم کرنیکا حکم دیا چنانچہ ہر ایک آدمی کو پانسو دینار عطا ہوا آپنے فرمایا اگر خدا نے پاک نے اہل شام پر ظفریاب کیا تو ہر ایک کو اتنا ہی انعام دیا جائے گا قعقاع رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ جمل کی لڑای کے ساتھ صفین کی لڑائی کو کچھ مشابہت نہیں اگر تم ہوتے تو دیکھتے کہ ہم نیزے رکھے ہوئے اپنے سینہ پر دھر کر چھاتی کی ہٹیں سے اونکی بھالیں جمل والوں کے بدن میں چبھوتے تھے اور وہ بھی ہمسے یہی معاملہ کرتے تھے۔ عبداللہ بن سنان الکاہلی کہتے ہیں کہ جمل کے دن ہمنے اسقدر تیر چلائے کہ ہماری ترکش خالی ہو گئے اور اس قدر نیزے ماری کہ انکی بھالیں ٹوٹ گئیں۔ ہمارے سینے اور انکو سینو مثل چھلنی کے سوراخ سوراخ ہو گئے تھے۔ جناب امیرؑ نے چلا کر فرمایا تھا کہ اے مہاجرین اور انصار کے نوجوانو تلواریں کھینچ لو سروں کے خود پر تلوار وں کے پڑنیکی صدا بالکل دھوبیوں کے پٹے کی آواز کے مشابہ تھی۔ مدینہ کے لوگ مغرب سے پہلے اس واقعہ سے آگاہ ہو گئی تھی۔ اور اسکی خبر انکو یوں ہوئی کہ اکثر چیلیں مقتولوں کے اعضا کو لیکر اڑ جاتی تھیں چنانچہ ایک ہاتھ کو لیکر اڑی وہ مدینہ میں اسکے پنجہ میں سے گر گیا۔ لوگوں نے اسے اٹھا کر دیکھا اسکی انگوٹھی کا نقش پڑھا گیا اسپر عبدالرحمن بن عتاب رضی اللہ عنہ کا نام کندہ تھا۔ اسطرح سے مکہ اور مدینہ کی مابین کے باشندے بھی اس سے مطلع ہو گئے تمام مورخ جناب امیرؑ کے لشکر کے مقتولوں کی تعداد ایک ہزار ستر تک بیان کرتے ہیں۔ اور کل لشکر کی تعداد بیس ہزار کے قریب تھی۔ اور اصحاب جمل کے مقتولوں کی تعداد سترہ ہزار سات سو نوے آدمی بیان کرتے ہیں اور انکے لشکر کی کل تعداد تیس ہزار تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نصف سے زیادہ مارے گئے تھے۔

جنگ صفین میں جناب امیرؑ کی شجاعت

کمال الدین بن طلحہ الشافعی مطالب السئول میں لکھتے ہیں ایک ان میں سے صفین کی لڑائی ہے جس میں جناب امیر علیہ السلام کو متعدد واقعات پیش آئے اسکا ہر ایک واقعہ ایسا ہی جسکے سننے سے بہادر آدمی کا دل کانپ اٹھتا ہے۔ اور بچہ بوڑھا ہو جاتا ہے جب جناب امیر علیہ السلام نے معرکہ جمل سے فراغت پاکر کوفہ کا قصد کیا اور جناب عثمانؓ کے عامل ہمدان جریر بن عبداللہ البجلی اور عامل آذربیجان اشعث بن قیس کو بلا بھیجا اور ان سے بیعت لیکر عمل پر بدستور سابق رہنے دیا۔ پھر بعض

سے آپ باہر نکلے اور فوج آراستہ کرکے معاویہؓ و اہل شام کی لڑائی کے لیے لوگون سے امداد کے خواستگار
ہوے۔ یہ بات معاویہؓ کو بھی معلوم ہوگئی۔ اس نے اپنے وزیر عمرو بن العاص سے مشورہ کیا۔ عمرو بن عاص نے
کہا جبکہ جناب امیر بذات خاص لڑنے کو نکلے ہین تجھے بھی بذات خود انکی لڑائی کے لیے نکلنا مناسب ہے
معاویہ نے عمرو بن العاص کو اپنے ہمراہ لیکر خط لکھا اور فوج آراستہ کرکے ایک علم عمرو بن عاص کے لیے اور
ایک ایک اسکے دونون بیٹون عبداللہ اور محمد کے لیے اور ایک اسکے غلام کے سپرد کیا۔ پہر دونون
یعنے جناب امیرؑ اور معاویہؓ ایک دوسرے کے مقابلہ کے لیے روانہ ہوئے اور فرات پر جا ملے۔ جناب امیر علیہ
السلام نے ابو عمر اور نصر بن محصن الانصاری اور سعد بن قیس الہمدانی اور شبیب بن ربعی التمیمی کو
بلا کر کہا تم اس شخص یعنے معاویہؓ کے پاس جاؤ۔ اور اسکو خدا کیطرف بلاؤ۔ اور اطاعت اور جماعت کی
طرف دعوت کرو۔ شاید کہ خدا اسے ہدایت کرے اور اس امت کی باہمی تفرقہ کو مٹا دے حسب فرمودہ
لوگ بطریق سفارت معاویہ کے پاس گئے۔ اس دن یکم ذے الحجہ سنہ ۳۶ھ چھتیس ہجری کی تاریخ تھی اول بشیر
بن عمرو الانصاری نے خدا کی صفت و ثنا کے بعد معاویہ سے کہا۔ اے معاویہ دنیا تجھ سے زائل ہونیوالی ہے
اور تو آخرت کی جانب رجوع کرنے والا ہے۔ خدا تجھ سے حساب لینے والا اور جزا دینے والا ہے۔ مین
تجھے خدا کی قسم دیکر کہتا ہون کہ تو اس امت مین تفرقہ مت ڈال اور لوگون کا خون زمین پر مت گرا
معاویہؓ نے اسکی بات کاٹ کر کہا کبھی تو نے اپنے دوست سے اسلام مین سبقت رکھنے والے صاحب فضل
صاحب دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار کو یہ وصیت کی ہے ای ابن عمر تو بیان
کر کیا کہنا چاہتا ہے۔ بشیر بن عمرو نے کہا مین تجھے خدا سے ڈرنے اور جو کچھ کہ تیرا ابن عم تجھے کہتا
ہے اسکے ماننے کے لیے کہتا ہون کیونکہ اوسنے تجھے دنیا و آخرت کی نسبت اختیار دیا ہے۔ معاویہؓ کہنے
لگا۔ کیا مین عثمان کے خون کا دعوی چھوڑدون۔ واللہ مین کبھی یا ایسا نہین کرسکتا۔ پہر سعد بن قیس
اور شبیب بن ربعی گفتگو کرنے لگے۔ معاویہ نے انکی گفتگو کی طرف التفات نکرکے کہا تم یہان سے
چلے جاؤ ہمارے پاس تلوار کے سوا اور کچھ نہین ہے۔ شبیب نے کہا تو ہمین تلوار سے ڈراتا ہے۔ خدا کی
قسم ہے ہم تجھ سے پہلے تلوار کے ساتھ تیری طرف عجلت کرنیوالے ہین یہ کہکر وہ معاویہ کے پاس سے
واپس چلے آئے اور جناب امیرؑ کی خدمت مین حاضر ہوکر سارا ماجرا بیان کیا۔
مسعودی رحمۃ اللہ علیہ مروج الذہب مین لکھتے ہین۔ کہ معاویہ نے جناب امیر علیہ السلام کے قدوم سے
پیشتر صفین پر پہونچکر اپنے لشکر کے لیے ایک عمدہ موقع اختیار کرلیا۔ فرات پر اترنیوالے کے واسطے
اس گرد و نواح مین اس مقام سے بہتر کوئی جگہہ نتھی۔ اس مقام کے سوا اور وہان ٹیبے ٹیبے اونچے

تہلے تہے جہان پر سے گہاٹ دور تہا اور پانی کا لینا دشوار تہا۔ معاویہ نے ابوالاعور سلمی کو جو اسکے مقدمۃ الجیش کا افسر تہا چالیس ہزار آدمی کے ساتہہ گہاٹ کی راہ بند کرنے کے لیے متعین کیا۔ جناب امیر اور جناب امیر کے لشکر کے نوی ہزار عراق کے باشندے وہان پہونچکر تلوارین اپنے کندہے پر دہری ہوئے تمام رات پیاسے پڑے رہے۔ عمرو بن عاص نے معاویہ سے کہا۔ ان لوگون کو بہی پانی پینے کے واسطے چہوڑ دینا چاہیئے۔ معاویہ نے جواب دیا۔ واللہ ہرگز ایسا نہین ہوگا جس طرح عثمان پیاسے مرگئے ہین اسیطرح سے یہ لوگ بہی پیاس سے مرجائین تو بہتر ہے۔ جناب امیرؑ نے اشعث کو حکم دیا کہ چار ہزار سوار لیکر معاویہ کے لشکر مین گہس جاؤ اور انکو پریشان کر کے اپنے آدمیون کو پانی پلا لاؤ ہم باقی سوار اور پیادی لیکر تمہارے پیچہے آتے ہین اشعث وہان سے روانہ ہوئے اور جناب امیرؑ انکے پیچہے ہو لیے اور معاویہ کی فوج مین گہس گئے ابوالاعور کی فوج کو گہاٹ کے رستہ سے ہٹا دیا جس مقام پر کہ معاویہ ٹہیرا ہوا تہا وہان جا اترے۔ معاویہ نے عمرو بن العاص سے کہا۔ یا ابا عبداللہ اس شخص کی نسبت تیرا کیا خیال ہے جس طرح سے ہمنے اسکو پانی سے روک رکہا تہا یہ بہی ہمین روک دیگا۔ عمرو بن العاص نے جواب دیا جب تک کہ تو اسکے اطاعت مین داخل نہ ہوجائے یہ تجہے پانی کا ایک قطرہ دینے پر بہی رضی نہ ہوگا معاویہ نے جناب امیرؑ کی خدمت مین آدمی بہیجکر گہاٹ کی آمد و رفت اور اپنے لشکر کے لیے پانی پینے کے واسطے اذن مانگا۔ جناب امیر علیہ السلام نے اون کو اذن عطا فرمایا ✤

پہر جناب امیر اپنے دوستون مین سے ایک ایک قوم بزرگ کو سوار دیکر جنگ کے لیئے میدان مین بہیجنے لگے۔ انکے مقابلہ مین معاویہ بہی اپنے دوستون کی ایک جماعت بہیجتا رہا اور باہم لڑائی ہوتی رہی۔ کبہی جناب امیرؑ خود بدولت اور کبہی مالک اشتر اور کبہی حجر بن عدی الکندی اور کبہی زیاد بن حفص التمیمی اور کبہی سعید بن قیس الریاحی اور کبہی قیس بن سعد الانصاری لڑنے کے لیئے نکلا کرتے تہے اور معاویہ کیطرف سے کبہی عبدالرحمن بن خالد بن الولید اور کبہی ابالاعور سلمی وغیرہ میدان مین آیا کرتے تہے ذی الحجہ کے تمام دنون مین اسیطرح پر جنگ ہوتی رہی کبہی کبہی دن مین دو دو دفعہ بہی لڑائی ہوجاتی تہی۔ جب محرم کا مہینا آگیا اور ہجری سینتیسوان سال شروع ہوا۔ قاعدہ عرب کے مطابق لڑنا ملتوی کر دیا گیا۔ ادہر طرفین میں صلح کی امید پر قاصدون کی آمد و رفت شروع ہوئی لیکن آخر محرم تک صلح کی کوئی بات قرار نہ پائی۔ صفر کی پہلی تاریخ کو جناب امیرؑ نے اہل شام مین منادی کرنیکا حکم دیا۔ کہ اے شام والو

امیر المومنین ؑ فرمانے ہین مینے تمکو حق کی طرف بلایا تمنے اسکی طرف التفات نہین کی اور تم سرکشی سے باز
نہین آئے اور نہ تم نے اطاعت قبول کی خدا تعالی خیانت کرنیوالون کو پیار نہین کرتا پہر جناب
امیر نے کوفہ کے سوارون پر مالک اشتر کو اور بصرہ کے سوارون پر سہل بن حنیف کو اور کوفہ کے پیادون
پر عمار بن یاسر کو اور بصرہ کے پیادون پر معصیت فدکی کو مقرر کرکے اپنا علم ہاشم بن عتبہ کو دیا اور میدان
مین تشریف لے آئے معاویہ بہی اپنی شامی فوج کے ساتہہ میدان مین آکہڑا ہوا جب میدان کارزار
گرم ہوا تو معاویہ کی فوج مین سے ایک دلاور تجربہ کار شہسوار مخراق نامی باہر نکلکر دونون صفون کے درمیان
مین آکر مبارز طلب کرنے لگا اہل عراق مین سے عبید المرادی اسکے مقابلہ کو نکلا پہلے باہم نیزہ بازی
کرتے رہے پہر تلوار لگانے لگے شامی نے اسکو مار ڈالا اور گہوڑے سے اترکر اسکا سر کاٹکر پیشانی کے بل
زمین پر اوندہا کرکے رکہدیا۔ اور گہوڑے پر چڑہکر مبارز طلب کرنے لگا۔ ازد کے قبیلہ کا ایک نوجوان
مسلم بن عبد الرحمن نامی اسکے مقابلہ کو نکلا اس شامی نے اسکے ساتہہ بہی وہی معاملہ کیا جو اس سے
پہلے جوان کے ساتہہ کیا تہا۔ یہ کرکے پہر مبارز طلب کرنے کو کہڑا ہوا جناب امیر علیہ السلام لباس
بدلکر اسکے مقابلہ کو نکلے شامی انکو پہچان نہ سکا جناب امیر نے پیشدستی کرکے کندہے پر تلوار ماری
کہ اسکی ایکطرف کا کندہا کٹ گیا اور وہ زمین پر گر گیا۔ آپ گہوڑے پر سے اترے اور اسکا سر تن سے جدا کرکے
اسکا مونہہ آسمان کی طرف پہیر کر زمین پر رکہدیا۔ اور گہوڑے پر سوار ہوکر مبارز طلب فرمانے لگے
شام کا ایک اور شاہ سوار آپکے مقابلہ پر نکلا آپنے اسکے ساتہہ بہی وہی معاملہ کیا جو اسکے پہلے دوست
کے ساتہہ کیا تہا اس طرح سے سات سوار یکے بعد دیگرے آپکے مقابلہ پر نکلے آپ انکے ساتہہ اسیطرح
سے پیش آئے جس طرح سے کہ پہلے شامی سوار کے ساتہہ پیش آئے تہے۔ یہ دیکہکر شام کے لوگ آپکے
سامنے سے ہٹ گئے پہر اور کوئی آپ کی مبارزت پر پیش قدمی نہ کر سکا۔ آپ دونون صفون
کے درمیان مین ٹہلنے لگے تغیر لباس کیوجہ سے شامی حضرت کو نہین پہچان سکتے تہے معاویہ کا
ایک غلام تہا جسکو حرب کہتے تہے یہ شخص بہادری مین شہرہ آفاق تہا معاویہ نے اس سے کہا۔ اے حرب
تو اس سوار کے مقابلہ مین جا اور اسکو قتل کرکے میرا جی ٹہنڈا کر تو دیکہتا ہے کہ اس نے تیرے کتنے
دوست مار ڈالے ہین۔ حرب کہنے لگا مین اس سوار کے مرتبہ کو خوب تاڑ چکا ہون۔ اگر تیری تمام فوج
بہی اسکے مقابلہ پر نکلے گی تو یہ اسکو بہی فنا کر دیگا۔ اگر تیرا یہی منشا ہے کہ مین اسکے مقابل جاؤن
تو یہ سمجہ لے کہ اسکے ہاتہہ سے میری موت آچکی ہے۔ ورنہ اسکے سوا کسی اور کے مقابلہ مین بہیجکر
دیکہ لے۔ معاویہ کہنے لگا مین ہرگز تیری موت کا خواستگار نہین۔ تو اپنی جگہہ پر ٹہہر تاکہ تیرے

سوا کوئی اور شخص اسکے مقابلہ کو نکلے۔ جناب امیر علیہ السلام بآواز بلند فرمانے لگے اے شامیون تمہین
کیا ہوگیا ہے۔ کہ تم مین سے کوئی نوجوان میرے سامنے نہین آتا۔ پھر آپنے اپنے سر اقدس سے مغفر اٹھا
سب لوگ آپ کو پہچان گئے۔ اور آپ اپنے لشکر کیطرف واپس ہوگئے پھر ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ دونو
لشکر آمنے سامنے کھڑے تھے شام کے بہادرون مین سے ایک شخص جو کریب بن الصباح کے نام سے مشہور
تھا میدان مین دونون صفون کے بیچ مین کھڑا ہوکر مبارز طلب کرنے لگا۔ عراق کے لوگون مین
سے ایک شہسوار جسکا نام مبرقع الخولانی تھا اسکے سامنے گیا شامی نے اسے قتل کردیا۔ پھر حارث
الحکمی اسکے ساتھ لڑنے کو نکلا وہ بھی اسکے ہاتھون سے مارا گیا جناب امیر علیہ السلام نے اسکی جلادت
کو دیکھا اور خود بدولت سوار ہوکر اسکے سامنے تشریف لے گئے اور اس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے
اس نے جواب دیا مجھے کریب ابن الصباح الحمیری کہتے ہین۔ آپنے فرمایا اے کریب مین تجھے کہتا ہون
کہ تو اپنے دل مین خدا کا خوف کر میری لگا ہون مین تو بہادر معلوم ہوتا ہے۔ پس اگرچہ بہادر احال
ہو وہی تیرا بھی ہو تو بہتر ہے۔ تو خدا کے عذاب سے اپنی جان کو بچا۔ کہین معاویہ تجھے جہنم مین نہ لیجائے
کریب نے کہا یا علی اگر آپ لڑنا چاہتے ہین تو میرے پاس تشریف لائین۔ یہ کہکر وہ اپنی تلوار کو چمکانے
لگا جناب امیر علیہ السلام نے اسکے پاس جاکر اپنی تلوار کو میان سے باہر کیا۔ ایک آدہ گھڑی تک آپس مین
چوٹین چلتی رہین جناب امیر نے سبقت فرماکر ایک ایسی ضرب لگائی کہ وہ قتل ہوکر زمین پر گرگیا۔
آپ اس سے فارغ ہوکر پھر شامیون کی طرف متوجہ ہوئے اور ہل من مبارز پکارنے لگے اسکا بھائی حارث
الحمیری آپکے مقابلہ پر نکلا آپنے ایک ہی وار مین اسکا کام بھی تمام کیا۔ اسیطرح سے چار آدمی اس روز آپ
کے ہاتھ سے قتل ہوئے آپ لڑتے جاتے تھے اور یہ آیت پڑہتے جاتے الشھر الحرام بالشھر الحرام
والحرمات قصاص فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی علیکم واتقوا
اللہ واعلموا ان اللہ مع المتقین یعنے حرمت کا مہینا مقابل حرمت کے مہینے کے اور ادب رکھنے مین
بدلا ہے پھر جس نے تمپر زیادتی کی تم اسپر زیادتی کرو جیسے اس نے تمپر زیادتی کی اور ڈرتے رہو اللہ سے
اور جان رکھو کہ اللہ پرہیزگارون کے ساتھ ہے۔ پھر آپ نے چلا کر فرمایا اے معاویہ میری اور تیری لڑائی
ہے بیچ مین عرب کا ناحق کام تمام ہوا جاتا ہے تو خود میرے سامنے آ تا کہ جو غالب ہو میدان اسکے
ہاتھ مین رہے۔ معاویہ نے جوابدیا۔ مجھے آپکے مقابلہ کی ضرورت نہین آپنے عرب کے یہ چار خونخوار
درندے مار ڈالے اب انہین پر آپ کفایت کرین۔ معاویہ کی فوج مین سے عروہ بن داود
چلایا کہ اے ابن ابی طالب اگر معاویہ آپکے مقابلہ سے ڈرتا ہے آپ میرے مقابل تشریف

لائین۔ جناب امیرؑ اسکی طرف بڑہے۔ عروہ نے پیش قدمی کرکے ایک وار چلایا جو اوچہا پڑا جناب امیرؑ نے
بڑہکر ایک ایسی ضرب لگائی کہ وہ قتل ہوکر گر گیا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا سعید با جہنم کو چلا جا۔ عروہ کا مارا جانا
شامیون پر نہایت گران گذرا کیونکہ وہ انکے مشہور بہادرون مین سے شمار کیا جاتا تہا۔ اتنے مین رات
ہوگئی اور حضرت امیرؑ اپنی فوج مین واپس ہوآئے پہر ایک اور روز ایسا ہی اتفاق ہوا کہ دونون لشکر بالمقابل
کہڑے ہوے تہے جناب امیرؑ حسب معمول دونون لشکرون کے درمیان ٹہل رہے تہے عمرو بن عاص فوج سے
باہر نکلا چونکہ جناب امیرؑ نے اپنا بہیس بدلا ہوا تہا تاکہ کہین معاویہ سے آمنا سامنا ہوجائے اور یہ روز کا فتنہ
بنٹ جائے۔ اسوجہ سے وہ حضرت کو پہچان نہ سکا اور میدان مین نکلا اور یہ رجز پڑہنے لگا ؎ یا قادۃ
الکوفۃ یا اہل الفتن + اضربکم ولا اری ابا الحسن + اے کوفے کے سپہ سالار + اور اے فتنہ کے
جگانے والو + مین تمہین مار ڈالونگا۔ اور ابا الحسن کا لحاظ نہین کرونگا جناب امیر علیہ السلام نے اسپر
حملہ کیا۔ اس نے حضرت کو پہچان لیا اور میدان سے پیٹہ پہیر کر بہاگا آپنے ملکر اسے نیزہ مارا نیزہ اسکی زرہ
کے حلقہ مین گڑ گیا۔ اور وہ جہٹکا کہا کر زمین پر گرا۔ اسکو یہ خوف پیدا ہوا کہ جناب امیرؑ اب مجہے زندہ نہین
چہوڑینگے اس نے اپنی دونون ٹانگین اٹہا کر اپنی شرمگاہ کو ننگا کردیا۔ حضرت امیرؑ نے اس سے اپنا مونہہ
پہیر لیا اور اپنے لشکر مین واپس چلے گئے۔ عمرو بن عاص وہان سے اٹہکر خوف زدہ معاویہ کے پاس گیا۔
معاویہ اسے دیکہکر ہنسنے لگا۔ عمرو بن عاص کہسیانا ہوکر کہنے لگا تو کیون ہنستا ہے واللہ اگر تو میری جگہہ
پر ہوتا تو تیری شرمگاہ بہی اسیطرح ننگی ہوجاتی جسطرح سے کہ میری ننگی ہوگئی تہی۔ اگر اسوقت مین جناب
امیر واپس نہ جاتے تو تیرے عیال کو ضرور تقسیم کرجاتے اور تیرے مال کو لوٹ لیتے۔ معاویہ نے کہا مینے
تو ہنسی سے یہ بات کہی تہی اگر مجہے معلوم ہوتا کہ تم مسخری کی برداشت نہین کرسکتے ہو تو مین ہرگز ایسا نکرتا
عمرو بن عاص نے کہا مین تمہاری مسخراپن سے خفہ نہین ہوتا۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اگر ایک بہادر
دوسرے بہادر سے لڑتا ہو اور وہ گر جائے اور دوسرا اسکے مارنے سے دستکش ہوکر اسکو قتل نکرے
تو آسمان اسپر خون کے آنسون سے روتا ہے۔ معاویہ نے کہا بلکہ ہمیشہ کے لیئے فضیحت اور رسوائی
دنیا مین یادگار رہجاتی ہے۔ عمرو بن عاص نے کہا مینے ان کو نہین پہچانا تہا۔ اگر مین انکو پہچان
لیتا تو کبہی انکی طرف قدم نہ اٹہاتا۔ پہر معاویہ کے لشکر کے شہسوارون مین سے بسر ابن ارطاۃ نے
جو شجاعت مین مشہور تہا جناب امیرؑ کے پکارنے کو سنا کہ آپ معاویہ کو اپنے مقابلہ مین طلب فرماتے
ہین اور معاویہ مقابل جانے سے جان چہپاتا ہے اسلیئے اس نے اپنے غلام لاحق سے مشورہ کیا کہ مین
علی کے مقابل جانا چاہتا ہون شاید وہ میرے ہاتہ سے قتل ہوجائین اور میری وجہ سے انکی شہرت عرب

سے گم ہوجائے۔ لاحق نے کہا اگر تو اپنے مین انکے مقابلہ کا حوصلہ دیکھتا ہے تو اس امر کی طرف مبادرت کر
ورنہ اس قصد سے باز آ۔ کیونکہ بخدا یہ شخص بہادر ٹہوکنے والا ہے ؎ فانت له یا بشیر ان کنت مثله
والا فان اللیث للضبع آکل + متی تلقه فالموت فی راس رمحه + وفی سیفه شغل لنفسک
شاغل + ای بشیر اگر تو اسکی مانند ہے تو اسکے ساتھہ لڑای کا قصد کر ورنہ تو خود جانتا ہے کہ شیر کفتار کو
کہانے والا ہے۔ تو کب اسکے پاس جا سکتا ہے کیونکہ اسکے نیزہ کے سر مین موت ہے اور اسکی تلوار مین
تیری جان کے ساتھہ سروکار ہے۔ بشیر نے کہا اے لاحق تجہہ پر افسوس ہے۔ بہلا موت کی سوا اور کوی
بات نہین ہے پہر جو کچہہ ہو سو ہو۔ مین اسکے مقابلہ کے لیے جاتا ہون۔ یہ کہکر بشیر میدان مین گیا جناب
امیر علیہ السلام نے دیکہکر اسپر نیزہ سے حملہ کیا وہ نیزہ کی نیولی سے زمین پر چت گر پڑا اور اپنی دونو
ٹانگین اٹہاکر شرمگاہ کو کہولدیا جناب امیرؑ نے اس سے مونہہ پہیر لیا بشیر کود کر کہڑا ہوگیا اسکے
سر سے مغفر اتر گیا۔ جناب امیر علیہ السلام کے لشکر کے آدمیون نے اسے پہچانکر جناب امیر سے عرض کیا
یا امیر المومنین یہ بشیر بن ارطاۃ ہے آپ اسکو زندہ نہ جانے دین آپنے فرمایا اگرچہ بشیر بن ارطاۃ ہی
ہے تو بہی اسکی شکل گم ہونے دو۔ جس بات کا کہ یہ مستحق ہے وہی اسپر وارد ہوا۔ پہر بشیر گہوڑے پر
سوار ہوکر معاویہ کے پاس چلا گیا معاویہ ہنس کر کہنے لگا کوئی شرم کی بات نہین عمرو بن عاص کو بہی
یہی معاملہ پیش آیا ہے۔ جناب امیرؑ کی فوج مین سے کوفہ کے ایک جوان نے زور سے چلاکر کہا اے
اہل شام تمکو حیا نہین آتی تمکو عمرو بن عاص نے معرکہ جنگ مین اپنا ستر کہولدینا خوب سکہا دیا ہے بشیر
عمرو بن عاص کو اور عمرو بن عاص بشیر کو دیکہکر آپس مین ہنسا کرتے تہے۔ جناب امیر علیہ السلام سے
شام کے باشندے نہایت خوف زدہ ہوگئے اور کسی کو انکی مبارزت پر جرات کرنے کی جسارت نہ رہی
ایک دفعہ جناب عثمانؓ کا غلام جسکا نام احمر تہا میدان مین آیا اسکے مقابلہ مین کیسان حضرت امیرؑ کا
غلام لڑنے کو نکلا۔ احمر نے اسے قتل کر ڈالا جناب امیرؑ نے یہ دیکہکر فرمایا۔ اگر مین تجہے قتل نہ کرون
تو خدا مجہے قتل کرے۔ یہ کہکر آپنے اسپر حملہ کیا وہ غلام بہی تلوار کہینچکر جناب امیرؑ پر حملہ آور ہوا
جناب امیرؑ نے اسکی تلوار پر تلوار ماری اور قریب جاکر ہاتہہ بڑہایا اور اسکی گردن کو پکڑ کر گہوڑے پر سے
اٹہا لیا۔ اور زمین پر دے پٹکا کہ اسکی ہڈی پسلی چور چور ہوگئی۔ معاویہ اپنے غلام حریث کو جو نامور
بہادر تہا جناب امیرؑ کے مقابلہ کرنے سے ڈرایا کرتا تہا ایک دفعہ جناب امیر بہیس بدلکر میدان مین نکلکر مبارز
طلب فرما رہے تہے عمرو بن العاص نے حریث کو کہا جا اس سوار کا مقابلہ کر اور قتل کرنے سے ہکومت
چہوڑ۔ حریث میدان مین گیا وہ جناب امیرؑ کو پہچان نہین سکتا تہا کچہہ دیر نہ گذری کہ جناب امام نے اسکو

سر کے چاند پر تلوار ماری جسکے گہاؤ سے وہ گہائل ہو کر زمین پر گر گیا معاویہ اور اہل شام تاڑ گئے کہ جناب
امیرؑ نے معاویہ کو اپنے غلام کے مارے جانیکا نہایت قلق گذرا عمرو بن عاص سے کہنے لگا تو نے میرے غلام
کو مروا ڈالا ہے کیونکہ تو نے اسے غرہ کر کے میدان مین بہیجا تہا۔ پہر ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ جناب
امیرؑ کے دوست عباس بن ربیعہ الہاشمی میدان مین نکلے اودہر سے معاویہ کے دوستون مین سے غرار
انکے مقابلہ کو آیا عباس سے کہنے لگا اے عباس تو میرے ساتھ لڑیگا؟ عباس نے کہا تو میرے ساتھ
نیچے اتر کر جنگ کریگا؟ یہ کہکر دونون گہوڑے سے نیچے اترے اور جنگ کرنے لگے دونون لشکر ہٹکر دور
سے دونون بہادرون کی کارستانی دیکہنے لگے ایک گہنٹہ تک دونون لڑتے رہے کوئی اندونون مین
سے ایکدوسرے پر غالب نہ آیا۔ پہر دوبارہ جنگ کرنے لگے عباس بن ربیعہ کو شامی کی زرہ کا بند ایک
جگہہ سے ڈہیلا نظر آیا عباس کی تلوار نہایت تیز تہی عباس نے اسکی زرہ کی ڈہیلی بند کے بیچا بیچ مین تاک کر
ایسی تلوار لگائی کہ وہ دو ٹکڑے ہوگیا۔ لوگون نے یہ ہاتھ کی صفائی دیکہکر تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور
حیران رہگئے۔ معاویہ اور اور دیگر اہل شام کو یہ خیال پیدا ہوگیا کہ علی لباس بدلکر میدان مین آئے
ہوئے ہین۔ عباس وہان سے لوٹکر گہوڑے پر سوار ہوئے اور تہوڑی دیر تک دونون صفون کے
درمیان مین ٹہلتے رہے پہر اپنے مکان کو واپس چلے گئے۔ معاویہ نے اپنے لشکر والون سے کہا کوئی
ہے جو میدان مین جاکر اس سوار کو قتل کرے مین اسے اسقدر انعام دونگا یہ سنکر باشندگان یمن
مین سے بنی لخم کے دو نوجوان اچہل پڑے کہ ہم اس مہم کو انجام دینگے۔ معاویہ نے کہا جو شخص کہ تم دونو
مین سے اس سوار کے قتل کرنے پر سبقت کرے گا جو کچھ کہ مینے وعدہ کیا ہے اس کو پورا کرونگا اور
دوسرے شخص کو بہی اسیقدر انعام دونگا۔ دونو ملکر میدان مین گئے۔ اور مبارزت کے مقام پر پہونچکر
بلائے لے عباس ہمارے مقابلہ کیلیے باہر نکل۔ عباس کہنے لگے مین اپنے آقا سے اجازت لیکر تمہارے
پاس آتا ہون۔ وہان سے جناب امیرؑ کی خدمت مین اذن لینے کے واسطے گئے جناب امیرؑ نے ان کو
اپنے پاس بلاکر انکے ہتیار اپنے زیب تن فرمائے اور انکے گہوڑے پر سوار ہوکر میدان مین تشریف
لے گئے اسوقت جناب امیرؑ اور ابن عباس مین فرق کرسکنا دشوار تہا۔ دونون لخمیون نے آپ
سے کہا کہ عباس آپ اپنے آقا سے اجازت لے آئے ہین آپ نے انکے جواب مین اس آیت کو پڑہا
اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر کہ اذن دیا گیا ہے واسطے
ان لوگون سے کہ لڑائی کرتے ہین وہ بسبب اسکے کہ وہ ظلم کیے گئے ہین۔ اور تحقیق اللہ تعالے انکو
فتح دینے پر قادر ہے ان دونون مین سے ایک نوجوان نے آپ پر حملہ کیا آپ نے اسکی ناف پر

تلوار ماری اور اس صفائی سے کاٹ ڈالا کہ لوگوں کو گمان ہوا کہ آپ کا وار خالی گیا ہے لیکن جب گھوڑا
اچھلا تو اسکے دونوں ٹکڑے زمین پر گر گئے پھر آپنے دوسرے جوان پر حملہ کر کے اسکو بھی اسی کے دوست
کے ساتھ ملا دیا۔ پھر جناب امیر علیہ السلام ایک گھنٹہ تک میدان مین گھوڑا پھیرتے رہے معاویہ تاڑ گیا
کہ یہ جناب امیر ہین کہنے لگا کہ خدا ناحق کی جھنجھٹ کا ستیاناس کرے۔ جناب امیر تو بیٹھے ہوئے تھے
مینے خود سوار ہو کر اپنے آپ کو رسوا کیا۔ عمرو بن عاص نے کہا رسوا تو تمہی ہوئے جو مارے گئے۔ معاویہ
نے کہا مردک خاموش رہ یہ تیرے بولنے کا وقت نہین۔ عمرو بن عاص نے کہا اگر میرے بولنے کا وقت نہین
تو خدا تعالی تمھیو نپر رحم کرے۔ اور مین جانتا ہون کہ خدا نے انپر ضرور رحم کیا ہوگا۔ اس تمام لڑائی مین
جو صفین کے نام سے مشہور ہے لیلۃ الہریر کا واقعہ نہایت ہی حیرت ناک ہے اس رات مین جناب امیر
جسوقت کسی آدمی کو قتل کرتے تو آواز بلند تکبیر پڑھتے تھے۔ شمار کیا گیا تو اس رات مین آپنے پانسو تیس تکبیرین
پانسو تیس آدمیوں کے قتل کرنے پر پڑھی ہین لوگ اس رات مین سیل کیطرح سے موجزن تھے اور جس طرح
سے سرمستی سے پھیرتا ہے پھیر رہے تھے جب صبح نمودار ہوی مقتولوں کی تعداد تیس ہزار سے تجاوز کر گئی
تھی یہ جمعہ کے دن کی رات تھی صبح کو جناب امیر علیہ السلام اور آپ کا سارا لشکر میدان کارزار مین مصروف کشت و
خون تھا آپ قلب مین رونق افروز تھے میمنہ مین مالک اشتر اور میسرہ مین عبد اللہ بن عباس گرم پیکار
تھے جناب امیر کی فوج پر فتحمندی کے آثار نمایاں تھے مالک اشتر میمنہ سے مصروف تیر اندازی تھے کبھی اپنے
لشکر سے یہ کہتے تھے کہ اس نیزہ کے فاصلہ سے تیر ڈالو اور کبھی کہتے تھے کہ اس کمان کے فاصلہ سے تیر
چلاؤ۔ اور کبھی یہ کہتے تھے کہ اسے انداز پر تیر پھینکتے رہو۔ جب جناب امیر علیہ السلام نے دیکھا کہ مالک اشتر فتح پانے
کے قریب ہین آپ نے انکی مدد کے واسطے اور لشکر روانہ کیا۔ معاویہ نے دیکھا کہ شام کی فوج سست
ہو چکی ہے اور عراق والے غالب آگئے ہین شامی بھاگنے پر کمربستہ ہین ابن عاص سے کہنے لگا اسوقت کوئی
تدبیر ایسی ہے کہ جس کی وجہ سے ہم پریشانی سے بچ جائیں اور عراق والوں مین پھوٹ پڑ جائے ابن عاص نے
کہا ہاں یہ تدبیر ہے کہ قرآن مجید نیزوں کے ساتھ باندھکر علم کر دین اور اہل عراق سے یہ کہین کہ خدا کی
کتاب ہمارے اور تمہارے درمیان حکم ہے اگر انہوں نے قبول کر لیا تو ہم لڑائی کو دوسرے وقت پر ٹالدین
گے اگر ان مین سے بعض نے انکار کیا تو بعض ضرور یہ کہین گے کہ خدا کی کتاب کو ماننا چاہیئے۔ اس وجہ
سے ان مین پھوٹ پڑ جائیگی۔ پس شامیوں نے چند کلام مجید نیزوں سے باندھکر علم کر دیئے اور کہا اے
اہل عراق یہ خدا کی کتاب تمہارے اور ہمارے درمیان حکم ہے جب لوگوں نے کلام اللہ کو نیزوں سے
بندھا ہوا دیکھا کہنے لگے ہمکو خدا کی کتاب کا لحاظ کرنا چاہیئے۔ جناب امیر نے ان سے فرمایا۔ ای

بندگان خدا اپنے حقوق کو ست چھوڑو معاویہ اور ابن عاص اور ابن ابی معیط اور ابن ابی سرح اور ضحاک
کو مین خوب جانتا ہون یہ لوگ ہرگز قرآن والے نہین ۔ مجھے لڑکپن اور جوانی مین انسے صحبت رہی ہے
بخدا ان لوگون نے ازراہ مکر و فریب قرآن شریف کو نیزون پر باندھکر بلند کیا ہے ۔ اب یہ لوگ جنگ
مین سست ہو چکے ہین اور بھاگنے پر آمادہ ہین جناب امیر علیہ السلام کی لشکر کے لوگون نے لڑنے
سے انکار کیا جناب امیرؑ نے فرمایا مین انسے صرف اسلیے جنگ کرتا ہون کہ وہ خدا کی کتاب کا حکم مانیں
لیکن وہ خدا کے حکم سے نافرمانی کرتے ہین اور عہد کو توڑتے ہین انہون نے خدا کی کتاب کو چھوڑ دیا
ہے ۔ مسعود بن فدک التمیمی اور زید ابن حصین الطائی جناب امیرؑ سے کہنے لگے جبکہ ان لوگون
نے آپ کو خدا کی کتاب کی طرف بلایا ہے تو آپ انکی دعوت کو قبول کرین ورنہ ہم آپ کو پکڑ کر انکے سپرد
کر دینگے ۔ جناب امیرؑ اور ابن عباس لڑائی سے دست بردار ہو گئے ۔ لیکن مالک اشتر بدستور لڑتے
رہے ۔ لوگون نے جناب امیرؑ سے عرض کیا کہ آپ مالک اشتر کو بلالین تاکہ وہ بھی لڑائی سے دستکش
ہوجائین ۔ جناب امیرؑ نے یزید بن ہانی سے کہا کہ مالک اشتر کو جاکر یہ کہو کہ میرے پاس چلا آئے اشتر
نے یزید سے کہا کہ امیر المومنین علیؑ کی خدمت مین جاکر میری طرف سے عرض کرکہ یہ وقت میرے آنیکا
نہین آپ اسوقت مجھے یہانسے نہ ہٹائین مجھے فتح کے آثار نظر آرہے ہین ۔ یزید بن ہانی نے
اگر جناب امیرؑ سے اشتر کا پیغام عرض کیا ۔ آپنے اسے دوبارہ اشتر کے پاس بھیجکر کہلا بھیجا کہ
یہان فتنہ برپا ہو گیا ہے تم جلدی چلے آؤ اشتر دوڑتے ہوئے جناب امیرؑ کی خدمت مین حاضر
ہوئے اور کہنے لگے جسوقت کہ شامیون نے قرآن نیزون پر اٹھائے تھے مجھے معاً خیال پیدا
ہو گیا تھا کہ ہمارے آدمیون مین ضرور پھوٹ پڑ جائیگی ۔ یہ قرآن نیزون کے ساتھ باندھنا بے
شک ابن عاص کا مشورہ ہے پھر قوم کیطرف متوجہ ہوکر کہنے لگا ۔ اے عراق والو اے ذلت اور
خواری کے آشناؤ ۔ اب تم غالب ہونیکے قریب تھے اونہون نے تمہین غلبہ پاتے ہوئے دیکھ
نیزون پر قرآن شریف بلند کر دیے ۔ مجھے دم بھر کو چھوڑ دو فتح ابھی ہوئی جاتی ہے ۔ لشکر
کے لوگ کہنے لگے یہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ ہم تجھے اذن دیکر تیرے ساتھ گناہ مین شریک ہون
اشتر نے کہا تم مجھے یہ تو بتاؤ بھلا تم کسوقت حق پر تھے ۔ آیا جس وقت تم لڑ رہے تھے اور شامی
تمہارے بندگون کو قتل کر رہے تھے یا کہ اب اسوقت کہ تم نے اپنے ہاتھ لڑائی سے روک لیے ہین
لشکر کے لوگ کہنے لگے اے اشتر ان باتون کو چھوڑ دے ہم انکے ساتھ صرف خدا کے لیے لڑتے
تھے اب محض خدا کے لیے انکو چھوڑتے ہین ۔ اشتر نے کہا تم دھوکا دے رہے ہو اور دھوکا کھا رہے

ہو تمنے عزت کو چہوڑ کر روسیاہی کی زندگی کو قبول کر لیا ہے۔ ہم تمہاری نماز کو دنیا و آخرت مین زہد اور خدا
کے ملنے کے شوق کے لیے سمجہتے تہے۔ مین دنیاوی غرض کے سوا اور کوئی تمہاری مراد نہین دیکہتا تم
گوبر کہانے والی گائے کی مانند ہو کبہی تم عزت کا مونہہ نہین دیکہو گے۔ اے ظالمو میرے سامنے سے
چلے جاؤ۔ اشتر نے انکو برا بہلا کہا وہ اشتر کو بد بد کہنے لگے۔ جناب امیر نے اور مالک اشتر پر چلائے تمام
لوگ اس بات پر متفق ہو گئے کہ قرآن مجید کو حکم بنایا جائے۔ اشعث بن قیس نے جناب امیرؑ سے عرض کیا
مین دیکہتا ہون کہ جس امر کی نسبت شامیون نے ہمین دعوت کی ہے۔ اوسپر ہمارے لوگ بہی راضی
ہو بیٹہے ہین کہ قرآن مجید کو انکے درمیان حکم قرار دیا جائے۔ اگر آپ کی منشا ہو تو مین معاویہ سے پوچہ
آؤن کہ انکی غرض کیا ہے۔ جناب امیرؑ نے فرمایا جاؤ پوچہ آؤ۔ اشعث معاویہ کے پاس گیا اور کہنے
لگا اے معاویہ تم نے قرآن شریف نیزون پر کیون بلند کیے ہین معاویہ نے کہا اسلیئے کہ ہم اور تم
خدا کی کتاب اور اسکے حکم کیطرف رجوع کرین۔ اشعث نے کہا یہ بات بالکل ٹہیک ہے۔ وہان سے
واپس آکر جناب امیرؑ کی خدمت مین معاویہ کی تمام گفتگو بیان کی سب لوگ کہنے لگے ہم بہی اسیبات
پر راضی ہین۔ پہر اہل شام نے کہا کہ ہم تو ابوموسے کی حکومت پر راضی ہین۔ جناب امیرؑ نے فرمایا
تمنے اول میری نافرمانی کی ہے اب تو مت کرو۔ مین ابوموسے مین حکومت کی لیاقت نہین پاتا وہ
ضعیف الرائے ہے عمرو بن عاص کے مکرون سے واقف نہین۔ اشعث اور زید بن حصین اور مسعر
بن فدکی کہنے لگے ہم اسکے سوا کسیپر راضی نہین جس چیز سے ہم ڈرتے ہین اس نے ہمین اس
سے پہلے ہی ڈرایا تہا۔ ہم اسکے سوا کسی کی بات نہین مانین گے۔ جناب امیر نے فرمایا ابوموسے
سے یہ بات پوری نہین ہو سکے گی۔ ابن عباس موجود ہین اگر تم کہو تو مین انکو حکومت پر مقرر کرون
وہ لوگ کہنے لگے بخدا ہم اسکی پروا بہی نہین کرتے۔ انکا حکم ہونا تو خود آپ کا اپنے لیے حکم بنا
ہے ہم ایسے شخص کو پسند کرتے ہین۔ جو آپکا اور معاویہ کا برابر طرفدار ہو جناب امیرؑ نے فرمایا پس
چہوڑ دو کہ مین اشتر کو مقرر کرون وہ بولے اشتر ہی نے تو یہ آگ لگائی ہے۔ حضرت امیرؑ نے فرمایا جبکہ
تم میری بات کو تسلیم نہین کرتے تو جاؤ ابوموسی کو میرے پاس لے آؤ۔ اور جو چاہو سو کرو۔ ابوموسی
ان دنون دونون گروہون سے الگ تہے لڑائی مین شامل نہین ہوئے تہے انکا غلام انکے پاس
اس خبر کے پہونچانے کو دوڑتا ہوا گیا کہ دونون گروہون مین مصالحت ہوگئی ہے۔ ابوموسی نے
صلح کی خبر سنکر کہا الحمد للہ پہر غلام نے بیان کیا کہ تم کو لوگون نے حکم مقرر کیا ہے۔ کہنے لگا
انا للہ وانا الیہ راجعون جب ابوموسی جناب امیر علیہ السلام کی خدمت اقدس مین حاضر ہوئے

احنف بن قیس بھی لڑائی سے الگ تھے وہ بھی حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے یا امیر المومنین
ابن عاص نے آپ کو زمین پر ٹپکدیا ہے۔ مین ابوموسی کی واپسی سے متعجب ہون مین تھوڑی دور تک
اسکے ہمراہ ہولیا تھا مین اسکو کند زبان اور بہت چھوٹی عقل کا آدمی پاتا ہون۔ وہ ان لوگون کی اصلاح
کرنے کی قابلیت نہین رکھتا۔ ان کیواسطے ایسا شخص چاہیئے جو انکے پاس رہکر پھر آسمان کے تارے کی
طرح سے ان سے دور رہے۔ اگر آپ مجھے حکم بناتے تو دیکھتے کہ مین کیا کرتا۔ ورنہ آپنے مجھے ابوموسی
کے ساتھ دوسرا یا تیسرا حکم بنایا ہوتا۔ عمرو بن عاص نے میرے سامنے کوئی ایسی گرہ نہین لگائی کہ
مین اسکو نہ کھولدیا ہو۔ جناب امیرؑ نے فرمایا لوگ ابوموسی کے سوا کسی پر راضی نہین تھے۔ پھر ابوموسی
اور عمرو بن عاص عہدنامہ لکھنے کے لیئے جناب امیرؑ کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ کاتب نے عہدنامہ لکھنا
شروع کیا جسکا عنوان یہ تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ عہدنامہ ہے کہ امیر المومنین علی بن ابیطالب
اور معاویہ بن ابی سفیان اور ان دونو کے ساتھ والون کے حسب منشا لکھا جاتا ہے۔ عمرو بن العاص
نے کاتب سے کہا جناب علیؑ آپ لوگون کے امیر المومنین ہین ہمارے امیر نہین۔ امارت سے آپ کا نام محو
کردے۔ احنف بن قیس نے جناب امیرؑ سے عرض کیا آپ ہرگز محو نکرین اگرچہ بعض لوگ بعض کو قتل کر
ڈالین۔ اگر آپنے اپنا نام امارت سے مٹا دیا مجھے خوف ہے کہ پھر کبھی امیر المومنین کا نام اپنے لیے قائم
نکرسکین گے۔ آپ نے بھی محو کرنے سے انکار فرمایا۔ اشعث بن قیس اس امر مین بحث کرنے لگا اس نے
آپ کا نام مٹا دیا۔ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اللہ اکبر سنت کے مقابل سنت پوری ہوگئی۔ بخدا صلح
حدیبیہ کے روز مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کاتب عہدنامہ تھا۔ جبکہ مینے محمد رسول اللہ لکھا کفار
کہنے لگے آپ رسول اللہ نہین ہین یا علی تم آپ کا اسم مبارک اور آپکے والد ماجد کا اسم مبارک لکھو
مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا اسم مبارک محو کرنے کے لیئے حکمدیا۔ مینے عرض کیا مجھ سے
ایسا ہرگز نہین ہوسکتا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا مجھے وہ مقام بتا دے۔ مینے حضرت کو
وہ مقام بتادیا حضور نے اپنے دست مبارک سے اسے مٹا دیا۔ اور فرمایا عنقریب تجھ سے بھی ایسی خواہش
کی جائیگی اور تجھ کو بھی لوگون کا کہنا ماننا پڑے گا۔ پھر جناب امیرؑ نے کاتب سے فرمایا۔ لکھ یہ وہ عہدنامہ
ہے کہ علی بن ابی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان اور اہل کوفہ اور اہل شام کی حسب منشا لکھا گیا ہے
کہ ہم خدا کے حکم اور اسکی کتاب کو حکم مقرر کرتے ہین جسپر کہ وہ موت کا حکم دے ہم بھی اسکی موت پر راضی
ہونگے اور جسکو وہ زندہ کرے ہم بھی اسکی زندگی پر راضی رہین گے۔ پس ابوموسی الاشعری اور عمرو
ابن العاص اسکے لیے حکم مقرر کیئے گئے ہین جو کچھ کہ یہ دونون خدا کی کتاب مین پائینگے اسپر حکم

دینگے اور اگر خدا کی کتاب مین نہ پائین گے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت جامع غیر مفرقہ کی طرف رجوع کرینگے دونو منصفون نے جناب علی اور معاویہ اور ان دونو کے لشکر سے عہد لیا ہے اور وہ دونون انکے اہل وعیال اور جان ومال کے امین ہین۔ اور جو فیصلہ کہ دونون منصف بیان کرینگے اسکے اجرا مین تمام امت انکی معاون ہوگی۔ شرط یہ ہے کہ دونون منصف تمام امت کی نسبت فیصلہ کرین نہ کسی خاص گروہ یا فرقہ کی نسبت اور رمضان کے مہینے تک ان دونون کو مہلت دیجاتی ہے۔ اور اگر ان دونون کا منشاء ہو تو بعد رمضان کے فیصلہ دیسکتے ہین اور فیصلہ بیان کرنیکا مقام ایسا ہونا چاہیے جو کوفہ اور شام کے وسط مین ہو۔ عہدنامہ مین اشعث بن قیس اور عبداللہ بن حجر اور سعید بن قیس الہمدانی اور عقبہ بن زیاد الحضرمی اور یزید بن حجیہ [illegible] حضرت امیر علیہ السلام کی طرف سے۔ اور ابوالاعور السلمی اور حبیب بن مسلمہ وغیرہ معاویہ کی طرف سے گواہ لکھے گئے۔ اشعث نے عہدنامہ لوگون کو پڑھکر سُنایا۔ اور یہ عہدنامہ بدھ کے روز تیرہوین صفر سنہ سنتیس ہجری کو لکھا گیا۔ سب لوگون نے متفق ہوکر کہا کہ دومۃ الجندل مین منصفون کا اجتماع ہونا چاہیے۔ بعدازان صفین سے لوگ واپس چلے آئے +

علامہ مسعودی رحمۃ اللہ علیہ مروج الذہب مین لکھتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام کو صفین مین ایک سو دس روز تک ٹہیرنا پڑا تہا۔ آپکے لشکر مین سے جو لوگ کہ نائل رتبہ شہادت ہوئے ان مین سے پچیس اہل بدر تھے چنانچہ عمار بن یاسر معروف بابن سمیہ رضی اللہ تعالی عنہ بہی انہین مین سے تھے جنکی عمر اسوقت ترانوے برس کی تہی۔ حضرت امیر کو صفین مین ستر لڑائیان پیش آئین +

علامہ ابن اثیر الجزری کامل التواریخ مین حبہ ابن جوین العرنی سے ناقل ہین کہ مینے حذیفہ بن الیمان سے عرض کیا کہ ہم لوگ فتنہ مین پڑجانے سے نہایت خالت مین ہین آپ کوئی طریق اس سے بچنے کا بتادین۔ وہ کہنے لگے جس گروہ مین کہ ابن سمیہ ہو تم اسی گروہ مین شامل رہو کیونکہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ اسکو رستہ سے بہٹکا ہوا باغیون کا گروہ قتل کریگا۔ اور دنیا سے اسکی آخری خوراک پانی ملا دودہ ہوگا۔ حبہ کہتے ہین کہ مین جناب عمار کی شہادت کے روز انکے پاس موجود تہا۔ عمار کہہ رہے تہے کہ مجہے میرا آخری رزق دنیا کا لادو۔ کسینے ایک پیالے مین پانی ملا دودہ انکو لادیا مینے دیکہا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسحدیث کے روایت کرنے مین ایک سر موبہی خطا نہین کیا تہا۔ پہر عمار کہنے لگے آج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انکے گروہ سے ملاقات کرینگے۔ بخدا اگر لوگ مجہے ہجر پر بہی شکیدین تو بہی مین یہی جانتا ہون کہ ہم حق

پر ہین اور وہ لوگ باطل پر ہین۔ اسکے بعد عمار جنگ گاہ مین گئے۔ اور ابو الغاریہ کے ہاتھ سے شہید ہو گئے۔ اور
ابن حوی السکسکی نے انکا سر اقدس بدن سے کاٹ لیا بعض راوی یہ کہتے ہین کہ آپ کو ابو الغاریہ کے سوا کسی
اور نے شہید کیا ہے۔ انکی شہادت سے پیشتر ذوالکلاع نے ایک دفعہ عمرو بن العاص کو کہتے ہوئے سنا تھا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار کی نسبت فرمایا ہے کہ اے عمار تجھے باغیون کا گروہ قتل کریگا۔ اور
تیرا آخری رزق دنیا مین پانی ملا ہوا دودھ ہوگا اکثر ذوالکلاع عمرو بن العاص سے کہا کرتا تھا اے عمرو
تجھ پر افسوس ہے یہ کیا بات ہے کہ عمار جناب علی علیہ السلام کیطرف ہین۔ عمرو بن العاص اسکو کہا کرتا تھا کہ
اگرچہ اسوقت عمار جناب علی کیطرف ہین لیکن عنقریب وہ ہماری جانب چلے آئینگے۔ ذوالکلاع جناب
عمار سے پہلے معاویہ کیطرف سے مارا گیا اور بعد مین جناب عمار حضرت علی کیطرف سے مارے گئے۔ عمرو بن العاص
نے معاویہ سے کہا مین نہین جانتا کہ مین ان دونون مین سے کس کے قتل ہونے پر زیادہ خوشی کرون۔ عمار کے
شہید ہونے پر یا ذوالکلاع کے مارے جانے پر۔ بخدا اگر ذوالکلاع عمار کے بعد جیتا رہتا تو اہل شام کے عام
لوگون کو اپنے ساتھ لیکر جناب امیر علیہ السلام کی طرف مائل ہو جاتا۔ جب حضرت عمار شہید ہوئے چند آدمی
معاویہ کے پاس گئے ان مین سے ہر ایک یہی کہتا تھا کہ مینے عمار کو قتل کیا ہے اتنے مین ابن حوی
السکسکی آکر کہنے لگا۔ مینے انکو قتل کیا ہے مینے انکو کہتے ہوئے سنا تھا کہ آج آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم کے عاشق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انکے گروہ سے جا ملینگے۔ عمرو بن عاص نے ابن حوی سے
کہا تو اور تیرا دوست معاویہ اس بات پر خوش ہو۔ افسوس ہے کہ تیرے ہاتھ نے اسپر فتح حاصل کی لیکن
تو نے اپنے خدا کو اپنے آپ پر ناراض کر لیا۔ ذکر کرتے ہین کہ ابو الغاریہ حجاج کے زمانہ تک زندہ تھا۔ ایک
دن حجاج کے پاس کسی ضرورت کے لیئے گیا اس نے اسکی خوب آؤ بھگت کرکے پوچھا کہ عمار بن یاسر کو تو نے
ہی قتل کیا تھا وہ کہنے لگا مینے ہی قتل کیا تھا۔ حجاج کہنے لگا جو شخص کہ بڑے جوڑے چکلے آدمی کو قیامت
مین دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ پھر ابو الغاریہ نے اپنی ضرورت بیان کی۔ حجاج نے اسکے
پورا کرنے سے انکار کیا۔ اور کہنے لگا ہم ان لوگون کو دنیا کیونکر دے سکین جبکہ ان کو اس مین سے
کچھ بھی نہین دیا گیا۔ اور یہ خیال کرتا ہے کہ مین قیامت مین عظیم الباع ہونگا۔ لوگون نے حجاج سے
پوچھا عظیم الباع کسے کہتے ہین حجاج نے کہا عظیم الباع اس قوی ہیکل آدمی سے مراد ہے جس کے
دانت مثل احد کے اور رانین مثل جبل ورقان کی ہون اور اسکا ایک جوتڑ مدینہ مین اور ایک ربذہ
مین ہو۔ واللہ اگر عمار کو ساری دنیا کے لوگ آپس مین ملکر قتل کر دیتے تو اللہ تعالی ان سب کو جہنم مین
دھکیل دیتا۔ عبد الرحمن سلمی روایت کرتے ہین کہ جب عمار شہید ہو گئے مین معاویہ کے لشکر مین گیا

عمرو بن العاص اور ابوالاعور کو تسلی کی باتین کرتا ہوا پایا۔ مین نے اپنے گھوڑے کو انکے لشکر مین ڈالدیا تاکہ
انکی باتین خوب غور سے سُنون عبداللہ اپنے والد عمرو بن العاص سے کہہ رہا تھا۔ ابا جان آج تمنے ایسے شخص
کو قتل کیا ہے جسکی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کہ فرمایا تھا فرمایا تھا۔ عمرو بن العاص نے کہا
کیا فرمایا تھا۔ عبداللہ نے کہا تمہین نہین معلوم کہ مسجد کی بنا کیے وقت لوگ ایک ایک اینٹ اٹھاتے تھے
اور عمار رضی اللہ عنہ آخرت مین دُگنا اجر پانے کے لیے دو دو اینٹین اٹھاتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے دیکھکر فرمایا اے عمار تجھے باغیون کا گروہ قتل کرے گا عمرو بن العاص نے معاویہ سے کہا تم سنتے
ہو عبداللہ کیا کہتا ہے معاویہ نے کہا کیا کہتا ہے عمرو بن العاص نے عبداللہ کی روایت کو بیان کیا معاویہ
نے کہا کیا ہمنے عمار کو قتل کیا ہے؟ بلکہ اس نے قتل کیا ہے جو اپنے ساتھ اسکو مروانیکے لیے لایا
تھا۔ یہ سنکر لوگ اپنے اپنے خیمہ و خرگاہ سے باہر نکل آئے اور باہم کہنے لگے عمار کو اس نے قتل کیا ہے
جو انکو اپنے ہمراہ لایا تھا۔ عبدالرحمن سلمی کہتے ہین مین نہین جانتا کہ معاویہ کی گفتگو زیادہ حیرت انگیز
تھی یا کہ اسکے لشکر کے لوگون کی۔ جب عمار شہید ہوگئے جناب امیر علیہ السلام نے ربیعہ اور ہمدان کی قومون
سے کہا تم میری زرہ اور سپر نیزہ ہو قریب بارہ ہزار آدمی کے جناب امیرؑ کے ساتھ ہوگئے آگے آگے جناب
امیر خچر پر سوار تھے اور پیچھے پیچھے آپکے سب لوگ ہو لیے سب نے متفق ہوکر حملہ کیا اور اہل شام کی صفون
کو تتر بتر کردیا۔ پھر جناب امیر لڑتے چلاکر فرمایا۔ اے معاویہ لوگ ہمارے درمیان کیون مارے جائین تو
خود فوج سے باہر نکل آ۔ تاکہ مین خدا کے سامنے تجھ سے لڑون جو شخص ہم دونون مین سے اپنے حریف
کو مارڈالے تمام امور اسی کی ذات سے متعلق ہوجائین۔ عمرو بن العاص نے معاویہ سے کہا جناب امیرؑ نے
انصاف کی بات بیان فرمائی ہے معاویہ نے کہا لیکن تو نے تو انصاف کی نہین کہی تو اچھی طرح
سے جانتا ہے کہ کوئی شخص انکے مقابلہ پر نہین گیا کہ قتل نہین ہوا۔ عمرو بن العاص نے کہا تجھے
ان سے مقابلہ نکرنا کیا بھلا معلوم ہوتا ہے۔ معاویہ نے کہا تیری ان باتون سے معلوم ہوتا ہے کہ
میرے بعد تجھے شام کی امارت کی واسطے طمع پیدا ہوگئی ہے +

علامہ یوسف الکنجی الشافعی قدس سرہ العزیز کفایۃ الطالب مین لکھتے ہین جب حکومت کا وقت آگیا
جناب امیرؑ نے چار سو سوار شریح بن ہانی الحارثی کے ماتحتی مین ابوموسے کے ساتھ روانہ کیے اور
انکی امامت نماز عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمائی۔ ادہر سے معاویہ نے عمرو بن العاص کو
چار سو آدمی دیکر روانہ کیا دونون حکم دومۃ الجندل مین پہونچ گئے عبداللہ بن عمر اور عبدالرحمن
بن ابی بکر اور عبداللہ بن الزبیر اور عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام اور عبدالرحمن بن عبد یغوث الزہری

اور ابوجہم بن حذیفہ اور مغیرہ بن شعبہ وغیرہ بہی وہان پہونچ گئے ان دنون سعد بن ابی وقاص بنی سلیم
کے مال کے ساتھ جنگل کو گئے ہوئے تہے انکا نا خلف عمرو بن سعد انکے پاس جاکر کہنے لگا ابوموسی اور عمرو
ابن عاص حکومت کے لیے دومۃ الجندل پر اکٹھے ہوئے ہین اور اکثر قریش کے لوگ بہی فیصلہ سننے کے
لیے وہان گئے ہین۔ تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست اور خاصکر ان چھ صاحبون مین
سے ہو جنکو حضرت عمر نے مشورت کے لیے مقرر کیا تہا۔ تم اس امر مین کیون نہین داخل ہوتے تم تو لوگون
سے زیادہ تر خلافت کا استحقاق رکہتے ہو۔ سعد نے وہان کے جانے سے انکار کیا بعض رواۃ یہہ بہی
لکہتے ہین کہ بعد ازان وہ بہی وہان تشریف لیگئے تہے لیکن پہر اپنی حاضری سے نادم ہوکر بیت
المقدس کو چلے گئے اور وہان سے احرام عمرہ باندہکر مکہ معظمہ مین واپس چلے آئے جب سے کہ عمرو بن
العاص اور ابوموسی جناب علیؑ اور معاویہ کے حکم مقرر ہوئے تہے اسوقت سے عمرو بن العاص
ہر امر مین ابوموسے کو مقدم کرتا تہا اور آپ پیچہے رہتا تہا اور نہایت تعظیم و تکریم سے پیش
آتا تہا اور یہہ کہتا تہا کہ مین تمپر کسی امر مین تقدم کرنا نہین پسند کرتا۔ آپ مجہہ سے عمر مین بڑے ہین
آپکے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ہے کہ اے میرے پروردگار۔ تو عبداللہ بن قیس
کے گناہ بخشدے اور قیامت کے روز اسے اچہی جگہہ مین داخل کر ایسے حرکات سے ابوموسی کے ذہن
نشین ہوگیا کہ عمرو بن عاص کا ہر امر مین مجہے اپنی ذات پر مقدم کرنا فی نفسہ تعظیم و تکریم ہے اور عمرو
ابن العاص انکو فریب مین لا رہا تہا جب دونون حکومت کے لیے اکٹھے ہوئے اور باہم رائے
لگانے لگے۔ عمرو بن العاص نے کہا آپ بخوبی جانتے ہین کہ جناب عثمان رضی اللہ تعالے عنہ مظلوم
شہید ہوے ہین۔ ابوموسے نے کہا بیشک یہ بات بالکل درست ہے مین بہی اسپر گواہی دیتا ہون پہر اسنے
کہا کہ آپکو یہہ بہی معلوم ہے کہ معاویہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ولی ہے۔ ابوموسی نے کہا ہان ٹہیک
ہے۔ عمرو بن العاص نے کہا پہر اب آپکو اسے قریش کا متولی بنانے مین کیا پس و پیش ہے۔ اگر آپ
اس امر سے مخالف ہین کہ اسے سبقت اسلام کا درجہ حاصل نہین یہ شرط تو اس مین موجود ہے
کہ وہ خلیفہ مقتول یعنے عثمان رضی اللہ عنہ کا ولی ہے۔ اور انکے قصاص کا طالب ہے اور صاحب
حسن سیاست اور صاحب تدبیر ہے اور جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی صاحبہ ام حبیبہ
رضی اللہ تعالی عنہا کا بہائی ہے۔ ابوموسی نے کہا اے عمرو بن العاص خدا سے خوف کر۔ معاویہ
کی شرف مین یہ باتین جو تو بیان کر رہا ہے آیا اہل دین اور صاحبان فضل کے نزدیک یہ شرف
کی باتین ہوسکتی ہین۔ اگر مین افضل قریش کو خلافت کے واسطے پسند کرتا تو جناب علیؑ کے سپرد

کرتا۔ یہ بات جو تو نے بیان کی ہے کہ وہ عثمان کا ولی ہے اسواسطے یہ امر اسکو سپرد کیا جائے مین خاص اس
امر کے لیے اسکو خلافت نہین دے سکتا کیونکہ مہاجرین اور انصار پر اسکو کسی طرح سے اولویت حاصل
نہین ہے۔ اور تو نے جو اسکے غلبہ کی بات کو پیش کیا ہے اگر واللہ معاویہ تمام اہل زمین پر غلبہ بھی حاصل
کرے مین اسکو خلیفہ نہین بنا سکتا۔ عمرو بن العاص نے کہا اگر آپ معاویہ کو خلیفہ نہین بناتے تو میرے
بیٹے عبداللہ کی نسبت آپ کیا کہتے ہین آپ پر اسکی صلاحیت اور فضیلت کا حال بخوبی روشن ہے
ابوموسی نے جواب دیا تو نے اپنے بیٹے کو خود اس فتنہ کے دریا مین ڈبو دیا ہے اسلیے یہ امر اسکے متعلق ہرگز
نہین کیا جاسکتا۔ عمرو بن العاص کہنے لگا۔ آخر یہ امر ایسے ہی آدمی کے سپرد کیا جائیگا جو روٹی کھاتا
ہو پانی پیتا ہو۔ یعنے کوئی فرشتہ تو اسکے لیے نہین آئیگا۔ ابن زبیر نے سنکر کہا اے ابوموسی عمرو
کی بات کو غور سے سن اور خیال کر یہ کیا کہہ رہا ہے۔ ہوشیار ہوجا۔ پھر ابن زبیر نے ابن عاص سے کہا
اے ابن عاص عرب نے باہم شمشیر زنی اور تیر اندازی کے بعد تجھ پر بھروسا کرکے اس امر کو تیرے سپرد
کیا ہے۔ تو پھر انکو فتنہ مین مت ڈال اور خدا سے خوف کر۔ پس جبکہ عمرو بن العاص کی آرزو کو ابوموسے
نے نہ مانا ابوموسے نے اس سے خواہش کی کہ عبداللہ بن عمر کو خلیفہ بنایا جائے۔ عمرو بن العاص نے
اس رائے کے ساتھ اتفاق کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ اسکے سوا کوئی اور رائے پیش کرو۔
ابوموسے نے کہا میری رای مین یہ آتا ہے کہ ان دونون یعنے علی اور معاویہ کو خلافت سے علاحدہ
کرکے اس بات کو لوگون کے مشورہ پر چھوڑ دینا چاہیے تاکہ مسلمان جس شخص کو پسند کرین اپنے لیے
خلیفہ بنالین۔ عمرو بن العاص نے کہا یہ رائے بہت ہی درست ہے اسپر اتفاق کرکے دونون باہر نکل آئے
لوگ انکے انتظار مین تھے کہ دیکھین کس بات پر دونون متفق ہوتے ہین۔ عمرو بن العاص نے کہا
اے ابوموسی آپ آگے بڑھکر لوگون سے اپنی رائے بیان کرین ابوموسے نے بڑھکر کہا اے لوگو ہماری
رائے نے ایک ایسے امر پر اتفاق کیا ہے جسکے ذریعہ سے ہم امید کرتے ہین کہ خداوند تعالی اس
امت کے کام کو ٹھیک کردیگا اور لوگون کی پراگندگی کو دور کرکے انکے تفرقہ کو مٹا دیگا اور ان کو
ایک جماعت بنادیگا۔ عمرو بن العاص نے کہا ابوموسے سچ کہتے ہین جناب عبداللہ بن عباسؓ نے ابوموسے
سے کہا تمنے عمرو بن العاص سے اگر کسی رائے پر اتفاق کرلیا ہے تو تم اسکو بڑھنے دو تاکہ وہ آپ
سے پہلے اپنی رائے کا اظہار کرے مین اسکے فریب سے ڈرتا ہون مجھے ہرگز اسپر اطمینان نہین
بے شک اسنے اسوقت تمہاری رائے پر اپنی رضا ظاہر کی ہوگی لیکن جب تم لوگون کے درمیان اپنی
رائے ظاہر کروگے تو وہ برخلاف بیان کریگا۔ ابوموسے نے کہا ہمنے باہم اتفاق کرلیا ہے اور

تب ناگہان اپنی داہنی جانب چہ سات قبرین دیکھین پوچھا کہ یہ قبرین کس کی ہین لوگون نے عرض کیا
یا امیر المومنین ع آپکے تشریف لیجانے کے بعد خباب بن الارت رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے انہون نے
وصیت کی تہی کہ مجہے کوفہ کے باہر دفن کرنا یہ انکی قبر ہے اور باقی قبرین اور مسلمانون کی ہین ابتدا مین
کوفہ کے باشندے اپنے مردون کو گہرون اور صحنون مین دفن کیا کرتے تہے جب اول خباب کوفہ کے
باہر دفن ہوئے پہر انکے پہلو مین اور مسلمان بہی دفن کیے گئے ۔ جناب امیر نے فرمایا خدا خباب پر
رحمت نازل کرے وہ اپنی رغبت سے مسلمان ہوئے اور انہون نے اپنی خواہش سے ہجرت کی اور اپنی
زندگی مین مجاہد بنے رہے اور ساٹھ برس تک امتحان مین رہے خدا اچہے عمل کرنیوالون کے عمل کو
ہرگز ضائع نہین کرتا آپ وہان پر کہڑے ہو کر فرمانے لگے اے وحشت ناک شہر کے رہنے والو اور اے
عجز کے محلون کے باشندو مومن مردون مین سے اور مومن عورتون مین سے مسلمان مردون مین سے اور
مسلمان عورتون مین سے تم پر سلام ہو تم ہمسے آگے گئے سو ہم تمہارے پیچہے آنیوالے ہین اب
تہوڑی مدت کے بعد ہم تمسے ملینگے اے ہمارے پروردگار تو ہمپر اور انپر مغفرت کر اور اپنی عفو کے
ساتہہ ہمارے گناہون سے اور انکے گناہون سے درگذر فرما اسکو خوشی حاصل ہو جو آخرت کو یاد کرے
اور سارے برس کے لیے نیک عمل کرے اور اپنی روزی پر قانع اور اپنے خدا پر راضی ہے پہر آپ وہان
سے ٹہلکر جبال ہمدانیون کے کوچہ کے پاس پہونچے اور رونے کی آواز سنی آپنے فرمایا یہ کیسی آواز ہے
عرض کیا گیا کہ لوگ صفین کے شہدا پر رو رہے ہین ۔ آپنے فرمایا کیا مین اس شخص کا گواہ نہین
جس نے صبر سے اپنے قتل ہونیکو گوارا کیا ہے اسی طرح سے خدا تعالے کا ذکر کرتے ہوئے وہان
سے آگے بڑہے اور قصر مین داخل ہو گئے خارجی آپ کے ساتہہ کوفہ مین داخل نہ ہوئے اور ایک
گاؤن مین جسکا نام حروراء تہا جا اترے اسی وجہ سے وہ حروریہ مشہور ہوئے تخمیناً بارہ ہزار آدمی
تہے انہون نے اپنے گروہ مین منادی کرادی کہ شبیب ابن ربعی التمیمی ہمارا امیر قتال اور عبداللہ
ابن الکوی ہمارا امیر صلوٰۃ ہے ۔ اور ہر ایک کام مشورت سے کیا جائیگا ۔ خدای پاک کے سوا کسی کی
بیعت واجب نہین اچہے کام کرنے چاہیے اور بری باتون سے باز رہنا چاہیے ۔ اپنے زعم مین وہ
یہ سمجہنے لگے کہ جبتک کہ جناب علی ع نے حکم نہین مقرر کیے تہے وہ بیشک امام تہے حکومت کے
مقرر کرنے سے انکو اپنی امامت مین شک پیدا ہو گیا اور اپنی بات مین حیران ہو گئے ۔ اور
حیران کی تعریف خدا تعالی نے اپنے پاک کلام مین بیان فرمائی ہے حیران له اصحاب یدعونه
الی الهدی ائتنا یعنے وہ سراسیمہ ہے اور اسکے یار اسکو ہدایت کی طرف بلاتے ہین کہ ہمارے

پاس چلا آئیں غنت خارجی اس آیت کریمہ کے ورود کو حضرت امیر علیہ السلام کے شان مین خیال کرتے تھے
حالانکہ پروردگار عالم نے اپنی پاک کلام مین ایک غیر شخص کی بات کو تمثیلا بیان فرمایا ہے جسکی توضیح کتب
تفسیر سے بخوبی مل سکتی ہے۔ حضرت امیر علیہ السلام کے غلام بہی حیران نہین تہے بلکہ ان سے سرگشتگان
وادی حیرت ہدایت پاتے تہے جب جناب امیرؑ کے دوستون نے انکی یہ باتین سنین۔ جناب عبداللہ بن
عباس انکے پاس جانے کو آمادہ ہوئے۔ جناب امیرؑ نے ان سے فرمایا۔ تم لے انکی باتون کی جواب دہی
مین جلدی نہ کرنا مین تمہارے پیچہے آرہا ہون۔ میرا انتظار کر لینا جب عبداللہ بن عباس انکے پاس
گئے خوارج نے پوچہا یا ابن عباس آپ کہان سے تشریف لائے ہین انہون فرمایا مین جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد اور انکے ابن عم کے پاس سے آیا ہون جو ہم سبھون سے زیادہ خدا کو پہچاننے والا ہے
اور اسکے نبی کی سنت کو زیادہ جاننے والا ہے۔ خارجیون نے کہا۔ ای ابن عباس ہم نے ایک بڑے گناہ
سے توبہ کی ہے کیونکہ ہمنے خدا کے دین مین منصف مقرر کیے تہے۔ اگر جناب علی بہی ہماری طرح سے توبہ
کرین اور ہمارے دشمنون کے مقابلہ کے لیے آمادہ ہوجائین۔ تو ہم بہی جناب علی کیطرف رجوع کرینگے
ابن عباسؓ سے ان کے جواب دینے مین صبر نہ ہوسکا اور ان سے کہنے لگے۔ مین تمہین خدا کی قسم دیکر
پوچہتا ہون کہ جو کچہ کہ خداوند تعالی نے ارشاد فرمایا ہے کیا تم اسکی تصدیق نہین کرتے ؟ کہ مرد اور عورت
کے حق مین فرمایا ہے کہ تم مرد اور عورت کے اہل مین سے ایک ایک منصف مقرر کرو۔ ان دونون مین مصالحت کا ارادہ
کرین خدا تعالے ان مین موافقت پیدا کردیگا خوارج بولے خدا کی قسم اسی طرح سے ہے۔ ابن عباس
نے کہا اب بتاؤ کہ امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین کیون حکم مقرر نہ کیے جائین خارجیون نے جواب دیا جس
امر کے حکم کو خدا نے لوگون کے تفویض کیا ہے اس مین غور کرنے کے لیے خدا نے انکو حکم بہی دیا ہے
اس مین وہ غور بہی کرسکتے ہین اور حکم لگا سکتے ہین۔ اور جس امر مین کہ خدا نے خود حکم لگایا ہے اور
اسکو جاری کیا ہے۔ بندونکو اس مین غور کرنے کی گنجایش نہین۔ جیسے کہ زانی کو سو درہ لگانے اور
چور کے ہاتہ کاٹنے کا حکم خود خدا نے لگایا ہے۔ ان امور مین لوگون کو غور نہ کرنا چاہیے ابن عباس نے
کہا خدا تعالے اس شخص کی نسبت کہ حرم مین شکار کرے اور ایک خرگوش جسکی قیمت ایک درہم
کی چوتہائی سے زیادہ نہین ہے ذبح کرے فرماتا ہے کہ تم مین سے صاحبان عدل اسکی قربانی کا حکم لگائینگے
خوارج نے کہا اے ابن عباس کیا تم شکار کے حکم اور عورت اور مرد کی خانگی رنجش کے حکم کو مسلمانون
کے خون کے حکم کی برابر ٹہیراتے ہو۔ اور کیا تمہارے نزدیک عمرو بن العاص عادل ہے کہ کل ہم سے
لڑ رہا تہا۔ اگر وہ عادل ہو تو ہم عادل نہین ٹہیر سکتے۔ ہمنے خدا کے حکم مین منصف قرار دیے ہین باوجود

خدا تعالی نے معاویہ اور اسکے احباب کی نسبت اپنا حکم اس طرح پر جاری فرمایا ہے کہ یا وہ قتل کیے جائیں یا اپنی بات سے باز آئیں۔ تمنے صلحنامہ مین لڑائی کی میعاد لکہدی ہے۔ باوجودیکہ جزیہ کے اقرار کرنے والون کو سوا سورۂ برات نازل فرما کر خدا تعالی نے اہل حرب کے ساتھ اہل اسلام کی مواد عت کو مطلق قطع کردیا ہے۔ یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ جناب امیر بھی آپہونچے اور عبداللہ بن عباس سے فرمایا۔ کیا مینے تمہین ان سے گفتگو کرنے سے منع نہین کیا تہا؟ پہر خوارج سے مخاطب ہوکر فرمانے لگے تمہارا کوئی وکیل ہے جو تمہاری طرف سے جواب دے سکے سب نے متفق ہوکر کہا عبداللہ بن الکوی ہمارا وکیل ہے۔ جناب امیرؑ نے اس سے سوال کیا کہ تمنے ہمپر کیون خروج کیا ہے اس نے جواب دیا کہ صفین کے روز کی تمہاری تحکیم کے تقرر نے ہمین اس بات پر مجبور کیا ہے۔ جناب امیرؑ نے فرمایا جب شامیون نے قرآن بلند کیے تہے مینے تم سے نہین کہا تہا؟ کہ مین انکے مکرو فریب کو تم سے زیادہ جانتا ہون۔ ان لوگون نے قرآن شریف صرف مکر کی وجہ سے بلند کیے ہین۔ تاکہ تمہین فریب دیکر تمہین اپنی لڑائی سے باز رکہین چنانچہ انہون نے اس مکر کو کانٹہکر لڑائی کو منقطع کردیا اور تمپر آفت کے نازل ہونیکے امیدوار ہو بیٹہے جناب امیرؑ نے تمام سرگذشت انکو کہہ سنائی اور پہر یہ فرمایا کہ اسدن تم نے میری بات ایک نہ مانی۔ مینے منصف نامہ مین یہ شرط لکہدی تہی کہ دونون منصف اسی امر کو زندہ کرین جسے کہ قرآن نے زندہ کیا ہے اور اسی امر کے مارنے کے درپے ہون جسے کہ قرآن نے مارا ہے قرآن الحمد اور قل اعوذ برب الناس کے دونون پہلوؤن کے درمیان میں لکہا ہوا ہے وہ خود نہین بولتا مگر لوگ اس سے متکلم ہوتے ہین۔ خارجیون نے کہا فرمایئے آپنے میعاد کیون مقرر فرمائی تہی جناب امیرؑ نے فرمایا اسلیے کہ اس میعاد مین ہماری حقیت سے ناواقف شخص واقف ہوجائے اور واقف کو زیادہ تر ثبوت ملجائے۔ نیز یہ بھی خیال تہا کہ شاید خدا تعالے اس امت کے درمیان اس امت مین اتفاق پیدا کردے اور اسکو راہ راست دکہا دے۔ خارجیون نے کہا اب یہ بتایئے کہ جسدن منصف نامہ لکہا گیا تہا اور کاتب نے یہ لکہا تہا (یہ وہ امر ہے جسکی خواہش امیر المومنین علیؑ اور معاویہ کرتے مین) عمرو ابن عاص کے انکار کرنے پر آپنے مومنین کی امارت سے اپنے نام کو مٹا دیا اور کاتب سے یہ لکہوا دیا (یہ وہ امر ہے جسکی علی اور معاویہ خواہش کرتے ہین) پس جبکہ آپ امیر المومنین نہ ہوئے اور ہم لوگ مومن ہین تو پہر آپ بھی ہمارے امیر نہ ٹہیرے جناب امیرؑ نے جواب دیا تمکو معلوم ہوگا کہ حدیبیہ کے روز مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب میں تہا حضرتؐ نے مجہسے فرمایا کہ لکہو (یہ وہ امر ہے جسپر کہ محمد رسول اللہ اور سہیل بن عمرو صلح کرتے ہین) اسپر سہیل کہنے لگا اگر ہم آپ کو رسول اللہ

جانتے تو جناب سے جنگ کیون کرتے بس جس طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اسم مبارک محو کیا تھا مینے بھی امارت مومنین سے اپنا نام محو کیا ہے۔ اس فعل مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فعل میرا مقتدا تھا۔ اب بتاؤ کہ تمہاری کوئی حجت باقی رہگئی ہے۔ تمام لوگ خاموش ہوگئے۔ جناب امیر نے انسے فرمایا۔ اب اٹھو اور اپنے شہر مین چلو خدا تم پر رحم کرے۔ کہنے لگے ہم شہر مین چلینگے۔ لیکن حکومت کی میعاد ختم ہونے تک ہم یہین ٹھیرتے ہین جناب امیرؑ انکے پاس سے واپس تشریف لے آئے۔ وہ لوگ اپنے قول مین بالکل جہوٹے تہے۔ جب منصفون نے فیصلہ دیدیا۔ اور ہانی بن شریح ابن عباسؓ کے ساتھ جناب امیر کی خدمت مین پہونچ گیا۔ اور حکومت کے فیصلہ سے آپ کو مطلع کیا۔ آپ نے کہڑے ہوکر لوگون کو خطبہ سنایا اور حمد و نعت کے بعد ارشاد کیا کہ بتحقیق معصیت کا ورثہ حسرت اور نتیجہ ندامت ہی ہے مینے تمکو ان دونون شخصون کی حکومت سے آگاہ کیا تھا لیکن تمنے میرا کہنا نہ مانا اور میری راے کو چہوڑ دیا۔ ان دونون آدمیون نے جنکو کہ تم نے حکم مقرر کیا تہا خدا کی کتاب کے حکم پس پشت ڈالدیا۔ اور جس امر کی نسبت قرآن نے موت کا حکم دیا تہا اسکو زندہ کیا اور جس امر کے زندہ کرنے کا قرآن نے حکم دیا تہا اسکو مار دیا اور خدا کی ہدایت کو چہوڑ کر دونون ہی اپنی اپنی خواہش کے پیرو ہوگئے اور خدا کی حجت روشن اور حضرت کی نورانی سنت کو چہوڑ کر دونون نے اپنی راے سے فیصلہ دیا اور فیصلہ مین اختلاف کیا اور دونون راہ راست سے محروم رہے۔ پس تم شام کے سفر کے واسطے مستعد ہو جاؤ۔ اور پیر کے روز لشکر یہان سے کوچ کر جائے۔ یہ فرما کر آپ منبر سے اترے اور خارجیون کو ایک خط لکہا جسکا مضمون یہ تہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

خدا کے بندے امیر المومنین علی کی طرف زید بن حصین اور عبداللہ بن وہب الراسبی۔ اور عبداللہ بن الکوی وغیرہ کو معلوم ہو کہ ان دونون منصفون نے کتاب اللہ کی مخالفت کی ہے اور خدا کی ہدایت کو چہوڑ کر حکومت مین اپنی اپنی خواہش کی پیروی کی ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل نہین کیا قرآن کے حکم کے منقاد نہین بنے۔ جسوقت تمہارے پاس میرا یہ خط پہونچے تم میرے پاس چلے آؤ۔ کیونکہ ہم اپنے اور تمہارے دشمنون کیطرف جانیوالے ہین۔ اور اسی پہلے امر پر ثابت قدم ہین جسپر کہ ہم پیشتر تہے خارجیون نے جناب امیرؑ کے خط کا جواب یہ لکہا۔ اما بعد آپنے اپنے خدا کا غضب تو نہین کیا بلکہ اپنے آپ کا غضب کیا ہے آپنے اپنی جان مین کفر کیا ہے اگر آپنے توبہ کی تو ہم غور کرینگے کہ ہم کو آپکے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیے۔ جناب امیر اس خط کو پڑہکر انکی طرف سے مایوس ہوگئے۔ اور خیال کیا کہ انکا پیچھا چہوڑ دیا جائے اور شام والون سے لڑنا چاہیے۔ اسلیے آپ کوفہ کے لوگون کو خطبہ

سنانیک ایسے کہڑے ہو اور خدا کی صفت و ثنا کے بعد فرمایا جس نے جہاد کو ترک کیا اور خدا کے حکم کی تعمیل مین
سستی کی وہ ہلاکت کے کنارے کے قریب ہے مگر وہ شخص کہ جسکے لیئے اللہ تعالے اپنی نعمت سے تدارک کرے
پس تم لوگ خدا سے ڈرو۔ اور جو شخص کہ خدا سے پہرا جاتا ہے۔ اور خدا کی روشنائی کو بجہانا چاہتا ہے
اس سے لڑو۔ اور ان خیانت کرنے والون گمراہون سے جنگ کرو۔ کہ جنکو اگر ولایت ملجاے تو کسرے
اور ہرقل کے افعال کی پیروی کرنا اپنا فخر سمجہتے ہین۔ اب اپنے دشمنون کی لڑائی کے لیئے آمادہ ہو
جاؤ۔ ہمنے تمہارے بہائیون اہل بصرہ کو لکہہ بہیجا ہے کہ وہ بہی تمہارے پاس پہونچ جائین انشا
اللہ تعالے انکے پہونچنے کے بعد ہم بہی روانہ ہوجائینگے جناب امیر کیطرف سے اندنون ابن عباس
بصرہ کے حاکم تہے آپنے انکی جانب خط روانہ کیا کہ ہم شہر سے نکلکر نخیلہ مین فوج کے پاس پہونچ
گئے ہین ہماری رائے دشمنون کے ساتہہ جنگ کرنے پر قرار پائی ہے اہل بصرہ مین سے جو اشخاص کہ
ہماری شرکت کرنا چاہتے ہون آپ انکو اپنی ہمراہ لادین والسلام پہر آپنے ہر ایک قبیلہ کے رئیس
کو لکہہ بہیجا کہ اپنے کنبہ کے بہادرون اور غلامون کو لیکر لشکر مین پہونچ جائے چنانچہ سب سے اول
سعد بن قیس الہمدانی نے آکر عرض کیا یا امیر المومنین مین بسر و چشم سب سے پہلے حاضر ہون انکے
بعد معقل بن قیس اور عدی بن حاتم الطائی اپنے اپنے قوم کے بزرگون اور قبائل کے ساتہہ حاضر خدمت
ہوگئے جنکی تعداد چالیس ہزار تہی انکے سوا سولہ ہزار غلامون کا گروہ تہا آپنے مدائن مین سعد
ابن مسعود کو بہی لکہہ بہیجا تہا کہ لڑائی کے لیئے جس قدر کہ بہادر دستیاب ہوسکین لشکر مین بہیجدیئے
جائین۔ اسی اثنا مین جناب امیر کو یہ معلوم ہوا کہ لشکر کے لوگ یہ کہتے ہین کہ اگر حضرت ہماری شرکت
فرماوین تو ہم ان حروریہ سے جنگ کر کے فیصلہ کرلین جب ہم ان سے نبٹ جائینگے تو پہر اہل
شام سے لڑنیکا قصد کرینگے۔ آپنے لشکر والون سے فرمایا تم ان خارجیون کا پیچہا چہوڑ دو اور
میرے ساتہہ معاویہ اور اہل شام کی طرف چلو کہ ان سے جنگ کیا جائے تاکہ وہ خدا کی زمین پر سرکش
نہ بنجائین بندگان خدا کو اپنا خدمتگار نہ بنالین۔ لوگون نے باواز بلند عرض کیا یا امیر المومنین
ہم آپکے انصار اور شیعہ اور آپکے پیرو ہین ہم آپکے دشمن کے دشمن اور دوست کے دوست
ہین ہم آپ کی اطاعت کرنے والے کے مطیع ہین۔ خواہ وہ کوئی ہو اور کہین ہو جہان آپکی
منشا چاہے آپ ہمکو لے چلین جناب امیرؑ انکے ساتہہ یہ گفتگو کرہی رہے تہے کہ آپ کو خبر
پہونچی کہ خارجیون نے خروج کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی عبداللہ بن الخباب بن الارت
رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا ہے۔ اور انکی بی بی حمل سے تہین اسکا پیٹ چاک کرڈالا ہے انکے سوا اور

تین عورتون کو قتل کیا ہے اور ام السنان الصید ۔۔۔ کو بھی مار دیا ہے ۔ آپ نے حارث بن مرۃ العبدی کو
خوارج کی جانب روانہ کیا کہ اس خبر کی صحت کو دریافت کرکے لکھ بھیجیں اور کوئی بات لکھنے سے باقی نہ
چھوڑین ۔ جب حارث خارجیون کے پاس گئے اور ان سے اسکا ماجرا پوچھا ان کمبختون نے انکو بھی مار ڈالا
حضرت امیر ابھی لشکر ہی مین تھے کہ آپ کو انکے قتل کی خبر ملی لوگون نے عرض کیا یا امیر المومنین
آپ ان خارجیون کو کیون یہ چھوڑی جاتے ہین تاکہ ہمارے مال کو ہمارے پیچھے لوٹین اور ہمارے
عیال کو مار ڈالین ۔ آپ ہمارے ساتھ ان کی لڑائی کو تشریف لے چلیں ۔ جب ہم ان سے فراغت
حاصل کرلین گے تو ہم اپنے شامی دشمنون کی طرف چلین گے ۔ اشعث بن قیس نے بھی کہڑے ہوکر اسی
بات کی تائید کی ۔ اکثر خیال کیا جاتا تھا کہ اشعث خارجیون کی طرفداری کریگا ۔ کیونکہ صفین کے روز
اس نے کہا تھا کہ اس قوم نے نہایت انصاف کی بات کہی ہے کہ شامی ہمکو کتاب اللہ کیطرف دعوت
کرتے ہین اب جبکہ اشعث نے انکی برخلاف یہ بات بیان کی تو لوگون کو معلوم ہوگیا کہ وہ خوارج کی رائے
کا طرفدار نہین ہے ۔ حضرت امیر نے بھی خوارج کی طرف روانہ ہونے کا قصد فرمایا اتنے مین ایک
ازدی قوم کا منجم جسکا نام مسافر بن عدی تھا حاضر ہوکر عرض کرنے لگا یا امیر المومنین آپ خارجیون
کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے فلان ساعت مین باہر نکلین اور اگر آپ اس ساعت کے سوا کسی دوسرے
وقت مین تشریف لیجاوین گے تو آپ کو اور آپکے دوستون کو نہایت تکلیف پہنچیگی ۔ حضرت نے اس کے
قول کی مخالفت کی اور اسکی مقرر ساعت کے برخلاف دوسری ساعت مین جنگ پر تشریف لے گئے
اور ظفریاب ہوگئے جب جناب امیر کوچ فرماکر خوارج کے اتنے قریب جا پہونچے کہ جہان سے آپ انکو اور وہ
آپ کو دیکھ رہے تھے آپ نے انکو کہلا بھیجا کہ اگر تم ہمارے بھائیون کے قاتلون کو دیدو کہ ہم ان کو
قتل کردین تو ہم تمہین قتل نہین کرینگے اور تمکو چھوڑ دینگے ۔ کیونکہ ہم اہل شام کے ساتھ جنگ کرنے
کو جانیوالے ہین ۔ شاید خدا تعالے تمہارے دلون کو پہیر دے اور جس نیک کام کو تم پہلے کررہے تھے اسی
کیطرف تمکو لوٹا دے ۔ خوارج نے جوابدیا کہ ہم سب نے متفق ہوکر انکو قتل کیا ہے ۔ اور ہم سب ملکر تمہاری
خون کو بہانا حلال سمجھتے ہین ۔ حضرت امیر کے لشکر سے قیس بن سعد بن عبادہ باہر نکلکر کہنے لگے ۔
اے بندگان خدا تم ہمارے بھائیون کی قاتلون کو ہمین دیدو اور جس امر سے کہ تم ہم سے علیحدہ
ہوئے ہو ۔ اور ہمارے ساتھ ہو اسی امر مین شامل ہوجاؤ ۔ اور ہمارے دشمنون اور اپنے دشمنون
کے ساتھ جنگ کرنے کے لیئے ہم سے ملجاؤ ۔ تم بڑے بھاری گناہ کا ارتکاب کررہے ہو کہ ہمکو مشرک
ٹھیراتے ہو اور خود مسلمانون کے خون بہاتے ہو ۔ عبداللہ بن سخبرۃ السلمی انکے جواب مین کہنے

لگا۔ یہیر حق ظاہر ہوگیا ہم تمہارا اتباع ہرگز نہین کرینگے۔ پہر جناب امیر علیہ السلام خود بدولت لشکر سے باہر تشریف لیگئے اور خوارج کو مخاطب کرکے فرمانے لگے۔ اے گنہگارون کے گروہ جسکو کہ ناحق کے جہگڑے اور بیہودہ ہٹ نے فتنہ اور فساد پر آمادہ کیا ہے اور خواہش نفسانی اور ستیزہ خوئی نے حق کی پیروی سے باز رکہا ہے۔ تمہارے نفوس خود سرکش ہین۔ اور تمنے حکومت کی آڑ پکڑ رکہی ہے تمنے خود مجہسے اسکی خواہش کی تہی۔ مین تو اسے برابر جتاتا رہا۔ مینے تمسے نہین کہا تہا کہ شامی تمکو دہوکا دے رہے ہین۔ تمنے مخالفون کی مانند میرے کہنے کو نہ مانا اور مثل نافرمان لوگون کے میرے دشمن بنگئے مینے ناچار اپنی راے کو بہی تمہاری راے کیطرف پہیر دیا باوجودیکہ اسوقت شامیون کا کام تمام ہوچکا تہا اور وہ پریشان ہوکر ہزیمت دیکہنے کے قریب ہوگئے تہے لیکن تمہارے بڑے بوڑہون کی راے اسپر قرار پائی کہ دو شخص حکم بنائے جائین پہر مینے ان دونون سے یہ شرط ٹہیرائی کہ قرآن سے فیصلہ کرین اور ہرگز اس سے تجاوز نکرین مگر ان دونون نے حق کو چہوڑ دیا۔ باوجودیکہ حق انکی آنکہون کے سامنے پہر رہا تہا۔ اب تم بیان کرو کہ کیون تم ہمارے ساتہہ لڑنے کو حلال سمجہتے ہو۔ اسپر تم لوگون کو ناحق ستاتے اور . . . انکے گلے کاٹتے ہو یہ بات تو دنیا و آخرت مین صاف گہاٹا کہانے کی نشانی ہے یہ سنکر خوارج چلانے لگے کہ ہرگز کوئی جواب ندو اور لڑائی پر آمادہ ہوجاؤ۔ اور پکار کر کہنے لگے جنت کے سوا اور کوئی مقام آرام کا نہین ہے پہر حضرت اپنے اصحاب کے پاس واپس تشریف لے آئے اور صف آرائی کا حکم دیا میمنہ پر حجر بن عدی اور میسرہ پر شبیب بن ربعی یا معقل ابن قیس الریاحی کو مقرر کیا اور سوارون کی سپہ سالاری ابو ایوب انصاری کی سپرد فرمائی اور پیادون کی افسری ابو قتادہ الانصاری کے متعلق کی اور مقدمۃ الجیش قیس بن سعد بن عبادہ کے سپرد کیا اور خود قلب مین جاگزین ہوئے خوارج نے میمنہ زید ابن قیس الطائی اور میسرہ شریح ابن اوفی العبسی کے سپرد کرکے سوارون پر حمزہ بن سنان الاسدی اور پیادون پر حرقوص بن زہیر السعدی کو مقرر کیا۔ ادہر جناب امیر علیہ السلام نے رایت امان حضرت ابو ایوب انصاری کے تفویض فرمایا۔ انہون نے بآواز بلند پکار کر منادی کردی کہ جو شخص اس علم کے نیچے آجائیگا اور اس نے کسی کو قتل نکیا ہوگا اور کسی مسلمان کو اذیت نہ پہونچائی ہوگی۔ اسکو قتل سے امان ملیگا اور جو شخص کوفہ کو چلا جائے یا مدائن کو لوٹ جائے اسکو بہی امان حاصل ہے۔ اگر اسوقت بہی ہمارے بہائیون کے قاتل ہمکو دیدیے جائین تو ہمین تمہارے ساتہہ جنگ کرنے کی ضرورت نہین منادی کو سنکر فردہ بن نوفل الاشجعی پانسو سوار

لیکر حضرت امیر کے لشکر مین آملا اور ایک گروہ انہین سے کوفہ کو اور ایک گروہ مدائن کو چلا گیا۔ بارہ ہزار کے قریب ان کی جمعیت تھی لیکن ان مین سے چار ہزار باقی رہ گئے۔ اور جناب امیر کے ساتھ جنگ کرنیکو دوڑے۔ آپنے اپنے لشکر سے فرمایا جبتک کہ وہ تمپر حملہ نکرین تم ان سے کچھ مت کہو اتنے مین خارجی الراح الراح فی الجنۃ پکارتے ہوئے حملہ آور ہوئے حضرت امیر کے لشکر دو حصون مین منقسم ہو گئی اور خارجیون کو بیچ مین لے لیا میمنا و میسرہ کی فوجین دونون طرف سے انپر لوٹ پڑین تیر انداز انکے سامنے آکھڑے ہوئے اور پیادے تلوارون اور نیزون سے انپر ٹوٹ پڑے کچھ دیر نہین گذرنی پائی تھی کہ سوا سات آدمیون کے تمام خارجی مارے گئے۔ دو آدمی ان مین سے خراسان کیطرف بھاگ نکلے چنانچہ ابتک اس ملک مین ان دونون کی نسل موجود ہے اور دو آدمی یمن کیجانب فرار کر گئے وہان بھی ان کی نسل موجود ہے جو اباضیہ کے نام سے مشہور ہے کیونکہ انکے مورث اعلے کا نام عبداللہ بن اباض تھا۔ اور دو آدمی تل موزون کیطرف چلے گئے۔ جناب امیر کے لشکر کو تمام انکا مال و متاع غنیمت مین دستیاب ہوا اور حضرت کے لشکر مین سے صرف دو آدمی مارے گئے۔ اور خارجیون سے صرف سات آدمی باقی بچے۔ یہ حضرت امیر علیہ السلام کی کرامت تھی کہ آپنے اس جنگ سے پیشتر اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا تھا کہ ہماری فوج مین سے دس آدمی بھی نہین مارے جائینگے اور انکی گروہ مین سے دس آدمی بھی باقی نہین بچین گے۔

محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ کہ جناب امیر خوارج کے ظہور سے پیشتر اپنے اصحاب سے بیان فرمایا کرتے تھے کہ عنقریب ایک ایسا گروہ خروج کرنے والا ہے جو دین سے اس طرح پر بھاگ جائیگا جس طرح سے کہ تیر کمان سے بھاگتا ہے۔ انکی علامت یہ ہے کہ ان مین ایک ننھا آدمی ہوگا۔ بارہا لوگون نے اس گفتگو کو جناب امیر سے سنا ہوا تھا جب نہروانیون نے خروج کیا۔ تو آپ اپنے دوستون کے ساتھ انکی جنگ کے لیے تشریف لے گئے اور جو معاملہ کہ گذرنا تھا گذر چکا اور آپکو جنگ سے فراغت حاصل ہو گئی۔ آپ اپنے اصحاب سے فرمایا۔ اب انہین تم اس ننھے کو تلاش کرو لوگ اسکو تلاش کرنے لگے بعض شخصون نے آکر عرض کیا وہ تو ان مین نہین ملتا۔ بلکہ بعض یہ بھی کہنے لگے کہ وہ ان مین نہین ہے آپنے فرمایا واللہ وہ انہین مین ہے قسم ہے خدا کی نہ مینے جھوٹ بولا ہے اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا ہے۔ اتنے مین ایک شخص نے آکر مژدہ سنایا کہ یا امیر المومنین ہمنے اسے ڈھونڈھ نکالا ہے بعض راویون کا یہ بیان ہے کہ قبل اسکے کہ کوئی آکر اسکے دستیاب ہونیکا مژدہ سناتا حضرت خود بدولت اسکی تلاش کو نکلے آپکے ساتھ یہ ابن تمامہ الحنفی اور ریان بن صبرہ بھی سرگرم تلاش ہوئے ناگہان نہر کے کنارے ایک گڑھے مین چند لاشون کے نیچے سے بر آمد ہوا سب لوگون نے اسکو دیکھا کہ اسکا ایک ہاتھ مع بازو کے نہین ہے اور جائے ہاتھ

کے بازو پر عورت کے پستان کی صورت کا ایک لوتھڑا گوشت کا لگا ہوا ہے۔ اور اسپر پستان کا سا سر بھی بنا ہوا ہے اور اسپر کالے کالے بال جمع ہوئے ہیں جب اسکو کھینچا جاتا تھا تو وہ ٹھیک پورے ہاتھ کے برابر لانبا ہو جاتا تھا اور جب چھوڑ دیا جاتا تو پھر سمٹ کر پستان کی سی شکل بنجاتا تھا جب جناب امیر نے اسکو دیکھا تو تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور فرمایا واللہ نہ میں نے جھوٹ کہا تھا۔ اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا تھا اگر اسبات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم عمل نیک نہ چھوڑ بیٹھو۔ تو میں تمکو اس شخص کی شان میں کہ جن لوگون نے لڑا ہے اور لڑائی میں اس شخص کو نگاہ رکھا ہے چنانچہ جس حق پر کہ ہم ہیں جو کچھ کہ خداے پاک نے اپنے نبی کریم کی زبان مبارک پر جاری فرمایا ہے ضرور بیان کر دیتا۔

جناب امیر علیہ السلام کے لشکر سے صرف سات آدمی شہید ہوئے۔ یہ واقعہ ۳۸ھ اڑتیس ہجری میں پیش آیا اور اس واقعہ میں جناب امیر علیہ السلام کے دوستوں میں سے یزید بن نویرۃ الانصاری رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ انھوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا شرف صحبت حاصل کیا تھا اور انکو شرف سبقت فی الاسلام بھی حاصل تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے جنتی ہونے کی نسبت اپنی زبان مبارک سے بشارت بیان فرمائی تھی انکو ابتدا واقعہ ہی میں خوارج نے شہید کیا۔

ان لوگون کی تعداد جنکو جناب امیر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہے

روضۃ الصفا میں خاوندشاہ لکھتے ہیں نقل ست کہ حضرت امیر در ایام ترعرع فرزندان خود را بسیار وصیت نمودہ بود از انجملہ یکے این ست کہ با امیر المومنین حسن فرمود کہ چون من رحلت کنم چنان کن کہ خلق را معلوم نشود کہ مدفن من کدام ست کہ من دہ ہزار کس از شجاعان کفر و دلیران اسلام کہ قتل بر ایشان واجب بود بدست خود کشتہ ام و میترسم کہ غداران ایشان قبر من بشکافند و مخالفت من از بنی امیہ بیشتر است انتہے۔

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل جسمانیہ کا بیان

اب ہم جناب امیر علیہ السلام کے فضائل جسمانی کا حال لکھتے ہیں اور یہ بھی دو قسم پر ہے حسن صورت وقوت بدن ۔

جناب امیر علیہ السلام کا حسن صورت

حسن صورت مین جناب امیر علیہ السلام بعد سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام عرب مین مشہور تھے ✤

عن ابی الحجاج قال رأیت علیا یخطب و کان من احسن الناس وجها (اسد الغابہ) ابی الحجاج کہتے ہین کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو خطبہ پڑہتے ہوئے دیکھا ہے کہ سب لوگون سے زیادہ خوبصورت تھے

جناب امیر علیہ السلام کا جسمانی حلیہ مبارک

(۱) عن محمد بن باقر قال کان علی مقبل العینین عظیمهما ذا بطن اصلع ربعة لا یخضب (اسد الغابہ) جناب محمد بن باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت امیر بڑی سیاہ آنکھون والی اور توندیلی پیٹ والے تھے انکے چاندپر بال کم تھے انکا قد میانہ تہا داڑہی کو نہین رنگتے تھے ✤

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یطہر قوما من الذنوب بالصلعة فی رؤسہم وان علیا لاولہم (اخرجہ فخر الاسلام نجم الدین ابوبکر بن محمد بن حسین السیلانی المرندی فی مناقب الصحابہ) ابن عباس سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ خدا تعالے نے ایک قوم کو گناہون سے بوجہ انکے چندلے ہونیکے پاک کیا ہے اور علی ان سب سے پہلے ہے ✤

(۳) عن ابی لبید قال رأیت علیا یتوضأ فحسر العمامة عن رأسه فرأیت رأسه مثل راحتی علیه مثل خط الاصابع من الشعر (اخرجہ ابن الضحاک) ابولبید سے روایت ہے کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپنے اپنا عمامہ سر سے اٹھایا مینے آپکے سر کو دیکھا کہ مثل میری ہتیلی کے تہا اسپر انگلیون کے خط کیطرح بال تہے ✤

(۴) عن قیس بن عباد قال قدمت المدینة اطلب العلم فرأیت رجلا علیه بردان وله ضفیرتان قد وضع یده علی عاتق عمر فقلت من هذا قالوا علی (اخرجہ ابن الضحاک) قیس بن عباد کہتا ہے کہ مین مدینہ مین علم حاصل کرنے کے لیے گیا ایک آدمی کو دیکھا اسپر صرف دو چادرین تھین یعنے ایک ردا اور ایک تہبند اور انکی دو چوٹیین گندہے ہوئے تہین وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کندہے پر ہاتھ دہرے ہوئے تھے مینے پوچھا یہ کون ہین لوگون نے کہا علی ہین ✤

قال محب الطبری فی ریاض النضرة ولا تضاد بینهما اذ یکون الشعر انحسر عن وسط رأسه وکان فی جوانبه شعر متهدل یعنے ان دونون روایتون مین تضاد نہین ہے جبکہ جناب امیر کے سر اقدس کے چاندپر کم ہونا بالون کا مانا جائے اور گدی کی طرف کے بال چھوٹے ہوئے تسلیم کیے جائین ✤

(۵) قال ابو اسحاق السبیعی رأیته ابیض الراس واللحیة وکان ربما خضب اللحیة (اسد الغابہ)
ابو اسحاق سبیعی کا بیان ہو کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو دیکھا ہے کو کہ اُن کے سر اور داڑھی کے بال بالکل سفید تھے اور کبھی ریش مبارک کو خضاب بھی کیا کرتے تھے *

(۶) عن رزام بن سعد الضبی قال سمعت ابی ینعت علیا قال کان رجل فوق الربعة ضخم المنکبین طویل اللحیة وان شئت قلت اذا نظرت الیه قلت ادم وان تبنته من قریب قلت ان یکون اسمر ادنی من ان یکون ادم (اسد الغابہ) رزام بن سعد الضبی سے منقول ہو کہ مینے اپنے والد کو جناب امیر علیہ السلام کا حلیہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جناب امیر میانہ قد سے کچھ اونچے تھے انکے شانے اور بازو بھرے بھرے اور گھنی داڑھی تھی اگر تو انکو دور سے دیکھتا تو کہتا کہ سبزہ رنگ ہین اور اگر تو گہری نظر کرکے انکو قریب سے دیکھتا تو کھلتی ہوئی گندمی رنگ تھی قریب سبزہ رنگ کے *

(۷) عن قدامہ بن عتاب قال کان علی ضخم البطن ضخم مشاش المنکب ضخم عضلة الذراع ضخم عضلة الساق دقیق مستدقها قال ورأیت یخطب فی یوم من الشتاء علیه قمیص وازار قطریان معتم بشیء مما ینسج فی سواد کم (اسد الغابہ) قدامہ بن عتاب سے روایت ہو کہ جناب امیر علیہ السلام توند پیٹ والے تھے انکی شانہ کی ہڈی چوڑی تہی انکے بازو بھرے بھرے اور کلائیان باریک اور انکی رانین پرگوشت اور پنڈلیان پتلی تہین مینے انکو جاڑے کے موسم مین دیکھا تہا وہ قطری قمیص پہنے ہوئے اور قطری تہبند باندہے ہوئے تہے انکا عمامہ سیاہ وہان یون ڈالا تہا۔

(۸) عن ابی الحجاج قال رأیت علیا یخطب وکان من احسن الناس وجها وقیل کان کانما کسر ثم جبر لا یغایر شیبه خفیف المشی ضحوک السن (اسد الغابہ) ابو الحجاج سے مروی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کو مینے خطبہ پڑہتے ہوئے دیکھا کہ سب لوگون سے خوبصورت تھے اور روایت ہو کہ ایسے تھے اپنی داڑھی کو نہین رنگتے تھے آہستہ چلتے تھے انکے دانت ہنسی سے کھلے رہتے تھے۔

(۹) واحسن ما رأیته فی صفته رضی الله عنه کان ربعة من الرجال الی القصر ما هو ادعج العینین حسن الوجه کانه القمر لیلة البدر حسنا ضخم البطن عریض المنکبین شثن الکفین اعین کان عنقه ابریق فضة اصلع لیس فی رأسه شعر الا من خلفه کثیر اللحیة منکبیه مشاش کمشاش السبع الضاری لا یبین عضده من ساعده ادمجت ادماجا اذا مشی تکفا وان امسک بذراع رجل امسک بنفسه فلم یستطع ان یتنفس وهو الی السمرة ما هو شدید الساعد والید فاذا

مشی الی الحرب ہرول ثبت الجنان قویا ما صارع احدا قط الا صرعہ اشجاعا منصورا علی من لاقاہ (استیعاب) علامہ ابن عبد البر استیعاب میں بصدد ترجمہ جناب امیر علیہ السلام لکھتے ہیں کہ مینے کیا خوب انکے اوصاف لکھے ہوئے دیکھے ہیں کہ جناب امیر کا قد مبارک میانہ مگر کسیقدر ٹھگنا تھا انکی آنکھیں بڑی بڑی اور کالی تھیں انکا چہرہ خوبصورتی میں چودہویں رات کے چاند کی مثل تھا۔ انکا پیٹ توندیلا اور ان کے کندہوں کی ہڈی چوڑی تھی انکی ہتھیلیں سخت تھیں موٹی موٹی انگلیوں والے تھے انکی گردن مثل ایک چاندی کی صراحی کے تھی۔ انکے چاند پر بال کم تھے مگر گدی اور سر پیچھے کی طرف سے سر بالوں سے بہرا ہوا تھا انکی داڑہی اسقدر گھنی تھی کہ کندہوں سے دونوں طرف تک پہونچتی تھی دونوں کندہوں کی ہڈیاں مثل شیر کے کندہوں کی ہڈیوں کی تھیں انکی کلائی اور بازوؤں میں فرق نہیں تھا یعنے دونوں ایک سے تھے اور ٹھوس اور مضبوط تھے چلنے میں آگے کو جھک کر چلتے تھے جب کسی کی کلائی پکڑ لیتے تو اس شخص کا گلا گھٹ جاتا کہ وہ سانس نہیں لے سکتا تھا وہ رنگ میں گندم گون تھے انکی کلائی اور ہاتھ سخت تھے جب جنگ کو جاتے تھے تو دوڑ کر نہایت ٹھنڈے دل سے جاتے تھے وہ ایسے بہادر تھے کہ جس سے جنگ کی اسپر فتحیاب ہوئے۔

(۱۰) عن الشعبی قال رأیت علیا وراسہ ولحیتہ قطن بیضاء (اخرجہ بن الضحاک) شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مینے جناب امیر کو دیکھا کہ آپکا سر اور داڑہی سفید روئی کی طرح تھی۔

اور محب الطبری ریاض النضرہ میں لکھتے ہیں وروی انہ کان اصفر اللحیۃ والمشہور انہ کان ابیضہا فیشبہ ان یکون خضب مرۃ ثم ترکہ یعنے روایت ہے کہ آپ کی ریش مبارک زرد تھی اور مشہور زیادہ تر یہ ہے کہ سفید تھی شاید کبھی آپنے اپنی ریش مبارک رنگا ہو اور پھر چھوڑ دیا ہو۔

جناب امیر علیہ السلام کی قوت بدن

عن ابی رافع قال خرجنا مع علی حین بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برایتہ فلما دنا من الحصن خرج الیہ اہلہ فقاتلہم فضربہ رجل یہودی وطرح ترسہ من یدہ فتناول الباب کان عند الحصن فترس بہ نفسہ فلم یزل بیدہ حتی فتح اللہ علیہ ثم القاہ من یدہ حین فرغ فلقد رأیتنی فی نفر معی سبعۃ عشر وانا منہم نجتہد علی ان نقلب ذلک الباب فما نقلبہ (اخرجہ احمد) ابو رافع رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول کہ جب جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر کو علم دیکر خیبر میں روانہ کیا ہم جناب امیر علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ تھے۔ ایک یہودی نے قلعہ سے نکلکر ان

پر چوٹ چلائی آپ نے سپر پھینک کر قلعہ کا دروازہ اٹھا لیا جب تک کہ خدا تبارک و تعالے نے
آپ کو فتح دی وہ آپ کے ہاتھہ اقدس مین تہا۔ پہر آپ نے اسے پھینک دیا مینے ستر آدمیون
کے ساتھہ اسے لوٹنا چاہا وہ ہم سے نہ لوٹ سکا ؎

عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ قال حمل علی الباب علی ظہرہ یوم خیبر حتی صعد المسلمون
علیہ ففتحوھا وانھم جروہ بعد ذلک فلم یحملہ الا اربعون رجلا (تاریخ الخلفا)
وفی کنز العمال عن جابر بن سمرۃ فقال ھذا حدیث حسن وفی طریق ثم اجتمع علی
سبعون رجلا جہدھم ان اعادوا الباب (اخرجھما الحاکم فی الاربعین) جابر
بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ الصلوۃ والسلام نے خیبر کے
دن دروازہ کو اپنی پشت اقدس پر اٹھا لیا تہا یہان تک کہ مسلمانون نے اسپر چڑہکر قلعہ
کو فتح کیا بعد اسکے چالیس آدمیون نے اس کو اٹھانا چاہا۔ تو نہ اوٹھا سکے کنز العمال مین
یہ حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہوئی ہے اور صاحب کنز العمال کہتے ہین کہ یہ حدیث کری
ہے اور ایک روایت مین ہے کہ پہر ساٹھہ آدمیون نے اسکے لوٹانے پر کوشش کی ؎

(۲) لما توجہ علی الی صفین واحتاج اصحابہ الی الماء والتمسوا یمینا وشمالا فلم یجدوہ فعدل
بھم امیر المؤمنین عن الجادۃ قلیلا فلاح لھم الدیر فساروا وسألوا من فیہ عن الماء فقال
بینکم وبین الماء فرسخان فسیروا الحیث اقول لکم لعلکم تدرکون الماء فقال امیر المؤمنین
اسمعوا ما یقول الراھب فقالوا یامرنا ان نسیر الی حیث اومی الینا لعلنا ندرک الماء ولیس لنا
قوۃ فقال علی لاحاجۃ بکم الی ذلک ولوی عنق بغلتہ نحو القبلۃ واشار الی مکان یقرب
الدیر فقال اکشفوہ فظھرت صخرۃ عظیمۃ فقالوا یا امیر المؤمنین ھھنا صخرۃ علی الماء فاجتھدوا
فی قلعھا فما زالت عن موضعھا فاجتمع القوم وجھدوا فی تحریکھا فلم یجدوا الی ذلک سبیلا
واستصعبت علیھم فلما رای ذلک لوی رجلہ عن سرجہ ثم حسر عن ساعدہ ووضع اصابعہ
تحت جانب الصخرۃ فحرکھا وقلعھا بیدہ فظھر لھم الماء فبادروا وشربوا وکان اعذب ما ھو
شربوہ فی سفرھم وابردہ ثم جاء الی الصخرۃ فتناولھا بیدہ ووضعھا حیث کانت والراھب
ینظر من فوق دیرہ فنادی یا قوم انزلونی فانزلوہ فوقف بین یدی امیر المؤمنین فقال یا
ھذا انت نبی مرسل قال لا قال فملک مقرب قال لا قال انا وصی رسول اللہ محمد بن عبد اللہ
خاتم النبیین قال ابسط یدک اسلم علی یدیک فبسط امیر المؤمنین والراھب اسلم علی یدیہ رحمۃ اللہ

السئول لطالبۃ الشافعی) جناب امیر علیہ السلام جب صفین کی طرف متوجہ ہوئے ایک مقام پر جناب امیر کے رفقا کے پاس پانی نہ رہا وہ ہنے پانی ڈہونڈ ہا کہین پتہ نہ ملا جناب امیر اکمو رستہ سے اتار کر ایک طرف لیگئے تہوڑی دور جاکر میدان مین عیسائیون کا ایک گرجا دکہائی دیا لوگون نے اسکے قریب جاکر اسکے پادری سے پانی کے لیے استفسار کیا اس نے کہا کہ پانی یہان سے دو فرسخ پر ہے جسطرف کہ مین تمہین اشارہ کرتا ہون اس طرف چلے جاؤ امید ہے کہ تمکو پانی ملجائے گا امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ سنو راہب کیا کہتا ہے لوگون نے عرض کیا کہ وہ ہم کو پانی کا پتہ بتاتا ہے کہ یہان سے دو فرسخ پر ہے لیکن ہم مین وہان تک پہونچنے کی طاقت نہین جناب امیر نے فرمایا تمکو وہان جانے کی ضرورت نہین قبلہ کیطرف اپنی خچر کا منہ پہیر کر اس دیر کے قریب ایک مکان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اسکو کہودو لوگون نے کہودنا شروع کیا وہان ایک بہاری پتھر نمودار ہوا لوگون نے عرض کیا یا امیر المومنین یہان ایک پتھر ہے جس مین کہودنا ممکن نہین آپنے فرمایا یہی پتھر پانی پر ہے لوگون نے اسکو اکہاڑنا شروع کیا اسکو جنبش تک نہ ہوئی اور وہ اپنی جگہہ پر سے نہ ہلا۔ تمام لشکر کے لوگون نے متفق ہوکر زور مارا مگر وہ اپنی جگہہ سے نہ ہٹا۔ یہ دیکہکر آپ اپنی سواری سے اترے اور آستین کو الٹکر اس پتہر کے نیچے انگلیان رکہکر اسکو ہلایا اور ہاتہہ پر اٹہا لیا اسکے نیچے سے نہایت میٹہے پانیکا چشمہ نکل آیا لوگ دوڑکر پانی پینے لگے انکو پورے سفر مین ایسا ٹہنڈا اور میٹہا پانی نہین ملا تہا پہر آپنے اس پتہر کو وہین پر رکہدیا جس طرح سے کہ وہ پہلے تہا راہب اپنے گرجا کی چہت پر سے یہ کیفیت دیکہہ رہا تہا لوگون سے کہنے لگا مجہے نیچے اتارو لوگون نے اسے چہت پر سے نیچے اتارا اور جناب امیر کی سامنے آکر کہڑا ہوگیا اور کہنے لگا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نبی مرسل ہین آپنے فرمایا نہین وہ بولا تو آپ فرشتہ مقرب ہین آپنے فرمایا نہین مین خدا کے رسول محمد ابن عبداللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کا وصی ہون راہب کہنے لگا آپ ہاتہہ بڑہائین مین آپکے ہاتہہ پر مشرف باسلام ہوتا ہون آپنے ہاتہہ بڑہایا اور وہ راہب مسلمان ہوگیا۔

(۳) عن علی قال انطلقت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتینا الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس وصعد علی منکبی فذھبت لانھض بہ فرای منی ضعفا وجلس لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبہ قال لیخیل الی انی لو شئت لنلت افق السماء حتی صعدت علی البیت وعلیہ تمثال صفر او نحاس فجعلت ازاولہ عن یمینہ وعن شمالہ ومن بین یدیہ ومن خلفہ حتی استمکنت منہ قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقذف بہ فقذفت بہ فتکسر کما تکسر القواریر ثم نزلت فانطلقت انا ورسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نستبق حتی توارینا بالبیوت خشیۃ ان یلقانا احد من الناس (اخرجہ احمد والحاکم)
جناب علی فرماتے ہین کہ ایک دفعہ مین اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ مین گئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے فرمایا بیٹھ جا مین بیٹھ گیا اور میرے دوش پر سوار ہوئے مین اٹھنے لگا جبکہ جناب نے
میری ناتوانی کو دیکھا تو اتر پڑے اور خود بدولت بیٹھ گئے اور فرمایا میرے کندہے پر سوار ہو مین جب
دوش اقدس پر سوار ہوا تو خیال کیا جاتا تہا کہ اگر مین چاہون تو آسمان کے کنارے تک پہونچ
جاؤن یہانتک کہ مین خانہ کعبہ کی چہت پر چڑہ گیا۔ وہان ایک مورت پیتل یا تانبے کی رکھی ہوئی تہی
مین اسکو دہنے بائین اور آگے پیچھے سے ہلانے لگا یہانتک کہ وہ اکھڑ گئی جناب نے مجھے فرمایا کہ اسکو
پھینکدے مینے اسکو اکھاڑ کر پھینکدیا وہ بت اسطرح سے ٹوٹ گیا جس طرح سے کہ کانچ ٹوٹ جاتا ہے
پہر مین اتر آیا اور جناب کی معیت مین دوڑنے لگا اور ہم دونون گہر مین چہپ گئے تاکہ کوئی ہمکو نہ دیکھے
علامہ ابن حدید کہتے ہین کہ اس بت کا نام ہبل تہا اور وزن مین اسقدر بہاری تہا کہ کئی آدمی اسکو
نہین اٹہا سکتے تہے جناب امیر نے اسکو بآسانی اٹہا لیا ✦
باوجودیکہ حضرت امیر اکثر صائم الدہر رہتے تہے ۔ اور کہانا بہی پیٹ بہر کر نہین کہاتے تہے اور وہ
بہی سوکہی روٹی ہوا کرتی تہی اسپر قوت کا یہحال تہا کہ ابن قتیبہ لکہتے ہین ما صارع احدا الا صرعہ
یعنے کسی پہلوان سے حضرت نے کشتی نہین کی کہ اسکو پچہاڑا نہو۔ حضرت کی قوت جسمانی کا حال بالتفصیل
باب شجاعت مین بیان ہوچکا ہے صرف اسیقدر بیان کافی ہے ۔ غرضکہ حضرت کی قوت مظہر قوت خدا
تہی چنانچہ خود حضرت کا مقولہ ہے ما قلعت باب خیبر بقوۃ جسمانیۃ ولکن بقوۃ رحمانیۃ یعنے
ہمنے خیبر کا دروازہ قوت جسمانی سے نہین اکھاڑا بلکہ قوت رحمانی سے اکھاڑا ہے ✦

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل خارجیہ کا بیان

فضائل خارجی کئی قسم پر ہین مثلاً نسب کا عالی ہونا قرابت اچھی ہونی ۔ مصاہرہ مین شرف کا ہونا اولاد صالح ہونی

جناب امیرؑ کی نسب عالی

علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن
کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس
بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن ادد بن ناحور بن یعود بن یعرب بن یشجب بن

ثابت بن اسمعیل علیہ السلام بن ابراھیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام نسب عالی اس سے کیا بہتر ہوسکتی ہے کہ جناب مرتضیٰ والدین کیطرف سے ہاشمی اور ہمجد رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تھے جنکے فضائل مین بیشمار حدیثین وارد ہین ۔

بنی ہاشم کے فضائل کا بیان

(۱) عن واثلة قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفى بنی کنانة من بنی اسمٰعیل واصطفى من بنی کنانة قریشا ثم اصطفى من قریش بنی ھاشم (اخرجه المسلم والترمذی وابو ھاشم وغیرھم) واثلہ سے روایت ہی کہا کہ فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق منتخب کیا اللہ تعالے نے بنی کنانہ کو بنی اسمٰعیل سے اور منتخب کیا بنی کنانہ سے قریش کو پھر برگزیدہ کیا قریش سے بنی ہاشم کو ۔

(۲) عن عائشة رضی اللہ تعالى عنها قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال جبریل علیہ السلام قلبت الارض مشارقها ومغاربها فلم اجد بنی اب افضل من بنی ھاشم۔ (اخرجه احمد فی المناقب والذھبی فی المخلص والحاملی والسمرقندی وابن الجراح) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے منقول ہے کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جبریل علیہ السلام نے فرمایا ہے مینے مشرق سے اور مغرب سے زمین کو لوٹا ہے لیکن بنی ہاشم سے زیادہ افضل کسی باپ کی اولاد کو نہین پایا ۔

بنی ہاشم کا سب سے اول جنت مین جانا

عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا معشر بنی ھاشم والذی بعثنی بالحق نبیا لو اخذت بحلقة باب الجنة ما بدات الا بکم (اخرجه احمد فی المناقب والمخلص الذھبی والمحاملی) جناب علی سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے گروہ بنی ہاشم اس ذات پاک کی قسم ہے جسنے مجھکو حق کے ساتھہ نبی مبعوث کیا ہے اگر مینے جنت کے دروازہ کی کنڈی پکڑی تو مین ہرگز تمہارے سوا کسی سے اندر داخل کرنیکا آغاز نہین کرونگا

بنی ہاشم کی عیادت کا مسلمانون پر فرض ہونا

عن زید بن اسلم عن ابیہ قال قال عمر بن الخطاب للزبیر بن عوام ھل لک فی ان تعود الحسن ابن علی فانہ مریض فکان الزبیر تلکا علیہ فقال لہ عمر اما علمت ان عیادۃ بنی ھاشم فریضہ وزیارتھم نافلۃ (اخرجہ بن السمان فی الموافقۃ) زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر بن العوام سے کہا کیا تم جناب حسن کی بیمار پرسی کا ارادہ رکھتے ہو کیونکہ وہ بیمار ہیں زبیر رضی اللہ عنہ کو کچھ اس میں توقف تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم نہیں جانتے ہو کہ عیادت بنی ہاشم کی فرض ہے اور زیارت انکی نفل ٭

بنی ہاشم کا بغض نفاق کی علامت ہونا

عن طلحۃ بن مصرف قال کان یقال لبغض بنی ھاشم نفاق (اخرجہ ابوبکر ابن یوسف البھلول) طلحہ بن مصرف کہتے ہیں کہ عہد صحابہ میں کہا جاتا تھا کہ بنی ہاشم کا بغض علامت نفاق ہے ٭

بنی عبد المطلب کے فضائل کا بیان

عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن بنی عبد المطلب سادات اھل الجنۃ انا وحمزۃ وعلی وجعفر والحسن والحسین والمھدی (اخرجہ ابن ماجۃ والدیلمی) انس بن مالک کہتے ہیں کہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم بنی عبد المطلب اہل جنت کے سردار ہیں میں اور حمزہ اور علی اور جعفر اور حسن اور حسین اور مہدی۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی عبد المطلب انی سالت اللہ لکم ثلثۃ ان یجعل لکم جودا نجلا رحماء (اخرجہ بن السری) انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ای بنی عبد المطلب میں نے تمہارے لیے خدا سے تین باتوں کی دعا کی ہے کہ تمکو سخی اور دلیر اور رحیم دل بنا دے ٭

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی عبد المطلب انی سالت اللہ ان یثبت قائمکم وان یھدی ضالکم وان یعلم جاھلکم وان یجعلکم رحماء نجباء (اخرجہ الملا فی سیرتہ وابوبکر محمد بن ابی نصر بن ابی بکر الفنوانی) ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ای بنی عبد المطلب میں نے خدا سے آرزو کی ہے کہ تمہارے قائم کو ثابت رکھے اور تمہارے گمراہ کو ہدایت کرے اور تمہارے جاہل کو تعلیم کرے اور تمکو رحم دل اور نجیب بنا

عن ابن عباس قال دخل اناس من قریش علی صفیة بنت عبد المطلب فجعلوا یتفاخرون ویذکرون الجاهلیة فقالت صفیة منا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا تنبت النخلة فی الارض الکبا قالت وما الکبا قالوا الارض التی لیست بطیبة فذکرت ذلک صفیة لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بلال ہجر بالصلوة فہجر فقام علی المنبر فنادی بصوت عال یا ایہا الناس من انا قالوا انت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انسبونی قالوا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب قال اجل انا محمد بن عبد اللہ وانا رسول اللہ فما بال اقوام یبتذلون اہلی فواللہ لانا افضلہم اصلا وخیرہم موضعا اخرجہ البزار والمحب الطبری فی الاکتفاء) ابن عباسؓ نقل کرتے ہین کہ چند آدمی قریش کے صفیہ بنت عبد المطلب کے پاس گئے اور فخر کرنے لگے اور جاہلیت کا ذکر کرنے لگے جناب صفیہ نے کہا ہم مین سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین وہ کہنے لگے ایک درخت زمین کبا مین پیدا ہوا ہے صفیہ نے کہا کبا کیا چیز ہے وہ کہنے لگے کبا وہ زمین ہے جو اچھی نہو یہ بات کو صفیہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آنحضرتؐ نے بلال سے کہا اے بلال لوگون کو نماز کے لیئے پکار بلال رضی اللہ عنہ نے لوگون کو نماز کے لیے پکارا حضرت منبر پر کھڑے ہو کر فرمانے لگے اے لوگو مین کون ہون لوگون نے عرض کیا آپ رسول اللہ ہین آپ نے فرمایا میری نسب بیان کرو لوگون نے کہا آپ محمدؐ عبد اللہ بن عبد المطلب ہین آپ نے فرمایا ہان مین محمدؐ عبد اللہ اور رسول اللہ ہون پس کیا حال ہے ان لوگون کا جو میرے اہل کو حقیر سمجھتے ہین واللہ مین سب لوگون سے ازروی اصل و وضع بہت افضل ہون ✤

عن العباس بن عبد المطلب قال بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یقول الناس فی اہلہ فصعد المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) فقال انا محمد بن عبد اللہ ابن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیر خلقہ ثم جعلہم فرقتین وجعلنی فی خیر فرقة وخلق القبائل فجعلنی فی خیر قبیلة وجعلہم بیوتا فجعلنی فی خیرہم بیتا (اخرجہ احمد) جناب عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر لگی کہ لوگ آپکے اہل کی نسبت کچھ کہتے ہین پس حضرت منبر پر چڑھے اور فرمانے لگے مین کون ہون لوگون نے عرض کیا آپ رسول اللہ ہین آپنے فرمایا مین محمد بن عبد اللہ ہون خدا نے خلقت کو پیدا کیا اور مجھے اپنی بہترین خلقت مین گردانا پھر انکے دو گروہ بنائے اور مجھے انکے بہتر گروہ سے بنایا پھر ہر فرقہ سے قبائل بنائے اور مجھے ان مین سے بہتر قبیلہ مین سے بنایا پھر انکے گھر بنائے اور مجھے ان مین سے اچھے گھر مین سے اٹھایا ✤

جناب ابوطالب ابن عبدالمطلب کا ذکر

جناب ابوطالب کا نام عبدمناف ہے بعض مورخین نے عمران بھی لکھا ہے حاکم لکھتے ہین کہ انکا نام عبدمناف ہے اور ابوطالب آپکی کنیت ہے یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد عبداللہ بن عبدالمطلب کے برادر عینی تھے ان دونو بزرگوارون کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ المخزومیہ تھین سید احمد دحلان رحمۃ اللہ علیہ سیرۃ النبوۃ مین لکھتے ہین کان ابوطالب ممن حرم الخمر علیہ فی الجاهلیة کابیه عبدالمطلب یعنے ابوطالب ان لوگون مین سے تھے کہ جنہون نے جاہلیت مین اپنے پر شراب کو حرام کیا ہوا تھا مثل اپنے والد عبدالمطلب کے +

ابوطالب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تخمینا ۳۵ برس بڑے تھے۔ اور باوجودیکہ فقیر تھے لیکن شیخ القریش اور سید بطحا اور رئیس مکہ معظمہ مشہور تھے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد عبداللہ بن عبدالمطلب کا انتقال ہوگیا تو اسوقت آپکے جد امجد عبدالمطلب بقید حیات تھے حضرت انکے ہی عاطفت مین تربیت پاتے رہے جب جناب عبدالمطلب کا انتقال ہوگیا تو جناب ابوطالب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کفیل حال ہوئے اصابہ فی تمیز الصحابہ مین علامہ ابن حجر لکھتے ہین لما مات عبدالمطلب اوصی بمحمد الی ابی طالب فکفله واحسن تربیته وسافر بصحبته الی الشام وهو شاب فلما بعث قام فی نصرته وذب عنه لمن عاداه ومدحه عدة مدائح منها قوله لما استسقی اهل مکة فسقوا وابیض یستسقی الغمام بوجهه + ثمال الیتامی عصمة للارامل یعنے جب جناب عبدالمطلب کا انتقال ہوگیا انہون جناب ابوطالب کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت کے لیے وصیت کی پس جناب ابوطالب نے آپکی عمدہ طرح سے کفالت کی اور تربیت مین اپنے باپ کی وصیت بجا لائے۔ اور آپ کو ساتھ لیکر شام کا سفر کیا حضرت اسوقت جوان ہوچکے تھے اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث بالرسالۃ ہوئے جناب ابوطالب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے کو اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور جو لوگ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہوگئے تھے انکے شر کو حضرت سے دور کیا اور حضرت کی بہت تعریفین بیان کین منجملہ انکے جناب ابوطالب کا وہ مشہور شعر ہے کہ جب ایک دفعہ مکہ کے لوگ خشک سالی مین مبتلا ہوئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے باران رحمت نازل ہوئی جناب ابوطالب نے آپ کی مدح مین کہا تھا جسکا ترجمہ یہ ہے ؎

جناب محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم نہایت خوبصورت اور نورانی چہرہ والے ہین آپ کی وجہ سے

ابر سی پر جو بر بستی آبسیر او آپ تیمیون سکے فریاد رس اور بیماؤن کے پشت و پناہ ہین محدث علی ابن برہان الدین الشافعی انسان العیون مین جناب ابوطالب کی ہمدردی کا حال جو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کرتے رہتے ہین اس طرح سے بیان کرتے ہین وکان ابوطالب فی کل لیلۃ یامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتی فراشہ ویضطجع بہ فاذا نام الناس اقامہ وامر احد بنیہ او غیرہم من اخوانہ او ابن عمہ ان یضطجع مکانہ خوفا علیہ ان یغتالہ احد ممن یرید بہ السوء یعنے جناب ابوطالب ہر شب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بستر پر لیٹنے کے لیے کہتے اور جب لوگ سوجاتے تو آپ کو وہان سے اٹھا کر اپنے کسی بیٹے یا بھائی یا ابن عم کو آپکے بستر پر اس خوف سے سلاتے کہ مبادا وہ لوگ کہ آپکے ساتھ برائی کا ارادہ رکھتے تھے آپ کو تکلیف نہ پہونچائین ۔

عن ابن عباس فی قولہ تعالی وینہون وینا ون عنہ قال نزلت فی ابوطالب کان ینہی عن اذی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دینای عما جاء بہ (اخرجہ عبد الرزاق فی المصنف) جناب ابن عباس اس آیۃ کے شان نزول مین جسکا کہ یہ ترجمہ ہے (کہ بند کرتے ہین اور باز رکھتے ہین اس سے) کہتے ہین کہ یہ آیت جناب ابوطالب کے حق مین نازل ہوئی ہے کہ وہ لوگون کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایذا رسانی سے باز رکھتے تھے اور حضرت کو بھی جسکے لیے وہ مبعوث ہوئے تھے بند کرتے تھے ۔

وما نقلہ القرطبی فی کتابہ المسمی بالاعلام عن مودۃ ومحبت ابی طالب لسیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد خرج الکعبۃ یوما واراد ان یصلی فلما دخل فی الصلوۃ قال ابوجہل لعنہ اللہ من یقوم الی ہذا الرجل فیفسد علیہ الصلوۃ فقام عبد اللہ بن الزبعری واخذ فرثا ودما فلطخ بہ وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانفتل النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلوتہ واتی الی ابی طالب عمہ وقال یا عم الا تری ما فعل بی فقال لہ ابوطالب من فعل بک ہذا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن الزبعری فقام ابوطالب ووضع سیفہ علی عاتقہ ومشی حتی اتی القوم فلما راوہ قد اقبل نہضوا لہ فقال ابوطالب ان قام رجل جللتہ بسیفی ہذا ثم قال یا بنی من فعل بک ہذا فقال عبد اللہ بن الزبعری فاخذ ابوطالب فرثا ودما فلطخ وجوہہم وثیابہم واساء لہم القول قرطبی اپنی کتاب اعلام مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جناب ابوطالب کی سچی محبت کا ذکر اس طرح سے کرتے ہین کہ ایک دن جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ مین تشریف لے گئے اور نماز پڑھنے لگے ابوجہل ملعون نے کہا کوئی ہے کہ انکی نماز کو فاسد کرے یہ سنکر عبد اللہ بن زبعری نے اٹھکر لید اور خون آنحضرت صلے

اللہ علیہ و آلہ وسلم کے منہ مبارک پر ملدیا حضرت وہان سے نماز کو ترک کرکے اپنے چچا ابوطالب کے پاس گئے اور کہا اے چچا تم نہین دیکھتے ہو کہ میرے ساتھہ کیا کیا گیا ہے ابوطالب نے پوچھا کہ یہ گستاخی کس نے کی ہے آپنے فرمایا عبداللہ بن زبعری نے پس جناب ابوطالب اپنے کاندہے پر تلوار رکھکر لوگون کے پاس آئے جب ان لوگون نے ابوطالب کو متوجہ اپنی طرف پایا تو وہ اٹھہ کہڑے ہوئے جناب ابوطالب نے کہا واللہ اگر کوئی تم مین سے اٹھیگا تو مین اس تلوار سے اسکو قتل کرونگا بعدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا اے میرے بیٹے کس نے تم سے یہ گستاخی کی ہے آپ نے عبداللہ بن زبعری کا نام لیا جناب ابوطالب نے لید اور خون لیکر انکے چہرون اور داڑہیون کو اور کپڑون کو ملدیا اور سخت و سست باتین کہین ❊

انکے اسلام لانیکی نسبت نہایت اختلاف ہے۔ ثقۃ الحفاظ ابو الکرام عبدالسلام بن محمد بن حسن لکہتے ہین اتفق ائمۃ اھل البیت ان ابا طالب مات مسلما و خلاف اھل البیت فی الاسلام غیر معتبر یعنے ائمہ اہل بیت علیہم السلام اس بات پر متفق ہین کہ جناب ابوطالب مسلمان ہوگئے تہے اور انکے اسلام مین اہل بیت کے خلاف روایتین معتبر نہین ❊

انسان العیون مین علامہ علی بن برہان الدین الشافعی لکہتے ہین عن مقاتل ان ابا طالب قال عند موتہ یا معشر بنی ھاشم اطیعوا محمدا و صدقوا ترشدوا) مقاتل سے روایت ہے کہ جناب ابوطالب نے وقت وفات بنی ہاشم کو وصیت کی کہ اے گروہ بنی ہاشم تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور انکو سچا جانو ہدایت پکڑو۔ رستگاری پاؤگے ❊

عن ابن عباس قال لما تقارب من ابی طالب الموت نظر العباس الیہ یحرک شفتہ فاصغی الیہ فقال یا ابن اخی واللہ لقد قال اخی الکلمۃ التی امرتہ بھا (انسان العیون للعلامہ علی بن برھان الدین الشافعی) اس روایت کو شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے بہی مدارج النبوۃ مین لکہا ہے۔ در روایت ابن اسحاق آمدہ کہ وے اسلام آوردہ بہ نزدیک موت۔ و ابن عباس گفتہ کہ چون قریب شد موت ابوطالب نظر کرد عباس بسوئے وے و دید کہ می جنباند لبہا سے خود را پس گوش نہاد بسوے او پس گفت بآنحضرت یا ابن اخی واللہ بتحقیق گفت برادر من کلمہ را کہ امر کردی تو او را بدان کلمہ ❊

ابن عساکر اپنی تاریخ مین مذیل ترجمہ جناب ابوطالب صاف طور سے قائل ہوے ہین کہ وہ اسلم خود جناب ابوطالب کے بعض اشعار سے انکا اسلام ثابت ہوتا ہے چنانچہ انکا قول ہے ❊

ودعوتني وعلمت انك صادق — ولقد صدقت وكنت قبل امينا

ولقد علمت بان دين محمد — من خير اديان البرية دينا

یعنے ہدایت کی تو نے مجھکو اور مینے جان لیا کہ تو سچا ہے۔ اور بیشک تو نے سچ کہا ہے اور تو پہلے سے امین ہے اور جان لیا مینے کہ دین محمدی تمام خلقت کے دینوں سے بہتر ہے۔

عن ابی رافع قال سمعت اباطالب یقول سمعت ابن اخی محمد بن عبد الله یقول انه ربه بعثه بصلة الارحام وان یعبد الله وحده ولا یعبد سعه غیره ومحمد الصدوق الامین (اخرجه ابن عساکر فی تاریخه) ابو رافع کہتے ہین کہ مینے جناب ابو طالب کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بہائی کا بیٹا محمد بن عبداللہ کہتا ہے کہ خدا نے مجھے صلہ رحم کے لیے بھیجا ہے اور اسکے لیے ہین ایک خدا کی پرستش کروں اور اسکے سوا کسی دوسرے کو نہ پوجوں اور محمد بہت راست گو اور امین ہین *

اگرچہ جناب ابو طالب کے اسلام کی نسبت مورخین کا اختلاف ہے لیکن اسمین کسیکو کلام نہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو طالب کی وفات پر نہایت تاسف فرمایا ہے اور انکے انتقال کے برس کا نام عام الحزن رکھا۔ اور خدا سے انکی مغفرت مانگی[1] قال الواقدی عن علی لما توفی ابو طالب اخبرت رسول الله صلی الله علیه وسلم فبکا بکاء شدیدا ثم قال اذهب فاغسله وکفنه غفر الله له فقال له العباس یا رسول الله اترجوا له فقال ای والله انی لارجو له وجعل رسول الله یستغفر له ایاما ولا یخرج وقال ابن عباس عارض رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال وصلتک رحم فجزاک الله یا عم خیرا (تذکرة خواص الامة لسبط ابن الجوزی) واقدی کہتے ہین کہ حضرت علی فرماتے تھے جب جناب ابو طالب کا انتقال ہوا اور مینے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہونچائی آپ بہت روئے اور مجھے ارشاد کیا جاؤ انکو غسل دو اور کفناؤ خدا انکو بخشے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ آپ انکی مغفرت کے امید رکھتے ہین آپنے فرمایا واللہ مین امید رکھتا ہوں اور آپ کتنے دن گھر سے باہر نہ نکلے اور ابو طالب کے لیئے طلب مغفرت کرتے رہے ابن عباس کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلعم نے ابو طالب کے جنازہ کے لیئے جھگڑا کیا اور فرمایا ای چچا کہ مین تم سے صلہ رحم بجا لایا اللہ ای چچا تمکو اللہ جزای

[1] عن ابی سعید الخدری رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لما بعثت الی ادبع عمومة لما العباس فیکنی بابی الفضل فلہ ولولدہ الفضل الی یوم القیمة لما حمزة فیکنی بابی یعلی فاعلی الله قدرہ فی الدنیا والاخرة اما عبد العزی فیکنی بابی لهب فادخله الله النار وادهبها علیه واما عبد مناف فیکنی بابی طالب فلہ ولولدہ المطاولة الرفعة الی یوم القیمة اخرجه ابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور فی سورة تبت یدا ابی لهب)

خیر دے ✦
عن علی قال لما مات ابو طالب اخبرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بموتہ فبکی وقال اذھب فاغسلہ وکفنہ وواراہ غفر اللہ لہ ورحمہ (اخرجہ ابو داؤد والنسائی وابن خزیمۃ وغیرھم) جناب علی کہتے ہین کہ جب ابوطالب فوت ہوگئے تو مینے جناب سرور دنیا ودین کو انکے انتقال کی خبر دی آپ نے مجھے فرمایا جاؤ انکو نہلاؤ اور کفن پہناؤ اور دفن کرو خدا ان کو بخشے اور رحم کرے ✦
بعض روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکے جنازہ پر تشریف بھی لے گئے بلکہ انکے جنازہ کے لیے انکو بنی اعمام سے تنازع بھی کیا ہے چنانچہ ابن عساکر اپنی تاریخ مین لکھتے ہین عن ابی عامر الھوزنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج معارضا جنازۃ ابی طالب وھو یقول یا عم وصلتک رحما یعنے ابی عامر ہوزنی کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب ابوطالب کے جنازہ پر انکی بنی اعمام سے تنازع کرنے کو نکلے اور فرمایا اے چچا مینے تم سے صلہ رحم بجا لایا ✦
اس مین بھی شک نہین کہ جناب ابوطالب اپنی اولاد کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی وصیت کرتے رہے عن علی انہ اسلم قال لہ ابو طالب الزم ابن عمک (اخرجہ ابن عساکر) جناب علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جب مین اسلام لایا مجھسے ابوطالب فرمانے لگے اپنے ابن عم کی متابعت کر ✦
عن عمران بن حصین ان ابا طالب قال لجعفر لما اسلم فصل جناح ابن عمک فصلی جعفر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ ابن عساکر) عمران بن حصین نقل کرتے ہین کہ جب جناب جعفر مشرف باسلام ہوئے تو ابوطالب نے ان سے کہا اپنے ابن عم کے بازو کیطرف کھڑا ہو پس جعفر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نماز کو ادا کیا ✦
جب تک کہ جناب ابوطالب بقید حیات رہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی قسم کی تکلیف نہین پہونچنے دی عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما نالت منی قریش شیئا اکرھہ حتی مات ابو طالب (اخرجہ ابن جریر الطبری فی تاریخہ) ہشام بن عروہ اپنے والد سے ناقل ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جبتک کہ ابو طالب زندہ رہے مجھے مکروہ امر قریش سے نہین پہونچا ✦

جناب امیر کی والدہ ماجدہ جناب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم کا ذکر

علامہ ابن حجر انکے صدر ترجمہ میں لکھتے ہیں فاطمۃ بنت اسد بن هاشم بن عبد مناف القرشية الهاشمية
ام علی بن ابی طالب وهی اول هاشمیة ولدت خلیفة قال الزهری هی اول هاشمیة ولدت لهاشمی
یعنے جناب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم مادر مہربان جناب امیر المومنین علی علیہ السلام وہ پہلی ہاشمیہ ہیں جن
سے اول خلیفہ بنی ہاشم تولد ہوئے اور زہری رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے سب سے اول تدوین حدیث فرمائی ہے
فرماتے ہیں کہ جناب فاطمہ بنت اسد پہلی ہاشمیہ عورت ہیں جو ہاشمی مرد جناب ابوطالب سے حاملہ ہو کر بچہ جنی
ہیں یعنے جناب امیر علیہ السلام ایسے اول ہاشمی ہیں کہ جنکے دونوں ماں باپ ہاشمی تھے +
جناب فاطمہ بنت اسد کی اسلام پر سب مورخ متفق ہیں کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک
ہجرت تھیں اور سابقات الاسلام کی فہرست میں بعد خدیجۃ الکبری کے انہیں کا نام درج ہے۔ قال
الشعبی اسلمت وهاجرت مع النبی صلی الله علیه وسلم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکو اپنی والدہ کے برابر
سمجھتے تھے +

عن انس بن مالك قال لما ماتت فاطمة بنت اسد بن هاشم ام علی فدخل علیها رسول الله
صلی الله علیه وسلم وجلس عند رأسها وقال رحمك الله یا امی کنت امی بعد امی تجوعین و
تشبعنی وتعرین وتكسینی وتمنعین نفسك طیب الطعام وتطعمنی تریدین بذلك وجه الله
والدار الآخرة وقال انس امر بغسلها فلما بلغ الماء الذی فیه الكافور اسكبه رسول الله صلی
الله علیه وسلم بیده علیها والبسها قمیصه وامر عمر واسامة بن زید وابا ایوب الانصاری یحفر
قبرها فلما حفروا وبلغوا اللحد لحد رسول الله صلی الله علیه وسلم بیده واخرج ترابه ثم اضطجع
فیه وادخلها فیه هو وابوبكر والعباس ثم دعا بهذا الدعاء اللهم اغفر لامی فاطمة بنت
اسد ولقنها حجتها ووسع علیها مدخلها بحق نبیك محمد والانبیاء الذین من قبلی انك ارحم
الراحمین وروی عن ابن عباس نحو ذلك وزاد فقالوا ما رأیناك صنعت بأحد ما صنعت بهذه
قال انه لم یكن بعد ابی طالب ابر منها البستها قمیصی لتكسی من حلل الجنة واضطجعت فی
قبرها لیهون علیها عذاب القبر وروی ایضا من علی باختلاف یسیر (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ)
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب فاطمہ بنت ہاشم جناب علی کی مادر مہربان کا انتقال ہو گیا
جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم انکے جنازہ پر تشریف لے گئے اور انکے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمایا
اے میری ماں تجھ پر خدا رحم کرے تو میری ماں کے بعد میری ماں تھی تو آپ بھوکی رہتی تھی اور مجھے کھلایا
کرتی تھی اور تو آپ ننگی رہتی تھی اور مجھے پہنایا کرتی تھی تو اپنی جان کو اچھے کھانے سے باز رکھتی تھی

اور مجھے کھلاتی تہی تو خاص خدا کے لیے اور آخرت کے گہر کے لیے حسن سلوک مجھ سے کرتی تہی سالنس کہتے ہین کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے غسل کا حکم دیا جب اس پانی کے ڈالنے کی نوبت پہنچی جس مین کہ کافور ملا ہوا تہا۔ آپنے اپنے دست مبارک سے اپنے وہ پانی ڈالا اور اپنا پیراہن انکو پہنایا اور جناب عمر بن خطاب اور اسامہ بن زید اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم کو قبر کہودنے کا حکم دیا جب وہ قبر کہود چکے اور لحد تک پہونچے تو آپ نے اپنے دست مطہر سے لحد کو کہودنا شروع کیا اور اس سے مٹی نکالی اور اس مین لیٹ گئے اور ان کو خود بدولت حضور نے اور جناب ابو بکرؓ اور عباسؓ نے قبر مین اتارا پہر انکے لیے یہ دعا پڑہی کہ اے پروردگار میری مان فاطمہ بنت اسد کو مغفرت کر اور اسکی دلیل اسکو تلقین فرما اور اسپر اسکی قبر کو کشادہ کر بطفیل اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیا علیہم السلام جو کہ مجھ سے پہلے گذرے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بہی اسیطرح سے مروی ہے انہونے اس بات کو اپنی روایت مین زیادہ بیان کیا ہے کہ جب جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم انکی قبر مین خود بدولت لیٹے تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے انکے ساتھ وہ معاملہ کیا ہے جو آج تک آپنے کسی سے نہین کیا آپنے فرمایا کہ بعد جناب ابو طالب کے ان سے زیادہ کوئی میرے ساتھ نیکی کرنیوالا نہین تہا مینے اسلیے اپنا پیراہن انکو پہنایا تاکہ وہ جنت کی پوشاک پہنین اور ان کی قبر مین مین اسلیے لیٹا کہ انپر عذاب قبر آسان ہو جاے۔ جناب امیر نے بہی اس حدیث کو تہوڑے سے اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے۔

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت کا فضل

(۱) عن ابن عباس قال توفی لصفیة بنت عبد المطلب ابن فبکت علیه قال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم تبکین یا عمة من توفی له ولد فی الاسلام کان له بیتا فی الجنة یسکنه فلما خرجت لقیها رجل فقال لها ان قرابتک محمد صلی الله علیه وسلم لن تغنی عنک شیئا فبکت فسمع رسول الله صلی الله علیه وسلم صوتها ففزع من ذلک وخرج وکان صلی الله علیه وسلم مکرما لها فقال لها یا عمة تبکین وقد قلت لک ما قلت قالت لیس ذلک ابکانی واخبرته بما قال الرجل فغضب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا بلال هجر بالصلوة فهجر ثم قام فحمد الله واثنی علیه ثم قال ما بال اقوام یزعمون ان قرابتی لا تنفع ان کل سبب ونسب ینقطع یوم القیمة الا سببی ونسبی وان رحمی موصولة فی الدنیا والاخرة (اخرجه الطبرانی والبیهقی) ابن عباس رضی اللہ

عنہ کہتے ہین کہ جناب صفیہ بنت عبد المطلب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پہپی کا ایک بیٹا مرگیا وہ رونے لگین
آپنے ان سے کہا پہپی جان تم روتے ہو حالانکہ جس شخص کا بیٹا اسلام مین مرجائے جنت مین اسکو ایک گہر
رہنے کے لیے ملیگا جب جناب صفیہ گہر سے باہر نکلین تو ان سے ایک آدمی کہنے لگا جناب محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی قرابت سے آپ کو کچہ نفع نہین ملیگا وہ پہر رونے لگین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا رونا سنا
حضرت گہبرا اٹہے آپ انپر نہایت مہربان تہے آپنے انسے کہا پہپی جان ہمنے آپسے جو کچہ کہنے کا حق تہا
کہا ہے آپ پہر روتی ہین جناب صفیہ نے عرض کی مین بیٹے کے مرنے سے نہین روتی اور آپ کو تمام قصہ
سنایا جو کہ اس آدمی نے کہا تہا جناب بہت خفا ہوئے اور بلال سے فرمایا اے بلال لوگون کو نماز کے لیے
پکار بلال نے لوگون کو نماز کے لیے پکارا پہر جناب خطبہ کے لیے کہڑے ہوئے اور بعد حمد و ثنا باریتعالے
کے فرمایا کیا حال ہے اس گروہ کا جو یہہ خیال کرتے ہین کہ میری قرابت قیامت کے دن نفع نہین دیگی۔ بہ تحقیق
کہ ہر ایک سبب اور نسب قیامت کے دن میرے سبب و نسب کے سوا منقطع ہوجائیگی میری قرابت دنیا و
آخرت مین ملنے والی ہے ❖

(۲) عن عبد المطلب بن ربیعۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ لا یدخل قلب امرء
ایمان حتی یحبکم للہ ولقرابتی (اخرجہ احمد والترمذی) عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے
کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ واللہ کسی آدمی کے دل مین ایمان داخل نہین ہوگا
جب تک کہ تم سے للہ اور میری قرابت کی وجہ سے محبت نکرے ❖

اگرچہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی شرف قرابت مین حضرت عباس بن عبد المطلب بہی شریک ہین لیکن جناب
علی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تر قریب ہین کیونکہ جناب عبد اللہ والد ماجد سرور عالم صلے اللہ علیہ
آلہ وسلم اور ابو طالب والد ماجد جناب علی علیہ السلام برادر عینی تہے ان دونون بزرگوارون کی والدہ
ماجدہ فاطمہ بنت عمرو بن العائذ المخزومیہ تہین یہ قرب حضرت عباس کو حاصل نہین تہا چنانچہ اسکا
ذکر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بہی فرمایا ہے ❖

(۳) عن الشعبی قال بینا ابو بکر جالس اذ طلع علی فلما راہ قال من سرہ ان ینظر الی اقرب
الناس قرابۃ واعظمھم منزلۃ وافضلھم حالۃ واعظمھم غناء عند رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فلینظر الی ھذا الطالع واشار الی علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن السمان فی الدارقطنی)
شعبی کہتے ہین کہ ایک دفعہ جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹہے ہوئے تہے کہ جناب علی علیہ السلام
تشریف لائے جب انہونے جناب علیؑ کو دیکہا تو کہنے لگے جو شخص کہ خوش ہوتا ہو کہ ایسے آدمی کو

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب لوگون سے زیادہ قرابت والے اور سب سے بڑے منزلت والے اور سب سے افضل حالت والے اور سب لوگون سے بڑے رتبہ والے کو دیکھنا چاہتا ہو تو اس آنیوالے کو دیکھے اور جناب علی بن ابی طالب کی طرف اشارہ کیا ۔

(۴) قال ابوبکر بن عیاش لو اتانی ابوبکر و عمر و علی لبدات بحاجۃ علی قبلھما لقرابتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولان اخر من السماء احب الی من ان اقدمھما علیہ (صواعق محرقہ) ابوبکر عیاش کہتے ہین کہ اگر میرے پاس ابوبکر اور عمر اور علی تشریف لائین تو مین حضرت علی کے ضرورت کو پہلے روا کرونگا ان دونون صاحبون کی ضرورت پر بوجہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قرابت کے آسمان سے زمین پر گرنا میرے نزدیک بہتر ہے اس سے کہ مین ان دونون صاحبون کی ضرورت کو جناب امیر کی ضرورت پر مقدم سمجھون ۔

(۵) اخرجہ الدارقطنی ان علیا یوم الشوری احتج علی اھلھا فقال لھم انشدکم باللہ ھل فیکم احد اقرب الی رسول اللہ فی الرحم منی من جعلہ صلے اللہ علیہ وسلم نفسہ نفسہ و ابناءہ ابناءہ غیری قالوا اللھم لا ۔ دارقطنی روایت کرتے ہین کہ مشورت کے روز اہل شورے پر جناب امیر نے حجت پیش کی کہ مین تمہین قسم دیکر پوچھتا ہون کہ تم مین رشتہ داری مین مجھ سے کوئی زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قریبی ہے میرے سوا اور کس کے نفس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا نفس اور کس کے بیٹون کو اپنا بیٹا کہا ہے سب نے کہا خدا کی قسم کوئی نہین ۔

(۶) و اولوا الارحام بعضھم اولی ببعض فی کتاب اللہ من المؤمنین والمھاجرین عن عباس قال ذلک علی لانہ کان مؤمنا مھاجرا ذا رحم (اخرجہ ابن مردویہ) اور قرابت والے بعض انکے نزدیک تر ہین بعض سے اللہ کی کتاب مین ایمان والون اور ہجرت کرنے والون مین سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب امیر سے مراد ہے کیونکہ وہ مومن اور مہاجر اور صاحب قرابت تھے ۔

مصاہرت کا شرف

(۱) عن محمد بن سیرین فی قولہ تعالی وھو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا و صھرا قال انھا نزلت فی النبی صلعم و علی بن ابی طالب ھو ابن عم النبی و زوج فاطمۃ فکان نسبا و صھرا (کفایۃ الطالب) محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کی شان نزول مین کہ جسکا ترجمہ یہ ہے

کہ وہ (ذات جس نے پانی سے بشر کو پیدا کیا اور پھر نسب اور سسرال سکے لیئے بنائے) بیان کرتے ہین کہ یہ آیت جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب علی بن ابی طالب کے حق مین نازل ہوئی ہے کہ وہ جناب رسول پاک کے ابن عم اور جناب سیدہ کے زوج ہین پس انکے دو رشتے ایک از روے نسب اور ایک از روی سسرال والی کے ٹھہرا ✤

(۲) عن عمر بن الخطاب قد ذکر وعندہ علی قال ذاک صہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ نزل جبریل فقال ان اللہ یامرک ان تزوج ابنتک من علی (اخرجہ ابن السمان) جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ذکر کیا اور انکے پاس جناب علی علیہ السلام بیٹھے تشریف رکھتے تھے۔ کہ یہ یعنے جناب علی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد ہین جبرئیل نے شرف نزول فرما کر کہا کہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ حکم فرماتا ہے کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم آپ اپنی دختر نیک اختر کی شادی علی سے کرین ✤

(۳) عن ابی الحمراء قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا علی اوتیت ثلاثا لم یوتی احد ولا انا اوتیت صہرا مثلی ولم اوت انا مثلی واوتیت صدیقۃ مثل ابنتی ولم اوت مثلہا واوتیت الحسن والحسین من صلبک ولم اوت من صلبی مثلہما ولا انتم منی وانا منکما (اخرجہ الدیلمی ابوسعد فی شرف النبوۃ والامام علی بن موسے الرضا فی مسندہ) ابی حمراء سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ یا علی تجھے تین ایسی باتین عطا ہوئی ہین کہ کسی ایک کو حاصل نہین ہوئین اور مجھے بھی وہ باتین نہین ملین۔ تجھ کو مجھ سا سسرال ملا ہے کہ مجھ کو نہین ملا اور تجھ کو صدیقہ میری بیٹی جیسی ملی ہے کہ مجھ کو ایسی نہین ملی تجھ کو تیری صلب سے حسن اور حسین ملے ہین اور مجھکو میری صلب سے ان جیسا نہین ملا بتحقیق تم مجھ سے ہو اور مین تم سے ہوں۔

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہم اشہد قد بلغت ھذا اخی وابن عمی وصہری وابو ولدی اللہم کب من عاداہ فی النار (اخرجہ ابن النجاری) ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے پروردگار تو گواہ رہیو مینے لوگون کو یہ بات پہونچا دی ہے کہ یہ یعنے علی بن ابیطالب میرا بھائی اور ابن عم اور میرا داماد اور میرے بچون کا باپ ہے اے پروردگار جو شخص کہ اسے دشمن رکھے اسے آگ مین اوندھا گرا ✤

یہ شرف جناب مرتضے علیہ التحیۃ والثنا کی ذات بابرکات کے سوا کسی صحابی کو حاصل نہین ہوا۔ اگرچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی جناب سرور صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے۔ لیکن جناب نبوی کی اشرف اولاد حضرت سیدہ ہی تھین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آل اطہار کا ظہور حضرت سیدہ ہی کے

ہوا ہے ہوا ہے اور حضرت سیدہ کے سوا حضرت کی نسل منقطع ہوگئی ہے ایسلیے مناسب معلوم ہوتا ہو کہ جناب سیدہ علیہ التحیۃ والثنا کے مناقب وفضائل کا کسیقدر اس مقام مین ذکر کیا جائے۔

مناقب جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء علیہا التحیۃ والثناء

جناب سیدہ علیہا السلام کی سنہ ولادت مین مورخین کا اختلاف ہی بعض کے نزدیک انکا تولد مبارک بعثت سے پانچ برس پہلے ہے اور بعض کے نزدیک سال بعثت مین واقع ہوا ہے عن عبد اللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر الہاشمی یقول ولدت فاطمۃ سنہ احدی واربعین من مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (استیعاب) عبد اللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر ہاشمی سے روایت ہی کہ جناب فاطمہ علیہا السلام کا تولد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے اکتالیس برس کے بعد واقع ہوا ہے ✤

بعض مورخین کے نزدیک بعثت سے پانچ برس کے بعد واقع ہوا ہے۔ بہرحال بقول صحیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث بالرسالۃ ہونیکے بعد حضرت سیدہ علیہا السلام کا تولد ہوا ہے۔ اور احادیث مندرجہ ذیل بھی اسی کی مؤید ہین ✤

عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبریل بسفرجلۃ من الجنۃ فاکلتہا لیلۃ اسری بی فعلقت خدیجۃ فحملت بفاطمۃ فکنت اذا اشتقت رائحۃ الجنۃ شممت فیہ فاطمۃ (اخرجہ الحاکم) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جبریل جنت کی ایک بہی میرے پاس لائے اور شب معراج مین مینے اسے کھایا۔ اور خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا اسی شب مین مجھ سے حاملہ ہوئین اور فاطمہ کو جنیو پس جب مجھ کو جنت کی بو کا شوق غالب ہوتا ہے تو مین فاطمہ کا دہن مبارک سونگھتا ہون ✤

(۲) عن ام المؤمنین عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ اذا اقبلت فاطمۃ جعلت لسانک فی فیہا فانک ترید ان تلعقہا عسلا فقال صلی اللہ علیہ وسلم انہ لما اسری بی الی السماء ادخلنی جبریل الجنۃ وناولنی تفاحۃ فاکلتہا فصارت نطفۃ فلما نزلت من واقعت خدیجۃ ففاطمۃ من تلک النطفۃ فکلما اشتقت الی تلک التفاحۃ قبلتہا (اخرجہ الخطیب فی الدلائی وابو سعد فی شرف النبوۃ) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ جبکہ جناب فاطمہ تشریف لاتی ہین آپ اپنی زبان مبارک کو انکے منہ مین ڈالتو

ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آپ شہد چاٹ رہی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شب
معراج مین مجھ کو آسمانون کی سیر کرائی گئی اور جبرئیل مجھ کو جنت مین لے گئے اور وہ میری پاس
جنت کی ایک بہی لائے مینے اسکو کہایا وہ تحلیل پاکر ایک نطفہ کی شکل بن گئی جب مین زمین پر آیا اُس
سے جناب خدیجہ کبری حاملہ ہوئین اور اس نطفہ سے جناب فاطمہ پیدا ہوئین جب مجھے اس بہی کیطرف
شوق غالب ہوتا ہے تو مین جناب فاطمہ کے مونہہ کو چومتا ہون ٭

جناب فاطمہ علیہا السلام کی والدہ ماجدہ کا نام نامی ام المؤمنین سابقۃ الاسلام صدیقۃ الکبری سے خدیجہ
بنت خویلد ہے جو سب سے اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائی ہین جنکے فضل مین لا تعد و
لا تحصے احادیث وارد ہین ٭

عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضلت خدیجۃ علی نساء امتی کما فضلت
مریم علی نساء العالمین (اخرجہ الدیلمی) روایت ہی عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدیجہ کو میری امت کی عورتون پر اس طرح سے فضیلت دی گئی
ہے جس طرح سے کہ مریم بنت عمران کو تمام جہان کی عورتون پر فضیلت عطا ہوئی ہے ٭

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم افضل نساء اہل الجنۃ اربع مریم بنت
عمران وخدیجۃ بنت خویلد وفاطمہ بنت محمد وآسیہ بنت مزاحم قال ابن عباس خط رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اربع خطوط ثم قال اتدرون لم خططت ہذہ الخطوط قالوا لا قال
ذلک (اخرجہ الدیلمی)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک دفعہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے چار خط کہینچے اور
پہر فرمایا آیا تم جانتے ہو مینے یہ خط کیون کہینچے ہین لوگون نے عرض کیا نہین فرمایا کہ اہل جنت کی عورتون
مین سے چار عورتین افضل ہین مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور آسیہ بنت
مزاحم ٭

جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وجہ تسمیہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہے ٭

(۱) انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما سمیت فاطمۃ لان اللہ فطمہا من
النار (اخرجہ الدیلمی) انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
مینے اسلیے فاطمہ نام رکہا ہے کہ اللہ تعالی نے انکو دوزخ کی آگ سے جدا کیا ہے ٭

(۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنتی فاطمۃ حوراء آدمیۃ لم تحض و

ولم تطمث انما سماها فاطمة لان الله عزوجل فطمها من النار (اخرجه الغسانی) ابن عباس روایت کرتے ہین کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میری بیٹی فاطمہ نوع انسان مین حور ہے حیض و نفاس سے طاہر ہے اسکا نام اسلئے فاطمہ رکھا گیا ہے کہ بتحقیق اللہ تعالے نے اسکو دوزخ کی آگ سے جدا کیا ہے ✦

عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا فاطمة علی یا رسول اللہ لم سمیت فاطمة قال ان اللہ قد فطمها وذریتها من النار (اخرجه ابو القاسم الدمشقی ونقله محب الطبری عن مسند علی بن موسی الرضا علیه الف التحیة والثناء) جناب علی علیہ السلام کہتے ہین کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا فاطمہ کہکر پکارا حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے انکا نام نامی فاطمہ کیون رکھا ہے فرمایا کہ خداوند تعالے نے انکو اور ان کی ذریت کو دوزخ کی آگ سے بچایا ہے ✦

اسد الغابہ مین وکانت فاطمة تکنی بابیها ای فاطمة بنت محمد) یعنے جناب فاطمہ اپنے والد ماجد کے نام مبارک کنیت کی جاتی تھین یعنے فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ✦

بعض لوگ ام الحسن بھی کہا کرتے تھے (نزل الابرار)

جناب سیدہ کے اشہر القاب مین سے (البتول۔ سیدۃ النسا۔ افضل النسا۔ خیر النسا۔ الصدیقہ۔ الزہرا۔ المبارکہ۔ الطاہرہ۔ الزکیہ۔ الراضیہ۔ المرضیہ۔ المحدثہ) ہین (نزل الابرار)

البتول

عن علی قال ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم سئل ما البتول فانا سمعناك یا رسول اللہ تقول مریم بتول وفاطمه بتول فقال البتول التی لم ترحمرة قط ای لم تحض فان الحیض مکروہ فی بنات الانبیاء (اخرجه الحاکم) جناب علی علیہ السلام کہتے ہین کہ ایک دفعہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ بتول کے کیا معنے ہین کیونکہ ہم نے آپکو کہ بتول اور فاطمہ بتول فرماتے ہوئے سنا ہے فرمایا بتول وہ ہے جسنے سرخی کو نہ دیکھا ہو یعنے اسکو کبھی حیض نہ ہوا ہو کیونکہ انبیا علیہم السلام کی بیٹیون پر حیض مکروہ ہے ✦

سیدۃ النساء

(۱) عن عائشة رضی اللہ تعالی عنها قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لفاطمة الا ترضین ان تکونی سیدة نساء العالمین وسیدة نساء المؤمنین وسیدة نساء اهل الجنة وسیدة نساء هذه الامة اخرجه الحاکم) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلے

اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے فرمایا آیا تم اس سے راضی نہین ہوتین کہ تم تمام جہان کی عورتون کی سردار ہو۔ اور تم تمام مؤمنین کی عورتون کی سردار ہو۔ اور تم تمام اہل جنت کی عورتون کی سردار ہو۔ اور تم اس امت کی عورتوان کی سردار ہو ✦

(۲) عن حذیفة ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال نزل ملك من السماء فاستاذن اللہ ان یسلم علی فبشرنی بان فاطمة سیدة نساء اهل الجنة (اخرجه احمد والترمذی والنسائی والرویانی والحاکم وابن حبان) روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہوا اللہ تعالے سے اس نے میرے سلام کرنے کے لیے اذن طلب کیا اور مجھکو خوشخبری پہونچائی کہ تحقیق فاطمہ اہل جنت کی عورتون کی سردار ہے ✦

(۳) عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فاطمة سیدة نساء اهل الجنة الا ما کان مریم بنت عمران (اخرجه ابو یعلے۔ وابن حبان۔ والطبرانی والحاکم) ابو سعید ناقل ہین کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فاطمہ سردار ہے اہل جنت کی لوگون کی عورتون کی سوا مریم بنت عمران کے ✦

(۴) عن فاطمة قالت قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا فاطمة اما ترضین ان تاتی یوم القیامة سیدة نساء المؤمنین (اخرجه الدیلمی) جناب سیدہ علیہا السلام سے مروی ہے کہ مجھکو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے فاطمہ تو راضی نہین ہوتی کہ قیامت کے روز تو سب مومنین کی عورتون کی سردار ہو ✦

(۵) عن عمران بن حصین ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم عاد فاطمة وهی مریضة فقال لها کیف تجدینك یا ابنة قال انی وجعة وانه لیزیدنی مالی طعام اکله قال یا بنتی اما ترضین انك سیدة نساء العالمین قال یا ابت فاین مریم بنت عمران قال سیدة نساء عالمها وانت سیدة نساء عالمك اما واللہ لقد زوجتك سیدا فی الدنیا والاخرة (استیعاب عبد البر) عمران بن حصین کہتے ہین کہ ایک دفعہ سرور دنیا و دین علیہ الصلوہ والتسلیم جناب فاطمہ کی عیادت کو گئے وہ مریض تہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا اے بیٹی ہم یہ کیا حال تیرا دیکہ رہے ہین عرض کیا یا رسول اللہ مین بیمار ہوگئی ہون۔ اور مجہ کو اتنی اور بہی ناچار کیا ہے کہ میرے پاس کچہ کہانیکی چیز نہین جسے مین کہا سکون۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آیا تو راضی نہین ہوتی کہ تو تمام جہان کی عورتون کی سردار ہو جناب فاطمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پس مریم بنت عمران کہان رہین حضرت نے فرمایا وہ اپنے عالم کی سردا

ہے اور تم اپنے عالم کی ہو ✤

(۶) عن ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فاطمۃ عام الفتح حدثہا فبکت ثم حدثہا فضحکت فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالتہا عن بکائہا وضحکہا فقالت اخبرنی انہ یموت فبکیت ثم اخبرنی انی سیدۃ نساء اھل الجنۃ الا مریم بنت عمران فضحکت (اخرجہ الترمذی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فتح مکہ کی برس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ کو بلایا ان سے کوئی بات کی وہ رونے لگیں پھر ان سے دوسری بات کی وہ ہنسنے لگیں جب جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا میں نے انکو انکے رونے اور ہنسنے کی وجہ دریافت کی جناب فاطمہ فرمانے لگیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے انتقال پر ملال کی خبر دی میں رونے لگی پھر حضرت نے مجھے خبر دی کہ میں سوا مریم بنت عمران کے سب اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہوں پس میں ہنس پڑی ✤

(۷) عن ابی ھریرۃ و ابی الدرداء قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ سیدۃ نساء العالمین ما خلا مریم بنت عمران (اخرجہ الدیلمی والطبرانی وابن حبان) ابوہریرہ اور ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ فاطمہ سب جہان کی عورتوں کی سردار ہے سوا مریم بنت عمران کے ✤

(۸) عن عائشۃ قالت کنا ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عندہ فاقبلت فاطمۃ ما تخفی مشیتہا من مشیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما راٰھا قال مرحبا یا ابنتی ثم اجلسہا ثم سارھا فبکت بکاء اشدیدا فلما رای حزنہا سارھا الثانیۃ فاذا ھی تضحک فلما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالتہا عما سارک قالت ما کنت لافشی علی سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرہ فلما توفی قلت عزمت علیک بمالی علیک من الحق لما اخبرتنی قالت اما الاٰن فنعم اما حین سارنی فی امر الاول فانہ اخبرنی ان جبرائیل کان یعارضنی القراٰن کل سنۃ مرۃ وانہ عارضنی بہ العام مرتین ولا اراہ الا الاجل الا قد اقترب فاتقی اللہ و اصبری فانی نعم السلف انا لک فلما رای جزعی سارنی الثانیۃ قال یا فاطمۃ الا ترضین ان تکونی سیدۃ نساء اھل الجنۃ وسیدۃ نساء المومنین (اخرجہ البخاری والمسلم) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بی بیاں آپکے پاس موجود تھیں اتنے میں جناب فاطمہ علیہا السلام تشریف لائیں انکی رفتار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار سے جیسی نہیں تہی ۔ یعنے بعینہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفتار کے مشابہ تہی جب حضور نے انکو دیکہا تو مرحبا لمرے میری بیٹی کہکر پکارا پہران سے سرگوشی کی وہ سنکر رونے لگیں جب حضور نے انکا غم واندوہ دیکہا دوبارہ ان سے سرگوشی کی وہ ہنس پڑیں جب حضور انکے یہاں سے تشریف لے گئے جناب عائشہ کہتی ہین کہ مینے جناب فاطمہ سے پوچہا کہ حضور نے آپسے کیا سرگوشی کی تہی جناب فاطمہ نے کہا مین ہرگز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو افشا نہین کرنے کی جب حضور اس دار دنیا سے رحلت فرما گئے تو مینے جناب فاطمہ سے کہا مین تمکو اس حق کی جو میرا تمپر ہے قسم دیکر پوچہتی ہون کہ مجہے اس راز کو بتاؤ ۔ جناب فاطمہ نے فرمایا ۔ اب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انتقال فرما چکے ہین اب مین اسکو بیان کرتی ہون جب پہلے امر مین مجہ سے حضور نے سرگوشی کی تو بیان کیا کہ ہر برس مین جبرئیل مجہسے ایک دفعہ قرآن مجید کا مقابلہ کیا کرتے تہے اس سال مین دو دفعہ مقابلہ کیا ہے مین سوا اسکے نہین دیکہتا کہ میری رحلت قریب آگئی ہے پس تو خدا سے ڈریو اور صبر کریو مین تیرا اچہا آگے جانیوالا ہون ۔ جب حضور نے میرے رونے کو ملاحظہ کیا تو پہر مجہ سے سرگوشی کی اور فرمایا یا فاطمہ تو راضی نہین ہوتی کہ تو سب اہل جنت کی عورتون کی سردار اور سب مومنین کی عورتون کی سردار ہو ✤

افضل النساء

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم افضل نساء اهل الجنۃ خدیجۃ بنت خویلد وفاطمۃ بنت محمد (اخرجہ ابوداؤد والنسائی والحاکم) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب اہل جنت کی عورتون سے افضل خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین ۔

خیر النساء

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر نساء امتی فاطمۃ بنت محمد (اخرجہ الحاکم) انس بن مالک روایت کرتے ہین کہ حضور نبوی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب میری امت کی عورتون سے بہتر فاطمہ بنت محمد ہین (صلے اللہ علیہ وسلم)

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسبک من نساء العالمین مریم بنت عمران وخدیجۃ بنت خویلد وفاطمۃ بنت محمد وآسیہ بنت مزاحم (اخرجہ احمد) انس رضی اللہ عنہ ناقل ہین کہ بہ تحقیق جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فضل مین کافی ہین تیرے لیئے سب دنیا کی عورتون سے چار عورتین مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور آسیہ بنت مزاحم ✤

الصدیقہ

عن ابی الحمراء قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا علی اوتیت ثلاثا لم یوتی

احد ولا انا اوتیت صہرا مثلی ولم اوت انا مثلی واوتیت صدیقۃ مثل ابنتی ولم اوت مثلہا واوتیت الحسن والحسین من صلبک ولم اوت من صلبی مثلہما ولا نتم منی وانا منکما (اخرجہ الدیلمی) ابوالحمراء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تجہ کو تین ایسی باتین عطا ہوئین ہین کہ کسیکو نہین ملین۔ اور وہ مجہ کو بھی نہین ملین تجہ کو سسر مجہسا ملا ہے اور مجہ کو مجہسا نہین ملا۔ تجہ کو صدیقہ میری بیٹی جیسی ملی ہے اور مجہ کو ویسی نہین ملی۔ تجہ کو حسن وحسین تیری صلب سے عطا ہوئے ہین۔ اور مجہکو ان جیسی نہین ملی۔ اور البتہ تم مجہ سے ہو اور مین تم سے ہون ✣

جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک احب اہل بیت ہونا جناب سیدہ کا

عن اسامۃ بن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احب اہلی الی فاطمۃ (اخرجہ الترمذی والحاکم و قال الدیلمی قالہ حین سالہ صلی اللہ علیہ وسلم علی والعباس فقالا یارسول اللہ ای اہلک احب الیک) اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب میرے اہل سے میرے نزدیک پیاری فاطمہ ہے۔ اس حدیث کو ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور دیلمی فردوس الاخبار مین لکہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات مبارک اسوقت ارشاد فرمائے تہے جبکہ جناب علی اور عباس نے حضور سے پوچہا تہا کہ آپکے نزدیک آپکے اہل سے کون زیادہ پیارا ہے ✣

(۲) عن جمیع بن عمیر قال دخلت مع عمتی علی عائشۃ فسالت ای الناس کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت فاطمۃ فقیل من الرجال قالت زوجہا (اخرجہ الترمذی والنسائی) جمیع بن عمیر نقل کرتے ہین کہ مین اپنی پہپی کے ساتہ جناب ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین گیا اور اسنے پوچہا کہ سب لوگون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کون زیادہ پیارا تہا فرمانے لگین جناب فاطمہ پہر کہا گیا کہ مردون مین سے کون زیادہ پیارا تہا۔ فرمایا کہ ان کا خاوند یعنے علی بن ابیطالب)

(۳) عن بریدۃ قال کان احب النساء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ ومن الرجال علی (استیعاب علامہ ابن عبد البر) بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ سب عورتون سے زیادہ آنحضرت کو جناب فاطمہ پیاری تہین اور سب مردون سے زیادہ جناب علی ✣

جناب فاطمہ کا بضعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونا

عن علی قال کنت عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ ای شئی خیر للمرأۃ فسکتوا فلما رجعت قلت لفاطمۃ ای شئی خیر للنساء قالت ان لا یراھن الرجال فذکرت ذلک للنبی صلے اللہ علیہ فقال ان فاطمۃ بضعۃ منی (اخرجہ البزار فی مسندہ) حضرت علی سے منقول ہے کہ میں ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں موجود تھا آپنے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کے لیے کیا چیز مناسب ہے سب چپ ہو رہے جب میں لوٹکر گھر میں آیا تو مینے جناب فاطمہ سے پوچھا کہ کونسی چیز عورتوں کے لیے بہتر ہے انھوں نے جواب دیا کہ انکو مرد نہ دیکھنے پائیں پس میں جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو بیان کیا آپنے فرمایا فاطمہ میرے بدن کا ٹکڑا ہے ✦

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ جس نے فاطمہ کو ایذا دی ایذا دی

(۱) عن المسور بن مخرمۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ فاطمۃ بضعۃ منی فمن اذاھا فقد اذانی (اخرجہ الدیلمی و احمد والحاکم) مروی ہے مسور بن مخرمہ سے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے جس نے اسکو ایذا دی مجھکو ایذا دی ✦

(۲) عن ابن الزبیر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما فاطمۃ بضعۃ منی یوذینی ما اذاھا (اخرجہ احمد والترمذی والحاکم) منقول ہے ابن زبیر سے کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے ایذا دیتی ہے وہ چیز مجھے جو اسے ایذا دیتی ہے ✦

(۳) روی عن مجاھد قال خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو اٰخذ بید فاطمۃ فقال من عرف ھذہ فقد عرفھا و من لم یعرفھا فھی فاطمۃ بنت محمد وھی بضعۃ منی وھی قلبی وھی روحی التی بین جنبی من اذاھا فقد اذانی و من اذانی فقد اذی اللہ (اخرجہ ابن عساکر) مجاہد کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا جو شخص اسکو پہچانتا ہو پہچانتا ہو اور جو کوئی نہ پہچانتا ہو پس یہ فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور یہ میرے دل کا ٹکڑہ اور میرا دل ہے اور یہ میری روح ہے جو میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے جس نے اسکو ایذا دی مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے خدا کو ایذا دی ✦

ذکر اس بات کا کہ جناب فاطمہ کا غضب اللہ تعالی کا غضب ہے

عن علی قال ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ یا فاطمۃ ان اللہ یغضب بغضبک ویرضی برضائک (اخرجہ ابو یعلی ۔ والطبرانی والحاکم وابو نعیم فی الحلیۃ والدیلمی) جناب علی علیہ السلام فرماتے ہین کہ بہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ علیہا السلام سے فرماتے تھے کہ بے شک اللہ تعالیٰ تیرے غضب کی وجہ سے غضب مین آتا ہے اور تیری خوشی سے خوش ہوتا ہے ❖

جناب سیدہ رض کا حیض و نفاس سے طاہر ہونا

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابنتی فاطمۃ حوراء آدمیۃ لم تحض ولم تطمث انما سماها فاطمۃ لان اللہ فطمها من النار (اخرجہ الدولابی) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرور دنیا و آخرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری بیٹی فاطمہ انسانی حور ہے جو حیض اور طمث سے پاک ہے اسلیے اسکا نام فاطمہ رکھا گیا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسکو دوزخ کی آگ سے جدا رکھا ہے ❖

(۲) عن علی قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل ما البتول فانا سمعناک یا رسول اللہ تقول مریم بتول و فاطمہ بتول فقال البتول التی لم ترحمرۃ قط ای لم تحض فان الحیض مکروہ فی بنات الانبیاء (اخرجہ الحاکم) جناب علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا بتول کس کو کہتے ہین کیونکہ یا رسول اللہ ہم نے بارہا سنا ہے کہ آپ مریم بتول اور فاطمہ بتول فرمایا کرتے ہین حضور نے ارشاد کیا بتول وہ ہے جو سرخی کو نہ دیکھے یعنے حیض اور طمث سے پاک ہو ۔ کیونکہ حیض نبیون کی بیٹیون کے لیے مکروہ ہے ❖

(۳) عن اسماء بنت عمیس قالت قبلت فاطمۃ بالحسن فلم ار لها دما فقلت یا رسول اللہ لم ار لفاطمۃ دما فی حیض ولا نفاس فقال لها صلے اللہ علیہ وسلم اما علمت ان ابنتی طاهرۃ مطهرۃ لا یری لها دما فی طمث (مسند اهل البیت) اسماء بنت عمیس روایت کرتی ہین کہ حسن علیہ السلام کے تولد کے وقت مین جناب سیدہ کی دائی تھی مینے انکو کسی قسم کا خون جو عورتون کو ولادت کے وقت ہوا کرتا ہے نہ دیکھا مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جا کر عرض کیا یا رسول اللہ مینے جناب سیدہ کے لیئے خون حیض اور نفاس کا نہین دیکھا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آیا تو نہین جانتی کہ میری بیٹی پاک اور پاکیزہ ہے اسکے لیے طمث مین خون نہین دیکھا جا سکتا ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جناب فاطمہ سے زیادہ کوئی شبیہ نہین تھا

(۱) عن ام سلمة قالت کانت فاطمة اشبه الناس شبہا و وجہا بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ ابن عساکر)
جناب ام المومنین ام سلمہ کہتی ہین کہ جناب سیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شکل و شمائل مین نہایت شبیہ تہین +

(۲) عن عائشة قالت ما رأیت احدا اشبه سمتا و دلا و هدیا و حدیثا برسول الله صلی الله علیه وسلم فی قیامها و قعودها من فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت و کانت اذا دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم قام الیها فقبلها و اجلسها فی مجلسه و کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا دخل علیها قامت من مجلسها فلما مرض رسول الله صلی الله علیه وسلم دخلت فاطمة علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاکبت علیه فقبلته ثم رفعت رأسها فبکت ثم اکبت علیه ثم رفعت رأسها فضحکت فقلت ان کنت لاظن ان هذه من اعقل النساء فاذا هی من النساء فلما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت لها رأیت حین اکبت علی النبی صلی الله علیه وسلم و رفعت رأسک فبکیت ثم اکبت علیه فرفعت رأسک فضحکت ما حملک علی ذلک قالت انی اذا لبذرة - اخبرنی انه میت من وجعه هذا فبکیت ثم اخبرنی انی اسرع اهله لحوقا به فضحکت (اخرجه الترمذی و ابوداود والنسائی و ابوحاتم باختلاف یسیر) جناب ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مینے جناب فاطمہ سے زیادہ قیام و قعود مین بات کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسیکو شبیہ نہین دیکہا جب فاطمہ تشریف لاتین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مقام سے اٹھ کہڑے ہوتے اور انکی پیشانی پر بوسہ دیتے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مریض ہوئے جناب فاطمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائین اور حضور پر جہک پڑین اور چہرہ اقدس کو چومنے لگین پہر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جہکین اور سر اٹہا کر ہنسنے لگین مینے کہا مین گمان کرتی تہی کہ یہ یعنے جناب فاطمہ تمام عورات سے عقلمند ہین یہ تو معمولی عقل والی عورتون مین سے نکلین جب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے مینے انسے کہا مینے آپکو دیکہا کہ جب آپ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر جہکین تو سر اٹہا کر رونے لگین پہر دوبارہ آپ انپر جہکین اور سر اٹہا کر ہنسنے لگین۔ آپ کو اس بات پر کس چیز نے برانگیختہ کیا تہا۔ آپنے فرمایا کہ اسوقت اسکی وجہ بیان کرنا باعث افشا ہوتا حضور نے مجھکو خبر دی تہی کہ ہم اس مرض مین انتقال فرمائینگے پس مین رو پڑی پہر مجہ کو خبر دی کہ مین انکو سب اہل سے پہلے انکے ساتھ جا ملونگی پس مین اسوجہ سے ہنسنے لگین +

ذکر اس امر کا کہ جب جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لاتے تو سب سے

اول جناب سیّدہ علیہا السلام سے ملاقات فرماتے

(۱) عن ثوبان قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا سافر آخر عھدہ باتیان فاطمۃ واول من یدخل علیہ اذا قدم فاطمۃ) اخرجہ احمد والبیہقی) ثوبان کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سفر کو تشریف لیجاتے تو سب سے آخر جناب فاطمہ علیہا السلام انسے ملتیں۔ اور جب تشریف لاتے تو سب سے اول جناب فاطمہ سے ملتے ✤

(۲) عن ابی ثعلبۃ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قدم من غزو او سفر بدأ بالمسجد فصلی فیہ رکعتین ثم اتی فاطمۃ ثم اتی ازواجہ (اخرجہ ابو عمر) ابو ثعلبہ کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غزوات سے یا سفر سے تشریف لاتے تو مسجد سے شروع کرتے اور اس میں دو رکعتیں پڑھکر جناب فاطمہ کے پاس تشریف لاتے بعد ازواج کے پاس تشریف لیجاتے۔

(۳) عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر قبل فاطمۃ (راس الغالیہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لاتے تو پہلے جناب فاطمہ کے پاس جاتے ✤

قیامت کے روز سب سے اول جنت میں جناب فاطمہؓ کا داخل ہونا

(۱) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اول شخص یدخل الجنۃ علی وفاطمۃ مثلھا فی ھذہ الامۃ کمثل مریم بنت عمران فی بنی اسرائیل ابی ہریرہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ اول جنت میں داخل ہونگے وہ علی اور فاطمہ ہیں فاطمہ رض کی مثال اس امت میں ایسی ہے جیسے کہ بنی اسرائیل میں مریم بنت عمران ✤

(۲) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تبعث الانبیاء یوم القیامۃ علی الدواب لیوافق المؤمنین من قومھم ویبعث صالح علی ناقتہ وابعث انا علی البراق وتبعث فاطمۃ امامی (مجمع الاحباب فی مناقب الاصحاب) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام انبیا علیہم السلام قیامت کے دن ایسے چارپایوں کے اوپر سوار کیے جائینگے جو انکی قوم کے مومنوں کے مطابق ہونگے اور صالح پیغمبر اونٹنی پر سوار کیے جائینگے اور میں براق پر سوار ہونگا اور میرے آگے فاطمہ ہونگی ✤

قیامت کے روز جناب سیدہ کے مرور کے وقت اہل موقف کو سر جھکانا

اور نگاہ نیچے رکھنے کا من جانب اللہ تعالیٰ حکم ہونا

(۱) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمة نادی منادمن بطنان العرش یا اهل الموقف غضوا ابصارکم ونکسوا رؤسکم لتجوز فاطمة بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی الصراط (اخرجه اسمعیل بن احمد) ابن عمر کہتے ہیں کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا پکارنے والا عرش کے اندر سے پکارے گا اے اہل موقف اپنی آنکھیں بند کرلو اور اپنے سر جھکاؤ تاکہ فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم صراط سے گذر جائے۔

(۲) عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامة جمع اللہ الاولین والآخرین فی صعید واحد ثم ینادی منادمن بطنان العرش ان الجلیل جل جلاله یقول نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم فان هذه فاطمة بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ترید ان تمر علی الصراط (اخرجه الخوارزمی) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قیامت کے دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ سب اولین وآخرین کو ایک میدان میں جمع کریگا، پھر ایک پکارنے والا عرش کے اندر سے پکاریگا کہ اللہ سبحانہ وتعالے فرماتا ہے کہ اے اہل موقف تم اپنے سر کو جھکالو اور اپنی آنکھوں کو بند کرلو یہ فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں صراط سے گذرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔

(۳) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان یوم القیامة نادی منادی اهل الجمع غضوا ابصارکم عن فاطمة بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حتی تمر (اخرجه الدینوری فی المجالسة وابو نعیم فی الدلائل والسیوطی فی مسند السافرة) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا ایک پکارنے والا پکاریگا اے لوگو بند کرلو اپنی آنکھیں۔ جب تک کہ فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نہ گذر لے۔

جناب سیدہ کو جنت میں ام موسیٰ و مریم بنت عمران سے بھی ستر قصر زیادہ ملنا

عن ابی سعید الخدری انه صلی اللہ علیہ وسلم مر فی السماء السابعة قال رأیت فیها لمریم ولام موسی ولآسیة امرأة فرعون ولخدیجة بنت خویلد قصورا من یاقوت ولفاطمة بنت محمد سبعین قصرا من مرجان الاحمر مکللا باللؤلؤ ابوابها من عود (اخرجه ابن مردویه) ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمنے ساتوین آسمان پر گذر کرکے دیکھا کہ مریم اور ام موسے اور آسیہ فرعون کی بی بی اور حضرت خدیجہ بنت خویلد کے لیے یاقوت کے گھر بنے ہوئے ہیں اور فاطمہ

بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ستر قصر ہونگے کے دیکھیے جو موتیون سے جڑے ہوئے تہے انکے دروازے عود کی لکڑی کے تہے ✦

جنت مین جناب سیدہ کا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مکان مین ہونا

عن ابی فاختة قال قال علی زارنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وبات عندنا والحسن والحسین نائمان فاستسقی الحسن فقام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی قربة لنا فجعل یعصرها فی القدح ثم جاء لیسقیه فناول الحسن فتناول الحسین لیشرب فمنعه وبدأ بالحسن فقالت فاطمة یا رسول اللہ کانه احبهما الیك قال هو استسقی اول مرة ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انی وایاك وهذین یعنی حسنا وحسینا وهذا الراقد یعنی علیا فی مکان واحد یوم القیامة (اخرجه احمد فی المناقب) جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور رات ہمین بسر فرمائی اور جناب حسن اور حسین علیہما السلام دونون سوئے ہوئے تہے پس حضرت حسن نے پانی مانگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹہے اور مشک کیطرف تشریف لیگئے اور پیالے مین پانی ڈالا پہر آئے تاکہ پلادین حسن کو اور پکڑ لیا اسے جناب حسین نے پینے کے لیے پس حضور نے انہین روکدیا اور پہلے جناب حسن کو پلایا اور فرمایا جناب فاطمہ علیہا السلام نے یا رسول اللہ گویا آپکو ان دونو مین سے حسن سے زیادہ الفت ہے فرمایا اسلیے کہ حسن نے پہلے مانگا تہا پہر فرمایا کہ مین اور تم اور یہ دونو یعنے حسن اور حسین اور یہ سونیوالا یعنے علی قیامت کے دن مکان واحد مین ہونگے ✦

اس حدیث سے بعض صاحبون کا شبہ بالکل جاتا رہتا ہے جو ایک قیاسی مسئلہ پیش کرتے ہین کہ ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت سیدہ علیہا السلام سے افضل ہین کیونکہ امہات المومنین جنت مین بمعیت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مکان اور ایک درجہ مین ہونگے۔ اور حضرت سیدہ بمعیت جناب مرتضوی دوسرے قصر جنت مین تشریف رکہتے ہونگے۔ لامحالہ جناب مرتضوی کے مکان سے حضور کا مکان درجہ عالی پر ہوگا اسوجہ سے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی حضرت سیدہ علیہا السلام سے برتر مقام مین ہونگے اور جنت مین برتر مقام ہونا دلیل فضیلت ہے۔ لیکن احادیث کے مقابل مزعومات کو پیش کرنا نہ چاہیے۔ اہلحدیث کے معتقدات کو دیکہنا چاہیے کہ امام مالک رحمة اللہ علیہ صاف لا نفضل احدا علی بضعة الرسول کے قائل ہین ✦

ثعلبی رحمة اللہ علیہ اپنی تفسیر مین لکہتے ہین عن ابن عباس فی قوله تعالی والحقنا بهم ذریاتهم قال

ان اللہ یرفع ذریۃ المؤمن فی درجتہ وان کانوا دونہ فی العمل ثم قرءوا الذین آمنوا واتبعتہم ذریاتہم بایمان والحقنا بھم ذریاتہم وما التنام من عملھم من شئ قال سید جلال الدین السمھودی فان کان ھذا فی ذریۃ مطلق المؤمن فما ذالک بذریتہ صلی اللہ علیہ وسلم (جواہر العقدین) ابن عباس آیت کریمہ کی تفسیر جسکا ترجمہ یہ ہے کہ ہمنے انکی ذریتہ کو ان سے ملا دیا ہے فرماتے ہین کہ پروردگار عالم مومن کی ذریت کو اسی کے درجہ مین کردیگا اگرچہ عمل مین اس سے کمتر ہونگے پھر اس آیتکو پڑھا جسکا ترجمہ یہ ہے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور انکی راہ چلی انکی اولاد ایمان سے پہونچا دیا ہمنے اُن تک انکی اولاد کو اور گھٹایا نہین اُن سے اُن کا کیا کچھ بھی سید جلال الدین سمھودی لکھتے ہین کہ یہ مرتبہ مطلق مومن کی ذریت کو ملیگا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذریت کا درجہ دیکھنا چاہیئے +

جناب سیّدہ علیہا السلام کے نکاح کا بیان

(۱) عن عبداللہ بن جعفر الھاشمی قال انکح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاطمۃ بعد واقعۃ احد وکان عمرھا اذ ذاک خمسۃ عشر سنۃ وخمسۃ اشھر ونصف وکان سن علی احدی وعشرین سنۃ وخمسۃ اشھر وقال زبیر بن بکار تزوجھا علی فی السنۃ الثانیۃ من الھجرۃ وکان عمرھا اذ ذاک خمسۃ عشر وخمسۃ اشھر (استیعاب) عبداللہ بن جعفر بن سلیمان بن جعفر الھاشمی کہتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ کا نکاح بعد واقعہ احد کے کیا ہے انکی عمر اسوقت پندرہ برس اور ساڑھے پانچ مہینے کی تھی۔ اور جناب علی کا سن مبارک اکیس سال اور پانچ ماہ کا تھا۔ اور زبیر بن بکار کہتے ہین کہ جناب فاطمہ سے جناب علی کا نکاح ہجرت کو دوسرے برس ہوا ہے اور جناب فاطمہ علیہا السلام کا سن اسوقت پندرہ برس اور پانچ ماہ کا تھا +

(۲) عن الحارث عن علی قال خطب ابوبکر وعمر یعنی فاطمۃ الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر انت لھا یا علی فقلت مالی من شئ الا درعی فزوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ) حارث جناب علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جناب ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے واسطے جناب فاطمہ علیہا السلام کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خواستگاری کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا عمر رضی اللہ عنہ نے جناب علی سے کہا یا علی آپ جناب فاطمہؓ کی زوجیت کے لیے مناسب معلوم ہوتے ہین جناب علی نے کہا میرے پاس تو سواے زرہ کے اور کوئی ساماں

بنیادی نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے انکا نکاح کر دیا ✦

(۳) عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال خطب ابوبکر فاطمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا صغیرۃ فخطبہا علی فزوجہا منہ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب ابوبکر نے حضرت سیدہ کی خواستگاری کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ ابھی چھوٹی ہیں پس جناب علی نے خواستگاری کی حضور نے ان سے نکاح کر دیا ✦

(۴) عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو لم یخلق علی ما کان لفاطمۃ کفو (اخرجہ الدیلمی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر علی نہ پیدا ہوتے تو فاطمہ کے لیے کوئی کفو نہ ہوتا ✦

(۵) عن انس قال کنت عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فغشیہ الوحی فلما افاق قال لی یا انس تدری ما جاءنی بہ جبرائیل من صاحب العرش عز وعلا قلت بابی انت وامی ما جاءک بہ جبریل قال قال لی ان اللہ تبارک وتعالی یامرک ان تزوج فاطمۃ من علی فانطلق وادع لی ابابکر وعمر وطلحۃ والزبیر وبعدتہم من الانصار قال فانطلقت فدعوتہم فلما ان اخذوا مجالسہم قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الحمد للہ المحمود بنعمتہ والمعبود بقدرتہ المطاع سلطانہ المرہوب الیہ من عذابہ النافذ امرہ فی ارضہ وسمائہ الذی خلق الخلق بقدرتہ ومیزہم باحکامہ واعزہم بدینہ واکرمہم بنبیہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل جعل المصاہرۃ نسبا لاحقا وامرا مفترضا وحکما عادلا وخیرا جامعا وشیج بہ الارحام والزمہا الانام فقال عز وجل وھو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا وصہرا وکان ربک قدیرا وامر اللہ تعالی یجری الی قضائہ وقضاءہ یجری الی قدرہ ولکل قدر اجل ولکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب ان اللہ تعالی امرنی ان ازوج فاطمۃ من علی واشہدکم انی زوجت فاطمۃ من علی علی اربعمائۃ مثقال فضۃ ان رضی بذلک علی السنۃ القائمۃ والفریضۃ الواجبۃ فجمع اللہ شملہما وبارک اللہ لہما اطاب اللہ نسلہما وجعل نسلہما مفاتیح الرحمۃ و معادن الحکمۃ وامن الامۃ اقول قولی ہذا واستغفر اللہ لی ولکم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متبسما یا علی ان اللہ امرنی ان ازوجک فاطمۃ وانی قد زوجتکہا علی اربعمائۃ مثقال فضۃ فقال علی رضیت یا رسول اللہ ثم ان علیا خر ساجدا شکرا للہ فلما رفع رأسہ قال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بارک اللہ لکما وعلیکما واسعد جدکما واخرج منکما

کثیر الطیب قال انس واللہ لقد اخرج منہما الکثیر الطیب (اخرجہ احمد فی المناقب و ابو حاتم) انس
سے منقول ہے کہ مین ایک دن جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین موجود تھا آپ کو وحی کے سبب سے
غش طاری ہوا جب افاقہ مین آئے مجھ سے فرمایا اے انس تو جانتا ہے میرے پاس جبرئیل خداوند عرش کی
طرف سے کیا حکم لایا ہے مینے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون جبرئیل آپکے پاس کیا حکم لائے مینے
فرمایا کہ جبرئیل نے مجھ سے کہا ہے کہ اللہ تبارک وتعالی آپ کو حکم کرتا ہے کہ فاطمہ کی علی سے تزویج کرین پس تو
جا اور میرے پاس ابوبکر و عمر و طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم اور انہین کی تعداد کے موافق انصار مین سے لوگون
کو بلالا۔ انس کہتا ہے کہ مین گیا۔ اور انکو بلالایا۔ پس جسوقت وہ لوگ آئے اور بیٹھے جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا کہ جمیع حمد ثابت واسطے اللہ کے ہے جو محمود ہے سبب اپنی نعمتون کے اور معبود ہے
بسبب اپنی قدرت کے اور اطاعت کیا گیا ہے بسبب اپنے غالب ہونیکے اور اسکی طرف لوگ گریز کرتے ہین
اسکے عذاب سے۔ جاری ہے حکم اسکا اسکی زمین اور اسکی آسمان مین وہ ایسا ہے کہ اسنے خلقت کو اپنی
قدرت سے پیدا کیا ہے اور اپنے احکام سے انکو تمیز دی ہے اور اپنے دین کے سبب سے انکو عزت بخشی
ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سبب سے انکو بندگی عطا فرمائی ہے۔ بتحقیق اللہ عزوجل نے سسرالی رشتہ
کو نسب تازہ اور امر واجب اور حکم عادل اور خیر جامع گردانا ہے اور اسکے سبب سے رحمون کو ملایا ہے اور
تمام خلق پر اسکو لازم کردیا ہے اور فرمایا ہے (وہ اللہ ایسا ہے کہ اسنے پانی سے آدمی کو پیدا کیا پس اسکے
واسطے نسب اور سسرال کا رشتہ قرار دیا اور تیرا پروردگار ہر چیز پر قادر ہے۔ اور خدا کا حکم اسکی قضا
کیطرف جاری ہوتا ہے۔ اور اسکی قضا قدر کیطرف جاری ہوتی ہے۔ اور واسطے ہر قضا کے ایک قدر
ہے اور واسطے ہر قدر کے ایک زمانہ معین ہے اور واسطے ہر زمانہ معین کے ایک کتاب ہے محو کردیتا ہے
اللہ جس چیز کو چاہتا ہے اور ثابت کرتا ہے اور اسکے پاس ہے اصل کتاب۔ یعنے لوح محفوظ) اما بعد پس
اللہ تعالے نے مجھکو حکم دیا ہے کہ مین فاطمہ کا علی سے عقد کرون اور مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مینے فاطمہ
کا علی سے چارسو مثقال چاندی پر عقد کیا ہے۔ اگر علی اسبات پر راضی ہو یہ سنت قائم ہے اور فریضہ
واجب پس اللہ تعالے ان دونون مین جمعیت عطا کرے اور انددونو مین برکت دے اور ان دونون
کی نسل کو پاکیزہ کرے اور ان دونون کی نسل کو رحمت کی کنجیان اور حکمت کی کان اور امت کے لیے
امان بنائے مین یہ کہتا ہون اور اللہ تعالی سے اپنے لیے اور تمہارے لیے استغفار کرتا ہون بعد اسکے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم کرکے فرمایا یا علی اللہ تعالے نے مجھکو حکم دیا ہے کہ مین فاطمہ سے
تیرا نکاح کرون اور مینے تم دونون کا چارسو مثقال چاندی پر عقد کیا ہے پس علی نے عرض کیا

راضی ہون بعد اسکے حضرت علی سجدہ مین گرے شکر کرنے کے لیئے پس جب اپنا سر مبارک سجدہ سے اوٹھایا
توجناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے تم دونون کے واسطے اور تم دونون پر برکت کرے
اور تم دونون کی کوشش کو نیک کرے اور تم دونون سے اولاد پاکیزہ بکثرت پیدا کرے۔ انس کہتے ہین
کہ واللہ حق سبحانہ وتعالی نے ان دونون سے اولاد پاکیزہ بکثرت پیدا کی ہے ؛

(۲) عن انس قال لما زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمة امرھم ان یجھزوھا فجعل لھا سریرا ووسادة من ادم حشوھا لیف وقال زفی ابنتی الی علی وامرہ ان لا یعجل علیھا حتی اتیھا فجاءت مع ام ایمن حتی قعدت فی جانب البیت فلما صلی العشاء اقبل برکوة فیھا ماء فتفل فیھا فقال لفاطمة تقدمی فتقدمت فنضح بین ثدییھا وعلی رأسھا وقال اللھم انی اعیذھا بك وذریتھا من الشیطان الرجیم ثم قال لھا ادبری فادبرت فصب بین کتفیھا وقال اللھم انی اعیذھا بك وذریتھا من الشیطان الرجیم ثم قال تقدم یا علی وصب علی رأسه وبین ثدییه ثم قال اللھم انی اعیذه بك وذریته من الشیطان الرجیم ثم قال ادبر فادبر فصبه بین کتفیه وقال اللھم انی اعیذه بك وذریته من الشیطان الرجیم فقال لعلی ادخل باھلك بسم اللہ الرحمن الرحیم فبکت فاطمة فقال ما یبکیك وقد زوجتك اقدمھم سلما واحسنھم خلقا فخرج وغلق علیھما الباب بیدہ (اخرجه احمد وابو حاتم والنسائی وابو الخیر الحاکمی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ کا عقد کردیا لوگون کو انکے جہاز کی تیاری کا
حکم دیا انکے لیے ایک تخت اور ایک چھوٹا چمڑے کا لیف خرما سے بھرا ہوا بنایا گیا اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میری بیٹی کو علی کے لیئے زینت دو اور جناب علی کو کہلا بھیجا کہ جب جناب فاطمہ پہونچین
تو تعجیل نہ کرے پس جناب سیدہ ام ایمن کے ساتھ جناب علی کے گھر مین تشریف لے گئین اور گھر مین
ایک طرف بیٹھ گئین جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشا سے فارغ ہوئے تو پانی کا ایک لوٹا لیکر
تشریف لائے اور اس مین اپنا لعاب دہن مبارک سے ڈالا اور جناب فاطمہ سے کہا آگے آؤ وہ آگے
گئین حضرت نے انکی چھاتی پر اور سر مبارک پر اس پانی کے چھینٹے دیے اور دعا کی کہ اے پروردگار
مین تیری پناہ مانگتا ہون اسکے لیئے اور اسکی ذریت کے لیئے شیطان رجیم سے پھر ان سے کہا لوٹو وہ
لوٹین اور انکے دونو کندھون کے درمیان پانی کے چھینٹے دیکر دعا کی کہ اے پروردگار مین تیری
پناہ مانگتا ہون اسکے لیئے اور اسکی ذریت کے لیئے شیطان رجیم سے پھر جناب علی سے کہا یا علی آگے
آؤ وہ آگے گئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی چھاتی اور سر اقدس پر اس پانی کے

چھینٹے دیے اور دعا کی کہ اے پروردگار مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے لیئے اور اسکی ذریت کے لیئے شیطان رجیم سے پھر ان سے کہا لوٹو وہ لوٹے اور انکی دو نو کندہون کے درمیان مین پانی کے چھینٹے دیکر فرمایا اے پروردگار مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے لیئے اور اسکی ذریت کے لیئے شیطان رجیم سے پھر جناب علی سے کہا اب آپ اپنے اہل کے پاس تشریف لیجائیں ساتھ نام اللہ مہربان رحم والے کے پس جناب فاطمہ رونے لگین سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا فاطمہ تم کیون روتی ہو مینے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے جو سب سے پہلے اسلام لانیوالا ہے اور سب سے اچھے خلق والا ہے۔ یہ فرما کر آنحضرت باہر تشریف لے آئے اور اپنے ہاتھ سے انکا دروازہ بند کر دیا ✤

ذکر اس امر کا کہ جناب سیدہ علیہا السلام کا نکاح پروردگار کے حکم سے ہوا ہے

(۱) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل امرنی ان ازوج فاطمۃ من علی (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) والطبرانی فی الکبیر۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بتحقیق پروردگار عز وجل نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ فاطمہ کا علی سے نکاح کرون ✤

(۲) عن انس بن مالک قال ابو بکر خطب الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم ابنتہ فاطمۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر لم ینزل القضاء ثم خطب عمر مع عدۃ من قریش فقال لہ مثلہ لابی بکر فقیل لعلی لو خطبت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لخلیق ان یزوجہا قال وکیف وقد خطبہا اشراف قریش فلم یزوجہا فخطبہا فقال صلے اللہ علیہ وسلم قد امرنی ربی عز وجل بذلک (اخرجہ احمد) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو بکرؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جناب فاطمہ کی خواستگاری کی حضور نے ارشاد فرمایا یا ابا بکر حکم خدا نازل نہین ہوا۔ پھر حضرت عمرؓ نے چند قریش کے آدمیون کے ساتھ خواستگاری کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو بھی ویسا ہی جواب دیا جو کہ جناب ابو بکر کو دیا تھا۔ تب حضرت علیؓ سے کہا گیا۔ اگر آپ خواستگاری کرتے تو جناب فاطمہ کے لیئے زیادہ حقدار تھے جناب علیؓ نے کہا مین کسطرح سے استدعا کرون کیونکہ اشراف قریش نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے انکی نسبت استدعا کی اور حضور نے انکا نکاح نہین کیا پس جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے انکا نکاح کر دیا۔ اور فرمایا کہ مجھکو اسکا حکم پروردگار نے کیا ہے ✤

(۳) عن عمر قال ذکر عند علی قال ذاک صہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نزل جبرئیل فقال

ان اللہ یامرک ان تزوج فاطمۃ من علی (اخرجہ ابن السمان) روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جناب علی کا ذکر کیا گیا وہ کہنے لگے وہ داماد ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تحقیق جبریل نازل ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپکو امر کرتا ہے کہ آپ فاطمہ کا علی سے نکاح کردیں ✦

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ زوجک فاطمۃ وجعل صداقھا الارض فمن مشی علیھا مبغضا لک مشی حراما (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یا علی تحقیق اللہ تعالے نے تجھ سے فاطمہ کا نکاح کیا ہے اور تمام زمین کو اسکا مہر قرار دیا ہے پس جو شخص بحالت تیرے بغض کے اسپر چلتا ہی اسپر اسکا چلنا حرام ہے

جناب سیدہ علیہا السلام کا مہر

واختلف فی مہرہا ایاھا ، روی انہ مہرھا درعۃ وانہ لم یکن لہ ذلک الوقت صفراء وبیضاء وقیل ان علیا یزوج فاطمۃ علی اربعمائۃ وثمانین درھم (استیعاب عبد البر) جناب سیدہ علیہا السلام کے مہر میں علما کا اختلاف ہے روایت ہے کہ انکا مہر زرہ تھی کیونکہ جناب علی کے پاس اسوقت سونے چاندی سے کچھ موجود نہیں تھا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جناب علی نے چار سو اسی درہم پر ان سے نکاح کیا تھا

ذکر اس بات کا کہ جناب سیدہ علیہا السلام کا نکاح ملائکہ کی گواہی سے ہوا ہے

(۱) عن انس قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد اذ قال لعلی ھذا جبرائیل یخبرنی ان اللہ عزوجل زوجک فاطمۃ واشھد علی تزویجھا اربعین الف ملک واوحی الی الطوبیٰ ان انثری علیھم الدر والیاقوت فنثرت علیھم الدر والیاقوت (اخرجہ الملا فی سیرتہ) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا کہ جبریل نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ اللہ عزوجل نے تیرا نکاح فاطمہ سے کیا ہے اور انکے نکاح پر چالیس ہزار فرشتے کو گواہ کیا ہے اور طوبیٰ درخت کو اشارہ کیا کہ انپر درو یاقوت نثار کرے پس اسنے در و یاقوت انپر نثار کیے ✦

(۲) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ یا فاطمۃ لما اراد اللہ ان املکک بعلی امر اللہ جبرائیل فقام فی السماء الرابعۃ وصف الملائکۃ صفوفا ثم خطب علیھم فزوجک من علی ثم امر اللہ شجر الجنان فحملت الحلی والحلل ثم امرھا فنثرت علی الملائکۃ

فمن اخذ منہم شیئا اکثر مما اخذ غیرا افتخر بہ الی یوم القیمۃ (اخرجہ الدیلمی) ابن مسعود سے روایت ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے فرمایا یا فاطمہ جب اللہ تعالی نے ارادہ کیا تمکو علی کی ملکیت میں دے
جبرئیل کو حکم دیا اس نے کھڑے ہوکر چوتھے آسمان پر فرشتوں کی بہت سی صفیں باندہیں پہر اسپر خطبہ ارشاد
فرمایا پہر جنت کی درخت کو حکم دیا وہ زیورات اور عمدہ حلوں سے بار ور ہوا پہر اسکو حکم دیا اور اس نے ان
زیورات کو فرشتوں پر نثار کیا پس جس نے ان میں سے بہ نسبت دوسرے کے کچھ زیادہ لیا وہ اسکی وجہ سے
قیامت تک فخر کرتا رہا ✦

(۳) عن بلال بن حمامۃ قال طلع علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم متبسما ضاحکا وجہہ
مشرق کدارۃ القمر فقام الیہ عبد الرحمن بن عوف فقال یا رسول اللہ ما ھذا النور قال بشارۃ اتتنی
من ربی فی اخی وابن عمی وابنتی فان اللہ زوج علیا من فاطمۃ وامر رضوان خازن الجنان فھز
شجرۃ الطوبی فحملت رقاقا یعنی صکاکا بعدد محبی اھل بیت وانشا تحتھا ملائکۃ من نور ودفع
الی کل ملک صکا فاذا استوت القیمۃ باھلھا بالخلائق فلا یبقی محب لاھل بیتی الا وقعت
الیہ صکا فیہ فکاکہ من النار فصار اخی وابن عمی وابنتی فکاک رجال ونساء من امتی من النار
(رواہ ابو بکر الخوارزمی) بلال بن حمامہ کہتے ہیں کہ ایکروز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے ہوئے
ہمارے پاس تشریف لائے۔ اپکا رخ انور چاند کے ہالہ کی طرح سے نورانی تہا عبد الرحمن بن عوف نے اٹھکر
عرض کیا یا رسول آج چہرہ اقدس پر یہ کیسا نور ہے آپنے فرمایا مجھے میرے پروردگار سے میرے بہائی اور
ابن عم اور میری بیٹی کی نسبت بشارت آئی ہے بتحقیق اللہ تعالے نے علی کے ساتہ فاطمہ کا نکاح کیا
ہے اور رضوان خازن جنت کو حکم کیا ہے اس نے درخت طوبی کو ہلایا ہے وہ بار ور ہوگیا ہے یعنے اوسکا ہر
ایک ثمر برات نجات کا کاغذ ہوگیا اور شجر طوبی کے نیچے فرشتے نور کے پیدا کیے اور ہر ایک فرشتے کو برات کا کاغذ دیا جبکہ قیامت
اپنے تمام لوگوں کے ساتہ قائم ہوگی پس میرے اہل بیت کا محب باقی نہیں رہے گا۔ کہ اوسکو برات کا کاغذ نہ ملے گر
اس میں دوزخ کی آگ سے رہائی کا پروانہ لکھا ہوا ہوگا۔ پس میرا بہائی اور ابن عم اور میری بیٹی مردوں اور
عورتوں کے لیے دوزخ کی آگ سے رہائی کا سبب ہوئے ✦

جناب سیدہ رض کی اولاد کا بیان

قال ابو عمر فولدت لہ الحسن والحسین وام کلثوم وزینب ولم یتزوج علی علیھا غیرھا حتی ماتت رضی اللہ عنہا
ابو عمر کہتے ہیں کہ جناب فاطمہ علیہا السلام نے جناب علی کے لیے امام حسن اور حسین اور ام کلثوم اور زینب

کو جنا ہے۔ اور جناب علی علیہ السلام نے ان کے سامنے انکے سوا دوسرا نکاح نہین کیا۔ جبتک کہ انکا انتقال ہو گیا

جناب سیدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ سب سے اول آخرت مین لاحق ہوئے ہین

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ انت اول اھلی لحوقا بی (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا فاطمہ تم سب میرے اہل سے پہلے مجھہ سے ملوگے +

(۲) عن عائشۃ قالت ما رأیت احدا اشبہ برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من فاطمۃ کانت اذا دخلت علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قام الیھا فلما مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخلت فاطمۃ فاکبت علیہ ثم رفعت رأسھا فبکت ثم اکبت ثم رفعت رأسھا فضحکت فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت لھا رأیت حین اکبت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورفعت رأسک فبکیت ثم اکبت علیہ فرفعت رأسک فضحکت ما حملک علی ذلک قالت انی اذا لبذرۃ اخبرنی انہ میت من وجعہ ھذا فبکیت ثم اخبرنی انی اسرع لحوقا بہ فذلک حین ضحکت (اخرجہ الترمذی وابوداؤد والنسائی) البذرۃ قال الھروی البذر الذی یفشون ما یسمعون من السر یقال بذرت بین الناس تشییعھا بین (الحب) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا روایت کرتی ہین کہ جناب فاطمہ کے سوا کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے شبیہ نہین تہا۔ جب وہ جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین تشریف لاتین تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکے لیے اٹھ کہڑے ہوتے جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو جناب سیدہ تشریف لائین اور حضرت پر جہک گئین پہر سر اٹہاکر رونے لگین پہر دوبارہ حضرت پر جہکین اور سر اٹھاکر ہنسنے لگین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا تو مینے ان سے کہا کہ مینے تمکو دیکہا جبکہ آپ پہلی مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جہکین تو سر اٹہاکر رونے لگین اور پہر دوبارہ جہکین اور سر اٹھاکر ہنسنے لگین۔ آپ کو اس بات پر کس چیز نے برانگیختہ کیا تہا۔ انہون نے فرمایا۔ اس وقت اسکے فشا کا اندیشہ تہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے خبر دی تہی کہ ہم اس بیماری سے انتقال فرمانے والے ہین اسلیے مین رونے لگی پہر مجھکو خبر دی کہ تم بہت جلدی مجھہ سے ملنے والی ہو پس اس وجہ سے مین ہنسنے لگی +

جناب سیدہ علیہا السلام کی وفات کا بیان

(۱) عن عائشۃ قالت انہا لم تضحک فی مدۃ حیاتہا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہا کانت تذوب من الحزن علیہ وشوقہا الیہ (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ) جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب سیدہ علیہا السلام بعد سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنی مدت حیات میں نہیں ہنسے اور غم میں پگھلتی رہیں ۔ اور جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے شوق میں گھلتی رہیں +

(۲) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان فاطمۃ عاشت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ اشہر و دفنت لیلا (اخرجہ ابن عساکر) ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب سیدہ علیہا السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد چھ مہینے تک زندہ رہیں اور رات کے وقت دفن ہوئیں +

(۳) عن عروۃ ان فاطمۃ توفیت بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بستۃ اشہر (استیعاب) عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تحقیق حضرت سیدہ علیہا السلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھ مہینے بعد فوت ہوئیں +

(۴) وقیل بعضہم ماتت بعد وفات ابیہ بمائۃ یوم (استیعاب) بعض راویوں نے یہی کہا ہے کہ جناب سیدہ نے اپنے والد بزرگوار صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے سو دن بعد انتقال فرمایا ہے +

(۵) روی ابن شہاب ثلثۃ اشہر (استیعاب) ابن شہاب زہری جنہوں نے سب سے اول حدیث کو بحکم عمرو بن عبد العزیز مدون کیا ہے روایت کرتے ہیں کہ جناب سیدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد تین مہینے تک زندہ رہی ہیں +

(۶) عن ابن بریدہ قال عاشت بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبعین یوما (استیعاب) ابن بریدہ کہتے ہیں کہ جناب سیدہ ستر دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہیں +

(۷) قیل بخمسین یوما (نزل الابرار) یہی کہا گیا ہے کہ پچاس دن زندہ رہی ہیں +

(۸) قیل باربعین یوما (نزل الابرار) بعض نے چالیس دن بھی کہے ہیں +

(۹) قال عبد اللہ بن حارث وعمرو بن دینار توفیت بعد ابیہا ثمانیۃ اشہر (استیعاب) عبد اللہ بن حارث اور عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ اپنے والد کے آٹھ مہینے بعد جناب فاطمہ علیہا السلام نے انتقال فرمایا ہے +

والاصح انہا بقیت بعد وفات ابیہا بستۃ اشہر وہو مذہب الجمہور (استیعاب) اور زیادہ صحیح بات یہی ہے کہ جناب سیدہ اپنے والد ماجد کی وفات کے چھ مہینے تک زندہ رہی ہیں اور یہی جمہور کا مذہب ہے

(۱۰) قال المدائنی ماتت الثلثا لثلث خلون من شہر رمضان ...... سنہ احدی عشر وھی ابنۃ تسع و عشرین سنۃ (استیعاب) مدائنی کہتے ہیں کہ جناب سیدہ نے رمضان کی تاریخ سنہ ۱۱ گیارہویں ہجری میں وفات پائی ہے اسوقت آنکی عمر انتیس برس کی تہی ✿

(۱۱) قال ابن الخشاب توفت ولها ثمان وعشرین سنۃ وخمسین یوما (تاریخ موالید ووفات اہل بیت) ابن خشاب کہتے ہیں کہ جناب سیدہ کی عمر شریف وفات کے وقت اٹھائیس برس اور پچاس دن کی تھی

(۱۲) قال الزبیر بن بکار سالت عن عبد اللہ بن حسین یا ابا محمد کم بلغت فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم من السن فقال ثلثین (استیعاب) زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ میںنے جناب عبداللہ بن حسین سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچھا یا ابا محمد جناب سیدہ علیہا السلام کا سن مبارک وفات کیوقت کیا تہا۔ فرمایا تیس برس کا ✿

(۱۳) وَاختلفوا فی غسلہا اخرجہ احمد عن ام سلمۃ قالت اشتکت فاطمۃ فمرضتہا فاصبحت یوما کانت مثل ما کانت فخرج علی فقالت یا امتاہ اسکبی لی غسلا فقامت واغتسلت کاحسن ما کانت تغتسل ثم قالت ناولنی ثیابی الجدد فناولہا ایاہا فلبستہا ثم قالت قدمی الفراش الی وسط البیت فقدمت فاضطجعت واستقبلت وجعلت یدیہا تحت خدہا وقالت انا مقبوضۃ وقد اغتسلت فلا یکشفنی احد وقبضت فجاء علی فبکا فقال واللہ لا یکشفہا احد ثم حملہا وصلی علیہا ودفنہا (تذکرہ خواص الامہ) جناب سیدہ کے غسل میں علما سیر کا اختلاف ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب سیدہ بیمار ہوئیں اور انکا مرض طول پکڑ گیا۔ ایک دن صبح کو تہیں انکا مزاج مبارک جیسے کہ تہا ویسے ہی علیل تہا جناب علی گہر سے باہر تشریف لیگئے جناب سیدہ نے خادمہ سے ارشاد کیا کہ ہمیں غسل کرا۔ آپنے نہایت عمدہ طرح سے غسل کیا اور ایسا غسل کیا کہ حالت صحت سے بہی بدرجہا بہتر تہا۔ پہر فرمایا کہ ہمارے نئے کپڑے لاؤ خادمہ نئے کپڑے لائی آپنے انکو پہنا۔ پہر ارشاد کیا کہ ہمارا بستر گہر کی انگن میں بچہادو۔ خادمہ نے آپ کا بستر صحن کے درمیان بچہادیا۔ آپ رو بقبلہ ہوکر لیٹ گئیں اور اپنے دونو ہاتہوں کو رخسار کے نیچے رکہ لیا۔ اور فرمایا میں اسوقت انتقال کرنے والی ہوں اور میںنے غسل کر لیا ہے۔ مجہہ کو اب کوئی نہ کہولے یہ فرماکر دار آخرت کو رحلت کر گئیں پہر جناب علی تشریف لائے اور رونے لگے اور کہا کہ خدا کی قسم ہے انکو کوئی نہیں کہولیگا پس اسیطرح سے جنازہ کو اٹھا کر لے گئے اور نماز ادا کی اور انکو دفن کر دیا ✿

(۱۴) وفی نزل الابرار فلہا بغسلہا ذلک ولہ تغسل بعد الموت وکان ذلک شئ خصص بہ ابوہا صلی اللہ علیہ وسلم اور نزل الابرار میں علامہ بدخشی لکھتے ہیں کہ جناب سیدہ اسی غسل سے دفن ہوئی ہیں جو کہ بحالت حیات خود انہوں نے کیا تھا اور یہ ایک ایسی بات تھی کہ انکے والد ماجد صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے خاص مقرر کی تھی ۔

(۱۵) روی عن محمد بن اسحاق ان الملائکۃ غسلہا (طبقات ابن سعد) محمد بن اسحاق روایت کرتے ہیں کہ بعد وفات کے فرشتوں نے انکو غسل دیا ہے ۔

(۱۶) وروی ان اسماء بنت عمیس غسلتہا (تذکرۃ خواص الامۃ) یہی روایت ہو کہ اسماء بنت عمیس نے جناب سیدہ کو غسل دیا ۔

(۱۷) والاصح ان علیا غسلہا وکانت اسماء بنت عمیس تقیب علیہا وکان ذلک مخصوصا بعلی و انما انکر علیہ ابن مسعود قال لہ اما سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تقول ہی زوجتک فی الدنیا و الاخرۃ (تذکرۃ خواص الامۃ) زیادہ تر صحیح یہ بات ہو کہ جناب علیؓ نے انکو غسل دیا تھا اور اسماء بنت عمیس صرف پانی دیتی تھیں ۔ اور یہ بات صرف جناب علیؑ کے لیے ہی مخصوص تھی ۔ چنانچہ عبد اللہ بن مسعود نے اسکی نسبت آپ پر اعتراض بھی کیا تھا جناب علیؓ نے فرمایا کہ شاید تم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کو نہیں سنا ہے کہ مجھ سے فرمایا تھا ۔ کہ یہ دنیا و آخرت میں تیری بی بی ہیں ۔

(۱۸) قیل صلی علیہا علیؑ وقیل عباسؓ (نزل الابرار) روایت ہے کہ جناب سیدہ کے جنازہ کی نماز حضرت علیؑ نے پڑھی تھی ۔ اور بعض کہتے ہیں حضرت عباسؓ نے پڑھی تھی

(۱۹) وقیل انہا دفنت فی زاویۃ عقیل (تذکرۃ خواص الامۃ) یہی روایت ہو کہ جناب سیدہ علیہا السلام عقیل بن ابیطالب کے گھر کے کونے میں دفن کی گئی ہیں ۔

(۲۰) وقیل انہا دفنت فی البقیع الغرقد (تذکرۃ خواص الامۃ) اور بعض کہتے ہیں کہ بقیع غرقد میں آپکا جسد اطہر مدفون ہے ۔

اولاد صالح

جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد کا جناب امیر علیہ السلام کی صلب سے ہونا

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہم اشہد انی قد بلغت ہذا اخی وابن عمی وصہری وابو ولدی اللہم کب من عاداہ فی النار (اخرجہ ابن البخاری) ابن عباس رضی اللہ عنہ

سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے پروردگار گواہ رہیو کہ میںنے پہنچا دیا ہے کہ یہ یعنے علی بن ابیطالب) میرا بہائی اور ابن عم اور میرا داماد اور میرے بچون کا باپ ہے اے پروردگار جو شخص اسکو دشمن رکھے اسکو اوندہا دوزخ کی آگ مین گرا *

(۲) عن ابن عباسؓ قال کنت انا والعباسؓ جالسین عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذ دخل علی و سلم فرد علیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقام الیہ وعانقہ وقبل بین عینیہ واجلسہ عن یمینہ فقال العباس یارسول اللہ اتحب ھذا فقال یاعم واللہ للہ اشد حبا منی ان اللہ جعل ذریۃ کل نبی فی صلبہ وجعل ذریتی فی صلب علی (اخرجہ ابو الخیر الحاکمی والخطیب فی تاریخہ والطبرانی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ مین اور عباسؓ دونون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس مین بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے مین جناب علیؓ تشریف لائے اور سلام کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب سلام دیا اور اٹھکھڑے ہوئے اور معانقہ کیا اور پیشانی پر بوسہ دیا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کیا یارسول اللہ آپ ان سے محبت رکھتے ہین آپنے فرمایا اے چچا واللہ خدا کے لیے مین ان سے نہایت محبت رکہتا ہون بتحقیق پروردگار نے ہر ایک نبی کی ذریت کو اسی کی صلب مین قرار دیا ہے اور میری ذریت کو علی کی صلب مین قرار دیا ہے *

(۳) عن جابر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعل ذریۃ کل نبی فی صلبہ و جعل ذریتی فی صلب علی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق اللہ جل جلالہ عم نوالہ نے ہر ایک نبی کی ذریت کو خاص اسی کی صلب سے قرار دیا ہے اور میری ذریت کو علی کی صلب سے قرار دیا ہے *

(۴) عن علی قال طلبنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ووجدنی فی حائط نائما فقربنی برجلہ قال قم فواللہ لارضینک انت اخی وابو ولدی (اخرجہ احمد فی المناقب) جناب علی علیہ السلام سے روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہ کو ڈہونڈہا اور ایک دیوار کے نیچے سویا ہوا پایا آپنے پائے مبارک سے مجہکو ہلا کر فرمایا اٹھہ مین تجہ کو خوش کرتا ہون کہ تو میرا بہائی اور میرے بچون کا باپ ہے *

(۵) عن محمد بن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی اما انت یاعلی فختنی وابو ولدی وانت منی وانا منک (اخرجہ احمد والبغوی والحاکم) محمد بن اسامہ بن زید سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیؓ سے فرماتے تھے پس یا علی تو ہمارا

داماد اور ہمارے بچون کا باپ ہے۔ اور تو میرا اور مین تیرا ہون *

(۲) عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللھم اشھد فقد بلغت ھذا اخی وابن عمی وصھری وابو ولدی اللھم کب من عاداہ فی النار (اخرجہ الشیرازی فی الالقاب وابن النجار) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے میرے پروردگار گواہ رہیو مینے پہونچادیا ہے کہ یہ میرا بھائی اور ابن عم اور داماد اور میری بچون کا باپ ہے ای اللہ جو اسے دشمن رکھے اُسے اوندھا آگ مین دھکیل *

ذکر اس بات کا کہ جناب سیدہ علیہا السلام کے سوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسل منقطع ہوگئی ہے

(۱) وفی اسد الغابۃ وانقطع نسل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا منہا اسد الغابہ فی تمیز الصحابہ مین علامہ ابن اثیر لکھتے ہین کہ سوائے نسل جناب سیدہؑ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل منقطع ہوگئی ہے۔

(۲) قال السمھودی فی جواھر العقدین لما رای علی بن ابی طالب الحسین یسرع الی الحرب فی الصفین قال یا ایھا الناس املکوا عنی ھذین الغلامین اخاف ان ینقطع بھما نسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علامہ جلال الدین سمہودی جواہر العقدین مین لکھتے ہین کہ جبکہ جناب امیر علیہ السلام نے دیکھا کہ امام حسینؑ صفین کے میدان مین لڑائی کے لیے تشریف لیجا رہے ہین فرمایا اے لوگو ان دونوں لڑکون کو یعنے حسنین علیہما السلام کو تھام لو مین ڈرتا ہون کہ انکے شہید ہوجانے کیوجہ سے کہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسل منقطع نہ ہوجائے *

جناب سیدہؑ کی اولاد کو لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ولی اور عصبہ ہونا

(۱) عن فاطمۃ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کل نبی اب ینتمون الی عصبۃ الا ولد فاطمۃ فانا ولیھم وعصبتھم (اخرجہ الطبرانی) قال العلامۃ ابن حجر لہ طرق یقوی بعضھا بعضا (صواعق محرقہ) جناب سیدہ علیہا السلام سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر ایک نبی اب کی نسبت ایک عصبہ کیطرف کیجاتی ہے مگر فاطمہ کی اولاد کے لیے مین ولی اور عصبہ ہون *

(۲) عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل نبی اب عصبۃ ینتمون الیہ الا ولد فاطمۃ فانا ولیھم وانا عصبتھم وھم عترتی وخلقوا من طینتی (اخرجہ الحاکم فی المستدرک وابن عساکر فی تاریخہ) جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ ہر ایک نبی باپ کے لیے عصبہ ہوا کرتا ہے کہ اسکی طرف انکو منسوب کیا جاتا ہے مگر اولاد فاطمہ کہ انکے لیے ولی اور عصبہ مین ہون اور وہ میری عترت ہین اور میری طینت سے پیدا ہوئے ہیں۔

(۳) سال الرشید عن موسی الکاظم کیف قلتم انا ذریۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانتم ابناء علی فتلا موسی ومن ذریتہ داؤد وسلیمان الی قال عیسی ولیس لہ اب (صواعق محرقہ)

روایت ہے کہ جناب موسی کاظم علیہ السلام سے رشید نے پوچھا کہ آپ اپنے آپ کو ذریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکر کہلاتے ہو باوجودیکہ آپ تو حضرت علی کی ذریت ہین جناب امام نے یہ آیت پڑھی کہ جسکا ترجمہ یہ ہے کہ ابراہیم کی ذریت سے داؤد اور سلیمان۔ تھے۔ اور عیسی۔ پس امام نے فرمایا کہ عیسی کا تو باپ نہین وہ اپنی ماں کیوجہ سے ذریت ابراہیم مین سے ٹھیرے۔

(۴) عن الشعبی وعاصم بن النجود المقری ان الحجاج ابن یوسف الثقفی بلغہ ان یحیی بن یعمر التابعی یقول ان الحسن والحسین من ذریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان یحیی یومئذ بخراسان فکتب الحجاج الی قتیبۃ بن مسلم والی خراسان ان ابعث الی یحیی بن یعمر فبعث بہ الیہ فقام بین یدیہ فقال انت الذی تزعم ان الحسن والحسین من ذریۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اجل یا حجاج قال الشعبی فتعجبت من جوابہ فقال الحجاج تاتینی بہا بینۃ واضحۃ من کتاب اللہ ولا تاتینی بہذہ الایۃ ندع ابنائنا وابنائکم ونسائنا ونسائکم قال فان خرجت ورادمن ذلک واتیک بہا بینۃ واضحۃ من کتاب اللہ فھو امانی قال نعم فقال قال اللہ تعالی ووھبنا لہ اسحق ویعقوب کلا ھدینا من قبل ومن ذریتہ داؤد وسلیمان وایوب ویوسف وموسی وھارون کذلک نجزی المحسنین وزکریا ویحیی وعیسی والیاس کل من الصالحین ثم قال یحیی بن یعمر من کان ابو عیسی وقد الحقہ تعالی بذریۃ ابراھیم وما بین عیسی وابراھیم اکثر ما بین الحسن والحسین ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم (تاریخ ابن خلکان۔ وحیوۃ الحیوان للدمیری والروض الازھر) شعبی اور قاری عاصم ابن النجود رحمہما اللہ تعالی بیان کرتے ہین کہ حجاج بن یوسف الثقفی کو خبر لگی کہ یحیی بن یعمر التابعی یہ کہتے ہین کہ حضرت امام حسن اور حسین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذریت ہین اسوقت یحیی خراسان مین تھے حجاج نے قتیبہ بن مسلم والی خراسان کو لکھا کہ یحیی بن یعمر کو میری طرف روانہ کر قتیبہ نے یحیی کو حجاج کے پاس بھیجدیا جب وہ سامنے آیا۔ حجاج نے کہا آیا تیرا زعم ہے کہ حسن اور حسین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریت ہین یحیی نے کہا ہان شعبی کہتا ہے مجھے یحیی

کے بے دھڑک ہان کہنے سے تعجب آیا حجاج نے کہا کوئی دلیل واضح کتاب اللہ سے بیان کر۔ اور قل تعالوا ندع ابنائنا و ابنائکم کی آیت کو دلیل مین پیش نکریو۔ یحییے نے کہا اگر مینے اس آیت کے سوا دوسری آیت قرآن سے واضح طور پر پیش کی تو تو مجھکو امان دیگا۔ حجاج نے کہا ہان یحییے نے یہ آیت پڑھی جسکا ترجمہ یہ ہے (اور دیا ہمنے اسکو اسحاق اور یعقوب سبکو ہمنے ہدایت کی اور نوح کو ہمنے ہدایت کی اس سے پہلے اور اسکی ذریت سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسی اور ہارون اسیطرح سے ہم جزا دیتے ہین محسنون کو اور زکریا اور یحییے اور عیسی اور الیاس ہر ایک نیکون مین سے) پہر یحییے بن یعمر نے کہا عیسے کا کون باپ تہا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے انکو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذریت مین ملا دیا ہے اور عیسی اور ابراہیم علیہما السلام کے درمیان فاصلہ جناب حسن اور حسین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سوا ہے ✦

(۴) عن الطیفہ عن ذکوان مولے المعاویہ قال قال لی معاویۃ لا اعلم احدا سمی ہذین الغلامین ابنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولکن قولوا ابنی علی قال ذکوان فلما کان بعد ذلک امرنی ان اکتب نبیہ فی الشرف قال فکتبت بنیہ وبنی بنیہ وترکت بنی بناتہ ثم اتیتہ بالکتاب فنظر فیہ فقال ویحک اغفلت اکبر بنی فقلت من قال اما بنو فلانۃ بنی لابنتہ قال فقلت اللہ اکبر لیکون بنی بناتک بنیک ولا یکون بنی فاطمۃ بنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یسمعن ہذا احد منک (اخرجہ الحافظ عبد العزیز بن الاخضر) امیر معاویہ کا غلام ذکوان بیان کرتا ہے کہ ایکدفعہ معاویہ نے کہا مین نہین جانتا کہ ان دونون لڑکون (یعنے حسن و حسین) کو کس نے جناب رسالتمآب کے بیٹے قرار دیا ہے۔ انکو تو علی کے بیٹے کہنا چاہیے۔ ذکوان کہتا ہے کہ اسکے بعد مجھکو معاویہ نے دفتر مین اپنی اولاد کے نام لکہنے کا حکم دیا۔ مینے اسکے بیٹون اور پوتون کا نام لکہا اور نواسون کا نام چہوڑ دیا اور وہ کاغذ معاویہ کے دکہانے کو لایا۔ معاویہ مجہے کہنے لگا تو میرے بڑے بیٹون کے نام درج کرنا بہول گیا ہے مینے کہا وہ کون ہین معاویہ بولا آیا میری فلانی بیٹی کے بیٹے میرے بیٹے نہین ہین مینے کہا اللہ اکبر تیری بیٹی کے بیٹے تو تیرے بیٹے ٹہیرے اور جناب فاطمہ کے بیٹے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے نہ ٹہیرے معاویہ نے کہا اری چپ رہ تجہسے کوئی یہ بات نہ سن پائے ✦

قیامت کے دن بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسب کے کل سبب اور نسب کا منقطع ہونا

(۱) عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کل سبب ونسب منقطع یوم القیامۃ الا

سببی و نسبی و کل ولد ام فان عصبتہم لابیہم ماخلا ولد فاطمۃ فانی انا ابوہم وعصبتہم (اخرجہ
ابوصالح - وابونعیم فی الحلیۃ - وابن السمان - والمسلم فی المتابعات والدارقطنی والطبرانی فی
الاوسط والبیہقی - وابوالحسن المغازلی فی المناقب - والدولابی فی الذریۃ الطاہرۃ) جناب
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک سبب اور نسب
قیامت کے دن منقطع ہوجائیگی مگر میرا نسب اور سبب - اور ہر ایک ماں کے بیٹون کے لیے عصبہ
باپ کی جانب سے ہوتا ہے بجز اولاد فاطمہ کے کہ مین انکا باپ اور عصبہ ہون +

(۲) عن فاطمۃ وابن عمر وصح عن عمر کما مر انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل
سبب و نسب منقطع یوم القیمۃ ماخلا سببی و نسبی (اخرجہ الطبرانی) جناب سیدہ علیہا السلام
اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور جیسے کہ صدر مین بیان کیا گیا ہے اسی حدیث کی حضرت
عمر رضی اللہ عنہ سے تصحیح ہوچکی ہے کہ انہون نے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ
ہر سبب و نسب قیامت کے دن منقطع ہوگی بجز میرے سبب اور نسب کے -

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد کا طیب اور بہتر ہونا

عن انس قال کنت عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فغشیہ الوحی فلما افاق قال هل تدری ما جاء بہ
جبریل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال امرنی ربی ان ازوج فاطمۃ من علی فادع لی ابابکر وعمر فلما
اقبل علی فقال لہ یا علی ان اللہ امرنی ان ازوجک فاطمۃ وقد زوجتکما علی اربعمائۃ مثقال
فضۃ ارضیت قال یا رسول اللہ رضیت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل اللہ منکما الکثیر الطیب
وبارک اللہ فی نسلکما قال انس واللہ لقد اخرج منہما الکثیر الطیب (اخرجہ ابوالخیر قزوینی
والرویانی فی مسندہ والدولابی والسمہودی فی جواہر العقدین) انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے
ہین کہ مین جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا کہ حضور وحی کے نزول سے بیہوش ہوگئے جبکہ
ہوش مین آئے مجھ سے فرمایا اے انس تو جانتا ہے کہ جبریل میرے پاس کیا پیغام لایا ہے مینے عرض
کیا کہ اللہ اور اسکا رسول زیادہ جاننے والا ہے آپنے فرمایا خدا تعالے نے مجھکو حکم دیا ہے کہ مین
فاطمہ کا علی سے نکاح کرون تو جا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو بلا لا جب جناب علی تشریف لائے آپنے
ان سے ارشاد کیا یا علی بہ تحقیق پروردگار عالم نے مجھکو حکم دیا ہے کہ مین فاطمہ کا تجھ سے نکاح کرون مینے
تم دونون کا چارسو مثقال چاندی پر نکاح کیا ہے۔ آیا تو راضی ہے - جناب علی نے عرض کیا یا رسول

الرہین اضحی ہون۔ آپ نے دعا فرمائی اور کہا اللہ تعالیٰ تم دونون مین سے بہت سے طیب پیدا کرے مالس کہتے ہین خدا کی قسم ہے اللہ تعالیٰ نے ان دونون مین سے بہت سے طیب پیدا کیے ہین +

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد کا قطعی جنتی ہونا

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فاطمۃ احصنت فرجہا وان اللہ ادخلہا باحصان فرجہا وذریتہا الجنۃ اخرجہ الطبرانی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق فاطمہ علیہا السلام نے اپنے آپ کو نگاہ رکھا ہے اور اس نگاہ رکھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسکو اور اسکی ذریت کو جنت مین داخل کیا ہے +

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد پر دوزخ کی آنچ کا حرام ہونا

(۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ تدرین لم سمیت فاطمۃ قال علی لم سمیت فاطمۃ یا رسول اللہ قال قال ان اللہ فطمہا وذریتہا من النار (اخرجہ ابو القاسم الدمشقی ونقلہ محب الطبری عن مسند علی بن موسی الرضا) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے فاطمہ تم جانتے ہو کہ مینے تمہارا نام فاطمہ کیون رکھا ہے علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے کیون فاطمہ نام رکھا ہے حضور نے ارشاد کیا اسلیے کہ پروردگار نے اسکو اور اسکی ذریت کو دوزخ کی آگ سے بچایا ہے۔

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد کا قیامت کے دن غیر معذب ہونا

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ ان اللہ غیر معذبک ولا ولدک یوم القیامۃ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ سے فرماتے تھے کہ بتحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ تجھکو اور تیری اولاد کو قیامت کے دن عذاب نہین کرنیوالا

صحت ولادت کے باعث جناب امیر کی اولاد کا انکے آبائی کرام کے نام سے پکارا جانا

عن العباس بن عبد المطلب قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبل علی فلما راٰہ اسفر فی وجہہ فقلت یا رسول اللہ انک تسفر فی وجہ ہذا الغلام فقال یا عم واللہ للہ اشد حبا منی ولم یکن نبی

الا و ذریته الباقیة بعدہ من صلبہ و ان ذریتی من بعدی من صلب ھذا انه اذا کان یوم القیمۃ دعی الناس باسمائھم واسماء امھاتھم سترا من الله علیھم الا ھذا و ابنیہ فانھم یدعون باسمائھم واسماء ابائھم لصحۃ ولادتھم (مروج الذھب للمسعودی) جناب عباسؓ بن عبد المطلب ذکر کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مین جناب سرور انبیاء علیہ التحیۃ والثنا کے حضور مین بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ناگہان جناب علی تشریف لائے جب حضور اقدس نے انکو دیکھا چہرہ اقدس زرد ہوگیا مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا چہرہ مبارک اس لڑکے کو دیکھکر کیون زرد ہوگیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے چچا واللہ مجھکو اس سے سخت محبت ہے کوئی نبی نہین گذرا کہ اسکی ذریت اسی کی صلب سے اسکے بعد باقی نہ رہی ہو۔ اور میری ذریت میرے بعد اسکی صلب سے باقی رہے گی۔ جب قیامت کا دن ہوگا لوگون کو خدا کی طرف سے بوجہ انکی پردہ پوشی کے انکے نامون سے اور انکی ماؤن کے نامون سے پکارا جائیگا۔ الا یہ یعنے علی بن ابی طالب) اور اسکی اولاد کہ وہ بباعث انکی صحت ولادت کے انکے نامون اور انکے باپون کے نامون سے پکاری جائینگے

مناقب جناب امام حسن علیہ السلام السبط الاکبر

(۱) قال الزھری ولد الحسن فی نصف من رمضان سنہ ثلاث من الھجرۃ (اسد الغابہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جناب حسن علیہ السلام کی ولادت باسعادت نصف رمضان ہجرت کے تیسرے سال واقع ہوئی ✤

(۲) قال ابن سعد و ابن عبد البر ولد الحسن سنہ ثلاث فی نصف شہر رمضان وقیل فی شعبان وقیل سنہ اربع وقیل سنہ خمس والاول اصح (اصابہ فی تمیز الصحابہ) علامہ ابن سعد طبقات مین اور ابن عبد البر استیعاب مین لکھتے ہین کہ جناب امام حسن علیہ السلام ہجرت کے تیسرے برس نصف رمضان کو اور بعض کے نزدیک چوتھے برس اور بعض کے نزدیک پانچوین برس پیدا ہوئے ہین اور پہلی بات صحیح زیادہ ہے ✤

(۳) روی ابن الخشاب الشیعی انه ولد ستۃ اشھر ولم یولد لستۃ اشھر مولود فعاش الا الحسن وعیسی بن مریم وفی روایۃ الا الحسن و یحیی (تاریخ موالید و وفات اھل بیت) ابن خشاب ذکر کرتے ہین کہ جناب حسن چھ مہینے کے پیدا ہوئے ہین کوئی لڑکا چھ مہینے کا نہین پیدا ہوا اور پھر زندہ رہا ہو بجز حسن اور عیسے ابن مریم کے اور ایک روایت مین ہے بجز حسن اور یحیے بن زکریا کے

(۴) عن ام الفضل قالت قلت یا رسول اللہ رأیت کان عضوا من اعضائک فی بیتی فقال خیرا

رأیتہ تلد فاطمۃ غلاما فترضعہ بلبن قثم (اخرجہ البغوی والدولابی) ام الفضل رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ مینے خواب دیکھا ہے کہ حضور کے جسد اطہر کا ایک ٹکڑا میرے گھر مین ہے حضور نے فرمایا تو نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے فاطمہ ایک بیٹا جنے گی تو اسکو قثم بن عباس کا دودھ پلائے گی *

(۵) عن علی عق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحسن بکبش وقال یا فاطمۃ احلقی رأسہ وتصدقی بزنۃ شعرہ فضۃ فکان وزنہ درہما اوبعض درہم (اخرجہ الترمذی) جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کے عقیقہ مین ایک مینڈھا ذبح کیا اور فرمایا لے فاطمہ اسکے سر کو منڈوا۔ اور اسکے بالون کے برابر چاندی تصدق کر۔ پس ان بالون کا وزن ایک درہم یا اس سے کچھ کم تہا *

(۶) عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عق عن الحسن والحسین کبشا کبشا اوکبشین (اخرجہ ابوحاتم) ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ بہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنین علیہما السلام کا عقیقہ ایک ایک مینڈھے سے یا دو دو مینڈھون سے کیا تہا *

(۷) عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عق عن الحسن والحسین وختنہما لسبعۃ ایام (اخرجہ الطبرانی) جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنینؓ کا عقیقہ اور ختنہ ساتوین دن کیا تہا *

(۸) عن علی قال لما ولد الحسن اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اذنہ الیمنی واقام فی اذنہ الیسری وختنہ یوم السابع وعق عنہ کبشین وزن شعرہ وتصدق بوزنہ فضۃ واعطی القابلۃ رجل العقیقۃ (نزل الابرار) جناب علیؓ سے روایت ہے کہ جب حسن علیہ السلام تولد ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے داہنے کان مین اذان اور اولٹے کان مین اقامت پڑہی اور ساتوین ختنہ کیا اور دو مینڈھے عقیقہ کیے اور انکے سر کے بالون کو وزن کر کے اسکے برابر چاندی خیرات کی اور عقیقہ کے مینڈھے کے پائے دائی کو عطا کیے *

(۹) عن علی قال لما ولد الحسن سمیتہ باسم عمی حمزۃ فلما ولد الحسین سمیتہ باسم عمہ جعفر فدعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال انی امرت ان اغیر اسم ابنی ہذین فقلت اللہ ورسولہ اعلم فسماہما حسنا وحسینا (اخرجہ احمد والہیثم بن کلیب الشاشی والحاکم فی المستدرک) جناب علی ذکر کرتے مین کہ جب حسن پیدا ہوئے تو ہمنے انکا نام اپنے چچا حمزہ کے نام پر حمزہ رکہا اور

جب مین پیدا ہوئے انکا نام انکے چچا کے نام پر جعفر رکھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر فرمایا کہ مجھ کو حکم ہوا ہے کہ مین اپنے ان دونون بیٹون کے نام بدلدون مینے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول زیادہ جاننے والا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکا نام حسن اور حسین رکھا ٭

(۱۰) عن اسماء بنت عمیس قالت قبلت فاطمة بالحسن [illegible] النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا اسماء ھلمی ابنی فدفعته الیه فی خرقة صفراء فالقاھا عنه قائلا الم اعھد الیکن لا تلففوا مولودا فی خرقة صفراء فلففته فی خرقة بیضاء فاخذہ فاذن فی اذنه الیمنی واقام فی الیسری ثم قال لعلی ای شیء سمیت ابنی فقال ما کنت لاسبقك بذلك فقال لا انا اسبق ربی فھبط جبریل فقال یا محمد ان ربك یقرأ علیك السلام ویقول لك علی منك بمنزلة ھارون من موسی لکن لا نبی بعدك ثم ابنك ھذا باسم ولد ھارون فقال وما کان اسم ولد ھارون یا جبریل فقال شبر فقال ان لسانی عربی فقال سمه الحسن ففعل صلی اللہ علیه وسلم فلما کان بعد حول ولد الحسین فجاء النبی صلی اللہ علیه وسلم فذکرت مثل الاول وساقت قصة التسمیة کالاول وان جبریل امرہ ان یسمیه باسم ولد ھارون شبیر فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم مثل الاول فقال سمه حسینا اخرجه الامام علی بن موسی الرضا علیه التحیة والثنا فی مسندہ والوصابی فی فضائل الاربعة الخلفاء) اسما بنت عمیس سے روایت ہے کہ مین جناب حسن کی ولادت مین حضرت سیدہ کی دایہ تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لاکر مجھسے ارشاد کیا ای اسما میرے بیٹے کو مجھے دو کہا مینے جناب حسن کو حضرت کی گود مین دیدیا مینے انکو زرد کپڑے مین لپیٹا ہوا تھا حضرت نے وہ کپڑا اتار کر پھینکدیا اور فرمایا کیا مینے تمسے عہد نہین لیا ہے کہ کسی بچے کو زرد کپڑے مین مت لپیٹا کرو مینے انکو سفید کپڑے مین لپیٹ دیا حضرت نے لیکر انکے دہنے کان مین اذان اور بائین کان مین اقامت پڑہی پھر جناب امیر سے پوچھا تمنے میرے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے جناب امیر نے عرض کیا مین اس بات مین حضور پر سبقت نہین کر سکتا ہون۔ آپنے ارشاد کیا مین بھی اس امر مین اپنے رب پر سبقت نہین کرتا۔ پس جبریل علیہ السلام نے نازل ہوکر کہا خدا تعالی نے آپکو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ علی آپ سے بمنزلہ ہارون کے ہین موسے سے لیکن وہ آپکے بعد نبی نہین ہین آپ اپنے بیٹے کا نام ہارون کے بیٹے پر رکھین۔ حضرت نے فرمایا ہارون کے بیٹے کا نام کیا تھا۔ جبریل نے کہا شبر حضرت نے فرمایا میری زبان عربی ہے جبریل کہنے لگے آپ ان کا نام حسن رضی اللہ عنہ رکھین۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن رکھا۔ دوسرے برس کے گذرنے پر جب جناب حسین رضی اللہ تعالی عنہ تولد ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پہلے ہی سا قصہ پیش آیا جو جناب حسن کی ولادت کے وقت پیش آیا تھا۔ جبریل نے انکا نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹے شبیر پر حسین

بتایا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور انکا نام شبیر رکھا۔

(۱۰) علی قال لما ولد الحسن سمیته حربا فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اروني ابني ما سمیتموہ قلنا حربا قال ھو حسن فلما ولد الحسین سمیته حربا فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اروني ابني ما سمیتموہ قلنا حربا فقال ھو حسین فلما ولد الثالث سمیته حربا فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اروني ابني ما سمیتموہ فقلنا حربا فقال ھو محسن ثم قال انما سمیتهم بولد ھارون شبر وشبیر ومشبر (اخرجه احمد والطبرانی والدارقطنی والحاکم والبیہقی وابن عساکر) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہین کہ جب حسن تولد ہوئے تو ہم نے انکا نام حرب رکھا پس سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا مجھے دکھاؤ میرے بیٹے کا تمنے کیا نام رکھا ہے ہم نے عرض کیا حرب آپنے فرمایا اسکا نام حسن ہے۔ پھر جب حسین پیدا ہوئے تو ہمنے انکا نام حرب رکھا پس انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا مجھے دکھاؤ میرے بیٹے کا تمنے کیا نام رکھا ہے ہمنے عرض کیا حرب آپنے فرمایا اسکا نام حسین ہے۔ پھر جب تیسرا لڑکا پیدا ہوا ہمنے انکا نام حرب رکھا انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا مجھے دکھاؤ میرے بیٹے کا نام تمنے کیا رکھا ہے ہمنے عرض کیا حرب آپنے ارشاد فرمایا اسکا نام محسن ہے پھر فرمایا مینے انکے نام ہارون علیہ السلام کے بیٹون کے نام پر رکھے ہین اور ان کے نام شبر اور شبیر اور مشبر تھے۔

(۱۱) عن سلمان ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال سمی ھارون ابنیه شبرا وشبیرا وانی سمیت ابنی الحسن والحسین کما سمی ھارون ابنیه (اخرجه البغوی) روایت ہی سلمان رضی اللہ عنہ سے کہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت ہارون نے اپنے دونون بیٹون کا نام شبر و شبیر رکھا تہا مینے اپنے دونون بیٹون کا نام حسن وحسین رکھا ہے۔

(۱۲) عن عمران بن سلیمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین اسمان من اسماء اھل الجنة ما سمیت العرب بهما فی الجاهلیة (اخرجه ابن سعد) عمران بن سلیمان کہتے ہین کہ سرور دنیا و دین صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن اور حسین دو اسم ہین اسماء اہل جنت سے کبہی

لہ وقیل ھما سریانیان ومعناھما مثل الحسن والحسین اسم وتصغیر مثل جبل وجبیل وقمر وقمیر (اللالی) یعنے کہا گیا ہی کہ یہ دونو نام سریانی ہین اور انکے معنے مثل حسن وحسین کے ہین ایک اسم ہے اور ایک کی تصغیر مثل جبل وجبیل اور قمر وقمیر کے۔

عرب نے یہ نام جاہلیت میں نہیں رکھے ۔

(۱۳) قال ابو محمد العسکری سماه النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحسن وکناه ابا محمد ولم یکن هذا الاسم فی الجاهلیة (اسد الغابہ) جناب ابو محمد عسکری فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امام حسن کا نام حسن اور انکی کنیت ابو محمد رکھی تھی۔ اور یہ کنیت جاہلیت میں کبھی کسی کی نہیں تھی ۔

(۱۴) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حسن سبط من الاسباط (اسد الغابہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن سبط ہیں اسباط میں سے ۔

(۱۵) ویلقب السید والتقی والطیب والزکی والولی والمجتبی (نزل الابرار) آپکے اشہر القاب میں سے سید اور تقی اور طیب اور زکی اور ولی اور مجتبی ہیں ۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا حلیہ مبارک

کان ادعج العینین سهل الخدین دقیق المسربة کث اللحیة ذا وفرة کان عنقه ابریق فضة عظیم الکرادیس بعید بین المنکبین ربعة لیس بالطویل ولا بالقصیر من احسن وجها وکان یخضب بالسواد وکان جعد الشعر حسن البدن (ذکره الدولابی) آپکی آنکھیں سیاہ اور بڑی بڑی نہایت خوشنما تھیں۔ رخسار تیکھے پتلے کتابی خط و خال کسرتی کلائیاں گول گال وہ تھیں ڈاڑھی گنجان کانوں کی لوتک بل کھائی ہوئی تھی۔ گردن چاندی کی صراحی کی طرح سفید اور بلند تھی شانے اور بازو گدگدے اور پرگوشت تھے سینہ چوڑا چکلا تھا۔ قد نہ بہت دراز نہ بہت کوتاہ بلکہ درمیانہ تھا۔ آپکی صورت نہایت پاکیزہ تھی وسمہ کا خضاب کیا کرتے تھے آپکے بال گھونگر والے تھے۔ بدن خوب صورت اور سڈول تھا۔

جناب حسن علیہ السلام کا سب لوگوں سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہ ہونا

(۱) عن علی قال الحسن اشبه الناس بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بین الصدر الی الراس والحسین اشبه الناس بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کان اسفل من ذلک (اخرجه ابن سعد فی الطبقات) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حسن علیہ السلام سینہ سے لیکر سر تک سب سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ متشابہ تھے اور حسین علیہ السلام اس سے نیچے یعنی سینہ سے پاؤں تک حضور کے ساتھ سب سے زیادہ شبیہ تھے ۔

(۲) عن انس بن مالک قال لم یکن اشبه بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم من الحسن (اسد الغابہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امام حسن سے کوئی زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہم شکل نہیں تھا

(۳) عن عقبة بن الحرث قال صلى ابوبکر العصر ثم خرج یمشی ومعه علی فرأى الحسن یلعب مع الصبیان فحمله ابوبکر علی عاتقه قال بابی شبیه بالنبی صلی الله علیه وسلم لیس شبیه بعلی قال وعلی تبسم (رواه البخاری)
عقبہ بن الحارث سے روایت ہے کہ ایک روز جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ عصر کی نماز پڑھکر مسجد سے باہر نکلے جناب علی علیہ السلام بھی انکے ہمراہ تھے امام حسن کو دیکھا کہ لونڈون کے ساتھ کھیل رہے ہین ابوبکر رضہ نے انکو اپنے کندھے پر اٹھالیا اور کہا مجھے اپنے باپ کی قسم ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شبیہ ہین علی کے ہمشکل نہین اور علی ہنس رہے تھے +

احب خلائق ہونا جناب امام حسن علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک

(۱) عن عبدالله بن الزبیر قال اشبه اهل النبی صلی الله علیه وسلم به واحبهم الیه الحسن بن علی رأیته یجیٔ وهو ساجد فیرکب رقبته او قال ظهره فما ینزله حتی یکون هو الذی ینزل ولقد رأیته یجیٔ وهو راکع فیفرج له بین رجلیه حتی یخرج من جانب الاخر (اخرجه ابن سعد) عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ امام حسن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب گھر والون سے زیادہ آنحضرت کے ساتھ شبیہ تھے۔ اور سب گھر والون سے آنحضرت کو پیارے تھے۔ بتحقیق مینے انکو دیکھا ہے کہ وہ آتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ مین ہوتے اور امام حسن حضور کی گردن مبارک پر یا پشت اطہر پر سوار ہوجاتے اور جب تک کہ وہ خود نہ اترتے حضور انکو نہ اتارتے۔ اور بتحقیق مینے انکو دیکھا ہے کہ وہ تشریف لائے ہین۔ اور حضور حالت رکوع مین ہین حضرت نے انکے لیے اپنی دونون ٹانگین کھولدین اور وہ ایک طرف سے گھسے اور دوسری طرف سے نکل گئے +

(۲) عن ابی هریرة قال لا ازال احب هذا الرجل یعنی الحسن بن علی بعد ما رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصنع به ما یصنع بغیرہ قال رأیت الحسن فی حجر النبی صلی الله علیه وسلم وهو یدخل اصابعه فی لحیته والنبی صلی الله علیه وسلم یدخل لسانه فی فیه ثم یقول اللهم انی احبه فاحبه (ذخائر العقبی)
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہین کہ مین اسوقت سے ہمیشہ اس مرد یعنے امام حسن کو دوست رکھتا ہون جب سے کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے ساتھ پیش آتے دیکھا ہے کہ انکے سوا کسی دوسرے سے پیش نہین آئے۔ مینے جناب حسن کو حضور کے آغوش۔۔۔۔ مبارک مین دیکھا ہے کہ وہ حضور کی ریش مبارک مبارک مین اپنی انگلیان ڈال رہے ہین اور حضور اپنی زبان اطہر کو انکے مونہ مین ڈال کر۔۔۔ فرماتے ہین کہ اے پروردگار مین اسے پیار کرتا ہون تو بھی اس سے پیار کر +

(۳) عن البراء بن عازب قال رأيت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسن علی عاتقہ وھو یقول اللھم انی احبہ فاحبہ (رواہ البخاری) براء بن عازب کہتے ہیں کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ امام حسن حضور کے کندھے پر سوار ہین اور حضور فرماتے ہین اے پروردگار مین اسے پیار کرتا ہون تو بھی اسے پیار کر *

(۴) عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یدلع لسانہ للحسن بن علی فاذا رای الصبی حمرۃ اللسان ھش الیہ (اخرجہ بن سعد) ابو سلمہ بن عبد الرحمان سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حسن بن علی کے لیے اپنی زبان دہن مبارک سے باہر نکالتے اور جب وہ زبان مبارک کی سرخی کو دیکھتے تو انکی جانب جھک پڑتے ۔

(۵) عن ابی ھریرۃ انہ لقی الحسن بن علی فی بعض طرق المدینۃ فقال لہ کشف لی عن بطنک فداک ابی حتی اقبل حیث رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلہ قال فکشف عن بطنہ فقبل سرتہ (اخرجہ ابو حاتم) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ انہون نے جناب حسن علیہ السلام کو مدینہ طیبہ کی بعض بازارون مین دیکھا اور کہا آپ پیٹ سے کپڑا اٹھا دین تاکہ جس جگہہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا ہے مین بھی وہان پر بوسہ دون جناب امام حسن نے اپنا بطن مبارک کھولدیا پس ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپکی ناف کو بوسہ دیا *

(۶) عن ابی ھریرۃ قال خرجت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ لا یکلمنی ولا اکلمہ حتی جاء سوق بنی قینقاع ثم انصرف حتی اتی خباء فاطمۃ فقال اثم لکع یعنی حسنا فظننا انہ انما تحبسہ امہ لان تغسلہ وتلبسہ سخابا فلم یلبث ان جاء یسعی حتی اعتنق کل واحد منہما صاحبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ (اخرجہ احمد والبخاری والمسلم وابن ماجۃ وابو یعلی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ ایک دفعہ مین ایک جماعت کے نزدیک ہو کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ باہر نکلا نہ حضور مجھہ سے بات کرتے تھے اور نہ مین حضور سے بات کرنے کی جرات کر سکتا تھا ۔ یہانتک کہ بنی قینقاع کے بازار مین تشریف لیگئے ۔ اور پھر وہان سے لوٹے اور جناب فاطمہؓ کے گھر پر تشریف لائے اور فرمایا کیا لڑکا یہین ہے یعنی حسن یہین ہین ہمنے گمان کیا کہ شاید انکی والدہ ماجدہ نے انکو روکا ہوا ہے اور وہ انکو نہلا رہی ہین کپڑے اتار کر کپڑے پہنا رہی ہین کچھہ دیر نہین گذری تھی کہ وہ دوڑتے ہوئے آئے اور حضور کے سینہ مبارک سے چمٹ گئے دونون نے ایک دوسرے کو سینہ سے چمٹا لیا ۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے پروردگار مین اسے پیار کرتا ہون تو بھی اس سے پیار کر اور اسے

بھی پیار کر جو کہ اس سے پیار کرے ✤

عن المقبری قال کنا مع ابی هریرة فجاء الحسن بن علی فسلم فرد علیه القوم ومضی ابو هریرة لا یعلم فقیل له هذا حسن بن علی یسلم فلحقه فقال وعلیك یا سیدی فقیل له تقول له سیدی فقال اشهد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انه سید (اخرجه الطبرانی) مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے ہم ساتھ ابو ہریرہ کے پس آئے حسن بن علی .... سلام ارشاد کیا پس جواب دیا قوم نے آپکو اور چلے گئے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور نہ جانتے تھے (کہ یہ کون ہے) .... لوگون نے کہا انکو کہ یہ سلام کہنے والے حسن بن علی ہین ابو ہریرہ دوڑ کر جا ملے اور فرمایا وعلیک السلام یا سیدی پس کہا گیا انکو کہ تم نے یا سیدی کیون کہا ہے ابو ہریرہ نے فرمایا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سید کہا ہے ✤

(۸) عن انس بن مالك قال بینا رسول الله صلی الله علیه وسلم راقد فی بیوته علی قفاه اذ جاء الحسن یدرج حتی قعد علی صدر رسول الله صلی الله علیه وسلم فمنعته فقال ویحك یا انس دع ابنی وثمرة فوادی فان من اذا هذا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی الله ثم دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم الماء فصبه علی البول صبا (اخرجه الطبرانی فی الکبیر) انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک دفعہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر مین پیٹھ کے بل سوئے ہوئے تھے ناگہان حضرت حسن علیہ السلام تشریف لائے اور سرکتے ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر بیٹھ گئے مینے انکو روکا پس فرمایا آنحضرت نے افسوس ہو تجھکو اے انس چھوڑ دے میرے بیٹے اور میرے دل کے پھل کو پس جس نے ایذا دی اسکو اس نے ایذا دی مجھے اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالی کو ایذا دی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگا کر انکا بول دھو ڈالا ✤

(۹) عن زید بن الارقم قال قام الحسن بن علی یوما یخطب فقام رجل فقال انی اشهد لقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر فجاء الحسن یمشی حتی اخذه رسول الله صلی الله علیه وسلم ورفعه علی عاتقه وقال من احبنی فلیحبه ولیبلغ الشاهد منکم الغائب ولولا کرامة رسول الله صلی الله علیه وسلم ما حدثت به (اخرجه الحاکم) زید بن ارقم سے روایت ہے کہ ایک روز جناب حسن علیہ السلام خطبہ فرمانے لگے اتنے مین ایک شخص نے کھڑے ہو کر فرمایا مین گواہی دیتا ہون کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا کہ جناب تشریف لا رہے ہین جب حضور نے انکو دیکھا انکو پکڑ کر اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور فرمایا کہ جو کوئی مجھ کو دوست رکھتا ہے اسکو چاہیے کہ اسکو دوست رکھے اور تم حاضرین پر لازم

ہے کہ یہ بات ان لوگوں کو پہونچا دیں جو کہ غائب ہیں اگر جناب بدرسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت نہ ہوتی تو میں یہ بات نہ بیان کرتا *

(۱۰) عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حامل الحسن بن علی علی عاتقہ فقال رجل نعم المرکب رکبت یا غلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونعم الراکب هو (اخرجہ البخاری والمسلم والترمذی والحاکم) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حسن بن علی کو اپنے دوش اقدس پر اٹھائے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نے کہا ای صاحبزادے یہ اچھا مرکب ہے جس پر کہ تم سوار ہو۔ حضور نے فرمایا کہ یہ سوار بھی تو عمدہ ہے *

(۱۱) عن عبد اللہ بن شداد بن الهاد عن ابیہ قال خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوۃ العشاء وهو حامل حسنا فتقدم النبی صلے اللہ علیہ وسلم فوضعہ ثم کبر للصلوۃ فصلی فسجد بین ظهرانی فی الصلوۃ سجدۃ اطالها قال ابی انی رفعت راسی فاذا صبی علی ظهر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وهو ساجد فرجعت الی سجودی فلما قضی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الصلوۃ قال الناس یا رسول اللہ انک سجدت بین ظهرانی صلوتک سجدۃ اطلتها حتی ظننا انہ قد حدث امرا وانہ یوحی الیک قال کل ذلک لم یکن ولکن ابنی هذا ارتحلنی فکرهت ان اعجلہ حتی یقضی حاجتہ (اخرجہ احمد والبغوی والنسائی والطبرانی والحاکم والبیہقی) عبد اللہ ابن شداد بن الهاد اپنے والد سے ناقل ہیں کہ ایک دفعہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز کے لیے برآمد ہوئے اور جناب حسن علیہ السلام کو اٹھائے ہوئے تھے انکو زمین پر بٹھا کر حضور نے تکبیر کہی اور نماز شروع کی جب نماز میں سجدہ کو گئے تو اسکو طول دیا میرا باپ کہتا ہے کہ میں نے سر اٹھایا کہ دیکھتا ہوں کہ جناب حسن حضور کی پشت پر سوار ہیں اور حضور سجدہ میں ہیں پس میں نے بھی سجدہ کیطرف رجوع کیا۔ جب حضور نماز ادا کر چکے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آج آپ نے نماز کے درمیان جو سجدہ کو بہاں تک طول دیا کہ ہمیں گمان ہوا کہ کوئی امر حادث ہوا ہے یا وحی نزول فرمایا ہے آپ نے فرمایا ان میں سے کوئی بات نہیں تھی لیکن یہ میرا بیٹا میری پشت پر سوار ہوگیا تھا مجھے برا معلوم ہوا کہ میں اسے جلدی سے اتاروں جبتک کہ اسکی آرزو پوری نہ ہولے *

(۱۲) عن ابی بکرۃ قال رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی المنبر والحسن بن علی الی جنبہ وهو یقول ان ابنی هذا سید لعل اللہ ان یصلح بہ فئتین عظیمتین (اخرجہ احمد والبخاری وابو داؤد والنسائی والطبرانی) ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب سرور دنیا و دین کو منبر

پر تشریف رکھتے ہوئے دیکھا کہ پہلو مین جناب حسن علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے یہ میرا بیٹا سردار ہے امید ہے کہ پروردگار اسکی وجہ سے دو بڑے گروہون مین صلح کرادیگا

(۱۳) اخرج الدارقطنی ان الحسن بن علی جاء لابی بکر وھو علی منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انزل عن مجلس ابی فقال صدقت واللہ انہ لمجلس ابیک ثم اخذہ واجلسہ فی حجرہ وبکی دارقطنی لکھتے ہین کہ جناب امام حسن علیہ السلام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے وہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے ہوئے تھے جناب حسن نے ان سے کہا میرے باپ کی جگہہ سے نیچے اتر آؤ حضرت ابوبکر نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے واللہ یہ تیرے باپ کی جگہہ ہے پہر ابوبکر نے جناب حسن کو پکڑکر اپنی گود مین بٹھالیا۔ اور رونے لگے۔

(۱۲) عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من سرہ ان ینظر الی سید شباب اھل الجنۃ فلینظر الی الحسن (صواعق محرقہ) جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ جوانان اہل جنت کے سردار کو دیکھنا پسند کرتا ہے وہ حسن کو دیکھ لے۔

(۱۴) عن البراء بن عازب وابن مسعود وابی ھریرۃ قالوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احبنی فلیحبہ یعنی الحسن (اخرجہ الدیلمی) براء بن عازب اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مجھے دوست رکھتا ہو اسکو چاہیے کہ اسے دوست رکھے یعنے حسن بن علی علیہ وعلی ابیہ السلام کو۔

جناب امام حسن علیہ السلام کی کرامات

عن الاعمش قال تغوط رجل علی قبر الحسن فجن فجعل ینبح کما ینبح الکلب ثم مات فسمع یعوی فی قبرہ (اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ) اعمش رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہین کہ ایک خبیث ۔ ۔ ۔ نے جناب امام حسن علیہ السلام کی مزار مطہر پر پاخانہ پہرا پس اسکو جنون ہوگیا۔ اور کتے کیطرح سے بھونکنے لگا۔ اور مرگیا جب وہ دفن ہوا تو اسکی قبر سے بھی کتے کے بھونکنے کی سی آواز نکلتی رہی۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا زہد

ومن زھدہ ما روی انہ خرج للہ تعالی من مالہ ثلاث مرات وشاطرہ مرتین حتی فی نعلہ (مراۃ الجنان امام عبداللہ یافعی) اور جناب حسن علیہ السلام کے زہد کی نسبت روایت ہے کہ تین دفعہ انہون نے

اپنی کل مال کو سا خدا میں لٹا دیا اور دو دفعہ آدھا آدھا مال تقسیم کر دیا یہانتک کہ اپنی جوتی کا ایک پاؤن رکھ لیا اور ایک راہ خدا میں دیدیا۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا جود

وعن جودہ انہ سالہ انسان فاعطاہ خمسین الف درہم وخمسمائۃ دینار وقال ایت بحمال یحمل لک فاتی بحمال فاعطاہ طیلسانہ وقال یکون کراء الحمال من قبلی (مراۃ الجنان للیافعی) اور جناب امام حسن علیہ السلام کی سخاوت کی نسبت روایت ہو کہ ایک شخص نے ان سے کچھ مانگا آپنے اسکو پچاس ہزار پانسو درہم بخشدیا اور کہا حمال کو لے آتا کہ اٹھا کر لیجائے وہ حمال کو لے آیا آپ نے اس حمال کو اپنا چوغہ اتار دیا اور ارشاد کیا کہ مزدور کی مزدوری بھی ہماری طرف سے ہونی چاہیئے ۔

(۲) ان رجلا سالہ وشکا الیہ حالہ فدعا الحسن وکیلہ وجعل یحاسبہ علی نفقاتہ ومقبوضاتہ حتی استقصاہا فقال ہات الفاضل فاحضر خمسین الف درہم ثم قال ما فعلت بالخمسمائۃ دینار التی معک قال عندی قال فاحضرہا فلما احضرہا دفع الدراہم والدنانیر الی الرجل واعتذر (منہ انوار الابصار) ایک شخص نے جناب حسن علیہ السلام سے کچھ مانگا اور اپنے حال زار کی شکایت کی آپنے وکیل کو بلایا اور آپ اس سے اپنی آمدنی اور اخراجات کی جانچ کرنے لگے یہانتک کہ تمام جانچ ہو چکی پس اپنے وکیل سے فرمایا اب جو کچھ کہ اور فاضل ہو اسکو لے آ۔ وہ پچاس ہزار درہم لے آیا پھر آپنے فرمایا کہ تیرے پاس پانسو دینار تھے تو نے کیا کیے ہیں وکیل نے عرض کیا وہ میرے پاس موجود ہیں آپنے فرمایا اسکو حاضر کر جب اس نے حاضر کیے آپنے وہ سب درہم و دینار اس شخص کو دیدیے اور اس سے عذر خواہی کی ۔

(۳) ومن کرمہ ما نقل عنہ انہ سمع رجلا یسال اللہ ربہ ان یرزقہ عشرۃ آلاف درہم فانصرف الحسن الی منزلہ وبعث بہا الیہ (نور الابصار) اور جناب کے کرم کی نسبت نقل ہے کہ آپنے سنا کہ ایک آدمی اللہ جل جلالہ سے دس ہزار درہم مانگ رہا ہے جناب حسن علیہ السلام وہان سے گھر کو لوٹ پڑے اور اسکے پاس دس ہزار درہم بھیجدیے ۔

(۴) قیل للحسن لای شیء نراک لا ترد سائلا وان کنت علی فاقۃ فقال انی للہ سائل وفیہ راغب وانا استحیی ان اکون سائلا وارد سائلا وان اللہ تعالی عودنی عادۃ عودنی ان یفیض نعمہ علی وعودتہ ان افیض نعمہ علی الناس فاخشی ان قطعت العادۃ ان یمنعنی العادۃ وانشد ؎ اذا ما اتانی سائل قلت مرحبا بمن فضلہ فرض علی معجل ومن فضلہ فضل علی کل فاضل وافضل ایام الفتی حین یسئل

(نور الابصار) جناب حسن سے لوگوں نے عرض کیا کہ آپکو ہم دیکھتے ہین کہ باوجودیکہ آپ فاقہ سے بہی ہوتی ہین تو سائل کو رد نہین کرتے آپنے فرمایا مین خدا کی درگاہ کا سائل ہون اور خدا سے مانگنے والا ہون اور مجہے حیا آتی ہے کہ سائل ہوکر سائل کو رد کرون۔ خداوند تعالی نے میرے ساتھہ یہ عادت جاری کی وہ مجہپر اپنی نعمتون کو پہونچاتا ہے اور مینے عادت کی ہے کہ اسکی نعمتون کو اسکی خلقت پر پہنچاؤن پس مین ڈرتا ہون کہ عادت اللہ منقطع نہ ہوجائے اگر مین اپنی عادت کو روکون پہر یہ شعر پڑہا کہ جب میرے پاس سائل آتا ہے تو مین اسکو مرحبا کہتا ہون۔ اسکے فضل ہی سے ہے مجہپر فرض کو جلدی ادا کرنا۔ اور اسی کے فضل سے ہر ایک فاضل پر فضل ہے۔ اور جوان مرد کی عمر کا وہ حصہ نہایت افضل ہے جس مین کہ وہ بخشش کرتا ہے ✤

جناب امام حسن علیہ السلام کی تواضع

ذکر جماعۃ من العلماء فی تصانیفہم انہ مر بصبیان معہم کسر خبز فاستضافوہ فنزل مت علی فرسہ فاکل معہم ثم حملہم الی منزلہ وکساہم وقال لید لہم لانہم لم یجدوا غیر ما اطعموہ ونحن نجد اکثر منہ (مرآۃ الجنان للیافعی) علما کی ایک جماعت نے اپنی تصانیف مین اسکا ذکر کیا ہے کہ جناب امام حسن علیہ السلام ایکدفعہ چند لڑکون کے پاس سے ہوکر گذرے انکے پاس روٹیون کے ٹکڑے تہے لڑکون نے آپ کی ضیافت کی آپ گہوڑے پر سے اترے اور انکو ساتھہ کہانے کو بیٹہے پہر انکو اپنے گہر لے گئے اور انکو نئے کپڑے پہنائے اور انکے لیے بدلا دینے کے واسطے حکم دیا اور فرمایا کیونکہ [illegible] سوا اسکی کہ جو کچہ انہونے ہمکو کہلایا ہے اور کچہ نہین تہا۔ اور ہمارے پاس تو اس سے زیادہ ہے۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا توکل

ماروی انہ بلغہ ان اباذر رضی اللہ عنہ یقول الفقر احب الی من الغنا والسقم احب لی من الصحۃ فقال رحم اللہ اباذر اما انا اقول من اتکل علی حسن اختیار اللہ تعالی لم یتمن غیر ما اختار اللہ لہ (مرآۃ الجنان للیافعی) روایت ہے کہ جناب امام حسن کو خبر لگی کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ تونگری سے میرے نزدیک فقر بہتر ہے اور صحت سے بیماری آپنے فرمایا ابوذر پر خدا رحم کرے مین یہ کہتا ہون کہ جس نے خدا کے حسن اختیار پر توکل کیا کیون خدا کے اختیار کے سوا اور کچہہ اختیار کرے ✤

جناب امام حسن علیہ السلام کا حلم

(۱) عن عمیر بن اسحاق قال کان مروان امیرا علینا فکان یسب علیا کل جمعۃ علی المنبر والحسن یسمع فلا یرد شیئا ثم ارسل الیہ رجلا یقول لہ بعلی وبعلی وبعلی وبک وبک وبک وما وجدت مثلک الا مثل البغلۃ یقال لہا من ابوک فتقول امی الفرس فقال لہ الحسن ارجع الیہ فقل لہ انی واللہ ما امحوعنک شیئا مما قلت ولکن موعدی وموعدک اللہ فان کنت صادقا فاجزاک اللہ بصدقک وان کنت کاذبا فاللہ اشد نقمۃ (اخرجہ بن سعد) عمیر بن اسحاق کہتے ہیں کہ مروان ہم پر حکمران تھا اور وہ ہر جمعہ کو منبر پر چڑھ کر جناب امیر علیہ السلام پر سب کیا کرتا تھا۔ اور جناب حسن علیہ السلام سنا کرتے .... اور جواب نہ دیتے۔ ایک دن اس نے جناب حسن علیہ السلام کے پاس ایک آدمی کو بھیجا۔ اور یہ کہلا بھیجا کہ علی پر اور علی پر اور علی پر اور تجھ پر اور تجھ پر اور تجھ پر اور تمہاری مثال ایک خچر کی ہے کہ جب اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تیرا باپ کون ہے وہ کہتا ہے کہ میری ماں گھوڑی ہے۔ جناب حسن علیہ السلام نے فرمایا۔ تو واپس مروان کے پاس جاکر ہماری طرف سے بیان کر دے کہ خدا کی قسم ہے کہ ہم تجھ سے کسی بات کو نہیں بھولے۔ لیکن ہمارے اور تیرے درمیان پروردگار انصاف کرنے والا ہے اگر تو سچ کہہ رہا ہے تو خداوند تعالیٰ تجھ کو جزا دیگا۔ اور اگر تو جھوٹ بک رہا ہے تو پروردگار کی نقمت بہت سخت ہے۔

(۲) عن زریق بن سوار قال کان بین الحسن وبین مروان کلام فاقبل علیہ مروان فجعل یغلظ وحسن ساکت فامتخط مروان بیمینہ فقال لہ الحسن ویحک ما علمت ان الیمین للوجہ والشمال للفرج اف لک فسکت مروان (اخرجہ بن سعد) زریق بن سوار سے نقل ہے کہ جناب امام حسن علیہ السلام اور مروان کے درمیان گفتگو ہو رہی تھی مروان گالیاں بکنے لگا جناب حسن چپ ہو رہے مروان نے اپنے سیدھے ہاتھ سے ناک سنکی جناب حسن نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر تو نہیں جانتا کہ سیدھا ہاتھ منہ کے لیے ہے اور الٹا فرج کے لیئے افسوس ہے تجھ پر مروان چپ ہو گیا۔

(۳) عمیر بن اسحاق قال ما تکلم عندی احد کان احب الی اذا تکلم ان لا یسکت من الحسن ما سمعت منہ کلمۃ فحش قط الا مرۃ فانہ کان بین الحسن وعمرو بن عثمان خصومۃ فی ارض فعرض الحسن امرا لم یرضہ عمرو فقال الحسن فلیس عندنا الا ما رغم انفہ قال فھذا اشد

کلمۃ فحش ما سمعتہا منہ قط (اخرجہ ابن سعد) عمیر بن اسحاق کہتے ہیں کہ جسقدر میرے پاس گفتگو نہیں کی کہ مجھے بھلی معلوم ہوتی ہو جبکہ جناب امام حسن بات کرنے لگتے تو ہمکا چپ رہنا جناب حسن کے سامنے مجھکو بہلا معلوم ہوتا۔ میں نے کبھی کوئی کلمہ فحش انکی زبان مبارک سے نکلتے ہوئے نہیں سُنا۔ مگر ایک دفعہ کہ جناب حسن اور عمرو بن عثمان میں ایک زمین کی نسبت جھگڑا تھا۔ جناب حسن علیہ السلام نے ایک امر پیش کیا عمرو بن عثمان اسپر راضی نہوا جناب حسن نے فرمایا ہمارے پاس تیری ناک پر مٹی ڈالنے کے سوا اور کوئی امر نہیں۔ عمیر بن اسحاق کہتے ہیں کہ یہ نہایت سخت فحش کا کلمہ تھا جو میں نے کبھی جناب حسن سے نہیں سنا تھا +

جناب امام حسن علیہ السلام کی عبادت

قیل ان الحسن بن علی حج خمس عشرۃ حجۃ ماشیا و کان یقول انی لاستحیی من ربی ان القاہ ولم امش الی بیتہ (اسد الغابہ) کہتے ہیں کہ جناب حسن علیہ السلام نے بہت سے حج پیادہ پا کیے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے حیا آتی ہے کہ میں اپنے رب سے ملوں اور اسکے گھر کی طرف پیادہ پا نجاؤں +

(۲) عن عبد اللہ بن عمیر قال لقد حج الحسن خمسا و عشرین حجۃ ماشیا (اخرجہ الحاکم) عبد اللہ بن عمیر ناقل ہیں کہ جناب حسن علیہ السلام نے پچیس حج پیادہ پا کیے تھے +

جناب امام حسن علیہ السلام کی خلافت کا بیان

وولی الخلافۃ بعد قتل ابیہ لثلاث عشر بقیت من رمضان من سنۃ اربعین و بایعہ اکثر من اربعین الفا کانوا قد بایعوا اباہ وبقی سبعۃ اشہر خلیفۃ بالعراق ثم ترک الخلافۃ (اسد الغابہ) جناب حسن اپنے والد ماجد کی شہادت کے بعد رمضان کے تیرہ دن باقی رہے چالیسویں سنہ میں خلیفہ ہوئے چالیس ہزار آدمی سے زیادہ نے انکی بیعت کی اور ان لوگوں نے انکے والد بزرگوار کی بیعت کی تھی۔ اور عراق میں سات مہینے خلیفہ رہے پھر آپنے خلافت کو ترک کر دیا +

(۲) عن سفینۃ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول الخلافۃ ثلثون عاما ثم یکون بعد ذلک الملک (اخرجہ احمد و اصحاب السنن و صححہ ابن حبان) سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلافت تیس سال ہوگی پھر بادشاہی ہوگی۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اور صاحبان سنن اربعہ نے روایت کیا اور ابن حبان نے اسکی تصحیح کی ہے +

قال العلماء لم یکن فی الثلثین بعدہ صلی اللہ علیہ وسلم الا الخلفاء الاربعۃ وایام الحسن (تاریخ الخلفاء) علماء کہتے ہین کہ تیس برسون مین صرف خلافت خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم کی اور جناب امام حسن کی خلافت کے دن تہے ۰

(۳) عن سعید بن جمھان قال قلت لسفینۃ ان بنی امیۃ یزعمون ان الخلافۃ فیھم فقال کذب بنو الزرقاء بل ھم ملوک من اشد الملوک واول الملوک معاویۃ (تاریخ الخلفاء السیوطی) سعید بن جمہان کہتے ہین کہ مینے سفینہ سے پوچہا بنی امیہ کا زعم ہے کہ خلافت ان مین ہے وہ کہنے لگے یہ نیلگی عورت کی پوت جہوٹ بولتے ہین یہ بادشاہ ہین سخت ترین بادشاہون مین سے اور پہلا بادشاہ معاویہ ہے ۰

(۴) عن یوسف بن سعد قال قام الرجل الی الحسن بن علی بعد ما ترک الخلافۃ فقال سودت وجوہ المسلمین فقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اری بنی امیۃ علی المنبر فساءہ ذلک فنزلت انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وما ادراک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شھر تملکھا بعدی بنو امیۃ (اخرجہ الترمذی والحاکم وابن جریر فقلہ عن اسد الغابہ) یوسف بن سعد سے نقل ہے کہ جب جناب امام حسن علیہ السلام نے خلافت کو ترک کر دیا ایک شخص نے کہڑے ہو کر کہا آپنے مسلمانون کا سونہہ کالا کر دیا ہے۔ آپنے فرمایا بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ خواب مین دیکہا کہ بنی امیہ حضور کے منبر پر چڑہتے اترتے ہین حضور کو برا معلوم ہوا حضور کی تسلی کے لیے یہ سورت نازل ہوئی۔ کہ ہمنے اتاری شب قدر۔ اور یا رسول اللہ تو کیا جانتا ہے کہ لیلۃ القدر کیا ہے لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ یہ وہی ہزار مہینہ ہے کہ میرے بعد بنی امیہ جسکے مالک ہونگے ۰

(۵) وقد اختلف فی وقت وفاتہ قال الواقدی مات سنۃ تسع واربعین (اصابہ فی تمیز الصحابہ) جناب حسن علیہ السلام کی وفات مین اختلاف ہے واقدی کہتے ہین کہ ہجرت کے انچاسوین برس آپنے انتقال فرمایا ہے ۰

(۶) وقال المدائنی مات فی ربیع الاول سنۃ خمسین (استیعاب فی اصابہ) اور مدائنی کہتے ہین کہ پچاسوین برس آپکا انتقال ہوا ہے ۰

(۷) وقال الھیثم بن عدی مات سنۃ اربع واربعین (اصابہ) اور ہیثم بن عدی کہتے ہین کہ چوالیسوین برس آپنے رحلت فرمائی ہے

(۸) وکان سبب موتہ ان زوجتہ جعدۃ بنت الاشعث بن قیس سقتہ السم فکان توضع تحتہ طست

وترفع اخری نحو اربعین یوما فمات منه فلما اشتد مرضه قال لاخیه الحسین یا اخی سقیت السم
ثلاث مرات ولم اسق مثل هذه انی لاضع کبدی قال الحسین من سقاك یا اخی قال ما سوالك
عن هذا ترید ان تقاتلهم اکلهم الی الله عز وجل ولما حضرته الوفاة ارسل الی عائشة رضی
الله تعالی عنها یطلب منها ان یدفن مع النبی صلی الله علیه وسلم فاجابته الی ذلك فقال لاخیه اذا
انا مت فاطلب الی عائشة ان ادفن مع النبی صلی الله علیه وسلم فلعلك کنت طلبت منها فاجابت
الی ذلك فلعلها تستحیی منی فان اذنت فادفنی فی بیتها وما اظن القوم یعنی بنی امیه یمنعونك فان
فعلوا فلا تراجعهم فی ذلك فادفنی فی بقیع الغرقد فلما توفی جاء الحسین الی عائشة فی ذلك فقالت
نعم وکرامة فبلغ ذلك مروان وبنی امیة فقالوا والله لا یدفن هنالك ابدا فبلغ ذلك الحسین ومن معه
فلبس السلاح ولبسه مروان فسمع ابو هریرة فقال والله انه لظلم یمنع الحسن ان یدفن مع والله انه
لابن رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم اتی الی الحسین فکلموه ناشده الله وقال الیس قد قال اخوك
ان خفت فردنی الی مقبرة المسلمین ففعل فحمله الی البقیع ولم یشهده احد من بنی امیه اسد الغابه

جناب امام حسن علیہ السلام کی موت کا سبب یہ ہوا کہ آپ کو آپ کی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس نے
زہر دیا ایک طشت آپکے نیچے رکھدیا جاتا تھا اور وہ خون سے بہر ا ہوا اٹھا لیا جاتا تھا یہی حالت چار روز تک رہی کہ انکا مرض
ترقی کر گیا۔ آپنے بہائی جناب امام حسین علیہ السلام سے فرمایا اے بہائی مجہ کو تین دفعہ زہر دیا گیا
ہے لیکن کبھی ایسا زہر نہیں دیا گیا۔ میرا جگر کٹ کر گر گیا ہے۔ جناب امام حسین نے عرض کیا آپ کو
کس نے زہر دیا ہے۔ آپنے فرمایا تم کیون پوچھتے ہو آپکا ان سے لڑنیکا ارادہ ہے۔ مین ان کو خدا
کے سپرد کرتا ہون۔ جب جناب امام کی وفات کا وقت قریب آیا جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا
کی خدمت مین پیغام بہیجا کہ آپ مجہکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن ہونے کی اجازت دین
جناب ام المومنین نے اسکو منظور کیا جناب امام حسن علیہ السلام اپنے بہائی جناب حسین علیہ السلام سے
فرمانے لگے جب ہمارا انتقال ہوجائے آپ جناب ام المومنین سے میرے دفن کرنے کی نسبت کہلا
بہیجین انہون نے مجہ سے شاید کہ بوجہ حیا اقرار کر لیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مجہکو
جگہ دیجائے گی پس اگر وہ اجازت دیدین مجہکو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن کرنا
لیکن ہمارا خیال ہے کہ بنی امیہ کی قوم آپ کو میرے وہان پر دفن کرنے سے مانع ہونگے پس ان سے
نہ جہگڑنا اور آپ مجہکو بقیع غرقد مین دفن کردین جبکہ جناب امام حسن علیہ السلام کا انتقال ہوگیا
جناب امام حسین علیہ السلام حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاس اسکے لیے تشریف

ہے گئے آپ نے فرمایا بہتر ہے اوسان کا دفن ہونا عین کرامت ہو یہ خبر مروان اور بنی امیہ کو پہونچی ۔ کہنے لگے
ہم اسجگہہ کبھی نہین دفن ہونے دینگے جب جناب امام حسین علیہ السلام نے سنا سلاح جنگ زیب تن فرمائی
اور مروان نے بھی ہتیار باندہ لیے یہ سنکر ابوہریرہ کہنے لگے خدا کی قسم ہے بڑا ظلم ہے کہ جناب امام
حسن علیہ السلام کو انکے والد ماجد علیہ التحیۃ والثنا کے پاس دفن کرنے سے منع کیا جائے ۔ واللہ وہ آن
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہین ۔ پہر جناب امام حسین علیہ السلام کے پاس حاضر ہوکر عرض کیا
کہ مین آپ کو خدا کی قسم دیتا ہون کہ آپ جنگ نہ کرین آیا آپ نے آپکے برادر بزرگوار نے نہین کہا تہا
کہ اگر آپ کو کسی قسم کا خوف ہو تو مجھکو مسلمانون کے مقبرہ مین دفن کرین پس جناب امام حسین حضرت
حسن علیہ السلام کے جنازہ کو جنت البقیع مین لیگئے اور بنی امیہ مین سے کوئی شخص آپکے جنازہ پر نہ حاضر ہوا

(۹) وسمته امرأته جعدة بنت الاشعث بن قیس الکندی وقالت طائفة کان ذلک منها بتدسیس معاویة (استیعاب) اور آپ کو آپکی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس الکندی نے زہر دیا ۔ اور ایک گروہ کا قول ہے کہ یہ زہر دینا امیر معاویہ کی سازش سے تہا ۔

(۱۰) وذکر ان امرأته جعدة سقته السم وقد کان معاویة دس الیها ان احتلت فی قتل الحسن وجهت الیک بمائة الف درهم وزوجتک یزید فکان ذلک الذی بعثها علی سمه فلما مات وفی لها المعاویة بالمال وارسل الیها انا نحب حیاة یزید ولولا ذلک لوفینا لک بتزوجه (مروج الذهب المسعودی) ذکر کرتے ہین آپ کی بیوی جعدہ نے آپ کو زہر دیا اس مین معاویہ کی سازش تہی کہ اگر تو نے کسی حیلہ سے جناب امام حسن کو قتل کیا تو مین تجہ کو ایک لاکہہ درہم بہیجونگا اور یزید لعین سے تیرا نکاح کردونگا ۔ پس اس فریب ہی اسکو جناب امام حسن کی زہر دینے پر برانگیختہ کیا تہا جب جناب امام رحلت فرماگئے امیر معاویہ نے حسب وعدہ مال اسکے پاس بہیجدیا اور کہلا بہیجا کہ مین یزید کی زندگی کا خواہان ہون اگر اسبات کا خوف نہ ہوتا تو مین تیرا نکاح اس سے کردیتا ۔

(۱۱) عن الفضل بن عباس قال وفد عبد الله بن عباس علی معاویة قال فوالله انی لفی المسجد اذ کبر معاویة فی الخضراء فکبر اهل الخضراء ثم کبر اهل المسجد بتکبیر اهل الخضراء فخرجت فاختة بنت قرظة بن عمرو بن نوفل بن عبد مناف من خوخة لها فقالت سرک الله یا امیر المؤمنین ماهذا الذی بلغک فسررت به قال موت الحسن بن علی فقالت انا لله وانا الیه راجعون ثم بکت وقالت مات سید المسلمین وابن بنت رسول رب العالمین ۔ فقال معاویة نعما والله

فغلت انہ کان کذلک اھلا ان یبکی علیہ ثم بلغ الخبر ابن عباس فراح فدخل علی معاویۃ قال علمت ابن عباس ان الحسن توفی قال الذلک کبرت قال نعم قال واللہ ما موتہ بالذے یؤخر اجلک ولئن اصبنا بہ فقد اصبت بسید المرسلین وامام المتقین ورسول رب العلمین فجبر اللہ تلک المصیبۃ ورفع تلک العبرۃ فقال ویحک یا ابن عباس ما کلمتک الا وجدتک معدا اخرجہ محمد ابن جریر الطبری فی تاریخہ) فضل بن عباس کہتے ہین کہ عبداللہ بن عباس بطریق سفارت معاویہؓ کے پاس گئے ہوئے تھے وہ ناقل ہین کہ مین مسجد مین تھا ناگہان معاویہؓ نے تکبیر بلند کی اور قصر خضرا کے آدمی بھی تکبیر کہنے لگے اور انکی آواز سُنکر مسجد کے لوگ بھی تکبیر پڑہنے لگے یہ سنکر فاختہ بنت قرظا اپنی کھڑکی سے باہر نکلین اور کہا اے امیر خدا آپکو خوش رکھے کون سی ایسی خبر آپکو ملی ہے کہ جسکی وجہ سے آپ خوش ہوئے ہین معاویہ نے کہا جناب حسن علیہ السلام کے مرنیکی خبر سے خوش ہوا ہون۔ فاختہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہکر رونے لگین اور کہنے لگین افسوس ہے کہ مسلمانون کا سردار اور رسول رب العالمین کی بیٹی کا بیٹا مرگیا ہے۔ معاویہ نے کہا ہان قسم ہے خدا کی وہ ایسا ہی اہل تھا جو کچھ کہ مینے کہا ہے۔ وہ ہرگز اس کا اہل نہین تھا کہ کوئی اسپر روئے۔ یہ خبر ابن عباس تک پہونچی، وہ آرام کرکے معاویہ کے پاس گئے معاویہ نے کہا اے ابن عباس مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ حسن بن علی کا انتقال ہوگیا ہے۔ عبداللہ بن عباسؓ کہنے لگے اہا تمنے اسی لیے تکبیر پڑہی تھی معاویہؓ نے کہا ہان ابن عباس نے کہا واللہ اگر وہ مرگئے ہون تو تو بھی باقی نہین رہیگا۔ اور اگر ہم مرجائینگے تو سید المرسلین اور امام المتقین اور رسول رب العالمین کے پاس پہونچ جائینگے پس خداوند تعالی ہمارے زخم کی مرہم پٹی کریگا اور ہماری آنسو پونچھے جائینگی معاویہ کہنے لگے مجکو بڑا افسوس ہے اے ابن عباس مینے کبھی تجھ سے گفتگو نہین کی کہ تمکو طیار نہ پایا ہو۔

مناقب جناب امام حسین علیہ السلام

(۱) قال اللیث ابن سعد ولدت فاطمۃ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الحسین بن علی فی لیال خلون سنۃ اربع (اخرجہ الدولابی) لیث بن سعد کہتے ہین کہ جناب حسین علیہ السلام ہجری کے چوتھے برس کچھ روز گذرے ہوئے پیدا ہوئے۔

(۲) قال الزبیر بن بکار ولد الحسین بخمس خلون من شعبان سنۃ اربع (اسد الغابہ) زبیر بن بکار کہتے ہین کہ امام حسین علیہ السلام شعبان کی پانچوین تاریخ ہجرت کے چوتھے برس تولد ہوئے ہین۔

(۳) قال جعفر بن محمد لم یکن بین الحمل بالحسین بعد ولادۃ حسن الاطہر واحد (رسائل الغا) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام بن محمد باقر سے منقول ہے کہ حسین علیہ السلام کی حمل اور ولادت حسن علیہ السلام میں فاصلہ ایک طہر کا تھا +

(۴) وقال القتادۃ ولد الحسین بعد الحسن بسنۃ وعشرۃ اشہر فولد ستین وخمسۃ اشہر ونصف شہر من الہجرۃ (راس الغا) اور قتادہ کہتے ہیں کہ جناب امام حسین علیہ السلام جناب امام حسن علیہ السلام کی ولادت کے ایک برس اور دس مہینے بعد تولد ہوئے یعنی جناب امام حسین علیہ السلام ہجرت سے ساڑھے پانچ مہینے کے بعد پیدا ہوئے

(۵) قال الواقدی علقت فاطمۃ بالحسین بعد ولادت الحسن بخمسین لیلۃ (اصابہ) وھذا ارجح المرویات (نزل الابرار) واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جناب حسین علیہ السلام کا علوق حضرت حسن علیہ السلام کے پچاسویں شب کے بعد ہوا ہے۔ علامہ ابن حجر نے اسکو اصابہ فی تمیز الصحابہ میں بیان کیا ہے اور نزل الابرار میں علامہ بدخشی لکھتے ہیں کہ سب روایتوں میں یہ روایت راجح ہے +

(۶) قال بعض الرواۃ انہ ولد لستۃ اشہر (نزل الابرار) بعض راویوں کا یہ قول ہے کہ جناب حسین علیہ السلام چھ ماہ کے پیدا ہوئے ہیں +

(۷) فلما ولد اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اذنہ الیمنی واقام فی اذنہ الیسری وختنہ یوم السابع من ولادتہ وعق عنہ کبشا او کبشین وقال لفاطمۃ زنی شعرہ وتصدقی بوزنہ فضۃ واعطی القابلۃ رجل العقیقۃ (نزل الابرار) جب جناب امام حسین علیہ السلام تولد ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے سیدھے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی اور ساتویں روز ختنہ کیا اور ایک سینڈھا عقیقہ کیا یا دو سینڈھے ذبح کیے جناب فاطمہ سے فرمایا اسکے بالوں کو وزن کرکے اسکے برابر چاندی خیرات کرو اور دائی کو عقیقہ کے پائے دو +

(۸) عن محمد بن المنکدر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ختن الحسین لسبعۃ ایام (اخرجہ الدولابی) محمد بن المنکدر کہتے ہیں کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امام حسین علیہ السلام کا ساتویں روز ختنہ کیا ہے +

(۹) وسماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسینا وکان یکنی ابا عبد اللہ ویلقب السید والطیب الزکی والسبط والرشید والوفی والمبارک والتابع لمرضاۃ اللہ والدلیل علی ذات اللہ والشہید الاکبر (نزل الابرار) اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا نام حسین اور کنیت

ابا عبداللہ۔ اور لقب سید اور طیب اور زکی اور سبط اور رشید اور وفی اور مبارک اور تابع لمرضاۃ اللہ
اور دلیل علی ذات اللہ اور شہید اکبر کہا ٭

(۱۰) عن علی قال الحسن اشبہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین الصدر الی الراس و
الحسین اشبہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان اسفل من ذلک اخرجہ الترمذی۔ جناب
امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ سر سے سینہ تک حسن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شبیہ تھے اور حسین صدر
سے پاؤن تک حضور کے مشابہ تھے ٭

(۱۱) عن انس بن مالک قال اتی ابن زیاد برأس الحسین فجعل فی طست ینکت علیہ وقال فی
حسنہ شیئا قال انس کان اشبہھم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ)
انس بن مالک کہتے ہین کہ ابن زیاد کے پاس جناب حسین علیہ السلام کا سر اقدس ایک طشت مین لایا
وہ چھڑی مار کر آپ کے حسن و جمال مین کچھ کہنے لگا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سب لوگون سے
زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شبیہ تھے ٭

(۱۲) عن یعلی بن مرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حسین منی وانا من حسین احب اللہ
من احب الحسین حسین سبط من الاسباط (اخرجہ الدیلمی وابن سعد وابن ابی شیبۃ و
احمد والبخاری وابن ماجۃ والترمذی والحاکم وابو نعیم وابن اثیر فی اسد الغابہ) یعلی
بن مرہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسین مجھ سے ہے اور مین حسین سے
ہون خدا اسکو دوست رکھتا ہے جو حسین کو دوست رکھے حسین سبط ہی اسباط سے

(۱۳) عن العیزار بن حریث بینما عبد اللہ بن عمر جالس فی ظل الکعبۃ اذ رای الحسین مقبلا
فقال ھذا احب اھل الارض الی اھل السماء الیوم (اصابہ فی تمیز الصحابہ) عیزار بن حریث سے
روایت ہے کہ ایک روز عبد اللہ بن عمر کعبۃ اللہ کے سایہ مین بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگہان جناب امام حسین
علیہ السلام کو تشریف لاتے ہوئے دیکھا اور کہا کہ آجکے دن یہ شخص اہل آسمان کے نزدیک تمام اہل زمین سے
زیادہ محبوب ہے ٭

(۱۴) قال الزبیر بن بکار حدثنی مصعب قال حج الحسین خمس وعشرین حجۃ ماشیا (اسد الغابہ)
عن مصعب بن عبد اللہ قال حج الحسین خمسا وعشرین حجۃ ماشیا (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر)
زبیر بن بکار کہتے ہین کہ مجھ سے مصعب ذکر کرتے ہین کہ جناب حسین علیہ السلام نے پچیس حج پاپیادہ کیئے ہین

(۱۵) عن ابی ھریرۃ قال ابصرت عینای وسمعت اذنای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو اخذ

بکفی حسین وقدما ہ علی قدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول حزقہ حزقہ ترق عین[1]
بقہ قال فرقی الغلام حتی وضع قدمہ علی صدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال لہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افتح فاک ثم قبلہ ثم قال اللھم انی احبہ فاحبہ (اخرجہ ابو عمر
والطبرانی فی الکبیر) ابو ہریرہ کہتے ہین کہ مینے اپنی دونو آنکھون سے دیکھا اور دونون کانون سے سنا
ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھ جناب حسین علیہ السلام کے پکڑے ہوئے تھے
اور جناب حسین کے دونو قدم حضور کے سینہ مبارک پر تھے اور آپ فرما رہے تھے ای ننھے بچے جہانکھ چھپے نیچے اوپر کو اچھل۔ پس لڑکے
نے یعنے امام حسینؑ نے چھلانگ ماری اور دونون قدم حضور کے سینہ مطہر پر رکھے پہر آپنے فرمایا اپنے منہ
کو کھول پہر آپنے انکے منہ کو چوما۔ اور فرمایا اے پروردگار مین اسکو محبوب رکہتا ہون تو بہی اُس کو
محبوب رکہہ +

(١٦) عن عبید بن حنین قال حدثنی الحسین قال اتیت عمر و ھو یخطب علی المنبر فصعدت
الیہ فقلت انزل عن منبر ابی و اذھب الی منبر ابیک فقال عمر لم یکن لابی منبر و اخذنی فاجلسنے
معہ اقلب حصی بیدی فلما نزل انطلق بی الی منزلہ فقال لی من علمک فقلت واللہ ما
علمنی احد قال فاتیتہ وھو خال بمعاویۃ وابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فی الباب
فرجع ابن عمر فرجعت معہ فلقینی بعد ذلک فقال لم ارک قلت یا امیر المؤمنین انی جئت وانت
خال بمعاویۃ مع ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فقال انت احق من ابن عمر
(رضی اللہ عنہ) سندا صحیح عند الخطیب (اصابہ) عبید بن حنین کہتے ہین کہ جناب حسین علیہ
السلام مجھ سے بیان فرماتے تھے کہ ایک دفعہ مین حضرت عمر کے پاس گیا وہ منبر پر خطبہ پڑھ رہے
تھے مینے اوپر چڑھ کر کہا میرے باپ کے منبر پر سے اترجا اور جا اپنے باپ کے منبر پر بیٹھ عمر رضی
اللہ عنہ نے کہا میرے باپ کا منبر نہین تھا۔ یہ کہکر مجھ کو پکڑ کے اپنے پاس منبر پر بٹھا لیا۔ مین اسپر
بیٹھا رہا اور کنکریون کو ادہر ادہر لوٹ پوٹ کرتا رہا جب وہ منبر سے اترے مجھ کو اپنے ساتھ اپنے
گہر مین لیگئے اور مجھ سے پوچھا کہ یہ بات تمکو کس نے سکھائی ہے۔ مین نے کہا واللہ مجھ سے کہائی
کسی نے نہین سکھائی جناب امام فرماتے ہین کہ پہر مین انکے پاس گیا وہ معاویہؓ کے ساتھ
خلوت کر رہے تھے اور ابن عمر دروازہ پر تھے پس ابن عمر لوٹ پڑے اور مین بھی انکے ساتھ لوٹ
آیا۔ پہر اسکے بعد عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہنے لگے مینے آپ کو نہین دیکھا مینے کہا یا
امیر المومنین مین تمہارے پاس آیا تھا تم معاویہ کے ساتھ خلوت مین تھے۔ پس ابن عمر کے

[1] عرب کی عورتین بچون کو کہلاتے ہوئے اکثر یہ لوری دیتی ہین +

ساتھ لوٹ گیا۔ وہ کہنے لگے تم ابن عمر سے زیادہ تر حقدار تھے +

(۱۷) عن البراء بن عازب قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حامل الحسین علی عاتقہ وھو یقول اللھم انی احبہ فاحبہ (نزل الابرار) براء بن عازب کہتے ہین کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسین علیہ السلام کو کندھے پر اٹھائے ہوئے ہین اور فرما رہے ہین کہ یا الٰہا مین اس سے محبت رکھتا ہون تو بھی اس سے محبت کر +

(۱۸) عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سرہ ان ینظر الی سید شباب اھل الجنۃ فلینظر الی الحسین بن علی (اخرجہ ابن حبان۔ وابو یعلی وابن عساکر) جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص اہل جنت کے سردار کو دیکھنے کی آرزو رکھتا ہو وہ حسین ابن علی کو دیکھ لے +

(۱۹) عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس فی المسجد فجاء الحسین یمشی حتی سقط فی حجرہ فجعل اصابعہ فی لحیتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمہ ای الحسین فادخل فاہ فی فیہ ثم قال اللھم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ (اخرجہ خیثمہ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تشریف رکھتے تھے جناب حسین علیہ السلام تشریف لائے اور آپ کی آغوش مبارک مین لیٹ گئے اور اپنی انگلیان حضور کی ریش مبارک مین ڈالنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے انکے مونھہ کو کھولا اور اپنا منہ انکے مونھہ مین ڈالا پھر فرمایا اے پروردگار مین اسکو محبوب رکھتا ہون تو بھی اسے محبوب رکھ +

(۲۰) عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمتص لعاب الحسین کما یمتص الرجل التمرۃ (اخرجہ ابن الضحاک) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جناب حسین علیہ السلام کی لعاب دہن اسطرح سے چوستے تھے جسطرح سے کہ آدمی کھجور کو چوستا ہے +

(۲۱) عن یزید بن زیاد خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیت ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فمر علی باب فاطمۃ فسمع حسینا یبکی فقال الم تعلمی ان بکاءہ یؤذینی (نزل الابرار) یزید بن زیاد کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے گھر سے نکلکر جناب سیدہ علیہا السلام کی دروازہ پر سے گذرے اور جناب حسین علیہ السلام کو روتے ہوئے سُنا اور فرمایا یا فاطمہ تم نہین جانتین کہ اسکے رونے سے میرا دل دکھتا ہے +

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جناب امام حسینؑ کی شہادت سے خبر دینا

عن ابی ابی امامۃ الباھلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبکوا ھذا الصبی یعنی حسینا قال وکان یوم ام سلمۃ فنزل جبرئیل فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۰۰۰۰ وقال لام سلمۃ لا تدعی احدا یدخل علی فجاء الحسین فلما نظر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی البیت اراد ان یدخل فاخذتہ ام سلمۃ واحتضنتہ وجعلت تناغیہ وتسکتہ فلما اشتد البکاء خلت عنہ فدخل حتی جلس فی حجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال جبرئیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امتک ستقتل ابنک ھذا فتناول جبرئیل تربتہ فقال بمکان کذا وکذا فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد احتضن حسینا کاسف البال مغموما فظننت ام سلمۃ انہ غضب من دخول الصبی فقالت یا نبی اللہ جعلت لک الفداء انک قلت لنا لا تبکوا ھذا الصبی وامرتنی ان لا ادع احدا یدخل علیک فجاء فخلیت عنہ فلم یرد علیھا جوابا فخرج الی الصحابۃ وھم جلوس فقال لھم ان امتی یقتلون ھذا وفی القوم ابو بکر وعمر وقال صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ تربتہ واراھم ایاھا (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسند ابی امامۃ الباھلی) ابی امامہ باہلی سے مروی ہے کہ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ اس لڑکے یعنی امام حسین علیہ السلام کو تم مت رولایا کرو۔ اس روز جناب ام سلمہ رض کے گھر کی باری تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل نازل ہوئے حضرت گھر کی کوٹھری میں تشریف لیگئے۔ اور ام سلمہ سے فرمایا میرے پاس کسی کو مت آنے دینا ناگہاں جناب حسین علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت کو دیکھکر کوٹھری میں گھسنے لگے جناب ام سلمہ نے انکو پکڑ کر گلے سے لگا لیا۔ اور انکو اندر جانے سے روک رکھا اور انکو رونے سے چپ کرانے لگیں جب وہ سخت رونے لگے جناب ام سلمہ نے انکو چھوڑ دیا۔ اور وہ حضرت کے پاس جاکر گود میں بیٹھ گئے۔ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا آپ کی امت انکو عنقریب قتل کریگی اور ہاتھ بڑھا کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھوڑی سی مٹی دی اور کہا وہ ایسے مکان میں شہید کیے جائینگے پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب حسین کو گود میں لیے ہوئے نہایت غمگین برآمد ہوئے جناب ام سلمہ نے خیال کیا کہ شاید حضرت جناب حسین کے اندر جانیسے ناراض ہوئے ہیں وہ عرض کرنے لگیں یا نبی اللہ میں آپکے قربان ہوجاؤں حضور نے ہمیں فرمایا تھا کہ اس لڑکے کو مت رلایا کرو اور یہ بھی حکم دیا تھا کہ کسی کو میرے پاس گھر میں مت داخل ہونے دینا جب جناب امام حسین تشریف لائے تو میں نے انکو روک رکھا تھا حضرت نے جناب ام سلمہ کو کچھ جواب ندیا اور صحابہ کے پاس تشریف لائے سب صحابہ بیٹھے ہوئے تھے حضرت نے انسے فرمایا تحقیق میری امت اسکو شہید کریگی صحابہ میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے حضرت نے انکو دکھا کر فرمایا کہ جناب یہ شہید کیے جائینگے وہاں کی یہ مٹی ہے۔

(۲) عن انس بن الحارث قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ابنی ھذا یقتل بارض

العراق یقال لها کربلا فمن شهد ذالک منکم فلینصرہ فخرج انس بن الحارث الی کربلا فقتل بھا مع الحسین (اخرجہ بن السکن والبغوی وابن مندہ وابو نعیم وابن عساکر) انس بن الحارث کہتے ہین کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ یہ میرا بیٹا یعنے امام حسین عراق کی زمین مارا جائیگا جسکو کربلا کہتے ہین پس جو شخص کہ تم مین سے وہان موجود ہو اسکو چاہیے کہ انکی مدد کرے۔ پس انس بن حارث امام حسن کے رکاب سعادت مین نکلے اور وہان شہید ہوگئے۔

(۳) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اخبرنی جبریل ان ابنی الحسین یقتل بارض الطف وجاءنی بھذہ التربۃ واخبرنی ان فیھا مضجعہ (اخرجہ بن سعد والطبرانی) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے مجھکو خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین طف کی زمین مین مارا جائے گا۔ اور یہ مٹی مجھکو لاکر دکھائی گئی ہے۔ کہ اس مین انکی قبر ہوگی +

(۴) عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن ان الحسین دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ جبریل فی مشربہ عائشۃ رضی اللہ عنہا فقال لہ جبریل ستقتلہ امتک وان شئت اخبرتک بالارض التی یقتل فیھا واشار جبریل بیدہ الی الطف بالعراق فاخذ تربۃ حمراء فاراہ ایاھا (اخرجہ البیہقی) ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہو کہ ایک دفعہ جناب امام حسین علیہ السلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین تشریف لائے اور اسوقت حضور کے پاس جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین جبریل تشریف رکھتے تھے حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور سے عرض کیا کہ انکو آپ کی امت مارڈالے گی اور اگر آپ چاہین تو مین اس زمین سے خبر دے سکتا ہون جس مین کہ وہ شہید ہونگے اور جبریل نے اپنے ہاتھ سے طف عراق کی طرف اشارہ کیا اور سرخ مٹی وہان کی ایکو دکھائی +

(۵) عن ام الفضل بنت الحارث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبرائیل فاخبرنی ان امتی ستقتل ابنی ھذا یعنی الحسین واتانی من تربۃ حمراء (اخرجہ ابو داؤد والحاکم) ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھکو جبریل علیہ السلام نے خبر دی کہ میری امت اس میرے بیٹے یعنے حسین کو عنقریب قتل کریگی۔ اور مجھے سرخ مٹی وہان کی لادی ہے

(۶) عن ام الفضل بنت الحارث قالت دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما بالحسین فوضعتہ فی حجرہ ثم حانت منی التفاتہ فاذا عینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھریقان فقال اتانی جبرائیل فاخبرنی ان امتی تقتل ابنی ھذا فاتانی بتربۃ من تربۃ حمراء (اخرجہ الحاکم والبیہقی) ام الفضل بنت حارث

سکتے ہین کہ مین جناب حسین علیہ السلام کو لیے ہوئے ایک دن آنحضرت ؐ کے حضور مین گئے اور مینے انکو حضور کے گود مین رکھدیا پھر مجھے ایک کام پیش آگیا جب اس سے فارغ ہوئے تو کیا دیکھتی ہون کہ حضور کی چشم مبارک اشکبار ہین پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے ہین اور خبر دی ہے کہ میرے اس بیٹے کو میری امت قتل کرے گی اور مجھ کو وہان کی سرخ مٹی لاکر دکھائی ہے +

(۶) عن ام سلمة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی الیوم ملك ولم یدخل علی قبلها فقال لی ان ابنك هذا حسینا مقتول وان شئت اریتك من تربة الارض التی یقتل فیها فاخرج تربة حمراء (اخرجه احمد) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ آج میرے پاس ایک فرشتہ آیا ہے جو آگے اس سے کبھی نہین آیا تھا کہنے لگا بتحقیق یہ آپکا بیٹا حسین شہید ہونے والا ہے اگر آپ چاہین تو جس زمین مین وہ قتل ہونگے اسکی مٹی حضور کو دکھاؤن پھر سرخ مٹی مجھے نکالکر دی +

(۷) عن ام سلمة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اضطجع ذات یوم فاستیقظ وهو خاثر وفی یدہ تربة حمراء یقلبها فقلت ما هذه التربة یا رسول اللہ قال اخبرنی جبریل ان هذا یعنی الحسین یقتل بارض العراق وهذه تربتها (اخرجه اسحاق بن راهویه والبیهقی وابو نعیم) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم خواب استراحت فرما کر اٹھے انکے دست مبارک مین سرخ مٹی تھی جسکو لوٹ پوٹ کر رہے تھے مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہ مٹی کیسی ہے آپنے ارشاد کیا کہ جبریل نے مجھکو خبر دی ہے کہ حسین عراق کی زمین مین شہید ہونگے اور یہ وہان کی مٹی ہے +

(۸) عن ام سلمة قالت کان الحسن والحسین یلعبان فی بیتی فنزل جبریل فقال یا محمد ان امتك تقتل ابنك هذا من بعدك واومی الی الحسین واتاہ بتربة فشمها ثم قال ریح کرب وبلاء وقال یا ام سلمة اذا تحولت هذه التربة دما فاعلمی ان ابنی قد قتل فجعلتها فی قارورة (اخرجه ابو نعیم) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب حسنین علیہما السلام میرے گھر مین کھیل رہے تھے پس جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم بتحقیق آپکی امت اس آپکے بیٹے کو آپکے بعد قتل کرے گی اور حضور کو اس جگہ کی مٹی لاکر دکھائی آپنے اسکو سونگھکر فرمایا اس سے تکلیف اور رنج کی بو آتی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا یا ام سلمہ جب تم اس مٹی کو لوٹو اور خون ہو گئی پاؤ پس سمجھ لو کہ یہ میرا بیٹا شہید ہو گیا ہے مین نے وہ مٹی ایک شیشہ مین ڈالدی +

(۹) عن معاذ بن جبل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعو الی الحسین واتیت بتربته واخبرت

بقاتله (اخرجه الدیلمی) معاذ بن جبل کہتے ہین کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے حسین کی شہادت سے خبردار کیا گیا ہے اور مجھہ کو اسکی مٹی دکہائی گئی ہے اور اسکے قاتل کی خبر دی گئی ہے ❖

(۱۰) عن ابن عباس قال ما کنا نشك واهل البیت متوافرون ان الحسین یقتل بارض الطف (اخرجه الحاکم) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم اور بہت سے اہل بیت ہرگز اسمین شک نہین کرتے تہے کہ حسین علیہ السلام زمین طف مین شہید کیے جائینگے ❖

(۱۱) عن ابن عباس قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم نصف النهار اشعث واغبر بیده قارورة فیها دم ملتقط فسأله فقال دم الحسین واصحابه لم ازل اتتبعه منذ الیوم فنظروا فوجدوا قد قتل ذلك الیوم (اخرجه احمد والترمذی والبیهقی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گہر سے باہر تشریف لائے ژولیدہ مو غبار آلودہ انکے ہاتھ مین ایک شیشی تہی اس مین مٹی سے ملا ہوا خون تہا حضور سے استفسار کیا گیا آپنے فرمایا حسین اور اسکے دوستون کا خون ہے۔ ابن عباس کہتے ہین کہ مین ہمیشہ اسکو دیکہا کرتا تہا ایک دن اسکو دیکہا کہ بالکل خون ہوگیا ہے پس معلوم ہوا کہ جناب امام حسین علیہ السلام شہید ہوگئے ہین ❖

(۱۲) عن انس قال ان النبی صلی الله علیه وسلم قال استاذن ملك المطر ربه ان یزور النبی صلی الله علیه وسلم فاذن به وکان فی یوم ام سلمة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ام سلمة احفظی علینا الباب لا یدخل احد فبینا هی علی الباب اذ دخل الحسین فاقتحم فوثب علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فجعل رسول الله صلی الله علیه وسلم یلثمه ویقبله فقال الملك اتحبه قال نعم قال ان ستقتله امتك وان شئت اریك المكان الذی یقتل به فاراه فجاء بسهلة او تراب احمر فاخذته ام سلمة فجعلته فی ثوبها (اخرجه البغوی فی معجمه وابو حاتم فی صحیحه وابو نعیم فی الحلیة واحمد والملا فی سیرته وروی احمد نحوه وفی روایة الملا قالت ام سلمة فمرنا ولنی کفا من تراب احمر وقال ان هذا من تربة الارض التی یقتل بها فمتی صار دما فاعلمی انه قد قتل قالت ام سلمة فوضعته فی قارورة عندی وکنت احول ان یوما یحول فیه دما) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینہ کے فرشتے نے پروردگار عالم سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے اذن مانگا خداوند تعالے نے اسکو اذن دیا اسدن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گہر تشریف رکہتے تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلمہ دروازہ بند کردے تا کہ ہمارے پاس کوئی نہ آئے اتنے مین جناب حسین تشریف لائے اور دروازہ کو دہکیل کر آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم پر کود پڑے حضور انکو چومتے لگے فرشتے نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ان سے محبت رکھتے ہین آپنے فرمایا ہان۔ اس نے عرض کیا کہ آپ کی امت انکو قتل کریگی اگر آپ چاہین تو مین آپ کو وہ مکان دکہاؤن جہان یہ وہ شہید ہونگے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ جگہہ دکہائی۔ اور حضور کو نرم مٹی یا خاک وہان کی لاکر دی پس اس مٹی کو جناب ام سلمہ نے اپنے کپڑون مین رکہہ لیا البغوی نے معجم مین اور ابو حاتم نے اپنی جامع صحیح مین اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا مین اس حدیث کو روایت کیا ہے اور امام احمد نے بہی اسیطرح سے روایت کی ہے۔ اور ملا نے اپنی سیرت مین اس حدیث کو کسیقدر زیادتی سے روایت کیا ہے کہ جناب ام سلمہ روایت کرتی ہین کہ پہر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی بہر سرخ مٹی مجھکو دی اور کہا یہ مٹی اس زمین کی ہے کہ جہان وہ شہید ہونگے پس جب کہ یہ خون بنجائے تمنے جان لینا کہ وہ قتل ہو گئے ہین جناب ام سلمہ کہتی ہین کہ مینے اسکو ایک شیشی مین رکہہ لیا۔ اور مین اسکو لوٹ پوٹ کرتی رہی ایک دن جو مینے اسکو لوٹا تو وہ خون ہوگئی تہی ✤

(۳۱) عن الشعبی قال مر علی بکربلا عند مسیرہ الی صفین وحاذی نینوی قریۃ علی الفرات فوقف وسال عن اسم ہذہ الارض فقیل له کربلا فبکی حتی بل الارض من دموعہ ثم قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یبکی فقلت ما یبکیک قال کان عندی جبریل انفا واخبرنی ان ولدی الحسین یقتل بشاطی الفرات بموضع یقال له کربلا ثم قبض جبریل قبضۃ من تراب شممنی ایاہا (اخرجہ احمد) شعبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ صفین کیطرف جاتے ہوئے جناب امیر علیہ السلام قریہ نینوی کے مقابل فرات کیکنارے گذرے بعد ایستادہ ہوکر پوچہا کہ اس زمین کا نام کیا ہے لوگون نے کہا کربلا آپ رونے لگے یہانتک کہ آپکے اشکون سے زمین تر ہوگئی۔ پہر فرمایا کہ مین ایک دن جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا حضور رو رہے تھے مینے عرض کیا جناب کیون گریہ کر رہے ہین حضرت نے فرمایا ابہی ابہی جبریل میرے پاس آئے تہے مجھکو کہنے لگے کہ میرا بیٹا حسین فرات کے کنارہ پر شہید کیا جائیگا جس مقام کا نام کربلا ہے پہر جبریل نے وہان کی مٹی کی مٹھی بہر کر مجھے سنگہائی ✤

(۴۱) عن اصبغ بن نباتہ قال اتینا مع علی علی موضع قبر الحسین فقال ہہنا مناخ رکابہم وہہنا موضع رحالہم وہہنا مہراق دمائہم فتیۃ من آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم یقتلون بہذہ العرصۃ تبکی علیہم السماء والارض (اخرجہ الملا وابو نعیم) اخطب الخطباء ابلغ البلغاء اصبغ بن نباتہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ ہم جناب امیر علیہ السلام کی رکاب سعادت مین موضع قبر حسین

علیہ السلام پر گذرے جناب امیر علیہ السلام فرمانے لگے یہ انکے اونٹون کے بیٹھنے کی جگہہ ہے یہ انکے اسباب
کی جگہہ ہے یہ انکے خون کے بہنے کی جگہہ ہے۔ ایک گروہ آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اس میدان مین شہید ہوگا
انپر آسمان اور زمین روئین گے ٭

(١٥) عن الشعبی قال ان ابن عمر قدم المدینة فاخبر ان الحسین قد توجه الی العراق فلحقه
فی مسیره لیلتین عن الربذة فقال له ان الله تعالی خیر نبیه بین الدنیا والاخرة فاختار الاخرة
وانکم بضعه والله لا یلیها احد منهما ابدا وما صرفها الله تعالی عنکم الا للذی هو خیر لکم
فارجعوا فابی فاعتنقه ابن عمر قال استودعك الله تعالی من قتیل (اخرجه البیهقی) شعبی رحمہ اللہ
علیہ کہتے ہین کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ طیبہ کو آرہے تھے انکو خبر لگی کہ جناب حسین علیہ السلام نے عراق
کیطرف توجہ فرمائی ہے وہ ان سے سفر مین آملے اور ربذہ مین دو راتین انہین کے ساتھ رہے پس کہنے لگے
اللہ تعالے نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو درمیان دنیا اور آخرت کے مختار کیا ہے۔ پس حضور نے آخرت
کو اختیار فرمایا اور آپ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ ہین آپ لوگون مین سے کسی ایک کو بھی
دنیا نہین ملے گی اور خدا تعالے نے آپ صاحبون سے اسکو نہین ہٹایا مگر ایسی چیز کے لیے جو آپ کے
لیے بہت بہتر ہے۔ آپ یہان سے واپس تشریف لیچلین۔ آپنے انکار کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مین وداع
ہوتا ہون شہید سے ٭

(١٦) عن محمد بن عمر بن حسن قال کنا مع الحسین بنهر کربلا فنظر الی الشمر ذی الجوشن فقال
صدق الله ورسوله قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کانی انظر الی کلب ابقع یلغ فی دم اهل
بیتی وکان شمر ابرص (اخرجه ابن عساکر) محمد بن عمر بن حسن کہتے ہین کہ ہم جناب امام حسین علیہ السلام
کے ساتھ نہر کربلا پر تھے کہ ناگہان آپنے شمر ذی الجوشن کو دیکھا اور فرمایا اللہ اور اسکے رسول نے سچ
کہا ہے۔ آنحضرت صلعم فرماتے تھے کہ ہم ایک کتے چتکبری کو دیکھ رہے ہین کہ میرے اہل بیت کے خون
کو چاٹ رہا ہے۔ اور شمر برص وار تھا ٭

(١٧) عن ام سلمة قالت رأیت النبی صلی الله علیه وسلم فی المنام باکیا وبرأسه ولحیته التراب فسألته
فقال شهدت قتل الحسین آنفا (اخرجه الترمذی والدیلمی والحاکم والبیهقی) جناب ام سلمہ
رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا روتے ہوئے اور سر
اقدس اور ریش مبارک غبار آلودہ مینے وجہ استفسار کی آپ نے فرمایا ہم ابھی قتل حسین سے آرہے ہین

(١٨) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عند ابنتی فاطمة ومعها ثیاب مصبوغة

بالدم فتتعلق بقائمة من قوائم العرش فتقول یاعادل احکم بینی وبین قاتل ولدی فیحکم لابنتی ورب الکعبة (اخرجه الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قیامت کو سیدہ میری بیٹی فاطمہ اٹھیں گے اور انکے پاس خون کا تھڑا ہوا کپڑا ہوگا۔ عرش کے پائے کو پکڑ کر کہیں گے لے عادل انصاف کر درمیان میرے اور میری بیٹو کے قاتل کے۔ پس حکم دیا جائے گا حسب منشا میری بیٹی کی۔ کعبہ کے رب کی قسم ہے ؂

(۱۹) عن یحیی الحضرمی انه سافر مع علی الی صفین فلما حاذی نینیوی نادی صبرا اباعبدالله بشط الفرات قلت ماذی قال ان النبی صلی الله علیه وسلم حدثنی جبرائیل ان الحسین یقتل بشط الفرات وارانی قبضة من تربته (اخرجه ابو نعیم) یحیی حضرمی (جنہوں نے جناب امیرؑ کے ساتھ صفین کیطرف سفر کیا ہے) کہتے ہیں کہ جب جناب امیر علیہ السلام موضع نینوی کے مقابل ہوپہنچے چلاکر فرمانے لگے یا اباعبداللہ فرات کے کنارے صبر کرو۔ میں نے عرض کیا یہ کیا بات ہے جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا بہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھکو جبرئیل علیہ السلام نے آگاہ کیا ہے کہ بے شک امام حسین علیہ السلام فرات کے کنارے شہید کیے جائیں گے اور اسکی مٹی کی ایک مٹھی مجھے دکھائی ہے ؂

(۲۰) عن علی قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم قاتل الحسین فی تابوت من النار علیه نصف عذاب اهل النار (اخرجه الدیلمی والحاکم فی المستدرک والذهبی فی التلخیص) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جناب حسین علیہ السلام کا قاتل آگ کے ایک صندوق میں ہوگا اسپر نصف اہل نار کا عذاب ہوگا۔

عن رأس الجالوت قال کنا نسمع انه یقتل بکربلا ابن نبی فکنت اذا دخلتها رکضت فرسی حتی اجوز عنها فلما قتل الحسین جعلت السیر بعد ذلک علی هینتی (اخرجه الطبرانی فی الکبیر) راس جالوت کا بیان ہے کہ میں ہمیشہ سناکرتا تھا کہ کربلا میں کسی نبی کا بیٹا قتل کیا جائیگا سو جب میں کربلا میں پہنچتا تو ادب کی وجہ سے اپنے گھوڑے کو جلد وہاں سے چلا کر لیجاتا حسین علیہ السلام کے شہید ہونے کے بعد بھی میں اسی طرح وہاں سے گذرتا رہا ؂

جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا بیان

قال العلامه ابو اسحاق الاسفرائنی فی کتابه المسمی به نور العین فی مشهد الحسین فیما

الحسین جالسا فی بیتہ یوما من الایام الا و فارس اتی الی بابہ وطرقہ فقال الحسین من بالباب فقیل لہ رسول
من اہل الکوفۃ فاذن لہ بالدخول فدخل علیہ و اخرج الکتاب وناولہ لہ فاخذہ وقرءہ فاذا ہو من اہل
الکوفۃ ویقولون فیہ یکون فی علمک یا حسین یا ابن بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یزید بن معاویۃ
ظلم و جار وقتل الرجال ونہب الاموال وطغی وتمرد وقد عم ظلمہ سائر الاقطار یامر بالمنکر وینہی عن المعروف
ویشرب الخمر ولا یخش اللہ وافش القبائح فی جمیع البلاد واظہر الظلم والجور فی العباد وعدم مراقبۃ اللہ
فی شیء من الاشیاء واخفی العدل فی الرعیۃ واظہر الظلم والجور بالکلیۃ وانا قد ارسلنا الیک یا ابا
عبد اللہ سابقا نحو الف کتاب نطلبک ان تحضر الی عندنا ونحن فنا عدک علی الیزید ونأخذ خلافۃ
ابیک وجدک لان الخلافۃ لک ولا بیک ولا لیزید ولا لابیہ تتولی علینا احدا من اہل بیتک و
نسألک بحق جدک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان تحضر الینا وان لم تحضر ففی غد بین یدی اللہ سبحانہ
نخاصمک ونقول یا ربنا ظلمنا الحسین ورضی فینا بالظلم ما جوابک الذی تقولہ للہ وتتخلص بہ من
حقوق اللہ فلما قرأ الحسین المکتوب اقشعر جلدہ خوفا من اللہ تعالی (انتہی) علامہ ابو اسحاق اسفرائنی اپنی
کتاب مسمی بہ نور العین فی مشہد الحسین میں لکھتے ہیں کہ ایک دن جناب امام حسین علیہ السلام اپنے گھر میں بیٹھے
ہوئے تھے کہ کوفہ کے ایک سوار نے دروازہ کھٹکھٹایا جناب امام حسینؑ نے فرمایا دروازہ پر کون ہے عرض کیا
گیا اہل کوفہ کا ایک ایلچی ہے آپ نے اسکو اندر داخل ہونیکا اذن دیا اس نے داخل ہو کر جناب امام کو ایک خط دیا
آپنے اسکو لیکر پڑھا دیکھا کہ وہ خط اہل کوفہ کی طرف سے ہے اس میں لکھتے ہیں۔ یا امام حسین اے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے آپکو معلوم ہوگا۔ کہ یزید بن معاویہ نے ظلم اور جور اور بے گناہ جوان کو قتل کرنا اور
لوگون کے مال کا لوٹنا شروع کیا ہے اور سرکشی اور تمرد کو اختیار کیا ہے ہر طرف اسکا ظلم پھیل گیا ہے بری
باتون کے لیے حکم کرتا ہے اور اچھی باتون سے باز رکھتا ہے شراب پیتا ہے خدا سے نہین ڈرتا تمام شہرون
مین برائیون کو پھیلاتا ہے ظلم اور جور کو خدا کے بندون پر ظاہر کرتا ہے کسی شے کے کرنے مین خدا سے خوف
نہین کرتا۔ عدل کو رعیت سے پوشیدہ اور ظلم وجور کو بالکل ظاہر کر رکھا ہے یا ابا عبد اللہ ہم پہلے قریب ایکہزار
خط کے آپکی خدمت مین بھیج چکے ہین ہم آپکی تشریف آوری کے لیے عرض کرتے ہین کہ آپ ہمارے پاس
تشریف لائین ہم آپکی یزید کے مقابلہ مین مدد کرینگے آپنے باپ دادا کی خلافت لے لیجیے کیونکہ خلافت آپکا و آپکے
والد بزرگوار کا حق ہے نہ یزید اور اسکے باپ کا آپ ہم پر اہل بیت مین سے کسیکو والی کرکے بھیجدین ہم
آپکے جد امجد محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دیکر عرض کرتے ہین کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائین۔ اگر آپ
تشریف نہین لائینگے ہم کل خدا کے سامنے آپسے جھگڑینگے اور ہم کہین گے اے ہمارے پروردگار امام حسین علیہ

السلام نے ہم پر ظلم کیا ہے اور ہم میں ظالم اور جھگڑا کرنے والا ہے آپ خدا کو کیا جواب دینگے اور اس کے حقوق سے کیونکر چھوٹیں گے جب جناب امام حسین علیہ السلام نے خط کو پڑھا آپ کے بدن مبارک پر رونگٹے کھڑے ہو گئے خدا پاک کے خوف سے۔

قال عمار بن معاویۃ الذہبی قلت لابی جعفر محمد بن علی بن الحسین حدثنی عن مقتل الحسین کانی حضرتہ قال لما مات معاویۃ الولید بن عتبۃ بن ابی سفیان علی المدینۃ فارسل الی الحسین لیاخذ بیعتہ لیلیہ فقال اخرنی وارفق بہ فاخرہ فخرج الی مکۃ فاتاہ رسل اہل الکوفۃ انا قد حبسنا انفسنا علیک ولسنا ۔۔۔ نحضر الجمعۃ مع الوالی فاقدم علینا رجل من اہل بیتک قال وکان النعمان بن بشیر الانصاری علی الکوفۃ فبعث الحسین الیہم مسلما فقال سر الی الکوفۃ فانظر ما کتبوا فان کان حقا قدمت الیہ فخرج مسلم حتی اتی المدینۃ فاخذ منہا دلیلین فمرا بہ فی البریۃ فاصابہم عطش فمات احد الدلیلین فقدم مسلم الکوفۃ فنزل علی رجل یقال لہ عوسجہ فلما علم اہل الکوفۃ بقدومہ دبوا الیہ فبایعہ منہم اثنا عشر الفا فقام رجل ممن یہوی یزید بن معاویۃ الی النعمان بن بشیر قال انک ضعیف مستضعف قد فسد البلد فقال لہ النعمان لان اکون ضعیفا فی طاعۃ اللہ احب الی ان اکون قویا فی معصیۃ اللہ ما کنت لاہتک سترا فکتب الرجل بذلک الی یزید فدعا یزید مولی لہ یقال لہ سرجون فاستشار لہ فقال لہ لیس للکوفۃ الا ابن زیاد وکان ممن عزلہ عن البصرۃ فکتب الیہ برضاہ عنہ وانہ قد اضاف الیہ الکوفۃ وامرہ ان یطلب مسلما فان ظفر بہ قتلہ فاقبل ابن زیاد فی وجوہ اہل البصرۃ حتی قدم الکوفۃ ملتثما فلا یمر علی احد الا قال لہ اہل المجلس علیک السلام یا ابن رسول اللہ یظنونہ الحسین قدم علیہم فلما نزل ابن زیاد القصر دعا مولی لہ فدفع الیہ ثلثۃ الاف درہم فقال اذہب حتی تسال عن الرجل الذی یبایعہ اہل الکوفۃ فادخل علیہ اعلمہ انک من حمص وادفع الیہ المال وبایعہ فلم یزل المولی یتلطف حتی دلوہ علی شیخ یلی البیعۃ فذکر لہ امرہ فقال لقد سرنی اذ ہداک اللہ وخفانی ان امرنا لم یستحکم فما ادخلہ علی مسلم فبایعہ ودفع لہ المال وخرج حتی اتی ابن زیاد فاخبرہ وتحول مسلم حین قدم ابن زیاد من تلک الدار الی دار ہانی ابن عروۃ المرادی وکان ابن زیاد قال لاہل الکوفۃ ما بال ہانی ابن عروۃ لم یاتنی فخرج الیہ محمد بن الاشعث فی اناس من وجوہ اہل الکوفۃ وہو علی باب دارہ فقالوا لہ ان الامیر قد ذکرک واستبطاک فانطلق الیہ فرکب معہم حتی دخل علی ابن زیاد وعندہ شریح القاضی فلما سلم علیہ قال لہ یا ہانی این مسلم بن عقیل فقال لا ادری

فاخرج اليه المولى الذى دفع الدراهم الى مسلم فلما راٰه سقط فى يده قال ايها الامير والله ما دعوته الى
منزلى ولكنه جاء فطرح نفسه علىّ فقال ائتنى به فتلكأ فاستدناه فادنوه فضربه بالقضيب ثم امر بحبسه
فبلغ الخبر قومه فاجتمعوا على باب القصر فسمع ابن زياد الجلبة فقال لشريح القاضى اخرج اليهم فاعلمهم
انى انما حبسته لاستخبره عن خبر مسلم ولا باس عليه منى فبلغهم ذلك فتفرقوا ونادى مسلم لما بلغه
الخبر بشعاره فاجتمع اليه اربعون من اهل الكوفة فركب وبعث ابن زياد الى وجوه اهل الكوفة فجمعهم
عنده فى القصر فامر كل واحد منهم ان يشرف على عشيرته فيردهم فكلموهم فجعلوا يتسللون فامسى مسلم
وليس معه الا عدد قليل منهم فلما اختلط الظلام ذهب اولئك ايضا فلما بقى وحده تردد فى الطريق
بالليل فاتى باب امرأة فقال اسقنى ماء فسقته فاستمر قائما فقالت يا عبد الله انك مرتاب فما شانك
قال انا مسلم فهل عندك ماوى قالت نعم ادخل فدخل وكان لها ولد من موالى محمد بن اشعث
فانطلق الى محمد بن اشعث فاخبره فلم يفجأ مسلم الا والدار قد احيط بها فلما راى ذلك خرج
بسيفه يدافعهم عن نفسه فاعطاه محمد بن اشعث الامان فامكن من يده فاتى به الى ابن
زياد فامر به فاصعد على القصر ثم قتله وقتل هانى بن عروه وصلبهما ولم يبلغ الحسين ذلك
حتى كان بينه وبين القادسيه ثلثة اميال فلقيه الحر بن يزيد التميمى فقال ارجع فانى لم ادع لك خيرا
واخبره الخبر فهم ان يرجع وكان معه اخوة مسلم فقالوا والله ما نرجع حتى نصيب بثارنا او نقتل
فساروا وكان ابن زياد قد جهز الجيش لملاقاته فلاقوه بكربلا فنزلها ومعه خمسة واربعون نفسا
من الفرسان ونحو مائة راجل فلقيه الحسين واميرهم عمر بن سعد ابن ابى وقاص وكان ابن زياد
ولاه الرى وكتب له بعهده عليها اذا رجع من حرب الحسين فلما التقيا قال له الحسين اختر
منى احدى ثلث اما ان الحق بثغر من الثغور واما ان ارجع الى المدينة واما ان اضع يدى فى يد يزيد
فقبل ذلك عمر بن سعد منه فكتب فيه الى زياد فكتب اليه لا اقبل منه حتى يضع يده فى يدى فامتنع حسين
فقاتلوه فقتل معه اصحابه ومنهم سبعة عشر شابا من اهل بيته ثم كان اخر ذلك ان قتل واتى
براسه الى ابن زياد فارسله ومن بقى من اهل بيته الى يزيد منهم على بن حسين كان مريضا ومنهم
عمته زينب بنت فاطمة فلما قدموا على يزيد ادخلهم على عياله ثم جهزهم الى المدينة (اصابه
فى تمييز الصحابة لابن حجر) عمار بن معاویہ ذہبی کہتے ہیں کہ میں نے جناب ابو جعفر محمد بن علی بن حسین علیہ
وعلی آبائہ السلام سے عرض کیا کہ آپ مجھے جناب حسین علیہ السلام کی شہادت کا ذکر اس طرح سے بیان کریں کہ
انکی تصویر میری آنکھوں میں پھر جائے آپ نے ارشاد کیا کہ جب امیر معاویہ مر گیا ان دنوں میں ولید بن عتبہ بن

ابی سفیان مدینہ کا حاکم تہا۔ اس نے جناب امام حسین علیہ السلام کیطرف یزید کی بیعت کرنیکے لیے پیغام بہیجا آپ
نے فرمایا مجہے مہلت دو اور نرمی کی اس نے مہلت دی آپ مکہ معظمہ مین تشریف لے گئے۔ آپ کے پاس کوفیون
کے خط پہونچے کہ ہمنے آپکی وجہ سے اپنے آپکو یزید کی بیعت سے روک رکہا ہے۔ اور ہم حاکم کے ساتھ نماز
جمعہ مین شریک نہین ہوتے آپ ہماری پاس اپنا آدمی اپنے گہر کے لوگون مین سے بہیجدین اور نعمان
بن بشیر الانصاری کوفہ کا حاکم تہا جناب امام حسین علیہ السلام نے انکے پاس مسلم کو بہیجا اور فرمایا کوفہ
کیطرف جاؤ اور دیکہو یہ کیا لکہتے ہین اگر سچ ہے توہم کوفہ مین آئین۔ مسلم وہان سے مدینہ طیبہ مین آئے
اور وہان سے دو رہنما اپنے ساتھ لیکر بیابان کیطرف نکلے۔ پیاس کیوجہ سے ایک رہنما مرگیا۔ اور مسلم
کوفہ مین پہونچ گئے اور عوسجہ نامی ایک شخص کے گہر مین فروکش ہوئے جب کوفیون کو ان کی تشریف آوری
کی خبر لگی توجوق جوق ان کی خدمت مین آنے لگے اور ان مین سے دس ہزار آدمی نے بیعت کی۔ ایک
شخص یزید کی ہواخواہون مین سے نعمان بن بشیر سے کہنے لگا تو ضعیف ہے اسلیے شہر بگڑگیا ہے
نعمان بن بشیر نے کہا اگرچہ مین خدا کی طاعت مین ضعیف ہون لیکن مین اسکو اس سے بہتر سمجہتا ہون
کہ خدا کی معصیت مین قوی ہون مین نے کبہی کسی کی پردہ دری نہین کی۔ اس آدمی نے یہ ماجرا یزید کو
لکہہ بہیجا یزید نے اپنے غلام سرجون سے مشورہ کیا اس نے راے دی کہ اسوقت کوفے کی حکومت کے لیے
ابن زیاد ملعون سے کوئی زیادہ لائق نہین یزید نے اسکو بصرہ سے معزول کیا ہوا تہا۔ یزید نے اسکو خط
لکہکر خوشنود کرلیا اور اسکی حکومت مین کوفہ کو اور بڑہادیا اور حکمدیا کہ کوفہ مین پہونچکر مسلم کو تلاش کرے
اگر وہ ہاتہہ لگ جائین تو مار ڈالے۔ ابن زیاد اہل بصرہ کے سات نے کوفہ کو روانہ ہوا۔ اور لباس بدلکر رات
کی اندہیرے مین داخل کوفہ ہوا کسی آدمی کے پاس سے نہین گذرتا تہا کہ وہ اور اہل مجلس اسکو جناب امام حسین
علیہ السلام کا گمان کرکے السلام علیک یا ابن رسول اللہ نہین کہتے تہے۔ اور خیال کرتے تہے کہ جناب
امام حسین علیہ السلام تشریف لے آئے ہین۔ جب ابن زیاد قصر دار الامارہ مین اترا اس نے اپنے ایک غلام
کو تین ہزار درہم دیے اور کہا جاکر اس شخص کو تلاش کرکہ جسکی اہل کوفہ بیعت کرتے ہین۔ اور اسکے پاس
پہونچکر یہ جتلا کہ مین حمص سے آیا ہون اور یہ روپیہ اسکو دیدے اور اسکی بیعت کر۔ وہ غلام اسیطرح سے ہر
ایک سے ملاقات پوچہتا پہرتا رہا یہانتک کہ اسکو ایک بزرگ کے پاس لے گئے اس نے اسکے پاس اپنا حال
بیان کیا۔ وہ بزرگ بولا کہ مجہے مسرت حاصل ہوگی جبکہ تجہے اور مجہے اللہ تعالی ہدایت دیگا۔ ہمارا کام
ابہی پختہ نہین ہوا ہے پہر اسکو مسلم کے پاس لے گیا اور اس نے بیعت کی اور وہ مال انکو دیدیا اور وہان
سے نکلکر ابن زیاد کے پاس آیا اور خبر بیان کی جب ابن زیاد کوفہ مین آیا تہا تو اسوقت مسلم عوسجہ کے گہر

سے ہانی بن عروہ مرادی کے گھر مین چلے گئے تھے۔ ابن زیاد لوگون سے کہا کرتا تھا۔ کہ ہانی کا کیا حال ہے وہ میرے
ملنے کو نہین آتا۔ پس محمد بن اشعث اکابر اہل کوفہ کے ساتھ اسکے پاس گیا وہ اسوقت اپنے گھر کے دروازہ
پر تھا اسکو کہنے لگا امیر تجھے یاد کرتا ہے اور تیرے نہ ملنے کی وجہ پوچھتا ہے وہ اسکے ساتھ گھوڑے پر سوار
ہوکر ابن زیاد کے پاس گیا ابن زیاد کے پاس اسوقت قاضی شریح بھی موجود تھا جب اس نے ابن زیاد
کو سلام کیا ابن زیاد بولا اے ہانی مسلم کہان ہین وہ کہنے لگا مین نہین جانتا ہون ابن زیاد نے
اس غلام کو جس نے کہ درہم دیئے تھے اسکے سامنے کیا جب ہانی نے اس غلام کو دیکھا ابن زیاد کے
سامنے زمین پر گر گیا اور کہنے لگا اے امیر مینے مسلم کو اپنے گھر مین نہین بلایا وہ خود آگیا ہے ابن زیاد
نے کہا اسکو میرے پاس لاؤ وہ کسمسایا لوگون نے اسکو پکڑکر نزدیک کیا ابن زیاد نے چھڑی سے اسکو مارا اور
اسکے قید کرنے کا حکم دیا جب یہ خبر اسکی قوم کو پہونچی قصر دار الامارہ کے دروازہ پر اکٹھے ہوکر آئے جب
ابن زیاد نے جھگڑا سنا قاضی شریح سے کہا نکلکر انکو کہدے کہ مین نے ہانی کو اسلیے بند کیا ہے کہ
اس سے مسلم کی خبر پوچھون مجھ سے کوئی تکلیف اسکو نہین پہونچے گی۔ لوگ سنکر متفرق
ہوگئے جب مسلم کو ہانی کے قید ہونے کی خبر لگی کوفہ کے چالیس ہزار مرد اسکے پاس جمع ہوگئے اور مسلم
سوار ہوئے اسوقت قصر مین ابن زیاد کے پاس اکابر کوفہ جمع تھے اس نے انکو حکم دیا کہ اپنے قبیلہ
سے باتین کرکے انکو لوٹا دو وہ انکو تسلی دینے لگے شام کیوقت مسلم کے پاس چند نفر کے سوا کوئی باقی نہ رہا
جب اندھیرا ہوگیا تو وہ بھی جاتے رہے اور مسلم اکیلے رہ گئے رات کو راہ مین بھٹک کر ایک عورت
کے دروازہ پر پہونچے اس عورت سے کہا مجھے پانی پلا اس نے پانی پلایا اور کہا اے بندہ خدا
تم پریشان معلوم ہوتے ہو تمہارا کیا حال ہے آپنے کہا مین مسلم ہون آیا تیرے پاس آرام کی جگہ ہے
اس عورت نے کہا ہان آپ اندر آئیے آپ اندر گئے اس عورت کا ایک بیٹا تھا جو محمد بن اشعث کی غلامی
کیا کرتا تھا۔ اس نے جاکر محمد بن اشعث کو خبر پہنچائی۔ ناگہان مسلم کیا دیکھتے ہین کہ تمام گھر کا لوگون نے
محاصرہ کرلیا ہے جب مسلم نے یہ دیکھا اپنی تلوار کھینچکر باہر نکلے اور جنگ کرنے لگے محمد بن اشعث نے ان کو
امان دیکر ہاتھ پکڑلیا۔ اور ہمراہ لیکر ابن زیاد کے پاس آیا۔ ابن زیاد نے حکم دیا کہ انکو قصر کی چھت پر لیجاؤ
لوگون نے چھت پر چڑہاکر انکو شہید کیا اور ہانی بن عروہ کو بھی مارڈالا اور دونو کی نعش کو لٹکوا دیا یہ خبر جناب
امام حسین علیہ السلام کو نہ ملی جب تک کہ وہ قادسیہ سے تین میل پر پہونچ گئے۔ آپ سے حر بن یزید التمیمی ملا
اور عرض کیا آپ واپس تشریف لیجاوین اور انکو مسلم کے شہید ہونے پر آگاہ کیا حضرت کے ساتھ سب بھائی
مسلم بن عقیل کے بھائی بھی جو تھے۔ انھون نے کہا جب تک کہ ہم بدلا نہ لین یا قتل نہ ہوجائین واللہ ہم

نہ سین جائین سکے۔ ابن زیاد نے انکے لیے فوج تیار کی ہوئی تھی جہان سے کربلا مین آگئی اس فوج
کا امیر عمر بن سعد ابن ابی وقاص تھا ابن زیاد نے رے کی حکومت کا اسسے وعدہ کیا تھا کہ جناب امام حسین علیہ
السلام سے جنگ کرنیکے بعد اس ملک کا اسکو حاکم کیا جائیگا جناب امام حسین علیہ السلام نے اس سے بیان
فرمایا کہ تین باتون مین سے ایک بات کو اختیار کرے یا تو ہمین کسی قلعہ تک پہونچ جانے دے۔ یا ہم مدینہ
طیبہ کو لوٹ جائین یا ہم یزید کے پاس پہونچا دے۔ عمر بن سعد نے پہلی شرط کو قبول کیا اور ابن زیاد کو
لکھ بھیجا ابن زیاد نے جواب مین لکھا مین قبول نہین کرتا حسین کا ہاتھ میرے ہاتھ مین دیا جانا چاہیے
جناب امام حسین علیہ السلام نے اسکو قبول نہ فرمایا اس بات پر جنگ شروع ہو گئی اور آپ کے ساتھ
تمام آپکے اصحاب شہید ہو گئے ان مین آپ کے اہل بیت کے سترہ جوان تھے آپ سب سے آخر مین شہید ہوئے
آپکا سر اقدس ابن زیاد کے پاس لائے ابن زیاد نے اسکو اور آپکے اہل بیت کو یزید کے پاس بھیجدیا۔
ان مین جناب علی بن حسین علیہ السلام مریض تھے۔ اور جناب کی پھوپی حضرت زینب بنت فاطمہ علیہا السلام
بھی تھین یزید نے انکو مدینہ منورہ مین بھیجدیا ❊

(۳) وقتله سنان بن انس النخعي وقيل قتله رجل من بني مذحج وقيل قتله شمر بن ذي الجوشن
وكان شمر ابرص واجهز خولي بن يزيد الاصبحي من حمير برأسه واتى به الى ابن زياد (استيعاب)
جناب امام حسین علیہ السلام کو سنان بن انس نخعی نے قتل کیا ہے بعض یہ کہتے ہین کہ بنی مذحج کے ایک
آدمی نے بعض کہتے ہین شمر بن ذی الجوشن نے قتل کیا ہے اور شمر برص وار تھا۔ اور خولی بن
یزید الاصبحی آپکا سر اقدس نیزہ پر چڑھا کر ابن زیاد کے پاس لایا تھا ❊

(۴) واختلف في سن الحسين يوم قتله فقيل قتل وهو ابن سبع وخمسين وقيل قتل وهو
ابن ثمان وخمسين (استيعاب) آپ کے سن مبارک مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ شہادت کے
وقت ستاون برس کے تھے بعض اٹھاون برس بیان کرتے ہین۔

(۵) عن هلال بن نافع انه قال كنت واقفا مع عمر بن سعد اذ جاء الصايح يقول البشر
ايها الامير فقد قتل الحسين فوالله ما رأيت قتيلا مضمخا بدمه احسن منه ولا انور وجها
ولقد شغلني نور وجهه وجمال هيبته عن الفكرة في قتله فاستسقى في تلك الحال ماء فسمعت رجلا يقول
[illegible]

اسکے چہرہ کا نور و جمال آسمان کیطرف صعود کر رہا تھا۔ پھر مینے انکے جسد اطہر کے زخموں کا شمار کیا جو تلوار وں سے اور نیزوں سے اور تیروں سے لگے تھے کل ایک سو بیس زخم تھے +

(۶) انه قتل علی رأس احدی وستین یوم الجمعة وقیل یوم السبت وهو یوم عاشوراء من المحرم بکربلاء من ارض العراق (اسد الغابه) جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت سنہ ۶۱ ہجری کے ابتدا میں جمعہ کے دن ہوئی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ہفتہ کے دن ہوئی ہے دسویں محرم کو کربلا کے میدان مین جو ملک عراق مین واقع ہے +

(۷) عن حبیب بن ثابت قال لما اصیب الحسین قال زید بن ارقم بباب المسجد افعلتموها اشهد انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم انی استودعتکهما وصالح المؤمنین فقیل لابن زیاد ان زید بن ارقم قال کذا وکذا فقال ذاك شیخ قد ذهب عقله (اخرجه الطبرانی فی الکبیر) حبیب بن ثابت کہتا ہے کہ جب امام حسین شہید ہوگئے زید بن ارقم نے مسجد کے دروازہ مین بیان کیا کہ تمنے یہ کیا فعل کیا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ مینے آنحضرت صلعم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے پروردگار مین ان دونوں کو اور صالح المؤمنین کو تیرے سپرد کرتا ہوں جب یہ بات ابن زیاد سے بیان کی گئی زید بن ارقم یوں کہتے ہیں وہ کہنے لگا بسبب بڑھاپے اسکی عقل جاتی رہی ہے ۔

جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر جنات کا نوحہ

(۱) عن حبیب بن ثابت قال سمعت الجنة تنوح علی الحسین وهی تقول ہ مسح النبی جبینه ۔ فله بریق فی الخدود ۔ ابواه فی علیا قریش وجده خیر الجدود (اخرجه ابو نعیم) حبیب بن ثابت کہتے ہیں کہ مینے پریوں کو جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر روتے سنا ہے کہ کہتی تھیں ۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے ماتھے کو چوما ہے انکے رخساروں مین چمک تھی ۔ انکے ماں باپ قریش کے بزرگ تھے ۔ انکے نانا سب ناناؤں سے بہتر تھے +

(۲) عن ام سلمة فلما کانت لیلة قتل الحسین سمعت قائلا یقول ہ ایها القاتلون جهلا حسینا ۔ ابشروا بالعذاب والتنکیل + قد لعنتم علی لسان ابن داؤد + وموسی وحامل الانجیل (رواه معروفة) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مینے امام حسین علیہ السلام کی شب شہادت مین ایک کہنے والے کو کہتے ہوئے سنا ہے ۔ کہ اے جہالت سے امام حسین کے قتل کرنے والو تمکو عذاب اور خواری کی بشارت ہو ۔ تمپر لعنت ڈالی جا چکی ہے سلیمان ابن داؤد کی اور موسی اور حامل انجیل یعنے عیسی کی

قال الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة وزاد ابو يعلى وابن حبان والحاكم فی روايتهم عن
ابی سعيد وابو نعيم عن علی والطبرانی عن كليهما الا ابنی خالة عيسى بن مريم ويحيى بن ذكريا و
زاد ابن ماجة عن ابن عمر والحاكم عنه وعن ابن مسعود والطبرانی عن مالك بن الحويرث والديلمی
عن انس وابن عساكر عن علی وابن عمر بعد قوله صلی الله عليه وسلم اهل الجنة وابوهما خير منهما
وفی الطبرانی عن حذيفة وابوهما افضل منهما وفی رواية الطبرانی عن اسامة بعد قوله
صلی الله عليه وسلم اهل الجنة اللهم انی احبهما فاحبهما وعند ابن عساكر من احبهما فقد احبنی
ومن ابغضهما فقد ابغضنی والديلمی عن ابی هريرة من احب الحسن والحسين فقد احبنی و
من ابغضهما فقد ابغضنی امام نسائی اور رویانی اور ضیا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اور ابو یعلی ابو سعید
اور امام احمد اور ترمذی اور ابن حبان دونوں صحابیوں سے اور ابن ماجہ ابن عمر سے اور ابن عدی عبد اللہ
بن مسعودؓ سے اور حاکم چاروں صاحبوں سے اور ابو نعیم جناب علی علیہ السلام سے اور طبرانی ان سے
اور ابن عمر اور حذیفہ اور ابو سعید اور ابو ہریرہ اور جابر اور براء بن عازب اور اسامہ بن زید اور
مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالی عنہم سے اور دیلمی انسؓ اور ابن عساکر جناب علی اور انکے فرزند
ارجمند جناب حسن اور ام المومنین جناب عائشہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی رمثہ سے اور ابن
النجار ابی ہریرہ اور جناب امام حسین علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا ہے کہ حسن اور حسین جوانان اہل جنت کے سردار ہین اور ابو یعلی اور ابن حبان اور
حاکم نے اپنی روایت مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اور ابو نعیم نے جناب علی سے اور طبرانی نے
دونون صاحبون سے روایت کرنے مین یہ الفاظ زیادہ کیے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
یہ بھی فرمایا کہ سوا میری خالہ کے بیٹون عیسے بن مریم اور یحیے بن زکریا کے اور ابن ماجہ نے ابن عمر
سے اور حاکم نے ان سے اور ابن مسعود سے اور طبرانی نے مالک بن حویرث سے اور دیلمی نے
انس سے اور ابن عساکر نے جناب امیر علیہ السلام اور ابن عمر سے بعد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کے قول مبارک کے یہ زیادہ روایت کیا ہے کہ آپنے فرمایا اور ان دونون کا یعنے امام حسنین کا
والد ماجد ان سے بہتر ہے۔ اور طبرانی نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ انکے والدین انسے افضل
ہین۔ اور ایک روایت مین طبرانی نے جو اسامہ رضی اللہ عنہ سے کی ہے اس مین بعد لفظ اہل
جنت کے یہ الفاظ روایت کیے ہین کہ اے میرے پروردگار مین ان دونون سے محبت رکھتا ہو
تو بھی ان دونو سے محبت رکھ۔ اور ابن عساکر کے نزدیک یہ الفاظ مروی ہین کہ آپنے فرمایا جو

جو شخص کہ ان دونوں سے محبت کرے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو کوئی ان سے بغض رکھے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے اور ربیع ابوہریرہ سے یوں روایت کی ہے کہ جو شخص حسن و حسین سے محبت کرتا ہے اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا +

(۴) عن فاطمة علیها السلام قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما حسن فله هیبتی و سودد واما الحسین فان له جرأتی وجودی (اخرجه الطبرانی) جناب سیدہ علیہا السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسن میں میری ہیبت اور پیشوائی ہے اور حسین میں میری جرات اور میرا جود ہے +

(۵) عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الحسن والحسین هما ریحانتای فی الدنیا (اخرجه الترمذی) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بہ تحقیق سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن اور حسین یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول کے پودے ہیں +

(۶) عن ابی بکرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان ابنی هذین ریحانتی من الدنیا (اخرجه ابن عدی وابن عساکر) ابی بکرہ سے مروی ہے کہ بہ تحقیق جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونو میرے بیٹے تمام دنیا میں سے میرے دو پھول کے پودے ہیں +

(۷) عن انس بن مالک قال دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم والحسن والحسین ینقلبان علی بطنه ویقول هما ریحانتای من هذه الامة (اخرجه النسائی) انس بن مالک سے روایت کہ میں ایک دفعہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور جناب حسن و حسین علیہما السلام آپکے بطن مبارک پر لیٹ رہے تھے۔ اور آپ فرماتے تھے کہ میری امت سے یہ میرے دونوں پھول کے پودے ہیں +

(۸) عن سلمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب الحسن والحسین احببته ومن احببته احبه الله ومن ابغضهما ابغضته ومن ابغضته ابغضه الله (اخرجه الطبرانی فی مسند سلمان) سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس نے دوست رکھا جناب حسن اور حسین کو دوست رکھا میں نے اسکو اور جسکو دوست رکھا میں نے دوست رکھا اسکو اللہ نے اور جس نے دشمن جانا ان دونوں کو دشمن جانا میں نے اسکو اور جسکو دشمن جانا میں نے دشمن جانا اس کو اللہ تعالے نے +

(۹) عن ابی نعیم قال کنت عند ابن عمر فاتاه رجل من اهل العراق یسأله عن دم البعوضة یصیب الثوب فقال ابن عمر انظر والی هذا یسأل عن دم البعوضة وقد قتلوا ابن رسول الله صلے الله

علیہ وسلم وقد سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم الحسن والحسین هما ریحانتای من الدنیا (اخرجہ النسائی والدیلمی) ابو نعیم کہتے ہین کہ مین ابن عمر کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عراق کے آدمی نے آکر ان سے مچھر کے خون کی نسبت پوچھا کہ اگر کپڑے کو لگجائے تو اسکا کیا حکم ہے - ابن عمر نے کہا کہ اس آدمی کیطرف دیکھو کہ مچھر کے خون کی نسبت پوچھتا ہے حالانکہ ان لوگون نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کو قتل کیا ہے اور بتحقیق مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ حسن اور حسین دونو دنیا سے میرے لیے پہول کے سے پودے ہین +

(۹) عن ابی ایوب الانصاری قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسن والحسین یلعبان بین یدیہ فقلت اتحبہما یا رسول اللہ قال وکیف لا احبهما وهما ریحانتای من الدنیا (اخرجہ الطبرانی والضیاء) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ مین جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین گیا اور جناب امام حسن اور امام حسین علیہما السلام حضور کے سامنے کہیل رہے تہے مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ان سے محبت رکھتے ہین آپ نے فرمایا مین کیونکر ان سے محبت نکرون - اور حالانکہ یہ دونون اس دنیا سے میرے دو نئے پہولون کے پودے ہین +

(۱۰) عن اسامۃ بن زید بن حارثۃ قال طرقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ لبعض الحاجۃ فخرج وهو مشتمل علی شئی ولا ادری ماهو فلما فرغت من حاجتی قلت ما هذا الذی انت مشتمل علیہ فکشفہ فاذا الحسن والحسین - فقال هذان ابنای وابنا ابنتی اللهم انک تعلم انی احبهما فاحبهما (اخرجہ الترمذی والنسائی والطبرانی) اسامہ بن زید ابن حارثہ کہتے ہین کہ ایک رات مینا یک کسی حاجت کے لیے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک کے دروازہ کی زنجیر کہتکہتائی حضور برآمد ہوئے حضور کی گود مین کوئی چیز معلوم ہوتی تہی مین نہین جانتا تہا کہ کیا چیز ہے جب مین اپنی ضرورت کو عرض کرچکا تو مینے عرض کیا یا رسول اللہ حضور کی گود مین کیا ہے آپنے اپنی ردا کو کہولدیا جناب امام حسن اور حسین گود مین تہے آپنے ارشاد فرمایا یہ میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہین سلے خدا تو جانتا ہے کہ مین انکو پیار کرتا ہون تو بہی ان سے پیار کر +

(۱۱) عن بریدۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب اذا جاء الحسن والحسین علیہما قمیصان احمران یمشیان ویعثران فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المنبر فحملهما ووضعهما بین

يديه ثم قال صدق الله ورسوله انما اموالكم واولادكم فتنة نظرت الى هذين الصبيين يمشيان ويعثران فلم اصبر حتى قطعت حديثي ورفعتهما (اخرجه احمد والترمذي وابن ماجة وابو داؤد والنسائي وابن حبان والحاكم) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ جناب امام حسن اور حسین علیہما السلام گرتے پڑتے تشریف لائے انکو گلے مین سرخ کرتے تھے حضور انکو دیکھکر منبر سے نیچے اتر آئے اور انکو اٹھا لیا اور اپنے سامنے بٹھا لیا پھر فرمایا کہ اللہ اور اللہ کے رسول نے سچ کہا ہے کہ سوا اسکے نہین کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہین مینے ان لڑکون کو چلتے اور گرتے پڑتے دیکھا اور مجھ مین صبر نرہا یہانتک کہ مینے اپنی بات کو کاٹکر انکو اٹھا لیا

(۱۲) عن عقبة بن عامر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الحسن والحسين سيفا العرش وليسا بمعلقين (اخرجه الطبرانی) عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ حسن اور حسین دو عرش کی شمشیرین ہین کہ معلق نہین ✤

(۱۳) عن يعلى بن مرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الحسن والحسين سبطان من الاسباط (اخرجه البخاری والترمذی وابن ماجة) یعلی بن مرہ سے منقول ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ حسن اور حسین دو سبط ہین اسباط مین سے ✤

(۱۴) عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال احب اهل بيتي الى الحسن والحسين (اخرجه الترمذی) انس کہتے ہین کہ جناب پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے سب اہل بیت کے مجھے زیادہ تر پیارے حسن اور حسین ہین ✤

(۱۵) عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من احب الحسن والحسين فقد احبني ومن ابغضهما فقد ابغضني (اخرجه احمد وابن ماجة والحاكم والديلمی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس نے حسن اور حسین سے پیار کیا اس نے مجھ سے پیار کیا اور جس نے ان سے بغض رکھا مجھ سے بغض رکھا ✤

(۱۶) عن ابي هريرة قال وقف رسول الله صلى الله عليه وسلم على بيت فاطمة فخرج اليه الحسن او الحسين فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ارق بابيك انت عين البقة واخذ باصبعيه فرقى على عاتقه وخرج الآخر الحسن او الحسين فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم مرحبا بك ارق بابيك انت عين البقة واخذ باصبعيه فاستوى على عاتقه الآخر واخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم باقفيتهما حتى وضع افواههما على فيه ثم قال اللهم اني احبهما فاحبهما واحب من احبهما

(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ کے دروازے پر
کھڑے ہوگئے اتنے مین امام حسن یا امام حسین باہر نکلے حضرت نے ان سے ارشاد کیا اے میری آنکھون کی ٹھنڈک آ اپنے باپ
کے کاندہے پر سوار ہو پس وہ صاحبزادہ حضرت کی دونو انگلیان پکڑ کر دوش اقدس پر سوار ہوگیا اتنے مین دوسرا صاحبزادہ
نکلا آنحضرت نے اس سے بھی فرمایا شاباش اے میری آنکھون کی ٹھنڈک آ اپنے باپ کے کاندہے پر سوار ہو۔ پس وہ صاحبزادہ
بھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دونون انگلیان پکڑ کر دوش اقدس پر سوار ہوگیا۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے انکی گردن کو ہاتھ سے پکڑا اور اپنا منہ انکے منہ پر رکھکر فرمایا اے اللہ مین ان کو دوست
رکھتا ہون۔ تو بھی ان کو دوست رکھہ۔ اور دوست رکھہ اس شخص کو جو انہین دوست
رکھے +

(۱۷) عن ابی ھریرۃ قال دخل التیمی الاقرع بن حابس علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فراٰہ یقبل اما
حسنا واما حسینا فقال تقبلھما ولی عشرۃ من ولد ما قبلت واحدا فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انہ من لا یرحم لا یرحم (اخرجہ ابو حاتم) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ تیمی اقرع
ابن حابس جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا اور آپکو دیکھا کہ کبھی حسن اور کبھی حسین
علیہما السلام کو چوم رہے ہین کہنے لگا آپ ان دونون کو چومتے ہین اور باوجودیکہ میرے دس بچے ہین
مین ایک کو بھی نہین چومتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہین رحم کرتا انہین رحم کیا جاتا۔

(۱۸) عن عبد اللہ بن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی والحسن والحسین یثوثبان
علی ظھرہ فیباعدھما الناس فقال صلے اللہ علیہ وسلم دعوھما بابی ھما وامی من احبنی فیحب
ھذین (اخرجہ ابو حاتم) والنسائی والحافظ الدمشقی والدیلمی وابن السری) عبد اللہ ابن
مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے اور حسن وحسین
علیہما السلام آپ کی پشت مبارک پر کودا کرتے تھے ایک دفعہ لوگون نے انکو ہٹا دیا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا انکو چھوڑ دو میری مان اور میرا باپ انپر تصدق ہون جو کوئی مجھے پیار کرتا ہے
چاہیے کہ انسے پیار کرے +

(۱۹) عن اسرائیل قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من احب الحسن او
الحسین فقد احبنی ومن ابغضھما فقد ابغضنی (اخرجہ ابو سعد فی شرف النبوۃ۔ وعن
ابی ھریرۃ مثلہ (اخرجہ ابن حرب الطائی والحافظ السلفی وابو الطاھر المخلصی) اسرائیل
رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے جناب رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص

حسن اور حسین کو پیار کریگا مجھ سے پیار کریگا۔ اور جس نے انسے بغض کیا مجھ سے بغض کیا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کی مثل مروی ہے ✦

(۱۹) عن ابی ھریرۃ قال کنا نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء فاذا سجد وثبا الحسن والحسین علی ظھرہ فاذا رفع رأسہ اخذھما بیدہ من خلفہ اخذا رفیقا فیضعھما علی الارض فاذا عاد عادا حتی قضی صلوتہ فاقعدھما علی فخذیہا (رواہ احمد) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشا میں شریک تھے جب سرور دین پناہ نے سجدہ کیا حسنین علیہما السلام حضور کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے جب جناب نے سر اٹھایا تو ان دونو صاحبزادونکو اپنے دست مبارک سے آہستہ اپنے پیچھے سے اتار کر نیچے بٹھا دیا اور جب پھر حضور سجدے کو لوٹے تو وہ دونوں صاحبزادے پھر حضور کی پشت اقدس پر سوار ہو گئے یہانتک کہ حضور نے نماز کو ادا کیا اور انہ دونوں کو اپنی زانو پر بٹھا لیا ✦

(۲۰) عن انس بن مالک قال کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لرجل عھدا فدخل الرجل لیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فرای الحسن والحسین یرکبان علی عنقہ مرۃ ویرکبان علی ظھرہ مرۃ ویمران بین یدیہ وخلفہ فلما فرغ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ الرجل ما یقطعان الصلوۃ فغضب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال ناولنی عھدک فاخذہ فمزقہ ثم قال من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا فلیس منا ولا انا منہ (اخرجہ الغسانی وابن ابی الفراتی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے واسطے پروانہ لکھا ہوا تھا وہ حضور میں سلام کے لیے حاضر ہوا حضور سوقت نماز میں تھے اس نے دیکھا کہ حسنین علیہما السلام کبھی آپکی گردن مبارک پر اور کبھی پشت اقدس پر سوار ہوتے ہیں اور آگے پیچھے سے ہو کر گذر جاتے ہیں جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو اس شخص نے کہا ان دونو صاحبزادوں نے کیا نماز کو خراب کیا ہے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے غصہ میں آکر اس آدمی سے کہا اپنا پروانہ ہمیں دے اور اس سے وہ پروانہ لیکر پھاڑ ڈالا اور فرمایا جو کوئی ہمارے چھوٹو پر رحم نکرے اور ہمارے بڑونکی توقیر نکرے وہ ہمارا نہیں ہم اسکے نہیں ہیں

(۲۱) عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمیتھما یعنی الحسن والحسین باسم ابنی ھارون شبر و شبیر (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) سلمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام رکھا انکا حسن اور حسین مانند نام دونو فرزندون ہارون علیہ السلام کے انکا نام شبر اور شبیر تھا ✦

(۲۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اسمی ھذین حسنا وحسینا (اخرجہ
الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ان دونوں کا حسن اور حسین نام رکھنے کا حکم ہوا ہے +

(۲۲) عن ابی ہریرۃ قال کان الحسن والحسین یصطرعان بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھن حسن فقالت فاطمۃ یا رسول اللہ تقول ھن حسن فقال
ان جبریل یقول ھن حسین (اخرجہ ابن مثنی فی معجمہ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب
حسنین علیہما السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کشتی کر رہے تھے اور جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے شاباش اے حسن جناب سیدہ علیہا السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ
حسن کو شاباش دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا حسین کو جبریل شاباش دیتا ہے +

(۲۳) عن بن عباس قال بینما نحن ذات یوم مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قبلت فاطمۃ تبکی فقال
لہا فداک ابوک ما تبکیک قالت ان الحسن والحسین خرجا ولا ادری این باتا فقال لہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبکین فان خالقہما الطف بہما منی ومنک ثم رفع یدیہ فقال اللھم
احفظہما وسلمہما فاتی جبریل وقال یا محمد لا تحزن فہما فی حظیرۃ بنی النجار نائمین و
قد وکل اللہ بہما ملکا یحفظہما فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ اصحابہ حتی اتی الحظیرۃ
فاذا ہما متعنقان نائمین واذا الملک الموکل بہما قد جعل احد جناحیہ تحتہما والآخر
فوقہما یظلہما فاکب النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیہما یقبلہما حتی انتبہما من نومہما ثم جعل
الحسن علی عاتقہ الایمن والحسین علی عاتقہ الایسر فتلقاہ ابوبکر فقال یا رسول اللہ ناولنی احد
الصبیین احملہ عنک فقال نعم المطی مطیہما ونعم الراکبان ہما وابوہما خیر منہما حتی اتی
المسجد فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قدمیہ وہما علی عاتقیہ ثم قال معاشر المسلمین
الا ادلکم علی خیر الناس جدا وجدۃ قالوا بلی یا رسول اللہ قال الحسن والحسین جدہما رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخاتم النبیین وجدتہما خدیجۃ بنت خویلد سیدۃ نساء اہل الجنۃ
الا ادلکم علی خیر الناس ابا واما قالوا بلی یا رسول اللہ قال الحسن والحسین ابوہما علی وامہما
فاطمۃ سیدۃ نساء العالمین الا ادلکم علی خیر الناس عما وعمۃ قالوا بلی یا رسول اللہ قال الحسن
والحسین عمہما جعفر بن ابی طالب وعمتہما ام ہانی بنت ابی طالب الا ادلکم علی خیر الناس
خالا وخالۃ قالوا بلی یا رسول اللہ قال الحسن والحسین خالہما القاسم بن رسول اللہ صلی اللہ

علیہ علی وخالتہما زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم انک تعلم ان الحسن والحسین
فی الجنۃ ومن احبہما فی الجنۃ ومن ابغضہما فی النار (اخرجہ الملاء فی سیرتہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما
کہتے ہین کہ ایک دن ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین تھے کہ ناگہان جناب سیدہ
علیہا السلام روتی ہوئین تشریف لائین حضور نے اُنسے فرمایا تیرا باپ تجھ پر فدا ہو تم کیون روتی ہو عرض
کیا کہ حسنین گہر سے نکل گئے ہین نہین معلوم کہان سو گئے ہین حضور نے فرمایا انکا خالق انپر تجھ سے
اور مجھ سے زیادہ مہربان ہے پہر ہاتھ اٹھا کر آپنے دعا کی اے میرے پروردگار انکی حفاظت فرما اور انکو
سلامت رکھ پس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد آپ غمگین نہون وہ دونو خطیرہ بنی نجار مین سو
گئے ہین خدا تعالے نے انپر ایک فرشتہ کو موکل کیا ہے کہ انکی حفاظت کرے پہر آنحضرت صلے اللہ علیہ
سلم اپنے اصحاب کرام کے ساتھ اٹھ کہڑے ہوئے اور خطیرہ مین تشریف لائے اور حسنین علیہما السلام کو ایک
دوسرے کے ساتھ لپٹا ہوا اور سوتا ہوا دیکہا اور وہ فرشتہ جو انپر موکل ہے اس نے اپنا ایک بازو انکے
نیچے بچہایا ہوا ہے اور ایک بازو کا انپر سایہ کیا ہوا ہے پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جہک کر ان کو
چوما اور جگایا پہر جناب حسن کو دا ہنے کندہے پر اور جناب حسین بائین کندہے پر سوار کیا ابوبکر رضی
اللہ عنہ رستے مین ملے انہون نے عرض کیا یا رسول مجھے ایک صاحب زادہ کو دیدین کہ مین اٹھا لون
آپنے فرمایا نہایت عمدہ ہے سواری انکی اور وہ نہایت عمدہ سوار ہین - اور ان کا باپ انسے بہتر ہے پہر آپ
مسجد مین تشریف لائے اور دونون پاؤن پر کہڑے ہو گئے - اور وہ دونون صاحبزادے آپکے کندہون پر
سوار تھے - آپنے ارشاد کیا اے گروہ مسلمانان مین تمکو آگاہ کرون ان دو شخصون سے جو سب آدمیون سے
از روی دادا اور دادی کے بہتر ہین لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور بیان فرمادین آپنے فرمایا وہ
حسن اور حسین ہین کہ انکا دادا خدا کا رسول انبیون کا ختم کرنیوالا ہے اور انکی دادی ام المومنین خدیجہ
بنت خویلد اہل جنت کی عورتون کی سردار ہے پہر فرمایا کہ مین تمکو آگاہ کرون ان دو شخصون سے جو سب
آدمیون سے از روی باپ اور مان کے بہتر ہین لوگون نے عرض کیا ہان آپنے فرمایا وہ حسن اور حسین ہین
کہ ان کا باپ علی بن ابی طالب ہے اور انکی مان فاطمہ ہے جو سب دنیا کی عورتون کی سردار ہین - پہر ارشاد
کیا کہ مین تمکو آگاہ کرون ان دو شخصون سے جو سب آدمیون سے از روی چچا اور پہپی کے بہتر ہین لوگون نے
عرض کیا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا وہ حسن اور حسین ہین کہ انکے چچا جعفر طیار ہین اور انکی پہپی ام ہانی
بنت ابی طالب ہین پہر فرمایا کہ مین تمکو آگاہ کرون ان دو شخصون سے جو از روی ماموون اور خالہ کے سب سے
بہتر ہین لوگون نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا وہ حسن اور حسین ہین کہ ماموون انکا قاسم بن محمد

صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور خالہ انکی زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہے پھر آپنے دعا کی کہ اسے میرے پروردگار تو جانتا ہے کہ حسن اور حسین جنت مین ہونگے اور جو کوی ان سے محبت کریگا وہ بھی جنت میں ہوگا اور جو کوی انسے بغض کریگا وہ دوزخ مین ہوگا ⁂

(۲۲) عن جابر قال دخلت علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو یصلے والحسن والحسین علی ظھرہ وھو یقول نعم الجمل جملکما (اخرجہ النسائی) جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین جناب رسالتماٰب صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ الامجاد کے حضور مین گیا آپ اسوقت نماز پڑھ رہے تھے اور جناب حسنین علیہما السلام حضور کی پشت مبارک پر چڑھے ہوئے تھے۔ آپنے فرمایا کیا اچھا ہے تمہارا اونٹ

(۲۳) عن سلمان قال کنا حول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاءت ام ایمن فقالت یا رسول اللہ لقد ضل الحسن والحسین قال وذلک زاد النھار فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قوموا واطلبوا ابنی قال واخذ کل رجل تجاہ وجھہ واخذت نحو النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یزل حتی اتی سفح جبل واذا الحسن والحسین ملتزق کل واحد منھما صاحبہ واذا شجاع قائم علی ذنبہ یخرج من فیہ شبہ النار فاسرع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاسرع مخاطبا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم انساب فدخل فی بعض الاجحرۃ ثم اتاھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فافرق بینھما ومسح وجوھھما وقال بابی وامی انتما اکرمکما علی اللہ تعالی ثم حمل احدھما علی عاتقہ الایمن و الاخر علی عاتقہ الایسر فقلت طوبی لکما نعم المطیۃ مطیتکما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونعم الراکبان ھما وابوھما خیر منھما (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسانید الحسن) روایت ہے سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک وقت ہم جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے مین ام ایمن نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ دن بہت آگیا ہے حسنین کہین گم ہو گئے مین حضرت نے فرمایا میرے بچون کو تلاش کرو ہر ایک نے اپنی ناک کی سیدہ پکڑلی مین حضرت کے ساتھ ہوگیا۔ ہم ایک پہاڑ کے نیچے پہونچے حسنین علیہما السلام کو ایک دوسرے سے لپٹے ہوے سوتا پایا اور ایک سانپ کو انپر سایہ کیے ہوئے دیکھا جسکے مونہہ سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے حضرت اس کی طرف دوڑے اور وہ حضرت کی طرف دوڑا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ باتین کرنے لگا پھر وہ لوٹ کر ایک سوراخ مین گھس گیا۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑھ کر ان کو جدا کیا اور ان کے چہرہ کا غبار پونچھا اور فرمایا میرے ماں باپ تم پر فدا ہون تم خدا کے بڑے پیارے ہو۔ پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کو ایک کاندھے اور دوسرے

دوسرے کاندھے پر اٹھا لیا۔ مینے کہا اے صاحبزادو تمہین مبارک ہو تمہاری سواری کیا اچھی ہے
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ سوار بھی تو اچھے ہین اور ان کے ماں باپ
ان سے بہتر ہیں ◆

(۲۴) عن ابن عباس قال لما فتح اللہ المدائن علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام عمر امر عمر
بالانطاع فبسطت فی المسجد فاول من بدء الیہ الحسن فقال یا امیر المؤمنین اعطنی حقی مما افاء
اللہ علی المسلمین فقال عمر بالرحب والکرامة فامر لہ بالف درھم ثم انصرف فبدر الیہ الحسین فامر
لہ بالف درھم ثم انصرف فبدر الیہ عبداللہ بن عمر فامر لہ بخمسمائة درھم فقال لہ یا امیر المؤمنین
انا رجل مشتد الضرب بالسیف بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسن والحسین
طفلان یدرجان فی سکک المدینة تعطیھم الف الف درھم وتعطینی خمسمائة قال عمر نعم اذھب
فائتنی باب کابیھما وام کامھما وجد کجدھما وجدة کجدتھما وعم کعمھما وعمة کعمتھما وخال
کخالھما فانک لا تاتینی بہ اما ابوھما فعلی المرتضی وامھما فاطمة الزھراء وجدھما محمد مصطفی
وجدتھما خدیجة الکبری وعمھما جعفر بن ابی طالب وعمتھما ام ھانی بنت ابی طالب وخالتھما
رقیة وام کلثوم بنتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخالھما ابراھیم اخرجہ ابو سعید السمان

ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کہتے ہین کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین اللہ سبحانہ وتعالی نے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر مدائن کو فتح کیا جناب عمر نے غنیمت کے مال کی تقسیم کرنے کا حکم دیا
سب سے پہلے جناب امام حسن علیہ السلام انکے پاس تشریف لائے اور کہا اے امیر المؤمنین ہمارا حق دیجیے
اس چیز سے جو کہ اللہ جل جلالہ نے مسلمانون کے لیے فتح دی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بزرگی سے اور
کرامت سے لیجئے جناب عمر رضی اللہ عنہ نے انکے لیے ہزار درہم کا حکم دیا تب وہ لوٹے تو جناب امام حسین علیہ
السلام تشریف لائے جناب عمر نے انکو بھی ہزار درہم کا حکم دیا۔ جب وہ لوٹے تو عبداللہ بن عمر انکے
پاس آئے جناب عمر رضی اللہ عنہ نے انکے لیے پانسو درہم کا حکم دیا عبداللہ بن عمر کہنے لگے یا امیر المؤمنین
مین مضبوط آدمی ہون جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو تلوار سے لڑتا تھا اور حسن اور حسین
لڑکے تھے اور مدینہ کے بازارون مین کھیلا کرتے تھے آپنے انکو ہزار ہزار درہم اور مجھکو پانسو درہم دیا
ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہان جا اور میرے پاس انکے باپ جیسا باپ اور انکی ماں جیسی ماں اور
انکے دادا جیسا دادا اور انکی دادی جیسی دادی اور انکے چچا جیسا چچا اور انکی پھپی جیسی پھپی اور انکی
ماموں جیسا ماموں اور انکے خالہ جیسی خالہ لیکر آ۔ تو ہرگز نہین لا سکیگا۔ انکا باپ علی مرتضی

انکی مان فاطمہ زہرا ہے انکے جد امجد محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم ہین انکی جدہ کریمہ جناب ام المومنین خدیجہ کبرے ہین انکے چچا جعفر طیار اور انکی پھوپھی ام ہانی بنت ابی طالب اور انکی خالہ رقیہ اور ام کلثوم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ ان اور ابراہیم علیہ السلام انکے ماموں ہین +

اہل عبا علیہم السلام کے فضائل کا بیان

(۱) عن انس بن مالك قال فی قوله تعالی مرج البحرین یلتقیان قال علی وفاطمة یخرج منهما اللؤلؤ والمرجان قال الحسن والحسین (اخرجه صاحب کتاب الدرر) انس بن مالک اس آیت کریمہ کی تفسیر مین کہ دو دریا باہم ملتے ہین فرماتے ہین کہ دو دریا سے مراد جناب علی اور فاطمہ ہین اور دوسری آیت کریمہ جسکے معنے یہ ہین کہ نکلتے ہین انسے موتی اور مونگا کی تفسیر مین کہتے ہین کہ ان سے مراد حسن اور حسین ہین +

(۲) عن علی قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم ان اول من یدخل الجنة انا وانت وفاطمة والحسن والحسین قلت فمحبونا قال من ورائکم (اخرجه ابن سعد والحاکم) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اول جنت مین مین داخل ہونگا پھر یا علی تم اور پھر فاطمہ اور حسن اور حسین مینے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے محب آپنے فرمایا تمہارے پیچھے +

(۳) عن ابی هریرة قال نظر رسول الله صلے الله علیه وسلم الی علی وفاطمة والحسن والحسین فقال انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم (اخرجه احمد والطبرانی والحاکم) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کیطرف نگاہ فرماکر کہا مین لڑنے والا ہون اس سے جو ان سے لڑے۔ اور صلح کرنیوالا ہون اس سے جو ان سے صلح کرے +

(۴) عن زید بن ارقم قال نظر رسول الله صلے الله علیه وسلم الی علی وفاطمة والحسن والحسین فقال انا حرب لمن حاربهم وسلم لمن سالمهم (اخرجه الترمذی والطبرانی فی الکبیر) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کیطرف نظر فرماکر ارشاد کیا مین جنگ کرنیوالا ہون اس سے جو تم سے لڑے اور صلح کرنیوالا ہون اس سے جو تم سے صلح کرے +

(۵) عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیم خیمۃ وھو متکی علی قوس عربیۃ وفی الخیمۃ علی وفاطمۃ والحسن والحسین فقال یا معشر المسلمین انا سلم لمن سالم اھل ھذہ الخیمۃ وحرب لمن حاربھم وولی لمن والاھم لا یحبھم الا سعید الجد طیب الولادۃ ولا یبغضھم الا شقی الجد ردی الولادۃ نقلہ محب الطبری فی ریاض النضرۃ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک خیمہ برپا کرتے ہوئے دیکھا اور آپ عربی کمان پر تکیہ کیے ہوئے تھے۔ اور خیمہ مین جناب علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام تشریف فرما تھے حضور نے ارشاد کیا اے گروہ مسلمانون کے مین اس خیمہ والون سے صلح کرنیو۔ ۔۔ کے ساتھ صلح کرنیوالا ہون اور جنگ کرنیوالون کے ساتھ جنگ کرنیوالا ہون اور اسے دوست رکھتا ہون جو انہین دوست رکھے انکو نہین دوست رکھیگا مگر نیک بخت پاک ولادت والا۔ اور انکو نہین دشمن رکھیگا مگر بدبخت ناپاک ولادت والا +

(۶) عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین سید اشباب اھل الجنۃ الا ابنی خالۃ عیسی بن مریم ویحیی بن زکریا وفاطمۃ سیدۃ نساء اھل الجنۃ الا ما کان من مریم (اخرجہ ابو یعلی وابن حبان والطبرانی والحاکم) ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن وحسین اہل جنت کے جوانون کے سردار ہین مگر میری خالہ کے بیٹے عیسے بن مریم اور یحیے بن زکریا اور فاطمہ اہل جنت کی عورتون کی سردار ہے +

(۷) عن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبعث اللہ الانبیاء یوم القیامۃ علی الدواب ویبعث صالحا علی ناقتہ کیما یوافق بالمؤمنین من اصحابہ المحشر ویبعث الحسن والحسین علی ناقتین من نوق الجنۃ وعلی بن ابی طالب علی ناقتی وانا علی البراق ویبعث بلالا علی ناقتہ فینادی بالاذان وشاھدا حقا حقا حتی اذا بلغ اشھد ان محمدا رسول اللہ شھد بھا جمیع الخلائق من الاولین والاخرین فقبلت ممن قبلت منہ (اخرجہ الطبرانی وابو الشیخ والحاکم والخطیب وابن عساکر) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدائے تعالی قیامت کے دن انبیا علیہم السلام کو دواب پر اور صالح نبی کو انکی اونٹنی پر تاکہ وہ قیامت کے دن اپنی امت کے مومنین کے ساتھ موافقت کرین اور حسن اور حسین جنت کے ناقون پر سوار کیے جائینگے۔ اور علی بن ابیطالب میرے ناقہ پر سوار کیے جائینگے اور مین براق پر سوار ہونگا اور بلال اپنے ناقہ پر سوار کیا جائیگا۔ اور اذان مین پکاریگا اور تمام مخلوق حق کہکر اسکی گواہی دیگی

اور جب اشہد ان محمدا رسول اللہ کہیگا تمام اول و آخر کی خلایق اسکی شہادت دینگی پس جسکو اسنے قبول فرمایا ہوگا اس سے قبول کرونگا ✦

(۸) عن حذیفۃ قال قلت لامی اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاصلی معہ المغرب واسالہ ان یستغفر لی ولک فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلیت معہ المغرب فصل نبی صلوۃ العشاء ثم انفتل فتبعتہ فسمع صوتی فقال من ھذا احذیفۃ قلت نعم قال ما حاجتک غفر اللہ لک ولامک ان ھذا ملک لم ینزل الارض قط قبل ھذہ اللیلۃ استاذن ربہ ان یسلم علی ویبشرنی بان فاطمۃ سیدۃ نساء اھل الجنۃ والحسن والحسین سید اشباب اھل الجنۃ (اخرجہ الترمذی واخرجہ احمد والنسائی وابن حبان والرویانی والحاکم باختلاف یسیر والطبرانی فی الکبیر) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مینے اپنی والدہ سے کہا جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہین میں انکے ساتھ مغرب کی نماز پڑہنے جاتا ہون اور حضور نبوی سا اپنے لیے اور تمہارے لیے دعائے مغفرت چاہونگا - پس مین خدمت مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوا - اور حضور کے پیچھے مغرب کی نماز ادا کی پہر حضرت نے عشا کی نماز پڑہی اور پہر لوٹ پڑے مینے حضرت کا اتباع کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میری آواز سنکر فرمایا کون ہے آیا حذیفہ ہے مینے عرض کیا ہان آپ نے فرمایا تیری کیا حاجت ہو خدا تیری اور تیری مان کی مغفرت کرے یہ ایک فرشتہ اس رات کے پہلے کبھی زمین پر نہین نازل ہوا تہا - اس نے اپنے پروردگار سے میرے سلام کے لیے اذن پایا ہے اور مجھکو بشارت دی ہے - کہ فاطمہ اہلجنت کی عورتون کی سردار ہین اور حسن اور حسین جوانان اہل جنت کے سردار ہین ✦

(۹) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ملکا لم یکن زارنی فاستاذن اللہ فی زیارتی فبشرنی ان فاطمۃ سیدۃ نساء امتی وان الحسن والحسین سید شباب اھل الجنۃ (اخرجہ ابن عساکر) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فرشتے نے میری زیارت نہین کی تہی خداوند تعالے نے اسے میری زیارت کا اذن دیا - اس نے مجھکو بشارت دی ہے کہ فاطمہ میری امت کی تمام عورتون کی سردار ہے اور حسن اور حسین اہلجنت کے جوانون کے سردار ہین -

(۱۰) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان فاطمۃ وعلیا والحسن والحسین فی حضرات القدس فی قبۃ بیضاء سقفھا عرش اللہ تعالی (اخرجہ ابن عساکر) ابن عمر رضی

اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہ تحقیق فاطمہ اور علی اور حسن و حسین رب العزت کی پاک درگاہ میں گنبد سفید میں ہونگے کہ جسکی سقف خدا کا عرش ہے۔

(۱۱) عن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا و علی و فاطمۃ والحسن والحسین یوم القیمۃ فی قبۃ تحت العرش (اخرجہ الدیلمی) ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اور علی اور فاطمہ اور حسنین قیامت کے دن عرش کے نیچے ایک قبہ میں ہونگے۔

(۱۲) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر رجالکم علی وخیر شبابکم الحسن والحسین وخیر نساءکم فاطمۃ (اخرجہ الخطیب و ابن عساکر فی تاریخہما) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے سب آدمیوں میں بہتر علی ہیں۔ اور تمہارے نوجوانوں میں بہتر حسن حسین ہیں اور تمہاری عورتوں میں بہتر فاطمہ ہیں۔

(۱۳) عن ابن عمر و علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابنای ھذان الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ وابوھما خیر منہما (اخرجہ ابن ماجۃ عن ابن عمر والحاکم عنہ و عن ابن مسعود والطبرانی عن ابن الحویرث وابن عساکر عن ابن عمر و علی) عبداللہ بن عمر اور جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن اور حسین جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور انکا باپ ان سے بہتر ہے۔

(۱۴) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید حسن وحسین قال من احبنی واحب ھذین وابا ھما و امہما کان معی فی درجتی یوم القیامۃ (اخرجہ الترمذی والدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ بہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ جو شخص مجھے اور ان دونوں کو اور ان دونوں کے ماں باپ کو پیار رکھے وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔

(۱۵) عن علی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا و فاطمۃ وحسن وحسین مجتمعون ومن احبنا یوم القیامۃ فی مکان واحد نأکل ونشرب حتی یفرق بین العباد (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) حضرت امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میں اور فاطمہ اور حسنین اور جو لوگ ہمکو دوست رکھتے ہیں ایک مکان میں مجتمع ہونگے کھائینگے اور پئیں گے یہانتک کہ لوگ متفرق کیے جاویں گے۔ دوزخی دوزخ کے لیے۔ اور جنتی جنت کے لیے۔

(۱۵) عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن ولد عبد المطلب سادات اہل الجنۃ انا وحمزۃ
وعلی وجعفر والحسن والحسین والمہدی (اخرجہ ابن ماجۃ والحاکم والدیلمی) انس رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ بتحقیق جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم اولاد عبد المطلب اہل جنت کے
سردار ہین مین اور حمزہ اور علی اور جعفر اور حسن اور حسین اور مہدی ۔

(۱۶) عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول باذنی والا صمتا انا شجرۃ
وعلی لقاحہا وفاطمۃ حملہا والحسن والحسین ثمارہا ومحبوا اہل بیت ورقہا وکلنا فی
الجنۃ حقا حقا (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ
علیہ وسلم سے مینے ان کانون کے ساتھ سنا ہے ورنہ دونون بہرے ہوجائین کہ مین درخت ہون اور
علی اسکا پیوند ہے اور فاطمہ اسکا حمل ہے اور حسن اور حسین اسکے پہل ہین اور ہم اہل بیت کے محب اسکے
اوراق ہین سچ سچ ہم سب جنت مین ہونگے ۔

(۱۷) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ انی وایاک وہذین یعنی حسنا و
حسینا وہذا الراقد یعنی علیا فی مکان واحد یوم القیمۃ (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام
روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ علیہا السلام سے فرماتے تہے کہ مین اور تم
اور حسن اور حسین اور یہ سونیوالا یعنے علی قیامت کے دن ایک مکان مین ہونگے ۔

(۱۸) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا میزان العلم وعلی کفتاہ والحسن
والحسین خیوطہ وفاطمۃ علاقتہ والائمۃ من امتی عمودہ یوزن فیہ اعمال المحبین لنا و
المبغضین لنا (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس کہتے ہین کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ مین علم کا ترازو ہون اور علی اسکے پلہ ہین اور حسنین اسکی رسیان ہین اور فاطمہ اسکا علاقہ ہے اور میری امت
کے امام اسکی عمود ہین کہ جس مین ہمارے محبین اور مبغضین کے اعمال وزن کیے جاتے ہین ۔

(۱۹) عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی رأیت علی باب
الجنۃ مکتوبا بالذہب لا الہ الا اللہ محمد حبیب اللہ علی ولی اللہ وفاطمۃ امۃ اللہ والحسن
والحسین صفوۃ اللہ علی باغضیہم لعنۃ اللہ (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام کہتے ہین
کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ جس شب معراج کو ہمین سیر کرائی گئی مینے جنت
کے دروازہ پر سونے سے لکہا ہوا پایا لا الہ الا اللہ محمد حبیب اللہ ہے علی خدا کا دوست ہے فاطمہ اللہ
کی کنیز ہے حسن وحسین برگزیدگان خدا ہین اور انکے بغض رکہنے والون پر خدا کی لعنت ہے ۔

فائدہ

خاندان نبوت یعنی ان ذوات مقدسہ کی شان میں چار لفظ استعمال ہوئے ہیں (۱) آل (۲) اہلبیت (۳) عترت (۴) ذوالقربےٰ جنکی نسبت تفصیل کے ساتھ بحث درج ذیل ہے ❖

آل کی تحقیق

لغت میں آل کا لفظ خاص قرابت دارون اور گھر کے لوگون کے لیے وضع ہوا ہے اور کبھی معتقد کے رشتہ دار بھی مراد لیے جاتے ہیں۔

بعض کے نزدیک آل اصل وضع میں اہل تھا (ہ) ہا ہمزہ سے بدل گیا جیسے ہیہات اور ایہات میں ہا ہمزہ سے بدلا ہے پھر توالی ہمزتین کی وجہ سے ایک ہمزہ الف سے بدل گیا۔ اسی لیے اسکی تصغیر (اہیل) مستعمل ہے ❖

کسائی امام نحو کے نزدیک اسکی تصغیر (اویل) بھی آئی ہے ❖

اہل کا اطلاق بہ نسبت آل کو عام ہے کیونکہ محاورہ عرب میں اہل البصرہ بولا جاتا ہے نہ آل البصرہ امام راغب مفردات میں لکھتے ہیں آل اہل سے تو بنا ہے لیکن آل کی اضافت اعلام ناطقین کے ساتھ مخصوص ہے اور اسماء نکرہ اور زمانہ اور مواضع کیطرف مضاف نہیں ہوتا برخلاف لفظ اہل کے چنانچہ کلام عرب میں آل زید یا آل عمر مستعمل ہے نہ آل رجل اصطلاح سے آل موضع و آل قریہ اور آل زمان بھی مستعمل نہیں بجائے اسکے اہل رجل و اہل موضع اور اہل قریہ اور اہل بلدہ وغیرہ کلام عرب میں شائع و دائع ہے ❖

ابن عرفہ کہتے ہیں کہ آل سے وہ قریبی رشتہ دار مراد ہیں جو کسی شخص کیطرف قرابت میں رجوع کریں اور یہ ماخوذ ہے لفظ اول سے کہ اسکے معنے رجوع کے ہیں (کتاب الغریبین لابی عبید احمد بن محمد بن ابی عبید العبدی ❖

ابن درید جمہرہ میں لکھتا ہے کہ آل سے قریبی رشتہ دار مراد ہیں ❖

اس بات کے متعین کرنے میں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کون ذوات مقدسہ ہیں۔ علماء کا اختلاف ہے ایک گروہ کے نزدیک ازواج مطہرات اور جناب علی مرتضے اور جناب سیدہ اور حسنین علیہم السلام سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے آل امجاد ہیں ❖

اور ایک گروہ ان اشخاص مراد لیتے ہیں جنپر زکوۃ حرام ہے یعنی اولاد عبد المطلب تیسرے گروہ نے پیروان دین کو بھی آل میں داخل کیا ہے ۔

اور ایک گروہ نے آل سے صرف ذات جناب علی و جناب سیدہ اور حسنین علیہم السلام کو مراد لیا ہے

امام راغب مفردات مین لکھتے ہین ویستعمل فیمن یختص بالانسان اختصاصاً ذاتیاً او بقرابة قریبة او بموالاة قال آل ابراهیم وآل عمران وقال ادخلوا آل فرعون اشد العذاب. وقیل آل النبی اقاربه وقیل المختصون به من حیث العلم وذالک ان اهل الدین ضربان ضرب مختص بالعلم المتقن والعمل المحکم فیقال لهم آل النبی وامته وضرب یختصون بالعلم علی سبیل التقلید ویقال لهم امة محمد ولا یقال لهم آل محمد وکل آل النبی امته ولیس کل امته له آله یعنے اس لفظ کا استعمال جس مین کیا جاتا ہے جو انسان کے ساتھ خصوصیت یا قرابت قریبہ رکھتا ہو یا دوستی کیوجہ سے نزدیک ہو الله تعالی نے آل ابراہیم اور آل عمران کا لفظ قرآن شریف مین وارد کیا ہے اور فرمایا ہے ای آل فرعون تم سخت عذاب مین داخل ہو۔ آل نبی صلے الله علیہ وسلم سے حضور کے قریبی رشتہ دار مراد لیے جاتے ہین اور بعض لوگ ان سے بہی مراد لیتے ہین جو علم کی حیثیت سے حضرت کے ساتھ خصوصیت رکہتے ہین اور ان سے مراد دیندار لوگ ہین جنکی دو قسمین ہین ایک وہ لوگ جو علم الیقین اور عمل محکم کے ساتھ مخصوص ہین۔ پس وہ لوگ آل نبی صلے الله علیہ وسلم اور آنکی امت کہلائے جاتے ہین اور دوسرے وہ لوگ کہ بطریق تقلید علم کے ساتھ خصوصیت رکہتے ہین اور وہ محض امت کہلائے جاتے ہین انپر آل کا اطلاق نہین ہوتا اور نبی صلی الله علیہ وسلم کے کل آل آپ کی امت ہے۔ اور کل امت آل نہین۔

ابو عبیدہ نقل کرتے ہین کہ مینے ایک فصیح اعرابی کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ کہہ رہا تہا اهل مکة آل الله فقلنا ما تعنی بذالک قال الیسو مسلمین والمسلمون آل الله وانما یقال آل فلان للرئیس المتبع وفی شبیه مکة لانها ام القری۔ ومثل فرعون فی الضلال واتباع قومه له فقلنا له یقال للقبیلة الرجل آل قال لا الا اهل بیته خاصة انتهی یعنے اہل مکہ خدا کی آل ہین ہمنے اس سے پوچہا کہ اس سے تیری کیا مراد ہے وہ کہنے لگا کیا یہ لوگ مسلمان نہین۔ اور مسلمان خدا کی آل ہین۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ آل فلان کی تو اس سے اسکے متبعین مراد ہوتے ہین مکہ بہی اسی کے شبیہ ہے کیونکہ وہ ام القرے ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ فرعون کے متبعین کو گمراہی مین اسکی آل کہا گیا ہے۔ ہمنے کہا کہ کیا کسی آدمی کے قبیلہ کو اسکی آل کہا جاتا ہے وہ بولا نہین بلکہ اسکے گہر کے لوگون کو خاصکر اسکی آل کہا جاتا ہے۔

اسی کی موید وہ حدیث ہے جسکو کہ امام بغوی نے شرح السنة مین لکہا ہے عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال لقینی کعب بن عجرة قال الا اهدی لک هدیة سمعتها من رسول الله صلی الله علیه وسلم

فقعت بلی اھدھا الی فقال سالنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف الصلوٰۃ علیکم اھل البیت قال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و آل ابراھیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وآل ابراھیم انک حمید مجید (رواخرجہ البخاری) عبدالرحمن بن ابی لیلے سے روایت ہے کہ مجھ سے کعب بن عجرہ ملے اور کہنے لگے کہ میں تجھے ایک تحفہ دوں جو میں نے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میں نے کہا بیان فرمایئے کعب کہنے لگے ہمنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ اہلبیت پر کسطرح سے درود بھیجنا چاہیے آپنے فرمایا کہ تم اسطرح سے پڑھا کرو کہ اے پروردگار رحمت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جسطرح سے کہ تونے رحمت نازل کی ہے حضرت ابراہیم پر اور انکی آل پر اور برکت دے محمد اور آل محمد کو جسطرح کہ تونے برکت دی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم کو تو ہی ہے ستودہ بزرگ *

کمال الدین بن طلحہ شافعی رح مطالب السئول میں اس حدیث کو درج کرکے لکھتے ہیں فالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فسر احدھما بالاخر والمفسر والمفسر بہ سواء فی المعنی فیکون الاھل بیتہ واھل بیتہ الہ فیتحد ان فی المعنی ویکشف حقیقۃ ذالک ان اصل آل اھل (انتھی) یعنے جناب نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک کو دوسرے کے ساتھ تفسیر بیان فرمائی ہے اور مفسر اور مفسر بہ معنے میں برابر ہیں پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آل آپکے اہلبیت ہیں اور اہلبیت آل ہیں پس یہ دونوں معنے میں متحد ہیں اور اسکی حقیقت کا انکشاف اس سے ہوتا ہے کہ آل اصل میں اہل ہے اس تقریر سے یہ امر تو ثابت ہوگیا کہ آل سے مراد اہلبیت ہے اب رہا یہ امر کہ آل اور اہلبیت سے کون کون ذوات مقدسہ مراد ہیں پس حدیث مندرجہ ذیل اسکی تعیین کے لیے کافی ثبوت ہے *

عن شھر بن حوشب عن ام سلمۃ قالت ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ ائتنی بزوجک وابنیک فجاءت بھم فالقی علیھم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کساء ثم قال اللھم ھولاء آل محمد فاجعل صلوتک وبرکاتک علی ابراھیم وآل ابراھیم انک حمید مجید (اخرجہ البیہقی) شہر بن حوشب جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے کہا اپنے خاوند اور دونوں بیٹوں کو ہمارے پاس لے آ جب وہ اپنے ہمراہ لائیں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انپر اپنی چادر اڑھادی اور فرمایا اے میرے پروردگار یہ آل محمد ہے تو اپنی رحمت اور برکت انپر نازل کر جیسے کہ تونے ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل کی ہے بیشک تو ہے ستودہ اور برگزیدہ *

دوسرا فریق اپنے قول کی تائید مین حدیث کو پیش کرتا ہے جسکی سند صحیح ہونے پر مسلم اور نسائی اور ابو داود
نے اتفاق کیا ہے ؛ عن عبد اللہ بن ربیعة بن الحارث قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ان ہذہ الصدقات انما اوساخ الناس وانہا لا تحل لآل محمد یعنے عبد اللہ بن ربیعہ بن الحارث
کہتے ہین کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ صدقات لوگون کی میل
ہین اور آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر حلال نہین ہین ❖

تیسرا گروہ تو پیروان دین کو بھی آل مین شامل کرتا ہے اسکا تمسک اس آیت سے ہے (الا آل لوط انا لمنجوہم
اجمعین) یعنے مگر لوط کی آل کہ ہم سبکو نجات دینے والے ہین اور تمام مفسر متفق ہین کہ اس آیت مین آل
لوط سے تمام متبعین جناب لوط مراد ہین ❖

ابن ہمام مولوی کمال الدین بن ابی شریف مطالب السئول مین اسے ظاہر کرتے ہین (فالمعانی کلہا مجتمعة فیہم
علیہم السلام فانہم اہل بیتہ وتحرم علیہم الصدقة وہم دائنون بدینہ والمتبعون منہاجہ
وسبیلہ فاطلاق اسم الآل علیہم حقیقة وعلی غیرہم مجازا بالاتفاق) یعنے آل کے تمام معانی ان
چار ذوات مقدسہ علیہم السلام مین مجتمع ہین کیونکہ یہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت ہین اور
انہین پر صدقہ حرام ہے اور یہی حضور کے دین کے پورے پیرو ہین اور یہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے طریقہ پر ٹھیک چلنے والے ہین پس آل کے نام کا حقیقت مین انہین پر اطلاق ہو سکتا
ہے اور انکے غیر پر مجازا بولا جاتا ہے اور اسپر علما کا اتفاق ہے ❖

حقیقت یہ ہے کہ فضائل اہلبیت مین جسقدر کہ احادیث وارد ہوئی ہین ان مین کسی جگہہ لفظ آل کا
اور کسی جگہہ لفظ ذریت کا اور کسی جگہہ لفظ عترت کا استعمال ہوا ہے پس ان تمام الفاظ کا مفہوم خاص
اہل بیت ہی ہو سکتے ہین تمام مومنین پر آل کا حمل ہرگز نہین ہو سکتا اسلئے کہ باتفاق اہلسنت
جماعت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی شخص متبع سنت نبوی نہین گذرا ۔ پس اگر آل کا لفظ
عام ہوتا اور اس سے متبعین مراد ہوتے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ سے برات واپس
لیکر جناب علی کو نہ دیتے اور یہ نہ فرماتے کہ ہمکو میرے اہل مین سے ایک آدمی لیجائیگا ❖

عن ابن عباس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر بسورة التوبة وبعث علیا خلفہ فاخذہا
منہ وقال لا یذہب بہا الا انا او رجل من اہل بیتی وہو منی وانا منہ (اخرجہ احمد والنسائی)
یعنے ابن عباس سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو سورہ توبہ دیکر بھیجا اور
انکے پیچھے جناب علی کو روانہ کیا انہون نے حضرت ابوبکر سے اس سورت کو لے لیا اور آنحضرت صلے اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو کوئی نہیں لیجائیگا مگر مین یا میرے گھر کا کوئی آدمی جو میرا ہو اور مین اسکا ہون۔

لطیفہ قال المنصور لجعفر بن باقر علیہما السلام نحن وانتم فی رسول اللہ سواء فما فضلکم فقال لو خطب الیکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و تزوج منکم لجاز لہ ولا یجوز لہ ان یتزوج منا (من المحاضرات للراغب اصفہانی) منصور دوانقی جناب امام جعفر بن محمد باقر علیہ السلام سے کہنے لگا ہم اور تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت مین برابر ہین پس تمہین ہم پر کیا فضیلت ہے۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تم سے نکاح کی خواستگاری کرتے تو جائز ہوتا۔ اور ہم سے نکاح کی خواستگاری نہین کرسکتے تھے۔

(۲) قال المامون للعلوی ما فضلکم علینا فی العرب من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل علی حرمنا ولا یدخل علی حرمکم (نقل الشیخ ابی القاسم الحسین بن محمد بن المفضل الراغب الاصبہانی فی المحاضرات) مامون نے ایک علوی سید سے کہا تمکو ہم پر عرب ہونے مین اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت مین کیا فضیلت ہے علوی نے جواب دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری عورتونکو پردہ کرنے کی ضرورت نہین اور تمہاری عورتونکو پردہ کی ضرورت ہے۔

پانچ باتون مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کا آنحضرت سے مساوی ہونا

امام فخر الدین رازی کہتے ہین قد جعل اللہ اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مساوین لہ فی خمسۃ اشیاء یعنے اللہ عزوجل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کو پانچ باتون مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مساوی ٹھیرایا ہے۔

اول ہا فی السلام قال السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وقال لاہل بیتہ سلام علی آل یاسین یعنے پہلا امر یہ کہ سلام مین انکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا شریک اور مساوی ٹھیرایا ہے پروردگار عالم فرماتا ہے کہ سلام ہو تجہ پر اے نبی اور رحمت خدا کی اور اسکی برکتین۔ اور انکے اہل بیت کے حق مین فرمایا کہ آل یاسین پر سلام ہو۔

سید نور الدین علی بن جمال الدین عبد اللہ الشافعی رحمۃ اللہ علیہ جواہر العقدین مین لکھتے ہین نقل جماعۃ من المفسرین عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فی قولہ تعالی سلام علی آل یاسین علی آل محمد۔ ونقلہ الثعلبی عن الکلبی فقال علی آل یاسین علی آل محمد سماہ اللہ یاسین مثل یعقوب اسرائیل واسحاق و محمد

یعنے مفسرین کی ایک جماعت نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے۔ کہ وہ آیت سلام علی ال یاسین کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ مراد اس سے آل محمد ہے۔ کلبی علیہ الرحمۃ سے نقاش روایت کرتے ہیں کہ آل یاسین سے آل محمد مراد ہے۔ اللہ تعالی نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نام نامی یاسین کہا ہے جسطرح سے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام اسرائیل کہا ہے اور احمد اور محمد آپ کے نام رکھے ہیں ؛

والثانیۃ فی الطہارۃ قال اللہ تعالی طٰہٰ ای یا طاہر ما انزلنا الیک القرآن لتشقی ۔ وقال لاھل بیتہ ویطہرکم تطہیرا یعنے دوسرا امر کہ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکے اہل بیت کو شریک اور مساوی کیا ہے وہ طہارت ہے۔ اللہ تعالی جلشانہ فرماتا ہے طٰہٰ جسکی معنے یہ ہیں کہ اے طاہر ہمنے اسلیے تیری طرف قرآن کو نازل نہیں کیا تو ہلک جاوے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے لیے فرمایا ہے کہ طاہر کریگا تمکو حق طاہر کرنے کا ؛

والثالثۃ فی الصلوۃ علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم وعلی الہ کما فی التشہد یعنے تیسرا امر جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکے اہل بیت کو شریک اور مساوی کیا ہے۔ وہ درود شریف ہے جیسے اب تشہد میں ہے ؛

عن کعب بن عجرۃ قال لما نزلت ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ قلنا یا رسول اللہ قد علمنا کیف نسلم علیک وکیف نصلی علیک قال قولوا اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید (اخرجہ البخاری والمسلم) کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی جسکا ترجمہ یہ ہے کہ بتحقیق اللہ تعالی اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے ہو درود بھیجو اس پر اور سلام بھیجو حق سلام بھیجنے کا) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں آپ تعلیم فرماویں کہ ہم آپ پر کس طرح سے درود بھیجا کریں اور کسطرح سے سلام بھیجا کریں آپنے ارشاد کیا کہ تم یوں کہا کرو اے ہمارے پروردگار رحمت نازل کر محمد اور آل محمد پر جیسے کہ تو نے برکت نازل کی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم پر بیشک توہی ہے ستودہ بزرگ ؛

عن ابی مسعود البدری قال اتانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ونحن فی مجلس سعد بن عبادۃ فقال لہ بشیر ابن سعد امرنا اللہ ان نصلی علیک یا رسول اللہ فکیف نصلی علیک فسکت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی تمنینا انہ لم یسئلہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ قولوا اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراہیم وال ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک

علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وآل ابراھیم انک حمید مجید (اخرجہ مسلم) وعند الطبرانی فسکت حتی جاءہ الوحی فقال تقولون اللھم صل الخ ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے بشیر بن سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو اللہ تعالے نے آپ پر درود پڑہنے کا حکم کیا ہے پس ہم کس طرحسے آپ پر درود پڑھا کریں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے یہانتک کہ ہمکو خیال پیدا ہوا کہ کاش بشیر بن سعد حضور سے نہ سوال کرتے۔ پہر آپنے ارشاد کیا کہ تم یوں پڑہا کرو۔ اے ہمارے پروردگار رحمت نازل کر محمد اور آل محمد پر جیسے کہ تونے رحمت نازل کی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم پر بیشک توہی ستودہ اور برگزیدہ ہے اے ہمارے پروردگار برکت دے محمد اور آل محمد کو جیسے کہ تونے برکت دی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم کو بیشک توہی ستودہ اور برگزیدہ ہے۔ یہ روایت تو مسلم کی ہے اور طبرانی نے اس روایت کو اس طرح پر روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشیر بن سعد کے پوچھنے پر خاموش ہو گئے یہانتک کہ حضور کیطرف جناب الٰہی سے وحی نازل ہوئی اور آپ نے ارشاد کیا کہ تم یوں درود پڑہا کرو اللھم صل الخ

عن شھر بن حوشب عن ام سلمۃ قالت ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ ائتینی بزوجك وابنیك فجاءت بھم فالقی علیھم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کساء کان تحتی خیبریا اصبناہ من خیبر ثم قال اللھم ھؤلاء آل محمد فاجعل صلوتك وبرکاتك علی محمد کما جعلتھا علی ابراھیم وآل ابراھیم انك حمید مجید (اخرجہ البیھقی) شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے کہا میرے پاس اپنے شوہر اور دونوں بیٹوں کو بلا لاؤ وہ انکو اپنے ہمراہ لائیں آپنے ایک کپڑا جو ہمے خیبر میں ملا تہا اور میرے پاس تہا انپر ڈالدیا اور دعا کی کہ اے میرے پروردگار یہ آل محمد ہیں پس تو اپنی رحمت اور برکتیں انپر نازل فرما جسطرح سے کہ تونے ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل کی ہیں اور تو ہے ستودہ اور برگزیدہ

عن عمر رضی اللہ عنہ قال انہ لایکون الصلوۃ الا بقراءۃ وبتشھد وصلوۃ علی النبی وآلہ (نقلہ حافظ ابن حجر فی عمل الیوم واللیلۃ) جناب عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نماز نہیں ہوتی مگر ساتھ قراءت کے اور تشہد کے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود پڑہنے کے۔

عن ابن مسعود قال لاصلوۃ لمن لم یصل فیھا علی النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (رواہ ابن عبد البر) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس شخص نے تشہد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور انکی آل پر درود نہ پڑہا اسکی نماز نہیں ہوئی۔

عن الشعبی قال من لم یصل علی النبی و آلہ فی التشہد فلیعد صلوتہ (اخرجہ البیہقی) شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جس نے تشہد مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اور انکی آل پر درود نہ پڑہا اسکو چاہیے کہ نماز کا اعادہ کرے +

روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصلوا علی الصلوۃ البتراء قالوا وما الصلوۃ البتراء یا رسول اللہ قال تقولون اللھم صل علی محمد وتسکتون بل قولوا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد (جواہر العقدین لجلال الدین السمہودی الشافعی وینابیع) جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے مرفوعا مروی ہے کہ آپ نے فرمایا مجہپر تم درود ناقص نہ پڑہا کرو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ناقص درود کیا ہے اپنے فرمایا کہ تم لوگ کہا کرتے ہو کہ اے ہمارے پروردگار رحمت نازل کر محمد پر اور پہر تم خاموش ہوجاتے ہو بلکہ یون کہا کرو کہ اے پروردگار رحمت نازل کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل پر قد قال الامام الشافعی رحمۃ اللہ علیہ ؎

یا اھل بیت رسول اللہ حبکم ۔۔۔ فرض من اللہ فی القرآن انزلہ

کفاکم من عظیم القدر انکم ۔۔۔ من لم یصل علیکم لا صلوۃ لہ

(جواہر العقدین للسمہودی) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ اے اہل بیت رسول اللہ تمہاری محبت کو خدا نے فرض کیا ہے اور قرآن شریف اسکے لیے نازل کیا ہے تمہارے مرتبہ کی بڑائی کے لیے یہی کافی ہے کہ جو شخص تمپر درود نہ پڑہے اسکی نماز نہین ہوتی -

والرابعۃ تحریم الصدقۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تحل الصدقۃ لمحمد ولا لآل محمد صلے اللہ علیہ وسلم یعنے چوتہا امر کہ جس مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکے اہل بیت کو شریک اور مساوی کیا ہے وہ صدقہ کا حرام ہونا ہے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدقہ محمد اور آل محمد پر حلال نہین +

عن الحسین بن علی قال انا آل محمد لا تحل لنا الصدقۃ (جواہر العقدین للسمہودی الشافعی) جناب حسین علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا ہم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل ہین ہمپر صدقہ حلال نہین +

عن ابی ھریرۃ قال اخذ الحسن بن علی تمرۃ من تمر الصدقۃ فجعلھا فی فیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کخ کخ لیطرحھا ثم قال اما شعرت انا لا تحل لنا الصدقۃ (اخرجہ المسلم والطحاوی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب حسن علیہ السلام نے ایک پہل صدقہ کے پہلون مین سے

لیکر اپنے منہ مین ڈال لیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کخ کخ کیا تاکہ وہ ڈال دین پہر فرمایا تو نہین جانتا کہ ہمارے لیے صدقہ حلال نہین۔

(والخامسۃ) المحبۃ قال اللہ تعالی فاتبعونی یحببکم اللہ وقال لاہل بیتہ قل لا اسالکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی (نقلہ السمہودی) یعنے پانچوان امر کہ جس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکے اہل بیت کو شریک اور مساوی کیا ہے وہ محبت ہے اللہ تعالی فرماتا ہے۔ کہدے یا رسول اللہ اتباع کرو میرا تمکو اللہ دوست رکھیگا۔ اور حضرت کے اہل بیت کی نسبت فرمایا ہے کہ یا محمد کہدے کہ نہین مانگتا مین اسپر اجر مگر دوستی قرابتیونکی۔

احادیث فضائل آل علیہم السلام

(۱) عن الاعمش عن ابی وائل قال قرأت مصحف عبد اللہ بن مسعود ان اللہ اصطفی آدم ونوحا وآل ابراہیم وآل عمران وآل محمد علی العالمین (تفسیر ثعلبی) اعمش ابی وائل سے ناقل ہین کہ وہ کہتے تھے کہ مینے عبداللہ بن مسعود کے قرآن شریف مین اس آیت کو اسطرح پر لکھا ہے کہ خدا نے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران اور آل محمد کو سب جہان سے برگزیدہ کیا ہے۔

عن سلمان قال انزلوا آل محمد بمنزلۃ الراس من الجسد وعلی بمنزلۃ العین من الرأس فان الجسد لا یہتدی الا بالراس وان الراس لا یہتدی الا بالعین (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) سلمان سے روایت ہے جان لو آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم بمنزلہ سر کے ہے بدن سے اور جناب علی بمنزلہ آنکھ کے سر سے پس تحقیق بدن نہین رستہ پاتا مگر ساتھ سر کے اور سر نہین رستہ دیکھتا مگر ساتھ آنکھ کے۔

(۲) وفی تفسیر قولہ تعالی اہدنا الصراط المستقیم قال مسلم بن حبان سمعت ابا بریدۃ یقول صراط محمد وآلہ (تفسیر ثعلبی ومعالم التنزیل) اور اللہ تعالی کے قول مین کہ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ دکھا ہمکو راہ سیدھی مسلم بن حبان کہتے ہین کہ مینے ابو بریدہ سے سنا ہے کہ کہتے تھے کہ صراط مستقیم سے مراد محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور انکی آل کی راہ ہے۔

(۳) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب آل محمد یوما خیر من عبادۃ سنۃ ومن مات علیہ دخل الجنۃ (اخرجہ الدیلمی) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول پاک صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ نے ارشاد فرمایا کہ آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایکدن کا محبت کرنا ایکبرس کی عبادت کے برابر ہے۔ اور جو شخص اسپر مرا وہ جنت مین داخل ہوگا۔

(۴) عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی محمد و علی آل محمد مائۃ مرۃ قضی اللہ لہ مائۃ حاجۃ (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص محمد اور آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر سو دفعہ درود پڑھتا ہے خدا تعالی اسکی سو حاجتیں پوری کرتا ہے +

(۵) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لو ان رجلا قام علی قدمیہ بین الرکن والمقام وصام وصلی ثم لقی اللہ تعالی مبغضا لآل محمد دخل النار (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ وعن والدیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ اگر کوئی آدمی مابین رکن ومقام اپنے دونو قدمونپر کھڑا ہوکر روزہ رکھے اور نماز پڑھتا رہے پھر خدا سے جا ملے درانحالیکہ وہ آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھتا ہو تو وہ دوزخ مین داخل ہوگا +

(۶) عن عبد اللہ البجلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات علی حب آل محمد مات شہیدا الا ومن مات علی حب آل محمد مات مغفورا الا ومن مات علی حب آل محمد زف الی الجنۃ کما تزف العروس الی بیت زوجہا۔ الا ومن مات علی حب آل محمد فتح اللہ من قبرہ بابان من الجنۃ الا ومن مات علی حب آل محمد جعل اللہ زوار قبرہ ملائکۃ الرحمۃ الا ومن مات علی حب آل محمد جاء یوم القیمۃ مکتوب بین عینیہ آیۃ من رحمۃ اللہ الا ومن مات علی بغض آل محمد مات کافرا۔ الا ومن مات علی بغض آل محمد لم یشم رائحۃ الجنۃ (رواہ الثعلبی) عبد اللہ بجلی کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص آل محمد کی محبت پر مرا وہ شہید مرا۔ اور جو شخص آل محمد کی محبت پر مرا وہ مغفور مرا۔ اور جو شخص آل محمد کی محبت پر مرا وہ جنت کی طرف خرامان ہوگا جیسے کہ دولہن اپنے دولہا کے گھر کی طرف خرامان ہوتی ہے۔ اور جو شخص آل محمد کی محبت پر مرا وہ قیامت کے دن آئیگا اسکی پیشانی پر اللہ کی رحمت کی آیت لکھی ہوی ہوگی اور جو شخص آل محمد کے بغض پر مرے گا وہ کافر مریگا۔ اور جو شخص آل محمد کے بغض پر مرے گا وہ جنت کی بو تک نہین سونگھے گا۔

(۷) عن مجاهد عن ابن عباس قال لما خلق اللہ عز وجل آدم ونفخ فیہ من روحہ عطس فالہمہ اللہ الحمد للہ رب العالمین فقال لہ ربہ یرحمک فلما سجد لہ الملائکۃ تداخلہ العجب فقال یارب اخلقت خلقا ھو احب الیک منی فلم یجب ثم قال الثانی فلم یجب ثم قال الثالثۃ فلم یجب ثم قال الرابعۃ فقال اللہ عز وجل لہ نعم ولولاھم ما خلقتک فقال یا رب اریہم فاوحی اللہ

ثم وجل الی الملائکة انجبهار فعوا الحجب فلما رفعت اذا ادم بخمسة اشباح قدام العرش فقال یا رب من هؤلاء
قال یا ادم هذا نبیی وهذا علی امیر المؤمنین وهذا فاطمة بنت نبیی وهذان الحسن والحسین ابنا علی وولد
نبیی ثم قال هم الاولی ففرح بذلك فلما اقترف الخطیئة قال یارب اسالك بمحمد صلی الله علیه وسلم وعلی وفاطمة
والحسن والحسین لما غفرت لی فغفر الله له فهذا قال الله تبارك وتعالی فتلقی ادم من ربه بکلمات فتاب علیه
فلما اهبط الی الارض صاغ خاتما نقش علیه محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم ویکنی ادم بابی محمد
(اخرجه ابو الفتح محمد بن علی بن ابراهیم النطنزی فی خصائص العلویة) مجاہد ابن عباس سے نقل کرتے ہین کہ جب اللہ
تعالی نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور انکے قالب مین اپنی روح کو ڈالا تو حضرت آدم چھینک کر الہام ربانی سے
خدا کا شکر بجا لائے۔ خدا نے یرحمک اللہ کا جواب دیا پھر جب فرشتون نے حضرت آدم کو سجدہ کیا تو حضرت
آدم نے بوجہ عجب خدا سے عرض کیا۔ کہ کیا کوئی مخلوق تو نے مجھ سے زیادہ محبوب پیدا کی ہے جناب الٰہی
سے اسکا جواب نہ ملا پھر دوبارہ عرض کیا تب بھی جواب نہ ملا اسیطرح تیسری مرتبہ پوچھا۔ اور جواب نہ پایا چوتھی
دفعہ کے استفسار پر ارشاد ہوا ہان اگر ہم انکو نہ پیدا کرتے تو تجھے بھی نہ پیدا کرتے۔ آدم نے عرض
کیا ای پروردگار وہ اشخاص مجھے دکھا کون ہین۔ خدا تعالی نے عرش کے پردہ دار فرشتون کو پردہ
اٹھانیکا حکم دیا۔ جب انہون نے پردہ اٹھایا تو عرش کے سامنے پانچ صورتین نظر پڑین آدم
نے کہا ای پروردگار یہ کون بزرگ ہین بار یتعالی نے ارشاد کیا۔ یہ میرا نبی ہے اور یہ امیر المومنین علی ہے اور
یہ میری نبی کی بیٹی فاطمہ ہے اور یہ حسن و حسین علی کے دونو بیٹے ہین اور یہی سب سے پہلے پیدا ہوئی ہین
آدم کو انکے دیکھنے سے خوشی ہوئی پس جب آدم سے لغزش سرزد ہوئی تو آدم نے کہا ای میرے پروردگار مین ان
پنجتن پاک کو وسیلہ گردان کر عرض کرتا ہون کہ تو میری خطا سے درگذر فرما پس خدا نے حضرت آدم کو بخشدیا
پس یہی قصہ ہے جسکا اللہ نے قرآن مین ذکر کیا ہے (پس سیکھ لیے آدم نے اپنے رب سے چند کلمے اور توبہ کی انکو وجہ
سے) پھر جب آدم زمین پر اتار دیے گئے تو انہون نے ایک انگوٹھی بنا کر اس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش
کندہ کیا اور حضرت آدم کی کنیت ابو محمد ہو گئی۔

اہل بیت کی تحقیق

از روے لغت اہل الرجل وہ لوگ ہین جو اسکے ساتھ ایک گھر یا ایک نسب مین شریک ہون اور انہین بطور
کے قائم مقام اسکی دین اور صنعت اور شہر کے لوگ بھی اسکے اہل کہلاتے (دیکھو مفردات امام راغب)
اس امر کے متعین کرنے مین کہ اہل بیت نبوی کون کون ذوات مقدسہ ہین متقدمین نے اختلاف کیا ہے۔ امام

مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بنی ہاشم مراد ہین بعض نے بنی قصی اور بعض نے تمام قریش کو شامل کیا ہے۔
زید بن ارقم کے نزدیک صرف بنی عبد المطلب ہین سعید بن جبیر کے نزدیک ازواج مطہرات اور اونکے
بیت ہین بہ قائل اور ابو سعید خدری اور انس بن مالک اور ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ و ام سلمہ
رضی اللہ عنہما کے نزدیک صرف اہل عبا مراد ہین اور آیت تطہیر انہین کی شان مین نازل ہوئی ہے
اور قتادہ وغیرہما تابعین بھی اسی کے قائل ہین ٭

متاخرین نے ان مختلف اقوال مین ایک گونہ تطبیق پیدا کی ہے کہ بیت در اصل تین ہین (بیت نسب)
(بیت سکنے) (بیت ولادت) (۱) بنی ہاشم اور اولاد عبد المطلب اہل بیت نسب ہین۔
(۲) ازواج مطہرات اہل بیت سکنی ہین ٭
(۳) اولاد امجاد اہل بیت ولادت ہین ٭

اہل عبا بسبب ازدیاد فضل انہین چمکتے ہوئے ستارے ہین۔ اور باوجود ضمیر جمع مذکر کے ازواج کا اہل بیت
سے خارج کرنا سیاق آیت کے مخالف ہے۔ کیونکہ آیات سابق ولاحق مین انہین کیطرف خطاب ہے۔ اور
ضمیر جمع مذکر تغلیب کیوجہ سے ہے کیونکہ رجال (یعنے جناب علی و حسنین) ان مین داخل ہین لیکن
زید بن ارقم کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ازواج کو اہل بیت مین داخل نہین کیا عن یزید بن حیان
قال انطلقت انا وحصین بن سبرة وعمران بن حصین الی زید بن ارقم فلما جلسنا قال له حصین
لقد لقیت یا زید خیرا کثیرا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسمعت منه وغزوت معه و
صلیت خلفه حدثنا یا زید ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابن اخی لقد
کبرت سنی وقدم عھدی ونسیت بعض الذی کنت اعی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فما حدثتکم فاقبلوه ومالا فلا تکلفونیه ثم قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما خطیبا
بماء یدعی خما بین مکة والمدینة فحمد اللہ واثنی علیه ووعظ وذکر ثم قال اما بعد ایها الناس
فانما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فاجیب وانی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ
فیه الهدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا به فحث ورغب فیه ثم قال واهل بیتی
اذکرکم اللہ فی اهل بیتی فقال حصین یا زید الیس نساءه من اهل بیته فقال لا وایم اللہ
ان المرأة تکون مع الرجل العصر من الدهر ثم یطلقها فترجع الی ابیها وقومها۔ اهل بیته
اصله وعصبته الذین حرموا الصدقة بعده (اخرجه المسلم) زید بن حیان کہتے ہین
کہ مین اور حصین بن سبرہ اور عمران بن حصین زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی پاس گئے جب ہم

انکے پاس بیٹھے تو حصین نے کہا اے زید آپنے بہت نیکی حاصل کی ہے کہ آپنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور ان سے احادیث کو سنا ہے اور حضور کی معیت مین غزوات کیے ہین اور آپکے پیچھے نماز پڑھی ہے جو کچھ کہ تمنے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو ہم سے بھی بیان کرین زید کہنے لگے اے میرے بھتیجے میری عمر بہت ہو گئی ہے اور زمانہ میرا پرانا ہو گیا ہے بعض باتین کہ مینے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھین اور مجھے یاد تھین مین انکو بھول گیا ہون پس جو کچھ کہ مین تمہین بتاؤن اسے قبول کرو اور جو کچھ کہ مین نہ کہون اسمین ست کلام کرو پھر کہنے لگے کہ ہم مین ایک روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک چشمہ کے کنارے جسکو خم بولتے ہین درمیان مکہ اور مدینہ کے خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوے پس خداوند تعالی کی حمد و ثنا اور وعظ اور نصیحت بیان فرمائی اور فرمایا اما بعد اے لوگو مین بھی ایک بشر ہون اب گمان ہے کہ میرے پاس خدا کا قاصد آئیگا پس مین اسے مان لونگا اور مین تم لوگون مین دو بھاری چیزین چھوڑنیوالا ہون ایک تو خدا کی کتاب ہے جس مین ہدایت اور نور ہے۔ پس تم خدا کی کتاب کو لے لو اور اسکے متمسک ہو جاؤ۔ پس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو برانگیختہ کیا اور اسکی رغبت دلائی۔ پھر فرمایا دوسری چیز اہل بیت ہے مین تم کو اپنے اہل بیت مین خدا کو یاد دلاتا ہون پس حصین نے کہا یا زید آیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت نہین زید نے کہا نہین۔ خدا کی قسم ہے عورت مرد کے ساتھ بہت تھوڑے زمانہ تک رہتی ہے پھر اسکو وہ طلاق دیدیتا ہے پس وہ عورت اپنے باپ اور قوم کی طرف رجوع کرتی ہے۔ آپکے اہل بیت آپ کی اصل اور خویش ہین جنپر آپکے بعد صدقہ حرام ہے اس حدیث کی شرح مین امام نووی علیہ الرحمۃ لکھتے ہین (امن اهل بيته نساءه قال لا) هذا دليل لابطال قول من قال هم قريش كلها فقد كان في نسائه قرشيات وهن عائشة وحفصة وام سلمة وسودة وام حبيبة رضي الله تعالى عنهن) یعنے حصین ابن سبرہ کے اس سوال پر کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت نہین زید بن ارقم کا یہ کہنا کہ نہین۔ یہ ایک دلیل ہے اس قوم کے باطل کرنے کے لیے کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ تمام قریش آپ کے اہلبیت ہین کیونکہ آپ کی بیبیون مین قریشی عورتین بھی تھین اور وہ جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ اور جناب حفصہ اور ام سلمہ اور سودہ اور ام حبیبہ ہین۔ رضی اللہ تعالی عنہن اور جناب ام المومنین ام سلمہ کی حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے۔

آیہ التطہیر

(۱) عن ام سلمة قالت ان هذه الآية نزلت في بيتي انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم
تطهيرا وانا جالسة عند الباب في البيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلي وفاطمة وحسن وحسين
فجللهم بكساء وقال اللهم هولاء اهل بيتي وحامتي اذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا
قالت ام سلمة وانا معهم يا رسول الله قال انك على الخير (اخرجه المسلم والترمذي والدولابي
والبيهقي) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت کرتی ہین کہ یہ آیت میرے گھر مین نازل
ہوئی (جسکا کہ ترجمہ یہ ہے) سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہے اللہ کہ لیجائے تم سے پلیدی کو اے
اہل بیت اور پاک کرے تمکو پاک کرنا مین دروازہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اور گھر کے اندر جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب علی اور جناب سیدہ اور حسنین علیہم السلام تشریف رکھتے تھے پس
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انپر کپڑا اڑھا دیا اور فرمایا اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت
اور میرے مددگار ہین ان سے پلیدی کو لیجا اور پاک کردے اُن کو پاک کرنا جناب ام سلمہ
فرماتی ہین کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین بھی انہین مین سے ہون آپنے فرمایا تو خیر پر ہے

(۲) عن ام سلمة قالت بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتي يوما اذ قالت الخادمة
ان عليا وفاطمة بالسدة قالت فقال لي قومي فتنحي عن اهل بيتي قالت فقمت فتنحيت من
البيت قريبا فدخل علي وفاطمة والحسن والحسين وهما صبيان صغيران فاخذ الصبيين
فوضعهما واجلسهما في حجره فقبلهما واعتنق عليا باحدى يديه وفاطمة بيد الاخرى
فقبل فاطمة وعليا فاغدف عليهم خميصة سوداء فقال اللهم اليك لا الى النار انا واهل
بيتي قالت قلت وانا يا رسول الله فقال وانت على مكانك (اخرجه احمد والطبراني) جناب
ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ ایک روز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میرے
گھر مین تشریف رکھتے تھے کہ خادمہ نے عرض کیا کہ جناب علی اور سیدہ دروازہ پر ہین پس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ اوٹھ اور میرے اہل بیت سے ایک طرف ہوجا ام سلمہ فرماتی ہین
کہ مین اوٹھکر گھر سے قریب ایک طرف کو ہوگئی پس جناب علی اور فاطمہ اور حسنین گھر مین داخل ہوگئے
اور حسنین ابھی چھوٹے لڑکے تھے پس دونون لڑکون کے بازو پکڑ کر انکو اپنی گود مین بٹھا لیا اور
انکو بوسہ دیا اور جناب علی کی گردن مین ایک ہاتھ ڈالا اور دوسرے ہاتھ سے جناب فاطمہ کو پکڑا اور
ان دونون کو بھی بوسہ دیا اور انپر سیاہ کمبل اڑھا دیا اور فرمایا اے میرے پروردگار مین تیری سپرد
کرتا ہون نہ دوزخ کی مین اپنے آپکو اور اپنے اہل بیت کو ام سلمہ کہتی ہین مینے عرض کیا یا رسول

اللہ اور میں بھی فرمایا تو اپنے مکان پر ہے۔

(۳) عن عمر بن ابی سلمہ ربیب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال نزلت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا فی بیت ام سلمہ فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمہ وحسنا و حسینا فجللھم بکساء ثم قال اللھم ھؤلاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا قالت ام سلمہ وانا معھم یا نبی اللہ قال انت علی مکانک (اخرجہ البیھقی والحاکم) عمر ابن ابی سلمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیب یعنی جناب ام المومنین ام سلمہ کی بیٹے سے روایت ہے کہ انما یرید اللہ الخ کی آیت جناب ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی اور سیدہ اور حسنین علیہم السلام کو بلوایا اور انکو کپڑا اوڑھا کر فرمایا اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے پلیدی کو دور کر اور پاک کر انکو پورا پاک کرنا۔ ام سلمہ نے عرض کیا یارسول اللہ میں بھی انہیں کے ساتھ ہوں آپنے فرمایا تو اپنی جگہہ پر ہے +

(۴) عن ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہ قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخلہ ثم جاء الحسین فدخل معہ ثم جاءت فاطمہ فادخلھا ثم جاء علی فادخلہ ثم قال انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطہیرا (اخرجہ مسلم والترمذی) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور نیر سیاہ بالوں کی ایک گلیم منقش تہی پس حسن تشریف لائے آپنے انکو اسمیں لے لیا پھر حسین تشریف لائے وہ بہی انکے ساتہہ داخل ہوگئے پہر جناب فاطمہ تشریف لائیں انکو بہی حضرت نے داخل کر لیا پہر جناب علی تشریف لائے انکو بہی حضرت نے داخل کرکے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ اللہ تعالی ارادہ کرتا ہے کہ ای اہل بیت تمسی پلیدی کو دور کرے اور پاک کرے تم کو پورا پاک کرنا۔

(۵) عن واثلہ بن الاسقع قال اتیت فاطمہ اسئلہا عن علی فقالت توجہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجلست انتظر حتی جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اقبل ومعہ علی والحسن والحسین فاخذ بید کل واحد منہم حتی دخل الحجرۃ فاجلس الحسن علی فخذہ الیمنی والحسین فخذہ الیسری وجلس علی وفاطمہ بین یدیہ ثم لف علیہم الکساء ثم قرا انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا اخرجہ احمد والطبرانی والحاکم والبیہقی والدیلمی) واثلہ بن الاسقع کہتے ہیں کہ میں جناب سیدہ علیہا السلام کی خدمت میں اس غرض سے گیا کہ جناب علی کے بارے میں ان سے کچھ پوچھوں وہ فرمانے لگیں کہ جناب علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف تشریف لے گئے ہیں میں ان کے انتظار میں وہاں بیٹھ گیا کہ اتنے میں حضرت تشریف لائے اور حضور کے ساتہہ جناب علی اور حسنین بہی تھے پس آپ ان میں سے

پکڑ ایک کا ہاتہہ پکڑ اکر حجرہ مین داخل ہوگئے پس جناب حسن کو اپنے داہنی ران پر بٹھایا اور جناب حسین کو بائین پر اور جناب علی اور سیدہ علیہا السلام کو اپنی سامنے بٹہایا۔ اور انکو دو پر کپڑا لپٹا دیا اور یہ آیت کو پڑہا کہ سوا اسکے نہین کہ اللہ تعالی ارادہ کہتا ہے کہ اے اہل بیت پلیدی کو تمسے دور کرے اور پاک کرے تمکو پورا پاک کرنا۔

(۶) عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمر بباب فاطمۃ ستۃ اشہر اذا اخرج الی صلوۃ الفجر یقول الصلوۃ یا اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ (اخرجہ احمد والترمذی) انس ابن مالک رضی اللہ عنہ کہتے مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھ مہینے تک جناب سیدہ علیہا السلام کے دروازے پر سے گذرتے جبکہ نماز صبح کے لیے گہر سے باہر تشریف لاتے اور فرماتے الصلوۃ یا اہل البیت اور یہ آیت تطہیر پڑہتے۔

(۷) عن ابی الحمراء قال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسعۃ اشہر فکان اذا اصبح اتی علی باب فاطمۃ وہو یقول اہل البیت یرحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا (اخرجہ احمد) ابو حمراء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مین نو مہینے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت مین رہا جب صبح ہوتی تو جناب فاطمہ کے دروازے پر تشریف لاتے اور فرماتے کہ اے اہل بیت تم پر اللہ رحم کرے اور یہ آیت تطہیر پڑہتے۔

(۸) عن الحسن بن علی قال فی خطبۃ نحن اہل البیت الذی قال اللہ سبحانہ فینا انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا (اخرجہ ابن سعد) جناب امام حسن علیہ السلام نے ایک وقت خطبہ مین ارشاد کیا کہ ہم ہین اہل بیت جنکی شان مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ سوا اسکے نہین کہ اللہ تعالی ارادہ رکہتا ہے کہ تم سے پلیدی کو دور کرے اور پاک کرے تمکو پورا پاک کرنا

(۹) عن ابی سعید فی قولہ تعالی انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا قال انہا نزلت فی خمسۃ النبی وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین۔ (اخرجہ احمد فی مسندہ وابن جریر الطبری مرفوعا والطبرانی والثعلبی فی تفسیرہ وہذا الحدیث حسن علی رای اکثر العلماء وقد صححہ بعضہم) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ یہ آیت تطہیر پنج تن پاک کے شان مین نازل ہوئی اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند مین اور ابن جریر طبری نے اپنی تاریخ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف مرفوع کرکے اور طبرانی نے معجم کبیر مین اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین کہا ہے اور بعضوں نے

اکثر علماء کے نزدیک حسن ہے اور بعض نے اسکی صحت بھی بیان کی ہے ۔

(۱۰) وذهب ابو سعید الخدری رضی الله تعالی عنه وجماعة من التابعین منهم مجاهد وا قتادة وغیرهما الی انهم علی و فاطمة والحسن والحسین (تفسیر معالم التنزیل) یعنے ابوسعید خدری رضے اللہ تعالی عنہ اور تابعین میں سے ایک جماعت کہ جن میں سے مجاہد اور قتادہ وغیرہما ہیں انکا یہ مذہب ہے کہ آیت تطہیر میں علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام ہی مراد ہیں

(۱۱) عن علی قال نحن اهل البیت قد اذهب الله عزوجل عنا الفواحش ما ظهر منها وما بطن (ذخائر العقبی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہمیں وہ اہلبیت ہیں جنسے کہ خدا عزوجل نے برائیں ظاہر وباطن کی دور کی ہیں ۔

آیت مباہلہ

(۱) عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت هذه الاية فقل تعالوا ندع ابنائنا وابنائکم ونسائنا ونسائکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله علی الکاذبین دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم علیا وفاطمة وحسنا وحسینا فقال اللهم هؤلاء اهل بیتی (اخرجه مسلم والترمذی والنسائی) سعد ابن ابی وقاص رضے اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت نازل ہوئی (کہ پس کہہ دے یا رسول اللہ نصاری کو کہ آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پھر دعا کریں اور اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا اور فرمایا اے خدا یہ میرے اہل بیت ہیں ۔

(۲) عن جابر بن عبد الله قال انفسنا محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلی وابنائنا الحسن والحسین ونسائنا فاطمة (رواه الحاکم فی المستدرک) جابر ابن عبد اللہ سے مروی ہے کہ انفسنا سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب علی مراد ہیں اور ابنائنا سے جناب حسنین اور نسائنا سے حضرت سیدہ رضی اللہ تعالی عنہا ۔

(۳) عن ابن عباس قال ان رهطا من نجران قدموا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا ما شانک تذکر صاحبنا قال من هو قالوا عیسی تزعم انه عبد الله قال اجل قالوا فهل رأیت مثل عیسی او انبئت به ثم خرجوا من عنده فجاءه جبرائیل فقال له قل لهم اذا اتوک ان مثل عیسی عند الله کمثل آدم

وفی روایۃ ان واحداً منہم قال لہ المسیح ابن اللہ لم یلد وقال آخر المسیح ھو اللہ لانہ احیا الموتی واخبر عن الغیوب وابرا الاکمہ والابرص ویخلق من الطین طیرا وتزعم انہ عبد فقال صلی اللہ علیہ وسلم ھو عبد اللہ وکلمتہ القاھا الی مریم فغضبوا فقالوا انا نحن لانرضی الا ان تقول ھو اللہ وقالوا ان کنت صادقا فارنا عبد اللہ یحیی الموتی ویشفی الاکمہ والابرص ویخلق من الطین طیرا فینفخ فیہ فیطیر فسکت عنہم فنزل الوحی بقولہ تعالی لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم وقولہ تعالی ان مثل عیسی عند اللہ کمثل ادم وقولہ تعالی فمن حاجک من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین ثم قال لہم ان اللہ امرنی لم تنقادوا للاسلام ان اباھلکم ثم انہم وعدوا الی الغد فلما اصبح صلی اللہ علیہ وسلم اقبل ومعہ حسن وحسین وفاطمہ وعلی وعند ذلک قال لہم اسقف انی لاری وجوھا لو سالوا اللہ ان یزیل لہم جبلا لازالہ فلا تباھلوا فتہلکوا۔ ولا یبقی علی وجہ الارض نصرانی فقال لہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نباھلک (اخرجہ ابو حاتم نقلت من سیرۃ الحلبیہ) ابن عباسؓ کہتے ہین کہ نجران کا ایک گروہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین آکر کہنے لگا آپ ہمارے صاحب کو کیا کہتے ہین آپنے فرمایا وہ کون ہے وہ بولے کہ عیسیٰ جنکی نسبت آپ گمان کرتے ہین کہ وہ خدا کا بندہ ہے آپنے ارشاد کیا کہ میرا گمان بجا ہے وہ کہنے لگے آپنے عیسیٰ جیسا کوئی دیکھا ہے یا آپکو ویسے کی خبر لگی ہے۔ یہ کہکر وہ آپکے پاس سے چلے گئے۔ پس جبرئیل آپ کو پاس تشریف لائے اور کہا جب وہ آئین تو آپ اُن سے کہدین کہ خدا کے نزدیک عیسیٰ بعینہ آدم کی مثال رکھتے تھے۔ اور ایک روایت مین اس طرح سے ہے۔ کہ گروہ نجران مین سے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین عرض کیا کہ مسیح خدا کے بیٹے ہین انکا کوئی باپ نہین اُسکے ساتھ والے دوسرے شخص نے کہا بلکہ وہ خود خدا تھے کیونکہ وہ مردون کو زندہ کرتے تھے اور غیب کی خبرین دیتے تھے اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتے تھے اور مٹی سے جانور بناتے تھے اور آپ اُنکو بندہ خیال کرتے ہین۔ حضرتؐ نے فرمایا وہ خدا کے بندے اور اُسکا پاک کلمہ تھے جو مریم کی طرف القا ہوا تھا وہ غصے ہو گئے اور کہنے لگے ہم نہین راضی ہونگے جب تک آپ یہ نہ کہین کہ وہ خدا تھے اگر آپ صادق ہین تو آپ ہمین کوئی ایسا خدا کا بندہ بتلاوین کہ جو مردے کو زندہ کرے اور اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرے اور مٹی سے جانور بناے اور اُن مین پھونکے اور وہ اڑجائین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہوگئے۔ پس وحی نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ آپ سے فرماتا ہے کہ بتحقیق کافر ہوئے ہین وہ لوگ جو کہتے ہین کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مسیح

ابن مریم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ بعینہٖ مثل آدم کے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لیں جو شخص کہ تجھ سے جھگڑے اسکے بعد کہ تجھے علم آگیا ہے پس کہہ دے کہ آؤ ہم بلالیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پھر دعا کریں اور اسکی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر۔ پھر آپ نے گروہ نصاریٰ سے کہا کہ اگر تم اسلام کے معتقد نہیں ہو گے تو خدا تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم سے مباہلہ کروں پھر انہوں نے دوسرے دن کا وعدہ کیا جب صبح کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب حسنین اور علی اور فاطمہ علیہم السلام کو ساتھ لیکر تشریف لائے اسقف نے کہا میں ایسے چہرے دیکھتا ہوں کہ اگر خدا سے یہ مانگیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے تو ضرور ٹل جائیگا۔ تم ان سے مباہلہ مت کرو ورنہ زمین پر کوئی نصرانی باقی نہیں رہیگا۔ پس اسقف نے کہا کہ ہم مباہلہ نہیں کرتے ۞

اہل بیت کا مخزن حکمت ہونا

عن حمید بن عبد الله بن یزید المدنی قال ذکر عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن قضاء قضاہ علی فاعجب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحمد للہ الذی جعل فینا الحکمۃ اھل البیت (اخرجہ احمد) حمید بن عبد اللہ یزید المدنی سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جناب علی کے ایک فیصلہ کا ذکر کیا گیا حضرت نے تعجب فرما کر کہا خدا کا شکر ہے جس نے ہم اہل بیت کو حکمت عطا کی ہے ۞

اہل بیت کا مفاتیح رحمت اور موضع رسالت اور معدن علم ہونا

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نحن اھل البیت مفاتیح الرحمۃ وموضع الرسالۃ ومعدن العلم (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہم اہل بیت رحمت کی کنجیاں اور رسالت کا مقام اور علم کی کان ہیں۔

اہل بیت کا امت کے لیے امان ہونا

عن سلمۃ بن الاکوع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امان لاھل السماء واھل بیتی امان لامتی (اخرجہ ابن ابی شیبۃ وابو یعلی فی مسندیھم وابو عمر الغفاری والطبرانی فی الکبیر)

فی مسند سلمہ بن الاکوع؛ سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے امان ہیں ۔

(۲) عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امان لاھل السماء واھل بیتی امان لاھل الارض فاذا ھلک اھل بیتی جاء اھل الارض من الآیات ما کانوا یوعدون (اخرجہ ابن المغازلی) انس بن مالک کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں اور میرے اہل بیت اہل زمین کے لیے امان ہیں جب میرے اہل بیت ہلاک ہو جائیں گے اہل زمین کو وہ نشانات پیش آئیں گے جنکا ان سے وعدہ کیا گیا ہے ۔

(۳) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امان لاھل السماء فاذا ذھبت النجوم ذھب اھل السماء واھل بیتی امان لاھل الارض فاذا ذھب اھل بیتی ذھب اھل الارض (اخرجہ احمد فی المناقب ومسدد والحاکم فی المستدرک وابو یعلی فی مسندہ والطبرانی فی المعجم الکبیر والسیوطی فی احیاء المیت ۔ وعنا نوادر الاصول) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں جب ستارے جاتے رہیں گے تو آسمان والے بھی جاتے رہیں گے اور میرے اہل بیت زمین والوں کے لیے امان ہیں جب میرے اہل بیت کے لوگ جاتے رہیں گے تو زمین والے بھی جاتے رہیں گے ۔

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امان لاھل الارض من الغرق واھل بیتی امان لامتی من الاختلاف واذا خالفتھا قبیلۃ من العرب صاروا حزب ابلیس (اخرجہ الحاکم) ابن عباس کہتے ہیں کہ جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ستارے زمین والوں کے لیے غرق سے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے اختلاف سے امان ہے جبکہ عرب کا کوئی قبیلہ اسکا مخالف ہو جائیگا تو اس قبیلہ کے لوگ شیطان کا گروہ بن جائیں گے ۔

اہل بیت کا مثل باب حطہ بنی اسرائیل ہونا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وابی ذر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اھل بیتی فیکم کمثل باب حطۃ فی بنی اسرائیل من دخلہ غفر لہ (اخرجہ الدیلمی عن کلیھما والحاکم فی تاریخہ وابو یعلی وسمالک والبزار وابو الحسن المغازلی عن ابی ذر والطبرانی فی الکبیر والاوسط عن ابی ذر

(وفی الصغیر والاوسط عن ابی سعید الخدری) ابن عباس اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ میرے اہل بیت تم لوگون مین ایسے ہین جیسے کہ بنی
اسرائیل مین توبہ کا دروازہ جو شخص کہ اسمین داخل ہوا وہ بخشا گیا +

اہل بیت کا مثل سفینہ نوح ہونا

عن حبیش ابن المعتمر قال رأیت اباذر اخذ بعضادتی باب الکعبۃ و ھو یقول من عرفنی فقد
عرفنی ومن لم یعرفنی فانا ابوذر الغفاری سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثل اہل
بیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح فی قومہ من رکبھا نجی ومن تخلف عنہا غرق (اخرجہ الحاکم فی
تاریخہ وابو یعلی فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر والاوسط وسماک بن الحرب البزار وابو الحسن
المغازلی) حبیش بن المعتمر کہتے ہین مینے ابوذر غفاری کو خانہ کعبہ کے دروازے کی چوکھٹ پکڑے ہوئے
دیکھا وہ کہہ رہے تھے جس نے مجھے پہچانا ہو پہچانا ہو اور جس نے نہ پہچانا ہو پہچان لے مین ابوذر غفاری ہون
مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم مین میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مثل
ہین جو انکی قوم کے لیے تھی جو شخص اسپر سوار ہوا نجات پاگیا اور جو اس سے مخالف ہوا غرق ہوا +

(۲) عن ابی ذر انہ قال ھو آخذ بباب الکعبۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اہل بیتی
فیکم کمثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی ومن تخلف عنہا ھلک (اخرجہ احمد فی مسندہ والجزری
فی تاریخہ ابوذر غفاری) سے مروی ہے کہ وہ کعبہ شریف کا دروازہ پکڑے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے
کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مثل ہین جو اسپر سوار
ہوا نجات پاگیا اور جو مخالف ہوا ہلاک ہوا +

(۳) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اہل بیتی مثل سفینۃ نوح من رکبھا
نجی ومن تخلف فیھا غرق (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر وابو نعیم فی الحلیۃ والبزار فی المسند)
ابن عباس کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ میرے اہل بیت سفینہ نوح
کی مانند ہین جو اسپر سوار ہوا نجات پایا اور جو مخالف ہوا ہلاک ہوا -

(۴) عن سلمۃ بن الاکوع قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اہل بیتی فیکم کمثل سفینۃ
نوح من رکبھا نجی (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب) سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
مینے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میرے اہل بیت کی مثل ایسی ہے جیسے کہ

نوح علیہ السلام کی کشتی جو جسپر سوار ہوا نجات یاب ہوا *

(۵) عن عبد اللہ بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل اہل بیتی کمثل سفینۃ نوح من رکبہا سلم ومن ترکہا غرق (اخرجہ البزار فی مسندہ) عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بتحقیق جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مانند ہین جو اسپر سوار ہوا سلامت رہا جس نے اسے ترک کیا غرق ہوا *

(۶) عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما مثل اہل بیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا غرق وانما مثل اہل بیتی فیکم کمثل باب حطہ فی بنی اسرائیل من دخلہ غفر لہ (اخرجہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سوا اس کے نہین کہ تم مین میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مانند ہین جو اسپر سوار ہوا نجات پا گیا اور جو اس سے مخالف ہوا غرق ہوا۔ اور سوا اسکے نہین کہ تم مین میرے اہل بیت دروازہ توبہ کی مانند ہین جو بنی اسرائیل مین تھا جو اسمین داخل ہوا بخشا گیا *

اہل بیت کے ساتھ دوسرون کا قیاس نہین ہو سکتا

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن اہل البیت لا یقاس بنا احد (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار والملا فی سیرتہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اہل بیت ہین ہمارے ساتھ کسی کا قیاس نہین کیا جا سکتا *

(۲) عن علی قال علی المنبر نحن اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقاس بنا احد (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے منبر پر فرمایا کہ ہم مین اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمارے ساتھ کسی کا قیاس نہین ہو سکتا *

اہل بیت کے سوا کسی مرد یا عورت کا جنب یا حیض کی حالت مین مسجد نبوی مین داخل نہ ہونا

عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ان مسجدی حرام علی کل

حائض من النساء وجنب من الرجال الا على محمد و اهل بیتہ علی و فاطمۃ و الحسن و الحسین (اخرجہ البیہقی والطبرانی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر فرمایا کہ یہ میری مسجد حیض والی عورت اور جنب والی مرد پر حرام ہے مگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور انکی اہل بیت علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام پر۔

قیامت کے دن سب سے اول اہلبیت کیلیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من اشفع امتی یوم القیمۃ اہل بیتی ثم الاقرب من القریش ثم الانصار ثم من امن بی من الیمن ثم سائر العرب ثم الاعاجم ومن اشفع لہ اولا ھو افضل (اخرجہ الدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز سب سے اول جسکی کہ میں شفاعت کرونگا وہ میرے اہل بیت ہیں پھر قریش میں سے قریبی رشتہ دار پھر انصار پھر یمن والے جو مجھ پر ایمان لائے ہیں پھر تمام عرب پھر تمام عجم کے باشندے اور جسکی میں پہلے شفاعت کرونگا وہی افضل ہوگا۔

اہل بیت کا سب سے اول جنت میں داخل ہونا

(۱) عن علی قال شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احد الناس فقال لی اما ترضی ان تکون رابع اربعۃ اول من یدخل الجنۃ انا و انت والحسن والحسین وازواجنا عن ایماننا (اخرجہ الثعلبی واحمد فی المناقب) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک آدمی سے شکایت کی آپ نے مجھے فرمایا کہ تو نہیں رضی ہوتا کہ ان چاروں میں سے تو چوتھا ہو جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہونگے وہ میں اور تو اور حسن اور حسین ہیں اور ہماری بیبیاں ہمارے سیدھے ہاتھ ہونگی۔

(۲) عن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی اول اربعۃ یدخلون الجنۃ انا وانت والحسن والحسین وذریتنا خلف ظہورنا وازواجنا خلف ذریتنا وشیعتنا عن ایماننا وشمائلنا (اخرجہ الطبرانی والدیلمی) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ تحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے فرمایا کہ وہ چار شخص جو سب سے اول جنت میں داخل ہونگے وہ میں ہوں اور تو ہے اور حسن اور حسین ہیں اور ہماری اولاد ہمارے پس پشت ہوگی اور انکے پیچھے ہماری بی بی

ذریتی اور ہمارے گروہ کے لوگ ہمارے داہنے بائین ہونگے ۔

(۳) عن ابن عمر قال بینا انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجمیع المہاجرین والانصار الا
من کان فی السریۃ اذ اقبل علی یمشی وھو متغضب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغضبہ
فقال اغضبنی فلما جلس قال مالک یا علی قال اذانی بنو اعمک قال یا علی اما ترضی ان تکون
رابع اربعۃ اول من یدخل الجنۃ انا وانت والحسن والحسین وذراریناوا اشیاعنا عن ایماننا
وشمائلنا اخرجہ احمد فی المناقب وابو سعید عبد الملک فی شرف النبوۃ عبد اللہ بن عمر کہتے
ہین کہ ایک دفعہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر تھا ۔ اور تمام مہاجر اور انصار
بھی موجود تھے مگر وہ لوگ کہ لشکر مین تھے کہ ناگہان جناب علی بن ابیطالب پیادہ پا تشریف لائے
اور وہ پیچ کھائے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسکو خفا کیا مجھے خفا کیا جب
جناب علی بیٹھ گئے آپ نے فرمایا اے علی تجھے کیا ہوا ہے انہون نے عرض کیا حضور کے بنی عم نے
مجھے ستایا ہے حضرت نے فرمایا آیا تو راضی نہین کہ تو چوتھا شخص ان چارون کا ہو جو سب سے پہلے
جنت مین داخل ہونگے مین اور تو اور حسن اور حسین اور ہماری اولاد اور دوست ہمارے داہنے
بائین ہونگے ۔

(۴) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یرد الحوض اھل بیتی ومن احبہم
من امتی اخرجہ الدیلمی والملا فی سیرتہ جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اول وہ لوگ کہ حوض پر وارد ہونگے میرے اہل بیت ہین اور میری امت کے
وہ لوگ جو انہین دوست رکھین گے ۔

جنت مین اہل بیت نبوی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک درجہ مین ہونا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ انی وایاک وھذین یعنی حسنا وحسینا
وھذا الراقد یعنی علیا فی مکان واحد یوم القیمۃ اخرجہ احمد فی المناقب والدیلمی فی
فردوس الاخبار جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ
علیہا السلام سے فرمایا کہ مین اور تو اور یہ دونون بیٹے حسن و حسین اور یہ سونیوالا یعنے علی قیامت
کے روز ایک مکان مین ہونگے ۔

اہل بیت کا قطعا دوزخی نہ ہونا

قال الله تبارک وتعالیٰ ولسوف یعطیک ربک فترضی نقل القرطبی عن ابن عباس انه قال رضی محمد صلی الله علیه وسلم انه لا یدخل احد من اهل بیته فی النار (اخرجه فقیه ابن المغازلی فی المناقب وابن جریر فی تفسیره والسیوطی فی احیاء المیت) الله تعالیٰ کی اس آیت کریمہ کی تفسیر میں جس کا ترجمہ یہ ہے (کہ البتہ عنقریب تیرا رب تجھے دیگا پس تو راضی ہو جائیگا) قرطبی ابن عباس رضی الله عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ محمد صلی الله علیہ وسلم راضی کیے گئے ہیں کہ نہیں داخل کیا جائیگا آپکے اہل بیت میں سے کوئی ایک شخص آگ میں

(۲) عن عمران بن حصین قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سألت ربی ان لا یدخل النار احدا من اهل بیتی فاعطانی ذلک (اخرجه ابو سعید عبد الملک الواعظ فی شرف النبوة والدیلمی فی فردوس الاخبار والملا فی سیرته) عمران بن حصین رضی الله عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا تھا کہ میرے اہل بیت میں سے کسی کا ایک کو وہ آگ میں نہ ڈالے پس خدا نے میری دعا کو قبول کیا

اہل بیت کا غیر معذب ہونا

عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وعدنی ربی فی اهل بیتی ان لا یعذبهم (اخرجه الحاکم) انس رضی الله عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے الله علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے رب نے میرے اہل بیت کی نسبت وعدہ کیا ہے کہ انہیں عذاب نہیں کریگا ٭

اہل بیت کا شفیع امت ہونا

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الشفعاء خمسة القرآن والرحم والامانة ونبیکم واهل بیت نبیکم (اخرجه الدیلمی) ابوہریرہ رضی الله عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلے الله علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شفاعت کرنیوالے پانچ ہیں قرآن اور رحم اور امانت اور تمہارا نبی اور تمہارے نبی کے اہل بیت

اہل بیت کی محبت کا سات جگہ پر کام آنا

عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حب اهل بیتی نافع فی سبع مواطن اهوالهن عظیمة عند الوفات وعند القبر وعند النشور وعند الکتاب وعند الحساب وعند المیزان وعند الصراط (اخرجه الدیلمی)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اہل بیت کی محبت سات مقام میں نفع رسان ہو جنکے خوف بھاری ہیں وفات کے وقت قبر میں۔ اٹھنے کیوقت حساب کتاب کے مقام پر۔ میزان کے قریب اور پلصراط کے پاس ❖

مسلمانوں کو اہل بیت کی اطاعت کا فرض ہونا

عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ فرض طاعتی وطاعۃ اہل بیتی علی الناس خاصۃ وعلی الخلق عامۃ قیل یا رسول اللہ فما الناس وما الخلق قال الناس اہل مکۃ والخلق ما خلق اللہ من ذی روح (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالے نے میری اور میرے اہل بیت کی اطاعت کو لوگوں پر خصوصاً اور خلقت پر عام طور سے فرض کیا ہے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ لوگ کون ہیں اور خلقت کیا ہے۔ آپنے ارشاد کیا لوگ اہل مکہ ہیں اور خلقت جو کہ خدا نے ذی روح پیدا کیے ہیں ❖

اہل بیت کے محب کا جنتی ہونا

عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید الحسن والحسین وقال من احبنی واحب ہذین وامہما وابا ہما کان معی فی درجتی یوم القیمۃ (اخرجہ احمد والترمذی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جو کوئی مجھے اور ان دونوں کو اور ان دونوں کے ماں باپ سے محبت رکھیگا قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا ❖

اہل بیت کے دشمن کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہونا

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اہلی واحبوا علیا من ابغض احدا من اہل بیتی فقد حرم علیہ شفاعتی (اخرجہ احمد فی المناقب) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اہل کو اور علی کو پیار کرو جس نے کہ میرے اہل بیت میں سے کسی ایک سے بغض رکھا بتحقیق اسپر میری شفاعت حرام ہوگئی ❖

اہل بیت کے دشمن پر جنت کا [illegible] ہونا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم الجنۃ علی من ظلم اہل بیتی او قاتلھم او اغارھم او سبھم (اخرجہ الامام علی بن موسی الرضا فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق اللہ تعالے نے جنت کو حرام کردیا ہے اس شخص پر جو کہ میرے اہل بیت پر ظلم کرے یا ان سے لڑے یا انکو لوٹے یا انکو برا کہے ❖

اہل بیت کے دشمن کا دوزخی ہونا

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا یبغضنا اہل البیت احد الا اکبہ اللہ فی النار (اخرجہ الحاکم و ابن حبان و روایۃ الاخری عند الحاکم الا ادخلہ اللہ النار) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس ذات پاک کی قسم ہے کہ جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ہم اہل بیت سے کوئی نہیں بغض رکھیگا مگر اسکو اللہ تعالے آگ میں اوندھا گرائیگا اور حاکم اور امام احمد کے نزدیک دوسری روایت میں یوں ہے کہ مگر خدا اسکو آگ میں ڈالے گا ❖

اہل بیت کے دشمنوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعاء بد کرنا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ارزق من ابغضنی و ابغض اہل بیتی کثرۃ المال والعیال کفاھم بذلک غیا ان یکثر مالھم فیطول حسابھم وان یکثر عیالھم فتکثر شیاطینھم (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے میرے پروردگار جو مجھ سے اور میرے اہل بیت سے بغض کریں انکو مال اور عیال کثرت سے نصیب کر اور ان دونوں کو انکی گمراہی کیلیے کافی گردان تا کہ انکا مال بہت ہو پس ان کا حساب طول پکڑے اور انکا عیال بہت سا ہو [illegible] شیاطین اور بڑہیں ❖

حدیث انی تارک فیکم الثقلین کا بیان

عن زید بن ثابت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی وانھما لن یتفرقا حتی یردا علی (اخرجہ الطبرانی فی مسند زید بن ثابت و فی روایۃ انی تارک فیکم خلیفتین) ز[illegible] سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ میں تم میں

دو بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں خدا کی کتاب اور میری عترت وہ دونوں ایک دوسرے سے نہیں جدا ہونگے جب تک کہ میرے پاس نہ آئیں اور ایک روایت میں ہے کہ میں دو خلیفے چھوڑے دیتا ہوں ۔

(۲) عن زید بن ارقم قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما خطیبا بماء یدعی خما بین مکۃ والمدینۃ فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ وذکر ثم قال اما بعد ایہا الناس فانما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فانا اجیب انی تارک فیکم الثقلین اولہما کتاب اللہ فیہ الہدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب فیہ ثم قال واہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی (اخرجہ احمد ومسلم والترمذی والحاکم) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک دن ایک پانی کے کنارے جسے خم کہا جاتا تھا جو مابین مکہ اور مدینہ کے واقع ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے پس خدا کی صفت وثنا بیان کی اور وعظ وتذکیر کے بعد فرمایا اے لوگو میں بھی آدمی ہوں گمان کیا جاتا ہے کہ میرے پاس خدا کا پیغام پہونچانیوالا آئیگا اور میں اسکی اجابت کرنے والا ہوں میں تم میں دو بڑی چیزیں چھوڑنیوالا ہوں اول خدا کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے پس تم خدا کی کتاب کو لیلو اور اس سے تمسک کرو۔ پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کی کتاب پر لوگوں کو برانگیختہ کیا اور رغبت دلائی پھر فرمایا میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے لیے خدا کو یاد دلاتا ہوں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے لیے خدا کو یاد دلاتا ہوں ۔

(۳) عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی اوشک ان ادعی فاجیب وانی تارک فیکم الثقلین اما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی۔ کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اہل بیتی وان اللطیف الخبیر اخبرنی انہما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیہما (اخرجہ احمد والطبرانی وابو یعلی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ میں پکارا جاؤنگا اور میں اجابت کرونگا اور میں تم میں دو بڑی چیزیں چھوڑنیوالا ہوں اگر تم نے ان سے تمسک کیا تو میرے بعد تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے ایک اللہ کی کتاب ہے جو آسمان سے ایک دراز رسی اتری ہے اور دوسری میرے خویش اہل بیت ہیں مجھے مہربانی والے خبر دینے والے نے خبر دی ہے کہ یہ دونو ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہوں

(۴) عن جابر بن عبد اللہ قال رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی حجتہ یوم عرفۃ وھو علی ناقۃ

العضباء یخطب فسمعته یقول یا ایها الناس انی قد ترکت فیکم ما ان اخذتم به لن تضلوا ابعدی کتاب الله
وعترتی اهل بیتی (اخرجه الترمذی) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ مینے عرفہ کے دن
جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ناقہ عضبا پر سوار دیکھا کہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے ہین اور مینے سنا
کہ آپ کہتے ہین کہ مینے اپنے بعد تم مین دو چیزین چھوڑی ہین اگر تمنے انکو پکڑا تو تم میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے
وہ اللہ کی کتاب اور میرے خویش اہلبیت ہین +

(۴) عن زید بن اسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم خلیفتین کتاب اللہ عز وجل
حبل ممدود ما بین السماء والارض وعترتی اهل بیتی وانهما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (اخرجه
احمد فی مسنده والطبرانی) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ جناب رسول الثقلین صلوات اللہ وسلامہ
علیہ فرماتے ہین مین تم مین دو خلیفے چھوڑنیوالا ہون اللہ عز وجل کی کتاب جو ایک دراز رسی درمیان آسمان
اور زمین کے ہے اور میرے خویش اہل بیت اور بیشک یہ دونون ہرگز ایک دوسرے سے نہین جدا ہونگے جب
تک کہ حوض پر وارد نہون +

(۵) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قد ترکت فیکم ما ان اخذتم به لن تضلوا کتاب الله سببه
بیده وسببه بایدیکم واهل بیتی (اخرجه اسحاق بن راهویه فی مسنده) جناب امیر علیہ السلام سے مروی
ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق مینے تم مین وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تمنے اسکو
پکڑا تو تم ہرگز گمراہ نہین ہوگے وہ ایک تو اللہ کی کتاب ہو جسکا ایک سر خدا کے ہاتھ مین ہے اور دوسرا تمہارے
ہاتھون مین ہے۔ اور میرے اہل بیت ہین۔

(۶) عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی مخلف فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا کتاب
الله عز وجل طرفه بید الله وطرفه بایدیکم وعترتی اهل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (رواه
البزار والدولابی) جناب علی علیہ السلام سے روایت ہو کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ مین تم مین وہ چیز چھوڑنیوالا ہون کہ اگر تمنے اسکو پکڑا تو تم ہرگز گمراہ نہین ہوگے وہ اللہ عز وجل
کی کتاب ہو کہ اسکا ایک طرف خدا کے ہاتھ مین اور دوسرا طرف تمہارے ہاتھ مین ہے اور میرے خویش
اہل بیت ہین۔ اور ہرگز یہ دونون نہین جدا ہونگے جب تک کہ حوض پر نہین اتر لینگے +

(۷) عن ابی ذر انه اخذ بحلقة باب الکعبة فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انی تارک
فیکم الثقلین کتاب الله وعترتی فانهما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی
فیهما (اخرجه الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کعبہ کے دروازہ کا حلقہ پکڑے ہوئے کہہ رہے تھے

کہ میننے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ مین تم مین دو بھاری چیزین چھوڑ نیوالا ہون کتاب اللہ اور میری عترت پس بتحقیق وہ دونون ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہون پس دیکھو تم ان دونو سے میرے پیچھے کیا برتاؤ کرتے ہو۔

(۸) عن ابی رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدیر خم مصدرہ عن حجۃ الوداع قام خطیبا بالناس بالھاجرۃ فقال ایھا الناس انی ترکت فیکم الثقلین الثقل الاکبر و الثقل الاصغر فاما الثقل الاکبر فبید اللہ طرفہ والطرف الاخر بایدیکم وھو کتاب اللہ ان تمسکتم بہ لن تضلوا ابدا واما الثقل الاصغر فعترتی اھل بیتی ان اللہ ھو اللطیف الخبیر اخبرنی انھما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (اخرجہ ابن عقدۃ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ابو رافع کہتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے لوٹ کر غدیر خم پر نازل ہوئے تو لوگون کو دوپہر کیوقت خطبہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو میننے تم مین دو بھاری چیزین چھوڑی ہین ایک ثقل اکبر اور ایک ثقل اصغر پس ثقل اکبر ایک طرف اسکا خدا کے ہاتھ مین ہے اور دوسرا طرف اس کا تمھارے ہاتھ مین اگر تم نے اس سے تمسک کیا تو ہرگز ابد تک نہین گمراہ ہوگے اور ثقل اصغر پس میرے خویش اہل بیت ہین بتحقیق اللہ تعالے نے کہ وہ خبر دینے والا ہے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونو ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہین ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد ہون۔

(۹) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی خلفت فیکم اثنین ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی ابدا کتاب اللہ و نسبی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (اخرجہ البزار) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ مین تم مین دو چیزین چھوڑتا ہون اگر تم نے ان دونون کے ساتھ تمسک کیا تو ابد تک گمراہ نہ ہوگے اللہ کی کتاب اور میری نسب ہے اور ہرگز یہ دونون ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہون۔

(۱۰) عن ام ھانی بنت ابی طالب قالت رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجتہ حتی اذا کان بغدیر خم امر بدوحات فقممن ثم قام خطیبا بالھاجرۃ ثم قال اما بعد ایھا الناس فانی اوشک ان ادعی فاجیب وقد ترکت فیکم ما لن تضلوا بعدہ ابدا کتاب اللہ طرفہ بید اللہ وطرفہ بایدیکم وعترتی اھل بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی الا انہ لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (اخرجہ البزار) ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج سے واپس ہوکر غدیر خم پر پہونچے دو درختون کے نیچے جھاڑو دینے کا حکم دیا۔ پھر دوپہر کو خطبہ پڑھنے

کے لیئے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو میں تمکو آگاہ کرتا ہون کہ مین بلایا جاؤنگا اور مین منظور کرونگا اور مین تم میں دو چیز چھوڑتا ہون کہ جسکو ساتھ تمسک کرنے سے تم ابد تک گمراہ نہیں ہوگے وہ اللہ کی کتاب ہے کہ جسکا ایک طرف خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا طرف تمہارے ہاتھون میں ہے اور میرے خویش اہلبیت ہین مین تمہین اپنے اہل بیت کی نسبت خدا کو یاد دلاتا ہون نشان یہ ہے کہ وہ دونون ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہین ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہون ❖

(۱۱) عن ام سلمة قالت اخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم بید علی بغدیر خم فرفعها حتی رأینا بیاض ابطه فقال من کنت مولاه فعلی مولاه ثم قال ایها الناس انی مخلف فیکم الثقلین کتاب الله و عترتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (اخرجه ابن عقدة) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ مقام غدیر خم میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کا ہاتھ پکڑ کر یہانتک بلند کیا کہ ہمنے آپ کی بغل کی سفیدی کو مشاہدہ کیا پھر فرمایا جسکا کہ مین مولا تہا اسکا علی مولا ہے۔ پھر فرمایا اے لوگو مین تم میں دو بہاری چیزین پیچھے چھوڑنیوالا ہون اللہ کی کتاب اور اپنی عترت اور یہ دونو ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونیوالے جبتک کہ حوض پر وارد نہ ہون ❖

(۱۲) عن عامر بن ابی لیلی بن ضمرة وحذیفة بن اسید وزید بن ارقم قالوا لما صدر رسول الله صلی الله علیه وسلم من حجة الوداع ولم یحج غیرها حتی کان بالجحفة نهی اصحابه عن سمرات عن البطحاء متقاربات لا تنزلوا تحتهن حتی اذا نزل القوم واخذوا منازلهم سواهن ارسل الیهن فقم ما تحتهن من الشوک وعمد الیهن فصلی تحتهن ثم قام فقال ایها الناس انی قد نبأنی اللطیف الخبیر انه لن یعمر نبی الا نصف عمر الذی یلیه من قبله وانی لاظن ان ادعی فاجیب انی مسئول وانتم مسئولون هل بلغت فما انتم قائلون قالوا نقول قد بلغت وجاهدت ونصحت فجزاک الله خیرا قال الستم تشهدون ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله وان جنته حق وان ناره حق والبعث بعد الموت حق قالوا بلی نشهد قال ایها الناس الا تسمعون الا فان الله مولای وانا اولی بکم من انفسکم الا ومن کنت مولاه فهذا مولاه واخذ بید علی فرفعها حتی عرفه القوم اجمعون قال اللهم وال من والاه وعاد من عاداه ثم قال ایها الناس انا فرطکم وانکم واردون علی الحوض حوضا ما بین بصری وصنعاء فیه عدد نجوم السماء قدحان الا و انی سائلکم حین تردون علی عن الثقلین فانظروا کیف تخلفونی فیهما حتی تلقونی قالوا وما الثقلان یا رسول الله قال الثقل الاکبر کتاب الله طرفه بید الله وطرفه بایدیکم فاستمسکوا به لا

تضلوا ولا تتبدلوا والثقل الاصغر عترتی فانہ قد نبانی اللطیف الخبیر انہما لن یفترقا حتی یلقیانی
وسالت اللہ ربی لہم ذلک فاعطانی فلا تسبقوا بہم فتہلکوا ولا تعلموہم فہم اعلم منکم راخرجہ
ابن عقدۃ وابوموسی المدینی والطبرانی فی الکبیر) عامر بن ابی لیلی بن حمزہ اور حذیفہ بن اسید اور
زید بن ارقم رضی اللہ عنہم ناقل ہین جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے تشریف لائے
اور اس حج کے بعد آپنے پھر کوئی حج نہین کیا۔ اور جحفہ مین فروکش ہوئے اپنے دوستون کو کنکریلی
زمین مین تھوڑا سا نیچے درختون کے جھنڈ تلے بیٹھنے اترنے سے منع کیا جب لوگ اپنی اپنی فرودگاہون مین
فروکش ہوئے ان درختون کو برابر کرایا اور انکے نیچے سے کانٹون کو جہاڑو دلائے اور انکے نیچے
نماز ادا کی پھر فرمایا اے لوگو مجھے مہربان خبر دینے والے خدا نے خبر دی ہے کہ کسی نبی نے عمر
نہین پائی مگر اپنے سے پہلے نبی گذرے ہوئے کی عمر سے آدہی۔ اور مین گمان کرتا ہون کہ مین پکارا
جاؤنگا پس مین خدا کی دعوت کو مان لونگا۔ اور مین پوچھا جاؤنگا اور تم بھی پوچھے جاؤگے کہ آیا مینے
خدا کا پیغام پہونچا دیا پس تم کیا کہنے والے ہو سب نے عرض کیا کہ ہم کہینگے کہ آپ نے پہونچا دیا اور نہایت
کوشش کی اور نصیحت بیان فرمائی اللہ تعالی آپکو جزا دے۔ فرمایا آیا تم نہین گواہی دیتے ہو کہ نہین
ہے کوئی معبود سوا خدا کے اور بے شک محمد اسکا بندہ اور رسول ہے اور تحقیق جنت اور دوزخ حق ہے
اور موت کے بعد جی اٹھنا حق ہے لوگون نے عرض کیا ہان ہم گواہی دیتے ہین فرمایا اے لوگو تم
نہین سنتے کہ پروردگار میرا مولا ہے اور مین تمہاری جانون سے بہتر ہون پس جسکا کہ مولا مین ہون
پس اسکا یہ مولا ہے حضرت نے علی کا ہاتھ پکڑ کر یہانتک بلند کیا کہ ساری قوم نے انکو دیکھا پھر فرمایا
اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے پھر فرمایا اے لوگو مین تمہارے آگے
جانیوالا ہون اور تحقیق تم حوض پر وارد ہونیوالے ہو جسکا کہ عرض میری آنکھون کے سامنے سے صنعا
تک ہے اور اس مین آسمان کے ستارون کی تعداد کے موافق پیالے ہین بے شک جبکہ تم میرے
پاس آؤگے تو مین تمکو تمہاری چیزون سے پوچھنے والا ہون۔ پس دیکھو کہ تم کیا میرے پیچھے
انکے ساتھ کرتے ہو یہانتک کہ تم مجھ سے ملو۔ لوگون نے عرض کیا۔ وہ دو بھاری چیزین کیا ہین فرمایا
وہ جو بڑی بھاری چیز ہے خدا کی کتاب ہے اسکا ایک طرف خدا کے ہاتھ مین ہے اور دوسرا طرف تمہارے
ہاتھون مین ہے پس تم اس سے تمسک اختیار کرو اور گمراہ نہین ہوگے اور اسکو مت بدلو اور وہ جو
چھوٹی چیز بھاری ہے میری عترت ہے پس میرے مہربان خبر دینے والے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ
یہ دونون ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہین ہونگے جبتک کہ مجھ سے ملین گے اور یہ بات مینے

خدا سے طلب کی جا بس اور مجھے خبیر نے خبر دی ہے پس تم میری عترت پر سبقت مت کرو کہ تم ہلاک ہو جاؤ گے اور ان کو مت سکھاؤ کیونکہ وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں ٭

(۳۱) عن ابی الطفیل ان علیاً قام فحمد الله واثنی علیه ثم قال انشد الله من شهد یوم غدیر خم الاقام ولا یقم رجل یقول انبئت او بلغنی الا رجل سمعت اذناه ووعا قلبه فقام سبعة عشر رجل منهم خزیمة بن ثابت وسهل بن سعد وعدی بن حاتم الطائی وعقبة بن عامر وابو ایوب الانصاری وابو لیلا وابو الهیثم وابو سعید الخدری وشریح الخزاعی وابو قدامة الانصاری ورجال من قریش فقال علی هاتوا ما سمعتم فقالوا نشهد انا اقبلنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم من حجة الوداع حتی اذا کان الظهر خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فامر بشجرات فشذبن والقی علیهن ثوبه ثم نادی للصلوة فخرجنا فصلینا ثم قام فحمد الله واثنی علیه ثم قال ایها الناس ما انتم قائلون قالوا قد بلغت قال اللهم اشهد ثلاث مرات فقال انی اوشك ان ادعی فاجیب انی مسئول وانتم مسئولون ثم قال الا ان دماءکم واموالکم حرام کحرمة یومکم هذا وحرمة شهرکم هذا اوصیکم بالنساء واوصیکم بالجار واوصیکم بالممالیك واوصیکم بالعدل والاحسان ثم قال ایها الناس انی تارك فیکم الثقلین کتاب الله وعترتی اهل بیتی فانهما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض نبانی بذلك اللطیف الخبیر ثم اخذ بید علی فقال من کنت مولاه فعلی مولاه فقال صدقتم وانا علی ذلك من الشاهدین

(اخرجه ابن عقدة) ابو الطفیل رضی الله عنه کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام نے کھڑے ہو کر خطبہ بیان فرمایا اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد کہا کہ میں اس شخص کو خدا کی قسم دیتا ہوں جو غدیر خم کے دن موجود تھا اور وہ کھڑا ہو جائے اور وہ شخص کھڑا نہ ہو جو یہ کہے کہ مجھے خبر لگی ہے یا یہ کہے کہ یہ بات مجھ تک پہونچی ہے مگر وہ شخص کہ جس کے کانوں نے سنا ہو اور دل نے یاد کیا ہو۔ پس سترہ آدمی اٹھ کھڑے ہوئے ان میں خزیمہ بن ثابت اور سہل بن سعد اور عدی بن حاتم طائی اور عقبہ بن عامر اور ابو ایوب انصاری اور ابو لیلی اور ابو الہیثم ابن التیہان اور ابو سعید خدری اور شریح الخزاعی اور ابو قدامہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور قریش میں سے چند نفر بھی تھے جناب امیر علیہ السلام نے کہا بیان کرو تم نے کیا سنا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع سے لوٹے جب ظہر کا وقت ہوا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمے سے باہر تشریف لائے اور درختوں کے نیچے سے جھاڑنے کا حکم دیا اور ان پر اپنا کپڑا ڈال دیئے پھر نماز کے لئے لوگوں کو پکارا ہم اپنے اپنے

جیمون سے باہر نکلے اور نماز ادا کی پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے اور خدا کے پاک کی صفت اور
ثنا بیان کی اور فرمایا اے لوگو تم کیا کہنے والے ہو۔ لوگون نے عرض کیا آپنے خدا کا پیغام پہونچا دیا
آپنے تین دفعہ فرمایا اے میرے خدا گواہ رہیو۔ پہر فرمایا مین گمان کرتا ہون کہ مین پکار اجاؤنگا اور
خدا کی دعوت کو منظور کرونگا۔ مین بہی پوچہا جانیوالا ہون اور تم بہی پوچہے جاؤگے تمہارا خون اور
تمہارا مال حرام ہوگیا ہے مثل تمہارے حج کے دن کی حرمت کی اور اس تمہارے مہینہ کی حرمت کی
مین تمہین عورتون کے لیئے اور ہمسایون کے لیئے اور غلامون کے لیئے عدل اور احسان کی
وصیت کرتا ہون۔ پہر فرمایا اے لوگو مین تم مین دو بہاری چیزین چہوڑنیوالا ہون۔ اللہ کی کتاب اور
میرے خویش اہلبیت پس یہ دونون جبتک حوض پر وارد نہ ہون ہرگز ایکدوسرے سے نہین جدا
ہونگے مجہکو خدا مہربان خبر دینے والے نے یہ خبر دی ہے پہر علی کا ہاتہ پکڑکر فرمایا جسکا کہ مین
مولا ہون اسکا علی مولا ہے جناب علی علیہ السلام فرمانے لگے تم لوگون نے سچ کہا ہے اور مین بہی
اسپر گواہ ہون ٭

(۱۴) عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مرضه الذی قبض فیه وقد امتلأت
الحجرة من اصحابه ایها الناس یوشک ان اقبض قبضا سریعا فینطلق بی وقد قدمت الیکم القول
معذرة الیکم الا انی مخلف فیکم الثقلین کتاب ربی عز وجل وعترتی اهل بیتی ثم اخذ بید علی
فقال هذا مع القرآن والقرآن مع علی لا یفترقان حتی یردا علی الحوض فاسالهما ما خلفتم
فیهما (اخرجه ابن عقدة) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض مین کہ جس مین حضور انتقال فرما گئے فرمایا اور اسوقت صحابہ سے حجرہ بہرا
ہوا تہا کہ اے لوگو گمان کیا جاتا ہے کہ مین بہت جلدی انتقال کرنیوالا ہون اور مینے عذر کے ساتہ
بات تمہین سنادی ہے ہمین تم مین دو بہاری چیزین چہوڑنیوالا ہون۔ اپنے رب بزرگ و برتر کی کتاب
اور اپنے خویش اہلبیت پہر علی کا ہاتہ پکڑکر فرمایا یہ قرآن کے ساتہ ہے اور قرآن اسکے ساتہ یہ دونو
جبتک کہ حوض پر نہ پہونچین ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے ٭

(۱۵) عن محمد بن عبد الرحمن بن خلاد وکان من رهط جابر بن عبد الله حیث اخذ رسول
الله صلی الله علیه وسلم بید علی والفضل بن عباس فی مرض وفاته قال فخرج یعتمد علیهما حتی
جلس علی المنبر وعلیه عصابة فحمد الله واثنی علیه ثم قال اما بعد ایها الناس فما ذا تستنکرون
من موت نبیکم الم ینع الیکم نفسه ونعی الیکم نفسکم فهل خلد احد من بعث قبلی فیمن بعث الیهم

فاخلفونی فیکم فانی لاحق بربی وقد ترکت فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی کتاب اللہ بین ایدیکم تقرؤنہ صباحا ومساء فیہ ما تأتون وما تدعون فلا تنافسوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا وکونوا اخوانا کما امرکم اللہ الا ثم اوصیکم بعترتی اہل بیتی۔ اخرجہ السید ابو الحسین یحیی بن الحسن فی کتاب اخبار المدینۃ) روایت ہے محمد بن عبد الرحمن بن الملاد سے کہ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے گروہ میں سے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اور فضل بن عباس کا ہاتھ پکڑ کر مرض وفات میں حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے اور ان دونوں پر تکیہ کیے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ منبر پر رونق افروز ہوئے اور حضور کے سر اقدس پر اسوقت دستار مبارک بندھی تھی۔ پس خدا کی صفت و ثنا کی بعد فرمایا اے لوگو تم اپنے ہلاک ہونے سے کیوں برا مانتے ہو آیا تمہاری جانوں جیسی اسکی جان نہیں ہے اور تمہاری جانیں اسکی جان جیسی نہیں۔ آیا جو مجھ سے پہلے آیا ہے۔ اور جو لوگ کہ رسالت کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں ان میں کوئی ہمیشہ رہا ہے۔ کہ میں تم میں ہمیشہ رہوں۔ پس میں اپنے رب کے ساتھ ملنے والا ہوں۔ میں تم میں وہ چیز چھوڑتا ہوں کہ اگر تم نے اسکے ساتھ تمسک کیا تو تم میرے بعد گمراہ نہیں ہوگے وہ خدا کی کتاب ہے کہ تم اسے صبح و شام پڑھتے ہو اس میں وہ امور ہیں جو تمہیں پیش آئیں گے۔ اور جنکا کہ تمکو وعدہ دیا گیا ہے۔ پس آپس میں مت جھگڑو اور نہ حسد کرو اور نہ دشمنی کرو جیسے کہ خدا نے تمکو حکم کیا ہے آپس کے بھائی بنجاؤ پھر میں تمکو اپنے خویش اہلبیت کی بابت وصیت کرتا ہوں ۔

(۱۶) عن ابن عمر قال آخر ما تکلم بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اخلفونی فی اہل بیتی (اخر

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا کہ تم میرے اہل بیت کے ساتھ میرے بعد حسن سلوک سے پیش آؤ ۔

احادیث متفرق اہل بیت کے فضائل میں

عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما نزلت ہذہ الآیۃ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب قال ذاک من احب اللہ ورسولہ واہل بیتی صادقا غیر کاذب (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) جناب امیر علیہ السلام روایت فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جسکا ترجمہ یہ ہے کہ خدا کے ذکر سے دل مطمئن ہوتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو خدا تعالی اور اسکے رسول اور میرے اہل بیت سے سچی محبت رکھتا ہو نہ جھوٹی ۔

(۱۷) عن علی قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغضبا حتی استوی علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ

قال ما بال رجال یغضوننی فی اہل بیتی والذی نفسی بیدہ لا یؤمن عبد حتی یحبنی ولا یحبنی حتی یحب ذریتی (اخرجہ ابن حبان) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہین کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت غضب مین دولتخانہ سے باہر تشریف لائے اور منبر پر چڑھکر خداے پاک کی صفت و ثنا بیان فرما کر کہا کیا حال ہے ان لوگون کا کہ میری اہل بیت کی نسبت مجھکو ایذا دیتے ہین اس ذات پاک کی قسم ہے کہ جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے کہ کوئی بندہ تبتک ایمان نہین لائیگا جبتک مجھ سے محبت نہین کریگا۔ اور مجھ سے محبت نہین کریگا جبتک کہ میری ذریت سے محبت نہین کریگا ؁

(۳) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم خیرکم لاہلی من بعدی (اخرجہ الحاکم وابو یعلی الموصلی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارا نیک وہ ہے جو میرے اہل کے ساتھ میرے بعد نیک ہو ؁

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اللہ بما یغذوکم من نعمتہ فاحبونی لحب اللہ واحبوا اہل بیتی بحبی (اخرجہ الترمذی والحاکم) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا سے محبت کرو اس چیز کی وجہ سے کہ تمکو اپنی نعمتون سے کھلاتا ہے اور مجھسے خدا کے لیے محبت کرو۔ اور میرے اہل بیت سے میرے لیے محبت کرو۔

(۵) عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحبنا اہل البیت الا مومن تقی ولا یبغضنا الا منافق شقی (اخرجہ الملا فی سیرتہ) جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ ہم اہل بیت کو نہین دوست رکھیگا مگر مومن متقی اور نہین دشمن رکھیگا مگر منافق بدبخت ؁

(۶) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابغض اہل البیت فہو منافق (اخرجہ احمد فی المناقب) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو اہل بیت سے بغض رکھے گا وہ منافق ہے ؁

(۷) عن ابی بکر الصدیق ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حفظنی فی اہل بیتی فقد اتخذ عند اللہ عہدا (اخرجہ ابو سعد والملا فی سیرتہ) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ بتحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میرے اہل بیت کی حفاظت کریگا مین نے اسکے لیے خدای تعالے سے عہد لیا ہے ؁

(۸) عن ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استوصوا باہل بیتی فانی اخاصمکم

خصم خلقا ومن اکن خصمہ وخصمہ اللہ ومن اخصمہ اللہ دخل النار (اخرجہ ابو سعد فی الملا) ابوبکر صدیق
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نیکی کرو میرے اہل بیت
کے ساتھ میں بیشک انکے لیے کل تم سے جھگڑوں گا اور جس سے کہ میں جھگڑنے والا ہونگا اس سے اللہ تعالے
جھگڑیگا۔ اور جس سے اللہ تعالے جھگڑے گا وہ آگ میں گھسیگا +

(۹) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من اذی فی اهلی فقد اذی اللہ (اخرجہ الدیلمی
جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے
میرے اہل کو ایذا دی اس نے خدا کو ایذا دی +

(۱۰) عن عبد المطلب بن ربیعۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل قلب امرء ایمان حتی
یحبکم للہ ولقرابتی (اخرجہ احمد والترمذی) عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مرد کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوتا مگر میرے قرابتیوں کی محبت سے +

(۱۱) عن جابر قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمعتہ یقول ایہا الناس من ابغضنا اهل البیت
حشرہ اللہ یوم القیامۃ یہودیا (اخرجہ الطبرانی والسیوطی فی احیاء المیت) جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ میں فرمایا اے لوگو جس نے ناراض کیا
میرے اہل بیت کو اللہ تعالے اسکو دن قیامت کو یہودیوں میں اوٹھائیگا۔

(۱۲) عن الحسن بن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لکل شیء اساس واساس الاسلام حب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحب اهل بیتہ (اخرجہ البخاری فی تاریخہ والسیوطی فی احیاء
المیت) امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا حضور پرنور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
ہر ایک چیز کے لیے ایک بنیاد ہوتی ہے اور بنیاد اسلام کی محبت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور
آپکے اہل بیت کی +

(۱۳) عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فی قولہ ولسوف یعطیک ربک فترضی قال رضی محمد
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے کہ اور قریب ہے کہ دیگا تجھے رب تیرا پس
راضی ہو جائیگا تو۔ کہا راوی نے پس راضی ہوگئے محمد صلعم کہ اگر اہل بیت دوزخ میں نہ داخل ہونگے۔

(۱۴) عن علی رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعتی لامتی من احب
اهل بیتی (اخرجہ الطبرانی والسیوطی فی احیاء المیت) جناب علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے میری شفاعت میری امت کے لیے ہے اوس شخص کے لیے جو میرے اہلبیت کو دوست رکھے

عترت کی تحقیق

بت کا قول ہے عترۃ الرجل سوائے کے مددگار مراد ہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ
عترۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار اور مددگار ہیں ۔
ابن سکیت کے نزدیک عترت اور رہط کے ایک معنے ہیں اور رہط قوم اور قبیلہ کو کہا جاتا ہے اور اس کا
اطلاق عربی زبان میں صرف مردوں پر ہوتا ہے محمد بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ مطالب السئول میں لکھتے
ہیں کہ بعض کے نزدیک عترۃ مرادف عشیرۃ اور بعض کے نزدیک مرادف ذریت ہے باپ دادا کی اولاد کو
عشیرۃ اور نسل کو ذریت کہتے ہیں ۔

بعض کہتے ہیں کہ عترت سے قریبی اہل بیت اور کبھی دور کے رشتہ دار بھی مراد ہو سکتے ہیں (الغریبین لابی
عبیدہ) ثعلب ابن اعرابی سے روایت کرتا ہے کہ عترت سے صرف ذریت مراد ہے یعنے وہ اولاد جو اس کی
صلب سے پیدا ہو اور وہ نسل جو اس کے پیچھے ہے ۔ عرب اس کے سوا اور کسی کو عترت نہیں کہتے ہیں ازہری
اسی قول کی تائید کرتا ہے ۔ (مصباح المنیر)

پس اسی سبب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذریت یعنے اولاد جناب امیر علیہ السلام کی جو جناب سیدہ کے بطن
مبارک سے پیدا ہوئی ہے ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عترت کہلاتی ہے ۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ عترۃ
کے معنے یہی لکھتے ہیں ۔ (عترتہ الذین ینسبون الیہ صلی اللہ علیہ وسلم هم اولاد فاطمۃ) یعنے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی عترت وہ لوگ ہیں جن کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کیجاتی ہے اور وہ جناب سیدہ کی اولاد ہیں
بعض اہل بیت علیہم السلام کے دشمنوں نے اعتراض کیا ہے کہ اولاد بنت ذریت میں داخل نہیں ۔ باوجودیکہ
بیٹی کی اولاد کا ذریت میں داخل ہونا قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے جس کی بحث ہم پیشتر لکھ چکے ہیں ۔

یہ لفظ بھی اہل عبا کے سوا دوسروں کی شان میں وارد نہیں ہوا ۔

احادیث فضائل عترت

عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللهم انهم عترة رسولك فهب مسیئهم لمحسنهم
وهبهم لی قال ففعل (اخرجہ الملا فی سیرتہ) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے خدا یہ لوگ تیرے رسول کی عترت ہیں ان کے

ہمدونکو انکے نیکیان کیبدلے بخشش اور ان سب کو میرے لیے بخشدے سا ور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ خدا تعالی نے ایسا ہی کیا ہے ۔

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ انا لھم شفاعتی یوم القیامۃ المکرم لذریتی والقاضی لحوائجھم والساعی فی امورھم عند اضطرارھم الیہ والمحب لھم بقلبہ ولسانہ (اخرجہ الامام علی ابن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا فی مسند اھل البیت) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار آدمیوں کو قیامت کو روز میری شفاعت پہونچیگی ایک وہ شخص جو کہ میری ذریت کی تکریم کرنیوالا ہے دوسرا وہ شخص جو انکی حاجتوں کو پورا کرتا ہے تیسرے وہ جو کہ اُنکے امور میں جبکہ وہ مضطر ہین کوشش کرتا ہے چوتھے وہ جو کہ دل و زبان سے انکا دوست ہے ۔

(۳) عن ابن عباس فی قولہ تعالی الحقنا بھم ذریاتھم قال اللہ ان یرفع ذریۃ المؤمن معہ فی درجتہ فی الجنۃ وان کانوا دونہ فی العمل ثم قرأ والذین امنوا واتبعناھم بایمان الحقنا بھم ذریاتھم الخ وقال فاذا کان ھذا فی ذریۃ مطلق المؤمن فما ذاک بذریۃ صلی اللہ علیہ وسلم (نقلہ السمھودی فی جواھر العقدین) ابن عباس سے اس آیت کریمہ کی تفسیر مین جسکا کہ ترجمہ یہہ ہے (کہ ملا دیا ہے ہمنے ان سے انکی ذریت کو) روایت ہی کہ بہ تحقیق اللہ تعالی بلند کریگا مومن کی ذریت کا درجہ اس کے ساتھہ جنت مین اگرچہ اس مومن سے عمل مین وہ کمتر ہونگے پہر ابن عباس نے اس آیت کو پڑہا جس کا ترجمہ یہہ ہے (اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور ہمنے انکی ذریت کو انکا پیرو کیا ہے ایمان کے ساتھہ ملا دیا ہے ہمنے اُنکے ساتھہ انکی ذریت کو) اور یہ کہا کہ جب کہ مطلق مومن کی ذریت کا حال یہ ہے تو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت کا کیا مرتبہ ہوگا ۔

(۴) عن علی قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ قد غفر لک ولذریتک ولولدک ولاھلک ولشیعتک ولمحبی شیعتک فابشر فانک انزع البطین (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے یعنی علی سے فرمایا کہ یا علی بتحقیق خدا نے تجھے اور تیری ذریت کو اور تیری اولاد کو اور تیرے اہل کو اور تیرے شیعوں کو اور تیرے شیعوں کے محبوں کو بخشدیا ہے پس تو خوش ہو تو انزع اور بطین ہے ۔

(۵) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ کنت انا وانت وولدک علی خیل بلق متوجۃ تیجان بالدر والیاقوت فیامر اللہ بکم الی الجنۃ والناس ینظرون (اخرجہ الامام علی ابن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ

آلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو میں اور تو اور تیری اولاد ابلق گھوڑوں پر سوار ہونگے اور انکے سروں پر در اور یاقوت کا جڑاؤ تاج رکھے ہوئے ہونگے پس تمکو اللہ تعالی جنت کی طرف جانیکا حکم دیگا اور لوگ دیکھتے ہونگے ۔

(۶) عن عاصم بن النجود عن زر بن حبیش عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فاطمۃ احصنت فرجھا فحرم اللہ ذریتھا علی النار اخرجہ البزار فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر و ابو نعیم فی الحلیۃ قاری عاصم بن النجود زر بن حبیش سے اور وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ مخبر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فاطمہ نے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا ہے ۔ پس خدا نے اسکی ذریت پر آگ کو حرام کر دیا ہے ۔

(۷) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ تدرین لما سمیت فاطمۃ قال علی لم سمیت فاطمۃ یا رسول اللہ قال ان اللہ قد فطمھا و ذریتھا من النار رواہ اخرجہ الحافظ ابو القاسم الدمشقی ونقلہ المحب الطبری فی الریاض عن مسند علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا جناب امیر علیہ السلام کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ سے فرمایا کہ تم جانتی ہو کہ تمہارا فاطمہ کیوں نام ہوا ہے علی نے کہ اسوقت حاضر تھے عرض کیا یا رسول اللہ حضور نے کیوں فاطمہ نام رکھا ہے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے اسکو اور اسکی ذریت کو آگ سے چھڑایا ہے ۔

(۸) عن عبد الرحمن بن عوف قال لما فتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ انصرف الی الطائف فحاصرھا سبع عشرۃ او تسع عشرۃ یوما ثم قام خطیبا فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اوصیکم بعترتی خیرا فانی موعدکم الحوض ۔ والذی نفسی بیدہ لتقیمن الصلوۃ و لتؤتن الزکوۃ او لابعثن علیکم رجلا کنفسی یضرب اعناقکم ثم اخذ بید علی فقال ھو ھذا (اخرجہ ابن ابی شیبۃ و ابو یعلی والحاکم) عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو طائف کیطرف لوٹے اور اسکا سترہ دن یا انیس دن محاصرہ کیا پھر خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ میں تمہیں اپنی عترت کے ساتھہ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں پس بیشک حوض کوثر تمہارے وعدہ کی جگہہ ہے مجھے اسی کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ضرور تم نماز پڑھو اور زکوۃ دو ورنہ تمہاری طرف اپنے ایک آدمی کو بھیجوں گا کہ وہ میرے جیسا ہے وہ تمہاری گردن مارے گا پھر جناب علی کا ہاتھہ پکڑ کر فرمایا وہ یہ ہے ۔

(۹) عن ابن عمر قال اخر ما تکلم بہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخلفونی فی عترتی اھل

بیہقی (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والسیوطی فی احیاء المیت) ابن عمر سے روایت ہے کہ سب سے آخری کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ہے کہ میرے بعد میری عترت اہلبیت سے نیکی کرو۔

(۱۰) عن معقل بن یسار قال سمعت ابابکر رضی اللہ عنہ یقول علی بن ابی طالب عترۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الذی حث علی التمسک بہم (اخرجہ الدار قطنی) معقل بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب علی بن ابی طالب ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عترت ہیں جنکے تمسک پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو برانگیختہ فرمایا تھا۔

(۱۱) عن ابی لیلی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن عبد حتی اکون احب الیہ من نفسہ ویکون عترتی احب الیہ من عترتہ ویکون اہلی احب الیہ من اہلہ ویکون ذاتی احب الیہ من ذاتہ (اخرجہ الدیلمی) ابو لیلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ایمان لائیگا کوئی بندہ کہ جب تک مجھ کو اپنی جان سے زیادہ محبت نہ کرے اور میری عترت کو اپنی عترت سے سوا پیار نہ کرے اور میرے اہل کو اپنے اہل سے زیادہ محبوب نہ رکھے اور میری ذات کو اپنی ذات سے زیادہ نہ چاہے۔

(۱۲) عن ابی سعید قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشتد غضب اللہ عز وجل علی من اذانی فی عترتی (اخرجہ الدیلمی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کا غضب بھڑکتا ہے اس شخص پر جو کہ مجھے میری ذریت کی بابت میں ایذا دیتا ہے۔

(۱۳) ومن خطب الحسن فی ایامہ فی بعض مقاماتہ انہ قال نحن حزب اللہ المفلحون وعترۃ رسول اللہ الاقربون واہل بیتہ الطاہرون الطیبون واحد الثقلین الذین خلفہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والثانی کتاب اللہ (مروج الذہب للمسعودی) جناب حسن علیہ السلام کے خطبات سے کہ آپنے بعض ایام میں بعض مقامات پر فرمائے ہیں نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ ہم ہی ہیں خدا کا گروہ جو رستگار ہونیوالا ہے اور ہم ہی ہیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کے رشتہ دار اور انکے پاک اور طیب اہل بیت اور ان دونوں میں سے ایک جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے اور خدا کی کتاب ہے دوسرے۔

ذی القربی کی تحقیق

ذی القربے سے یہی ذوات مقدسہ مراد ہین چنانچہ امام ابوالحسن علی بن احمد الواحدی اپنی تفسیر مین لکھتے ہین عن ابن عباس قال نزلت هذه الآية قل لا اسألکم علیه اجرا الا المودة فی القربی قالوا من قرابتک هولاء الذین وجبت علینا مودتهم قال علی وفاطمة وابناهما اخرجه احمد وابن ابی حاتم والطبرانی والحاکم والدیلمی والثعلبی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ کہدے یا رسول اللہ نہین مانگتا مین تم سے اسکی اجرت مگر قرابتداروں کی مودت۔ لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین جنکی مودت کو خدا نے ہمپر واجب کیا ہے آپنے فرمایا وہ فاطمہ اور علی اور انکے دونون بیٹے ہین۔

(۲) عن زاذان عن علی قال فینا اهل البیت فی حم آیة لا یحفظ مودتنا الا کل مومن ثم قرأ قل لا اسألکم علیه اجرا الا المودة فی القربی اخرجه ابو الشیخ مروی ہے زاذان سے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے کہ سورہ حم مین اہل بیت کی شان کی نسبت ایک آیت ہی جسکا کہ مضمون یہ ہے کہ ہم اہل بیت کی مودت کو محفوظ نہین رکھیگا مگر ہر ایک مومن پہر آپنے اس آیت کو پڑہا کہدے یا رسول اللہ نہین مانگتا مین تم سے اسکی اجرت مگر قرابتیون کی مودت۔

تنبیہ

چونکہ اس فصل مین جناب امیر علیہ السلام کی اولاد صالح کا بیان ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آئمہ علیہم السلام کے مختصر حالات سے اس کتاب کو زینت دیجائے۔

منحصر ہونا امامت کا دوازدہ امام علیہم السلام مین

(۱) عن جابر بن سمرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم لا یزال هذا الامر عزیزا ینصرون علی من ناواهم اثنا عشر خلیفة کلهم من قریش اخرجه الشیخان وله طرق والفاظ ومنها لا یزال هذا الامر صالحا ومنها لا یزال هذا الامر ماضیا وهما احمد ومنها لا یزال صالحا ماضیا لهم اثنا عشر رجلا اخرجه المسلم ومنها عنده ان هذا الامر لا ینقضی حتی یمضی له فیه اثنا عشر خلیفة ومنها عنده لا یزال الاسلام عزیزا منیعا الی اثنا عشر خلیفة ومنها عند البزار لا یزال امر امتی قائما حتی یمضی اثنا عشر خلیفة جابر بن سمرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ہمیشہ یہ امر عزت والا رہے گا جب تک کہ مدد کرین گے بارہ خلیفہ جو سب قریش سے ہونگے

شیخین یعنے بخاری و مسلم نے تو اسی طرح پر اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ لیکن اسکے طریقے اور الفاظ بہت سی ہیں۔ ان میں ایک روایت یہی ہے کہ آپ نے یعنی فرمایا ہمیشہ یہ امر اچھا رہیگا۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ہمیشہ یہ امر جاری رہیگا (ان دونوں کو امام احمد نے روایت کیا) اور ایک روایت مسلم کی ہے کہ ہمیشہ لوگوں کا کام جاری رہیگا جبکہ تولیت اسکی بارہ خلیفے کرینگے۔ اور ایک روایت مسلم کی اور ہے کہ یہ امر نہیں گذرے گا جب تک کہ جاری کرینگے اسکو بارہ خلیفے۔ اور ایک روایت مسلم کی اور ہے کہ ہمیشہ اسلام عزیز اور بلند رہیگا جبتک کہ بارہ خلیفے گزر جائیں گے۔ اور بزار نے اس طرح پر روایت کیا ہے کہ ہمیشہ میری امت کا کام قائم رہے گا جب تک کہ بارہ خلیفے گذر جائیں گے

(۲) عن مسروق قال کنا مع عبد الله بن مسعود جالسا فی المسجد فاتاه رجل فقال یا ابن مسعود هل حدثکم نبیکم کم یکون بعدک خلیفة قال نعم کعدة نقباء بنی اسرائیل (اخرجه احمد فی المسند والبزار والطبرانی فی الکبیر فی مسند عبد الله بن مسعود) مسروق کہتے ہیں کہ ہم عبد اللہ بن مسعود کے پاس مسجد میں بیٹھے تھے کہ ایک آدمی اسکے پاس آیا میں کہنے لگا اے ابن مسعود آیا آپ لوگوں کو آپکے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ میرے بعد کتنے خلیفے ہونگے کہنے لگے ہاں مثل بنی اسرائیل کے نقبا کی تعداد کے

(۳) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا میزان العلم وعلی کفتاه والحسن والحسین خیوطه وفاطمة علاقته والائمة من امتی عموده یوزن فیه اعمال المحبین لنا والمبغضین لنا (اخرجه الدیلمی) ابن عباس کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں علم کی ترازو ہوں حسن حسین اس ترازو کے پلڑے ہیں علی اسکی زبان ہے فاطمہ اسکا علاقہ ہیں اور میری امت کے امام اس کے عمود ہیں اور اس میں ہمارے محبین اور مبغضین کے اعمال وزن کئے جاتے ہیں۔

(۴) عن سلمان قال دخلت علی النبی صلی الله علیه وسلم فاذا الحسین علی فخذیه وهو یقبل عینیه ویقبل فاه ویقول انت سید ابن سید وانت امام ابن امام وانت حجة ابن حجة ابو حجج تسعة تاسعهم قائمهم (اخرجه فی المودة القربی السید علی الهمدانی الشافعی واخطب خوارزم فی المناقب) سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور پر نور میں گیا کیا دیکھتا ہوں کہ جناب حسین علیہ السلام آپکی ران پر بیٹھے ہیں اور حضور انکی آنکھوں اور منہ کو چوم رہے ہیں اور فرماتے تو سید ہے اور سید کا بیٹا ہے اور تو امام کا بیٹا امام ہے۔ اور حجت کا بیٹا حجت ہے اور تو نو حجتوں کا باپ ہے نواں انکا قائم آل محمد صلعم ہے +

ولد الحسین معصومون (المودات) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اور علی اور حسن اور حسین اور نو شخص اولاد حسین میں سے معصوم ہیں۔

مناقب امام زین العابدین علیہ السلام

وھو علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام المعروف بزین العابدین ویقال لہ علی الاصغر ولیس للحسین عقب الامن زین العابدین وھو ابو الائمۃ وسادات التابعین وامہ سلافہ بنت یزدجرد اخر ملوک فارس وکان یقال لزین العابدین ابن الخیرتین لقولہ صلے اللہ علیہ وآلہ للہ تعالی من عبادہ خیرتان فخیرتہ من العرب قریش ومن العجم فارس (ابن خلکان) آپ کا نام نامی علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہے۔ آپ مشہور ہیں زین العابدین کے لقب سے۔ اور آپ کو علی اصغر بھی کہا جاتا ہے سوا امام زین العابدین کے حضرت حسین علیہ السلام کی نرینہ اولاد باقی نہیں رہی آپ ابو الائمہ اور سید التابعین ہیں حضرت کی والدہ ماجدہ کا نام سلافہ بنت یزدجرد ہے یزدجرد پر شاہان فارس کا سلسلہ ختم ہوتا ہے آپکو ابن الخیرتین کہا جاتا ہے کیونکہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کے بندوں میں سے دو گروہ بہتر ہیں یعنی عرب سے قریش کو اور عجم سے فارس کو منتخب کر لیا ہے ✚

(۲) ولد یوم الخمیس فی المدینۃ خامس شعبان سنہ ثمان وثلاثین فی ایام جدہ علی بن ابیطالب قبل وفاتہ بسنتین۔ وکنیتہ ابو محمد وابن الحسین ویلقب بزین العابدین وسجاد۔ وذوی الثفنات والزکی والامین وامہ ام ولد اسمہا غزالہ وقیل ام سلمۃ وقیل شاہ زنان (تذکرۃ خواص الامۃ لسبط ابن الجوزی) آپ کی ولادت مدینہ طیبہ میں پانچویں شعبان ۳۸ھ ہجری کو آپکے جد امجد جناب علی علیہ السلام کے عہد خلافت میں انکی وفات سے دو برس پہلے ہوئی۔ آپ کی کنیت ابو محمد اور ابن الحسین ہے اور لقب زین العابدین اور سجاد۔ اور ذو الثفنات اور زکی اور امین ہے جناب کی والدہ ماجدہ ام ولد تہیں جنکا نام مبارک غزالہ تہا بعض کہتے ہیں کہ ام سلمہ تہا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ شاہ زنان تہا ✚

ذہبی نے طبقات الحفاظ میں آپکی کنیت ابو الحسین اور ابو محمد اور ابو عبد اللہ بہی لکہی ہے ✚

اور آپکا سجاد لقب ہونیکی وجہ تسمیہ کو جناب محمد باقر علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ ان ابی علی ابن الحسین ✚ ما ذکر اللہ عز وجل نعمۃ علیہ الا سجد ولا قرء ایۃ من کتاب اللہ عز وجل فیہا سجود

الا سجد ولا فرغ من صلوٰۃ مفروضۃ الا سجد ولا وفق لاصلاح بین اثنین الا سجد وکان اثر السجود فی جمیع
مواضع سجودہ فسمی السجاد بذالک یعنی سیدی والد علی بن الحسین علیہ السلام جب کبھی خدا کی نعمت کا ذکر
کیا کرتے تو سجدہ کرتے اور جب کبھی کلام اللہ کی آیت پڑھتے کہ جس میں سجدہ آجاتا تو آپ سجدہ فرماتے اور
جب فرضوں سے فارغ ہوتے تو سجدہ کرتے اور جب دو شخصوں کی صلح کراتے تو سجدہ کرتے اور آپ کے تمام
مواضع سجود میں سجدے کا نشان پائے جاتے تھے اسلیے آپ کو سجاد کہا جاتا تھا۔ سیدہ سے آپ کو ذوی
الثفنات بھی کہا جاتا تھا +

اور آپ کا لقب زین العابدین ہونے کی یہ وجہ ہے کہ آپ ایک رات نماز میں مصروف تھے کہ شیطان نے
اژدہا کی صورت بنکر چاہا کہ آپ کو عبادت الٰہی سے باز رکھے حضرت نے مطلق اسکی طرف التفات نہ کی
یہانتک کہ اوس نے حضرت کے پاے مبارک کی انگلی کو کاٹا لیکن آپ نے نماز ترک نہ کی جب نماز سے فارغ ہوے
تو غیب سے آواز آئی انت زین العابدین (شواہد النبوۃ جامی) اور امام مالک کہتے ہیں سمی زین العابدین
لکثرۃ عبادتہ یعنے جناب کا نام زین العابدین آپ کی کثرت عبادت کی وجہ سے ہوا ہے +

انکی ولادت کی نسبت اختلاف ہے بعض کے نزدیک ۳۳ھ میں اور بعض کے نزدیک ۳۷ھ میں اور بعض کے
نزدیک ۳۸ھ میں اور بعض کے نزدیک ۳۶ھ میں ہوئی ۔

قال ابن سعد فی الطبقات وکان علی بن الحسین من الطبقۃ الثانیۃ من التابعین وکان ثقۃ
مامونا کثیر الحدیث عالیا رفیعا ورعا عابدا خائفا یعنے جناب علی بن حسین تابعین کے دوسرے
طبقہ میں سے تھے اور نہایت ثقہ امانت دار بہت سی حدیثوں والے بلند مرتبہ والے خدا سے ڈرنیوالے
عابد اور خائف تھے +

وکان ابن عباس اذا راٰہ قال مرحبا بالحبیب بن الحبیب (تذکرۃ خواص الامۃ) اور ابن عباس
جب انہیں دیکھتے تو کہتے شاباش اے محبوب محبوب کے بیٹے +

عن صالح بن حسان قال قال رجل لسعید بن المسیب ما رأیت احدا اورع من فلان قال
فہل رأیت علی بن الحسین قال لا قال ما رأیت احدا اورع منہ (حلیۃ الابرار للحافظ ابی نعیم)
صالح بن حسان کہتا ہے کہ ایک آدمی نے سعید بن مسیب سے جو تابعین سے ہے کہا کہ میں نے فلانے شخص
سے کسی کو زیادہ متورع نہیں دیکھا۔ سعید نے جواب دیا کہ تو نے علی بن حسین کو بھی دیکھا ہے اوس نے کہا
نہیں۔ سعید نے کہا میں نے ان سے زیادہ کوئی متورع نہیں دیکھا +

قال الذہبی فی العلیہ ما رأینا قرشیا افضل منہ ذہبی ابوذر غیبہ کہتے ہیں کہ ہم نے کوئی قریشی ان سے

افضل نہیں دیکھا +

من قرشی قال ما رأیت احدا افضل وافقہ من علی بن الحسین وکذا قال ابو حازم (حلیۃ الابرار طبقات الحفاظ) ابن شہاب زہری حضرت امام علیہ السلام کہتے ہیں کہ میں نے علی بن حسین سے زیادہ افضل اور فقیہ کسی کو نہیں دیکھا اور ابو حازم نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔

قال ابن ابی شیبۃ اصح الاسانید کلہا الزہری عن علی بن الحسین عن ابیہ عن علی (طبقات الحفاظ للذہبی) ابن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ تمام صحیح ترین وہ اسانید ہیں جو زہری جناب علی بن حسین سے اور وہ اپنے والد ماجد سے اور وہ جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں +

قال مالک کان من اہل الفضل (طبقات الحفاظ) امام مالک کہتے ہیں کہ جناب امام زین العابدین اہل فضل میں سے ہے +

وفی روایۃ کان اہل المدینۃ یقولون ما فقدنا الصدقۃ السر حتی مات علی بن الحسین (حلیۃ الابرار) اور ایک روایت میں کہ اہل مدینہ کہا کرتے تھے جب تک کہ جناب علی بن حسین زندہ رہے ہم سے پوشیدہ خیرات گم نہیں ہوئی +

قال ابن عائشۃ سمعت اہل المدینۃ یقولون ما فقدنا الصدقۃ السر الا بعد موت علی بن الحسین قال ابن اسحاق کان ناس من اہل المدینۃ یعیشون لا یدرکون من این معاشہم وما کلہم فلما مات علی بن الحسین فقدوا ما کانوا یؤتون بہ لیلا الی منازلہم قال سفیان وکان یحمل جراب الخبز علی ظہرہ فی اللیل یتصدق بہ فلما غسلوہ جعلوا ینظرون الی سواد فی ظہرہ فقیل ما ہذا فقالوا کان یحمل جراب الدقیق لیلا علی ظہرہ یعطیہ فقراء اہل المدینۃ (صواعق محرقہ) ابن عائشہ کہتا ہے کہ میں نے اہل مدینہ کو کہتے ہوئے سنا کہ ہماری مخفی خیرات علی ابن حسین کے مرنے سے جاتی رہی۔ ابن اسحاق کہتا ہے اہل مدینہ کے بعض آدمی اپنا اپنا کھانا پاتے تھے لیکن انکو معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ کہاں سے پاتے ہیں۔ اور کون انکو پہنچاتا ہے۔ جب علی ابن حسین فوت ہو گئے تو رات کو انکا کھانا انکے مکانوں پر نہ آیا۔ سفیان کہتے ہیں کہ رات کو آپ روٹیوں کا تھیلا اپنی پیٹھ پر رکھکر خیرات بانٹتے تھے۔ جب آپکو غسل دینے لگے تو ایک سیاہ داغ آپ کی پشت مبارک پر نظر آیا پوچھا گیا یہ کیا ہے لوگوں نے بیان کیا کہ آپ رات کو آٹے کا تھیلا اٹھا کر فقراء اہل مدینہ کو دیتے تھے +

قال ابو عثمان عمرو بن بحر لما نظرنا علی بن الحسین علی اختلاف المذاہب مجمعون علیہ

لا یمتری احد فی تدبیرہ ولا یشک احد فی تقدمہ وکان اھل الحجاز یقولون لم تر ثلثۃ فی الدھر یرجعون الی اب قریب کلھم یسمی علیا وکلھم یصلح للخلافۃ لتکامل خصائل الخیر فیھم یعنون علی بن الحسین ابن علی بن ابی طالب وعلی بن عبد اللہ بن جعفر وعلی بن عبد اللہ بن عباس رضوا علیھم ابو عثمان عمرو بن بحر الجاحظ لکھتے ہیں باوجود اختلاف مذاہب جناب علی بن الحسین کی نسبت تمام لوگ متفق ہیں اور کوئی شخص آپ کی بزرگی کے بارے میں شک نہیں رکھتا اہل حجاز کہا کرتے تھے کہ ہمنے دنیا میں کوئی تین آدمیوں جیسا نہیں دیکھا کہ بالکل ایسے دادا کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے اور ان تینوں کا نام علی تھا اور ہر ایک ان تینوں میں سے بباعث کامل ہونے خصائل خیر کے خلافت کی صلاحیت رکھتا تھا۔ وہ یہ ہیں یعنے علی بن حسین بن علی۔ اور علی بن عبد اللہ بن جعفر۔ اور علی بن عبد اللہ بن عباس

کان زین العابدین عظیم التجاوز والعفو والصفح حتی انہ سبہ رجل فتغافل عنہ فقال لہ ایاک اعنی فقال وعنک اعرض واشار الی قولہ تعالی خذ العفو وامر بالمعروف واعرض عن الجاھلین (صواعق محرقہ) جناب امام زین العابدین بڑے تجاوز کرنیوالے اور عفو کرنے والے اور گناہوں سے درگذر کرنیوالے تھے۔ یہانتک کہ ایک شخص نے آپ کو برا کہا آپنے اس سے تغافل فرمایا۔ اس نے کہا آپ مجھ سے بے پرواہ ہیں۔ آپنے فرمایا میں تجھ سے اعراض کرتا ہوں۔ اور آپنے اس آیت کیطرف اشارہ فرمایا جسکا ترجمہ یہ ہے عفو کو اختیار کر اور اچھے کام کا حکم دے اور جاہلوں سے منہ پھیرلے ✦

عن حفص القرشی قال کان علی بن الحسین اذا توضأ اصفر لونہ فقیل لہ ذلک فقال الا تدرون بین یدی من اقف وحکی انہ یصلی فی الیوم واللیلۃ الف رکعۃ (صواعق محرقہ) حفص قرشی کہتے ہیں کہ جناب امام علی بن حسین علیہ السلام جبکہ وضو کرتے تو آپکا رنگ مبارک زرد ہو جاتا۔ آپ کی خدمت میں اسکی نسبت عرض کیا آپنے فرمایا تم نہیں جانتے کہ میں کس کے سامنے کھڑا ہوتا ہوں اور یہ بھی مروی ہے کہ جناب دن رات میں ایک ہزار رکعت پڑھا کرتے تھے ✦

عن ابی الفرج الاصبہانی قال وقع فی دار علی بن الحسین حریق وھو ساجد فقالوا النار النار یا ابن رسول اللہ فما رفع راسہ حتی طفیت فقیل ما الذی الہاک عنھا فقال النار الاخری (تذکرۃ خواص الامۃ) علامہ ابو الفرج الاصبہانی لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ آپکے گھر میں آگ لگی آپ اسوقت سجدے میں تھے لوگ آگ آگ پکارنے لگے حضرت نے سجدے سے سر نہ اٹھایا یہانتک کہ آگ بجھ گئی لوگوں نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپکو کس چیز نے اس آگ سے غافل کر دیا تھا آپنے فرمایا قیامت کی آگ نے ✦

قال القرشی جاء رجل الی علی بن الحسین فقال ان فلانا یقع فیک فقال قم بنا الیه فقام معه وھو
یظن انه سینتصر لنفسه فلما وصل قال له یا فلان ان کان ما قلت حقا فغفر الله لی وان کان
افتراء فغفر الله لک (تذکرۃ خواص الامۃ) علامہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے جناب
امام علی بن الحسین علیہ السلام سے جاکر بیان کیا کہ فلان آدمی آپ کی بدگوئیان کرتا ہے آپ نے فرمایا
اسکے پاس میرے ساتھ چل وہ آپکے ساتھ ہولیا اسکا خیال یہ تھا کہ آپ مجھے اپنی مدد کے لیے
ساتھ لے چلے ہیں جب آپ اس آدمی کے پاس پہونچے تو فرمایا اسے فلان تو نے جو مجھکو کہا ہے
اگر سچ ہے تو اللہ تعالی مجھے بخشے اور اگر جھوٹ ہے تو تجھے بخشے ۔

اخرج ابو نعیم انه لما حج ھشام بن عبد الملک فی حیوۃ ابیه فاجتھد ان یستلم الحجر فلم یمکنه
من الازدحام فنصب منبر الی جانب زمزم وجلس ینظر الی الناس وحوله جماعۃ من اعیان
اھل الشام فبینما ھو کذلک اذ اقبل زین العابدین فلما انتھی الی الحجر تنحی له الناس حتی استلمه
فقال رجل من اھل الشام لھشام من ھذا قال لا اعرفه مخافۃ ان یرغب اھل الشام فی زین
العابدین فقال الفرزدق انا اعرفه ثم انشد ۔ حافظ ابو نعیم حلیۃ الابرار میں لکھتے ہیں کہ جب
ہشام بن عبد المطلب اپنے باپ کی زندگی میں حج کرنے کے لیے گیا۔ اس نے حجر الاسود کو بوسہ دینے کے
لیے نہایت زور مارا لیکن لوگوں کے بھیڑ کی وجہ سے اسکو یہ شرف حاصل نہ ہو سکا۔ سب ایک کرسی
زمزم کے قریب بیٹھ گیا اور لوگوں کی آمد و رفت دیکھنے لگا اسکے گرد اعیان اہل شام کی جماعت
کھڑی تھی وہ ابھی اسی حال میں بیٹھا ہوا تھا کہ ناگہان جناب امام زین العابدین علیہ السلام تشریف
لائے جب حجر الاسود کے پاس پہونچے تو لوگ منتشر ہو گئے یہانتک کہ آپ نے حجر الاسود کو چوما اہل
شام میں سے ایک آدمی نے ہشام بن عبد الملک سے پوچھا یہ کون بزرگ ہیں جنکی کہ لوگ اسقدر تعظیم
کرتے ہیں ہشام اس خوف سے کہ مبادا یہ لوگ امام زین العابدین کی جانب گرویدہ ہو جائیں کہنے
لگا میں نہیں جانتا کہ یہ کون ہیں ۔ ابو فراس فرزدق جو اس زمانہ میں مشہور شاعر تھا کہنے لگا میں
انکو خوب جانتا ہوں ۔ اور اس نے فی البدیہہ قصیدہ پڑھکر سنایا ۔

قصیدہ فرزدق

ما قال لا قط الا فی تشہدہ

کبھی اس نے بجز وقت تشہد کے لا نہیں کہا

لولا التشہد کانت لاءہ نعم

اگر تشہد نہ ہوتا تو اسکا لا بھی نعم ہوتا

لا یخلف الوعد میمون نقیبتہ

وعدہ کا خلاف نہیں کرتا یہ مبارک نفس والا ہے

رحب الفناء اریب حین یعتزم

مہمانوں کے لیے اسکے گھر کا صحن فراخ ہے دانا ہے جبکہ وہ قصد کرتا ہے

عم البریۃ بالاحسان فانقشعت

انکے احسان کے ساتھ خلقت کو گھیر لیا ہے پس دور ہوگیا ہے

عنہا العنایۃ والاملاق والعدم

خلقت سے رنج اور گدائی اور افلاس

من معشر حبہم دین وبغضہم

یہ اس گروہ سے ہیں کہ انکی محبت دین ہے اور انکا بغض

کفر وقربہم منجی ومعتصم

کفر ہے اور انکا قرب نجات دینے والا ہے اور پناہ کے لیے دستاویز ہے

ان عد اہل التقی کانت ائمتہم

اگر پرہیزگاروں کا شمار کیا جائے تو یہ انکے امام ہیں

او قیل من خیر اہل الارض قیل ہم

اور اگر پوچھا جاوے کہ زمین پر رہنے والوں میں کون افضل ہیں تو جلد یہ جواب دیا جاتا ہے کہ یہی ہیں

لا یستطیع جواد بعد غایتہم

جہاں تک یہ پہنچے ہیں وہاں کوئی جوانمرد سخاوت کرنیوالا نہیں پہنچا

ولا یدانیہم قوم وان کرموا

ان تک کوئی قوم نہیں پہنچ سکتی اگرچہ وہ سخاوت کرنیوالی ہوں

ہم الغیوث اذا ما ازمۃ ازمت

وہ برسنیوالے ابر ہیں جبکہ قحط کی تکلیف لوگوں کو بگاڑ دیتی ہے

والاسد اسد الشری والباس محتدم

وہ شیر ہیں شیر بیشہ کے جبکہ جنگ کا معرکہ گرم ہوتا ہے

لا ینقص العسر بسطا من اکفہم

انکے ہاتھ کی فراخی کو یعنی سخاوت کو عسرت نقصان نہیں پہونچاتی

سیان ذلک ان اثروا وان عدموا

یہ دونوں یعنی تنگی اور فراخی انکو ساتھ برابر ہیں اگر وہ مالدار ہوں یا نہ ہوں

مقدم بعد ذکر اللہ ذکرہم

انکا ذکر خدا کے ذکر کے بعد مقدم ہے

فی کل بدء ومختوم بہ الکلم

ہر کلام کے آغاز اور اختتام پر

۱ تشہد اشہد ان لا الہ گفتن ۲ نقیبہ بمعنے جان و منہ فلان میمون النقیبۃ کان مبارک النفس ۳ رحب بمعنے فراخ ۴ فنا گرداگرد مکبہ و منہ فناء الدار ۵ اریب خردمند ۶ یعتزم بعین مہملہ معنا سہ اعتزام بمعنے قصد کردن ۷ انقشعت ماضی انقشاع بمعنے کشادہ شدن و رشدہ ۸ املاق درویش شدن ۹ عنایہ رنج دیدن ۱۰ عدم نیستی و درویشی صراح ۱۱ ازمۃ بمعنے سختی و قحط ۱۲ الشری نامی ست در کوہ سلمی کہ جائے باش شیران ست ۱۳ محتدم از احتدام افروختہ شدن آتش ۱۲

یابی لهم ان یحل الذم ساحتهم	خلیم کریم و ایدی بالندی هضم
انکے گہر کے صحن میں اتہنے سے مذمت انکار کر لی ہے	سخاوت انکی عادت ہے اور انکے ہاتہ بخشش مین خرچ کیے ہین
ای الخلائق لیست فی رقابهم	لاولیة هذا او له نعم
وہ کون سے لوگ ہین کہ انکے غلامون کے شمار مین نہین	انکے پیشوا ہونیکی وجہ سے یا انکے صاحب نعمت ہونیکی وجہ سے
من یعرف الله یعرف اولیة ذا	والدین من بیت هذا ناله الامم
جو شخص خدا کو جانتا ہے انکو پیشوا جانتا ہے	اور دین انکے گہر سے امتون نے پایا ہے

فلما سمعها هشام غضب وحبس فرزوق وامر لہ زین العابدین باثنی عشر الف درهم وقال اعذرنا ولو کان عندنا اکثر لوصلناك به فقال امتدحته لله لا للعطاء فقال زین العابدین انا اهل البیت اذا وهبنا شیئا لا نستعیده فقبلها فرزوق (صواعق محرقہ) جب ہشام نے اس قصیدہ کو سنا تو غصہ مین آکر فرزوق کو قید کر دیا۔ جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے بارہ ہزار درہم فرزوق کو دینے کا حکم فرما کر کہلا بہیجا کہ اگر ہمارے پاس اس سے زیادہ ہوتا تو اور زیادہ صلہ بہیجتے فرزوق نے کہا مین نے خدا کے لیے انکی مدح کی ہے نہ عطا کے لیئے جناب امام نے فرمایا ہم اہل بیت جب کسیکو کچہہ دیتے ہین تو واپس نہین لیتے۔ فرزوق نے وہ درہم قبول کر لیے۔

عن الزهری قال حمل عبد الملك بن مروان علی بن الحسین مقیدا من المدینة فاثقله حدیدا ووکل به حفظة قال فاستاذنتهم فی وداعه فاذنوا فدخلت علیه والقیود فی رجلیه والغل فی یدیه وهو فی قبة فبکیت وقلت وددت انی مکانك وانت سالم فقال یا زهری اتظن ذلك یکربنی لو شئت لما کان وانه لتذکرة فی عذاب الله ثم اخرج رجلیه من القید ویدیه من الغل ثم قال لا جزت علی هذا یومین من المدینة قال فما مضت الا اربع لیال الا وقد قدم الموکلون الذین کانوا معه الی المدینة یطلبونه فما وجدوه فما وجدوه فسالت بعضهم فقالوا انا نراه انه لنازل ونحن له مترصد حتی طلع الفجر فلم نجده ووجدنا حدیده وقال الزهری فقدمت بعد ذلك علی عبد الملك فسالنی عنه فاخبرته فقال قد جاءنی یوم فقده الاعوان فدخل علی فقال ما انا وانت فقلت اقم عندی فقال لا احب ثم خرج فوالله لقد امتلا قلبی منه خیفة (صواعق محرقہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ ایک دفعہ عبد الملک نے حیم جون جیم عادت خوشه اللہ سے جوانمردی شکّہ مضم خرچ کنندہ۔

ابن مروان کے حکم سے عاملوں نے امام زین العابدین کو قید کردیا اور پاؤن مین بیڑیان اور ہاتہون مین ہتکڑیان پہنائین مین عاملون سے اجازت لیکر امام کے لینے کے لیے گیا۔ جب مینے انکا یہ حال دیکہا تو مجہہ سے نہ رہا گیا اور رونے لگا اور عرض کیا کہ کیا اچہا ہوتا کہ مین بجائے آپکے اس قید مین ہوتا اور یہ حال آپکا مین اپنی آنکہون سے نہ دیکہتا امام نے فرمایا کہ اے زہری کیا تو یہ خیال کرتا ہے کہ مین اس قید سے تکلیف مین ہون اگر مین چاہون تو ابہی اس سے چہوٹ سکتا ہون بندگان خدا کو کوئی قید کر سکتا ہے یہ صرف اسلیئے ہے کہ ہم اس عذاب کو دیکہکر ہر وقت عذاب آخرت کو یاد کرتے رہین۔ یہ کہکر پاؤن بیڑیون سے نکال لیے کہ مین حیرت مین رہگیا۔ فرمایا کہ ہم صرف دو منزل تک ان لوگون کے ساتہہ ہین۔ چوتہے دن عبدالملک کے نوکر جو امام پر موکل تہے مدینہ مین واپس آئے اور امام کو ڈہونڈہنے لگے انکو کہین پتہ امام کا نہ ملا۔ مینے ان مین سے ایک کو پوچہا کہ کیا ماجرا گذرا ہے اس نے بیان کیا کہ جب ہم ایک منزل مین فروکش ہوئے تو ہم رات بہر سب کے سب بیدار تہے صبح کو جب خیمہ مین گئے تو بجز بیڑیون کے کچہہ نہ دیکہا زہری کہتے ہین کہ جب مین عبدالملک کے پاس گیا تو مینے اس قصہ کو اس سے نقل کیا۔ اسنے کہا کہ جسوقت میرے گماشتون کے ہاتہون سے نکل گئے اسیدن میرے پاس تشریف لائے اور پوچہا اپنے مجہے کہ میرے اور تیرے درمیان کیا عداوت ہے کہ جسکے بدلے مین تو ہمکو یہ تکلیف دیتا ہے۔ مینے عرض کیا کہ اب آپ میرے پاس اقامت فرماوین انکار کیا اور چلے گئے مجہکو انکے چہرہ سے اس قدر خوف آیا کہ میرا تمام جسم خوف سے بہر گیا۔

منہال بن عمر کہتا ہے کہ ایک دفعہ مین حج کے لیئے گیا اور سجاد علیہ السلام کی قدمبوسی سے مشرف ہوا امام نے پوچہا خزیمہ بن کاہل الاصغری کا کیا حال ہے مینے عرض کیا مین اسکو کوفہ مین زندہ چہوڑ آیا ہون فرمایا۔ اللہم اذقہ حر الحدید۔ اللہم اذقہ حر الحدید۔ جب مین لوٹ کر کوفہ مین آیا ان دنون مین مختار ابن ابی عبیدہ بن جراح نے خروج کیا ہوا تہا میری اس سے دوستی تہی۔ ایک روز مین سوار ہوکر اسکے ملنے کو جارہا تہا۔ جب اسکے مکان کے قریب پونہچا تو وہ سوار ہوچکا تہا مین بہی اسکے ساتہہ ہولیا ایک مقام پر پونہچکر وہ ٹہیر گیا۔ اتنے مین خزیمہ کو لوگون نے گرفتار کرکے حاضر کیا۔ مختار نے حکم دیا فی الفور اسکے ہاتہہ قطع کرڈالو۔ جلاد نے اسکے ہاتہہ کاٹ ڈالے پہر لکڑیون کے انبار مین ڈالکر جلادیا۔ جب مینے یہ حال دیکہا تو بے اختیار سبحان اللہ پڑہنے لگا۔ مختار نے مجہہ سے اسکا سبب استفسار کیا مینے اس سے حضرت سجاد علیہ السلام کی دعا کا قصہ بیان کیا۔ اس نے مجہکو دوبارہ قسم دلاکر پوچہا مینے کہا کہ کیا مین اس امر مین امام پر جہوٹ بول سکتا ہون۔ مختار گہوڑے سے اترکر

خدا کا شکر بجا لایا۔ جب نماز سے فارغ ہوکر واپسی کا ارادہ کیا۔ تو راستہ مین میر گھر پڑتا تھا جب میر گھر نزدیک آگیا تو مینے اسکو دعوت کیلیے کہا کہنے لگا کہ لے منہال آج تونے مجھسے وہ امر کی دعا کی خبر بیان کی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ آج وہ میرے ہاتھون سے پوری ہوئی ہے مجھکو چاہیئے کہ مین آج اسکے شکریہ مین تمام دن روزہ رکھون۔ یہ کہکر مجھسے رخصت ہوگیا (شواہد النبوۃ)

نقل ہے کہ جناب سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد ایک روز محمد حنفیہ رضی اللہ عنہ حضرت سجاد کے پاس تشریف لائے اور کہا مین تمہارا چچا ہون۔ اور عمر مین بھی آپسے بڑا ہون سو آپ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور امیر علیہ السلام کی تبرکات مجکو دیدین۔ کیونکہ بعد حضرت امام حسین علیہ السلام کے امامت میرا حق ہے۔ جناب سجاد نے ارشاد فرمایا کہ اس امر کا فیصلہ کرلینا ضروری ہے کہ بعد شہید کربلا علیہ التحیۃ والثنا کے امام برحق کون ہے۔ تشریف لائیے ہم حجر الاسود سے پوچھ لیتے ہین۔ دونون صاحب حجر الاسود کے پاس تشریف لے گئے سجاد علیہ السلام نے اسماء مانوذہ الہی کو پڑھکر حجر الاسود کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اے حجر الاسود اس امر کا فیصلہ تیرے ہاتھہ مین ہے کہ جناب حسین علیہ السلام کے بعد کون امام برحق اور وصی اور جانشین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے حجر الاسود بحکم رب العزت بزبان فصیح گویا ہوا کہ اے محمد بن حنفیہ امامت حضرت سجاد علیہ السلام کا حق ہے کل امور دین مین آپپر انکا اتباع واجب ہے (شواہد النبوۃ)

نقل ہے کہ جناب امام ایک روز اپنے خدمتگارون کے ساتھہ جانب صحرا تشریف لیگئے۔ جب چاشت کے وقت کہانا حاضر کیا گیا۔ اسنتے مین ایک ہرن آکر سامنے کہڑا ہوگیا۔ حضرت نے فرمایا۔ مین علی ابن الحسین بن علی ہون میری مان فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ ہین اے ہرن میرے ساتھہ آکر کہانا کہالے ہرن نے فی الفور حاضر ہوکر مودبانہ گوشہ بساط پر بیٹھہ گیا۔ اور کہانا کہا کر چلا گیا حاضرین مین سے ایک شخص نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپ پہر اسکو بلائیے حضرت نے فرمایا میرا زنہاری ہی ہرگز اسکو نہ چہیڑنا۔ حاضرین نے کہا کہ کیا مجال ہے کہ حضور کی زنہاری کو ہم چہیڑین حضرت نے آواز دی وہ ہرن پہر آکر حاضر ہوگیا۔ ایک شخص نے اسکی پیٹھہ پر ہاتھہ رکھا وہ فی الفور بہاگ گیا حضرت نے فرمایا تمنے میری زنہاری کو کیون چہیڑا اب وہ ہرگز تمہارے پاس نہین آئیگا (شواہد النبوۃ)

عمرہ سبع وخمسون منہا سنتان مع جدہ علی بن ابی طالب ثم عشر عمہ الحسن ثم احدی عشر مع ابیہ الحسین علیہم السلام یقال سمہ الولید بن عبد الملک ودفن بالبقیع عند عمہ الحسن وتوفی سنہ ۹۴ھ او سنہ ۹۵ھ (تذکرۃ خواص الامہ) آپکی عمر ستاون برس کی تہی دو برس

آپ اپنی جد امجد جناب علی علیہ السلام کی کنار عاطفت میں پرورش پاتے رہے۔ اور دس برس اپنے چچا حسن علیہ السلام کے عاطفت میں کھیلتے رہے اور گیارہ سال اپنے والد بزرگوار جناب حسین علیہ السلام کے ساتھ رہے کہا جاتا ہے کہ آپکو ولید بن عبد الملک نے زہر دلوایا تہا۔ آپ اپنے چچا جناب حسن علیہ السلام کے پہلو میں درمیان قبرستان بقیع مدفون ہیں سنہ ۹۴ یا سنہ ۹۵ میں آپ کی وفات واقع ہوئی ہے۔

قال ابن الصباغ المالکی المکی مات مسموما وان الذی سمه الولید بن عبد الملک ابن صباغ مالکی کہتے ہیں کہ آپکا انتقال زہر سے ہوا ہے اور بہ تحقیق ولید بن عبد الملک نے آپکو زہر دیا تہا۔

وکان یختضب بالحناء والکتم وقیل بالسواد (تذکرہ خواص الامہ) اور آپ اپنی ریش مبارک کو حنا اور کتم سے خضاب کیا کرتے تہے۔ بعض کہتے ہیں کہ وسمہ کیا کرتے تہے +

توفی فی ثانی العشر محرم سنہ ۹۴ وکان عمرہ اذ ذاک سبعا وخمسین سنة (تذکرہ خواص الامہ) آپکا انتقال بارہویں محرم سنہ ۹۴ کو ہوا ہے اسوقت آپ کی عمر ستاون برس کی تہی +

واولادہ خمسة عشر احد عشر ذکرا واربع اناث۔ واشہرہم محمد المکنی بابی جعفر الملقب بالباقر۔ آپ کی پندرہ اولادیں تہیں گیارہ مرد چار عورتیں سب سے زیادہ تر مشہور امام محمد ہیں جنکی ابو جعفر کنیت اور باقر لقب ہے +

مناقب امام محمد باقر علیہ السلام

وہو ابو جعفر الباقر محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب وامہ ام عبد اللہ بنت الحسن بن علی وہو ہاشمی من ہاشمیین وانما سمی الباقر من کثرہ سجودہ بقر السجود جبہتہ ای فتحہا ووسعہا وقیل لغزارة علمہ۔ قال الجوہری فی الصحاح التبقر التوسع فی العلم۔ قال وکان یقال لمحمد الباقر لتبقرہ فی العلم ویسمی الشاکر والہادی (تذکرہ خواص الامہ) وفی صواعق محرقہ سمی بذلک من بقر الارض ای شقہا واثار مخبیاتہا ومکانہا فکذلک ہو اظہر من مخبیات کنوز المعارف وحقائق الاحکام واللطائف ما لا یخفی الا علی منطمس البصیرة او فاسد الطویة والسریرة ومن ثم قیل ہو باقر العلم وجامعہ وشاہرہ ورافعہ صفا قلبہ وزکا علمہ وطہرت نفسہ وشرف خلقہ وعمرت اوقاتہ بطاعة اللہ ولہ من الرسوخ فی مقامات العارفین ما تکل عنہ السنة الواصلین ولہ کلمات کثیرة فی السلوک والمعارف لا تحتملہا ہذہ العجالة وکفاہ شرفا ان ابن المدینی روی عن جابر انہ قال لہ وہو صغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

يسلم عليك فقيل له وكيف ذلك قال وكنت جالسا وعنده الحسين في حجره وهو يلاعبه فقال يا جابر يولد له مولود اسمه علي اذا كان يوم القيامة ينادي مناد ليقم سيد العابدين فيقوم ولده ثم يولد له ولد اسمه محمد فان ادركته يا جابر فاقرأه مني السلام يعنے باقر لغت مین بقر الارض سے ماخوذ ہے یعنے زمین کو پہاڑ کر اسکی مخفیات کو ظاہر کرنے والا جناب امام کو اسلیئے باقر کہتے تھے کہ وہ بھی معارف اور حقائق احکام اور حکمت اور لطائف کے سربستہ خزانے ظاہر فرماتے تھے جو بصیرت کے اندہے اور فاسد طبیعت والے پر نہین ظاہر ہوتے۔ اور اسوجہ سے بھی ان کو باقر کہا جاتا تھا کہ وہ علم کے باقر اور جامع اور مشہور کرنیوالے اور اسکو بلند کرنے والے تھے جناب امام کا قلب صاف اور علم روشن اور نفس پاک۔ اور خلقت شریف تھے۔ انکی اوقات خدا کی طاعت سے معمور تھے۔ اور عارفون کی سیر و مقامات مین اسقدر رسوخ رکھتے تھے۔ کہ وصف کرنے والون کی زبان اس سے قاصر ہے۔ سلوک اور معارف مین انکے اقوال نہایت کثیر ہین۔ اس رسالہ مین ان کی گنجایش نہین ہو سکتی۔ ابن مدائح جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ جابر رضی اللہ عنہ امام باقر علیہ السلام سے کہنے لگے۔ در آنحالیکہ وہ ابھی نہایت صغیر السن تھے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سلام کہا ہے حاضرین نے پوچھا یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ جابر نے کہا کہ مین ایکروز سرور عالم کی خدمت بابرکت مین بیٹھا ہوا تھا اور حسین علیہ السلام انکی گود مین کھیل رہے تھے سرکار نے فرمایا کہ اے جابر حسین کا ایک لڑکا ہوگا جسکا نام علی رکھا جائیگا۔ قیامت کے دن منادی ندا کرے گا کہ سید العابدین اٹھین اسوقت امام حسین علیہ السلام کا وہ بیٹا اٹھے گا۔ پھر اسکا ایک بیٹا محمد ہوگا۔ اے جابر اگر تو اسوقت زندہ رہے تو اسکو میرا سلام کہیو +

قال المناوی في طبقاته سمی باقر لانه بقر العلم ای شقه فعرف اصله ولد محمد باقر بالمدينة في ثالث صفر سنه قبل قتل جده الحسين بثلاث سنين۔ كنيته ابو جعفر۔ القابه الباقر۔ والشاكر۔ والهادی عبد الرؤف مناوی اپنی طبقات مین لکھتے ہین کہ آپ کا نام باقر اسلیئے رکھا گیا ہے کہ انہون نے علم کو پہاڑا ہے۔ باقر مشتق ہے بقر سے جس کے معنے پہاڑنے کے ہین۔ امام محمد باقر سنہ کے صفر کی تیسری تاریخ کو اپنے جد امجد امام حسین علیہ السلام کی شہادت سے تین برس پہلے مدینہ شریف مین تولد ہوئے آپکی کنیت ابو جعفر اور القاب باقر اور شاکر۔ اور ہادی ہین +

قال ابن سعد محمد الباقر من الطبقة الثالثة من التابعين من اہل المدینۃ کان عالماً عابداً ثقۃ ابن سعد طبقات میں لکھتے ہیں کہ امام محمد باقر تابعین اہل مدینہ کے تیسرے طبقہ میں سے تھے بڑے عالم اور عابد اور ثقہ تھے ۔

روی عن ابیہ وجدیہ الحسن والحسین وجابر وابن عمر وطائفۃ وعنہ ابنہ جعفر الصادق و عطاء وابن جریج وابو حنیفۃ والاوزاعی والزہری وخلق وثقہ الزہری وغیرہ ذکرہ النسائی فی فقہاء التابعین من اہل المدینۃ (طبقات الحفاظ للذہبی) آپنے اپنے والد اور اپنے اجداد امام حسن وحسین علیہم السلام اور جابر بن عبداللہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر ایک طائفہ صحابہ سے حدیث کو روایت کیا ہے ۔ اور آپ سے آپ کے بیٹے امام جعفر صادق اور عطا اور ابن جریج اور امام ابو حنیفہ اور امام اوزاعی اور زہری وغیرہ نے حدیث کو لیا ہے اور ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ جس نے کہ سب سے اول حدیث کو تدوین کیا ہے آپکو حدیث میں ثقہ لکھا ہے اور امام نسائی نے اہل مدینہ کے فقہائے تابعین میں آپ کا ذکر کیا ہے ۔

قال ابو یوسف قلت لابی حنیفۃ لقیت محمد بن علی قال نعم وسالتہ یوماً فقلت اراد اللہ المعاصی فقال افیعصی اللہ قہراً قال ابو حنیفۃ فما رأیت جواباً افحم منہ (تذکرہ خواص الامہ) قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے امام ابو حنیفہؒ سے پوچھا آپنے جناب امام محمد باقر بن علی علیہ السلام سے ملاقات کی ہے وہ کہنے لگے ہاں میں اُنسے ملا تھا اور یہ پوچھا تھا آیا خدا تعالیٰ معاصی کا ارادہ کرسکتا ہے ۔ آپنے فرمایا آیا اللہ تعالیٰ قہر سے گناہ کرسکتا ہے ۔ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے اس سے کوئی شاندار جواب نہیں دیکھا ۔

قال عطاء ما رأیت العلماء عند احد اصغر علماً منہم عند ابی جعفر لقد رأیت الحکم عندہ کان مغلوباً (تذکرہ خواص الامہ) عطا کہتے ہیں میں علما کو از روئے علم کسی کی پاس اسقدر اپنے آپکو چھوٹا سمجھتے ہوئے نہیں دیکھا جس طرح سے کہ وہ اپنے آپکو جناب امام ابو جعفر محمد باقر کی روبرو سمجھتے تھے میں نے حکم کو انکے سامنے مغلوب پایا ہے ۔

وتوفی مسموماً کابیہ وہو علوی من جہۃ ابیہ وامہ ودفن ایضاً فی قبۃ الحسن توفی ۱۱۸ھ عن ثمان وخمسین (صواعق محرقہ) آپ بھی اپنے والد ماجد کی طرح سے مسموم شہید ہوئے ہیں آپ ماں باپ دونوں کیطرف سے علوی تھے آپ بھی مزار بقیع میں جناب امام حسن علیہ السلام کے گنبد کے اندر مدفون ہوئے ہیں آپ کی وفات ۱۱۸ھ میں ہوئی ۔ آپنے اٹھاون برس عمر پائی ۔

قال الذهبی فی طبقاته مات ۱۱۴ھ وھو ابن ۵۸ھ ذہبی نے طبقات مین آپکی سنہ وفات ایک سو چودہ برس اور عمر اٹھاون برس لکھا ہے ٭

قال صاحب الارشاد لم یظهر عن احد من علم الدین والسنن وعلم القرآن والسیر والفنون الآداب ما ظهر عن ابی جعفر محمد الباقر وعلی آبائه السلام صاحب ارشاد لکھتا ہے کہ جسقدر علم دین اور سنن اور علم قرآن اور سیر اور فنون ادب وغیرہ جناب ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے ظاہر ہوئی ہین وکسی ایک سے ظاہر نہین ہوئے ٭

عن زید بن ابی حازم قال کنت مع ابی جعفر محمد بن علی الباقر فمر بنا زید بن علی اخوہ فقال ابو جعفر اما رأیت هذا لیخرجن بالکوفة ولیقتلن ولیطافن برأسه فکان کما قال (صواعق محرقہ) زید بن ابی حازم سے منقول ہے کہ مین امام ابو جعفر محمد علی الباقر علیہ السلام کی خدمت مین حاضر تہا کہ زید بن علی آپکے چھوٹے بہائی ہمارے پاس سے ہو کر گذرے جناب امام نے فرمایا اسکو دیکھتے ہو کہ یہ کوفہ کی طرف جائیگا اور مارا جائیگا اور اسکا سر تمام شہرون مین پہرایا جائیگا پس جیسا کہ آپ نے فرمایا تہا ویسا ہی ہوا ٭

امام جعفر صادق علیہ السلام

ھو جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی ابن ابی طالب علیه وعلی آبائه السلام وروی عنه ان ابی سمانی جعفرا بعلم علی اسم نهر فی الجنة کنیته ابو عبد الله وقیل ابو اسمعیل ویلقب بالصادق والصابر والفاضل والطاهر (تذکرۃ خواص الامۃ) آپکا اسم مبارک جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہے۔ خود آپ روایت فرماتے ہین کہ میرے والد ماجد نے میرا نام جنت کی ایک نہر کے نام پر جعفر رکہا ہے۔ آپکی کنیت ابو عبد اللہ اور بعض کے نزدیک ابو اسمعیل ہے۔ صادق اور صابر اور فاضل اور طاہر آپکے القاب ہین ٭

ولد بالمدینة ۸۰ھ وقیل ۸۳ھ (طبقات المناوی) آپ ۸۰ھ یا ۸۳ھ مین تولد ہوئے ہین۔

امه فروة بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق وام القاسم اسماء بنت عبد الرحمن بن ابی بکر ولذلک کان یقول ولدنی ابوبکر مرتین (طبقات الحفاظ للذهبی وطبقات المناوی) آپکی والدہ ماجدہ کا نام فروہ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق ہے۔ اور قاسم کی ماں کا نام اسماء بنت عبد الرحمن بن ابی بکر ہے اسی لیے آپ فرمایا کرتے تھے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

بھی معدود و فخر جناب ہے ٭

روی عن ابیه والزهری ونافع وابن المنکدر وعنه الثوری وابن عیینة وشعبة ویحیی القطان ومالك وابنه موسی الکاظم (طبقات الحفاظ) آپنے اپنے والد ماجد اور زہری اور نافع اور ابن المنکدر سے حدیث کو اخذ کیا ہے اور آپ سے سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور شعبہ اور یحیی القطان اور امام مالک اور آپکے فرزند ارجمند جناب امام موسی الکاظم نے حدیث کو روایت کیا ہے ٭

وفی الصواعق روی عنه جماعة من اعیان الائمة کیحیی بن سعید وابن جریج ومالك بن انس و الثوری وابن عیینة وابو حنیفة وابو ایوب السجستانی وقال ابو حاتم جعفر الصادق ثقة لایسئل عن مثله علامہ ابن حجر صواعق محرقہ مین لکھتے ہین کہ اعیان ائمہ مین سے ایک جماعت مثل یحیی بن سعید وابن جریج اور امام مالک بن انس اور امام سفیان ثوری اونکا ابن عیینہ اور امام ابو حنیفہ ابو ایوب السجستانی نے آپسے حدیثکو اخذ کیا ہے اور ابو حاتم کا قول ہے کہ جناب جعفر صادق ایسے ثقہ ہین کہ ویسے شخصون کی نسبت ہرگز نہین پوچھا جاتا ٭

قال علماء السیر قد اشتغل بالعبادة عن طلب الریاسة وذکر حافظ ابو نعیم فی حلیة الابرار عن عمر بن المقدام قال کنت اذا نظرت الی جعفر بن محمد علمت انه من سلالة النبیین (صواعق محرقہ) تمام علماء سیر کا اتفاق ہے کہ آپ ہمیشہ ریاست کی طلب کو چھوڑ کر عبادت مین مشغول رہے ہین حافظ ابو نعیم حلیۃ الابرار مین عمر ابن المقدام سے ناقل ہین کہ وہ کہا کرتے تھے کہ جب مین امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھتا تو مجھے خیال ہوتا کہ یہ انبیاء کرام کے سلالہ ہین۔

وسعی به عند المنصور لما حج فلما حضر الساعی به قال له اتحلف قال نعم فحلف بالله العظیم فقال احلفه یا امیر المؤمنین بما اراه فقال حلفه فقال له قل برئت من حول الله وقوته والتجأت الی حولی وقوتی لقد فعل جعفر کذا وکذا فامتنع الرجل ثم حلف حتی مات مکانه فقال امیر المؤمنین لجعفر لا باس علیك انت المبرء الساحة المامون الغایة ثم انصرف فلحقه الربیع بجائزة حسنة وکسوة سنیة (صواعق محرقہ) کہتے ہین کہ جب منصور حج کرنے کو گیا تو کسی شخص نے اسکے پاس جناب امام کی نسبت ایک بہتان بیان کیا جب وہ بہتان دہرنے والا شہادت ادا کرنے کے لیے آپکے سامنے حاضر کیا گیا آپ نے فرمایا تو قسم کہا سکتا ہے اس نے کہا ہان مین کہا سکتا ہون اور خدا کے قسم کہائی۔ آپنے منصور سے فرمایا یا امیر المؤمنین جس طرح سے ہم چاہتے ہین اس طرح سے ہم اسکو قسم کہلائین منصور نے کہا آپ اسیطرح سے اسکو قسم کہلائین۔ آپنے اس شخص سے کہا تو ہم طرح

نے قسم کہا کہ میں خدا کی توانائی سے بیزار ہو کر اپنی قوت اور توانائی کیطرف پناہ پکڑتا ہوں بے شک جعفر نے ایسا ویسا کیا ہے پہلے اس کے آپ نے ایسی قسم کہانے سے انکار کیا پھر قسم کہائی اور اسی جگہ پر مر گیا منصور نے آپ سے عرض کیا آپ بے تعظیم زمین اپکا ساحت شک سے پاک ہے اور آپ آخر کار امن پایا پھر جب آپ وہان سے لوٹے تو آپ سے منصور کا غلام ربیع نامی عمدہ جائزہ اور بہاری کسوت لیے ہوئے ملا۔

قتل بعض الطغاۃ مولاہ فلم یزل لیلتہ یصلی ثم دعا علیہ عند السحر فسمعت الاصوات بموتہ ولما بلغہ قول الحکم بن عباس الکلبی صلبنا لکم زیدا علی جذع نخلۃ + ولم نر مہدیا علی الجذع یصلب + قال اللہم سلط علیہ کلبا من کلابک فافترسہ الاسد (صواعق محرقہ) روایت ہے کہ ایک بعض بدمعاشوں میں سے آپکے ایک غلام کو مار ڈالا۔ آپ تمام رات نماز پڑہتے رہے صبح کے قریب آپنے دعا فرمائی اور اسکے مرنیکا آوازہ سنا۔ اور جب آپ کو حکم بن عباس کے شعر کی خبر لگی کہ جسکا ترجمہ یہ ہے۔ کہ ہمنے تمہارے زید کو درخت کے تنہ سے پہانسی دیا ہے اور ہمنے کسی مہدی کو نہیں دیکہا کہ کسی درخت کے تنہ سے صلیب دیا گیا ہو آپنے شعر سنکر اپنے کتون میں سے ایک کتا اُسپر مسلط کر پس اسکو شیر نے پہاڑ ڈالا

ومن مکاشفاتہ اراد بنو ہاشم مبایعۃ محمد الملقب بالنفس الزکیۃ واخیہ فی اواخر دولت بنی امیہ وضعفہم وارسل لجعفر لیبایعہما فامتنع فقال واللہ لیست لی ولا لہما۔ انہا لصاحب القباء الاصفر لیلعبن بہا صبیانہم وغلمانہم وکان المنصور العباسی یومئذ حاضرا وعلیہ قباء اصفر فمازالت کلمۃ جعفر تعمل فیہ حتی ملکوا۔ وسبق جعفرا الی ذلک والدہ الباقر فانہ اخبر المنصور بملک الارض شرقہا وغربہا وبطول مدتہا۔ قال لہ المنصور وملک بنی امیہ اطول ام مدتنا فقال مدتکم ولیلعبن بہذا الملک صبیانکم کما یلعب بالکرۃ فلما الخلافۃ للمنصور تعجب من قول الباقر (صواعق محرقہ) آپکے مکاشفات میں سے ہے کہ دولت بنی امیہ کی آخری وقت میں جبکہ ان کو ضعف پیدا ہو گیا بنی ہاشم نے محمد الملقب بالنفس الزکیہ اور اسکے بہائی سے بیعت کرنا چاہا۔ اور جناب امام جعفر کو بہی بیعت کی تکلیف دی آپنے بیعت سے انکار فرماکر کہا واللہ یہ نہ میرے لیے ہے نہ ان دونوں کے لیے ملک زرد کپڑے والے کیواسطے ہے اسکے بچے اور لڑکے اسکے ساتہ کہیلیں گے منصور عباسی اسوقت موجود تہا۔ اور زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تہا پس آپکے پیش گوئی نے بنی عباس میں ظہور کیا اور منصور سلطنت کا مالک ہو گیا اور آپسے پہلے آپکے والد ماجد امام محمد باقر نے منصور کو بادشاہ ہونے سے آگاہ کیا تہا۔ اور اسکی سلطنت کی حدود شرقی اور غربی اور طول مدت سے خبر دی تہی منصور نے حضرت باقر سے پوچہا

تہا کہ بنی امیہ کی مدت سلطنت زیادہ ہوتی ہے یا ہماری مدت سلطنت آپنے اسکے بیان کیا تہا کہ تمہاری مدت سلطنت بہت زیادہ ہوگی اور تمہارے بال بچے اس ملک کے ساتھ کہیں گے جس طرح سے کہ گیند کے ساتھ کہیلا جاتا ہے جب منصور کو خلافت ملگئی تو جناب باقر علیہ السلام قول کو یاد کرکے تعجب کیا کرتا تہا +

اخرج ابو القاسم الطبری من طریق بن وهب فقال سمعت اللیث بن سعد یقول حججت ثلاث عشر ومائة فلما صلیت فی المسجد رقیت ابا قبیس فاذا رجل جالس یدعو فقال یارب یارب حتی انقطع نفسه ثم قال یاحی یاحی حتی انقطع نفسه ثم قال الهی انی اشتهی العنب فاطعمنی واللهم ان بردی قد خلقا فاکسنی - قال اللیث والله ما استتم کلامه حتی نظرت الی سلة مملوة ولیس علی الارض یومئذ عنب واذا بردین موضوعین لم ار مثلها فی الدنیا فاراد ان یاکل فقلت انا شریکک فقال ولم فقلت لانک دعوت وکنت امن - فقال تقدم وکل فقدمت واکلت عنبا لم اکل مثله قط ما کان به عجم فاکلنا حتی شبعنا ولم تتغیر السلة فقال لاتدخر ولاتخباء منه شیئا ثم اخذ احد البردین ودفع الی الاخر فقلت انا غنی عنه فاتزر باحدهما وارتدی بالاخری ثم اخذ بردیه الخلقین ونزل وهما بیده فلقیه رجل بالسعی فقال اکسنی یابن رسول الله صلی الله علیه وسلم مما کساک الله فانی عریان فدفعهما الیه فقلت من هذا قال جعفر الصادق فطلبته لعد ذلک لاسمع منه شیئا فلم اقدر علیه رصواعق محرقه

ابو القاسم طبری اپنی تاریخ مین ابن وہب کے طریق سے نقل کرتے ہین کہ مینے لیث ابن سعد کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ مین ۱۱۳ھ مین حج کرنے کو گیا - مین عصر کی نماز پڑہکر جبل ابو قبیس پر گیا - کیا دیکہتا ہون کہ ایک آدمی بیٹہا ہوا دعا مانگ رہا ہے اور یارب یارب کہتا ہے یہانتک کہ اسکی آواز منقطع ہوگئی پہر اس نے یاحی یاحی کہا یہانتک کہ پہر اسکی آواز بند ہوگئی - پہر دعا کی کہ الٰہی مین انگور کی آرزو رکہتا ہون تو مجہے انگور کہلا - اور میری دو نو چادرین پرانی ہوگئی ہین مجہے نیا لباس پہنا - لیث کہتا ہے واللہ ابہی انکی دعا ختم نہ ہونے پائی تہی کہ مینے انگور کے بہری ہوئی ایک پٹاری دیکہی ان دنوا دنیا مین کہین انگور کا پتہ بہی نہین تہا - اور دونون چادرین اسکے ساتھ دہری ہوئی تہین کہ مینے دنیا مین ویسی چادرین نہین دیکہی تہین پس وہ انگور کہانے لگے مینے کہا مین بہی آپکا شریک حال ہون کہنے لگے کیون مینے کہا جب آپ دعا کرتے تہے تو مین آمین کہتا تہا کہنے لگے آگے بڑہ آمین آگے بڑہکر کہانے لگا مینے ایسے لذیذ انگور کبہی نہین کہائے اور ان مین دانہ نہین تہا

ہم کہا کر سیر ہو گئے اس شامی کو دیکھا [illegible] بھری ہوئی تھی آپنے فرمایا اس سے ذخیرہ مت کرنا میرے
نہ چھپاؤ پھر ایک چادر مجھکو دی مینے کہا مجھے اسکی ضرورت نہین آپنے ایک کو اوڑھ لیا اور دوسری کا
تہبند بنایا اور دونون پرانی چادرین ہاتھہ مین لیے ہوے نیچے اترے ایک آدمی ملا کہنے لگا یا ابن
رسول اللہ آپ مجھے لباس پہنائیں بتصدق اسکے کہ خدانے آپکو لباس پہنایا ہے کیونکہ مین ننگا ہون
آپنے دونون چادرین اسکو دیدین مینے اس سائل سے پوچھا یہ کون ہین اس نے کہا یہ امام جعفر صادق
علیہ السلام ہین۔ اسکے بعد پھر مینے آپکو بہت ڈھونڈا تا کہ مین آپ سے کوئی حدیث سنون لیکن
مینے آپ کو نہ پایا ۔

توفی ۱۴۸؁ اربع و ثمانین ومائۃ مسموما (صواعق محرقہ) آپ ۱۴۸؁ ہجری مین زہر سے فوت
ہوئے ۔

قال ابن الصباغ المالکی المکی مات جعفر الصادق ۱۴۸؁ فی شوال ولہ من ثمان وستون سنۃ
فقال انہ مات مسموماً فی ایام المنصور ودفن بالبقیع واولادہ سبعۃ او ستۃ واشہرہم الکاظم
ومن تصنیفاتہ کتاب الجفر (تذکرہ خواص الامہ) ابن الصباغ المالکی المکی کہتے ہین کہ جناب امام
جعفر صادق ۱۴۸؁ شوال کے مہینے مین زہر سے فوت ہوئے آپکی اڑسٹھہ برس کی تھی منصور کی خلافت
کے دنون مین آپکا انتقال ہوا۔ اور مزار بقیع مین دفن ہوئے آپ کی اولاد چھہ یا سات تھے جن مین
سے زیادہ مشہور جناب امام کاظم ہین۔ آپ کی تصنیفات مین کتاب جفر والجامع ہے ۔

امام موسیٰ الکاظم علیہ السلام

ہو موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی علیہ وعلی آبائہ السلام ولد موسیٰ الکاظم
بالابواء ۱۲۸؁ امہ ام ولد یقال لہا حمیدۃ البربریہ کنیتہ ابو الحسن والقابہ کثیرۃ الکاظم
والصابر والصالح والامین (تذکرۃ خواص الامہ) آپکا نام موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین
بن علی ہے آپ کا تولد ابوا ایک موضع کا نام ہے جو مابین مکہ اور مدینہ کے ہے جہانپر جناب رسالت
مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی مادر مہربان آمنہ خاتون کا مرقد مطہر ہے ۔ اور صاحب قاموس کے نزدیک ابوا
مین عبد اللہ والد ماجد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ہے اور حضرت آمنہ خاتون کا مزار
دار ارلعبہ مین ہے ۔ جو مکہ کے ایک گھر کا نام ہے (بعض کے نزدیک امام محمد باقر بھی ابوا مین ہی تولد
ہوے ہین) ۱۲۸؁ کو ہوا اور آپکی والدہ ماجدہ ام ولد تھین جنکا اسم مبارک حمیدہ بربریہ تھا

آپکی کنیت ابوالحسن ہے اور الکاظم اور الصابر اور الصالح اور الامین آپکے القاب ہین۔

وکان یکنی بعبد الصالح لکثرۃ عبادتہ واجتہادہ وقیامہ اللیل وکان اذا بلغہ عن احد یؤذیہ یبعث الیہ بمال (طبقات الحفاظ للذہبی) بباعث کثرت عبادت اور اجتہادات اور بیداری کے آپ کو عبد الصالح بھی کہتے تھے جب آپ آگاہ ہوجاتے کہ کوئی آپ کی ایذا رسانی کے درپے ہے تو آپ کچھ مال اسکے پاس بھیجدیتے ٭

فی فصول المہمہ کان موسی الکاظم اعبد اہل زمانہ واعلمہم واسخاہم کفا واکرمہم نفسا وکان یتفقد فقراء اہل المدینۃ فیحمل الیہم الدراہم والدنانیر الی بیوتہم لیلا وکذلک النفقات ولا یعلمون من ای جہۃ وصلہم ذلک ولم یعلموا بذلک الا بعد موتہ فصول مہمہ مین لکھا ہے کہ جناب امام موسی الکاظم علیہ السلام اپنے زمانہ کے لوگون مین سب سے زیادہ عابد اور سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ سخی ہاتھ والے اور بزرگ نفس والے تھے آپ فقراء اہل مدینہ کے حال پر مہربانی فرماتے اور انکے گھرون مین درہم و دینار اور کھانا وغیرہ بھیجتے اور ان لوگون کو یہ معلوم ہوتا کہ کہان سے آتا ہے اور یہ راز انہیں امام کی وفات تک کھلا ٭

(وفی الصواعق وکان معروف عند اہل العراق بباب قضاء الحوائج عند اللہ اعبد اہل زمانہ واسخاہم) علامہ ابن حجر صواعق محرقہ مین لکھتے ہین کہ جناب کاظم علیہ السلام اہل عراق مین خدا کیطرف سے حاجتون کے پورا ہونے کا دروازہ مشہور تھے اور اپنے زمانہ مین سب لوگون سے زیادہ علموالے اور سب سے زیادہ عابد تھے ٭

(وایضا فیہ) سالہ الرشید کیف قلتم نحن ذریۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانتم ابناء علی فتلا موسی ومن ذریتہ داؤد وسلیمان الی ان قال عیسی ولیس لہ اب وایضا فمن حاجک من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم الایۃ ولم یدع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند مباہلۃ النصاری غیر علی وفاطمۃ والحسن والحسین فکان الحسن والحسین ہما الابناء کہتے ہین کہ ہارون رشید نے آپ سے پوچھا کہ آپ اپنے آپکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت کہلاتے ہین۔ اور آپ تو علی کی اولاد ہین۔ جناب امام موسی کاظم نے قرآن کی یہ آیت پڑھی کہ ابراہیم کی ذریت سے داؤد اور سلیمان تھے۔ یہانتک کہ حضرت عیسی کے نام تک پہونچے اور فرمایا کہ عیسے کا کوئی باپ نہین تھا۔ اور دوسری یہ آیت پڑھی کہ پس جو کوئی تجھسے جھگڑے اس کے بعد کہ جسکا تجھے علم آگیا ہے پس کہدے کہ آؤ ہم پکارین اپنے بیٹون کو اور تم اپنے بیٹونکو آخر آیت تک

پڑہکر فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مباہلہ نصاری کے مقابلہ مین سوا علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام کے دوسرے کسیکو نہین لے گئے۔ پس حسنین آپکے ابنا ٹہرے۔

ومن بدیع کراماته ماحکاه ابن الجوزی والرامهرمزی وغیرهما عن شقیق البلخی انه خرج حاجا سنه تسع واربعین ومائة فرآه بالقادسیة منفردا عن الناس فقال فی نفسه هذا فتی من الصوفیة ان یکون کلا علی الناس فمضی الیه فقال یا شقیق اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم فاراد ان یحالله فغاب عنه عن عینیه فما راه الا بواقصه یصلی واعضاءه تضطرب ودموعه تتجاوز فجاء الیه لیعتذر فخفف فی صلوته فقال له وانی غفار لمن تاب وآمن فلما نزلوا رماله راه علی بئر سقطت رکوته فیها فدعی فطغی الماء حتی اخذها وتوضأ وصلی اربع رکعات ثم مال الی کثیب رمل فطرح منه فیها وشرب فقال له اطعمنی من فضل ما رزقک الله تعالی فقال یا شقیق ان ترید لم تزل انعم الله علیک ظاهرة وباطنة فاحسن ظنک بربک فناولنیها فشربت منها فاذا سویق وسکر وما شربت والله الذ منه ولا اطیب ریحا فشبعت ورویت واقمت ایاما لا اشتهی شرابا ولا طعاما ثم لم اره الا بمکة وهو بغلمان وغاشیة وامور علی خلاف ما کان علیه بالطریق (صواعق محرقہ) آپ کی کرامات بدیعہ مین سے ایک وہ حکایت ہے جسکو ابن الجوزی اور رامہرمزی رحمہما اللہ نے شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ ۱۴۹ھ ایک سو انچاس مین شقیق حج کرنے کو گئے اور قادسیہ مین جناب امام کاظم کو دیکھا کہ لوگون سے جریدہ طور پر تشریف لیجا رہے ہین شقیق اپنے دل مین کہنے لگے کہ یہ نوجوان صوفی یہ چاہتا ہے کہ لوگون کا بار خاطر بنے آپ شقیق کے پاس سے ہوکر گذرے اور یہ آیت پڑہی کہ (اے شقیق) اتم پرہیز کرو بہت سے گمانون سے بعض گمان گناہ ہین شقیق پھر کہین ایک جگہہ آپ کی معیت مین فروکش ہون۔ لیکن آپ شقیق کی نگاہون سے پوشیدہ ہوگئے پہر آپ کو واقصہ مین نماز پڑہتے ہوئے دیکھا کہ آپکے تمام اعضا کانپ رہے ہین اور آنسو جاری ہین شقیق آپکی خدمت مین عذر کرنے کے لیے حاضر ہوئے آپنے اپنی نماز مین تخفیف فرماکر یہ آیت پڑہی کہ (مین بخشنے والا ہون اسکو جسنے توبہ کی اور ایمان لایا) جب رمالہ مین پہونچے تو شقیق نے پہر انکو دیکھا کہ ایک کوئین مین آپ کا لوٹا گر گیا ہے اور آپنے اوپر دیکھنے کو مانگا اور کوئین مین پانی بلند ہوگیا یہانتک کہ آپنے لوٹا پکڑ لیا۔ اور وضو فرمایا اور نماز کی چار رکعات پڑہین پہر ریت کے ایک ٹیلے کی طرف متوجہ ہوئے اس سے تہوڑی سی ریت لیکر لوٹے

مین ڈالی اور پینے لگے شقیق نے عرض کیا کچھ کہ آپ کو خدا نے کھلایا ہے آپ اسکا جو بچا مجھکو عنایت
فرماوین آپنے فرمایا نہین اے شقیق اگر تو چاہتا ہے کہ ہمیشہ ظاہر و باطن خدا تجھے اپنی نعمتین عطا فرمایا
کرے پس تو اپنے رب کیجانب اپنا گمان نیک رکھا کر پھر آپنے وہ لوٹا مجھے دیدیا مینے اس سے
پیا تو وہ ستو اور شکر سے بھرا ہوا پایا۔ مینے کبھی ایسے لذیذ ستو نہین پیے تھے اور نہ اس سے
زیادہ خوشبودار دیکھے تھے۔ پس مین سیر ہو گیا کئی دن تک مجھکو پھر بھوک اور پیاس نہ لگی۔ مینے پھر
راستے مین آپکو نہ دیکھا جب مکہ مین پہونچا تو دیکھتا ہون کہ آپ نوکرون اور خدمتگارون کے
درمیان سوار تشریف لیجاتے ہین اور جن امور کو مینے راہ مین دیکھا تھا ان کے برخلاف بڑی
شان و شوکت سے آپکی سواری جارہی ہے ٭

وکان الموسی الهادی حبسه اولا ثم اطلقه لانه رای علیا یقول له هل عسیتم ان تولیتم
ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم فانتبه وعرف انه المراد فاطلقه لیلا ولما قال
له الرشید حین راٰه جالسا عند الکعبة انت الذی یبایعك الناس سرا فقال انا امام القلوب
وانت امام الجسوم ولما اجتمعا امام الوجه الشریف علی صاحبه افضل الصلوٰة والسلام قال
الرشید السلام علیك یا ابن عم فقال الکاظم السلام علیك یا ابت و
کانت سببا لامساکه وحمله معه الی بغداد وحبسه فلم یخرج من حبسه الا میتا مقیدا ودفن
جانب الغربی من بغداد (صواعق محرقہ) خلیفہ موسی الہادی نے پہلے آپکو قید کیا تھا پھر چھوڑ دیا
کیونکہ اس نے ایک دفعہ جناب علی علیہ السلام کو خواب مین دیکھا تھا کہ آپ اس سے فرماتے ہین تم اسی نیت
سے خلافت چاہتے تھے کہ تم لوگ زمین مین فساد اور قطع رحم کرو۔ موسی الہادی نے خواب سے
بیدار ہو کر معلوم کیا کہ اس سے مراد جناب امام ہین پس آپ کو راتہی مین رہا کر دیا۔ اور پھر جب رشید نے
آپکو کعبہ کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا تو کہا آپ ہی لوگون سے پوشیدہ بیعت لیتے ہین۔ آپنے فرمایا
مین دلون کا امام ہون اور تو جسمون کا امام ہے جب روضہ کے دلون کا امام اور جسمون کا امام دونون ملکر
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روبرو کھڑے ہونگے رشید حضرت سے عرض کرے گا اے ابن عم السلام
علیک اور کاظم عرض کریگا السلام علیک اے میرے باپ یہی آپ کی
گرفتاری کا سبب ہوا ہارون رشید آپکو گرفتار کرکے بغداد مین لے آیا اور قید رکھا تا وقت انتقال
آپ اس سے رہا نہ ہوئے۔ اور بغداد کی غربی جانب مدفون ہوئے ٭

ولما حج الرشید سعی به الیه وقیل ان الاموال یحمل الیه من کل جانب حتی نیشتری ضیعة بثلاثین

الف دینار فقبض علیه وانفذه لامرة بالبصرة عیسی بن جعفر بن المنصور بن سنة ثم کتب الیه
رشید فی دمه فاستعفی واخبرانه لم یاع علی الرشید انه لم یمکن یرسل من یسلمه والاخلی
سبیله فبلغ الرشید کتابه فکتب للسندی ابن شاهک بتسلیمه وامرة فیه فجعل له سما فی طعام
قیل فی رطب فتوعك ومات بعد ثلاثة ایام وعمره خمسة وستون سنة (صواعق محرقه)
جب خلیفہ ہارون رشید حج کرنے کو گیا تو جناب امام موسی کاظم علیہ السلام کی نسبت کسی نے رشید کے پاس شکایت کی
ی کہ آپ کے پاس ہر طرف سے مال آتا ہے اور آپ نے تیس ہزار دینار کی زمین خریدی ہے رشید نے اسیر
بجنہ کر لیا اور عیسی ابن جعفر بن منصور کو حاکم بصرہ کر آپ کو قید کر دیا۔ ایک سال تک آپ قید میں رہے
پر انکے قتل کے لیے عیسے کو لکھا عیسے نے آپ کے قتل کرنے سے معافی چاہی اور یہ لکھ بھیجا کہ خلیفہ کسی
دمی کو بھیجدیں تاکہ میں امام کو اسکے سپرد کردوں۔ اگر نہیں بھیجے گا تو میں انکو چھوڑ دونگا جب رشید
کو یہ خبر معلوم ہوئی تو اسنے لکھ بھیجا کہ امام کو سندی بن شاہک کے سپرد کردے اور سندی کو جناب
امام کے قتل کرنیکا حکم بھیجدیا اسنے آپکے کھانے میں زہر ملادیا۔ کہتے ہیں کہ کھجور میں آپ
و زہر دیا گیا جس سے آپ لوٹ پوٹ ہوتے تھے تین دن کے بعد انتقال فرما گئے آپ کی عمر سوقت پینسٹھ
برس کی تھی +

وتوفی فی خمس من شہر رجب سنة ۱۸۳ھ واولادہ فی فصول المہمہ سبعة وثلاثون واشہرھم
علی الرضا آپکا انتقال پانچویں رجب ۱۸۳ھ کو ہوا۔ اور فصول مہمہ کے مصنف نے ۳۷ آپکی اولاد
کے آدمی لکھے ہیں +

ومن مصنفاته مسند الامام موسی بن جعفر الکاظم رواہ ابو نعیم الاصفہانی صاحب حلیة
الابرار (کشف الظنون فی اسامی الکتب والفنون) آپکی مشہور تصانیف میں سے مسند ہے جسکو حافظ
ابو نعیم اصفہانی صاحب حلیة الابرار نے آپ سے روایت کیا ہے +

امام علی بن موسے الرضا علیہ السلام

ولد علی بن موسی الرضا بالمدینة سنة ۱۴۸ھ وقیل سنة ۱۵۳ھ امہ ام ولد یقال لها ام البنین و
اسمہا اروی کنیتہ ابو الحسن القابه الرضا والصابر والزکی والولی (تذکرہ خواص الائمہ)
جناب امام علی بن موسی الرضا علیہ التحیة والثنا ۱۴۸ھ یا ۱۵۳ھ کو مدینہ طیبہ میں تولد ہوئے آپکی
والدہ ماجدہ ام الولد تھیں جنکو بعض نے ام النبین لکھا ہے۔ انکا اسم شریف اروی تھا

جناب امام کی کنیت ابو الحسن اور القاب رضا۔ اور صابر۔ اور زکی اور ولی ہین *
قال ابراهیم بن العباس ما رأیت اعلم منه وکان المامون یمتحنه بالسوال عن کل امر فیجیبه الجواب
الشافی وکان قلیل النوم کثیر الصوم لا یفوته صوم ثلاثة ایام من کل شهر وکان کثیر الخیر و اکثر
ما یکون فی اللیالی المظلمة وکان جلوسه فی الصیف علی حصیر و فی الشتاء علی مسح (تذکرہ خواص الامہ)
ابراہیم بن عباس کہتا ہے کہ مینے ان سے زیادہ کوی عالم نہین دیکہا مامون اکثر سوالات مین اُن کا
امتحان لیا کرتا تہا۔ اور آپ اسکو جواب شافی دیا کرتے تہے۔ آپ بہت کم سوتے تہے۔ اور روزے کثرت
سے رکہا کرتے تہے۔ ہر مہینے کے تین دن کے روزے آپنے کبہی نہین فوت کیے آپ اکثر اندہیری راتون
مین خیرات دیا کرتے تہے۔ اور گرمی کے دنون مین چٹائی پر اور جاڑے کے دنون مین کمبل پر بیٹہا کرتے
تہے *
وفی الصواعق هو ابنهم ذکرا واجلهم قدرا ومن ثم احله المامون محل مهجته وانکحه ابنته
واشرکه فی مملکته وفوض الیه امر الخلافة فانه کتب بیده کتابا سنه احدی ومائتین بان علی
الرضا ولی عهده واشهد علیه جمعا کثیرا لکنه توفی قبله فاسف علیه کثیرا واخبر قبل موته
بانه یاکل عنبا او رمانا مسموما وان المامون یرید دفنه خلف الرشید ولم یستطع وکان ذلک
کله کما اخبر به (صواعق محرقہ) صواعق محرقہ مین ہے کہ سب سادات سے از روی ذکر کے روشن تر
ہین اور قدر مین سب سے برتر ہین اسیوجہ سے مامون نے اپنے سینہ مین انکو جگہہ دی تہی اور اپنی بیٹی کے
ساتہہ انکا نکاح کیا تہا۔ اور اپنی مملکت مین شریک بنایا تہا اور امر خلافت انکی طرف سپرد کر کے سنہ ۲۰۱
ہجری مین ایک جماعت کی گواہی سے آپکی ولی عہدی کا عہد نامہ اپنے ہاتہہ سے لکہدیا تہا۔ لیکن آپ اس
سے پہلے انتقال فرما گئے جسپر کہ مامون کو نہایت افسوس ہوا آپنے اپنی موت سے پہلے آگاہ کیا تہا کہ
آپکو زہر دار انگور یا انار کہلایا جائیگا مامون کا ارادہ تہا کہ مرنے کے بعد رشید کے پہلو مین خود دفن ہو
لیکن یہ بات اسکو حاصل نہوئی اور مامون کی جگہہ پر جناب امام دفن ہوئے۔ یہ سب خبرین جناب امام نے
اپنے انتقال سے پہلے بیان فرمائی تہین *
عن موسی بن عمران قال رأیت علیا الرضا فی مسجد المدینة وهارون الرشید یخطب قال تروننی و
ایاه ندفن فی بیت واحد (تذکرہ خواص الامہ) موسی بن عمران ناقل ہین کہ مینے جناب امام علی الرضا
علیہ التحیہ والثنا کو مدینہ کی مسجد مین دیکہا اسوقت ہارون رشید منبر پر خطبہ پڑہ رہا تہا آپنے فرمایا مین دیکہتا
ہون کہ مین اور یہ یعنے ہارون رشید ایک گہر مین دفن ہونگے *

ومن موالیہ معروف الکرخی استاذ السری السقطی لانہ اسلم علی یدہ (رواہ الحاکم) معروف کرخی استاذ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ جناب امام علیہ السلام کے غلاموں میں سے تھے کیونکہ وہ آپ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے تھے ؞

عن محمد بن عیسیٰ بن حبیب قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فی مسجد الذی ینزل الحجاج فیہ ببلدنا فسلمت فوجدت عندہ طبقا من خوص المدینۃ فیہ تمر صیحانی فناولنی منہ ثمانی تمرۃ فلما کان بعد عشرین یوما قدم ابوالحسن علی الرضا من المدینۃ ونزل ذلک المسجد وھرع الناس للسلام علیہ فمضیت نحوہ فاذا ھو جالس فی موضع الذی رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جالسا فیہ وبین یدیہ طبق من خوص المدینہ فیہ تمر صیحانی فسلمت علیہ فاستدنانی وناولنی قبضۃ من ذلک التمر فاذا اعدتھا بعدد ما ناولنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم فقلت لہ زدنی فقال لو زادک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزدناک (رواہ الحاکم) محمد بن عیسیٰ بن حبیب کہتا ہے کہ مینے جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ ہمارے شہر کی مسجد مین آپ فروکش ہوئے ہین مین حضور کے سلام کے لیے حاضر ہوا ہون اور سرکار کے سامنے مدینہ کی کھجورون کے پتون کا طبق رکھا ہوا ہے جس مین صیحانی کھجورین ہین آپنے مجھکو ان مین سے آٹھ کھجورین عطا فرمائی ہین جب اس خواب پر بیس دن گذر گئے تو جناب امام ابوالحسن علی الرضا مدینہ سی تشریف لائے اور اسی مسجد مین اترے اور لوگ سلام کے لیے دوڑے مین بھی آپکے پاس گیا دیکھا تو آپ اسی مقام پر تشریف رکھتے ہین جس جگہہ پر کہ مینے جناب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا تھا۔ اور مدینہ کی کھجور کے پتون کا طبق صیحانی کھجورون سے بھرا ہوا آپکے سامنے رکھا ہوا ہے مینے سلام عرض کیا آپنے مجھے قریب بلا کر مٹھی بھر کران کھجورون مین سے عطا فرمائین مینے انکو شمار کیا تو اسی تعداد کے مطابق پائین جو مجھے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین عطا فرمائی تھین۔ مینے جناب امام علیہ السلام سے عرض کیا آپ مجھے زیادہ عطا کرین آپنے فرمایا اگر تجھے جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم زیادہ عطا کرینگے تو ہم بھی زیادہ دینگے۔

وفی الصواعق لما دخل نیسابور کما فی تاریخھا وشق سوقھا وعلیہ مظلۃ لا یری من ورائھا تعرض لہ الحفظان ابو ذرعۃ الرازی ومحمد بن اسلم الطوسی ومعھما من طلبۃ العلم والحدیث ما لا یحصی فتضرعا الیہ ان یریھم وجہہ ویروی لھم حدیثا عن ابائہ فاستوقف البغلۃ وامر غلمانہ ان یکشف المظلۃ واقر عیون تلک الخلائق برویۃ طلعتہ المبارکۃ فکانت لہ ذوابتان معلقتین علی عاتقہ والناس بین صارخ وباک ومتمرغ فی التراب ومقبل لحافر بغلتہ۔ فصاحت العلما

یامعاشر الناس انصتوا فانصتوا واستملی منه الحافظ المذکوران فقال حدثنی ابی موسی الکاظم عن ابیه جعفر عن ابیه محمد الباقر عن ابیه زین العابدین عن ابیه الحسین عن ابیه علی بن ابیطالب قال حدثنی حبیبی وقرۃ عینی ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم قال حدثنی جبرئیل قال سمعت رب العزۃ سبحانہ یقول لا الٰہ الا اللہ حصنی فمن قالھا دخل حصنی فمن دخل حصنی امن عذابی۔ ثم ارخی الستر وسار فعد اھل المحابر والدوی الذی یکتبون فانا فوا عشرین الفا وفی روایۃ ان الحدیث مروی۔ الایمان معرفۃ بالقلب واقرار باللسان وعمل بالارکان۔ لعلھما واقعتان۔ وقال احمد لو قرأت ھذہ الاسناد علی مجنون لبرئ من جنتہ صواعق محرقہ میں علامہ ابن حجر تاریخ نیساپور سے ناقل ہیں کہ جب جناب امام علی موسی الرضا نیساپور میں تشریف لیگئے تو زائرین کے ازدحام سے چلنا دشوار تھا۔ آپ ایک خچر پر سوار تھے اور آپ پر چپاتا لگا ہوا تھا جسکی وجہ سے لوگ آپ کو نہیں دیکھ سکتے تھے ابوزرعہ رازی اور محمد بن اسلم طوسی اس زمانہ کے مشہور حافظان حدیث نے آگے بڑھکر باگ تھام لی۔ طلبۂ علم اور محدثین کی جماعت کثیر ان دونوں کے ہمراہ تھی جو شمار میں نہیں آسکتی تھی۔ دونو بزرگوں نے نہایت عجز سے عرض کی کہ حضور لوگوں کو اپنے جمال باکمال سے مشرف فرمائیں۔ اور اپنے آباء کرام کی کوئی حدیث سنائیں۔ آپنے خچر کو کھڑا کردیا اور چتری کو اتار دیا۔ آپ کی طلعت مبارک کو دیکھکر خلقت کی آنکھ کو ٹھنڈک حاصل ہوئی۔ دو گیسو آپ کے کندھوں پر لٹکے ہوئے تھے لوگ روتے اور چلاتے اور مٹی میں لوٹتے۔ اور خچر کے پاؤں کو چومتے تھے۔ علما نے پکار کر کہا اے لوگو خاموش ہوجاؤ تمام لوگ خاموش ہوگئے دو حافظان حدیث کی التماس پر آپنے فرمایا مجھ سے میرے باپ امام موسی کاظم نے بیان کیا ہے۔ اور ان سے انکے والد ماجد امام جعفر صادق نے کہا ہے۔ اور ان سے ان کے پدر بزرگوار امام محمد باقر نے روایت کیا ہے اور ان سے انکے اب مکرم امام زین العابدین نے نقل کیا ہے۔ اور وہ اپنے باپ امام حسین سے ناقل ہیں کہ وہ اپنے والد مہربان جناب علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے آگاہ کیا۔ کہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ کلمہ لا الٰہ الا اللہ میرا حصن ہے اور جو میرے حصن میں داخل ہوا میرے عذاب سے بیخوف ہوا۔ یہ کہکر جناب امام نے پردہ چھوڑ دیا۔ اور تشریف لیگئے۔ جو لوگ کہ دوات اور قلم لیکر اس حدیث کو لکھ رہے تھے انکا شمار کیا گیا تو انکی تعداد بیس ہزار کے قریب پہونچ گئی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جناب امام نے اس حدیث کو بیان فرمایا تھا کہ ایمان قلب کی معرفت حاصل ہونے اور زبان کے ساتھ اقرار کرنے اور ارکان کے ساتھ عمل کرنے کا نام ہے۔ شاید یہ دونوں واقعات علیحدہ علیحدہ ہوئے ہوں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اگر

احدیث کو انہین اسناد کے ساتھ پڑہکر دیوانہ پر پہونکا جائے تو البتہ اسکی دیوانگی جاتی رہے گی۔ اور وہ تندرست ہو جائیگا ✦

وکانت وفاته ۲۰۳ سنه فی اخر صفر وعمره خمس وخمسون ودفن بسناباد رستاق من اعمال طوس و اولاده خمسة واشهرهم جواد (صواعق) آپ کی وفات ۲۰۳ سنہ مین صفر کی آخرے تاریخون مین ہوئی ہے اسوقت انکی عمر پچپین برس کی تہی۔ آپ قریہ سناآباد مین جو شہر طوس کا ایک گانون ہے دفن ہوئے ہین آپکی پانچ اولادتہین جن مین زیادہ مشہور امام جواد علیہ السلام ہین ✦

ومن مصنفاته مسند اهل البیت (کشف الظنون) آپ کی تصنیفات مین سے مشہور کتاب مسند اہل بیت ہے جس مین اہل بیت کے روایات کو جناب امام نے جمع فرمایا ہے ✦

امام جواد علیہ السلام

امه ام الولد یقال لها سکینة المرسیة وکنیته ابو جعفر بکنیة جده محمد الباقر ولقبه۔ تقی والجواد والقانع والمرتضی ولد بالمدینة تاسع عشر رمضان ۱۹۵ سنه (تذکرہ خواص الامہ) آپ کی والدہ ماجدہ ام ولد تہین جنکا نام نامی سکینة المرسیہ تہا جناب امام کی کنیت آپکے جد امجد امام محمد باقر علیہ السلام کی کنیت پر ابو جعفر تہی آپکے مشہر القاب تقی اور جواد ہین اوکا القانع اور المرتضی کے القاب سے بہی مشہور ہین انیسوین رمضان ۱۹۵ سنہ کو مدینہ منورہ مین آپکا تولد ہوا ✦

(وفی الصواعق) کان واقف والصبیان یلعبون فی ازقة بغداد اذ مر المامون ففروا ووقف محمد وعمره تسع سنین فالقی محبته فی قلبه فقال له یا غلام ما منعك من الانصراف فقال له یا امیر المومنین لم یکن بالطریق ضیق فاوسعه لك ولیس لی جرم فاخشی والظن بك حسن ان تضر من لا ذنب له فاعجبه کلامه وحسن صورته فقال ما اسمك واسم ابیك فقال محمد بن علی الرضا فترحم علیه وعلی ابیه وساق جواده وکان معه بزاة للصید فلما بعد عن العمران وارسل بازا علی دراجة فغاب عنه ثم عاد وفی منقاره سمکة وتعجب من ذلك غایة العجب و رجع فرای الصبیان علی حالهم ومحمد عندهم ففروا الا محمد فدنا منه وقال یا محمد ما فی یدی فقال یا امیر المومنین ان الله خلق فی بحر قدرته سمکا صغارا تصیدها بزاة الملوك والخلفاء فیختبر بها سلالة اهل المصطفی علیه وعلیهم السلام فقال له انت ابن الرضا حقا واخذ معه واحسن الیه وبالغ فی اکرامه ولم یزل مشفقا به مما ظهر له بعد ذلك

من فضله وعلمه وکمال عقله وظهور برهانه مع صغر سنه وعزم علی تزویج بنته ام الفضل وصمم
علی ذلك فمنعه العباسیون من ذلك خوفا من ان یعهد الیه کما عهد الی ابیه فذکر لهم انما اختاره
لتمیزه علی کافة اهل الفضل علما ومعرفة وحلما مع صغر سنه فتنازعوا فی اتصاف محمد بذلك ثم
تواعدوا علی ان یرسلوا الیه من یختبره فارسلوا الیه یحیی بن اکثم وخواص الدولة فامر المامون
بفرش حسن لمحمد فجلس علیه فساله یحیی مسائل فاجابه باحسن جواب فقال له الخلیفة
احسنت یا ابا جعفر فان اردت ان تسال یحیی ولو مسئلة واحدة فقال له ما تقول - رجل نظر الی
مراة اول النهار حراما ثم حلت له عند ارتفاع الشمس ثم حرمت علیه عند الظهر ثم حلت له
العصر ثم حرمت علیه المغرب ثم حلت له العشاء ثم حرمت علیه نصف اللیل ثم حلت له الفجر فقال
یحیی لا ادری فقال محمد امة نظرها اجنبی وهو حرام ثم اشتراها عند ارتفاع النهار واعتقها
الظهر وتزوجها العصر وظاهر منها المغرب وکفر العشا وطلقها رجعیا نصف اللیل وراجعها الفجر
فعند ذلك قال المامون للعباسیین قد عرفتم ما تنکرون ثم زوجه فی ذلك المجلس بنته ام الفضل
ثم توجه بها الی المدینة فارسلت تشتکی منه لابیها انه تسری علیها فارسل الیها ابوها انا لم
نزوجك له لنحرم علیه حلالا فلا تعودی بمثله صواعق محرقہ میں ہے کہ ایک دن آپ بغداد کی گلی میں کھڑے
ہوئے تھے لڑکے کھیل رہے تھے مامون کی سواری آئی لڑکے بھاگ گئے آپ کھڑے رہے اسوقت آپ کی
عمر نو برس کی تھی مامون نے جب جناب امام کو دیکھا۔ تو اسکے دل میں امام کی محبت پیدا ہوگئی اور آپ سے
پوچھنے لگا اے لڑکے تو کیوں نہیں بھاگ گیا۔ آپنے جواب دیا یا امیر المومنین رستہ تنگ نہیں تھا کہ میرے
ہٹ جانے سے تمہاری سواری کا رستہ کشادہ ہو جاتا۔ اور میں مجرم نہیں تھا کہ آپکے خوف سے بھاگ جاتا
اور تمہاری نسبت میرا گمان بھی نیک تھا۔ کہ بغیر جرم کے کسی کو نہیں بھگائیں گے۔ مامون کو یہ کلام
نہایت پسند آیا۔ اور آپکی صورت بھلی معلوم ہوئی۔ پوچھا تمہارا اور تمہارے باپ کا کیا نام ہے آپنے فرمایا
محمد بن علی الرضا۔ مامون کو آپ پر اور آپکے والد ماجد پر نہایت ترس آیا اور اپنی گھوڑا بڑھا دیا۔ مامون اس
وقت شکار کھیلنے کے لیے نکلا تھا۔ اور اسکے ساتھ چند باز تھے جب آبادی سے دور نکل گیا تو ایک باز
کو تیتر پر چھوڑا وہ غائب ہو گیا جب لوٹ آیا تو اسکی چونچ میں ننھی سی ایک مچھلی تھی۔ مامون دیکھکر نہایت
متعجب ہوا اور وہاں سے لوٹا لڑکے کھیل رہے تھے جناب امام کے سوا سب بھاگ گئے مامون نے
قریب ہوکر پوچھا یا محمد میرے ہاتھ میں کیا ہے آپنے فرمایا یا امیر المومنین خدا تعالے نے اپنے دریا کی قدرت
میں ایک ننھی سی مچھلی پیدا کی ہے جسکو کہ بادشاہوں کے باز شکار کرتے ہیں اور اہل بیت مصطفی صلعم

صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند اس سے خبر دیتے ہین مامون نے کہا یہ ٹہیک ہے آپ امام علی الرضا کے فرزند ہین آپکو
اپنے ساتھ لیگیا اور نہایت تکریم سے پیش آیا جس قدر کہ اسپر آپکے علم و فضل اور کمال عقل اور ظہور برہان کی حقیقت
کہلتی گئی اسیقدر وہ آپکی تعظیم و تکریم مین مبالغہ کرتا گیا۔ آخر غرض اس نے جناب امام سے اپنی بیٹی ام الفضل
کے نکاح کرنے کا قصد کیا۔ بنی عباس اسی خوف سے مانع ہوئے کہ ان کے باپ کیطرح سے کہین انکو بہی
ولیعہد نہ بنا دے۔ مامون نے عباسیون سے کہا یہ باوجود اس صغر سنی کے تمام اہل الفضل پر علم اور فضل اور
علم مین انکے ممتاز ہونیکی وجہ انکو اس کام کے لیے منتخب کیا ہے بنی عباس آپکے ان اوصاف مین تنازع کرنے
لگے اور ان لوگون نے مقرر کیا کہ ہم ایک ایسے آدمی کو لائینگے جو ان امور مین انکا امتحان کرے یہ امر
بات کے لیے انہون نے اس زمانہ کے زبردست عالم اور بے نظیر مناظر یحیےٰ بن اکثم کو پیش کیا سب ارکین
دولت اسوقت جمع تہے خلیفہ نے جناب امام کے لیے ایک مکلف مسند بچہانیکا حکم دیا جب جناب نے اسپر
جلوس فرمایا یحیےٰ نے ان سے چند مسائل پوچہے آپنے دلائل واضح سے جواب دیے خلیفہ نے کہا یا ابا جعفر
آپنے بہت ہی اچہی طرح سے انکے مسائل کا جواب دیا ہے۔ اگرچہ ایک ہی مسئلہ ہو مگر آپ یحیےٰ سے ضرور
پوچہین آپنے یحیےٰ سے مخاطب ہوکر فرمایا تم اس مسئلہ مین کیا کہتے ہو کہ صبحکو ایک مرد نے ایک عورت
کیطرف دیکہا۔ اور وہ اسوقت اسپر حرام تہی۔ پہر آفتاب کے طلوع کے وقت وہ اسپر حلال ہوگئی۔ پہر ظہر کیوقت
اسپر حرام ہوگئی اور عصر کے وقت پہر حلال ہوگئی پہر مغرب کے وقت حرام ہوگئی پہر عشا کو حلال ہوگئی اور آدہی
رات کو حرام ہوگئی۔ پہر فجر کو حلال ہوگئی یحیےٰ نے کہا مین اس مسئلہ کو نہین جانتا۔ جناب امام نے فرمایا
صبحکو ایک اجنبی نے ایک کنیز کی طرف دیکہا وہ اسوقت اس مرد پر حرام تہی اور آفتاب کے طلوع کے وقت
اسکو خرید لیا وہ اسپر حلال ہوگئی ظہر کے وقت اس نے اسکو آزاد کردیا اور عصر کے وقت اس سے نکاح کیا۔ اور
مغرب کے وقت ظہار[*] کیا اور عشا کو کفارہ دیا۔ اور آدہی رات کو اسے طلاق رجعی دی اور فجر کو اس سے
رجوع کیا یہ سنکر مامون نے بنی عباس سے کہا جس بات پر تم جہگڑتے تہے اب تمنے دیکہ لیا۔ پہر اسی مجلس
مین جناب امام کے ساتھ اپنی بیٹی ام الفضل کا نکاح کردیا۔ جناب امام مامون کی بیٹی کو لیکر مدینہ شریف
چلے گئے وہان سے اسنے اپنے باپ کے پاس شکایت کر بہیجی کہ جناب امام کنیزون کے ساتھ خلا و ملا رکہتے
ہین مامون نے جواب مین کہلا بہیجا کہ ہمنے تیرا نکاح انکے اسلیے نہین کیا کہ تو انپر خدا کے حلال کو
حرام کرے ہرگز ایسی باتین پہر نکریو

د توفی من المحرم سنة عشرین ومائتین ودفن فی مقابر قریش فی ظهر جده الکاظم وعمره خمس و

[*] ظہار بالکسر گفتن مرد زوجہ خود را کہ تو بر من ہمچو پشت مادر منی یعنی ہمچو مادر بر من حرام ہیشود کفارہ نہ دہد حلال نمیگردد منتخب

عشرون سنة ويقال انه سم ايضا (صواعق) آپ کا انتقال محرم ۲۲۰ھ کو ہوا۔ اور بغداد مین قبرستان قریش مین اپنے جد امجد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی پشت کے پیچھے دفن ہوئے پچیس برس آپنے عمر پائی کہتے ہین کہ آپکو بھی زہر دیا گیا ہے ؞

يقال ان ام الفضل بنت المامون سقته بامر ابيها (تذکرہ خواص الامہ) سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ مین لکھتے ہین کہ ام الفضل مامون کی بیٹی نے اپنے باپ کے حکم سے آپکو زہر دیا ؞

الامام علی العسکری علیہ السلام

قال ابن الخشاب في تاريخ مواليد اهل البيت ولد ابو الحسن علی الهادی بالمدينة فی رجب سنه ۲۱۴ وامه ام ولد يقال لها سمانة المغربية وكنيته ابو الحسن والقابه الهادی والمتوكل والناصح والنقی والمرتضى والفقيه والامين والطيب تاریخ موالید اہل بیت مین ابن الخشاب لکھتے ہین کہ جناب امام ابو الحسن علی الہادی علیہ السلام کے ولادت باسعادت رجب ۲۱۴ھ مین ہوئی۔ آپ کی والدہ ماجدہ ام ولد تہین جنکا کہ اسم مبارک سمانہ مغربیہ تھا۔ آپکی کنیت ابو الحسن ہے اور المتوکل۔ اور الناصح اور النقی اور المرتضےٰ اور الفقیہ اور الامین اور الطیب القاب ہین ؞

وسمی العسکری لانه لاشخاصه من المدينة المنورة الى سر من رای واسكنه بها وكانت تسمى بعسكر فعرف بالعسكری فكان وارث ابيه علما وسخاء ومن ثم جاءه الاعرابی من اعراب الكوفة وقال انی من المتمسكين بولائك جدك وقد ركبنی دين اثقلنی حمله ما قصدت لقضائه سواك فقال كم دينك قال عشرة الاف درهم فقال طب نفسك بقضائه ان شاء الله تعالى ثم كتب له ورقة فيها ذلك المبلغ دينا عليه وقال له ائتنی بها فی المجلس العام وطالبنی بها واغلظ فی الطلب ففعل فاستمهله ثلاثة ايام فبلغ ذلك المتوكل فامر له بثلاثين الفا فلما وصلته اعطاها الاعرابی فقال يا ابن رسول الله ان العشرة الالاف لا اقصی اربی فابی ان يسترد منه من الثلاثين شيئا فولی الاعرابی وهو يقول الله اعلم حيث يجعل رسالته ونقل بعض الحفاظ ان امراة زعمت انها شريفة بحضرة المتوكل فسال عمن يخبره بذلك فدل على علی العسكری فجاء فاجلسه معه على سريره فسال يخبره بذلك فقال ان الله حرم اولاد الحسين على السباع فتلقی السباع فعرض عليها ذلك فاعترفت بكذبها ثم قيل للمتوكل الا تجرب ذلك فيه فامر بثلاثة من السباع فجی بها فی صحن قصره ثم دعاه فلما دخل بابه اغلقت عليه والاسباع قد اصمت الاسماع من زئيرها فلما مشى فی الصحن يريد الدرجة مشت اليه سكنت فقبه

ودارت حوله وهو يمسحها بكمه ثم ربضت فصعد المتوكل ويحدث معه ساعة ثم نزل ففعلت معه الاول
حتى خرج فاتبعه المتوكل بجائزة عظيمة فقيل للمتوكل افعل كما فعل ابن عمك قال اتريدون قتلي رصوا عق
محرقه) آپ کا نام عسکری اسوجہ سی ہوا کہ آپ مدینہ منور سے سر من راہ مین جسی سامرہ کہتے ہین نکالے
گئے تھے اور سامرہ کا دوسرا نام عسکر بھی ہے اسلیے آپ عسکری مشہور ہوئے۔ آپ علم اور سخاوت مین
اپنے والد ماجد کے وارث تھے ایک دفعہ کوفہ کے اعراب مین سے ایک اعرابی آپ کی خدمت مین آکر کہنے
لگا مین آپ کی جد امجد کی دوستی کے ساتھ متمسک ہون اور قرض کے بوجھ سے دب گیا ہون مین آپکے
سوا اسکے ادا ہونیکی سبیل نہین جانتا آپنے فرمایا تجھے کتنا قرض دینا ہے کہنے لگا دس ہزار درہم
آپنے فرمایا تو غم نہ کھا انشاء اللہ ادا ہو جائیگا۔ آپنے اسکو دس ہزار درہم کا تمسک لکھدیا اور کہا کہ
اس تمسک کو لیکر تو مجلس عام مین ہمارے پاس آئیو اور سخت تقاضا کیجیو۔ اس نے ویسا ہی کیا آپنے اس سے
میٹھی باتین کر کے تین دن کا وعدہ کیا خلیفہ متوکل کو یہ معلوم ہوا اس نے تیس ہزار درہم آپ کی
خدمت مین بھیجے آپنے وہ سب اس اعرابی کو دیدیے اعرابی نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ میری نہایت
درجہ کی آرزو دس ہزار درہم تھے بیس ہزار آپ لے لین آپنے تیس ہزار مین سے ایک درہم کبھی
واپس لینے سے انکار کیا۔ اعرابی حضرت کی خدمت سے یہ کہتا ہوا لوٹا۔ کہ اللہ تعالی اپنی رسالت کو
مقام کو خوب پہچانتا ہے بعض حافظان اخبار بیان کرتے ہین کہ متوکل کے سامنے ایک عورت نے
سیدانی ہونیکا دعوی کیا متوکل نے کہا کوئی طریقہ ایسا ہے کہ جس سے اس عورت کے اس دعوی
مین آزمائش کیجائے لوگون نے جناب امام علی العسکری کیطرف دلالت کی متوکل نے جناب امام کو
بلا کر اپنے تخت پر بٹھایا اور اس عورت کے دعوے سیادت مین امتحان کرنے سے پوچھا آپ نے فرمایا
کہ پروردگار نے درندون پر حسین کی اولاد کا گوشت حرام کیا ہے تم درندون کو اسکے پیچھے ڈالدو
یہ سنکر اس عورت نے اپنے جھوٹ کا اقرار کیا۔ لوگون نے متوکل سے کہا تم انکا تجربہ کیون نہین کرتے متوکل
تین درندے قصر کے صحن مین چھٹر وادیے پھر جناب امام کو بلوایا آپکو اس مین داخل کر کے دروازہ
بند کر دیا اور خود چھت پر چڑھ کر تماشا دیکھنے لگا جب درندون نے دروازہ کے کھلنے کی آواز سنی
تو خاموش ہو گیے جب آپ صحن مین پہونچکر سیڑھی پر چڑھنے لگے تو درندے آپکی طرف بڑھے۔ اور
لپٹ گئے۔ اور آپکو چھوکر گرد پھرنے لگے آپ اپنی آستین انپر ملتے تھے پھر درندے گھٹنے ٹیک کر
بیٹھ گئے۔ متوکل جناب امام کے ساتھ چھت پر سے باتین کرتا رہا اور اترآیا پھر جناب صحن سے
باہر تشریف لے آئے متوکل نے آپکے پاس گران بہا صلہ بھیجا لوگون نے متوکل سے کہا تو بھی ایسا

کو کہا۔ جس طرح سے تیرے چچا ابن عم نے کیا ہے متوکل کہنے لگا شاید تم میرے قتل کے خواہان ہو *

وتوفی ابو الحسن علی الہادی ولہ من العمر اربعون سنۃ یوم الاثنین لخمس لیال بقیت من جمادی الآخرۃ سنۃ ۲۵۴ ودفن فی دارہ بسر من رای ویقال انہ مات مسموما واولادہ اربعۃ اشہرہم حسن الخالص۔

(صواعق محرقہ) جناب امام ابو الحسن علی الہادی پیر کے دن پچیسوین جمادی الآخر ۲۵۴ھ کو فوت ہوئے آپکی عمر چالیس برس کی تھی اور سامرہ مین اپنے گھر مین دفن ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی بھی زہر سے رحلت ہوئی ہے آپ کی چار اولادین تھین جن مین سے جناب امام حسن الخالص زیادہ تر مشہور ہوئے۔

الامام حسن الخالص علیہ السلام

امہ ام ولد یقال لہا سوسن وکنیتہ ابو محمد والقابہ الخالص والسراج والعسکری ولد بالمدینۃ لثمان خلون ربیع الآخر سنۃ ۲۳۲ (تذکرہ خواص الامۃ) آپ کی والدہ ماجدہ ام ولد تھین جنکا نام سوسن تھا۔ آپ کی کنیت ابو محمد اور آپکے القاب الخالص اور سراج اور عسکری تھے۔ آپ آٹھوین ربیع الآخر ۲۳۲ھ کو مدینہ منورہ مین پیدا ہوئے *

وقع لبہلول معہ انہ راہ وھو صبی یبکی والصبیان یلعبون فظن انہ یتحسر علی ما فی ایدیہم فقال اشتری ما تلعب بہ فقال یا قلیل العقل ما للعب خلقنا فقال لہ فلما ذا خلقنا قال للعلم والعبادۃ فقال لہ من این لک ذلک قال من قول اللہ تعالیٰ افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون ثم سالہ ان یعظہ فوعظہ بابیات ثم خر الحسن مغشیا علیہ فلما افاق قال لہ ما نزل وانت صغیر لا ذنب لک فقال الیک عنی یا بہلول انی رایت والدتی توقد النار بالحطب الکبار فلا تتقد الا بالصغار وانی اخشی ان اکون من صغار حطب جہنم۔ ولما حبس قحط الناس بسر من رای قحطا شدیدا فامر الخلیفۃ المعتمد بن المتوکل بالخروج للاستسقاء ثلاثۃ ایام فلم یسقوا فخرج النصاری ومعہم راہب کلما مد یدہ الی السماء ہطلت ثم فی یوم الثانی کذلک فشکہ بعض الجہلۃ وارتد بعضہم فشق ذلک علی الخلیفۃ فامر باحضار الحسن الخالص فقال ادرک امۃ جدک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان تہلک فقال الحسن یخرجون غدا وازیل الشک ان شاء اللہ تعالیٰ وحکم الخلیفۃ فی اطلاق اصحابہ من السجن فاطلقہم لہ فلما خرج الناس للاستسقاء رفع الراہب یدہ مع النصاری غیمت السماء فامر الحسن بالقبض علی یدہ فاذا فیہا عظم آدمی فاخذہ من یدہ وقال استسق فرفع یدہ فزال الغیم وطلعت الشمس

یتعجب الناس من ذلک فقال الخلیفة للحسن ما ھذا یا ابا محمد فقال ھذا عظم نبی ظفر بہ ھذا الراھب
من بعض القبور ما کشف عن عظم النبی تحت السماء الا ھطلت بالمطر فامتحنوا ذلک العظم
فکان کما قال وزالت الشبہة عن الناس ورجع الحسن الی دارہ واقام عزیزا مکرما وصلاة
الخلیفة تصل الیہ کل وقت (صواعق محرقہ) آپ ابھی لڑکے ہی تھے کہ آپکو بہلول دانا نے دیکھا کہ
لڑکے کھیل رہے ہین اور آپ انکے قریب کھڑے رو رہے ہین بہلول کو خیال آیا کہ شاید آپ اس چیز کے لیے
روتے ہین جس سے کہ لڑکے کھیل رہے ہین بہلول نے کہا میان صاحبزادی مین ایسی کھیلنے کی
چیز تمہین بھی مول لے دون آپنے فرمایا اے کم عقل ہم کھیلنے کے لیے نہین پیدا ہوئے۔ بہلول
نے کہا پھر ہم کس چیز کے لیے پیدا ہوئے ہین آپنے فرمایا علم اور عبادت کے لیے بہلول نے کہا آپ نے
یہ بات کہان سے حاصل کی ہے آپنے کہا خدای پاک کے کلام مبارک سے کہ آیا تم یہ جانتے ہو کہ تم
بیکار پیدا ہوئے ہو اور تم ہماری طرف نہین رجوع کروگے۔ پھر بہلول نے آپ سے چند نصیحت کی باتین
پوچھین آپنے چند پند آمیز شعر پڑھے۔ پھر جناب حسن علیہ السلام بیہوش ہوکر بہلول پر گر گئے۔ جب افاقہ
مین آئے تو اس نے پوچھا کہ آپکو کیا ہوا ہے۔ آپ ابھی بچے ہین آپنے تو ابھی کوئی خطا نہین کیا آپ
نے فرمایا اے بہلول میرے پاس سے ہٹ جا مینے اپنی والدہ کو آگ جلاتے ہوئے دیکھا کہ موٹی لکڑیون
کو آگ نہین لگی جب تک کہ اس نے پہلے چھوٹی چھوٹی لکڑیان نہین جلائین اس طرح سے ہی مجھے
بھی ڈر ہے کہ کہین مین بھی جہنم کی چھوٹی لکڑی نہ بنجاؤن۔ اور جب آپ سامرہ مین قید ہوگئے لوگون
مین قحط شدید پڑ گیا۔ خلیفہ معتمد بن متوکل نے لوگون کو تین دن کی نماز استسقاء کے واسطے شہر سے باہر
نکلنے کا حکم دیا۔ لیکن مینہ نہ برسا۔ عیسائیون کا گروہ بھی شہر سے باہر نکلا ان مین ایک راہب تھا
جب اس نے آسمان کی طرف ہاتھ پھیلائے بارش ہونے لگی دوسرے روز بھی اسیطرح ہوا۔ بعض جاہلون
کو شک پیدا ہوگیا۔ اپنے دین سے لوٹنے لگے خلیفہ پر یہ بات نہایت شاق گذری حسن خالص علیہ
السلام کو بلا کر کہا اپنی جد امجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی دستگیری فرماوین قبل اسکے
کہ ہلاک ہوجاوے جناب امام نے فرمایا لوگون کو چاہیے کل شہر سے باہر نکلین انشاء اللہ مین شک
زائل کردونگا۔ خلیفہ نے امام کے تمام اصحاب کو قیدخانہ سے نکالدینے کا حکم دیا وہ سب رہا کیے گئے
جب نماز استسقاء کے لیے شہر سے باہر نکلے راہب نے آسمان کیطرف ہاتھ پھیلائے۔ بادل پیدا ہوگیا
جناب حسن نے راہب کے ہاتھ پکڑنے کا حکم دیا اس مین ایک آدمی کی ہڈی پائی گئی آپنے وہ ہڈی
اسکے ہاتھ سے لے لی اور کہا کہ بارش طلب کر اس نے ہاتھ اٹھایا ابر کھل گیا آفتاب نکل آیا

لوگ اس بات سے نہایت متعجب ہوئے خلیفہ نے جناب امام سے کہا یا ابا محمد یہ کیا چیز ہے۔ فرمایا یہ کسی نبی کے جسم مبارک کی ہڈی ہے۔ جو کسی قبر سے اس راہب کے ہاتھ لگ گئی ہے اور نبی کے جسم اطہر کی ہڈی کا یہ خاصہ ہے کہ جب آسمان کو برہنہ کرکے دکھائی جائے فوراً ابر پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس کا امتحان کیا گیا۔ ویسا ہی پایا گیا جیسے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا تھا لوگوں کا شبہ رفع کیا۔ جناب امام اپنے گھر کو تشریف لیگئے۔ اور نہایت عزت اور تکریم سے اقامت گزین رہے۔ اکثر بادشاہی انعامات انکی خدمت مین پہونچتے رہتے تھے ۔

وفی فصول المہمہ ولما ذاع خبر وفاته ارتجت سر من رای وقامت صیحة واحدة عطلت الاسواق وغلقت دکاکین ورکب بنوهاشم القواد والکتاب والقضاة والمعدلون وسائر الناس الی جنازته فکانت سر من رای یومئذ شبیه بالقیامة فلما فرغوا من تجهیزه بعث الخلیفة الی عیسی بن المتوکل لیصلی علیه وصلی علیه ودفن بالبیت الذی دفن فیه ابوه وکانت وفاته فی یوم الجمعة لثمان خلون من شهر ربیع الاول سنہ ۲۶۰ھ وعمره ثمان وعشرون سنة ویقال سم ایضا ولم یخلف غیر ولده ابی القاسم محمد الحجہ۔ فصول المہمہ مین لکھا ہے کہ جب امام کے انتقال کی خبر مشہور ہوئی تمام سامرہ ہل گیا اور عزو غار پا ہو گیا بازار وغیرہ بند ہو گئے دکانین بند ہو گئین تمام بنی ہاشم اور قصاص کا حکم دینے والے اور منشی اور قاضی اور عدالتی اور عامہ خلائق انکے جنازے کو دوڑے سر من رائے اس دن قیامت کا نمونہ تھا جب لوگ آپ کی تجہیز سے فارغ ہوئے تو خلیفہ نے اپنے بھائی عیسے بن المتوکل کو نماز کے لیے بھیجا اس نے آپکے جنازہ کی نماز پڑھائی اور اسی گھر مین دفن کیا جس مین کہ آپکے والد ماجد دفن ہوئے تھے۔ آپنے ربیع الاول کی آٹھوین تاریخ کو جمعہ کے دن سنہ ۲۶۰ھ مین وفات پائی۔ آپ کی عمر اسوقت اٹھائیس سال کی تھی کہتے ہین کہ آپ کو بھی زہر دیا گیا تھا۔ آپکے پیچھے آپ کے فرزند ارجمند ابو القاسم محمد الحجہ کے سوا۔ آپکی اور کوئی اولاد نہین رہی

الامام المہدی علیہ السلام

اسمه محمد کنیته ابو القاسم لقبه الحجہ والمہدی والخلف الصالح والقائم والمنتظر وصاحب الزمان۔ وعمره عند وفات ابیه خمس سنین لکن اتاه الله فیها الحکمة ویسمی القائم قیل لانه تستر وغاب فلم یعرف این ذهب (صواعق محرقہ) علامہ ابن حجر صواعق محرقہ مین لکھتے ہین کہ آپکا نام مبارک محمد اور کنیت ابو القاسم ہے یعنی نام اور کنیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

کے نام مبارک اور کنیت کے مطابق ہین اور آپ کا لقب الحجہ اور المہدی اور الخلف الصالح اور القائم اور المنتظر اور صاحب الزمان ہے۔ آپکے والد کی وفات کیوقت آپ کی عمر پانچ برس کی تھی لیکن خدا نے اس چھوٹی سی عمر مین آپکو حکمت عطا کی تھی اور اسلیے آپ کا نام قائم رکھا گیا کہ آپ پوشیدہ ہوگئے اور نہ معلوم ہوا کہ کہان تشریف لے گئے +

قال الشیخ ابو عبداللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی رحمہ اللہ علیہ فی کتابہ البیان فی اخبار صاحب الزمان من الادلۃ علی کون المھدی حیا باقیا بعد غیبتہ الی الآن وانہ لا امتناع فی بقائہ کبقاء عیسی بن مریم والخضر والالیاس من اولیاء اللہ وبقاء الاعور الدجال والابلیس اللعین من اعداء اللہ تعالی وھولاء قد ثبت بقاؤھم بالکتاب والسنۃ شیخ ابو عبداللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب المسمی بالبیان فی اخبار صاحب الزمان مین جہان پر کہ انہون نے بعد غائب ہونے امام مہدی علیہ السلام کے ابتک انکے زندہ اور باقی ہونے پر دلائل لکھے ہین ایک دلیل یہبھی بیان کی ہے کہ مثل عیسے بن مریم اور خضر اور الیاس کے جو خدا کے دوست ہین اور اعور دجال اور ابلیس لعین کی بقا کے جو دشمنان خدا مین سے ہین جناب مہدی علیہ السلام کے بقا مین بھی کوئی مانع نہین اور ان لوگون کا باقی ہونا کتاب و سنت سے ثابت ہے +

احادیث مرویہ متعلق وجود صاحب الامر علیہ السلام

(۱) عن عبداللہ بن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ یخرج المھدی وعلی راسہ غمامۃ ینادی منادٍ ھذا المھدی خلیفۃ اللہ فاتبعوہ (اخرجہ ابو نعیم) والسیوطی فی عرف الوردی فی اخبار المھدی) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی پیدا ہوگا اور اسکے سر پر بادل کی بدلی ہوگی غیب سے ندا کرنے والا ندا کرے گا کہ یہ مہدی خدا کا خلیفہ ہے اسکا اتباع کرو +

(۲) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ المھدی منی وھو اجلی الوجہ اقنی الانف یملا الارض قسطا کما ملئت ظلما وجورا (اخرجہ الطبرانی وابوداؤد وابو نعیم والدیلمی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا بیان کیا ہے کہ مہدی مجہ مین سے ہے چمکتی ہوئی پیشانی اور اونچی ناک والا وہ زمین کو عدل اور انصاف سے بہردیگا جیسے کہ وہ ظلم اور جور سے بہرگئی ہوگی +

(۳) عن عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لیبعثن الله من عترتی رجلاً افرق الثنایا اجلی الجبھۃ یملأ الارض عدلاً (اخرجہ ابو نعیم) عبد الرحمان بن عوف رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہ تحقیق اللہ تعالیٰ میری اولاد میں سے ایک ایسے آدمی کو پیدا کرے گا جسکے اگلے دانت کشادہ ہونگے اور اسکی پیشانی چمکتی ہوگی وہ عدل اور انصاف سے زمین کو بھر دیگا ۔

(۴) عن حذیفۃ قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم المھدی رجل من ولدی وجھہ کالقمر الدری واللون لون عربی والجسم جسم اسرائیلی علی خدہ الایمن خال کانہ کوکب دری یملأ الارض عدلاً کما ملئت جوراً یرضی بخلافتہ اھل السماء والارض والطیر فی الجو (اخرجہ ابو نعیم والرویانی فی مسندہ والسیوطی فی عرف الوردی فی اخبار المھدی) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی ایک آدمی ہوگا میری اولاد میں سے اسکا چہرہ مثل چودھویں رات کے چاند کی چمکتا ہوگا اسکا رنگ عربی لوگوں کی مانند اور جسم اسرائیلی قوم کے مشابہ ہوگا ۔ اسکے داہنے رخسار پر ایک خال چمکتا ہوا آسمان کے ستارہ کی طرح سے ہوگا زمین کو عدل سے بھر دیگا جس طرح کہ وہ ظلم سے بھری ہوگی اسکی خلافت سے آسمان اور زمین کے باشندے اور ہوا کی پرندے خوش ہو جائینگے ۔

(۵) عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم المھدی منا الذی یصلی عیسی ابن مریم خلفہ (اخرجہ الحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ والسیوطی فی عرف الوردی فی اخبار المھدی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی ہم میں سے ایسا شخص ہوگا کہ عیسے ابن مریم اسکے پیچھے نماز پڑھینگے ۔

(۶) عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیہ وسلم قال لن تھلک امۃ انا اولھا وعیسی بن مریم آخرھا والمھدی وسطھا (اخرجہ احمد فی مسندہ وابو نعیم فی عوالیہ وابن ماجۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بہ تحقیق مخبر صادق صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ امت ہرگز ہلاک نہیں ہوگی کہ میں اسکے اول ہوں اور آخر اسکے عیسے علیہ السلام ہیں اور مہدی علیہ السلام اسکے بیچ میں ہے ۔

(۷) عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول الله تعالی ذلک الیوم حتی یبعث الله فیہ رجلاً من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم

اسم ابی یملا الارض قسطا وعدلا کما ملئت جوراً وظلما اخرجہ احمد وابوداؤد وابوعیسیٰ الترمذی قال حسن صحیح ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر دنیا مین سے ایک دن کے سوا ابھی باقی نہین رہے گا تو خدا تعالے اس دن کو اس قدر بڑھائیگا کہ اس مین میرے اہل بیت مین سے ایک آدمی کو پیدا کرے گا اسکا نام اور اسکے باپ کا نام میرے نام اور میرے باپ کے نام کے مطابق ہوگا۔ وہ زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیگا جس طرح سے کہ وہ ظلم اور جور سے بھری ہوگی ✤

(۸) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو لم یبق من الدنیا الا یوم لبعث اللہ فیہ رجلا من عترتی یملأھا عدلا کما ملئت جوراً اخرجہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجہ وفی روایۃ احمد وابوداؤد والترمذی والدیلمی لا تذھب الدنیا حتی یملک رجل من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ اگر دنیا مین سے ایک دن کے سوا ابھی باقی نہین رہیگا۔ تو خدا تعالے اسی ایک دن مین میری عترت مین سے ایک آدمی کو پیدا کرے گا جو زمین کو عدل سے بھر دیگا جس طرح سے کہ وہ ظلم سے بھری ہوگی۔ اور ایک روایت مین امام احمد بن حنبل اور ابوداؤد اور ترمذی اور دیلمی نے یون بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ نہین گذرے گی دنیا جب تک میرے اہل بیت مین سے ایک آدمی اسکا مالک نہین ہوجائے گا جس کا کہ نام میرے نام کے مطابق ہوگا ✤

(۹) عن ثابت بن قرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لتملان الارض جوراً وظلما فاذا ملئت جوراً وظلما لیبعث اللہ رجلا منی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی فیملأھا عدلا وقسطا کما ملئت جوراً وظلما فلا تمنع السماء شیئا من قطرھا ولا الارض شیئا من نباتھا یمکث فیکم سبعا او ثمانیا فان اکثر فتسعا اخرجہ الطبرانی والبزار ثابت بن قرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بتحقیق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ البتہ زمین ظلم اور جور سے بھر جائیگی اور جب ظلم اور جور سے بھر جائے گی تو پروردگار مجھ مین سے ایک آدمی کو برانگیختہ کرے گا کہ اسکا نام میرے نام اور اسکے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق ہوگا وہ اسکو عدل و انصاف سے بھر دیگا جس طرح سے کہ وہ ظلم اور جور سے بھری ہوگی پس آسمان اسپر ایک قطرہ کو نازل ہونے سے اور زمین ایک گھانس کے پتے کو اگنے سے نہین روک سکے گی۔ وہ تم مین سات یا آٹھ برس ٹھہریگا۔ اگر اس سے زیادہ ٹھہرا تو نو برس ✤

(۱۰) عن زربن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تذهب الدنیا حتی یملك العرب رجل من اهل بیتی یواطی اسمه اسمی (اخرجه ابو داود) زربن عبد الله رضی الله عنه کہتے ہین کہ جناب رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کہ دنیا تب تک نہین جائیگی جب تک کہ عرب کا مالک ایک آدمی میرے اہل بیت مین سے نہ ہو جائیگا جسکا کہ نام میرے نام کے مطابق ہوگا ❊

(۱۱) عن ابی سعید ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لتملأن الارض ظلما وعدوانا ثم لیخرجن من اهل بیتی رجل یملاها قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وعدوانا ویقسم المال بالسویة ویجعل الله الغنی فی قلوب هذه الامة فیملك سبعا او تسعا ولا خیر فی عیش الحیوة بعد المهدی (اخرجه ابن الحارث واحمد وابو نعیم والسیوطی) ابو سعید خدری رضی الله عنه روایت کرتے ہین کہ بتحقیق مخبر صادق علیه السلام نے فرمایا کہ زمین ظلم اور سرکشی سے بھر جائیگی پھر میرے اہل بیت مین سے ایک آدمی نکلیگا۔ جو اسے عدل و انصاف سے بھر دیگا جس طرح سے کہ وہ ظلم اور سرکشی سے بھری ہوگی۔ وہ مال کو لوگون مین برابر تقسیم کریگا۔ الله تعالی تونگری کو اس امت کی لوگون کے دل مین بھر دیگا۔ وہ سات برس یا نو برس بادشاہ رہے گا۔ اور بعد مہدی کے زندگانی مین بہتری نہین رہے گی۔

(۱۲) عن حامل الصدفی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لیکون بعدی خلفاء وبعد الخلفاء امراء وبعد الامراء ملوك وبعد الملوك جبابرة ثم یخرج من اهل بیتی رجل یملأ الارض عدلا کما ملئت جورا (اخرجه الطبرانی) حامل الصدفی روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد خلفاء ہونگے۔ اور خلفاء کے بعد امراء اور امراء کے بعد بادشاہ اور بادشاہون کے بعد ظالم پھر میرے اہل بیت مین سے ایک آدمی پیدا ہوگا جو عدل سے زمین کو بھر دیگا جسطرح سے کہ وہ ظلم سے بھری ہوگی ❊

(۱۳) وانه لعلم للساعة قال مقاتل ومن تبعه من المفسرین ان هذه الآیة نزلت فی المهدی (صواعق محرقه) اور بتحقیق وہ جاننے والا ہے قیامت کو۔ اس آیت کے شان نزول مین مقاتل اور اسکے پیچھے مفسرین کہتے ہین کہ یہ آیت امام مہدی کے حق مین نازل ہوئی

(۱۴) عن کعب قال انما سمی المهدی لانه یهدی لامر قد خفی یستخرج التابوت من ارض یقال لها انطاکیه (اخرجه نعیم بن حماد والسیوطی فی عرف الوردی) کعب سے روایت ہے کہ انکا نام مہدی اسلیے رکھا جائیگا کہ وہ پوشیدہ امرون کی طرف لوگون کو ہدایت کرینگے تابوت سکینہ کو انطاکیہ کی زمین سے نکالینگے ❊

(۱۵) عن سلیمان بن عیسی قال بلغنی انه علی ید المهدی یظهر تابوت السکینة من بحیرة طبریة حتی یحمل فیوضع بین یدیه ببیت المقدس فاذا نظر الیه الیهود اسلمت الا قلیلا منهم (اخرجه ابونعیم بن حماد الکوفی والسیوطی فی عرف الوردی) سلیمان بن عیسی کہتا ہے کہ مجھے خبر لگی ہے کہ مہدی تابوت سکینہ کو بحیرہ طبریہ سے نکالکر اپنے سامنے بیت المقدس میں رکھینگے سے دیکھکر بہت تھوڑے یہودی اسلام لائینگے +

(۱۶) عن جعفر بن یسار الشامی قال یبلغ رد المهدی المظالم حتی کان تحت ضرس الانسان شئی انتزعه حتی یرده (اخرجه نعیم بن حماد والسیوطی) جعفر بن یسار الشامی کہتا ہے کہ مجھے خبر لگی ہے کہ مہدی تمام مظالم کو لوٹا دینگے یہانتک کہ ظالم شخص کے دانتوں کی جڑوں سے نکالکر وہ چیز واپس دلائینگے +

(۱۷) عن علی قال ویحا للطالقان فان لله کنوزا لیست من ذهب ولا فضة ولکن بها رجال عرفوا الله حق معرفته وهم انصار المهدی آخر زمان (اخرجه نعیم الکوفی فی کتاب الفتن والسیوطی فی عرف الوردی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے کہ طالقین پر افسوس ہے۔ خدا کے خزانے ہیں نہ سونے کے اور نہ چاندی کے بلکہ وہ انسان ہیں جنکو خدا کی پوری معرفت حاصل ہے۔ اور وہ مہدی آخر الزمان کے انصار ہیں +

(۱۸) عن کعب قال قتادة۔ المهدی خیر الناس اهل نصرته وبیعته من اهل کوفان والیمن وابدال الشام علی مقدمته جبریل وساقته میکائیل۔ محبوب فی الخلائق یطفی الله به الفتنه العمیاء وتامن الارض ان المرأة تحج فی خمسة نسوة ما معهن رجل لا تتقی شیئا الا الله تعالی یعطی الارض زکوتها والسماء برکاتها (اخرجه نعیم بن حماد۔ والسیوطی فی عرف الوردی)۔ کعب کہتا ہے کہ قتادہ کہا کرتے تھے کہ سب لوگوں سے بہتر مہدی کے انصار اور اسکے ہاتھ پر بیعت کرنیوالے لوگ اہل کوفان اور یمن اور ابدال شام ہونگے جبرئیل انکے مقدمۃ الجیش میں اور میکائیل سب سے پچھلی فوج ساقہ میں تشریف رکھتے ہونگے۔ خداے پاک مہدی کی برکت سے اندہا دہند کے فتنوں کو بجھا دیگا۔ یہانتک کہ زمین میں امن پھیل جائیگا۔ کہ ایک عورت پانچ عورتوں کے ساتھ حج کرنے کو نکلے گی کوئی مرد انکے ساتھ نہ ہوگا وہ سوا خدا کے کسی شئے سے خوف نہ کھائیگی۔ زمین اپنی زکوۃ ادا کرے گی۔ آسمان اپنی برکت نازل کرے گا +

(۱۹) عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی الله علیه قال یاوی الی المهدی امته کما یاوی النحل

الی یسوبها ویملا الارض عدلا کما ملئت جوراً حتی یکون الناس علی امرهم الاول لا یوقظ نائماً ولا یهریق دماً (اخرجه نعیم بن حماد الکوفی والسیوطی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مہدی کیطرف لوگ اس طرح اکٹھے ہو جائینگے جسطرح سے شہد کی مکھیاں اپنے بادشاہ کے قریب جمع ہو جاتی ہین وہ زمین کو عدل سے یون بھر دیگا جسطرح کہ وہ پہلے ظلم سے بھری ہوگی یہانتک کہ سب لوگ اپنے پہلے امر پر متفق ہو جائینگے۔ مہدی نہ کسی سوتے کو جگائینگے اور نہ کسیکا خون بہائینگے +

المہدی کا جناب سیدہ کی اولاد مین سے ہونا

عن ام سلمة قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المھدی من عترتی من ولد فاطمہ (اخرجہ ابوداؤد والنسائی والبیھقی والدیلمی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مہدی میری آل نبی کی اولاد سے ہوگا +

(۲) عن ام سلمة قالت ذکرت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المھدی فقال نعم ھو حق وھو من ولد فاطمة (رواہ ابن المنادی فی الملاحم) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ مینے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ذکر کیا کہ کیا مہدی کا ہونا سچ ہے آپنے فرمایا ہان سچ ہے وہ فاطمہ علیہا السلام کی اولاد سے ہوگا

(۳) عن الزھری قال المھدی من ولد فاطمة وما الخلافة الا فیھم (اخرجہ نعیم بن حماد الکوفی والسیوطی) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ حضرت مہدی جناب سیدہ کی اولاد سے ہونگے اور خلافت انکے سوا نہین ہے۔

(۴) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انہ ولج البیت وقال واللہ ما ادری ادع خزائن البیت وما فیہ من السلاح والمال او اقسمہ فی سبیل اللہ فقال لہ علی بن ابی طالب امض یا امیر المومنین فلست بصاحبہ انما صاحبہ منا شاب قریشی یقسمہ فی سبیل اللہ فی آخر الزمان (اخرجہ نعیم بن حماد والسیوطی) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک روز بیت اللہ کے خزانہ مین تشریف لیجا کر کہنے لگے میری سمجھ مین نہین آتا کہ بیت اللہ کے خزائن کا مال اور اسکے ہتیار لوگون کو تقسیم کر دون یا اسیطرح پڑے رہنے دون جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اے

اسے لیجاکیں جس طرح پر ہے اسی طرح پڑا سکو رہنے دو۔ آپ اسکی تقسیم کرنیکے اہل نہیں ہیں اسکی تقسیم کرنے
کا اہل ایک نوجوان ہم اہل قریش میں سے آخر زمان میں پیدا ہوگا۔ وہ اسکو خدا کی راہ میں تقسیم کریگا

عن ابن عباس قال رسول الله صلے الله علیہ سلم لا تمضی الایام واللیالی حتی یلی منا اهل البیت
فتی فلم تلبسه الفتن ولم یلبسها فقال یا ابن عباس یعجز عنها مشیختکم ولا ینالها شبانکم وهو
امر الله یؤتیه من یشاء۔ (اخرجہ ابن شیبہ فی مصنفہ والسیوطی فی عرف الوردی فی اخبار المهدی)
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ دن اور رات کا
سلسلہ تبتک ختم نہیں گذرنے پائیگا جبتک کہ ہم اہل بیت میں سے ایک نوجوان نہیں آئیگا نہ تو فتنے
اس سے مشابہ ہونگے اور نہ وہ فتنوں سے مشابہ ہوگا۔ اے ابن عباس تمہارے بڈھے اس سے عاجز
آجاویں گے۔ اور تمہاری نوجوان اس سے نہیں بیشک پائیں گے۔ یہ ایک اللہ تعالے کا حکم ہے جسے چاہے
عطا کرے ؎

(۶) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلے الله علیہ سلم ملک مومنان وکافران فالمومنان ذو
القرنین وسلیمان۔ والکافران نمرود وبخت نصر وسیملکها خامس من اهل بیتی (اخرجہ ابن
الجوزی فی تاریخہ والسیوطی فی عرف الوردی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مومنین سے اور کافروں سے دو دو آدمی تمام روئے زمین کے مالک
ہوئے ہیں۔ مومنوں سے ذوالقرنین اور سلیمان علیہما السلام اور کافروں سے نمرود اور بخت نصر
پانچوان ہم اہل بیت میں سے تمام روئے زمین کا مالک ہوگا ؎

(۷) عن علی بن الهلالی المکی قال دخلت علی رسول الله صلی الله علیہ سلم فی شکایتہ التی قبض
فیها فاذا فاطمة عند راسه فبکت حتی ارتفع صوتها فرفع رسول الله صلی الله علیہ وسلم طرفه
الیها فقال حبیبتی فاطمة ما الذی یبکیک فقالت اخشی الضیعة من بعدک فقال حبیبتی اما علمت
ان الله عزوجل اطلع الی اهل الارض اطلاعة فاختار منها اباک فبعثه بالرسالة ثم اطلع
اطلاعة فاختار منها بعلک فاوحی الی ان انکحک ایاه یا فاطمة نحن اهل البیت قد اعطانا
الله سبع خصال لم یعط احد قبلنا ولا یعطی احد بعدنا انا خاتم النبیین واکرمهم علی الله
واحب المخلوقین الی الله وانا ابوک ووصیی خیر الاوصیاء واحبهم الی الله عزوجل وهو بعلک
وشهیدنا خیر الشهداء واحبهم الی الله وهو حمزة بن عبد المطلب وهو عم ابیک وعم بعلک و
منا من له جناحان اخضران یطیر فی الجنة مع الملئکة حیث یشاء وهو ابن عم ابیک واخو بعلک

ومنا سبطا هذه الامة وهما ابناك الحسن والحسين وهما سيدا شباب اهل الجنة وابوهما والذي خير منهما ويا فاطمة والذي
بعثني بالحق ان منهما مهدي هذه الامة اذا صارت الدنيا هرجا ومرجا وتظاهرت الفتن وتقطعت
السبل واغار بعضهم على بعض فلا كبير يرحم صغيرا ولا صغير يوقر كبيرا فيبعث الله عند ذلك
منهما من يفتح حصون الضلالة وقلوبا غلفا يقوم بالدين في آخر الزمان كما قمت به في اول الزمان
ويملأ الدنيا عدلا كما ملئت جورا يا فاطمة لا تحزني ولا تبكي فان الله عز وجل ارحم بك وارأف
عليك مني وذلك لمكانك مني وموضعك في قلبي وزوجك هو اشرف اهل بيتي حسبا واكرمهم
منصبا وارحمهم بالرعية واعدلهم بالسوية وابصرهم بالقضية وقد سألت ربي عز وجل ان تكوني
اول من يلحقني قال علي فلما قبض النبي صلى الله عليه لم تبق فاطمة الا خمسة وسبعين يوما حتى
الحقها الله تعالى به اخرجه الطبراني في الكبير وابو نعيم والسيوطي في عرف الوردي یعنی ابن الهلالی
المکی سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مرض الموت میں حضور کے پاس گیا جناب فاطمہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سرہانے بیٹھی ہوئی تہیں حضرت کی حالت کو دیکھکر روتے روتے جناب فاطمہ
کی گھگی بندہ ہوگئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آنکھ اٹھا کر انکی طرف دیکھا اور فرمایا میری پیاری فاطمہ
تم کیوں روتی ہو۔ جناب فاطمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپکے بعد ضائع ہونے سے ڈرتی ہوں حضرت
نے فرمایا میری پیاری کیا تمہیں معلوم نہیں کہ پروردگار نے اہل زمین کو اچھی طرح سے دیکھکر ان میں
سے تمہارے والد کو انتخاب کیا اور انکو مبعوث برسالت کر کے بھیجا۔ پہر دوبارہ اہل زمین کو دیکھکر تمہارے
شوہر کو منتخب کیا اور مجھے حکم دیا اور میں نے تمہارا نکاح ان سے کیا یا فاطمہ ہم اہل بیت کو خدا نے سات
ایسی باتیں عطا کی ہیں کہ نہ ہم سے پہلے کسی کو دیگئی ہیں اور نہ ہمارے بعد کسی کو دیجائینگی میں خاتم النبیین
اور خدا کے نزدیک سب مخلوق سے محبوب اور مکرم ہوں اور میں تمہارا والد ہوں۔ اور ہمارا وصی
سب وصیوں سے بہتر اور خدا کے نزدیک ان سب سے محبوب تر ہے اور وہ تمہارا شوہر ہے اور ہمارا شہید
سب شہیدوں سے افضل اور ان سب سے خدا کے نزدیک محبوب تر ہے وہ حمزہ بن عبد المطلب تمہارے
والد ماجد اور تمہارے شوہر کا چچا ہے۔ اور ہم اہل بیت میں سے ایک وہ ہے جسکے دو سبز پر ہیں اور
فرشتوں کے ساتھ جہاں چاہتا ہے جنت میں اڑتا پہرتا ہے الخ تمہارے والد کا ابن عم اور تمہارے
شوہر کا بھائی ہے اور اس امت کے اسباط بھی ہم میں سے ہیں اور وہ دونوں تمہارے بیٹے حسن اور
حسین ہیں جو جوانان اہل جنت کے سردار ہیں۔ اور قسم ہے اس خدا کی جس نے کہ مجھے سچائی کے ساتھ
بھیجا ہے انکے والدین یا انسے بہتر ہیں اور ا سے خدا کی قسم ہے جس نے کہ مجھے سچائی کے ساتھ بھیجا بیشک اس

امت کا مہدی بھی انہدونون مین سے پیدا ہوگا جبکہ دنیا مین جھگڑے بکھیڑے پیدا اور فتنے نمودار ہوجاینگے آمدورفت کے رستہ بند ہوجائینگے ایکدوسرے کو لوگ لوٹنے لگین گے نہ بڑا چھوٹے پر رحم کھائیگا اور نہ چھوٹا بڑے کی توقیر کریگا - پس ایسے وقت مین اللہ تعالی اسکو برانگیختہ کرے گا اور وہ گمراہی کے تمام مضبوط قلعون کو فتح کرے گا - اور پردہ جہالت مین لپٹے ہوئے دلون کو کھولیگا - جیسے کہ مین نے ابتداء امر مین دین کو قائم کیا ہے اور وہ آخر زمانہ مین اسکو قائم کرے گا - جس طرح کہ دنیا ظلم سے بھری ہوئی ہوگی وہ عدل سے بھر دیگا - یا فاطمہ تم غم مت کرو مت رؤو - خدا تمپر بہت مہربان ہے تمہارا درجہ میرے نزدیک بلند ہے تم نے میرے دل مین جگہہ پائی ہے تمہارا شوہر حسب مین میرے سب اہل بیت سے افضل ہے اور اسکا منصب ان سبکے منصب سے مکرم ہے اور وہ رعیت کی ساتھ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے - اور سب سے زیادہ جھگڑون کی تہ کو پہونچنے والا ہے - مینے خدا سے التجا کی ہے کہ وہ سب سے پہلے تمہین مجہ سے ملائیگا علی ابن الہلالی ناقل ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد جناب فاطمہ علیہا السلام پچہتر دن سے زیادہ زندہ نہین رہین - خدا نے بہت جلدی انکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ملادیا *

(۸) عن علی قال اذا نادی المنادی من السماء ان الحق فی ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم فعند ذلک یظہر المہدی علی افواہ الناس ویشربون حبہ ولا یکون لھم ذکر غیرہ اخرجہ ابو نعیم و السیوطی فی عرف الوردی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جب آسمان سے پکارنے والا پکاریگا - کہ حق آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اس آواز کے قریب مہدی ظاہر ہوگا لوگون کو اسکی محبت پیدا ہوجائے گی - اسکے ذکر کے سوا کسی دوسرے کا ذکر انکی زبان پر نہ ہوگا

(۹) عن ابی جعفر قال ینادی منادی من السماء ان الحق فی ال محمد صلے اللہ علیہ وسلم وینادی منادی من الارض ان الحق فی ال عیسی وقال العباس انما الصوت الاسفل کلمۃ الشیطان والصوت الاعلی کلمۃ اللہ العلیا (اخرجہ ابو نعیم والسیوطی) ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب پکارنیوالا آسمان سے پکاریگا کہ حق آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے تو ایک پکارنیوالا زمین سے پکارے گا کہ حق آل عیسے کا ہے - عباس کہتا ہے کہ صوت اسفل شیطان کی آواز صوت اعلے خدائے برتر کی آواز ہوگی *

(۱۰) عن مکحول عن علی قال قلت یا رسول اللہ امنا المہدی ام من غیرنا یا رسول اللہ قال بل منا یختم اللہ بہ کما بنا فتح (اخرجہ ابو نعیم بن الحماد وابو نعیم والسیوطی فی عرف الوردی

الحاوی جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ مینے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مہدی ہم مین سے ہوگا یا کہ ہمارے غیر مین سے حضرت نے فرمایا بلکہ ہم ہی مین سے ہوگا۔ اللہ دین کو ختم کریگا جیسے کہ ہم سے آغاز کیا ہے ✦

(۱۱) عن ابی هريرة قال حدثني خليلي ابو القاسم رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يخرج عليهم رجل من اهل بيتي فيضربهم حتى يرجعون الى الحق قلت وكم يملك قال خمسا واثنتين (اخرجه ابو يعلى والسيوطي) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے دوست جناب ابو القاسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہانتک قیامت قائم نہین ہوگی جب تک کہ لوگونپر ایک آدمی میرے اہل بیت کا نہین برآمد ہوگا پس وہ انکو ماریگا۔ یہانتک کہ وہ پھر حق کیطرف رجوع کرین گے مینے کہا وہ کتنے روز بادشاہی کریگا آپنے فرمایا پانچ دن دو برس ✦

(۱۲) عن سعيد بن المسيب قال كنا عند ام سلمة فتذاكرنا المهدي فقالت سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول المهدي من ولد فاطمة (اخرجه ابن ماجة) سعید بن المسیب کہتے ہین کہ ہم جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت مین بیٹھے ہوے مہدی کا ذکر کررہے تھے جناب ام سلمہ نے فرمایا مینے مخبر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ فرماتے تھے مہدی فاطمہ کی اولاد مین سے ہوگا ✦

(۱۳) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المهدي من عترتي من ولد فاطمة (اخرجه ابو داؤد) ابن عباس روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی میری آل اور فاطمہ کی اولاد مین سے ہوگا ✦

(۱۴) عن علي ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لفاطمة المهدي من ولدك (اخرجه ابو نعيم) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ سے فرمایا کہ مہدی تیری اولاد مین سے ہوگا ✦

(۱۵) عن قتادة قلت لسعيد بن المسيب احق المهدي قال نعم هو حق قلت ممن هو قال من قريش قال من اي قريش قال من بني هاشم قلت من اي بني هاشم قال من ولد عبد المطلب قلت من اي ولد عبد المطلب قال من اولاد فاطمة قلت من اي اولاد فاطمة قال حسبك الآن (رواه المناوي في الملاحم) قتادہ کہتے ہین کہ مینے خیر التابعین سعید بن المسیب سے کہا کیا مہدی کا ہونا حق ہے وہ کہنے لگے ہان انکا ہونا حق ہے مینے کہا وہ کس قوم میں سے ہونگے وہ کہنے لگے قریش مین سے مینے کہا قریش کے کس گروہ مین سے وہ کہنے لگے بنی ہاشم مین سے مینے کہا

کون سو بنی ہاشم مین سو وہ کہنے لگے عبد المطلب کی اولاد مین سو سینئے کہا عبد المطلب کی کس اولاد مین سے وہ بولے فاطمہ کی اولاد مین سے سینئے کہا فاطمہ کی کس اولاد مین سو وہ بولے اب بتجھے اتنی بات ہی کافی ہے +

(۱۶) عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن بنو عبد المطلب سادات اہل الجنۃ انا وحمزۃ وعلی وجعفر والحسن والحسین والمہدی ۔ اخرجہ ابن ماجہ والدیلمی) انس بن مالک سو روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اولاد عبد المطلب اہل جنت کی سردار ہین ۔ مین ۔ اور حمزہ ۔ اور علی ۔ اور جعفر ۔ اور حسن ۔ اور حسین ۔ اور مہدی +

(۱۷) عن حذیفۃ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ما ھو کائن ثم قال لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول اللہ تعالی ذلک الیوم حتی یبعث فیہ رجلا من ولدی اسمہ اسمی فقام سلمان وقال یا رسول اللہ من ای ولدک ھو قال من ولدی ھذا وضرب بیدہ علی الحسین (اخرجہ ابو نعیم فی عوالیہ) حذیفہ کہتے ہین کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ خطبہ پڑہا ۔ اور جو ہونے والی باتین تہین انکا ذکر کیا ۔ پہر فرمایا کہ اگر دنیا سے ایک دن کے سوا باقی نہین رہیگا تو اللہ تعالے اسے اسقدر دراز کریگا کہ اس مین میری اولاد مین سے ایک آدمی پیدا کریگا جسکا نام میرے نام پر ہوگا ۔ سلمان نے کہڑے ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ آپکے کس فرزند مین سے ہوگا ۔ آپ نے فرمایا میرے اس فرزند مین سو ہوگا ۔ اور ہاتہ مبارک حضرت حسین علیہ السلام کو مارا +

(۱۸) عن ابی ھارون العبدی قال اتیت ابا سعید الخدری فقلت لہ ھل شہدت بدرا فقال نعم فقلت الا تحدثنی بشیء مما سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی علی فقال یا بنی اخبرک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض مرضۃ ونقہ ودخلت علیہ فاطمۃ تعودہ وانا جالس عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رأت ما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الضعف خنقتھا العبرۃ حتی بدت دموعھا علی خدھا فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیک یا فاطمۃ قالت اخشی الضیعۃ بعدک یا رسول اللہ فقال یا فاطمۃ ان اللہ تعالی اطلع علی اھل الارض اطلاعۃ فاختار منھم اباک ثم اطلع ثانیۃ فاختار منھم بعلک فاوحی اللہ الی فانکحتہ منک واتخذتہ وصیا اما علمت انک بکرامۃ اللہ ایاک زوجتک اعلمھم علما واکثرھم حلما واقدمھم سلما فضحکت فاطمۃ واستبشرت فاراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یزیدھا

مزید الخیر کله الذی قسمه الله بمحمد صلی الله علیه وآله وآل محمد صلی الله علیه وسلم فقال لها یا فاطمه لعلی ثمانیة اضراس یعنی مناقب ایمان بالله ورسوله وحکمته وزوجته وسبطاه الحسن والحسین وامره بالمعروف ونهیه عن المنکر یا فاطمة نحن اهل البیت اعطینا ست خصال لم یعطها احد من الاولین ولا یدرکها الآخرین غیرنا۔ نبینا خیر الانبیاء وهو ابوك ووصینا خیر الاوصیاء وهو بعلك وشهیدنا خیر الشهداء وهو حمزة عم ابیك ومنا سبطا هذه الامة وهما ابناك ومنا مهدی الامة الذی یصلی عیسی خلفه ثم ضرب علی منکب الحسین فقال من هذا مهدی الامة (اخرجه الدارقطنی) ابو هارون العبدی کہتے ہین کہ مینے ابو سعید خدری کے پاس جاکر کہا آپ جنگ بدر مین موجود تہے۔ وہ بولے ہان مین موجود تہا مینے کہا کیا تم مجہ سے کوئی حدیث بیان کر سکتے ہو جو تمنے جناب رسول خدا صلے الله علیه وسلم سے علی کے حق مین سنی ہے۔ وہ کہنے لگے ای میری بیٹے مین تجہ سے بیان کرتا ہون کہ جناب رسول الله صلے الله علیه وسلم جب مرض الموت سے بیمار ہوکر ضعیف ہوگئے۔ تو جناب فاطمہ رض آپ کی عیادت کے لیے تشریف لائین مین حضرت کی داہنی طرف بیٹھا ہوا تہا جب جناب فاطمہ علیہا السلام نے آنحضرت صلی الله علیه وسلم کی حالت ضعف کو دیکہا تو رونے سے انہین اچہو آگیا۔ اور رخسارون پر آنسو ظاہر ہوگئے۔ آنحضرت صلے الله علیه وسلم نے ان سے فرمایا اے فاطمہ تم کیون روتی ہو۔ جناب فاطمہ نے عرض کیا۔ یارسول الله آپکے بعد مین اپنی تباہی سے ڈرتی ہون۔ آنحضرت نے فرمایا اے فاطمہ پروردگار زمین کے باشندون پر اطلاع پاکر تیرے باپ کو چن لیا۔ پہر دوبارہ اطلاع پاکر ان مین سے تیری خاوند کو برگزیدہ کیا۔ پہر خدا نے میری جانب وحی کی اور مینے اس سے تیرا نکاح کر دیا۔ اور اسکو اپنا وصی بنایا۔ تو نہین جانتی خدا کی مہربانیون کو کہ خاص تیرے حق مین کی ہین۔ مینے تیرا نکاح ایسے سے کیا ہے کہ علم مین سب سے زیادہ اور حلم مین سب سے اچہا اور صلح مین سب سے مقدم ہے۔ پس جناب فاطمہ ہنس پڑین اور خوش ہوگئین۔ پہر آنحضرت نے چاہا کہ ان تمام مہربانیون کے بیان کرنے سے جو الله تعالے نے آنحضرت صلے الله علیه وسلم اور آنکی آل کے نصیب کی ہین۔ انکا اور دل بڑہائین۔ پس آپنے فرمایا ای فاطمہ علی کے آٹہ دانت یعنی مناقب ہین۔ خدا پر اور اسکے رسول پر ایمان لانا۔ اور حکمت کا حاصل کرنا۔ اور اسکی زوجہ بکرمہ کا پاک ہونا اور حسن وحسین کا اسکی اولاد مین سے ہونا۔ اسکا امر بالمعروف ونہی عن المنکر یا فاطمہ ہم اہل بیت مین ہمین چہ چیزین ایسی عطا ہوئی ہین کہ ہم سے پہلے لوگون کو بہی نہین دی گئین اور ہم سے پچہلے بہی ان چیزون کو نہین حاصل کر سکین گے۔ ہمارا نبی سب نبیون سے بہتر ہے اور وہ تیرا باپ ہے

اور ہمارا وصی سب وصیون سے بہتر ہے۔ اور وہ تیرا خاوند ہے۔ اور ہمارا شہید سب شہیدون سے بہتر ہے اور وہ تیرے باپ کا چچا ہے۔ اور اس امت کے سبط بھی ہم ہین سے ہین اور وہ تیرے دونون بیٹے ہین۔ اور اس امت کا مہدی بھی ہمین مین سے ہے۔ کہ جسکے پیچھے عیسی علیہ السلام نماز پڑہینگے پھر جناب حسین علیہ السلام کے کندہے پر ہاتھ مار کر فرمایا اس سے اس امت کا مہدی پیدا ہوگا ۔

اگر جناب امیر علیہ السلام کی باقی اولاد امجاد کا حال کسیقدر تفصیل یا اجمال ہی سے لکہا جائے تو یہ مجالہ ہرگز اسکا متحمل نہین ہو سکتا۔ علامہ جمال الدین احمد المعروف بابن عقبہ کی کتاب۔ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابیطالب کے مطالعہ سے بخوبی ظاہر ہو سکتا ہے۔ کہ جناب امیر کی نسل مین کیسے کیسے چمکتے ستارے پیدا ہوئے ہین جن سے کہ روی زمین پر ہدایت کی روشنی پہیلی ہے ۔

قد تم الباب الثالث من ارجح المطالب فی عد مناقب اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی بن ابی طالب و یلیہ الباب الرابع

چوتھا باب جناب امیر علیہ السلام کے خصوصیات میں

المسمے

بالعروۃ الوثقی فی خصائص المرتضی

جناب امیر علیہ السلام کی ولادت باسعادت

عن فاطمة بنت اسد ام علی قالت لما مضت اربعة اشهر من حملی بعلی ابن ابی طالبؑ کان محمد صلی الله علیه وسلم اذا نظر الی یقول یا امی ما لک قد تغیر لونک قلت اما علمت انی حامل فقال محمد صلی الله علیه وسلم لابی طالب ان کانت انثی فزوجنیها فقال ابو طالب ان کان ذکرا فهو لک عبد وان کانت انثی فهی لک امة فلما وضعته جعلته فی غشاوة فقال ابو طالب لا تفتحوه حتی یاتی محمد فیاخذ حقه فجاء محمد صلی الله علیه وسلم وفتح الغشاوة فاخرج منها غلاما حسنا فغسله بیده وسماه علیا وبزق فی فیه واصلح امره ثم انه القمه لسانه فما زال علی یمصه حتی نام فلما کان من الغد طلبنا له ظئرا فابی ان یقبل ثدیا فدعونا محمد صلی الله علیه وسلم فالقمه لسانه فنام فکان کذلک ما شاء الله (اخرجه الامام الفقیه الحسین الکاکی فی کتابه باحثة الصلابة فی منیة العصابة) جناب فاطمہ بنت اسد حضرت علی علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کہتی ہیں کہ جب حضرت علی کو میرے پیٹ میں رہتے ہوئے چار مہینے گذر چکے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب اکثر ہمارے گھر میں تشریف لایا کرتے تھے مجھے دیکھکر فرمانے لگے اماں جان تم بعض بعض کیوں زرد پڑتی جاتی ہو میں نے عرض کیا آپ کو نہیں معلوم کہ میں حاملہ ہوں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لڑکی پیدا ہو تو اس سے میرا نکاح کر دینا۔ ابو طالب کہنے لگے اگر لڑکا پیدا ہوا تو وہ آپ کا غلام ہوگا اور اگر لڑکی ہوئی تو وہ آپ کی لونڈی ہوگی جب مجھے لڑکا پیدا ہوا تو میں نے اسے ایک کپڑے میں لپیٹ رکھا ابو طالب کہنے لگے جب تک محمد صلے اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لائیں

اسکو مت کہولنا ہم آکر خود اپنے حق کو لے لین گے اتنے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس کپڑے
کو کہولا اور ایک خوبصورت لڑکا اس مین سے نکالا اور اپنے ہاتھ سے اسے غسل دیا اور علی اسکا نام رکھا اور اسکے
منہ مین اپنا لعاب دہن ڈالا وہ لڑکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان کو چوسنے لگا اور چوستا چوستا سو گیا
دوسرے روز ہم نے دودہ پلانیوالی عورت بلائی اس لڑکے نے اس عورت کا پستان سونہہ مین نہ لیا
ہمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بہیجا حضرت ؐ نے آکر اپنی زبان مبارک کو اسکے منہ مین ڈالا وہ حضرت کی زبان
مبارک کو چوستا چوستا پہر سو گیا اسیطرح سے خدا نے جب تک کہ چاہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ہی کو
چوستا رہا ٭

قال محمد بن طلحة الشافعی ولد فی لیلة الاحد الثالث والعشرین من شهر رجب سنة تسعمائة وعشرین
من التاریخ الفارسی المضاف الی اسکندر الیونانی وکان ملك فارس یومئذ ابرویز بن هرمز وولد
بالکعبة البیت الحرام وکان مولده بعد ان یتزوج رسول الله صلی الله علیه بخدیجة بثلث سنین
وکان عمر رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم ولادته ثمانیا وعشرین (المطالب السئول) محمد بن طلحہ شافعی
رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام کا تولد اتوار کی رات رجب کی تئیسوین ۹۲۰ھ اسکندری کو ہوا
ان دنون ہرمز کا بیٹا پرویز فارس کا بادشاہ تہا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جناب ام المومنین خدیجۃ
الکبری رضی اللہ عنہا سے تین برس شادی ہونیکے بعد آپ بیچ خانہ کعبہ بیت اللہ شریف مین تولد ہوئے اسوقت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سن مبارک اٹہائیس برس کا تہا ٭

عن علی بن الحسین قال کنا زوار الحسین وهناك نسوة کثیرة اذ اقبلت منهن امرأة فقلت من انت
رحمك الله قالت انا زبدة بنت العجلان من بنی ساعدة فقلت لها هل عندك من شیء تحدثنی به قالت ای
والله حدثتنی عمارة بنت عبادة بنت نضلة بن مالك بن العجلان الساعدی انها کانت ذات یوم فی
نساء من العرب اذ اقبل ابوطالب کئیبا حزینا فقلت ما شانك قال ان فاطمة بنت اسد فی شدة
من المخاض واخذ بیدها وجاء بها الی الکعبة وقال اجلسی علی اسم الله فطلقت طلقة واحدة فولدت
غلاما مسرورا نظیفا منظفا لم ار کحسن وجهه فسماه علیا وحمله النبی صلی الله علیه حتی اداه الی
منزلها قال علی بن الحسین فوالله ما سمعت بشیء قط الا وهذا احسن منه (اخرجه الفقیه ابن المغازلی
الشافعی فی المناقب) جناب امام زین العابدین فرماتے ہین کہ ہم کربلا معلی کی زیارت کر رہے تہے وہان بہت
سی عورتین بہی موجود تہین ان مین سے ایک عورت اٹہکر ہمارے پاس آئی ہمنے اس سے پوچہا تو کون ہے اسنے
بیان کیا مین قبیلہ بنی ساعدہ مین سے ہون میرا نام زبدہ بنت العجلان ہے ہمنے کہا اگر تجہے کوئی واقعہ

یاد ہو تو ہم سے بیان کرو وہ کہنے لگی مجھ سے عمارہ بنت عبادہ بنت نضلہ بن مالک بن عجلان الساعدی کہتی تھی کہ ہم ایک روز عرب کی عورتوں میں موجود تھی ناگاہ تشریف لائے انکے چہرہ سے آثار حزن نمایاں تھے میں نے پوچھا آپکا کیا حال ہے وہ فرمانے لگے فاطمہ بنت اسد کو درد لگ رہی ہیں پھر فاطمہ بنت اسد کا ہاتھ پکڑکر کعبہ میں لیگئے اور کہا خدا کا نام لیکر یہیں بیٹھ جا ابھی وہ اچھی طرح بیٹھنے نہ پائی تھی کہ ایک پاک اور پاکیزہ خوش رو لڑکا اسکو پیدا ہوا اس حسن وجمال کا لڑکا ہمنے کبھی نہیں دیکھا تھا اسکا نام ابوطالب نے علی رکھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے اور فاطمہ بنت اسد سے انکو اٹھا کر گھر کو لے گئے جناب امام زین العابدین فرماتے ہیں واللہ ہم نے اس سے بہتر کبھی کوئی بات نہیں سنی ہے +

جناب امیر علیہ السلام کا آغوش سرور عالم صلعم میں تربیت پانا

عن ابی الحجاج مجاهد بن جبیر قال کان من نعمة الله علی علی ومما اراد الله به من الخیر ان قریشا اصابتهم ازمة شدیدة وکان ابوطالب ذا عیال کثیرة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعمه العباس وکان من ایسر بنی هاشم یا عم ان اخاك اباطالب کثیر العیال وقد اصاب الناس ما تری فانطلق بنا الیه فلنخفف من عیاله اخذ من بنیه رجلا فنکفلهما عنه قال العباس نعم فانطلقا حتی اتیا اباطالب فقالا انا نرید ان نخفف عنك من عیالك حتی ینکشف عن الناس ما هم فیه فقال لهما ابوطالب اذا ترکتما لی عقیلا فاصنعا ما شئتما فاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم علیا فضمه الیه واخذ العباس جعفرا فضمه الیه فلم یزل علی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی بعثه الله عز وجل نبیا فاتبعه وآمن به وصدقه (مطالب السئول فی الریاض النضرہ) ابوالحجاج مجاہد بن جبیر سے روایت ہے کہ جناب علی کے حق میں خدا کی نعمت تھی اور خدا نے انکے حق میں نیکی کا ارادہ کیا تھا کہ اہل مکہ کو درد ناک قحط پیش آیا اور ابوطالب کثیر العیال تھے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس سے کہ وہ ان دنوں تمام بنی ہاشم میں بڑے مالدار تھے جاکر کہا اے عمو ابوطالب بڑے عیالدار ہیں اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ اسوقت لوگوں کو کیا مصیبت پیش آرہی ہے تم ہمارے ساتھ ابوطالب کے پاس چلو تاکہ ہم انکا عیال بانٹ لیں انکا ایک لڑکا میں لے لوں اور ایک تم لے لو اور ہم ان دونوں کا تکفل حال کریں عباس کہنے لگے بہت بہتر بات ہے ۔ دونو ملکر ابوطالب کے پاس گئے اور کہنے لگے ہم آپکے عیال کے بوجھ سے کسیقدر سبکدوش کرنا چاہتے ہیں تا وقتیکہ قحط لوگوں کے سر سے ٹلجائے ۔ ابوطالب نے

کہا اگر عقیل کو میرے لیے چھوڑ دو اور جو چاہو سو کرو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو لیلیا اور عباس نے جعفر کو لے لیا علی ہمیشہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتے رہے یہانتک کہ پروردگار نے حضرت کو نبی مقرر کیا۔ جناب علی نے حضور کا اتباع کیا اور ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی ✤

جناب امیر علیہ السلام کی سبقت اسلام

(۱) عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اول الناس من ھذہ الامۃ ورودا علی الحوض اولھا اسلاما علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام سے سنا ہے کہ اس امت کا حوض پر پہلے وارد ہونیوالا اس امت کا سب سے پہلے ایمان لانے والا علی بن ابی طالب ہے

(۲) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر ھذہ الامۃ بعدی اولھا اسلاما علی بن ابی طالب (المسترشد) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا فرماتے ہیں کہ میرے بعد اس امت کا بہتر اس امت کا سب سے پہلے ایمان لانے والا علی بن ابی طالب ہے

(۳) عن سلمان الفارسی وابی ذر الغفاری قالا اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید علی فقال ان ھذا اول من آمن بی وھذا فاروق ھذہ الامۃ وھذا یعسوب المومنین وھذا اول من یصافحنی یوم القیمۃ وھذا صدیق الاکبر (اخرجہ الطبری والدیلمی) سلمان فارسی اور ابوذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ وہ ہے جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے اور یہ اس امت کی حق و باطل کو جدا کرنے والا ہے یہ مومنوں کا یعسوب (یعنے امیر) ہے اور یہ سب سے پیشتر قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کرنے والا ہے اور یہ صدیق اکبر ہے ✤

(۴) عن ابی ذر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی انت اول من آمن بی و صدق (اخرجہ الحاکم) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی سے فرما رہے تھے کہ تو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے اور تو نے میری تصدیق کی ہے ✤

(۵) عن زید بن ارقم قال اول من اسلم علی بن ابی طالب (اخرجہ احمد والترمذی وصححہ) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے ایمان لانیوالے علی بن ابی طالب ہیں ✤

(۶) عن ابن عمر و انس بن مالك وجابر رضی الله عنهم قالوا بعث صلی الله علیه وسلم یوم الاثنین واسلم علی یوم الثلثاء (اخرجه البغوی والترمذی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ والطبرانی) ابن عمر اور انس بن مالک اور جابر رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیر کے دن مبعوث ہوئے اور منگل کے دن علی اسلام لائے۔

(۷) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم صلت الملائکة علی وعلی علی سبع سنین وذلك لانه لم ترفع شهادة ان لا اله الا الله الی السماء الا منی ومن علی بن ابی طالب اخرجه الخوارزمی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مجھ پر اور علی پر سات برس تک فرشتے درود بھیجتے رہے ہیں اس وجہ سے کہ بجز میرے اور علی کے آسمان کی طرف کسی کی لا الہ الا اللہ پر شہادت دینے کی آواز بلند نہیں ہوئی تھی۔

(۸) عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال ان رسول الله صلے الله علیه وسلم قال لعلی انت اول المسلمین اسلاما واول المؤمنین معی ایمانا واعلمهم بایات الله واوفاهم بعهد الله وارؤفهم بالرعیة واقسمهم بالسویة واعظمهم عند الله منزلة (اخرجه احمد) جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ تم اسلام لانے میں سب مسلمانوں سے پہلے قدم اور میرے ساتھ ایمان لانے کی وجہ سے سب سے مقدم ہو اور تم ان سب سے زیادہ خدا کے عہد کو پورا کرنے والے ہو اور رعیت پر ان سب سے زیادہ مہربان ہو اور ان سب سے پورا پورا تقسیم کرنے والے اور ان سب سے خدا کے نزدیک بڑی منزلت والے ہو۔

(۹) عن ابی سعید و معاذ بن جبل رضی الله عنهما قالا قال رسول الله صلے الله علیه وسلم لك یا علی سبع خصال لا یحاجك فیهن احد یوم القیامة انت اول المؤمنین بالله ایمانا واوفاهم بعهد الله وارؤفهم بالرعیة واقسمهم بالسویة واعلمهم بالقضیة واعظمهم منزلة عند الله یوم القیمة (اخرجه الدیلمی عن ابی سعید الخدری والحاکم عن معاذ بن جبل) دیلمی فردوس الاخبار میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور حاکم مستدرک میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تجھ میں سات خصلتیں ایسی ہیں کہ قیامت کے روز ان میں کوئی تجھ سے مقابلہ نہیں کرسکتا۔ تو خدا پر ایمان لانے میں سب مومنوں سے پہلا ہے اور خدا کے عہد کو پورا کرنے میں ان سب سے برتر۔ اور رعیت پر مہربانی کرنے میں ان سب سے مہربان اور برابر بانٹنے میں ان سب سے پورا تقسیم کرنے والا اور ان سب سے جھگڑوں کے فیصل کرنے میں زیادہ علم والا۔ اور قیامت کے روز خدا کے پاس سب سے اونچے مرتبے والا ہے۔

(۱۰) عن العباس بن عبد المطلب قال سمعت عمر بن الخطاب وهو يقول کفوا عن ذکر علی بن ابی طالب فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی علی ثلاث خصال وددت لو ان لی واحدۃ منهن کل واحدۃ منهن احب الی مما طلعت علیہ الشمس کنت انا وابوبکر وابو عبیدۃ بن الجراح ونفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی کتف علی فقال یا علی انت اول المسلمین اسلاما وانت اول المؤمنین ایمانا وانت منی بمنزلۃ ھارون من موسی کذب یا علی من زعم انہ یحبنی ویبغضک (اخرجہ الطبری وابن السمان) عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوے سُنا کہ لوگون سے کہہ رہے تہے کہ جناب علی کی غیبت کرنے سے باز رہو مینے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی مین تین خصلتین ہین اگر ان تینون مین سے ایک بھی مجھے حاصل ہوتی تو میرے نزدیک ان سب چیزون سے بہتر تہی کہ جسپر آفتاب کا پرتو پڑتا ہے مین اور ابوبکر اور ابو عبیدہ بن الجراح چند صحابہ کے ساتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین موجود تہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کے کندہے پر ہاتہ مار کر فرمایا اے علی تو اسلام لانے مین سب مسلمانون کا پیش قدم اور ایمان لانے مین سب مومنون کا پیش رو ہے اور تیرا مرتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسیکہ ہارون کا موسے سے۔ وہ بالکل جہوٹا ہے جو یہ زعم کرتا ہو۔ کہ مجھے دوست رکھتا ہو اور تجہسے عداوت رکہے۔

(۱۱) عن سعد بن ابی وقاص وابی سعید وام سلمۃ واسماء بنت عمیس وجابر بن عبد اللہ قالوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت اول المسلمین اسلاما (اخرجہ الدیلمی) سعد بن ابو وقاص اور ابو سعید اور ام المومنین ام سلما اور اسماء بنت عمیس اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے یا علی تم سب مسلمانون سے پہلے اسلام لائے ہو۔

(۱۲) عن معاذۃ العدویۃ قالت سمعت علیا یقول علی المنبر منبر البصرۃ انا صدیق الاکبر امنت قبل ان یؤمن ابوبکر واسلمت قبل ان یسلم ابوبکر (اخرجہ ابن قتیبۃ فی المعارف) معاذۃ العدویہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ مینے جناب علی علیہ السلام کو بصرہ کے منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مین صدیق اکبر ہون مین ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام لایا ہون اور ان سے اول ایمان لایا ہون

(۱۳) عن ابن عباس قال نظر علی فی وجوہ الناس فقال انی لاخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووزیرہ ولقد علمتم انی اولکم ایمانا باللہ عز وجل وبرسولہ ثم دخلتم من بعدی فی الاسلام رسلا رسلا وانی لابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشریکہ فی نسبہ وابو ولدہ وزوج سیدۃ

لنساء اهل الجنۃ (الیواقیت لابی عمر الزاہد) ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین کہ ایک دفعہ جناب علی
نے لوگون کی طرف دیکھکر فرمایا مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی اور وزیر ہون تم بخوبی جانتے
ہو مین تم سب سے خدا پر اور اسکے رسول پر ایمان لانے مین مقدم ہون تم میرے بعد مین گروہ گروہ داخل
اسلام ہوئے ہو مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ابن عم ہون نسب مین شریک ہون ان مین انکے بچون کا
باپ ہون مین تمام اہل جنت کی عورتون کی سردار کا خاوند ہون ۔

(۱۴) عن لیلی الغفاریۃ قالت کنت امرأۃ اخرج مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادادی الجرحی
فلما کان یوم الجمل اقبلت مع علی فلما فرغ دخلت علی زینب عشیۃ فقلت حدثینی هل سمعت
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی هذا الرجل شیئا قالت نعم دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وهو وعائشۃ علی فراش وعلیهما قطیفۃ قالت فاقعی علی کجلسۃ الاعرابی فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان هذا اول الناس ایمانا واول الناس لقاءً بی واخر الناس بی عهدا عند الموت
(الیواقیت لابی عمر الزاہد) لیلے غفاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ مین ایسی عورت تھی کہ جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت مین غزوات مین جایا کرتی تھی اور زخمیون کے علاج کیا کرتی تھی جب جمل
کا دن ہوا تو مین بھی جناب علیؑ کے ساتھ جنگ کو نکلی آپ جب اس جھگڑے سے فارغ ہوے تو مین رات
کو زینب رضی اللہ عنہا کے پاس گئی مینے ان سے کہا جو کچھ کہ تم نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے
حق مین سنا ہو مجھ سے بیان کرو ۔ کہنے لگین مین ایک روز جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت
اقدس مین گئی دیکھا کہ حضرت اور بی بی عائشہ ایک بستر پر لیٹے ہوئے ہین اور دونون پر ایک کمبل
پڑا ہوا ہے مجھے ابھی جلسہ اعرابی کی برابر بیٹھے دیر نہ گذری ہوگی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتحقیق یہ
شخص (یعنے علی) ایمان لانے کی وجہ سے سب لوگون سے اول ہے ۔ اور سب سے پہلے قیامت کے دن
مجھ سے ملنے والا ہے ۔ اور میری موت کے وقت سب سے آخر مجھ سے بات کرنے والا ہے ✤

(۱۵) عن ابن عباس قال کان علی اول من اسلم بعد خدیجۃ وقال ابو عمر هذا حدیث صحیح الاسناد
لا مطعن فی روایتہ لاحد (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ علی جناب صدیقۃ الکبرے ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے ایمان لائے ہین ۔ ابو
عمر کہتا ہے کہ اس حدیث کی سب سندین صحیح ہین کسی شخص کو اسکی روایتون مین طعن کی گنجایش
نہین ✤

(۱۶) قال الثعلبی فی تفسیر قولہ تعالی والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار قد اتفقت

العلماء ان اول من امن بعد خدیجۃ رضی اللہ عنہا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الذکور علی ابن
ابی طالب و ھو قول ابن عباس و سلمان و ابی ذر و جابر بن عبد اللہ الانصاری و زید بن ارقم و
خباب بن الارت و محمد بن المنکدر و ربیعۃ الرائی ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں آیہ کریمہ والسابقون
الاولون الخ کے تحت میں لکھتے ہیں کہ بتحقیق تمام علماء نے اسپر اتفاق کیا ہے کہ بعد خدیجہ رضی اللہ عنہا
کے مردوں میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جناب علی سب سے پہلے ایمان لائے ہیں۔ یہ ابن عباس اور
سلمان اور ابوذر اور جابر بن عبد اللہ انصاری اور زید بن ارقم اور خباب بن الارت و محمد بن المنکدر
اور ربیعۃ الرائی رضوان اللہ علیہم کا قول ہے۔

(۱۷) عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السباق ثلاثۃ
فالسابق الی موسی یوشع بن نون والسابق الی عیسی صاحب الیاسین والسابق الی محمد صلی
اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ایمان میں سبقت کرنیوالے تین ہیں۔ پس
حضرت موسے کیطرف سبقت کرنیوالے یوشع بن نون ہیں اور حضرت عیسی کیطرف صاحب الیاسین
اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف علی بن ابی طالب ہیں ❊

(۱۸) عن بن عباس فی قولہ تعالی السابقون الاولون من المھاجرین والانصار قال سبق یوشع
ابن نون الی موسی وسبق صاحب الیاسین الی عیسی وسبق علی بن ابی طالب الی محمد بن
عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الطبرانی والضحاک وابو بکر بن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما
السابقون الاولون کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یوشع بن نون نے حضرت موسی کی طرف اور صاحب یاسین
نے حضرت عیسے کی طرف اور علی بن ابی طالب نے جناب محمد بن عبد اللہ کیطرف سبقت کی ہے ❊

(۱۹) عن ابن عباس و ابی لیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصدیقون ثلاثۃ حبیب النجار
مومن الیاسین الذی قال یا قوم اتبعوا المرسلین وحزقیل مومن آل فرعون الذی قال اتقتلون
رجلا ان یقول ربی اللہ وعلی بن ابی طالب وھو افضلھم (اخرجہ ابن النجاری عن ابن عباس
واحمد عن ابی لیلی) ابن النجاری رحمہ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ
علیہ ابو لیلے رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے تھے
کہ صدیق تین ہیں حبیب النجار الیاسین یعنے حضرت عیسی علیہ السلام کے حواریوں پر ایمان لانے والا
جسنے کہ کہا تھا اے قوم کے لوگو رسولوں کا اتباع کرو۔ اور حزقیل فرعون کے گروہ سے ایمان

لانیوالاجس نے یہ کہا تہا کہ اے لوگو تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا پالنے والا خدا ہی ہے اور
علی بن ابی طالب اور وہ ان سب سے افضل ہین۔
(۷۰) عن ابن عباس فی قوله تعالی من یطع الرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیهم قال علیؑ یا رسول
اللہ اهل نقدر علی ان نزورک فی الجنة کما نراک فی الدنیا قال یا علی ان لکل نبی رفیقا اول من
اسلم من امته فنزلت هذه الآیة اولئک مع الذین انعم اللہ علیهم من النبیین والصدیقین
والشهداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علیا فقال ان اللہ عز وجل
قد انزل بیان ما سألت فجعلک رفیقی لانک اول من اسلم وانت صدیق الاکبر (تفسیر ابن الحجام) ابن
عباس رضی اللہ عنہ آیت ربیہ کہ جن لوگون نے خدا کے رسول کی اطاعت کی ہے پس وہ لوگ انکے ساتہ
ہین جن پر خدا نے اپنی نعمت نازل کی ہے کی تفسیر مین روایت کرتے ہین کہ جناب علی نے آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آیا ہم آپ کو جنت مین بہی دیکہہ سکتے ہین جس طرح سے کہ ہم حضور کو
دنیا مین دیکہتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا علی ہر نبی کا ایک رفیق ہے کہ وہ سب امت سے
پہلے اس نبی پر اسلام لاتا ہے۔ پس آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ انکے ساتہ ہین جنپر کہ خدا نے نعمت نازل
کی ہے یعنے نبیوں و صدیقوں و شہیدوں اور نیک لوگون کے ساتہ ہونگے اور یہہ لوگ انکے اچہے رفیق
ہونگے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو بلا کر فرمایا۔ یا علی خدا تعالی نے تیرے سوال کا بیان نازل
فرمایا ہے۔ اور تجہکو میرا رفیق بنایا ہے۔ کیونکہ تو سب سے پہلے اسلام لایا ہے اور تو صدیق اکبر ہے۔
(۷۱) عن سعید بن عمرو بن عمرو بن سعید بن العاص قال قلت لعبد اللہ بن عیاش بن ربیعة یا عم
لا تخبرنی عن ابی بکر و علی فان ابا بکر رضی اللہ عنه کان له السن والسابقة مع النبی صلی اللہ
علیه ثم ان الناس صعدوا الی علی قال ای ابن اخی ان علیا کان له ما شئت من ضرس قاطع فی
العلم والبسطة فی النسب قرابة من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم و مصاهرته والسابقة فی الاسلام
والعلم بالقران والفقه فی السنة والنجدة فی الحرب والجود بالماعون (اخرجه الذهبی) سعید بن
عمرو ابن سعید بن العاص کہتا ہے کہ مینے عبد اللہ بن عیاش بن ربیعہ سے پوچہا کہ اے چچا کیا تم مجہے ابوبکر اور
علی کے حالات سے خبردار نہین کر سکتے۔ کیونکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کہن سال تہے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتہ اسلام مین سبقت بہی رکہتے تہے۔ یہہ ایسی کیا بات تہی کہ لوگ جناب علی رضی اللہ عنہ کی
طرف جہکے انہون نے جواب دیا ای میرے بہتیجے۔ جو تو چاہتا ہے اُسی کے مطابق علم وفضل مین علی رضو
نیز دانت رکہنے والا تہا بنسب فراخ۔ رسول اللہ علیہ وسلم کی قرابت۔ اور حضرت کا داماد ہونا اور اسلام مین

سبقت اور قرآن کا علم۔ اور سُنت مین پوری آگاہی۔ اور جنگ مین بہادری اور سخاوت مین بخشش کہتے تہے

(۲۲) عن ابی ہارون العبدی قال اتیت ابا سعید الخدری فقلت لہ ہل شہدت بدرا فقال نعم فقلت الا تحدثنی بشیء مما سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی علی فقال یا بنی اخبرک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض مرضۃ ونقہ فدخلت علیہ فاطمۃ تعودہ وانا جالس عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رأت ما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الضعف خنقتہا العبرۃ حتی بدت دموعہا علی خدہا فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیک یا فاطمۃ قالت اخشی الضیعۃ یا رسول اللہ فقال یا فاطمۃ ان اللہ اطلع علی اہل الارض اطلاعۃ فاختار منہا اباک ثم اطلع ثانیۃ فاختار منہم بعلک فاوحی الی فانکحتہ بک واتخذتہ وصیا اما علمت انک بکرامۃ اللہ ایاک زوجک اعلمہم علما واکثرہم حلما واقدمہم سلما فضحکت واستبشرت فاراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یزیدہا مزید الخیر کلہ الذی قسمہ اللہ لمحمد وال محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہا یا فاطمۃ لعلی ثمانیۃ اضراس یعنی مناقب ایمان باللہ ورسولہ وحکمتہ وزوجتہ وسبطاہ الحسن والحسین وامرہ بالمعروف ونہیہ عن المنکر یا فاطمۃ انا اہل البیت اعطینا ستۃ خصال لم یعطہا احد من الاولین ولا یدرکہا احد من الاخرین غیرنا نبینا خیر الانبیاء وہو ابوک ووصینا خیر الاوصیاء وہو بعلک وشہیدنا خیر الشہداء وہو حمزۃ عم ابیک ومنا سبطا ہذہ الامۃ وہما ابناک ومنا مہدی الامۃ الذی یصلی خلفہ عیسی ثم ضرب علی منکب الحسین فقال من ہذا مہدی الامۃ (اخرجہ الدارقطنی) ابو ہارون العبدی کہتے ہین مینے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس جا کر کہا کیا تم بدر کے جنگ مین حاضر تہے کہنے لگے ہان مینے ان سے کہا کیا تم مجھے نہین بتا سکتے جو کچھ تمنے علی کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے جواب دیا۔ اے میرے بیٹے مین تجھے سناتا ہون کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو کر نہایت ضعیف ہو گئے جناب فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لیے تشریف لائین مین حضرت کے داہنی جانب بیٹہا ہوا تہا۔ وہ حضرت پر ضعف کا غلبہ دیکہ کر رونے لگین رونے سے ان کی ہچکی بندہ گئی یہان تک کہ اُنکے رخسار پر آنسو جاری ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا فاطمہ آپ کیون روتی ہین عرض کیا کہ مین آپ کے بعد اپنے ضائع ہونے سے ڈرتی ہون حضرت نے فرمایا۔ یہ تحقیق پروردگار نے زمین کے باشندون کو اچہی طرح دیکہکر تیرے باپ کو ان مین سے منتخب کیا پہر دوبارہ دیکہ کر تیرے شوہر انتخاب کیا پہر میری طرف وحی بہیجی اور مینے تیرا نکاح کر کے اسے اپنا وصی بنایا۔ آیا تم نہین جانتے کہ خدا تعالی

نے خاص تمہارے لیے کیا مہربانی کی ہے۔ تیرا خاوند سب سے زیادہ علم والا ہے اور سب سے زیادہ حلم والا ہے اور اسلام لانے مین سب سے پیش قدم ہے۔ پس جناب فاطمہ مسکرائین اور خوش ہوگئین حضرت نے چاہا کہ انکو اور زیادہ اس خیر سے حصہ دین کہ پروردگار نے محمد اور ال محمد صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو حصہ عطا فرمایا ہے۔ پس آپنے فرمایا یا فاطمہ علی کے آٹھہ تیز دانت ہین یعنے مناقب ہین اللہ اور اُسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا۔ اور اُسکے دانائی اور اسکا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یا فاطمہ ہم اہل بیت کو چہہ باتین ایسی عطا ہوئی ہین کہ ہمارے سوا ہم سے پہلے لوگون کو نہین دی گئین اور ہم سے پیچھے آنے والے بھی نہین حاصل کر سکتے ہمارا نبی تمام نبیون سے بہتر ہے اور وہ تیرا باپ ہے اور ہمارا وصی سب اوصیا سے افضل ہے اور وہ تیرا شوہر ہے۔ ہمارا شہید سب شہیدون سے برتر ہے وہ حمزہ ہے جو تیرے باپ کا چچا ہے اور اس امت کے سبطین وہ دونون تیرے بیٹے ہین اور ہمین سے اس امت کا مہدی بھی ہے جس کے پیچھے حضرت عیسے نماز پڑہین گے۔ پہر حضرت صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے جناب امام حسین کے دوش مبارک پر ہاتہہ مارکر فرمایا مہدی اس سے ہوگا ✣

(۲۳) عن ابی ایوب الانصاری قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرض مرضۃ فاتتہ فاطمۃ تعودہ فلما رأت ما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الجہد والضعف استعبرت فبکت حتی سال الدمع علی خدیھا فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ ان لکرامۃ اللہ ایاک زوجتک من اقدمھم سلما واکثرھم علما واعظمھم حلما ان اللہ تعالی اطلع علی اھل الارض اطلاعۃ فاختارنی منھم فبعثنی نبیا مرسلا ثم اطلع اطلاعۃ فاختار بعلک فاوحی اللہ الی ان ازوجہ ایاک واتخذہ وصیا (اخرجہ الدار قطنی) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت مریض ہوگئے حضرت فاطمہؑ عیادت کے لیے تشریف لائین حضرت پر ضعف اور تکلیف کی شدت کو دیکھہ کر رونے لگین یہانتک کہ اُنکے رخسار مبارک پر قطرات اشک جاری ہوگئے یہ دیکھکر حضرت نے ارشاد کیا یا فاطمہ تم نہین جانتے ہو کہ اللہ تعالی نے خاص تمہارے حق مین کیا مہربانی کی کہ مینے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے کہ اسلام لانے مین وہ سب سے مقدم ہے اور سب سے زیادہ علم والا ہے۔ اور سب سے زیادہ حلیم ہے۔ خدا تعالی نے زمین کے رہنے والون کو خوب سا دیکھہ کر مجھے انتخاب کیا اور نبی مرسل بنایا پہر دوبارہ دیکھکر تیرے شوہر کو منتخب کیا اور مجھے وحی بھیجی مینے اسکے ساتہہ تیرا نکاح کرکے اسے اپنا وصی بنایا ✣

(۲۴) عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قم بنا یا بریدۃ نعود فاطمۃ فلما ان دخلنا علیہا ابصرت اباہا دمعت عیناہا قال ما یبکیک یا بنتی قالت قلت الطعم وکثرت الھم وشدۃ السقم قال لہا اما واللہ ما عند اللہ خیر مما ترغبین الیہ یا فاطمۃ اما ترضین ان زوجک خیر امتی اقدمہم سلما واکثرہم علما واعظمہم حلما واللہ ابنیک سیدا شباب اہل الجنۃ (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا اے بریدۃ اٹھو ہمارے ساتھ چل کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیمار پرسی کریں جب ہم جناب فاطمہ کے پاس پہنچے وہ ہمیں دیکھکر رونے لگیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ای میری بیٹی تم کیوں روتی ہو۔ عرض کیا قلت طعام اور کثرت غم و شدت بیماری سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم ہے کیا جو کچھ خدا کے پاس ہے اس سے بہتر نہیں ہے جسکی تم تمنا کرتی ہو؟ یہ تحقیق تیرا شوہر میری تمام امت سے بہتر اور ان سے اسلام لانے کی وجہ سے مقدم اور ان سے علم میں زیادہ اور ان سے حلم میں بڑا ہے۔ اور تیرے دونوں فرزند اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

(۲۵) عن معقل بن یسار قال وضئت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال ھل لک فی فاطمۃ نعودھا فقلت نعم فقام متوکنا علی حتی دخلنا علیہا فقال کیف تجدنک قالت واللہ اشتد حزنی واشتد فاقتی فقال اما ترضین انی زوجتک اقدم امتی سلما واکثرھم علما واعظمہم حلما (اخرجہ احمد فی المناقب) معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرایا آپ نے مجھے ارشاد کیا تیرا ارادہ ہے کہ ہم فاطمہ کی عیادت کو چلیں میں نے عرض کیا بہتر ہے حضرت مجھ پر تکیہ لگا کر اٹھے اور جناب فاطمہ کے پاس گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا فاطمہ تمہاری یہ کیا حالت ہے عرض کیا واللہ مجھ پر غم کا غلبہ ہے اور فاقوں نے ستایا ہے حضرت نے ارشاد کیا تم راضی نہیں ہوتے ہو کہ میں نے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے کہ میری تمام امت میں اسلام لانے میں مقدم ہے اور سب سے زیادہ علم والا اور سب سے زیادہ حلم والا ہے۔

(۲۶) قال ابو حازم ومحمد بن المنکدر وربیعۃ بن عبد الرحمن والکلبی علی اول من اسلم (اخرجہ ابن جریر الطبری فی تاریخہ) ابو حازم اور محمد بن المنکدر اور ربیعہ بن عبد الرحمن اور کلبی رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ جناب علی سب سے پہلے ایمان لائے ہیں۔

(۲۷) عن اسحاق قال کان اول ذکرا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصلی معہ وصدق بما جاء من عند اللہ علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن جریر الطبری فی تاریخہ) اسحق رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مردوں

ہین ہی جو شخص کہ سب سے پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا ہے اور جس نے کہ حضرت کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور جو چیز کہ وہ خدا کی طرف سے لائے تھے اُسکی تصدیق کی ہے سو وہ علی ابن ابی طالب ہین ؛

(تنبیہ) یہ سب حدیثین اس امر کے معارض ہین جو بعض شامیون رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سبقت اسلام کے بارہ مین مروی ہے لیکن جاننا چاہیے کہ وہ حدیث از قبیل آحاد ہے چنانچہ امام فخر الدین الرازی علیہ الرحمۃ اربعین مین لکھتے ہین (واما الحدیث الذی تمسکوا بہ فی اثبات ان اسلام ابی بکر سابق علی اسلام علی فھو من باب الاحاد) یعنی وہ حدیث کہ جس سے لوگ اس امر کا استدلال کرتے ہین کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اسلام جناب علی علیہ السلام کے اسلام سے سابق ہے وہ حدیث احاد مین سے ہے۔ اور حضرت علی کی سب سے سابق الاسلام ہونے پر قریبا اجماع ہو چکا ہے۔ علامہ ابن حجر صواعق محرقہ مین لکھتے ہین (قال ابن عباس وانس بن مالک وجماعۃ انہ اول من اسلم ونقل بعضھم الاجماع علیہ) یعنی ابن عباس اور انس بن مالک اور ایک گروہ صحابہ مین سے یہ کہتا ہے کہ جناب علی سب سے اول اسلام لائے ہین۔ اور بعض راویون سے نقل ہے کہ اسی بات پر اجماع ہو چکا ہے ؛

علامہ ابن عبد البر الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب مین لکھتے ہین (عن سلمان وابی ذر والمقداد وعمار وحذیفۃ وابی سعید وزید بن ارقم رضی اللہ عنہم ان علی بن ابی طالب اول من اسلم) یعنی سلمان اور ابوذر اور مقداد اور عمار بن یاسر اور حذیفہ اور ابو سعید خدری اور زید ابن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت ہی کہ جناب علی سب سے پہلے اسلام لائے ہین ؛

اسکے بعد علامہ موصوف تحریر کرتے ہین (قال ابن شہاب وقتادۃ وابن اسحاق اول من اسلم من الرجال علی بن ابی طالب) یعنی شہاب اور قتادہ اور ابن اسحاق کہتے ہین کہ مردون مین سے پہلے جناب علی اسلام لائے ہین ؛

جناب امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی اعتقاد تھا چنانچہ علامہ موصوف اسی کے ذیل مین لکھتے ہین (عن سالم بن ابی الجعد قلت لابی حنیفۃ اکان ابوبکر اولھم اسلاما قال لا) یعنے سالم بن ابی الجعد کہتا ہے کہ مین نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا آیا سب صحابہ کرام مین سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پہلے اسلام لائے ہین انہون نے جواب دیا نہین۔

اسکے بعد لکھتے ہین (سئل محمد کعب القرظی عن اول من اسلم علی او ابوبکر قال سبحان اللہ علی اولھما اسلاما وانما شبہ علی الناس لان علیا اخفی اسلامہ من ابی طالب) یعنے محمد بن کعب القرظی سے کسی نے سوال کیا کہ اول علی اسلام لائے ہین یا ابوبکر انہون نے جواب دیا سبحان ان دونون سے علی پہلے

اسلام لائے ہین لیکن لوگون کو شبہ ہوگیا کیونکہ جناب علی نے ابوطالب کے خوف سے اپنا اسلام ظاہر نہین کیا تھا +

اصل امر یہ ہے کہ جناب علی علیہ السلام نے بخوف ابوطالب اپنے اسلام کا اخفا نہین کیا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امر عالی کی وجہ سے تھا چنانچہ علامہ ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ مین لکھتے ہین ثم ان علی بن ابی طالب جاء بعد ذالک بیوم یعنی بعد اسلام خدیجۃ وصلوتہا معہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجدهما یصلیان فقال یا محمد ما ہذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین اللہ الذی اصطفی لنفسہ وبعث بہ رسلہ فادعوک الی اللہ وحدہ والی عبادتہ وکفر باللات والعزی فقال امر لم اسمع بہ قبل الیوم فلست بقاض امرا حتی احدث اباطالب فکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یفشی سرہ قبل ان یستعلن امرہ فقال لہ یا علی ان لم تسلم فاکتم فمکث علی تلک اللیلۃ ثم ان اللہ اوقع فی قلب علی الاسلام فاصبح غادیا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی جاءہ فقال ماذا عرضت علی یا محمد فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وتکفر باللات والعزی، وتبرأ من الانداد ففعل علی واسلم) یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث بالرسالہ ہونیکے بعد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جناب ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے نماز پڑھنے کے پیچھے ایک روز علی تشریف لائے اور ام المؤمنین کو حضرت کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھا۔ عرض کیا یا محمد آپ یہ کیا کر رہے ہین حضرت نے فرمایا یہ اللہ جل جلالہ کا دین ہے جو اس نے اپنی ذات کے لیے منتخب کیا ہے اور نبیون کو اسکے لیے مبعوث کیا ہے۔ مین تجھے خدا کی اور اسکی عبادت کیطرف دعوت کرتا ہون اور لات وعزی سے روگردانی کے لیے کہتا ہون جناب علی رض نے عرض کیا۔ یہ ایسی بات ہے کہ مینے آج کے سوا کبھی نہین سُنی مین اپنے کسی فعل مین مختار نہین جب تک کہ ابوطالب سے یہ پوچھ لون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی کہ اس بھید کو قبل اسکے کہ اسکے اعلان کا حکم ہو افشا ہوجائے حضرت نے فرمایا اگر تم ایمان نہین لاتے تو اس بات کو مخفی رکھو پس جناب علی پر ایک رات گذری اور خدا نے انکے دل مین اسلام کی محبت القا فرمائی دوسرے روز صبح کو حضرت کی خدمت مین آکر عرض کیا کل آپنے مجھے کیا ارشاد کیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس امر کی گواہی دے کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہین اور وہ اکیلا خدا ہے کوئی اسکا شریک نہین لات وعزی سے بیزار ہوجا جناب علی نے ویسا ہی کیا اور اسلام سے مشرف ہوگئے +

علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکھتے ہین (قال مجاهد والصحیح فی امر ابی بکر رضی اللہ عنہ انہ اول

من اظهر اسلامه) یعنے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے باب مین زیادہ تر یہ صحیح ہے کہ انھون نے سب سے پہلے اسلام کا اظہار کیا ہے ❊

لیکن اکثر احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ سب سے اول اظہار اسلام بھی جناب علی ہی نے کیا ہے۔ چنانچہ امام احمد بن حنبل اور امام نسائی اور علامہ جریر طبری وغیرہ رحمہم اللہ عفیف کندی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین (قال جئت فی الجاھلیۃ الی مکۃ فنزلت علی العباس بن عبد المطلب فلما ارتفعت الشمس و حلقت فی السماء وانا انظر الی الکعبۃ اذ اقبل شاب فرمی ببصرہ الی السماء ثم استقبل الکعبۃ فقام مستقبلھا فلم یلبث حتی جاء غلام فقام بیمینہ حتی جاءت امراۃ فقامت خلفھما فرکع الشاب فرکع الغلام والمراۃ فرفع الشاب فرفع الغلام والمراۃ فخر الشاب ساجدا فسجدا معہ فقلت یا عباس امر عظیم فقال ھل تدری من الشاب فقلت لا فقال محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ھذا ابن اخی فقال ھل تدری من ھذا الغلام فقلت لا فقال علی بن ابی طالب بن عبد المطلب ھذا ابن اخی ھل تدری من ھذہ المراۃ التی خلفھما فقلت لا قال ھذہ خدیجۃ بنت خویلد زوجۃ ابن اخی ھذا حدثنی ان ربہ رب السموات والارض امرہ بھذا الدین ھو علیہ ما علی الارض کلھا احد علی ھذا الدین غیر ھؤلاء الثلاثۃ) یعنے ایام جاہلیت مین مین ایک دفعہ مکہ مین گیا اور جاکر حضرت عباس بن عبد المطلب کے پاس ٹھیرا جب آفتاب بلند ہوا اور وسط آسمان سے ڈھلا مین کعبہ کیطرف دیکھ رہا تھا استنے مین ایک جوان شخص آگئے نظر آسمان کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھا اور قبلہ کی طرف پھرا اور اسکی طرف منہ کرکے کھڑا ہو گیا پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک لڑکا آیا اور اس جوان کے داہنے بازو پر کھڑا ہو گیا پھر ایک عورت آئی اور وہ ان دونون کے پیچھے کھڑی ہو گئی پھر اس جوان نے رکوع کیا اور اس لڑکی اور عورت نے بھی اسکے ساتھ رکوع کیا پھر جوان نے رکوع سے سر اٹھایا ان دونون نے بھی رکوع سے سر اٹھایا۔ پھر اس نے سجدہ کیا ان دونون نے بھی سجدہ کیا مینے عباس سے کہا یہ ایک انوکھی بات ہے عباس کہنے لگے تو جانتا ہے کہ یہ جوان کون ہے مین نے کہا نہین وہ کہنے لگے یہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب میرے بھائی کا بیٹا ہے۔ اب تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ یہ لڑکا کون ہے مینے کہا نہین کہنے لگے یہ علی بن ابی طالب میرا بھتیجا ہے اور یہ جانتے ہو کہ یہ عورت کون ہے مینے کہا نہین عباس کہنے لگے یہ خدیجہ بنت خویلد میرے بھتیجے کی بی بی ہے اس نوجوان نے مجھے بتایا ہے کہ میرا پروردگار آسمان اور زمین کا پروردگار ہے یہی اسکا دین ہے تمام زمین پر ان تین شخصون کے سوا کوئی دوسرا اس دین پر نہیں ❊

علامہ جریر طبری علیہ الرحمہ نے اپنی تاریخ الرسل والملوک میں اسکے بعد ان الفاظ کو روایت کیا ہے (قال العفیف بعد ما اسلم ورسخ الاسلام فی قلبہ یا لیتنی کنت رابعا) یعنے اسلام لانے کے بعد جبکہ عفیف کے دل میں اسلام کا خوب رسوخ ہوگیا تو یہ کہا کرتے تھے کاش میں ان تینوں کے ساتھ چوتھا ہوتا۔ پس جناب عباس کے قول سے کہ (ما علی الارض کلہا احد علی ہذا الدین غیر ہؤلاء الثلثۃ) ثابت ہوتا ہے کہ ہنوز جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام نہیں لائے تھے کہ جناب علی کا اسلام [illegible] عفیف کنزدیک رضی اللہ عنہ پر ظاہر ہوچکا تھا۔ اور لفظ ہؤلاء الثلثۃ کی قید سے اور عفیف کو یہ کہنے سے کہ کاش اگر میں اسوقت اسلام لاتا تو میں اسوقت اسلام کا چوتھا رکن ہوتا صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جناب ابوبکر [illegible] [illegible] باسلام نہیں ہوئے تھے ورنہ حضرت عباس ہؤلاء الثلثۃ کی قید نہ [illegible] تھے اور عفیف کنت رابعا نہ کہتے بلکہ کنت خامسا کہتے۔ پس عقل قیاس میں نہیں کرتا کہ یہ راز حضرت عباس کو معلوم ہوگیا ہو [illegible] ابوطالب سے مخفی رہا ہو ٭

بعض نے جناب علی علیہ السلام کی سبقت اسلام کو تسلیم کرکے یہ کہا ہے کہ انکا اسلام بہ نسبت اسلام [illegible] [illegible] فضل نہیں سمجھا جاسکتا۔ کیونکہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت جناب علی ہنوز بالغ نہیں ہوئے تھے چنانچہ خود انکا قول ہے ؎ سبقتکم الی الاسلام طرا ٭ غلاما ما بلغت اوان حلمی [illegible] میں نے تم پر ایسی حالت میں اسلام لانے میں سبقت کی ہے کہ میری سن لڑکپن [illegible] تھی یعنی میں بھی [illegible] [illegible] حالت میں تھا۔ ابھی حد احتلام تک نہیں پہونچا تھا پس ایک کمسن لڑکے کا اسلام مشائخ قریش کے اسلام فائق نہیں ہوسکتا ٭

[illegible] کا جواب دو طرح پر ہوسکتا ہے

جناب امیر کی عمر اسلام لانے کے وقت

(۱۱۱ھ) بعض کے نزدیک مشرف باسلام ہونیکے وقت جناب علی پندرہ یا سولہ برس کے تھے لیکن سب سے [illegible] زیادہ معتبر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آپ اسوقت تیرہ سال کے تھے۔ اور ابو عمر تابعی نے [illegible] اسی کو صحیح مانا ہے (دیکھو استیعاب) اس سے زیادہ تر ثبوت محمد بن حنفیہ کی روایت سے ملتا ہے کہ وہ جناب امیر کی عمر (۶۵ سال) کی بیان کرتے ہیں (اسد الغابہ) معروف نے بھی جناب ابوجعفر محمد بن علی الرضا علیہ التحیۃ والثنا سے حضرت امیر کی عمر اتنی ہی روایت کی ہے اور مطالب السئول کمال الدین محمد بن طلحہ الشافعی نے بھی اسی کو صحیح مانا ہے ٭

پس جبکہ نزول وحی کے بعد بلا اختلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۲۳) سال تک اس دار فانی مین رونق افروز رہے ہین اور حضرت کے انتقال کے بعد جناب امیر (۲۹½) ساڑھے اونتیس برس زندہ رہے ہین پس (۶۵-(۲۳ + ۲۹½) = ۱۲½ رہے یعنے پینسٹھہ سال تئیس اور ساڑھے اونتیس نکالنے کے بعد ٹہیک ساڑھے بارہ برس باقی رہے -

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جناب علی علیہ السلام ایسے وقت مین اسلام لائے ہین جبکہ انکی عمر بلوغ کے قریب پہونچ چکی تہی اور ان کی عقل خداداد مین پختگی آگئی تہی - نہ یہ کہ بالکل طفولیت کے عالم مین تہے

(ب) اگر یہی تسلیم کیا جائے کہ جناب علی اسلام لانیکے وقت بالغ نہین تہے تو اسپر کوئی شرعی دلیل موجود نہین ہے کہ قبل از بلوغ ایک لڑکے عاقل ہوشیار ہونہار - پختہ مغز ذکی الطبع کا اسلام قبول نہ کیا جائے ◆

اسیوجہ سے جناب امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عاقل لڑکے کا اسلام اگرچہ وہ بالغ نہوا ہو مقبول ہے قال الشیخ قاسم بن قطلوبغا الحنفی فی مسندہٖ حدثنا اسمعیل بن ادریس قال حدثنی ابی عن الحسن ابن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا علیًّا الی الاسلام وھو ابن تسع سنین او یقول دون التسع ولم یعبد الاوثان قط لصغرہٖ انتہی قال فلو لم یکن الاسلام مقبولا عنہ لما دعاہ الیہ وکذا دعا شرذمۃ عن اطفال الصحابۃ الی الاسلام وقبلہ منھم کما یظھر عن کتب الاثر وقد بایع عبد اللہ بن الزبیر وعبد اللہ بن جعفر وجعفر بن الزبیر وھم ابناء سبع سنین - شیخ قاسم بن قطلوبغا حنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسند جسکا نام مسند ابوحنیفہ ہے) مین لکہتے ہین کہ اسمعیل بن ادریس نے ہمسے روایت کی ہے اور اس نے اپنے والد سے سنا ہے کہ کہتا تہا مجہسے حسن بن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب بیان کرتے تہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی کو اسلام کی دعوت کی اور وہ نو برس یا اس سے بہی کم تہے اور انہون نے بچپن سے مطلق بتون کی پرستش نہین کی تہی - اسکے بعد شیخ قاسم بن قطلوبغا لکہتے ہین - اگر لڑکے صغیر السن کا اسلام مقبول نہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو کبہی اسلام کی جانب مدعو نکرتے اسیطرح سے حضرت نے صحابہ کے اکثر اطفال کو اسلام کی طرف مدعو کرکے انکا اسلام قبول کیا تہا چنانچہ کتب احادیث سے بخوبی ظاہر ہے عبد اللہ ابن زبیر اور عبد اللہ ابن جعفر اور جعفر بن زبیر نے حضرت کی بیعت کی اور انکا سن سات سات برس کا تہا

حافظ ابونعیم اور ابن عساکر اور طبرانی علیہم الرحمۃ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بایع الحسن والحسین وعبد اللہ بن عباس وعبد اللہ بن جعفر و

هم صغار لم يعقلوا ولم يبلغوا یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امام حسن و حسین اور عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن جعفر کی بیعت قبول فرمائی درانحالیکہ وہ کم سن تھے پوری تمیز نہیں رکھتے تھے اور ابھی بالغ بھی نہیں ہوئے تھے ❖

اسکے سوا یا امر بھی جناب امیر کی فضیلت کا کافی ثبوت ہے کہ وہ ایسے سن میں اسلام لائے ہیں کہ جس مین لڑکون کی طبیعت اکثر لہو ولعب کی طرف مائل ہوتی ہے توحید کے غوامض کا سمجھنا اور منشا ئے نبوت کے مطابق عمل کرنا۔ اور معاد کی حقیقت تک پہونچنا انکے عقول سے باہر ہوتا ہے۔ پس ایسے سن وسال میں جناب امیر کا اسلام لانا صاف اس امر پر دال ہے کہ آپ عہد طفولیت ہی مین عقل خداداد کے وسیلہ سے ایسے امور اہم کی تہ کو پہونچ گئے تھے جنکے سمجھنے سے بڑے بڑے مشائخ قریش کی عقلین دنگ تھین۔

جناب امیر کا ہرگز بتون کی پرستش نکرنا

عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة ما كفروا بالله قط مومن الياسين وعلي بن ابي طالب واسية امراة فرعون (اخرجه ابن عدی وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور) جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت نے ارشاد کیا کہ تین شخص ہیں جنہون نے ہرگز خدا سے کفر نہین کیا ہے مومن الیاسین (یعنے حضرت یوشع پر ایمان لانیوالا) اور علی بن ابی طالب اور فرعون کی بیوی آسیہ ❖

عن الحسن بن مدايني قال لا يعبد الاوثان قط لصغره ومن ثم يقال كرم الله وجهه دون غيره من الصحابة (اخرجه ابن سعد فی الطبقات وابن عبد البر فی الاستیعاب وشیخ قاسم بن قطلوبغا الحنفی فی مسند المشهورة بمسند ابی حنیفة) حسن بن مداینی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے بچپن سے ہرگز بتون کی پرستش نہین کی اسیوجہ سے آپکو کرم اللہ وجہہ کہا جاتا ہے یعنے خدانے انکے مونہہ کو بزرگ کیا تہا کہ وہ بتون کے آگے نہین جھکے۔ اور یہ لقب انکے سوا اور اصحاب کے حق مین نہین بولا جاتا (نزل الابرار علامہ بدخشی)

جناب امیر کا سب صحابہ سے پہلے حضرت کے ساتھ نماز پڑھنا

(۱) عن ابن عباس انه قال لعلي اربع خصال ليست لاحد غيره هو اول عربي وعجمي صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو الذي لواءه معه في كل زحف وهو الذي صبر معه يوم المهراس وهو الذي غسله وادخله قبره (اخرجه الترمذی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب علی میں چار ایسی باتین ہین کہ انکو

سوا کسی دوسرے کی بہنین ہوئی ہر ایک عربی اور عجمی سے پہلے حضرت کے ساتھ نماز مین شریک ہوئے اور وہ ایسے شخص ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک جنگ مین حضرت کا علم انکے پاس تہا اور انہون نے سختی کے دن اپنی جان سے حضرت کے ساتھ صبر کیا۔ اور انہون نے حضرت کو غسل دیا اور قبر مین اتارا +

(۲) عن انس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین وصلی معہ علی یوم الثلاثاء (اخرجہ البغوی فی معجمہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پیر کے دن مبعوث ہوئے اور منگل کے دن جناب علی نے حضرت کے ساتھ نماز پڑھی +

(۳) عن ابی رافع قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلت خدیجۃ یوم الاثنین وصلی علی یوم الثلاثاء قبل ان یصلی معنا احد من الناس (اخرجہ احمد فی مناقب) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتماٰب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ جناب ام المومنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا نے پیر کے روز نماز پڑہی ہے اور حضرت علی علیہ السلام نے منگل کے روز نماز پڑہی قبل اسکے کہ لوگون مین سے کوئی شخص ہمارے ساتھ نماز مین شرکت کرتا +

عن ابی رافع قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثت غداۃ الاثنین وصلت خدیجۃ یوم الاثنین فی اخر النہار وصلی علی یوم الثلثاء فمکث علی یصلی مستخفیا سبع سنین واشہر قبل ان یصلی معنا احد (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسانید ابی رافع) ابو رافع سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تہے کہ پیر کے روز مجکو نبوت عطا ہوئی اور خدیجہ نے بہی اسدن کے پچھلے وقت مین نماز پڑہی اور علی نے منگل کے روز نماز پڑہی علی نے سات سال اور کئی مہینے پوشیدہ نماز پڑہی قبل اسکے کہ کوئی ہمارے ساتھ نماز پڑہتا +

(۵) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزلت علی النبوۃ یوم الاثنین وصلی علی معی یوم الثلثاء (اخرجہ الطبرانی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجہپر پیر کے روز نبوت نازل ہوئی اور منگل کے روز علی نے ہمارے ساتھ نماز پڑہی +

(۶) عن حبۃ العرنی قال سمعت علیا یقول انا اول من اسلم وصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ احمد والنسائی) حبہ عرنی سے روایت ہے کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مین وہ پہلا شخص ہون جو اسلام لایا ہے اور جس نے حضرت کے ساتھ پہلے نماز پڑہی ہے +

(۷) عن زید بن ارقم قال اول من صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی (اخرجہ النسائی) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر نے سب سے پہلے حضرت کے ساتھ نماز پڑہی ہے۔

(۸) عن عباد بن عبد اللہ قال قال علی انا عبد اللہ واخو رسولہ وانا الصدیق الاکبر لا یقولہا

ذلک بعدی الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد فی المناقب والنسائی فی الخصائص
وحافظ ابو زید عثمان بن ابی شیبۃ فی سننہ وابن عاصم فی السنۃ والحاکم فی المستدرک وابو نعیم
فی الحلیۃ والعقیلی) عباد بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے میں خدا کا بندہ اور اسکے
رسول کا بھائی اور صدیق اکبر ہوں میرے سوا اس بات کو کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جھوٹ کہنے والا میں نے سب
سے سات برس پہلے نماز پڑہی ہے *

(۹) عن ابن عباس وجابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلت الملائکۃ علی وعلی علی
سبع سنین قبل الناس وذلک بانہ کان یصلی ولا یصلی معنا غیرنا (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس
اور جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے سات برس تک ملائک
مجھپر اور علی پر درود پڑہتے تھے اور یہ اسوجہ سے تہا کہ علی میرے ساتھ نماز پڑہا کرتے تھے اور ہم دونوں
کے بغیر کوئی ہمارے ساتھ نماز پڑہنے والا نہیں تہا *

(۱۰) عن علی قال عبدت اللہ قبل ان یعبد احد من ہذہ الامۃ سبع سنین (اخرجہ الخلعی نقلت
من ریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ لمحب الطبری) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے
تہے کہ میںنے خدا کی بندگی سات برس قبل اسکے کی ہے کہ اس امت میں سے کوئی خدا کی بندگی کرتا *

(۱۱) عن مجاہد عن ابن عباس قال نزلت ہذہ الآیۃ واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وارکعوا مع الراکعین فی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی خاصۃ وہما اول من صلی ورکع (اخرجہ الطبرانی فی الخصائص
وفقیہ بن المغازلی فی المناقب وحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ کہ (قائم کرو تم نماز کو اور دو تم زکوۃ کو اور جہکو تم جہکنے والوں کے ساتھ) خاصکر جناب
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے کیونکہ انہیں دونوں صاحبوں
نے پہلے نماز پڑہی ہے *

(۱۲) عن عفیف الکندی قال جئت فی الجاہلیۃ الی مکۃ فنزلت علی العباس بن عبد المطلب فلما
ارتفعت الشمس وحلقت فی السماء وانا انظر الی الکعبۃ اقبل شاب فرمی ببصرہ الی السماء ثم استقبل
الکعبۃ فقام مستقبلہا فلم یلبث حتی جاء غلام فقام عن یمینہ فلم یلبث حتی جاءت امرأۃ
فقامت خلفہما فرکع الشاب فرکع الغلام والمرأۃ فرفع الشاب فرفع الغلام والمرأۃ فخر الشاب
ساجدا فسجدا معہ فقلت یا عباس امر عظیم فقال ہل تدری من ہذا الشاب فقلت لا فقال
محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہذا ابن اخی ہل تدری من ہذا الغلام فقلت لا فقال علی

ابن ابی طالب بن عبد المطلب ھذا ابن اخی۔ ھل تدری من ھذہ المرأۃ التی خلفھما قلت لا قال ھذہ
خدیجۃ بنت خویلد زوجۃ ابن اخی ھذا حدثنی ان ربہ رب السموت والارض امرہ لھذا الدین ھو
علیہ واللہ ما علی الارض احد علی الدین غیر ھؤلاء الثلاثۃ (اخرجہ احمد والنسائی وزاد جریر
الطبری قال عفیف بعد ما اسلم ورسخ الاسلام فی قلبہ یالیتنی کنت رابعا وزاد احمد قال عفیف
لوکان اللہ یرزقنی الاسلام یومئذ فاکون ثانیا مع علی بن ابی طالب) عفیف کندی رضی اللہ عنہ کہتے
ہین کہ ایک دفعہ مین ایام جاہلیت مین مکہ مین گیا اور عباس بن عبد المطلب کے پاس فروکش ہوا جب آفتاب
نے بلند ہوکر گہیرا ڈالا مین کعبہ کیطرف دیکہہ رہا تہا کہ ایک جوان نے آکر آسمان کیطرف نگاہ اٹھاکر دیکھا
اور پہر کعبہ کیطرف مونہہ کرکے کہڑا ہوگیا۔ کچہ دیر نہین گذری تہی کہ ایک لڑکا آیا اور اُس جوان کے داہنے
بازو کیطرف کہڑا ہوگیا پہر کچہ دیر نہین گذری ہوگی کہ ایک عورت آکر انکے پیچہے کہڑی ہوگئی۔ پس جب اس
نوجوان نے رکوع کیا تو اس لڑکے اور عورت نے بہی رکوع کیا۔ اور جب اس جوان نے سر اٹہایا تو ان
دونون نے بہی سر اٹہایا۔ پہر اس جوان نے سجدہ کیا تو ان دونون نے بہی سجدہ کیا۔ مینے عباس سے
کہا یہ ایک انوکہی بات ہے وہ کہنے لگے تو جانتا ہے یہ جوان کون ہے مینے کہا مین نہین جانتا اس نے
کہا یہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب میرا بہتیجا ہے۔ اور یہہ بہی تجہے معلوم ہے کہ یہ لڑکا کون ہے مینے
کہا نہین۔ اس نے کہا یہ علی بن ابی طالب بن عبد المطلب میرے بہائی کا بیٹا ہے اور یہہ بہی تجہے
معلوم ہے کہ یہ عورت کون ہے مینے کہا مجہے نہین معلوم کہنے لگے یہ خدیجہ بنت خویلد ہے میرے بہتیجے
کی بی بی۔ اس جوان نے مجہسے بیان کیا ہے کہ میرا خدا آسمانون اور زمین کا خدا ہے صرف اسی بات پر انکے
دین کا مدار ہے تمام روی زمین پر ان تین شخصون کے سوا کوی دوسرا اس دین پر نہین۔ علامہ جریر الطبری
نے ان الفاظ کو اور زیادہ روایت کیا ہے کہ جب عفیف رضی اللہ عنہ اسلام سے مشرف ہوگئے اور اسلام
انکے دل مین خوب راسخ ہوگیا تو وہ کہا کرتے تہے کاش مین ان تین شخصون کے ساتہہ چوتہا ہوتا۔ اور
امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اسحدیث مین عفیف رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ الفاظ اور زیادہ روایت
کیے ہین کہ وہ کہا کرتے تہے کہ اگر اس روز خدا تعالیٰ مجہے اسلام نصیب کرتا تو مین جناب علی علیہ السلام سے
دوسرے درجہ پر ہوتا۔

(۱۲) عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال ان اول شئ علمتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
قدمت مکۃ فی عمومۃ لی فارشدنا علی العباس بن عبد المطلب فانتھینا الیہ وھو جالس الی الکعبۃ
من ثم فجلسنا الیہ فبینا نحن عندہ اذ اقبل رجل من باب الصفا تعلوہ حمرۃ ولہ وفرۃ جعدۃ

علی انصاف اذنیہ اقنی الانف براق الثنا ادعج العینین کث اللحیۃ دقیق المسربہ شثن الکفین حسن الوجہ معہ غلام وامرأۃ قد سترت محاسنہا حتی قصد نحو الحجر فاستلمہ ثم استلم الغلام والمرأۃ ثم طاف بالبیت سبعا والغلام والمرأۃ یطوفان معہ فقلنا یا ابا الفضل ھذا الدین لم یکن نعرفہ فیکم او شیء حدث فقال ھذا ابن اخی محمد بن عبد اللہ والغلام علی بن ابی طالب والمرأۃ امرأتہ خدیجہ بنت خویلد و اللہ ما علی وجہ الارض احد یعبد اللہ لھذا الدین الا ھؤلاء الثلثۃ (اخرجہ احمد فی المناقب و الطبرانی فی الکبیر فی مسند عبد اللہ بن مسعود) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کہ جو پہلی بات مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی ہے یہ ہے کہ ایک دفعہ مین ایک کام کے لیے اپنے چچوں کے ساتھ مکہ مین گیا پس ہم عباس بن عبد المطلب کے پاس گئے وہ کعبہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے ہم بھی وہان انکے پاس بیٹھ گئے اتنے مین باب صفا سے ایک سرخ و سپید رنگ کا آدمی آیا اور اسکے رخسار تک گھونگر والے بال کانون کی نصف گوش تک تھے اسکی ناک نہایت اونچی تھی۔ اسکے دانت بہت سفید تھے اسکی آنکھین بڑی بڑی اور نہایت سیاہ تھین۔ اسکی داڑھی بہت گھنی تھی۔ اسکی سینہ کی بال نہایت پتلی تھی ہاتھون پر گھنٹی پڑی ہوئی تھی وہ نہایت خوبصورت تھا اسکے ساتھ ایک لڑکا اور بی بی تھی جس نے کہ اپنا مونہہ چھپایا ہوا تھا۔ اس جوان نے ٹہکر حجر الاسود کا بوسہ لیا اور اس لڑکے اور بی بی نے بھی اسکو چوما پہر وہ جوان سات مرتبہ بیت اللہ کے گرد پہرا اور اسکے ساتھ وہ لڑکا اور بی بی بھی گرد پھرے ہمنے عباس سے کہا یا ابا الفضل ہمنے تو یہ طریقہ تم مین کبھی نہین دیکھا شاید کوئی نئی بات پیدا ہوئی ہے وہ کہنے لگے یہ میرے بھائی کا بیٹا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہے اور یہ لڑکا علی بن ابیطالب ہے یہ بی بی خدیجہ بنت خویلد اس جوان کی بیوی ہے واللہ ان تین شخصون کے سوا کوئی دوسرا ساری زمین پر اس دین والا نہین ہے ۞

(۱۵) اخرجہ ابن اسحاق فی سیرتہ وابن السمان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا حضرت الصلوۃ خرج الی شعاب مکۃ وخرج معہ علی بن ابی طالب مستخفیا من عمہ ابی طالب و من جمیع اعمامہ وسائر قومہ فیصلیان الصلوۃ فیھا فاذا امسیا رجعا فمکثا کذلک ما شاء اللہ ان یمکثا۔ ثم ان ابا طالب عثر علیھما یوما فوجدھما یصلیان فقال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن اخی ما ھذا الدین اراک تدین قال یا عم ھذا دین اللہ ودین ملائکتہ ودین رسلہ ودین انبیاء ابراھیم وبعثنی اللہ بہ رسولا الی العباد وانت یا عم احق من بذلت لہ النصیحۃ ودعوتہ الی الھدی واحق من اجابنی الیہ واعاننی علیہ فقال ابو طالب یا ابن اخی انی واللہ لا استطیع ان افارق دین آبائی وما کانوا علیہ ولکن واللہ لا یخلص الیک شیء تکرھہ ما بقیت وذکروا انہ قال لعلی یا بنی ما ھذا الدین الذی انت علیہ قال یا ابت امنت برسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم وصدقت بما جاء بہ وصلیت معہ واتبعتہ فقال اما انہ لم یدعک الا الی الخیر فالزمہ ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اپنی سیرت مین اور ابن السمان قدس اللہ سرہ العزیز لکھتے ہین کہ جب نماز کا وقت ہوتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی کو ساتھ لیکر اپنے چچا ابوطالب اور دیگر اعمام اور قوم سے مخفی مکہ کے پہاڑون کی غارون مین تشریف لیجاتے اور نماز پڑھتے اور رات کو وہان سے واپس آتے جب تک کہ پروردگار کا ارادہ تھا اسی بات پر ٹھہرے رہے ایک روز حضرت کے ساتھ جناب علی نماز پڑھ رہے تھے کہ ابوطالب آپہنچے اور انکو نماز پڑھتے دیکھکر کہنے لگے اے میرے بھتیجے یہ کیسا دین ہے کہ جس پر تم عمل کر رہے ہو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چچا جان یہ اللہ اور اسکے فرشتون اور اسکے رسولون اور ہمارے باپ ابراہیم کا دین ہے اور مجھکو خدا نے اس دین کے لیے لوگون کی طرف پیغمبر کرکے بھیجا ہے چچا جان آپ زیادہ ترحقدار ہین اس شخص سے جسکو کہ مین نصیحت کرون اور ہدایت کی طرف بلاؤن اور آپ میری بات کی ماننے اور میری مدد کرنے کے زیادہ تر مستحق ہین۔ ابوطالب نے کہا اے میرے بھتیجے مجھ سے نہین ہوسکتا کہ مین اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ دون۔ لیکن خدا کی قسم ہے تمکو کسی قسم کی برائی نہین پہونچ سکے گی جب تک کہ مین زندہ ہون اکثر رواۃ نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ ابوطالب نے جناب علی سے پوچھا اے میرے بیٹے یہ کونسا طریقہ ہے کہ جسپر تم عمل کر رہے ہو جناب علی نے جواب دیا کہ مین خدا کے رسول پر ایمان لایا ہون اور جو کچھ کہ وہ لائے ہین مینے اسکی تصدیق کی ہے اور مین سچ کہتا ہون کہ مینے انکے ساتھ نماز پڑہی ہے اور مینے انکا اتباع کیا ہے۔ پس ابوطالب نے انسے کہا تم انکی بات ضرور مانو کیونکہ وہ تمکو سوائے نیک بات کے اور کچھ نہین بتائین گے ؂

(۲۱) عن حبۃ العرنی قال رأیت علیا ضحک علی المنبر لم ارہ ضحک ضحکا اکثر منہ حتی بدت نواجذہ ثم قال قول ابی طالب ظہر علینا ابوطالب وانا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصلیان ببطن نخلۃ فقال ماذا تصنعان یا ابن اخی فدعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الاسلام فقال ما بالذی تصنعان من باس ولکن واللہ لا تعلوا استی ابدا وضحک تعجبا من قول ابیہ ثم قال اللہم لا اعرف لک عبدا من ہذہ الامۃ عبدک قبلی غیر نبیک ثلاث مرات۔ لقد صلیت قبل ان یصلی الناس سبع سنین

حبہ عرنی سے روایت ہے کہ ایک دفعہ مینے جناب امیر کو منبر پر ہنستے ہوے دیکھا کہ کبھی اس سے زیادہ ہنستے ہوے نہین دیکھا یہانتک کہ ہنسنے مین انکی داڑہین ظاہر ہوگئین پھر ابوطالب کا قول بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ مین جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک نخلستان کے اندر نماز پڑہ رہا تہا۔ کہ ابوطالب آپہونچے اور کہنے لگے اے میرے بھتیجے تم یہ کیا کر رہے ہو حضرت نے انہین اسلام کی طرف دعوت فرمائی۔ ابوطالب نے

کہنے لگے اس بات مین جو کچہ کہ تم کر رہے ہو کچہ خوف نہین ہے۔ لیکن واللہ لوگون کے سامنے میرے چوتڑ کبہی اونچے نہین ہونگے۔ جناب امیر کو اپنے والد کی بات سے ازروے تعجب کے ہنسی آئی تہی۔ پہر فرمایا۔ اے پروردگار تو گواہ ہے کہ اس امت کا کوئی تیرا بندہ سوا تیرے نبی کے مین نہین جانتا کہ جس نے میرے سوا مجہ سے پہلے تیری عبادت کی ہو۔ مینے سب لوگون سے سات برس پہلے نماز پڑہی ہے +

جناب امیرؑ کا حضرتؐ کے دوش اقدس پر سوار ہوکر بتون کو توڑنا

(۱) عن علی قال انطلقت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتینا الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس وصعد علی منکبی فذہبت لانہض بہ فرای منی ضعفا فنزل وجلس لی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبیہ قال فنہض بی قال فیتخیل الی انی لو شئت لنلت افق السماء حتی صعدت علی البیت وعلیہ تمثال صفر او نحاس فجعلت ازاولہ عن یمینہ وشمالہ ومن بین یدیہ ومن خلفہ حتی اذا استمکنت منہ قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقذف بہ فقذفت بہ فتکسر کما تتکسر القواریر ثم نزلت فانطلقت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستبق حتی تواریٰنا بالبیوت خشیۃ ان یلقانا احد من الناس (اخرجہ احمد فی المناقب والمسند۔ والنسائی فی الخصائص) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہو کہ ایک دفعہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ کعبہ مین گیا مجہ سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا بیٹہہ جا مین بیٹہہ گیا آپ میرے کندہے پر سوار ہوئے جب مین اٹہنے لگا حضرتؐ نے میری ناتوانی کو دیکہکر فرمایا بیٹہہ جا آپ اتر پڑے اور اس خدا کے نبی نے مجہے کہا میرے کندہے پر چڑہ مین دوش اقدس پر سوار ہوا اور آپ مجہ کو لیکر اٹہے اسوقت مجہے گمان ہو سکتا تہا کہ اگر مین چاہون تو آسمان کے کنارے تک پہونچ جاؤن۔ یہانتک کہ بیت اللہ پر چڑہ گیا اسپر کانسی یا کہ تانبے کی مورت تہی مینے اسے داہنے بائین آگے پیچہے سے ہلانے لگا جسوقت کہ مین نے اسپر قابو پالیا مجہے حضرتؐ نے فرمایا اسے پہینکدے مینے اسے پہینکدیا وہ مورت کانچ کیطرح سے ٹوٹ گئی پہر مین اتر آیا اور جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ دوڑکر گہر مین چہپ گیا تا کہ کوئی آدمی ہمین نہ دیکہے +

جناب امیرؑ کا کعبہ کے بتون کو توڑنا

واخرجہ الحاکمی وقال بعد قولہ فصعدت علی الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الق صنمہم

الاکبر وکان من نحاس موتد باوتاد من حدید الی الارض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالجہ فلم
ازل اعالجہ حتی استمکنت منہ فقال لی اقذفہ فقذفتہ۔ ثم ذکر باقی الحدیث۔ ابوالخیر الحاکمی اس حدیث
میں جناب امیرؑ کے اس قول کے بعد (کہ جب میں کعبہ پر چڑھ گیا) اس طرح سے روایت کرتے ہیں کہ جناب امیرؑ نے
کہا کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ ان میں سے بڑے بت کو پھینک دے وہ تانبے کی میخوں
سے جکڑا ہوا اور لوہے سے زمین میں گڑا ہوا تھا مجھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے جنبش دو میں اس
کو ہلاتا رہا یہاں تک کہ میں اس پر قابو پا گیا پھر حضرتؐ نے فرمایا اسے پھینک دو میں نے اسے پھینک دیا پھر جناب امیرؑ
نے باقی حدیث کو روایت کیا۔

(۲) عن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ یوم الفتح وحولہا ثلثمائۃ وستون صنما لقبائل
العرب لکل قوم صنم فجعل یطعنہا ویقول جاء الحق وزھق الباطل فینکب الصنم بوجہہ حتی القاہا
جمیعا وبقی صنم خزاعۃ فوق الکعبۃ وکان من قواریر صفر فقال یا علی ارم بہ فحملہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم حتی صعد فرمی بہ فکسر (تفسیر النیسابوری فی قولہ تعالیٰ جاء الحق وزھق الباطل) عبداللہ بن
مسعود سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے روز جب حضرت کعبہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت قبائل عرب کے دھرے ہوئے تھے ہر ایک
قبیلہ کا جداگانہ بت تھا حضرت چھڑی کے ساتھ انکو ٹھکراتے جاتے تھے اور یہ آیت پڑھتے جاتے تھے کہ حق آگیا اور باطل
بھاگ گیا پس منہ کے بل وہ بت گرتے تھے یہاں تک کہ سب بت گرا دیئے صرف کعبہ کی چھت پر بنی خزاعہ کا ایک بت باقی رہ گیا
جو صیقل کئے ہوئے پیتل سے بنا ہوا تھا حضرت نے جناب امیرؑ کو کندھے پر اٹھا کر فرمایا یا علی اسکو پھینک دو وہ جناب امیرؑ نے چڑھکر پھینک دیا
اور ٹوٹ گیا۔

جناب امیرؑ کا شب ہجرت میں حضرتؐ کی بستر مبارک پر سونا

(۱) عن عمرو بن میمون قال انی لجالس الی ابن عباس اذ اتاہ رھط یقعون فی علی بن ابی طالب فرد
علیہم ابن عباس وقال لما ھاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبس علی ثوبہ ونام علی فراشہ وکان المشرکون
یؤذون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصاح ابوبکر یا نبی اللہ فقال لہ علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قد انطلق نحو بئر میمون فادرکہ فانطلق ابوبکر حتی لحق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبات
والکفار یرمون علیا بالحجارۃ وھو قد لف رأسہ فی الثوب الی الصباح (اخرجہ احمد والنسائی)
عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ چند لوگ انکے پاس آکر
جناب امیر علیہ السلام کی غیبت کرنے لگے ابن عباس انکی طرف لوٹ پڑے اور کہا جب آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے ہجرت اختیار کی حضرت علیؑ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا اوڑھ لیا اور حضرت کے بستر پر

سوتے ہیں مشرک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت کو پکارا جناب علیؑ نے ان سے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیر میمون کیطرف تشریف لے گئے ہیں آپ وہان انسے جا ملیں ابوبکر رضی اللہ عنہ وہان حضرت سے جا ملے اور جناب علی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر سوتے ہو کفار انپر پتھر پھینکتے تھے اور وہ اپنے سر کو صبح تک چادر مین چھپائے رہے ۔

(۲) عن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمہ العباس ان علیا قد سبقک بالھجرۃ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس سے فرمایا کہ بتحقیق علیؓ نے ہجرت مین تمپر سبقت کی ہے +

(۳) عن ابن عباس قال لما اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یھاجر الی المدینۃ خلف علی بن ابی طالب لقضاء دیونہ ورد الودائع التی کانت عندہ وامرہ تلک اللیلۃ ان ینام علی فراشہ قال و تسجی بردی ھذا الحضرمی الاخضر فنم فیہ فانہ لن یخلص الیک شئ تکرھہ منہم احد ربا یصیبونک بمکرہ والقوم قد احاطوا بالدار قال فاوحی اللہ الی جبرائیل ومیکائیل انی قد اخیت بینکما و جعلت عمر احدکما اطول من عمر الاخر فایکما یوثر صاحبہ بالحیات، فاختارا کلاھما الحیاۃ فاوحی اللہ الیھما فلا کنتما مثل علی بن ابی طالب اخیت بینہ وبین محمد صلی اللہ علیہ وسلم فبات علی فراشہ یفدیہ بنفسہ ویؤثرہ بالحیاۃ اھبطا الی الارض فاحفظاہ من عدوہ فنزلا جبرئیل عند راسہ والمیکائیل عند قدمیہ والملائکۃ تنادی بخ بخ من مثلک یا ابن ابی طالب اللہ یباھی بک الملائکۃ ثم توجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المدینۃ فانزل اللہ تعالی علیہ فی شان علی ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد قال ابن عباس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات علی بن ابی طالب ۔ وعن ابن عباس انشد علی شعرا فی تلک اللیلۃ ؎

وقیت بنفسی خیر من وطی الحصا + ومن طاف بالبیت العتیق وبالحجر + رسول الٰہ الخلق اذ مکروا بہ + فنجاہ ذو الطول الکریم من المکر + وبات رسول اللہ فی الغار آمنا + موقی حفظ الالہ وفی ستر + وبت اراعیہم متی ینشروننی + وقد وطنت نفسی علی القتل والاسر +

اخرجہ ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کیطرف ہجرت فرمانے کا ارادہ کیا جناب علی علیہ السلام کو اپنے قرض ادا کرنے کے لیے اور لوگون کی امانتین سپرد کرنیکے واسطے اپنے پیچھے مدینہ مین چھوڑا اور اپنے بستر پر سونیکے لیے حکم دیا اور فرمایا کہ یہ ہماری سبز رنگ حضرمی چادر کو اوڑھکر سو رہو ہرگز تمھین کوئی امر مکروہ

ان لوگون کے ہاتھ نہین پہونچے گا۔ کفار تمام شب گھر کو گھیرے ہوئے تھے۔ اللہ تعالی نے جبرئیل اور میکائیل کو فرمایا میں نے تم دونون کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے۔ اور تم دونون مین سے ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ بنائی تم مین سے کون ایسا ہے کہ اپنی عمر کا حصہ اپنے دوسرے بھائی کو دیدے۔ دونون نے اپنی عمر کی کمی کو گوارا نہ کیا۔ خدا کا حکم ہوا تم دونو علیؑ کی مثل ہرگز نہین ہو۔ مینے اسکو اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی بنایا ہے۔ دیکھو وہ اپنے بھائی کے بستر پر سو رہا ہے اور اپنی جان کو میرے رسول پر قربان کرنا چاہتا ہے اور اپنی زندگی کو انپر فدا کرتا ہے تم دونون زمین پر جاکر اسکو اسکے دشمنون سے بچاؤ۔ جبرئیل جناب علیؑ کے سر مبارک کیطرف اور میکائیل پاؤن کی طرف اترے اور تمام رات انکی حفاظت کرتے رہے انکے سوا اور فرشتے کہتے تھے واہ واہ ای علی بن ابی طالب تیرا کوئی مثل نہین خدا اور اسکے فرشتے تجہپر فخر کرتے ہین۔ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی طرف متوجہ تھے کہ جناب علی علیہ السلام کی شان مین حضرت پر یہ آیت نازل ہوئی رکون ہے جو بیچے اپنی جان کو خدا کی خوشی کے لیے اور اللہ اپنے بندون پر مہربان ہے؛ ابن عباس کہتے ہین کہ وہ شخص جس نے اپنی جان کو خدا کی خوشی کے لیے بیچا وہ علی بن ابی طالب ہین اور ابن عباس لکھتے ہین کہ جناب علی نے اس رات مین یہ چند اشعار تصنیف فرمائے۔ رنگاہ رکھا مینے اپنی جان سے بہتر اس شخص کو جسنے سنگریزون کو روندا۔ اور جسنے کہ خانہ کعبہ اور حجر اسود کا طواف کیا۔ خلق خدا کے رسول حبیب نے قوم نے مکر کیا۔ پس خدا بزرگ نے انکو مکر سے بچایا۔ اور امن سے رسول خدا غار مین شب باش ہوئے۔ خدا کی نگہبانی اور حفظ اور پردے مین۔ اور مینے رات کو ایسی حالت مین گذارا۔ کہ مین دیکھ رہا تھا کہ وہ دشمنے کفار مجھے پریشان کر رہے ہین۔ اور بے شک میرا نفس قتل ہونے پر اور قید ہونے پر قائم رہا +

(۴) عن ابی رافع قال رخلفہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الیہا ہلہ وامرہ ان یؤدی عنہ امانتہ ووصایا من کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوصی الیہ وکان یؤتمن علیہ من مال فادی علی امانتہ کلہا وامرہ ان یضطجع علی فراشہ لیلۃ خروجہ وقال ان قریشا لم یفقدونی ما رأوک فاضطجع علی علی فراشہ وکانت قریش ینظرون الی فراش النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیرون علیہ علیا فیظنونہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا اصبحوا راو علیہ علیا فقالوا لو خرج محمد صلی اللہ علیہ وسلم لیخرج علی معہ فحبسہم اللہ بذلک عن طلب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین راوا علیا وامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا ان یلحقہ بالمدینۃ فخرج فی طلبہ بعد ما خرج الیہ اہلہ یمشی اللیل ویکمن النہار حتی قدم المدینۃ فلما بلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدومہ قال ادعو لی علیا قیل یا رسول اللہ لا یقدر ان یمشی فاتاہ النبی صلی

اللہ علیہ وسلم فلما راہ اعتنقہ وبکی رحمۃ لما رأی بقدمیہ من الورم وکانتا تقطران دما فتفل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فی یدیہ ومسح بہما رجلیہ ودعا لہ بالعافیہ فلم یشتکہما حتی استشہد علیہ السلام (اخرجہ
ابن اثیر الجزری فی اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ) ابو رافع کہتے ہین کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ
وسلم نے علی علیہ السلام کو اسلیے مدینہ مین اپنے پیچھے چھوڑا تہا آپ اپنے اہل کو ساتہہ لیکر اور حضرتؐ کے
پاس کی امانتین اور وصیتین لوگون کو سپرد کرکے مدینہ کو چلے آئین کیونکہ مشرکین حضرت کو امین جانتے
تھے اور اپنی امانت اور وصیت آپکے سپرد کیا کرتے تہے علی علیہ السلام نے وہ تمام حضرت کی امانتین
ادا کین حضرتؐ نے ہجرت کی رات کو انہین اپنے بستر مبارک پر سونے کے لیے ارشاد کیا۔ اور فرمایا
کہ جب قریش تمہین دیکہین گے تو ہمکو گم شدہ نہین خیال کرینگے جناب علی ارشاد نبوی کے موافق
بستر اقدس پر سو رہے قریش اس بستر پر جناب علی کو لیٹا ہوا دیکہکر اور ان کو پیغمبر خدا سمجہ کر تمام شب ان پہ
پتہر پہینکتے رہے صبح کیوقت جناب علی کو دیکہکر کہنے لگے اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم نکل گئے ہوتے تو
علی بہی انکے ہمراہ گئے ہوتے اسوجہ سے پروردگار نے قریش کو حضرتؐ کے طلب کرنے سے باز رکہا حضرتؐ نے
جناب علی کو ارشاد کیا ہوا تہا کہ مدینہ مین ہمسے آملین انہون نے اول اپنے تمام اہل کو روانہ مدینہ کیا پہر
آپ روانہ ہوئے رات کو چلتے تہے اور دن کو چہپ رہتے تہے یہانتک کہ مدینہ شریف مین پہنچے
جب حضرت کو ان کے پہونچنے کی خبر ملی تو فرمایا کہ علی کو ہمارے پاس لاؤ عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ حاضر
ہونے سے معذور ہین حضرت خود بدولت تشریف لے گئے اور ان سے بغلگیر ہوئے اور انکی حالت دیکہکر
رحمت سے آبدیدہ ہوئے اور انکے قدمون کو دیکہا کہ ورم کر آئے ہین۔ اور ان سے خون ٹپک رہا
ہے حضرتؐ نے اپنے دونون ہاتہون کو لعاب دہن سے تر کرکے انکے پاؤن پر ملا اور عافیت کی
دعا مانگی جناب علی اچہے ہوئے پہر کبہی وقت شہادت تک پاؤن کے دکہنے کی انکو شکایت نہوئی۔

(۵) عن محمد بن کعب القرظی قال قام علی عن فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدنوا القوم منہ
فعرفوہ فقالوا لہ این صاحبک قال لا ادری او رقیبا کنت علیہ امرتموہ بالخروج فخرج فانتہروہ
وضربوہ واخرجوہ الی المسجد فحبسوہ ساعۃ ثم ترکوہ (اخرجہ ابن جریر الطبری فی تاریخہ) محمد بن کعب
القرظی کہتے ہین کہ جب علی علیہ السلام جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بستر اقدس سے اٹہے اور
قریش نے نزدیک ہوکر انکو پہچانا ان سے پوچہا کہ تمہارے دوست کہان ہین جناب علی نے جواب دیا مین
نہین جانتا کہان ہین کیا مین انپر نگہبان تہا تمنے انکو چلے جانے کے لیے کہا وہ چلے گئے قریش نے
جناب علی کو مارا اور برا بہلا کہا اور کعبہ مین انکو نکال لائے ایک گہنٹہ تک قید رکہکر چہوڑ دیا۔

جناب امیرؑ کی خصوصیت جناب سیدہؑ کے نکاح کے

عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال خطب ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فاطمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا صغیرۃ فخطبہا علی فزوجہا (اخرجہ ابو حاتم والنسائی) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت سیدہ علیہا السلام کی خواستگاری کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ چھوٹی ہیں پھر جناب علیؓ نے انکی خواستگاری کی اور حضرتؐ نے انسے جناب سیدہ کا نکاح کر دیا ✤

جناب امیرؑ کا گھر حضرتؐ کے گھروں کے درمیان میں ہونا

(۱) عن غیار قال سالت عبد اللہ بن عمر فقلت الا تحدثنی عن علی و عثمان قال اما علی فہذا بیتہ من بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا احدثک عنہ بغیرہ واما عثمان فانہ اذنب ذنبا عظیما یوم احد فعفی اللہ عنہ واذنب فیکم ذنبا صغیرا فقتلتموہ (اخرجہ النسائی فی الخصائص) غیار کہتا ہے میںنے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تم علی اور عثمان کے مرتبہ سے مجھکو خبردار نہیں کرتے وہ کہنے لگے پس علی انکا گھر یہ دیکھہ کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر کے پاس ہے انکے سوا کسی دوسرے کا گھر وہاں بجھے نہیں ملیگا۔ اور عثمان پس انہوں نے احد کے دن بھاری گناہ کیا۔ لیکن خدا نے نہیں بخشدیا۔ اور تمہارا ایک چھوٹا گناہ کیا اور تمنے انکو مارڈالا ✤

(۲) عن سعید بن ابی عبیدۃ قال جاء رجل الی ابن عمر فسالہ عن علی فقال لا تسل عن علی ولکن انظر الی بیتہ اوسط بیوت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ البخاری والنسائی) وزاد البخاری ثم قال لعل ذاک یسوءک قال اجل قال فارغم اللہ بانفک انطلق فاجہد علی جہدک (وزاد النسائی قال فانی ابغضہ قال ابن عمر ابغضک اللہ عز وجل سعید بن عبیدہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے جنابؑ کی نسبت سوال کیا ابن عمر نے کہا انکی نسبت مت پوچھہ انکا گھر یہ دیکھہ کہ حضرتؐ کے گھروں کے بیچ میں ہے۔ امام بخاری نے اس حدیث میں یہ الفاظ زیادہ روایت کیئے ہیں کہ پھر ابن عمر اس شخص سے کہنے لگے شاید تجھے یہ بات بری معلوم ہوئی ہوگی اس نے کہا ہاں ابن عمر بولے خدا تیری ناک پر مٹی ڈالے جا اپنے رنج میں مرجا امام نسائی علیہ الرحمۃ نے اس حدیث میں یہ الفاظ روایت کیئے ہیں اس شخص نے عبد اللہ بن عمر سے کہا میں انسے یعنی جناب علی سے بغض رکہتا

ہوں ان میں عمر نے کہا خدا تجھے [illegible] کچھ ۔

(س) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال اما علی فابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشار بیدہ فقال هذا بیته حیث ترون (اخرجہ النسائی) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہنے لگے کہ علیؓ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عم ہیں اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے کہا یہ انکا گھر ہے جسے تم دیکھ رہے ہو یعنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں کے درمیان میں ہے ۔

جناب امیر کے دروازہ کے سوا تمام صحابہ کے دروازے مسجد نبوی میں سے بند ہوجانے

(۱) عن زید بن ارقم والبراء بن عازب قال لنفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابواب شارعة فی المسجد فقال یوما سدوا هذه الابواب الا باب علی قال فتکلم فی ذلك اناس قال فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واثنی علیه قال اما بعد فانی قد امرت بسد هذه الابواب غیر باب علی فقال فیه قائلکم انی واللہ ما سددت شیئا ولا فتحته ولکنی امرت بشیٔ فاتبعته (اخرجه احمد والنسائی والحاکم) زید بن ارقم اور براء بن عازب رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے چند نفر کی آمد و رفت کے لیئے مسجد میں دروازے تھے ایک روز حضرتؐ نے حکم دیا کہ علیؓ کے دروازے کے سوا سب دروازے بند کردو بعض لوگ اس میں کچھ گفتگو کرنے لگے حضرتؐ نے کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا مجھے حکم ہوا ہے کہ علیؓ کے دروازے کے سوا سب دروازے بند کیئے جائیں اور اسی خطبہ میں حضرتؐ نے ارشاد کیا واللہ میں نے کسی کے دروازہ کو بند نہیں کیا اور نہ کھولا ہے لیکن مجھکو حکم ہوا ہے میں نے وہی کیا ہے ۔

(۲) عن سهیل بن صالح عن ابیه ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه قال لقد اوتی علی بن ابی طالب ثلاث خصال لان تکون لی خصلة منها احب الی من ان اعطی حمر النعم ۔ جوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم له فی المسجد والرایة یوم خیبر ۔ وزوجته ابنته فاطمة (اخرجه احمد) سہیل بن صالح اپنے والد سے ناقل ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ جناب علیؓ کو ایسی تین باتیں حاصل ہیں کہ اگر مجھے حاصل ہوتیں تو مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتیں ۔ مسجد میں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائگی ۔ اور خیبر کے دن علمدار ہونا ۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان سے فاطمہ کا نکاح [illegible]

(۳) ابی هریرة عن عمر بن الخطاب قال لقد اعطی علی ثلاث خصال لان یکون لی واحدة منهن احب الی من ان اعطی حمر النعم فسئل وما هی قال تزوجه ابنته فاطمة وسکناه فی المسجد لا یحل لی فیه

(۸) عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بسد الابواب کلها فسدت الا باب علی (اخرجہ احمد والنسائی والطبرانی والترمذی وفقیہ بن المغازلی) وفی روایۃ اُخری امر بسد الابواب المسجد غیر باب علی فکان یدخل المسجد وھو جنب لیس لہ طریق غیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام دروازوں کے بند کرنیکا حکم دیا اور وہ بند کیے گئے مگر علی کا دروازہ۔ دوسری روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام دروازون کے بند کرنیکا حکم دیا سوا علی کے دروازے کے اور وہ مسجد مین سو آتے جاتے تہے بحالیکہ وہ جنب مین ہوا کرتے تہے اللہ مسجد کے سوا انکے گہر کا دوسرا راستہ نہین تہا ❊

(۹) عن الحرث بن مالک قال اتیت مکۃ فلقیت سعد بن ابی وقاص فقلت ھل سمعت لعلی منقبۃ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فنودی فینا لیخرج من فی المسجد الا آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وآل علی فخرجنا فلما اصبح اتاہ عمہ فقال یا رسول اللہ اخرجت اصحابك واعمامك واسکنت ھذا الغلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انا امرت باخراجکم ولا باسکان ھذا الغلام ان ھو امر بہ (اخرجہ النسائی) حرب بن مالک کہتے ہین کہ مین مکہ مین جا کر سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرکے پوچہا آیا آپنے جناب علیؓ کی کوئی منقبت سنی ہے سو کہنے لگے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ مسجد مین رہا کرتے تہے ایک رات ہم لوگون کو پکار کر کہا گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علی کی آل کے سوا سب مسجد سے نکلجائین صبح کو حضرتؐ کے چچا آکر کہنے لگے یا رسول اللہ آپنے اپنے چچا اور اپنے صحابہ کو مسجد سے نکالدیا ہے۔ اور اس لڑکے کو رکہہ لیا ہے حضرتؐ نے فرمایا مینے تمہارے نکلجانے اور اس لڑکے کے رکہنے کے لیے حکم نہین دیا بلکہ خدا نے دیا ہے ❊

(۱۰) عن جابر بن سمرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدوا ابواب المسجد الا باب علی فقال رجل اترك لی قدر ما اخرج منہ وادخل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم اومر بذلك فقال فبقدر رأسی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم اومر بذلك فانصرف کانہ باکیا حزینا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدوا الابواب کلها غیر باب علی فرہا مر فیہ وھو جنب (اخرجہ الطبرانی) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سوا علی کے دروازہ کے مسجد کے سب دروازے بند کردو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مجہے صرف اتنی جگہہ عطا فرمائین کہ جس سے مین آجاسکون حضرتؐ نے فرمایا مجہے حکم نہین دیا گیا۔ پہر وہ شخص التجا کرنے لگا کہ مجہے

صرف اتنی جگہ دی جاوے کہ جس میں سو رہا کروں اس ٹکڑے کے حضرت نے فرمایا ہمیں اسکا حکم ہی نہیں ہے وہ شخص روتا ہوا اور نہایت غمگین واپس ہو گیا پھر آپنے فرمایا علی کے دروازے کے سوا سب دروازے بند کر دو پس کبھی وہ اس دروازے سے گذرتے اور جنب ہوا کرتے ✤

(۱۱) عن علاء بن عرار قال سألت عبد الله بن عمر عن علی وعثمان فقال اما علی فلا تسئل عنه احدا وانظر الی منزلته من رسول الله صلی الله علیه وسلم قد سد ابوابنا فی المسجد واقر بابه واما عثمان فانه اذنب ذنبا عظیما یوم التقی الجمعان فعفی الله واذنب فیکم ذنبا صغیرا فقتلتموه (اخرجه النسائی) علاء بن عرار کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے جناب علی علیہ السلام اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل کی نسبت پوچھا وہ کہنے لگے علی کی نسبت کسی سے مت پوچھو اور انکی منزلت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیکھ لے کہ ہمارے سب کے دروازے مسجد میں سے بند کر دیے اور انکا دروازہ برقرار رکھا۔ اور حضرت عثمان نے جس روز کہ دو گروہ اکٹھے ہوئے ایک بھاری گناہ کیا پھر خدا نے انہیں بخش دیا اور تمہارا ایک چھوٹا سا گناہ کیا اور تم نے انکو مار ڈالا ✤

(۱۲) عن ام المؤمنین ام سلمة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا ان مسجدی حرام علی کل حائض من النساء وجنب من الرجال الا علی محمد واهل بیته علی وفاطمة والحسن والحسین (اخرجه البیهقی والطبرانی فی الکبیر) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ میری مسجد ہر حائض عورت اور جنب مرد پر حرام ہے مگر محمد اور اسکی اہل بیت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین پر ✤

(۱۳) عن عثمان بن عبد الله القرشی من حدیث طویل قال خطب علی فی اول یوم بویع فیه عثمان فقال فیها انا شدکم الله هل تعلمون کان یدخل المسجد غیری جنبا قالوا اللهم لا (اخرجه ابن عساکر) عثمان بن عبد اللہ قرشی ایک حدیث طویل کے درمیان بیان کرتے ہیں کہ جس روز عثمان رضی اللہ عنہ سے بیعت ہوئی اس روز جناب علی علیہ السلام نے خطبہ پڑھا اور اس میں قسم دیکر لوگوں سے پوچھا کہ آیا تم میرے بغیر کسی آدمی کو جانتے ہو جو جنب کی حالت میں مسجد کے درمیان جا سکتا تھا سب نے کہا خدا گواہ ہے کوئی نہیں جا سکتا تھا

(۱۴) عن ناصح بن عبد الله ان النبی صلی الله علیه وسلم امر بسد الابواب کلها غیر باب علی فقال العباس یا رسول الله اترك لی قدر ما ادخل انا وحدی فقال ما امرت بشیء من ذلك فسدها (اخرجه الطبرانی) ناصح بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کے دروازے کے سوا سب کے دروازوں کو بند کرنے کا امر کیا عباس نے کہا یا رسول اللہ آپ میرے لیے صرف اتنی جگہ چھوڑ دیں کہ جہاں سے میں اکیلا

داخل ہوسکون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکا مجہ کو حکم نہین ہی پس سب دروازے بند کردیے ✦

(۱۵) عن علی قال اخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیدی فقال ان موسی سال ربہ ان یطہر مسجدہ بھارون وانا سالت ربی ان یطہر مسجدی بک ثم ارسل الی ابی بکر ان سد بابک قال سمعا وطاعۃ فسد بابہ ثم ارسل الی عمر بمثل ذالک ثم ارسل الی العباس بمثل ذالک ثم قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما انا سددت ابوابکم و فتحت باب علی ولکن اللہ فتح باب علی وسد ابوابکم (اخرجہ البزار فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑکر فرمایا موسی علیہ السلام نے خدا سے دعا مانگی تہی کہ وہ انکی مسجد کو ہارون کے ساتھ پاک کرے مینے بھی خدا سے طلب کیا ہے کہ میری مسجد کو تجہ سے پاک کرے پہر ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دے بہیجا کہ اپنا دروازہ بند کرین انہون نے سمعًا وطاعۃً کہکر حکم کی تعمیل کی پہر اسیطرح سے عمر رضی اللہ عنہ کو کہلا بہیجا پہر اسی طرح سے عباس رضی اللہ عنہ کو کہلا بہیجا پہر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے تمہارے دروازے بند نہین کیے اور نہ علی کا دروازہ کہولا ہی مگر خدا نے تمہارے دروازے بند کیے ہین ✦

(۱۶) عن عمر بن سہیل قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلق فمرہم ان یسدوا ابوابہم فانطلقت فقلت لہم ففعلوا الا حمزۃ فقلت یا رسول اللہ قد فعلوا الا حمزۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل لحمزۃ فلیحول بابہ فقلت لحمزۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرک ان تحول بابک فحولہ فرجعت الیہ وہو قائم یصلی فقال ارجع الی بیتک (اخرجہ البزار) عمر بن سہیل رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مجہے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جاکر لوگون کو کہدے تاکہ اپنے اپنے دروازے بند کردین مینے جاکر کہدیا انہون نے بند کردیے مگر حمزہ رضی اللہ عنہ نے بند نہ کیا مینے آکر عرض کیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کے سوا سب نے بند کردیے آپنے فرمایا جاکر حمزہ کو کہو کہ البتہ اپنے دروازے کو پہیر دے مینے اُن سے جاکر کہا انہون نے بہی اپنا دروازہ پہیر لیا مین حضرت کی خدمت مین لوٹ آیا آپ نماز پڑہ رہے تہے بعد فراغت کے آپنے فرمایا جا اپنے گہر واپس ہو جا۔

(۱۷) عن حبۃ العرنی قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسد الابواب التی فی المسجد شق علیہم قال حبۃ کانی لانظر الی حمزۃ بن عبد المطلب و ہو تحت قطیفۃ حمراء وعیناہ تذرفان ویقول اخرجت عمک و ابابکر وعمر والعباس واسکنت ابن عمک فعلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قد شق علیہم فنودی الصلوۃ جامعۃ فصعد المنبر فلم یسمع من رسول اللہ علیہ وسلم خطبۃ کان ابلغ منہا تمجیدا وتوحیدا فلما فرغ قال ایہا الناس ما انا سددتہا ولا انا فتحتہا ولا انا اخرجتکم واسکنتہ ولکن واللہ ہو امرہ

ثم قرء والنجم اذا هوی ما ضل صاحبکم وما غوی وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی علمہ شدید القوی
(اخرجہ ابو بکر ابن مردویہ) حبہ عرنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دروازون
کے بند کرنے کا حکم دیا جو مسجد مین تھے لوگون پر انکا بند کیا جانا نہایت شاق گذرا حبہ کہتے ہین اب تک میری
آنکھون مین ہے کہ مینے حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ سرخ لنگی اوڑھے ہوئے ہین اور انکی آنکھین آنسو سے
ڈبڈبا رہی ہین اور حضرت سے عرض کر رہے ہین کہ آپنے اپنے چچا اور ابو بکر اور عمر اور عباس کو مسجد سے
نکالدیا ہے اور اپنے چچازاد بہائی کو رہنے دیا ہے حضرت کو معلوم ہوگیا کہ ان لوگون پر دروازون کا
بند کیا جانا شاق گذرا ہے حضرت نے نماز جماعت کی منادی کرائی اور منبر پر چڑھکر ایسا فصیح و بلیغ خطبہ
ارشاد کیا کہ تحمید و توحید مین ویسا خطبہ کبہی نہین سُنا گیا تہا حمد و ثناء باری کے بعد فرمایا اے لوگو مینے
ان دروازون کو نہ بند کیا ہے اور نہ کہولا ہے اور نہ تم کو نکالا ہے۔ اور نہ اسکو یعنے علی کو رکہا ہے۔
پہر آپنے سورہ والنجم پڑہا۔ کہ قسم ہے ستارہ کی جبکہ وہ گرا نہین گمراہ ہوا تمہارا صاحب اور نہین بہٹکا اور
نہین بولتا ہے اپنی خواہش سے مگر جبکہ اسکی طرف وحی بہیجی جاتی ہے سخت قوتون والا اسکو سکہاتا ہے
(۱۸) عن حذیفۃ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ قال لما قدم اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ
لم یکن لہم بیوت وکانو یبیتون فی المسجد فقال لہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تبیتوا فی المسجد فتحتلموا
ثم ان القوم بنوا بیوتا حول المسجد وجعلوا ابوابہا الی المسجد ثم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث الیہم معاذ
ابن جبل فنادی ابا بکر فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرک ان تسد بابک الذی فی المسجد وتخرج
منہ فقال سمعا وطاعۃ ثم ارسل الی عمر فسد بابہ وقال سمعا وطاعۃ للہ ولرسولہ وعلی متردد لا یدری
اھو فیمن یقیم او فیمن یخرج وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد بنی لہ فی المسجد بیتا بین ابیاتہ فقال لہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکن طاہرا ومطہرا فبلغ حمزۃ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی فقال یا
محمد اخرجتنا وتمسک غلمان بنی عبد المطلب فقال لہ کان الامر لی ما جعلت دونکم من احد
واللہ ما اعطاہ ایاہ الا اللہ وانک لعلی خیر من اللہ ورسولہ اخرجہ فقیہ ابو الحسن ابن المغازلی
وابو بکر بن مردویہ) حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے صحابہ مدینہ مین آئے چونکہ رات کو سونے کے لیے ان کے گہر نہین تہے اسلیے مسجد مین ہی سو
رہا کرتے تہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انہین فرمایا تم مسجد مین مت سویا کرو کیونکہ تم جنب ہو جاتے ہو
پہر صحابہ نے مسجد کے اردگرد اپنے گہر بنا لیے اور انکے دروازے مسجد مین رکہے حضرت نے معاذ بن جبل
کو ان کیطرف بہیجا انہون نے ابو بکر سے جا کر کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو فرمایا ہے کہ اپنا دروازہ مسجد

مین سو بند کر و حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سمعا وطاعۃً کہکر حکم کی تعمیل کی۔ پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس معاذ کو بہیجا انہون نے بہی سمعًا وطاعۃً کہکر دروازہ بند کر لیا جناب علی علیہ السلام متردد تھے اور انکو معلوم نہین تہا کہ آیا مین بہی رہتا ہون یا کہ نکالا جاتا ہون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا گہر مسجد کے درمیان اپنے گہرون کے بیچ مین بنوایا ہوا تہا۔ فرمایا یا علی تم مسجد مین پاک اور پاک کرنیوالے ہوکر رہو یہ بات حمزہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ ہمکو تو نکالتے ہین اور بنی عبد المطلب کے لونڈون کو رہنے کا حکم دیتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچہ کہ مینے کیا ہے حکم کے مطابق کیا ہے جو تمہاری کسی کے لیے نہین تہا۔ خدا کی قسم ہے کہ یہ مرتبہ خدا کے سوا اور کسی نے اسکو نہین دیا اور اللہ اور اللہ کے رسول کی جانب نیکو ترین ہو۔

(۱۹) عن علی بن ثابت قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المسجد فقال ان اللہ اوحی الی نبیہ موسی ان ابن لی مسجد طاہرا لا یسکنہ الا موسی وہارون وابنا ہارون وان اللہ اوحی الی ان ابن لی مسجدا طاہرا لا یسکنہ الا انا وعلی وابنا علی اخرجہ ابن المغازلی۔ عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باہر نکلکر فرمانے لگے کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی موسی علیہ السلام کی طرف وحی بہیجکر ارشاد کیا تہا کہ میرے لیے پاک مسجد بنا جس مین موسی اور ہارون اور ہارون کے بیٹون کے سوا کوئی نہ رہے اسی طرح سے خدا تعالے نے مجھے وحی بہیجکر فرمایا ہے کہ میرے لیے پاک مسجد بنا جسمین میرے اور علی اور علی کے بیٹون کے سوا کوئی نہ رہے۔

تنبیہ علامہ ابن حجر فتح الباری شرح صحیح بخاری مین سد ابواب کی نسبت ایک دلچسپ بحث لکہی ہے۔ جو مختصرا درج ہے۔

جاء فی سد الابواب التی حول المسجد احادیث منہا حدیث سعد بن ابی وقاص اخرجہ احمد والنسائی واسنادہ قوی وروایۃ الطبرانی فی الاوسط ورجالہا ثقات وحدیث زید بن ارقم اخرجہ احمد والنسائی ورجالہ ثقات وحدیثی ابن عباس اخرجہما احمد والنسائی ورجالہما ثقات وحدیث جابر بن سمرۃ اخرجہ الطبرانی وحدیث ابن عمر اخرجہ احمد واسنادہ حسن واخرج النسائی من طریق العلاء بن عرار ورجالہ رجال الصحیح الا العلاء وقد وثقہ یحیی بن معین وغیرہ وہذہ الاحادیث یقوی بعضہا بعضا وکل طریق صالح للاحتجاج فضلا عن مجموعہا وقد اورد ابن الجوزی ہذا الحدیث فی الموضوعات واخرجہ عن سعد بن ابی وقاص وزید بن ارقم وابن عمر مقتصرا علی بعض طرقہ عنہم واعلہ

ببعض من تکلم فیہ من رواتہ ولیس ذلک بقادح لما ذکرت من کثرۃ الطرق واعلہ ایضا بانہ مخالف للاحادیث
الصحیحۃ الثابتۃ فی باب ابی بکر وزعم انہ من وضع الرافضۃ قابلوا بہ الحدیث الصحیح فی باب ابی بکر
رضی اللہ عنہ واخطأ فی ذلک خطأ شنیعا فانہ سلک رد الاحادیث الصحیحۃ بتوھمہ المعارضۃ مع
ان الجمع بین القضیتین ممکن وقد اشار الی ذلک البزار فی مسندہ فقال ورد من روایات اھل
الکوفۃ الجمع بینہما ما دل علیہ حدیث ابی سعید الخدری الذی اخرجہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا یحل لاحد ان یطرق ھذا المسجد جنبا غیری وغیرک والمعنی ان باب علی کان الی جھۃ المسجد
ولم یکن لبیتہ باب غیرہ فلذلک لم یومر بسدہ ویؤید ذلک ما اخرجہ اسمعیل القاضی فی احکام
القرآن من طریق المطلب بن عبد اللہ بن حنطب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یاذن لاحد ان یمر فی
المسجد وھو جنب الا لعلی لان بیتہ کان فی المسجد ومحصل الجمع ان الامر بسد الابواب وقع
مرتین ففی الاولی استثنی علی وفی الاخری استثنی ابو بکر ولکن لا تتم ذلک الا بان یحمل ما
فی قصۃ علی علی الباب الحقیقی وما فی قصۃ ابی بکر علی الباب المجازی والمراد بہ الخوخۃ کما صرح
بہ فی بعض طرقہ کانہم لما امروا بسد الابواب سدوھا واحدثوا خوخا یستقربون الدخول
الی المسجد منہا فامروا بعد ذلک بسدھا فہذہ طریقۃ لا باس فیہا فی الجمع بین الحدیثین و
اشار بہا ابو جعفر الطحاوی فی مشکل الآثار وابو بکر الکلاباذی فی المعانی الاخبار وصرح بان
بیت ابی بکر کان لہ باب من خارج المسجد وخوخۃ الی داخل المسجد وبیت علی لم یکن لہ باب الا من داخل
المسجد۔ انتہی کلامہ ملخصا۔ یعنے وہ دروازے کہ مسجد کے اردگرد تھے ان کی نسبت بہت سی حدیثیں وارد
ہوئی ہیں ان میں سے سعد بن ابی وقاص کی ایک حدیث ہے جسکو امام احمد بن حنبل اور امام نسائی نے
روایت کیا ہے اسکی سندیں سب قوی ہیں۔ طبرانی نے بھی اسی حدیث کو روایت کیا ہے جسکے سب
رجال ثقہ ہیں۔ اور ایک حدیث زید بن ارقم کی ہے جسکو امام احمد اور نسائی رحمہما اللہ نے روایت کیا
ہے اسکے رجال بھی ثقہ ہیں اور دو حدیثیں ابن عباس کی ہیں جنکو امام احمد اور نسائی نے روایت
کیا ہے انکے بھی سب رجال ثقہ ہیں۔ اور ایک جابر بن سمرہ کی حدیث ہے جسکو طبرانی نے روایت کیا
ہے اور ایک ابن عمر کی حدیث ہے جسکو امام احمد نے روایت کیا ہے ان دونوں کے راوی حسن
یعنے اچھے ہیں۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو امام نسائی نے علاء بن عرار کے طریقہ سے روایت
کیا ہے۔ عرار کے سوا اسکے رجال بھی ثقہ ہیں۔ اور عرار کو یحییے ابن معین نے ثقہ مانا ہے یہ تمام
حدیثیں ایک دوسری سے قوی ہیں۔ انکے مجموعہ سے قطع نظر کر کے انکا ہر ایک طریق احتجاج کی

صلاحیت رکھتا ہے۔ ابن جوزی نے اسحدیث کو موضوعات مین لکھا ہے اور سعد بن ابی وقاص اور زید بن ارقم اور ابن عمر سے اسکو لیکر اسکے بعض طریقون پر اسکا اقتصار کیا ہے۔ اور ان لوگون کی باتون سے اس مین سقم پیدا کیا ہے جن لوگون نے اسحدیث کے بعض راویون مین کلام کیا ہے لیکن اس امر سے ہماری بات مین رخنہ پیدا نہین ہو سکتا جب کہ ہمنے اسحدیث کو بہت سے طریقون سے ثابت کر دیا ہے۔ ابن جوزی نے ایک اور حجت بیان کی ہے کہ یہ حدیث اس صحیح حدیث کی مخالف ہے جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دروازے کی نسبت وارد ہے۔ ابن جوزی کو یہ خیال پیدا ہوا ہے۔ کہ اس حدیث کو بمقابلہ اس صحیح حدیث کے جو حضرت ابو بکرؓ کی شان مین وارد ہے رافضیون نے وضع کیا ہے۔ لیکن ابن جوزی نے بڑی بھاری غلطی کی ہے۔ اور اس نے تعارض کے وہم سے صحیح حدیثون کے رد کرنے کا مسلک اختیار کیا ہے۔ باوجودیکہ جمع بین القضیتین ممکن ہے چنانچہ بزار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند مین اسکی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اہل کوفہ کی روایتون مین ان کا جمع وارد ہے۔ اور ان دونون کے جمع کرنے کے لیے وہ حدیث ہے جو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے سوا اور یا علی تیرے سوا کسی کو جنب کی حالت مین مسجد سے عبور کرنا جائز نہین اس سے مراد یہ ہے کہ علی علیہ السلام کا دروازہ مسجد مین تھا اور اس دروازے کے سوا انکے گھر کا اور کوئی دروازہ نہین تھا اسی لیے حضرتؐ نے اس دروازے کے بند کرنے کا حکم نہین دیا تھا۔ اور اسی کی مؤید ہے وہ حدیث جس کو کہ قاضی اسمعیل نے کتاب احکام القرآن مین مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کے طریقے سے روایت کیا ہے کہ حضرتؐ نے کسی کو علی کے سوا جنب کی حالت مین مسجد سے گذرنے کی اجازت نہین دی تھی اور دونون حدیثون کے جمع کا ماحصل یہ ہے کہ دروازون کے بند کرنے کا دو دفعہ حکم ہوا تھا پہلی دفعہ مین جناب علی علیہ السلام اور دوسری دفعہ مین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مستثنی کیے گئے۔ لیکن یہ بات اسوقت پوری ہو سکتی ہے کہ جناب علیؓ کے قصہ مین حقیقی دروازہ اور جناب ابو بکرؓ کے قصہ مین مجازی دروازہ یعنے خوخہ مراد لیا جائے۔ چنانچہ اسحدیث کے بعض طریقون مین اسکی تصریح موجود ہے۔ جب پہلی دفعہ دروازون کے بند کرنے کا حکم ہوا تو صحابہ نے دروازے بند کر دیے اور خوخہ یعنے دریچے مسجد کیطرف بنا لیے تاکہ نماز کا وقت دیکھکر مسجد مین آجائین لیکن جناب علی کا دروازہ آمد و رفت کے لیئے بدستور کھلا رہا بعد مین ان دریچون کے بند کرنے کا حکم ہو گیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے خوخہ یعنے دریچہ کے سوا سب صحابہ کے دریچے بند کیے گئے۔ پس یہی ایک طریقہ لا باس فیہ ان دونون حدیثون کے جمع مین ہے اور اسی طریقہ کے ساتھ ان دونون حدیثون کو ابو جعفر الطحاوی نے مشکل الآثار مین اور ابو بکر کلاباذی نے معانی الآثار مین جمع کیا ہے کہ صاف اسکی تصریح کی ہے کہ مسجد مین ابو بکر رضی اللہ عنہ

کا نوخہ تہا اور دروازہ مسجد کی جانب بنی مسجدہ تہا - اور جناب علی کو [illegible]

جناب امیر کے سوا کوئی شخص حالت جنب میں [illegible]

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی [illegible] فی هذا المسجد غیری وغیرک (اخرجہ البزار) ابو سعید خدری رضی [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تہے کہ یا علی میرے اور تیرے [illegible] آنا جائز نہیں ہے۔

(۲) عن ابن عباس سد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابواب المسجد [illegible] هو جنب وهو طریقه ولیس له طریق غیره (اخرجه احمد والنسائی) [illegible] ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں سے سب صحابہ کے دروازے [illegible] دروازے کے اور وہ مسجد میں بحالت جنب داخل ہوا کرتے تہے اور [illegible] اور کوئی انکا راستہ نہیں تہا۔

(۳) عن مطلب بن عبد اللہ بن حنطب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یأذن [illegible] فی المسجد هو جنب الا لعلی لان بیته کان فی المسجد (اخرجه اسمعیل القاضی فی [illegible] القرآن) مطلب بن عبد اللہ بن حنطب راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو [illegible] جنب مسجد میں سے ہو کر گذرنے کا اذن نہیں دیا تہا مگر علی کو کہ انکا گہر مسجد ہی میں تہا۔

(۴) عن ام المؤمنین ام سلمة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا [illegible] مسجدی هذا حرام علی کل حائض من النساء وجنب من الرجال الا علی محمد واهل بیته [illegible] فاطمة والحسن والحسین (اخرجه الطبرانی فی الکبیر) جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی [illegible] سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ یہ میری مسجد ہر حائض عورت اور جنبی مرد پر حرام [illegible] مگر محمد اور اسکے اہل بیت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین پر۔

(۵) عن ابی هریرة قال قال عمر بن الخطاب لقد اعطی علی ثلاث خصال لان تکون لی واحدة منهن احب الی من ان اعطی حمر النعم فسئل ما هی قال تزوجه ابنته فاطمة واسکناه [illegible] المسجد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحل له ما لا یحل لغیره والرایة یوم خیبر (اخرجه احمد وابو یعلی [illegible] الحاکم فی المستدرک) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہا کرتے تہے کہ علی علیہ السلام کو ایسی تین باتیں

حاصل ہین کہ اگر ان مین سے مجھے ایک ہی حاصل ہوتی تو مجھے خود کو سرخ پشم والی اونٹ سے بھی زیادہ تر محبوب ہوتی کہ جب ان سے سوال کیا وہ کیا ہین کہنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی جناب فاطمہ سے انکا نکاح کرنا اور مسجد مین اپنے ساتھ انکو رکھنا اور جو بات کہ مسجد مین انکے لیئے جائز تھی ان کے سوا دوسرے کسی کو جائز نہین تھی۔ اور خیبر کے دن علم کا دیا جانا ۔

(۶) عن جابر بن عبداللہ قال جاءنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن مضطجعون فی المسجد وفی یدہٖ عسیب رطب قال اترقدون فی المسجد وقد اخفلنا و اجفل علی معنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعال یا علی انہ یحل لک فی المسجد ما یحل لی الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا النبوۃ والذی نفسی بیدہ انک لذائد عن حوضی یوم القیامۃ تذود عنہ رجالا کما یذاد بعیر الضال عن الماء بعصا لک من عوسج کانی انظر الی مکانک عن حوضی (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم مسجد مین سوتے ہوئے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپکے ہاتھ مین کھجور کی ٹہنی تھی فرمایا۔ کیا تم اونگھ رہے ہو۔ ہم دوڑنے لگے جناب علی بھی ہمارے ساتھ دوڑے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی ادہر آؤ تم کو جائز ہے مسجد مین جو کچھ کہ مجھے جائز ہے آیا تو رضی نہین ہوا کہ تیری منزلت مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے مگر نبوت کے اس ذات کی قسم ہے جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے بیشک تو قیامت کو روز میرے حوض سے لوگون کو ہانک دیگا جسطرح سے کہ بہکا ہوا اونٹ پانی سے ہانک دیا جاتا ہے عوسج کا عصا تیرے ہاتھ مین ہوگا گویا کہ مین تیرے مقام کو اپنے حوض سے اسوقت دیکھ رہا ہون ۔

(۷) عن عثمان بن عبداللہ القرشی من حدیث طویل قال خطب علی یوم بویع فیہ عثمان فقال فیھا انشدکم اللہ ھل تعلمون معشر المھاجرین والانصار ان احدا کان یدخل المسجد غیری جنبا قالوا اللھم لا (اخرجہ ابن عساکر) عثمان بن عبداللہ قرشی ایک حدیث طویل مین ذکر کرتے مین کہ جس روز عثمان رضی اللہ عنہ سے لوگون نے بیعت کی جناب علی علیہ السلام نے خطبہ پڑہا اور اس مین فرمایا اے مہاجرین اور انصار کے گروہ مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ تم میرے سوا کسی ایسے شخص کو جانتے ہو کہ حالت جنب مین وہ داخل مسجد ہوا کرتا تھا۔ سب نے کہا خدا گواہ ہے آپکے سوا کوئی نہین ہے ۔

(۸) عن جابر بن سمرۃ قال امرنا بسد ابواب المسجد کلھا غیر باب علی فربما مر فیہ وھو جنب (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمکو مسجد کے تمام دروازون کے بند کرنیکا حکم ہوا تھا سوا علی کے دروازے کے وہ اکثر اس سے گذرا کرتے تھے اور جنب مین ہوا کرتے تھے

(۹) عن ابی رافع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب فقال ان اللہ عزوجل امر موسی وھارون ان یتبوا لقومھما بیوتا وامرھما ان لا یبیت فی مسجدھما جنب ولا یقربوا فیہ النساء الا ھارون وذریتہ ولا یحل لاحد ان یقرب النساء فی مسجدی ھذا ولا یبیت فیہ الا علی وذریتہ (اخرجہ ابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور) ابو رافع سے منقول ہے کہ حضرتؐ نے خطبہ مین ارشاد کیا کہ اللہ تعالی نے موسی اور ہارون کو حکم دیا اپنی قوم کے لیے گھر بناؤ مسجد مین کوئی جنب نہ رہنے پاوے اور ہمین عورتون سے صحبت نکرین سوا ہارون اور اسکی ذریت کے اور کسیکو حلال نہین کہ میری اس مسجد مین رہے اور عورت سے صحبت کرے سوا جناب علی علیہ الصلوۃ والسلام اور اس کی ذریت کے ؛

حضرتؐ کا بعض صحابہ کو فرمانا کہ مینے تمکو نہین نکالا اور علی کو نہین داخل کیا مگر خدا نے

(۱) عن ابراھیم بن سعد بن ابی وقاص قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ قوم جلوس فدخل علی فلما دخل خرجوا تلاوموا فقالوا واللہ انما اخرجنا وادخلہ فرجعوا فقال صلی اللہ علیہ وسلم ما انا ادخلتہ واخرجتکم بل اللہ ادخلہ واخرجکم (اخرجہ النسائی) ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ ہم جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بیٹھے ہوئے تھے اور چند لوگ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگاہ جناب علی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے ان کے آتے ہی وہ لوگ حضرتؐ کے پاس سے اٹھہ گئے وہ باہم ملامت کرنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نکالدیا ہے اور علی کو اپنے پاس کر لیا ہے جب وہ لوگ حضرتؐ کے پاس لوٹ کر آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مینے تمہین نہین نکالا اور علی کو داخل نہین کیا بلکہ خدا نے ان کو داخل کیا ہے اور تمکو نکالا ہے۔

(۲) عن الحرث بن مالک قال اتیت مکۃ فلقیت سعد بن ابی وقاص فقلت ھل سمعت لعلی منقبۃ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فنودی فینا لیلۃ لیخرج من فی المسجد الا آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وآل علی فخرجنا فلما اصبح اتاہ عمہ فقال یا رسول اللہ اخرجت اصحابک واعمامک واسکنت ھذا الغلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انا امرت باخراجکم ولا باسکان ھذا الغلام ولکن اللہ ھو امر بہ (اخرجہ النسائی فی الخصائص) حرث بن مالک کہتے ہین کہ مین مکہ مین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ جناب علی کے بارے مین تمنے بھی کوئی منقبت سنی ہے کہنے لگے ہم مسجد مین جناب رسول اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا کرتے تھے ایک رات ہم مین منادی کی گئی کہ آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آل علی کے سوا سب مسجد سے نکل جاوین صبح جناب

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا تشریف لائے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ نے اپنے اعمام اور اصحاب کو مسجد سے نکال دیا ہے اور اس لڑکے کو رکھ لیا ہے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تمہارے نکالنے اور اسکے رکھنے کے لیے نہیں حکم دیا بلکہ خدا نے حکم دیا ہے ؛

(۳) عن حبة العرنی قال لما امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بسد الابواب التی فی المسجد شق علیهم قال حبة کانی لانظر الی حمزة بن عبد المطلب رضی الله عنه تحت قطیفة حمراء وعیناه تذرفان وهو یقول اخرجت عمك وابابکر وعمر والعباس واسکنت بن عمك فقال رجل یا رسول الله صلی الله علیه وسلم قال شق علیهم فنودی جامعة للصلوة فصعد المنبر فلم یسمع من رسول الله صلی الله علیه وسلم خطبة ابلغ منها تمجیدا وتوحیدا فلما فرغ قال ایها الناس ما انا سددتها ولا انا فتحتها ولا انا اخرجتم واسکنته ثم قرء والنجم اذا هوی ما ضل صاحبکم وما غوی ان هو الا وحی یوحی (اخرجه ابو بکر بن مردویه) حبہ عرنی کہتے ہین کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دروازون کے بند کرنیکا حکم دیا جو مسجد مین تھے لوگون پر یہ بات نہایت شاق گذری حبہ کہتے ہین اب تک میری آنکھون مین ہے کہ جناب حمزہ سرخ لنگی اوڑھے ہوئے ہین اور رو رہے ہین اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کر رہے ہین کہ آپنے اپنے چچا کو اور ابو بکر اور عمر کو اور عباس کو نکالدیا ہے اور اپنے ابن عم کو رکھا ہے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا کہ یہ امر ان لوگون پر شاق گذرا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز جامع کی منادی کرائی اور منبر پر چڑھکر ایسا فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد کیا کہ تمجید و توحید مین اس سے بلیغ تر خطبہ کبھی نہین سنا گیا تھا حمد و ثنا سے فارغ ہونیکے بعد فرمایا اے لوگو مینے دروازے بند نہین کیے اور نہ تمکو نکالا ہے اور نہ اسکو رکھا ہے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ والنجم کی یہ آیتین پڑہین جسکا ترجمہ یہ ہے قسم ہے ستارہ کی جبکہ وہ گرا نہین گمراہ ہوا تمہارا صاحب اور نہ بھٹکا اور نہین بولتا ہے اپنی خواہش سے مگر جبکہ اسکی طرف وحی بھیجی جاتی ہے سخت قوتون والا اسکو سکھاتا ہے ؛

(۴) عن سعد بن ابی وقاص وکان مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المسجد قال فنودی فینا لیخرج من فی المسجد الا رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلی فخرجنا باجمعنا فلما اصبحنا اتاه عمه فقال یا رسول الله اخرجت اعمامك واصحابك واسکنت هذا الغلام قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله عزوجل امر موسی ان یبنی مسجدا طاهرا لا یسکنه الا هو وهارون وابنا هارون وان الله قد امرنی ان ابنی مسجدا لا یسکنه الا انا وعلی والحسن والحسین سد واهذه الابواب الا باب علی قبل

ان ینزل العذاب فخرج الناس مبادرین وخرج حمزة یجر قطیفة له حمراء وعیناه تذرفان ویبکی ویقول
یا رسول الله اخرجت عمك واسکنت ابن عمك فقال صلی الله علیه وسلم ما انا اخرجتك ولا انا اسکنته و
لکن الله عزوجل اسکنه (اخرجه ابو سعد فی شرف النبوة) سعد بن ابی وقاص سے منقول ہے (کہ وہ بھی حضرت
کی صحبت میں مسجد میں آکرتے تھے) ایک رات ہمکو پکار کر حکم دیا گیا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی
کے سوا سب لوگ مسجد سے نکلجائیں صبح کو حضرت کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوکر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ
حضور نے اپنے اصحاب اور اعمام کو نکالکر اس لڑکے (یعنے علی) کو رکھ لیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا
نے موسی کو حکم دیا تہا کہ ایک پاک مسجد تعمیر کرے اسمیں بجز موسی اور ہارون اور ابنای ہارون کے کوئی رہنے نہ پاوے اس طرح
سے خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ ایک مسجد بناؤں جسمیں میرے اور علی اور حسنین کے سوا کوئی نہ رہے تم لوگ عذاب کے
نازل ہونے سے پیشتر اپنے دروازے بند کر دو۔ لوگ دوڑکر دروازے بند کرنے میں مشغول ہوگئے حمزہ وہاں سے اپنا سرخ کمبل
کھینچتے ہوے آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے ہوے باہر نکلے اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپنے اپنے چچا کو نکالکر اپنے بھائی کو رکھ
لیا ہے حضرت نے فرمایا نہ میں نے تمکو نکالدیا ہے اور نہ اسکو رکھ لیا ہے بلکہ خدا نے اسکو رکھا ہے ۔

(۵) عن علی قال اخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم بیدی فقال ان موسی سال ربه ان یطهر مسجده
بهارون وانا سالت ربی ان یطهر مسجدی بك ثم ارسل الی ابی بکر ان سد بابك فاسترجع ثم قال
سمعا وطاعة فسد بابه ثم ارسل الی عمر مثل ذلك ثم ارسل الی العباس بمثل ذلك ثم قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ما انا سددت ابوابکم وفتحت باب علی ولکن الله فتح باب علی وسد ابوابکم (اخرجه
البزار فی مسند الوصابی فی الاکتفاء بفضائل الاربعة الخلفاء) جناب سے مروی ہے کہ حضرت نے میرا ہاتھ پکڑکر
ارشاد کیا کہ موسی نے اپنے خدا سے درخواست کی تھی کہ وہ موسی کی مسجد کو ہارون کے وسیلہ سے پاک کرے اور میں نے بھی اپنے
رب سے التجا کی ہے کہ وہ میری مسجد کو تجھ سے پاک کرے پھر حضرت نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہلا بھیجا کہ اپنا دروازہ بند
کرلے انہوں نے سمعا وطاعۃ کہکر دروازہ بند کرلیا پھر حضرت عمرؓ اور عباسؓ رضی اللہ عنہما کو بھی یہی کہلا بھیجا اسکے
بعد حضرتؐ نے ارشاد کیا کہ میں نے تمہارے دروازے بند نہیں کیے ہیں اور نہ علی کا دروازہ کہلا چھوڑا ہے۔ مگر خدا
نے علی کا دروازہ کہلا چھوڑا ہے اور تمہارے دروازے بند کیے ہیں ۔

(۶) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی ان موسی سال ربه ان یطهر مسجده
بهارون وذریته وانی سالت الله ان یطهر مسجدی لك ولذریتك من بعدك ثم ارسل الی ابی بکر ان
سد بابك فاسترجع وقال سمعا وطاعة فسد بابه ثم الی عمر کذلك ثم صعد المنبر فقال ما انا سددت
ابوابکم ولا فتحت باب علی ولکن الله سد ابوابکم وفتح باب علی (اخرجه ابو نعیم فی فضائل الصحابة)

ابن عباس کہتے ہین کہ حضرت نے جناب امیر سے ارشاد کیا کہ موسیٰ نے خدا سے التجا کی تھی کہ اسکی مسجد کو ہارون اور اسکی ذریت کے ذریعہ سے پاک کرے اور مینے بھی خدا سے درخواست کی ہے کہ وہ میری مسجد کو تیرے لیے اور تیری ذریت کیلیے پاک کردے پہر حضرت نے ابو بکر کو کہلا بہیجا کہ اپنا دروازہ بند کرے انہوں نے سمعاً وطاعۃً کہکر دروازہ بند کرلیا پہر حضرت عمر کو بھی ایسا ہی کہلا بہیجا پہر حضرت نے منبر پر چڑھکر فرمایا مینے تمہارے دروازے نہین بند کیے اور نہ علی کا دروازہ کہلا چھوڑا ہے بلکہ خدا نے ایسا ہی فرمایا ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جناب امیر علیہ السلام کو اپنی اخوت سے خصوصیت دینا

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال اٰخا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ فجاء علی تدمع عیناہ قال یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیت بین اصحابک ولم تواخ بینی وبین احد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت اخی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الدارقطنی) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان بھیاچارہ قائم کیا جناب امیر روتے ہوئے آئے اور عرض کیا یارسول اللہ آپنے اپنے اصحاب مین بھائی بندی کا رشتہ جوڑا ہے اور مجھے کسیکا بھائی نہین بنایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو دنیا اور آخرت مین میرا بھائی ہے ۔

(۲) عن ابن عمر قال اخی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ حتی بقی علی فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اما ترضی ان اکون اخاک قال بلی یا رسول اللہ رضیت قال فانت اخی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الخلعی) وابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے باہم اپنے اصحاب مین بھیاچارہ بنایا علی باقی رہ گئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی کیا تو رضی نہین کہ مین تیرا بھائی بنون جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ مین راضی ہون فرمایا تو دنیا و آخرت مین میرا بھائی ہے ۔

(۳) عن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخی بین الصحابۃ فبقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر واخی بین ابی بکر وعمر وقال لعلی انت اخی (اخرجہ احمد فی مسندہ) سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہین کہ تحقیق سرور دنیا و آخرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے درمیان بھیاچارہ قائم کیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود بذات اقدس اور ابو بکر وعمر اور علی باقی رہ گئے حضرت نے ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا اور جناب علی سے فرمایا تو میرا بھائی ہے ۔

(۴) زید بن عبد اللہ بن ابی اوفی قال دخلت علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی مسجد فقال این فلان واین فلان فجعل ینظر فی وجوہ الصحابۃ ویتفقد ھم ویبعث الیھم حتی توافوا عندہ

فاخی بینہم فقال لہ علی بن ابی طالب لقد ذھبت روحی یا رسول اللہ حین رأیتک فعلت باصحابک ما فعلت غیری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی بعثنی بالحق نبیا ما اخرتک الا لنفسی و انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی وانت اخی ووارثی فقال یا رسول اللہ ما ارث منک قال ما ورث الانبیاء قبلی قال وما ورثوا قال کتاب اللہ وسنن انبیائہ وانت معی فی قصری فی الجنۃ مع فاطمۃ ابنتی والحسن والحسین وانت رفیقی ثم تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوانا علی سرر متقابلین (اخرجہ احمد فی المسند والمناقب والمتقی فی کنز العمال) زید بن عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں گیا آپ ہر شخص کی نسبت استفسار فرماتے تھے فلاں شخص کہاں ہے اور فلاں شخص کہاں ہے آپ اپنے اصحاب کو تلاش کرتے تھے اور جو شخص کہ موجود نہیں تھا اسے بلواتے تھے یہاں تک کہ تمام اصحاب حضرت کے حضور میں جمع ہو گئے پھر آپ نے ان میں بھائی چارہ قائم کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جناب علی علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ میری جان تو نکل گئی تھی جبکہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے میرے سوا اپنے اصحاب کے ساتھ جو کچھ کہ کرنا تھا کیا حضرت نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں نے تجھے اپنی ذات کے لیے سب سے پیچھے چھوڑا ہوا تھا تو مجھ سے ایسا ہے جیسے کہ ہارون موسیٰ سے اور میرا بھائی اور وارث ہے پس علی نے کہا یا رسول اللہ میں کیا چیز حضور سے میراث میں لونگا فرمایا جو کچھ اگلے نبیوں نے لیا ہے جناب علی نے عرض کیا اگلے نبیوں نے کیا چیز میراث میں لی تھی فرمایا خدا کی کتاب اور نبیوں کی سنتیں تو بہشت میں میرے ساتھ میرے قصر میں ہوگا۔ میری بیٹی فاطمہ اور حسن اور حسین کے ساتھ تو میرا رفیق ہے پھر آپ نے اس آیت کو پڑھا کہ بھائی آمنے سامنے تختوں پر ہونگے۔

(۵) عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی مواخ بینکم کما اخی اللہ بین الملائکۃ ثم قال لعلی انت اخی ورفیقی ثم تلا ھذہ الآیۃ اخوانا علی سرر متقابلین (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا حضرت فرما رہے تھے میں تم میں برادری قائم کرنیوالا ہوں پھر جناب علی علیہ السلام سے فرمایا تو میرا بھائی اور رفیق ہے پھر آپ نے اس آیت کو ارشاد کیا کہ بھائی آمنے سامنے تختوں پر ہونگے

(۶) عن رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت اخی وانا اخوک (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق جناب علی علیہ السلام سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے اور میں تیرا بھائی ہوں

(۷) عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین

المهاجرین والانصار کان یواخی بین الرجل ونظیرہ ثم اخذ بید علی فقال هذا اخی قال
حذیفة فرسول الله صلی الله علیه وسلم سید المرسلین وامام المتقین ورسول رب العالمین
الذی لیس له شبیه ولا نظیر وعلی اخوه اخرجه احمد فی المناقب وابوبکر بن مردویه) حذیفہ بن
یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور دنیا و آخرت صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور انصار کے درمیان
رشتہ اخوت ملاتے تھے تو ہر ایک صحابی کو اسکی نظیر کے ساتھ اسکا بھائی چارہ قرار دیتے تھے۔ پھر علیؓ
کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ میرا بھائی ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید
المرسلین اور امام المتقین اور رسول رب العالمین ہیں انکی شبیہ و نظیر کوئی نہیں علی علیہ السلام انکے
بھائی ہیں۔

(۸) عن ابن عباسؓ قال لما اخی رسول الله صلی الله علیه وسلم بین اصحابه من المهاجرین
والانصار وهو انه صلی الله علیه وسلم اخی بین ابوبکر وعمر واخی بین عثمان بن عفان و
عبد الرحمن بن عوف واخی بین طلحة والزبیر واخی بین ابی ذر الغفاری والمقداد رضی
الله تعالی عنهم ولم یواخ بین علی وبین احد منهم فخرج علی مغضبا حتی اتی جدولا
من الارض وتوسد ذراعه ونام فیه فسفی علیه الریح التراب فطلبه النبی صلی الله علیه
فوجده علی تلك الحالة فوکزه برجله وقال له قم فما صلحت ان تکون ابا تراب اغضبت حین
حاین اخیت بین المهاجرین والانصار ولما اواخ بینك وبین احد منهم اما ترضی ان
تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی الا من احبك فقد حف بالامن و
الایمان ومن ابغضك اماته الله میتة الجاهلیة وحوسب فی الاسلام راخرجه الطبرانی و
والسیوطی فی جمع الجوامع والمتقی فی کنز العمال) ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان اخوت کا ناتا اسطرح پر قائم کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عمر رضی
اللہ عنہ کا اور عثمان رضی اللہ عنہ کو عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا اور طلحہ کو زبیر کا اور ابوذر غفاری کو
مقداد کا بھائی قرار دیا اور علی کو کسیکا بھائی نہ بنایا جناب علی نہایت غضہ ہو کر نکل گئے اور زمین پر گر گئے
اور اپنی کلائی کا تکیہ کر کے سو گئے ہوا سے مٹی اڑ کر انکے بدن پر پڑ گئی حضرتؐ نے انکو تلاش کیا اور
ایسی حالت میں پایا حضرتؐ نے انکو اپنے پاؤں سے ٹھکرا کر فرمایا اٹھ تجھ کو بجز ابوتراب بننے کے کچھ صلاحیت
نہیں ہے کیا تو خفا ہو گیا جبکہ میں نے صحابہ کے درمیان اخوت کو قائم کیا اور تجھ کو کسیکا بھائی نہ بنایا کیا تو
راضی نہیں کہ تو میرا ایسا ہو جیسے کہ ہارون موسی کے مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے جو شخص کہ تجھے دوست رکھیگا

وہ امن اور ایمان مین گہرا رہیگا۔ اور جو تجھے دشمن رکھے گا خدا اسکو کفار کی موت سے ماریگا۔

(۹) عن انس رضی اللہ عنہ قال لما کان یوم المباہلۃ اخی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین المہاجرین و الانصار و علی واقف یراہ و یعرف مکانہ و لم یواخ بینہ و بین احد فانصرف علی باکی العین فافتقدہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما فعل ابو الحسن قالوا انصرف باکی العین قال یا بلال اذہب فاتنی بہ فمضی بلال الی علی و علی قد دخل منزلہ باکی العین فقالت فاطمۃ ما یبکیک لا ابکی اللہ عینیک قال یا فاطمۃ اخی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین المہاجرین و الانصار و انا واقف یرانی و یعرف مکانی و لم یواخ بینی و بین احد قالت لا یحزنک اللہ لعلہ انما اخرک لنفسہ فقال بلال یا علی اجب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی علی النبی صلی اللہ علیہ فقال لہ ما یبکیک یا ابا الحسن فقال اخیت بین المہاجرین و بین الانصار و انا واقف ترانی و تعرف مکانی و لم تواخ بینی و بین احد قال انما اخرتک لنفسی الا یسرک ان تکون اخا نبیک قال بلی یا رسول اللہ فاخذ بیدہ فارقاہ المنبر فقال اللہم ان ہذا منی و انا منہ الا انہ منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا ان من کنت مولاہ فعلی مولاہ قال فانصرف علی قریر العین فاتبعہ عمر بن الخطاب فقال یا ابا الحسن اصبحت مولای و مولا کل مومن رواہ ابو الحسن فقیہ ابن المغازلی

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مباہلہ کے روز جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بہیا چارہ قائم کیا علی کہڑے ہوئے تہے حضرت انکو دیکہہ رہے تہے آپنے انکے ساتھ کسی کو شریک اخوت نکیا جناب روتے ہوئے گہر کو چلے گئے جب حضرت نے انکو نہ دیکھا تو فرمایا ابو الحسن کیا کر رہے ہین لوگون نے عرض کیا وہ روتے ہوئے لوٹ گئے ہین حضرت نے بلال سے فرمایا اے بلال جاکر انہین بلا لاؤ بلال انکے بلانے کے لیے گئے جناب علی اسوقت تک گہر مین داخل ہو چکے تہے جناب سیدہ نے انہین روتا ہوا دیکہکر کہا خدا تمہین نہ رلائے تم کیون روتے ہو جناب علی کہنے لگے آج حضرت نے مہاجرین اور انصار مین رشتہ اخوت جوڑا ہے اور مجہے حضرت دیکہہ رہے تہے لیکن مجہے کسیکا بہائی نہ بنایا جناب فاطمہ نے جواب دیا آپ اندگین نہون شاید حضرت نے تمہین اپنی ذات مقدس کے بہائی بنانے کے لیے پیچہے رکہا ہو۔ اتنے مین بلال نے پکار کر کہا یا علی حضرت کے پاس تشریف لے چلیے جناب علی حضرت کے حضور مین حاضر ہوئے آپنے فرمایا یا ابا الحسن تم کیون روتے ہو عرض کیا یا رسول اللہ حضور نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بہیاچارہ کا ناتا جوڑا ہے لیکن مجہے کسیکا بہائی نہیں بنایا فرمایا۔ یا علی مینے تمکو اپنی ذات کے لیے پیچہے رہنے دیا تہا۔ آیا تم اپنے نبی کے بہائی بننے سے خوش نہین جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ مین خوش ہون۔ حضرت صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہین منبر پر چڑہایا۔ اور فرمایا بار الٰہا یہ میرا ہے مین اسکا ہون یہ مجہسے بمنزلہ ہارون کے

ہے ہوسے سے جسکا کہ مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے انس کہتے ہین کہ جناب علی نہایت ٹھنڈی آنکھون سے گھر کو واپس ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ انکے پیچھے گئے اور کہنے لگے لے ابو الحسن آپ کو مبارک ہو کہ آج آپ میرے اور ہر مومن کے مولا بنگئے ہین ✦

(۱۰) عن ابن عباس ان علیا کان یقول فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم واللہ لا ننقلب علی اعقابنا بعد اذ ھدانا اللہ واللہ لئن مات او قتل ان انقلبتم علی اعقابکم لاقتلن علی ما قاتل علیہ حتی اموت او اقتل واللہ انی لاخوہ وولیہ ووارثہ وابن عمہ ومن اخی بینی وبینہ (اخرجہ احمد والنسائی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب علی علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات مین کہا کرتے تہے کہ یہ آیت جو نازل ہوئی ہے کہ (اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرماجائین یا شہید ہوجائین تو تم اپنی اڑیون کے بل پہر جاؤگے) خدا کی قسم ہے بعد اسکے کہ خدا نے ہم کو ہدایت فرمائی ہے اپنے اڑیون کے بل ہرگز نہین پہرینگے اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرماجائین یا شہید ہوجائین اور تم اپنی اڑیون پر پہرنا چاہو تو مین تم سے جہاد کرونگا جس بات پر کہ حضرت نے جہاد کیا ہے واللہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہائی اور وارث اور ابن عم ہون اور وہ شخص ہون جسکے ساتھ حضرت نے اپنی برادری کا رشتہ ملایا ہے ✦

(۱۱) عن عمر بن عبد اللہ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخا بین الناس وترک علیا حتی بقی اخرھم لا یری لہ اخا فقال یا رسول اللہ اخیت بین الناس وترکتنی قال ولم ترانی ترکتک انما ترکتک لنفسی انت اخی وانا اخوک فانی اذا ذکرک قل انا عبد اللہ واخو رسولہ لا یدعیھا بعدک الا کذاب (اخرجہ احمد) عمر ابن عبد اللہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کے درمیان رشتہ برادری قائم کیا علی سب سے پیچھے رہ گئے انکا بہائی بنتا ہوا کوئی نظر نہین آتا تہا حضرت سے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ نے رشتہ اخوت ملا دیا ہے اور مجھے یون ہی چھوڑ دیا ہے حضرت نے فرمایا تو جانتا ہے کہ ہمنے تجھے کیون چھوڑ رکھا ہے۔ ہمنے صرف اپنے ذات کے لیے چھوڑ رکھا ہے۔ تو میرا بہائی ہے اور مین تیرا بہائی ہون۔ ہم تجھے بتاتے ہین یون کہا کر مین خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بہائی ہون۔ تیرے سوا اگر کوئی یہ بات کہیگا تو وہ جھوٹا ہے۔

(۱۲) عن یعلی بن مرۃ قال اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المسلمین وجعل علیا حتی بقی فی اخرھم ولیس معہ اخ فقال لہ اخیت بین المسلمین وترکتنی فقال انما ترکت لنفسی انت اخی فی الدنیا والاخرۃ وانا اخوک انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وانت معی فی قصری فی

الجنة مع ابنتی فاطمة وانت اخی ورفیقی ثم تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوانا علی سرر متقابلین ثم قال له النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ذاکرك احد فقل انا عبد اللہ واخو رسوله ولا یدعیها بعدی الا کذاب مفتر (اخرجہ جمال الدین المحدث حسینی روضۃ الاحباب فی الاربعین) یعنی بن مرہ کہتے ہیں کہ جب جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں اخوت کا رشتہ قائم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی کو پیچھے چھوڑتے چلے گئے یہانتک کہ وہ سب سے آخر رہ گئے اور انکا بہائی بننے کے لیے کوئی باقی نہ رہا جناب علی نے عرض کیا حضور نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بہائی قرار دیدیا ہے اور مجھے چھوڑ دیا ہے حضرت نے فرمایا میں نے تجھے اپنی ذات کے لیے چھوڑا ہے تو دنیا و آخرت میں میرا بہائی ہے اور میں تیرا بہائی ہوں تو مجھ سے ہارون کی جگہ پر ہے موسی سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے تو میرے ساتھ میری گہر میں جنت میں ہوگا۔ تو میرا بہائی اور رفیق ہے پھر حضرت نے اس آیت کو ارشاد فرمایا کہ بہائی بہائی اپنے آمنے سامنے کے تختوں پر ہونگے میں تجھے کہتا ہوں کہ اگر تجھ سے کوئی پوچھے تو یہ کہیو میں اللہ کا بندہ اور اسکے رسول کا بہائی ہوں تیرے سوا اس بات کو کوئی نہیں کہے گا مگر کہ وہ جھوٹ کہنے والا ٹھیرے گا۔

(۱۳) عن عباد بن عبد اللہ قال قال علی انا عبد اللہ واخو رسوله وانا الصدیق الاکبر لا یقول ذلك بعدی الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد فی المناقب والنسائی فی الخصائص و الحافظ ابو زید عثمان بن ابی شیبہ فی سننہ والحاکم فی المستدرك والحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ والعقیلی) عباد بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تہے میں خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بہائی اور صدیق اکبر ہوں میرے سوا یہ بات کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جہوٹا کاذب میں نے سب سے پہلے سات برس نماز پڑہی۔

(۱۴) عن ابی الطفیل قال لما جعل امر الشوری بین علی وعثمان وطلحۃ والزبیر وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص وسعید بن زید۔ فقال علی هل فیکم احد اخی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بینه وبینه اذ اخی بین المسلمین قالوا اللهم لا (استیعاب عبد البر) ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت کو جناب علی اور عثمان اور طلحہ و زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص یا سعید بن زید کے درمیان مشورت کرنے کے لیئے چھوڑ دیا جناب امیر نے فرمایا میرے سوا کوئی تم میں ایسا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ [illegible] نے اپنے اور اسکے درمیان رشتہ برادری قائم کیا ہو سب کہنے لگے خدا گواہ ہے نہیں ہے۔

(۱۵) عن علی قال طلبنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجدنی فی حائط نائما فضربنی برجله وقال قم والله لارضینك انت اخی وابو ولدی تقاتل علی سنتی من مات علی عهدی فهو فی

کنز الجنۃ ومن مات علی عہدک فقد قضی نحبہ ومن مات علی حبک بعد موتک ختم اللہ بالامن و الایمان ما طلعت الشمس وما غربت (اخرجہ و المناقب) مروی ہے جناب امیر علیہ السلام سے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے تلاش کیا اور ایک دیوار کے نیچے سوتا ہوا پایا آپ نے اپنے پاے مبارک سے مجھے ہلا کر فرمایا اللہ ہم تجھے رضی کرین تو میرا بھائی اور میرے بچون کا باپ ہے تو میری سنت پر لڑے گا جو میرے عہد پر مریگا وہ جنت کے خزانہ مین ہوگا۔ اور جو تیرے عہد پر مرے گا اسکی آرزو پوری ہوئی جو شخص تیری محبت پر تیرے بعد مریگا خدا تعالی اسکا خاتمہ امن اور ایمان پر کرے گا جب تک کہ آفتاب نکلتا اور چھپتا رہے گا +

(۱۶) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللھم اشھد فان ھذا اخی وابن عمی وصھری وابو ولدی اللھم مکب من عاداہ فی النار (اخرجہ ابن الی ...) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے پروردگار تو گواہ رہیو کہ مینے پہونچادیا ہے کہ یہ میرا بھائی اور ابن عم اور میرا داماد اور میرے بچون کا باپ ہے اے میرے پروردگار جو شخص کہ اس سے دشمنی کرے اسے آگ مین اوندھا کرے گرا +

(۱۷) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت اخی و رفیقی فی الجنۃ یا علی اسبغ الوضوء وان شق علیک ولا تاکل الصدقۃ ولا تنز الحمیر علی الخیل ولا تجالس اصحاب النجوم (اخرجہ الخطیب) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا یا علی تو میرا بھائی اور جنت مین میرا رفیق ہے یا علی وضو اچھی طرح کیا کر جو اگرچہ تجھ پر شاق گذرے اور خیرات نہ کھایا اور گدھے کو گھوڑے پر نہ چڑھایا اور نجومیون کے ساتھ ست بیٹھیو +

(۱۸) عن ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیر اخوتی علی وخیر اعمامی حمزۃ (اخرجہ الدیلمی) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے سب بھائیون سے علی اور چچاون سے حمزہ بہتر ہین +

(۱۹) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیر اخوتی علی و خیر اعمامی حمزۃ وذکر علی عبادۃ (اخرجہ الطبرانی وابن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ میرے سب بھائیون مین بہتر علی ہین اور سب چچون مین بہتر حمزہ ہین اور علی کا ذکر عبادت ہے +

(۲۰) عن مطلب بن عبد اللہ بن حنطب عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس اوصیکم بحب ذی قرنیہا اخی وابن عمی علی بن ابی طالب فانہ لا یحبہ الا مؤمن (اخرجہ احمد فی المناقب) مطلب بن عبد اللہ بن حنطب اپنے والد ماجد سے ناقل ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو میں تمہیں اس امت کے ذو القرنین کی محبت کی بابت وصیت کرتا ہوں وہ میرا بھائی اور ابن عم علی ابن ابی طالب ہے۔ بس تحقیق اس سے محبت نہیں کریگا مگر مومن ٭

(۲۱) عن مخدوج بن یزید الہذلی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخی بین المسلمین ثم قال یا علی انت اخی بمنزلۃ ہارون من موسی غیر انہ لا نبی بعدی اما علمت یا علی ان اول من یدعی یوم القیامۃ بی واقوم عن یمین العرش فاکسی حلۃ خضراء من حلل الجنۃ الا وانی اخبرک یا علی ان امتی اول الامم یحاسبون یوم القیامۃ ثم انت اول من یدعی لک بقرابتک ومنزلتک عندی فیدفع الیک لوائی وہو لواء الحمد تسیر بین السماطین آدم وجمیع خلق اللہ یستظلون بظل لوائی وطولہ مسیرۃ الف سنۃ سنانہ یاقوتۃ حمراء لہ ثلاث ذوائب من نور ذوابۃ فی المشرق وذوابۃ فی المغرب والثالثۃ وسط الدنیا مکتوب علیہ ثلاثۃ اسطر الاول بسم اللہ الرحمن الرحیم الثانی الحمد للہ رب العالمین الثالث لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ طول کل سطر الف سنۃ وعرضہ الف سنۃ وتسیر والحسن عن یمینک والحسین عن یسارک حتی تقف بینی وبین ابراہیم فی ظل العرش ثم تکسی حلۃ خضراء من الجنۃ ثم ینادی مناد من تحت العرش نعم الاب ابوک ابراہیم ونعم الاخ اخوک علی ابشر یا علی انک تکسی اذا اکتسیت وتدعی اذا دعیت (اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد المناقب) مخدوج بن یزید الہذلی سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں رشتہ اخوت قائم کرکے علی سے کہا یا علی تم میرے بھائی ہارون کی جگہ پر ہو موسی سے بغیر اسکے کہ نبی میرے بعد نہیں ہے یا کیا تم نہیں جانتے ہو کہ قیامت میں سب سے اول میں بلایا جاؤنگا۔ اور عرش کے داہنے بازو پر کھڑا کیا جاؤنگا۔ اور مجھے جنت کے حلوں میں سے سبز پوشاک پہنائی جائے گی۔ یا علی میں تجھے مطلع کرتا ہوں کہ قیامت کے روز سب امتوں سے پہلے میری امت حساب دیگی۔ پھر سب سے پہلے تو میری قرابت کی وجہ سے بلایا جاویگا۔ اور تجھے میرا علم یعنے لواء الحمد دیا جائیگا۔ تو دونوں صفوں کے بیچا بیچ چلے گا۔ آدم اور ساری دنیا میرے علم کے سایہ میں پناہ گزین ہونگے۔ اسکی لمبائی ہزار برس کی راہ کی ہوگی۔ اسکی بھال سرخ یاقوت سے بنی ہوگی اسکو تین گیسو نور کے ہونگے ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں۔ اور ایک دنیا کے بیچا بیچ میں۔ اسپر تین سطریں لکھی ہوئی ہونگی ایک بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ دوسری الحمد للہ رب العالمین

تیسری لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ہر سطر کا طول وعرض ہزار سالہ راہ کا ہوگا۔ حسن تیرے داہنے
ہاتھ اور حسین بائیں ہاتھ ہونگے یہانتک کہ تو میرے اور ابراہیم کے درمیان سایہ عرش کے نیچے آکر
ٹھیرے گا۔ اور تجھے جنت کی سبز پوشاک پہنائی جائے گی۔ اور منادی عرش کے نیچے سے ندا کریگا
کیا اچھا باپ ہے تیرا ابراہیم اور کیا اچھا بھائی ہے تیرا علی۔ بشارت ہو تجھے اے علی کہ جب مجھے لباس پہنایا جائیگا تو
تجھے بھی پہنایا جائیگا۔ اور جب مین بلایا جاؤنگا تو تو بھی بلایا جائیگا۔

(۳۰۲) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت مکتوبا علی
باب الجنۃ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وعلی اخو رسول اللہ قبل ان یخلق السموٰت بالفی سنۃ
(اخرجہ فی المناقب والدیلمی فی فردوس الاخبار) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے زمین وآسمان کے پیدا ہونے سے دو ہزار برس پیشتر جنت
کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہیں محمد اسکے رسول مین۔ علی اسکے رسول کے
بھائی ہین *

(۳۰۳) عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت علیا ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یسمع انا اخو
المصطفی لاشک فی نسبی + بہ ربیت وسبطاہما ولدی + جدی وجد رسول اللہ منفرد +
وفاطمۃ زوجی لاقول ذی فند + صدقتہ وجمیع الناس فی بہم + من الضلالۃ والاشراک
والنکد + قال فتبسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقال صدقت یا علی (نقلت من مطالب
السئول لمحمد بن طلحۃ الشافعی) مروی ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ میںنے جناب علی کو فرماتے ہوئے
سنا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی سن رہے تھے کہ میں جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہون
میری نسب مین کسی طرح کا شبہ نہین ہے۔ میںنے ان کے پاس پرورش پائی ہے۔ انکے دونون نواسے
میرے بیٹے ہین میرا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دادا ایک ہے۔ اور جناب فاطمہ علیہا السلام
میری زوجہ ہے یہ قول دروغ نہین ہے۔ میںنے اسوقت حضرت صلعم کی تصدیق کی ہے کہ تمام لوگ گمراہی
اور شرک اور انکار کی وجہ سے شبہ مین تھے حضرت نے یہ سنکر تبسم فرمایا اور کہا یا علی تم سچ کہتے ہو۔

(۳۰۴) عن ربیعۃ بن ناجد ان رجلا قال لعلی یا امیر المؤمنین لم ورثت ابن عمک دون عمک قال
لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین دعانی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال یا علی ان اللہ امرنی ان
انذر عشیرتی الاقربین فاصنع لنا صاعا من الطعام واجعل علیہ رجل شاۃ واملاء لنا عسا من لبن
ثم اجمع لی بنی عبد المطلب وابلغہم ما امرت بہ ففعلت ما امرنی بہ ثم دعوتہم لہ وہم یومئذ

اربعون رجلا فیہم اعمامہ ابوطالب و حمزۃ وعباس وابولہب فلما اجتمعوا الیہ دعانی بالطعام الذی
صنعت لہم فجئت بہ فلما وضعتہ تناول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال خذوا بسم اللہ فاکل
القوم حتی ما لہم بشئ حاجۃ وما اری الا موضع ایدیہم وایم اللہ الذی نفسی بیدہ وان کان الرجل
الواحد منہم لیاکل ما قدمت بجمیعہم ثم قال اسق القوم فجئت بذلک العس فشربوا حتی
رأوا وبقی الشراب کانہ لم یشرب فقال یا بنی عبد المطلب انی بعثت الیکم خاصۃ والی الناس عامۃ
وقد رایتم من ہذہ الایۃ ما قد رایتم فایکم یبایعنی علی ان یکون اخی وصاحبی فلم یقم الیہ احد
قال فقمت الیہ وکنت اصغر القوم سنا قال اجلس ثم قال ذلک ثلاث مرات کل ذلک اقوم الیہ
فہو یقول اجلس حتی کان فی الثالثۃ فضرب بیدہ علی یدی ثم قال انت اخی وصاحبی و وزیری
فبذلک ورثت ابن عمی دون عمی (اخرجہ احمد فی المسند وفی المناقب والنسائی فی الخصائص و
ابن اسحاق فی سیرتہ وابن جریر فی تاریخہ وابن ابی حاتم وابوبکر بن مردویہ باختلاف یسیر)
ربیعہ بن ناجد ناقل ہین کہ ایک شخص نے جناب امیر سے پوچھا یا امیر المومنین آپنے اپنے چچا کے سوا اپنے چچازاد
بہائی کا کسطرح ورثہ پایا ہے جناب امیرؑ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنے قریبی رشتہ دارون کو
ڈرا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے ارشاد کیا کہ یا علی مجہے رشتہ دارون کے ڈرانے کے
لیے حکم دیا گیا ہے تم ایک برتن مین طعام تیار کرکے اسپر بکری کے پائے رکہدو اور ایک ظرف مین دودہ
بہردو اور تمام بنی عبد المطلب کو بلا لاؤ کہ مین ان سے گفتگو کرون اور خدا کا حکم انکو پہنچا دون۔ مینے حسب
ارشاد کہانا تیار کیا اور بنی عبد المطلب کو بلا لایا ان دنون وہ کل چالیس آدمی تہے جن مین حضرتؐ کے
چارون چچا ابوطالب حمزہ عباس ابولہب بہی شامل تہے جب وہ حاضر ہوئے حضرتؐ نے اس طعام سے
قدرے تناول فرماکر انسے کہانے کے لیے ارشاد کیا جب تمام لوگ کہا کر سیر ہوگئے مینے دیکہا کہ انہون نے
طعام صرف اسیقدر کہایا ہے جس مقام پر کہ انہون نے اپنا ہاتہہ ڈالا تہا۔ باقی طعام ویسا ہی دہرا
ہوا ہے۔ اس ذات کی قسم ہے کہ جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے کہ ان مین سے ایک آدمی اس
تمام کہانے کو کہا سکتا تہا۔ پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگون کو دودہ پلاؤ مینے ان کو
دودہ پلایا یہانتک کہ وہ سیراب ہوگئے۔ دودہ ویسا ہی موجود تہا گویا کہ کسینے نہ پیا ہو پہر حضرتؐ نے انکو
مخاطب کرکے ارشاد کیا اے بنی عبد المطلب مین تمہاری طرف خاص طور پر اور دوسرے لوگون کی
طرف عام طور پر بہیجا گیا ہون۔ تمنے میرا یہ معجزہ دیکہا ہے۔ پس تم مین سے کوئی ہے کہ میری بیعت
کرے اور میرا بہائی اور دوست بنے کوئی شخص ان لوگون مین سے حضرت کی بیعت کے لیے نہ اوٹہا

میں اسوقت ان تمام لوگوں سے کم عمر تھا بیعت کے لیے اٹھا کھڑا ہوا۔ حضرت نے مجھے فرمایا بیٹھ جا میں بیٹھ گیا حضرت نے دوبارہ اور سہ بارہ ان سے بھی ارشاد کیا میں بھی ہر ایک دفعہ اٹھتا رہا۔ تیسری بار حضرت نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مار کر فرمایا تو میرا بھائی اور دوست اور وزیر ہے۔ اسلیے میںنے اپنے چچا کے سوا اپنے ابن عم کا ورثہ حاصل کیا ہے۔

تنبیہ) یہ مواخات بھی جناب امیر علیہ السلام کے افضل ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ مواخات مساوات کی دلیل ہے۔ لیکن مساوات منصب نبوت میں محال ہے۔ پس لامحالہ مساوات فی العمل سمجھی جاسکتی ہے اور مساوات فی العمل منتج کثرت ثواب ہے۔ اور کثرت ثواب برہان فضلیت ہے۔

(انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ)

ان صحابہ کرام کے اسماجن سے کہ یہ حدیث روایت ہوئی ہے

وقد صنف القاضی ابوالقاسم[1] علی بن المحسن بن علی التنوخی کتابا سماہ ذکر الروایات من نسخۃ ثلاثاً ین ورقۃ عتیقۃ علیھا تاریخ الروایۃ سنۃ خمس اربعین واربعمائۃ وروی التنوخی حدیث انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ عن عمر بن الخطاب وعن علی وسعد بن ابی وقاص وعبداللہ بن مسعود وعبداللہ ابن عباس وجابر ابن عبداللہ الانصاری۔ وابی ھریرۃ۔ وابی سعید الخدری۔ وجابر بن سمرۃ۔ ومالک بن الحویرث۔ والبراء بن عازب۔ وزید ابن ارقم۔ وابی رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ وعبداللہ بن ابی اوفی۔ واخیہ زید بن ابی اوفی۔ وابی سریحۃ۔ وحذیفۃ بن اسید وانس بن مالک۔ وابی بریدۃ الاسلمی۔ وابی ایوب الانصاری۔ وعقیل بن ابی طالب وحبشی بن جنادۃ السلولی۔ ومعاویۃ بن ابی سفیان۔ وام سلمۃ زوجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ واسماء بنت عمیس وسعید ابن المسیب۔ ومحمد بن علی بن الحسین۔ وحبیب بن ابی ثابت۔ وفاطمۃ بنت علی وشرحبیل بن سعد یعنے قاضی ابوالقاسم علی بن المحسن بن علی التنوخی نے سنہ چار سو پنتالیس میں

[1] انکی نسبت ابن خلکان وفیات الاعیان میں لکھتے ہیں ابوالقاسم بن علی التنوخی فکان ادیبا فاضلا وذکرہ الخطیب فی تاریخہ وعدہ فی شیوخہ الذین روی عنھم السمعانی الانساب میں لکھتے ہیں قال الخطیب کتبت عنہ وسمعتہ یقول ولدت بالبصرۃ فی النصف من الشعبان سنہ سبعین و ثلثمائۃ وقد قبلت شہادتہ عند الحکام فی حداثتہ ولم یزل علے ذلک مقبولا الی اخر عمرہ و کان متحفظا فی الشہادۃ محتاطا صدوقا فی الحدیث۔

اسحدیث کے متعلق ایک بتیس ورق کا رسالہ لکھا ہے جس مین اسحدیث کو عمر بن الخطاب اور جناب علی اور سعد ابن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عباس وغیرہ الرضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے -

اس حدیث کا متواتر ہونا

(۱) قال ابن حجر فی الصواعق المحرقة واعلم ان هذا الحديث متواتر فانه ورد من حديث عائشة و ابن مسعود وابن عباس وابن عمر وعبداللہ بن زمعة وابی سعید وعلی وحفصة حافظ ابن حجر صواعق محرقہ مین لکھتے ہین کہ آگاہ ہو کہ یہ حدیث متواتر ہے کیونکہ یہ حدیث ام المومنین عائشہ اور ابن مسعود اور ابن عباس اور ابن عمر اور عبداللہ بن زمعہ اور ابو سعید اور علی اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہوئی ہے

(۲) قال الحافظ بن عبدالبر فی الاستیعاب فی معرفة الاصحاب وروی قوله صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلة هارون من موسی جماعة من الصحابة وهو من اثبت الاخبار واصحها رواه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن ابی وقاص وطرق حدیث سعد فیه کثیرة جدا وقد ذکرہ ابن خیثمة وغیرہ ورواہ ابن عباس و ابو سعید الخدری وام سلمة واسماء بنت عمیس وجابر بن عبداللہ وجماعة یطول ذکرهم حافظ ابن عبدالبر کتاب استیعاب فی معرفة الاصحاب مین لکھتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انت منی بمنزلة ہارون من موسے کی حدیث کو صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور یہ نہایت ثابت شدہ ترین اخبار اور صحیح ترین روایات مین سے ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ... سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اسحدیث کو روایت کیا ہے اور سعد رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بہت طریقون سے روایت ہوئی ہے جسکا ذکر ابن خیثمہ وغیرہ نے کیا ہے اور سعد کے سوا ابن عباس اور ابو سعید خدری اور ام سلمہ اور اسماء بنت عمیس اور جابر بن عبداللہ اور ایک جماعت نے روایت کیا ہے جنکا ذکر باعث طول ہے

(۳) وروی قوله صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلة هارون من موسی جماعة من الصحابة وهو من اثبت الاخبار واصحها رواه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن ابی وقاص و ابن عباس و ابو سعید الخدری وجابر بن عبداللہ وام سلمة واسماء بنت عمیس وجماعة یطول ذکرهم ذکرہ ابو الحجاج جمال الدین یوسف بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن الزکی المزی فی تهذیب الکمال ابو الحجاج یوسف بن عبداللہ بن عبدالرحمان بن الزکی المزی تہذیب الکمال فی اسماء الرجال مین لکھتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث انت منی بمنزلة ہارون من موسی کو صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث نہایت ثابت شدہ تر احادیث مین سے ہے اور نہایت صحیح حدیث ہے آپ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم سے سعد بن ابی وقاص اور ابن عباس اور ابو سعید خدری اور جابر بن عبد اللہ اور ام المومنین ام سلمہ اور اسماء بنت عمیس اور صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے جنکا ذکر کرنا باعث طوالت ہے۔

(۳) قال الحافظ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب ہذا حدیث متفق علی صحتہ رواہ الائمۃ الاعلام الحفاظ کابی عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری فی صحیحہ ومسلم بن الحجاج فی صحیحہ وابو داؤد فی سننہ وابو عیسیٰ الترمذی فی جامعہ وابو عبد الرحمن النسائی فی سننہ وابن ماجۃ فی سننہ واتفق الجمیع علی صحتہ وصار ذلک اجماعا منہم قال الحاکم النیشا بوری ہذا حدیث دخل فی حد التواتر حافظ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی کفایۃ الطالب مین لکھتے ہین کہ یہ حدیث ایسی ہے کہ جسکی صحت پر ائمہ اعلام اور حافظان حدیث نے اتفاق کیا ہے امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری نے صحیح بخاری مین اور مسلم نے صحیح مسلم مین اور ابو داؤد نے سنن مین اور ابو عیسے ترمذی نے جامع الصحیح مین اور ابو عبد الرحمن النسائی نے سنن مین اور ابن ماجہ نے سنن مین روایت کیا ہے اور ان تمام ائمہ حدیث نے اس حدیث کی صحت پر اتفاق کیا ہے اسلیے کہا جا سکتا ہے کہ اس حدیث کی صحت پر اجماع ہو گیا ہے حاکم نیشا پوری رحمۃ اللہ علیہ صاحب مستدرک کا قول ہے کہ یہ حدیث حد تواتر کو پہنچ چکی ہے۔

(۴) قال السیوطی فی الازہار المتناثرۃ فی الاحادیث المتواترۃ حدیث اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی اخرجہ احمد عن ابی سعید الخدری واسماء بنت عمیس والطبرانی عن ام سلمۃ وابن عباس وحبشی ابن جنادۃ وابن عمر وعلی وجابر بن سمرۃ والبراء ابن عازب وزید ابن ارقم رضی اللہ عنہم وہکذا ذکرہ المتقی فی منتخب قطف الازہار۔ وقال محمد صدر عالم فی المعارج العلی وہذا حدیث متواتر عند السیوطی حافظ جلال الدین ابی بکر السیوطی کتاب الازہار المتناثرہ فی الاحادیث المتواترہ مین لکھتے ہین کہ حدیث اما ترضی ان تکون منی بمنزلہ ہارون من موسی کو امام احمد بن حنبل نے ابو سعید خدری اور اسماء بنت عمیس سے اور طبرانی نے ام سلمہ اور ابن عباس اور حبشی ابن جنادہ اور ابن عمر اور جابر بن سمرہ اور براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے اور متقی رحمۃ اللہ علیہ نے منتخب قطف الازہار مین بھی اسیطرح سے ذکر کیا ہے اور محمد صدر عالم کتاب المعارج العلے مین لکھتے ہین کہ یہ حدیث سیوطی کے نزدیک متواتر ہے۔

(۵) وقال مولانا شاہ ولی اللہ محدث الدہلوی فی ازالۃ الخفا من المتواتر حدیث انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی روی فی المتعن سعد بن ابی وقاص واسماء بنت عمیس وعلی بن ابی طالب وعبد اللہ

ابن عباس وغیرہم مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی ازالۃ الخفا میں لکھتے ہیں کہ حدیث انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ متواترات میں سے ہے اس حدیث کو سعد بن ابی وقاص اور اسماء بنت عمیس اور علی بن ابی طالب ابو سعید اور ابن عباس وغیرہ نے روایت کیا ہے ❖

(۷) وقال شیخ الاسلام ابن تیمیۃ الحرانی فی المنہاج ان ھذا الحدیث صحیح بلا ریب ثبت فی الصحیحین وغیرھما شیخ الاسلام ابن تیمیہ الحرانی منہاج میں لکھتے ہیں کہ بہ تحقیق یہ حدیث صحیح ہے بے شک صحیحین میں درج ہے ❖

اسمای مخرجین حدیث منزلت

اخرج البخاری ومسلم والترمذی والنسائی (عن سعد بن ابی وقاص) والبزار (عن ابی سعید الخدری) واحمد (عن کلیہما) والعقیلی (عن ابن عباس) والطبرانی (عن اسماء بنت عمیس وام سلمۃ وحبشی ابن جنادۃ وابن عمر وابن عباس وجابر ابن سمرۃ والبراء ابن عازب وزید ابن ارقم ومالک بن الحویرث) والخطیب (عن عمر) رضوان اللہ علیہم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ (مفتاح النجا لمیرزا محمد معتمد خان البدخشانی) یعنی امام بخاری اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نے (سعد بن ابی وقاص سے) اور بزار نے (ابو سعید خدری) سے اور امام احمد بن حنبل نے (ان دونوں سے) اور عقیلی نے (ابن عباس) سے اور طبرانی نے (اسماء بنت عمیس اور ام سلمہ اور حبشی بن جنادہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر بن سمرہ اور براء بن عازب اور زید بن ارقم اور مالک ابن الحویرث) سے اور خطیب بغدادی نے (عمر بن الخطاب) سے روایت کیا ہے کہ بہ تحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے ارشاد کیا کہ کیا تو راضی نہیں کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسے کہ ہارون علیہ السلام کا جناب موسیٰ علیہ السلام سے تھا ❖

اب ہم ان ائمہ حدیث کے نام کی فہرست سلسلہ وار دیتے ہیں جنہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے

❖

اب ہم ان ائمہ حدیث کی نام کی فہرست سلسلہ وار دیتے ہیں جنہوں نے احادیث کی تخریج کی ہے

مختصر مشہور نام	پورا نام
ابن اسحاق	محمد بن اسحاق صاحب سیرۃ
ابو داود طیالسی	محمد بن سلیمان بن داود الطیالسی صاحب مسند
محمد بن کاتب الواقدی	محمد بن سعد بن منیع الزہری کاتب الواقدی صاحب الطبقات الکبیر
ابن ابی شیبہ	عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان العبسی صاحب مسند استاذ بخاری و مسلم
احمد	امام احمد بن حنبل رح صاحب مسند و مناقب
بخاری	امام ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل البخاری صاحب جامع الصحیح
ابن عرفہ	حافظ ابو علی الحسن بن عرفہ بن یزید العبدی
مسلم	امام مسلم بن الحجاج القشیری صاحب جامع الصحیح
ابن ماجہ	حافظ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی صاحب السنن
ابن حبان	ابو حاتم محمد بن حبان التمیمی البستی صاحب الصحیح
ترمذی	حافظ ابو عیسی بن سورۃ الترمذی صاحب جامع الصحیح۔
عبداللہ بن احمد	حافظ عبداللہ بن احمد بن حنبل صاحب زوائد فی المسند
ابن ابی خیثمہ	حافظ احمد بن ابی خیثمہ زہیر ابن حرب
بزار	حافظ احمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار صاحب المسند تلمیذ بخاری
نسائی	حافظ ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی صاحب السنن

مختصر نام مشہور	نام پورا
ابو یعلی	حافظ احمد بن علی ابو یعلی الموصلی صاحب المسند
ابن جریر	حافظ محمد بن جریر الطبری صاحب تاریخ الرسل والملوک والتفسیر
ابو عوانہ	حافظ یعقوب بن اسحاق ابو عوانہ الاسفرائنی الشافعی صاحب صحیح تلمیذ مسلم
ابو الشیخ	ابو محمد عبداللہ بن جعفر بن حبان الاصبہانی المعروف بابی الشیخ
الطبرانی	حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی صاحب معاجم ثلاثہ
المخلص الذہبی	المخلص الذہبی
ابو اللیث	حافظ ابو اللیث نصر بن محمد السمرقندی الحنفی
حاکم	ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ المعروف بالحاکم النیسابوری صاحب المستدرک
ابو سعد	ابو سعد عبد الملک بن ابی عثمان محمد بن ابراہیم الخرکوشی صاحب شرف النبوۃ
ابو بکر الشیرازی	احمد بن عبد الرحمن ابو بکر الشیرازی صاحب کتاب الالقاب
ابن مردویہ	ابو بکر احمد بن موسی بن مردویہ الاصبہانی صاحب المناقب
ابو نعیم	حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی صاحب حلیۃ الاولیاء والمعرفۃ
ابن السمان	حافظ اسمعیل بن علی بن الحسین بن زنجویہ

مختصر نام مشہور	پورا نام
	بابن السمان الرازی۔
التنوخی	حافظ ابی القاسم علی ابن المحسن بن علی التنوخی
خطیب	حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی صاحب التاریخ
ابن عبدالبر	حافظ ابو عمر یوسف بن عبداللہ المعروف بابن عبدالبر النمری القرطبی صاحب الاستیعاب
ابن المغازلی	حافظ ابوالحسن علی بن محمد بن طیب الجلابی المعروف بابن المغازلی الشافعی صاحب المناقب
الدیلمی	حافظ شیرویہ بن شہردار الدیلمی صاحب فردوس الاخبار
بغوی	امام محی السنہ حسین بن مسعود الفراء البغوی صاحب شرح السنہ ومصابیح السنہ
العبدری	حافظ رزین بن معاویہ العبدری صاحب جمع بین الصحاح الستہ
العاصمی	حافظ محمد احمد بن محمد بن علی العاصمی صاحب زین الفتیٰ
الملا	حافظ عمر بن محمد بن خضر الاردبیلی المعروف بالملا صاحب سیرۃ
ابن عساکر	حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ المعروف بابن عساکر صاحب تاریخ
السلفی	حافظ ابوطاہر احمد بن محمد بن احمد بن ابراہیم السلفی الاصبہانی
الخوارزمی خطیب خوارزم	حافظ ابوالمؤید الموفق بن احمد بن محمد المکی الشہیر بخطیب خوارزم

مختصر نام مشہور	پورا نام
ابن اثیر	ابوالسعادات المبارک بن ابی الکرم محمد بن محمد عبدالکریم الشیبانی المعروف بابن الاثیر الجزری صاحب جامع الاصول
الصالحانی	حافظ سعد الدین ابوحامد محمود بن محمد بن حسین بن یحییٰ الصالحانی
الرازی	امام فخر الدین الرازی صاحب تفسیر کبیر
ابن اثیر	ابوالحسن علی بن محمد بن عبدالکریم المعروف بابن الاثیر الجزری صاحب اسد الغابہ
البلنسی	ابوالربیع سلیمان بن سالم البلنسی
ابن النجار	حافظ محمد بن محمود بن الحسن محب الدین ابو عبداللہ بن النجار صاحب تاریخ
ابن طلحہ	الشیخ کمال الدین ابوسالم محمد بن طلحہ القرشی الشافعی صاحب مطالب السئول
سبط ابن الجوزی	حافظ شمس الدین ابوالمظفر یوسف بن قزغلی بن عبداللہ البغدادی سبط ابن الجوزی صاحب تذکرہ خواص الامہ
ابو یوسف الکنجی	حافظ ابوعبداللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی صاحب کفایۃ الطالب
النووی	امام یحییٰ بن شرف النووی شارح مسلم وصاحب تہذیب الاسماء واللغات
محب الطبری	حافظ ابوالعباس محب الدین احمد بن عبداللہ بن محمد المکی الشافعی الطبری صاحب الریاض النضرہ
الحموینی	الشیخ صدر الدین ابوالمجامع ابراہیم بن

مختصر نام مشہور	پورا نام
	المؤید محمد بن عبداللہ بن علی بن محمد الحموینی صاحب فرائد السمطین
ابن سید الناس	محدث ابوالفتح محمد بن محمد المعروف بابن سید الناس صاحب عیون الاثر
ابن قیم	حافظ شمس الدین محمد بن ابی بکر المعروف بابن قیم الجوزیہ الحنبلی صاحب زاد المعاد
عبداللہ یافعی	امام عبداللہ بن اسعد بن علی یمنی الیافعی صاحب مرآۃ الجنان
ابن کثیر	حافظ اسمٰعیل بن عمر الدمشقی المعروف بابن کثیر صاحب تاریخ
علاء الدولہ السمنانی	الشیخ احمد بن محمد بن احمد الملقب بعلاء الدولہ السمنانی صاحب العروۃ الوثقی
الخطیب ولی الدین	الحافظ ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب صاحب مشکوۃ المصابیح
المزی	الحافظ جمال الدین یوسف بن عبدالرحمن المزی الشافعی صاحب کتاب تحفۃ الاشراف
الزرندی	الحافظ محمد یوسف الزرندی صاحب نظم درر السمطین
سید علی الہمدانی	العارف الربانی السید علی الہمدانی صاحب مودۃ القربیٰ
ابن شحنہ	حافظ محمد بن محمد بن محمود محب الدین ابوالولید الحلبی المعروف بابن شحنہ صاحب روض المناظر فی علم الاوائل والاواخر
عبدالرحیم العراقی	الحافظ ابوزرعہ احمد بن عبدالرحیم العراقی صاحب الفیۃ الحدیث وشرح التقریب

مختصر نام مشہور	پورا نام
الدولت آبادی	ملک العلماء قاضی شہاب الدین بن شمس الدین الزاولی ثم الدولت آبادی صاحب ہدایت السعداء
ابن حجر عسقلانی	الحافظ احمد بن علی بن محمد المعروف بابن حجر العسقلانی صاحب تہذیب التہذیب
ابن الصباغ	الحافظ نور الدین علی بن محمد المعروف بابن الصباغ المالکی المکی صاحب فصول مہمہ
السیوطی	الحافظ جلال الدین ابوبکر عبدالرحمن السیوطی
.	القاضی حسین بن محمد بن الحسن الدیار بکری صاحب تاریخ خمیس
ابن حجر مکی	الحافظ احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی المکی صاحب صواعق محرقہ
المتقی	الحافظ علی ابن حسام الدین المتقی صاحب کنز العمال
جمال الدین محدث	الحافظ عطاء اللہ بن فضل اللہ المعروف بجمال الدین المحدث الشیرازی صاحب روضۃ الاحباب
المناوی	الشیخ محمد بن عبدالرؤف بن تاج العارفین المناوی صاحب کتاب التیسیر فی شرح جامع الصغیر
عیدروس	الشیخ عبداللہ بن عیدروس صاحب کتاب عقد نبوی و سر مصطفوی
ابن باکثیر	الشیخ احمد بن الفضل بن محمد باکثیر المکی صاحب کتاب وسیلۃ المآل
محبوب عالم	المولوی محمد صفی الدین جعفر الملقب بمحبوب عالم
البدخشی	میرزا محمد معتمد خان البدخشانی صاحب نزل الابرار

مختصر مشہور نام	پورا نام	مختصر مشہور نام	پورا نام
شاہ ولی اللہ محدث الدہلوی	مولانا شاہ ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم المحدث الدہلوی صاحب ازالۃ الخفا		عبد العزیز صاحب
العجیلی	الشیخ احمد بن عبد القادر العجیلی صاحب کتاب ذخیرۃ المآل	شیخ احمد دحلان	محدث الحرم الشیخ احمد بن زینی بن احمد دحلان الشافعی صاحب سیرۃ النبویۃ
.	المولوی رشید الدین خان الدہلوی تلمیذ شاہ	الشبلنجی	السید محمد مومن بن حسن الشبلنجی صاحب کتاب نور الابصار

اس حدیث کے بعض طرق کا بیان

(۱) عن سعد بن مالک قال خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب غزوۃ تبوک فقال یا رسول اللہ اتخلفنی فی النساء والصبیان فقال اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبوۃ بعدی (اخرجہ احمد فی المسند والبخاری ومسلم والترمذی وابو داؤد الطیالسی فی مسندہ والنسائی فی الخصائص وابن عرفۃ ومحمد بن سعد کاتب الواقدی فی طبقات الکبیر وابو نعیم فی فضائل الصحابۃ والطبرانی فی المعجم الصغیر والبغوی فی مصابیح السنۃ وابن المغازلی فی المناقب وابن الاثیر الجزری فی جامع الاصول والنووی فی تہذیب الاسماء) سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں جناب امیر کو اپنے پیچھے چھوڑنا چاہا جناب امیرؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور لڑکوں میں چھوڑنا چاہتے ہیں حضرتؐ نے ارشاد کیا کیا تو راضی نہیں کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے لیکن نبوت میرے بعد نہیں ہے۔

(۲) عن سعد بن ابی وقاص ان معاویۃ امرہ فقال لہ ما یمنعک ان تسب ابا تراب فقال اما ذکرت ثلثا قالھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلن اسبہ لان یکون لی واحدۃ منھن احب الی من حمر النعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخلفہ فی بعض مغازیہ فقال لہ علی یا رسول اللہ خلفتنی مع النساء والصبیان فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی وسمعتہ یقول یوم خیبر لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ فتطاولنا فقال ادعوا لی علیا فاتی بہ ارمد فبصق فی عینیہ ودفع الرایۃ الیہ ففتح اللہ علیہ ولما نزلت ھذہ الایۃ ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وحسنا وحسینا فقال اللھم ھؤلاء اھل بیتی (اخرجہ احمد ومسلم والترمذی والنسائی) سعد بن ابی وقاص سے منقول

اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاویہؓ نے ان سے کہا کہ آپ ابوتراب پر سب کیوں نہیں کرتے۔ سعد نے کہا کیا میں نے تم سے
ان تین باتوں کا ذکر نہیں کیا کہ جنکو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میں ہرگز انپر سب نہیں
کر سکتا۔ کیونکہ ان میں سے اگر ایک بات بھی مجھے حاصل ہوتی تو میرے نزدیک سرخ پشم والے اونٹ سے
بہتر تھی میں نے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ اسطرح تھا کہ آپ نے ان کو بعض غزوات میں
اپنے پیچھے چھوڑا تھا حضرتؐ سے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور لڑکوں میں چھوڑے
جاتے ہیں حضرت نے فرمایا کیا تو راضی نہیں کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسے سے لیکن نبی میرے بعد
نہیں ہے۔ و نیز میں نے خیبر کے روز حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کل ہم اپنا علم ایسے شخص کو دینگے
کہ وہ اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے پیار کرتے ہیں۔ سعد کہنے
لگے پس ہمنے گردن اٹھا کر دیکھا اور حضرتؐ نے فرمایا علی کہاں ہے اسکو میرے پاس لے آؤ جب وہ حاضر ہوئے
انکی آنکھوں میں آشوب تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور علم انکے
حوالہ کیا اور خدا نے انکو فتح دی۔ اور جب یہ آیت نازل ہوئی کہ کہدے اے محمد جھگڑنے والوں سے آؤ بلاویں
ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان کو حضرت
نے جناب علی اور فاطمہ اور حسنین کو بلا بھیجا اور دعا کی کہ اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت ہیں۔

وسم عن محمد بن المنکدر قال سعید بن المسیب اخبرنی ابراھیم بن سعد انه سمع اباہ سعدا وھو یقول قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلة ھارون من موسی الا انه لا نبوة بعدی قال سعید
فلم ارض حتی اتیت سعدا فقلت شیء حدث به ابنك قال وما ھو یا ابن اخی فقلت ھل سمعت من النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یقول لعلی کذا وکذا قال نعم واشار الی اذنیه وقال سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم والا فصمتا (اخرجه النسائی فی الخصائص) محمد بن المنکدر سعید بن المسیب سے ناقل ہے کہ مجھ سے ابراہیم
بن سعد نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے
فرماتے تھے کہ کیا تو راضی نہیں کہ تیری منزلت مجھ سے ایسی ہو جیسے ہارون کی موسے سے لیکن نبوت
میرے بعد نہیں ہے سعید بن المسیب کہنے لگے مجھے ابراہیم کے کہنے پر اطمینان نہ ہوا اور خود جاکر
سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تیرے بیٹے نے ایک بات بیان کی ہے سعد نے کہا وہ کیا بات ہے میں نے
کہا کیا تم نے سنا ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کے حق میں اسطرح سے ارشاد
کیا ہے سعد اپنے کانوں کیطرف اشارہ کر کے کہنے لگے میں نے ان سے یہ حدیث حضرت کو فرماتے ہوئے
سنا ہے ورنہ یہ دونوں بہرے ہو جاویں

(۴) عن ابی سعید قال غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک وخلف فی اھلہ علیا فقال بعض ما منعہ
ان یخرج بہ الا انہ کرہ صحبتہ فبلغ ذلک علیا فذکرہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ابن ابی طالب اما ترضی
ان تنزل منی بمنزلۃ ھارون من موسی (اخرجہ محمد بن سعد کاتب الواقدی فی کتابہ الطبقات الکبیر
وابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جناب امیر کو مدینہ میں چھوڑ کر غزوہ تبوک کو تشریف لیچلے بعض لوگ کہنے لگے حضرت انکی صحبت سے کارہ تھے
اسلیے ان کو چھوڑ چلے ہین جناب امیر نے سنکر اس بات کو حضرت سے بیان کیا حضرت نے فرمایا اے ابن ابی
طالب کیا تو راضی نہین کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسے کہ ہارون کا موسی سے۔

(۵) عن البراء بن عازب وزید بن ارقم رضی اللہ عنہما قالا لما کان عند غزوۃ جیش العسیرۃ وھی
تبوک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انہ لابد من ان اقیم او تقیم فخلفہ فلما فصل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غازیا قال ناس ما خلفہ الا لشیء کرھہ منہ فبلغ ذلک علیا فاتبع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حتی انتہی الیہ فقال لہ ما جاء بک یا علی قال یا رسول اللہ الا انی سمعت ناسا یزعمون
انک انما خلفتنی لشیء کرھتہ منی فتضاحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال یا علی اما ترضی ان
تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی غیر انک لست بنبی قال بلی یا رسول اللہ قال فانہ کذلک (اخرجہ
محمد بن سعد کاتب الواقدی فی کتابہ الطبقات الکبیر) براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما
کہتے ہین کہ جب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ جیش العسیرہ کو جسے تبوک بھی کہتے ہین تشریف لے
چلے جناب امیر سے ارشاد کیا کہ یا ہم یہان ٹھیرین یا تم ٹھیرو پس حضرت انکو پیچھے چھوڑ گئے جب حضرت
وہان سے تشریف لے گئے بعض لوگ کہنے لگے حضرت کو کوئی بات انکی بری معلوم ہوئی ہے جس کی
وجہ سے انکو پیچھے چھوڑ گئے ہین جب جناب امیر نے یہ بات سنی حضرت کے پیچھے ہو لیے یہانتک حضور کو
جا ملے حضرت نے فرمایا یا علی تم کیون آئے ہو عرض کیا یا رسول اللہ مینے لوگون کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ
آپ کو میری کوئی بات بری معلوم ہوئی ہے جسکی وجہ سے آپ مجھے چھوڑ کر تشریف لیچلے ہین۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہنسکر فرمانے لگے کیا تو راضی نہین کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسے کہ ہارون کا موسے
سے مگر یہ کہ تو نبی نہین ہے حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا پس یہ ایسی ہی بات ہے۔

(۶) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خلفتک لان تکون خلیفتی قلت اتخلف عنک یا رسول
اللہ قال الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط

المتقی فی کنز العمال) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ ہم نے تجھ کو اپنے پیچھے چھوڑا ہے تاکہ تو ہمارا خلیفہ ہو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں آپ کے پیچھے رہونگا۔ حضرت نے فرمایا کیا تو راضی نہیں ہے کہ تیرا مرتبہ ایسا ہو جیسا کہ ہارون کا موسے سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے

(۷) عن جابر قال غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لعلی اخلفنی فی اہلی فقال یا رسول اللہ یقول الناس خذل ابن عمہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب) جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد کیا کہ تم میرے اہل کے ساتھ میرے پیچھے ٹھیرو جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت نے اپنے ابن عم کو چھوڑ دیا ہے حضرت نے فرمایا کیا تو راضی نہیں ہے کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسے کہ ہارون کا موسی سے لیکن نبی میرے بعد نہیں ہے ✤

(۸) عن علی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لما اراد ان یغزو غزاۃ لہ فدعا جعفرا وامرہ ان یتخلف علی المدینہ فقال لا اتخلف بعدک ابدا فدعانی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فعزم علی لما تخلفت قبل ان اتکلم قال فبکیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیک یا علی قلت یا رسول اللہ خصال غیر واحد تقول قریش ما اسرع ما تخلف عن ابن عمہ وخذلہ ویبکینی خصلۃ اخری کنت ارید ان اتعرض للجہاد فی سبیل اللہ فکنت ارید ان اتعرض للاجر ویبکینی خصلۃ اخری کنت ارید ان اتعرض بفضل اللہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اما قولک تقول قریش ما اسرع ما تخلف عن ابن عمہ وخذلہ فان لک بی اسوۃ قد قالوا ساحر وکاہن وکذاب واما قولک اتعرض للاجر اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی۔ واما قولک اتعرض بفضل اللہ ہذا ابہار من فلفل جاءنا من الیمن فبعہ واستمتع بہ انت وفاطمۃ حتی یاتیکما اللہ من فضلہ فان المدینۃ لا تصلح الا بی او بک (اخرجہ الحاکم فی المستدرک وقال ہذا حدیث صحیح الاسناد والبزار وابو بکر العاقولی فی فوائدہ وابن مردویہ وابراہیم بن عبد اللہ الوصابی الیمنی فی الاکتفا فی فضائل الاربعۃ الخلفاء) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزا کرنے کا ارادہ کیا تو جعفر کو بلا کر مدینہ منورہ میں پیچھے رہنے کا حکم دیا جعفر نے عرض کیا میں کبھی حضور کے پیچھے نہیں رہونگا پھر حضرت نے مجھے بلایا اور پیشتر اسکے کہ میں کچھ بولوں حضرت نے مجھے قسم دیکر اپنے پیچھے رہنے کی بابت ارشاد کیا کیا پس میں رونے لگا حضرت نے فرمایا تم کیوں روتے ہو عرض کیا ایک بات نہیں جسکے لیے روتا ہوں۔

لہ ریشہ خصلتی نقشم ہ منتخب علہ ابہار جمع بہر مقدار سہ صد رطل یا چہار صد رطل منتخب

کل قریش کے لوگ کہیں گے حضرت نے اپنے ابن عم سے کسقدر جلدی بیزار ہوکر اسکو چھوڑ دیا۔ دوسرا اسلیئے روتا ہون کہ میرا ارادہ فی سبیل اللہ جہاد کرنے کا تھا ؛ مین چاہتا تھا کہ مجھے اجر حاصل ہو اور اس وجہ سے بھی روتا ہون کہ میری خواہش تھی کہ خدا کی مہربانی سے مجھے غنیمت مین سے حصہ ملیگا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا یہ جو تم کہتے ہو کہ قریش یہ کہیں گے کہ حضرت اپنے ابن عم سے کسقدر جلدی بیزار ہوکر اسکو چھوڑ گئے ہین پس اس مین تیرے لیے ایک میری سنت مقتدا ہے کہ مجھے لوگ ساحر اور کاذب کہتے ہین اور یہ جو تم کہتے ہو کہ مین اجر کے ملنے کی آرزو رکھتا ہون پس کیا تو راضی نہین کہ تیری منزلت مجھ سے ایسی ہے جیسے ہارون کی موسی سے مگر نبی میرے بعد نہین ہو اور یہ جو تم کہتے ہو کہ مجھے خدا کی مہربانی سے غنیمت سے حصہ ملتا پس سیاہ مرچ کے دو بوجھ ہمارے پاس یمن سے آئے ہین تم انکو بیچو اور فائدہ اٹھاؤ اور تم اس سے فائدہ اٹھاؤ جانتا کہ خدا کی مہربانی سے تمہین غنیمت سے حصہ ملا کیونکہ مدینہ میرے یا تیرے سوا انتظام بغیر نہین رہ سکتا ؛

(۹) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وخلفہ فی اہلہ (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سے ارشاد کیا کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے مگر نبی میرے بعد نہین پھر آپنے انکو اپنے اہل مین اپنا خلیفہ بناکر پیچھے چھوڑا۔

(۱۰) عن انس بن مالک ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ ابن المغازلی) انس ابن مالک سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے لیکن نبی میرے بعد نہین ہے ؛

(تنبیہ) جسقدر احادیث کہ صدر مین لکھی گئی ہین وہ سب موقع تبوک کے متعلق ہین۔ لیکن تفحص سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے اس حدیث کو موقع تبوک کے سوا اور چند مواقع مین بھی ارشاد کیا ہے چنانچہ جناب امام جعفر الصادق علیہ السلام روایت فرماتے ہین عن جعفر الصادق عن آبائہ علیہم السلام قال ان النبی صلے اللہ علیہ وآلہ قال لعلی فی عشرۃ مواطن انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی (اخرجہ السید علی الہمدانی فی المودۃ القربی) یعنے امام بحق ناطق جعفر صادق علیہ السلام اپنے آبائے کرام علیہم السلام سے روایت فرماتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے دس مقام پر یون ارشاد کیا ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے ؛

از انجملہ چند مقام درج ذیل ہین ؛

(الف) موقع ولادت حسنین علیہما السلام

(۱) عن جابر بن عبد الله قال لما ولدت فاطمة الحسن قالت لعلی سمه فقال ما کنت لاسبق باسمه رسول الله صلی الله علیہ وسلم ثم اخبر النبی صلی الله علیہ وسلم فقال ما کنت لاسبق باسمه ربی عز وجل فاوحی الله عز وجل الی جبرائیل انه قد ولد لمحمد ولد فاهبط وهنه وقل له ان علیا منک بمنزلة هارون من موسی فسمه باسم ابن هارون فهبط جبرئیل فهناه من الله عز وجل ثم قال ان الله تعالی جل ذکره امرک ان تسمیه باسم ابن هارون فقال وما کان اسم ابن هارون فقال شبر فقال صلی الله علیہ وسلم لسانی عربی فقال فسمه الحسن (اخرجه الملائی کتابه وسیلة المتعبدین فی متابعة سید المرسلین) جابر ابن عبد الله رضی الله عنہ کہتے ہیں کہ جب جناب حسن پیدا ہوئے جناب سیدہ نے حضرت علی سے کہا انکا نام رکھو جناب علی نے فرمایا میں اسکے نام رکھنے میں جناب رسول خدا صلی الله علیہ وسلم پر سبقت نہیں کر سکتا پھر جا کر حضرت کی خدمت میں عرض کیا حضرت نے فرمایا میں اسکی نام رکھنے میں اپنے پروردگار پر سبقت نہیں کر سکتا پس پروردگار نے جناب جبرئیل علیہ السلام کو فرمایا کہ محمد صلی الله علیہ وسلم کے گھر میں لڑکا ہوا ہے انکو جا کر تہنیت دو اور کہو بتحقیق علی تم سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے پس اسکے بیٹے کا نام ہارون کے بیٹے کے نام پر رکھو پس جبرئیل علیہ السلام نے نازل ہو کر رسم مبارک باد ادا کی اور کہا کہ پروردگار فرماتا ہے کہ آپ اسکا نام ہارون کے بیٹے کا نام پر رکھیں حضرت صلی الله علیہ وسلم نے پوچھا ہارون کے بیٹے کا کیا نام تہا جبرئیل نے کہا شبر حضرت نے فرمایا میری زبان عربی ہے جبرئیل نے کہا پس آپ اسکا نام حسن رکھیں۔

(ب) موقع النسداد ابواب مسجد

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لعلی ان موسی سال ربه ان یطهر مسجدا لهارون وذریته وانی سالت الله ان یطهر مسجدی لک ولذریتک من بعدک ثم ارسل الی ابی بکر ان سد بابک فاسترجع وقال سمعا وطاعة فسد بابه ثم الی عمر کذلک ثم صعد المنبر فقال ما انا سددت ابوابکم ولا فتحت باب علی ولکن الله سد ابوابکم وفتح باب علی (اخرجه ابونعیم فی الحلیة) ابن عباس رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی الله علیہ وسلم نے علی سے ارشاد کیا کہ حضرت موسی علیہ السلام نے پروردگار سے دعا کی تہی کہ انکی مسجد کو ہارون اور اسکی ذریت کے لیے پاک کرے اور میں نے خدا سے دعا کی ہے کہ میری مسجد کو تیرے اور تیری اولاد کے لیے میرے بعد پاک کرے پھر حضرت نے ابوبکر رضی الله عنہ کو کہلا بھیجا کہ اپنا دروازہ بند کر دے اور لوٹ جا ابوبکر رضی الله عنہ نے بسر و چشم لیکر دروازہ بند کر دیا۔ پھر حضرت عمر رض کی طرف بھی ایسا ہی کہلا بھیجا۔ پھر منبر پر چڑھکر فرمایا نہ میں نے تمہارے

دوازے بند کیے ہین اور نہ علی کا دروازہ کھولا ہے بلکہ خدا تعالے نے تمہارے دروازے بند کیے اور جناب علی علیہ السلام دروازہ کھولا ہے ۔

(۲) عن جابر بن عبد اللہ انہ قال جاءنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن مضطجعون فی المسجد وفی یدہ عسیب رطب قال اترقدون فی المسجد فجفلنا واجفل علی معنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تعال یا علی انہ یحل لک فی المسجد ما یحل لی الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا النبوۃ والذی نفسی بیدہ انک لذائد عن حوضی یوم القیامۃ تذود عنہ رجالا کما یذاد البعیر الضال عن الماء بعصا لک من عوسج کانی انظر الی مقامک من حوضی (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) جابر ابن عبد اللہ کہتے ہین ہم مسجد مین سو رہے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے انکے ہاتھہ مین کھجور کی چھڑی تھی فرمانے لگے کیا تم مسجد مین اونگھہ رہے ہو ہم اٹھکر بھاگے اور علی بھی ہمارے ساتھہ بھاگے حضرت نے فرمایا اے علی ادہر آؤ تجھے مسجد مین وہ امر جائز ہے جو کچھ کہ مجھے جائز ہے کیا تو راضی نہین کہ تیری منزلت مجھ سے ایسی ہے جیسیکہ ہارون کی موسے سے سوا نبوت کے قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے کہ تو میرے حوض سے لوگون کو اس طرح سے ہانکے گا جس طرح سے بھٹکا ہوا اونٹ پانی سے ہنکا دیا جاتا ہے تیرے ہاتھ مین عوسج کا عصا ہوگا۔ میری آنکھون مین پھر رہا ہے تیرا مقام میرے حوض سے ۔

(ج) موقع عقد مواخات

(۱) عن زید بن ابی اوفی قال لما اخی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ فقال علی لقد ذہب روحی وانقطع ظہری حین رایتک فعلت باصحابک ما فعلت غیری فان کان ہذا من سخط علی فلک العتبی والکرامۃ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والذی بعثنی بالحق ما اخرتک الا لنفسی وانت منی بمنزلۃ ہارون من موسی غیر انہ لا نبی بعدی وانت اخی ووارثی قال وما ارث منک یا رسول اللہ قال ما ورثت الانبیاء من قبلی قال وما ورثت الانبیاء من قبلک قال کتاب اللہ وسنۃ نبیہم وانت معی فی قصری فی الجنۃ مع فاطمۃ ابنتی وانت اخی ورفیقی (اخرجہ احمد فی المسند والمتقی فی کنز العمال والخطیب ابو الشیخ والصالحانی والترمذی) زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے درمیان بھیا چارہ بنایا علی کہنے لگے میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی جب سے آپ کو دیکھا کہ آپ میرے سوا اپنے اصحاب مین رشتہ اخوت قائم کر رہے ہین اگر یہ امر مجھپر کسی آپکی ناراضگی کی وجہ سے تو اچھا جیسے آپ کی رضا ہے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے ۔ ہمنے تجھے پیچھے نہیں چھوڑا
تھا مگر خاص اپنی ذات کے لیے اور تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسے سے ۔ مگر نبی میرے بعد نہیں تو میرا
بھائی اور وارث ہے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں حضور سے کیا ورثہ حاصل کرونگا حضرت نے
ارشاد کیا مجھ سے پہلے انبیاء نے جو ورثہ کہ پایا ہے ۔ جناب علی نے عرض کیا آپ سے پہلے انبیاء نے کیا ورثہ
پایا ہے فرمایا خدا کی کتاب اور نبی کی سنت اور تو جنت میں میرے ساتھ میرے قصر میں میری بیٹی فاطمہ
کی معیت میں ہوگا اور تو میرا بھائی اور رفیق ہے ۔

(د) موقع فتح خیبر ۔

عن جابر بن عبد الله قال قدم علی بن ابی طالب بفتح خیبر فقال له النبی صلی الله علیه وسلم لولا ان
تقول فیك طائفة من امتی ما قالت النصاری فی عیسی ابن مریم لقلت فیك مقالا لا تمر علی ملأ
من المسلمین الا اخذوا التراب من تحت رجلیك وفضل طهورك یستشفون بهما ولکن حسبك
ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لا نبی بعدی وانت تبری ذمتی وتستر عورتی وتقاتل علی
علی سنتی وانت غدا فی الآخرة اقرب الخلق منی وانت علی الحوض خلیفتی وان شیعتك علی
منابر من نور مبیضة وجوههم حولی اشفع لهم ویکونون فی الجنة جیرانی وان حربك حربی
وسلمك سلمی وسریرتك سریرتی وان ولدك ولدی وانت تقضی دینی وانت تنجز عداتی وان الحق
علی لسانك وفی قلبك ومعك وبین یدیك ونصب عینیك والایمان مخالط لحمك ودمك کما خالط
لحمی ودمی لا یرد علی الحوض مبغض لك ولا یغیب عنه محب لك فخر علی ساجدا وقال الحمد لله الذی
من علی بالاسلام وعلمنی القرآن وحببنی الی خیر البریة واعز الخلیقة واکرم اهل السموات والارض
علی ربه وخاتم النبیین وسید المرسلین وصفوة الله فی جمیع الاولین والآخرین احسانا
من الله وتفضلا منه علی فقال النبی صلی الله علیه وسلم لولا انت یا علی ما عرف المومنون من
بعدی لقد جعل الله عز وجل نسل کل نبی من صلبه وجعل نسلی من صلبك یا علی انت اعز الخلق
واکرمهم علی واعزهم عندی ومحبك اکرم من یرد علی الحوض من امتی (اخرجه ابن المغازلی
فی المناقب والخوارزمی عن علی والملا فی وسیلة المتعبدین ومحمد بن یوسف الکنجی فی کفایة
الطالب وابراهیم بن عبد الله الیمنی الوصابی الشافعی فی الاکتفاء فی فضائل الاربعة الخلفاء
وابن السبع الاندلسی فی کتاب شفاء الصدور فی شرف النبی) جابر بن عبد الله رضی الله عنه
سے روایت ہے کہ جب جناب علی خیبر کی فتح سے واپس تشریف لائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے

ارشاد کیا کہ اگر میری امت تیرے حق میں وہی بات نہ کہنے لگ جائیں جو عیسے علیہ السلام کے حق میں نصاری
کہہ رہے ہیں تو میں تیری نسبت ایسی بات بیان کرتا کہ نہ گذرتا تو مسلمانوں کے کسی مجمع پر مگر کہ تیرے پاؤں
کی مٹی اٹھا لیتے اور تیرے وضو کے پانی کو لیکر اس سے شفا چاہتے۔ لیکن تیرے حق میں اتنی بات ہی
کافی ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے سوا اسکے کہ نبی میرے بعد نہیں ہے۔ تو میری
ذمہ واری کو پورا کرے گا اور میرے ننگا پن ڈھانپے گا۔ اور میری سنت پر لوگوں سے لڑے گا۔ اور
تو کل قیامت میں سب خلقت سے میرے نزدیک ہوگا اور تو حوض پر میرا خلیفہ ہوگا۔ اور تیرے شیعہ نور
کے منبروں پر سفید منہ والے مجھے گھیرے ہوئے ہونگے میں انکی شفاعت کروں گا وہ جنت میں میرے
ہمسایہ ہونگے۔ کیونکہ تیرے ساتھ لڑنا میرے ساتھ لڑنا ہے اور تیرے ساتھ صلح کرنا میرے ساتھ صلح کرنا
ہے۔ اور تیرا راز میرا راز ہے۔ اور تیری اولاد میری اولاد ہے۔ تو میرے قرض کو ادا کرے گا اور میرے
وعدوں کو پورا کرے گا۔ حق تیری زبان اور تیرے دل میں اور تیرے ساتھ اور تیرے سامنے اور تیری
آنکھوں کے آگے ہے۔ ایمان تیرے گوشت اور خون میں ایسا ملا ہوا ہے جیسا کہ میرے گوشت اور خون
میں ملا ہوا ہے۔ حوض پر تیرا دشمن وارد نہیں ہوگا۔ اور تیرا محب اس سے غائب نہیں ہوگا۔ جناب امیر سجدہ
میں گر گئے اور کہنے لگے شکر ہے۔ اس ذات کا جس نے مجھ پر اسلام سے احسان رکھا ہے اور قرآن
مجھ کو سکھایا ہے اور مجھکو تمام خلائق کے بہتر اور تمام مخلوق سے زیادہ عزت والے اور سب باشندگان
آسمان و زمین سے خدا کے نزدیک زیادہ بزرگی والے خاتم پیغمبران اور سید رسلان برگزیدہ اولین
و آخرین کا دوست بنایا ہے خدا کا نہایت احسان اور فضل ہے مجھ پر پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر یا علی تو نہ ہوتا تو مومنوں کی شناخت نہ ہو سکتی بتحقیق خدا تعالے نے ہر ایک نبی کی
نسل اسی کی صلب سے ٹھہرائی ہے اور میری نسل تیری صلب سے ٹھہرائی ہے لیس تو میرے پاس سب
خلقت سے بزرگ تر اور عزیز تر ہے۔ تیرا محب سب امت سے جو حوض پر میرے پاس آنے والے ہیں
بزرگ تر ہے ✦

(۵) موقع عطاے خاتم در نماز

(۱) عن عبایۃ بن الربعی قال بینا عبد اللہ بن عباس جالس علی شفیر زمزم یقول قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبل رجل معتم بعمامۃ فجعل ابن عباس لا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الا و الرجل یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابن عباس سألتک باللہ من انت
فکشف العمامۃ عن وجھہ وقال ایھا الناس من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا جندب بن جنادۃ

البدری ابوذر الغفاری سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھاتین والا فصمتا ورأیت بھاتین والا فعمیتا یقول
علی قائد البررۃ وقاتل الکفرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ اما انی صلیت مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یوما من الایام صلوۃ الظہر فسال سائل فی المسجد فلم یعطہ احد شیئا فرفع السائل
یدہ الی السماء وقال اللھم اشہد انی سالت فی مسجد نبیک فلم یعطنی احد شیئا فکان علی راکعا فاومی
الیہ بخنصرہ الیمنی وکان یختتم فیھا فاقبل السائل حتی اخذ الخاتم من خنصرہ وذلک بعین النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فلما فرغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلوتہ رفع راسہ الی السماء وقال
اللھم ان اخی موسی سالک فقال رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا
قولی واجعل لی وزیرا من اھلی ھارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری فانزلت علیہ قرانا
ناطقا سنشد عضدک باخیک ونجعل لکما سلطانا فلا یصلون الیکما اللھم فانا محمد
نبیک وصفیک اللھم فاشرح لی صدری ویسر لی امری واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اخی اشدد
بہ ازری قال ابوذر فما استتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعاءہ حتی نزل علیہ جبرئیل من عند اللہ
فقال یا محمد اقرأ قال ما اقرء قال اقرء انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون
الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون راخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ المسمی بکشف البیان فی
تفسیر القرآن وکمال الدین محمد بن طلحۃ الشافعی فی مطالب السئول وسبط ابن الجوزی فی تذکرۃ
خواص الامۃ ومحمد بن یوسف الزرندی فی نظم درر السمطین وابن الصباغ المالکی فی الفصول المھمۃ
والامام فخر الدین الرازی فی تفسیر الکبیر) عبایہ بن الربعی سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ابن عباس رضی اللہ
عنہ چاہ زمزم کے کنارے پر بیٹھے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کر رہے تھے کہ ایک دفعہ
ایک آدمی عمامہ پوش آنکلا ابن عباس حدیث کے بیان کرنے سے رک گئے وہ شخص حدیث بیان کرنے لگا
ابن عباس کہنے لگے اے شخص میں تجھے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں سچ بتا تو کون ہے اس نے اپنا چہرہ
کھولدیا اور کہنے لگا جس نے مجھے پہچانا ہو اور جس نے نہ پہچانا ہو وہ پہچان لے کہ میں جندب بن جنادہ
البدری ابوذر غفاری ہوں۔ میں نے آنحضرت سے ان اپنے دونوں کانوں کے ساتھ سنا ہے ورنہ یہ
دونو بہرے ہو جائیں اور ان دونو آنکھوں سے دیکھا ہے ورنہ دونوں ختم ہو جائیں۔ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم جناب علی کی شان میں فرماتے تھے وہ نکوکاروں کا پیشوا ہے اور بدکاروں کا قاتل ہے
فتحمند ہوا جسنے اسکی مدد کی اور چھوڑا گیا وہ شخص جسنے اسکو چھوڑا میں ایک روز جناب رسالتمآب
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا ایک سائل نے مسجد میں آکر سوال کیا کسی نے

اسے کچھ نہ دیا سائل آسمان کیطرف ہاتھ اٹھا کر کہنے لگا اے خدا گواہ رہو میں نے تیرے رسول کی مسجد میں سوال
کیا تھا مجھے کسی نے کچھ نہیں دیا جناب امیر رکوع میں تھے سائل کی طرف آپ نے داہنے ہاتھ کی چھنگلی سے اشارہ
کیا اس میں انگوٹھی تھی سائل نے بڑھکر اتار لی یہ سارا ماجرا حضرت کے مواجہ میں ہوا حضرت نماز سے فارغ
ہو کر دعا کرنے لگے الٰہی میرے بھائی موسی نے تجھسے استدعا کی تھی کہ اے میرے پروردگار میرے
سینہ کو کھول اور میرے کام کو آسان بنا میری زبان کی گرہ کو وا کر تاکہ میری باتیں لوگ سمجھ سکیں اور میرے
گھر کے لوگوں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر اور اسکو میرے
کام میں میرا شریک بنا پس الٰہی تو نے اپنا بولتا ہوا قرآن اسپر نازل کیا کہ ہم تیرے بھائی کی وجہ سے تیرے
بازو کو قوی کرینگے اور تم دونوں کو غالب بنائیں گے کہ وہ لوگ تم تک نہیں پہونچ سکیں گے الٰہی میں
محمد تیرا نبی اور تیرا برگزیدہ ہوں۔ الٰہی پس میرے بھی سینہ کو کھول اور میرے کام کو آسان بنا اور میرے
گھر والوں میں سے علی کو میرا وزیر بنا اور اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ ابھی حضرت نے اپنی دعا کو ختم نہیں کیا تھا کہ جبریل علیہ السلام خدا کے پاس سے تشریف
لا کر کہنے لگے اے محمد پڑھ حضرت نے فرمایا کیا پڑھوں جبریل نے کہا پڑھ بجز اسکے نہیں کہ تمہارا
رفیق اللہ اور اسکا رسول ہے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے
ہیں درانحالیکہ وہ رکوع میں ہیں۔

(۲) عن اسماء بنت عمیس رض قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول اللھم انی اسالک
بما سالک اخی موسی ان تشرح لی صدری وان تیسر لی امری وان تحل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی
واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری کی نسبحک کثیرا ونذکرک کثیرا
انک کنت بنا بصیرا (اخرجہ الخطیب وابن عساکر فی تاریخیھما وابن مردویۃ فی المناقب ومحمد
صدر عالم فی المعارج العلی) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے پروردگار میں اس دعا کے ساتھ کہ جسکے ساتھ تجھے
میرے بھائی موسی نے پکارا تھا پکارتا ہوں کہ تو میرے سینہ کو فراخ کر اور میرے کام کو آسان بنا
اور میری زبان کی گرہ کھول تاکہ لوگ میری بات کو سمجھ سکیں اور میرے اہل سے میرے بھائی علی کو میرا
وزیر بنا اور اسکے ساتھ میری پشت کو قوی کر اور اسکو میرے کام میں میرا شریک بنا تاکہ ہم تیری
تسبیح اور تیرا ذکر کثرت سے کریں اور تو ہمیں دیکھتا ہے۔

(۳) عن موسی الجھنی قال دخلت علی فاطمۃ بنت علی فقال رفیقی ابو مھل کم لک فقالت

ست وثمانون سنة قال ما سمعت من ابیک شیئا قالت حدثتنی اسماء بنت عمیس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لانبی بعدی (اخرجہ الامام احمد بن حنبل فی المناقب
والنسائی فی الخصائص والخطیب فی تاریخہ موسیٰ جہنی ناقل ہیں کہ میں فاطمہ بنت علی کی خدمت میں گیا میرا
رفیق ابو مہدی ان سے عرض کرنے لگا آپ کا سن وسال کیا ہے وہ فرمانے لگیں ستاسی برس کا ہے
وہ کہنے لگا آپ نے اپنے والد صاحب سے کوئی بات سنی ہے فرمانے لگیں مجھ سے اسماء بنت عمیس روایت کرتی
تھیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی علیہ السلام سے ارشاد فرماتے تھے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے
ہے موسے سے لیکن نبی میرے بعد نہیں ہے ۔

(۴) عن اسماء بنت عمیس قالت ھبط جبرئیل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد ان ربک یقرء ک
السلام ویقول لک علی منک بمنزلۃ ھارون من موسی (اخرجہ الامام علی بن موسی الرضا فی مسند
اھل البیت) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر حضرت
جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے نازل ہو کر فرمایا کہ یا محمد آپکا پروردگار آپ پر سلام کہتا ہے اور کہتا
ہے کہ علی تم سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے ۔

(۵) موقع تفاخر عقیل وجعفر وجناب علی رضی اللہ عنہم
عن عقیل بن ابی طالب قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عقیل واللہ انی لاحبک لخصلتین
لقرابتک ولحبہ اباطالب ایاک واما انت یا جعفر فان خلقک یشبہ خلقی واما انت یا علی فانت
منی بمنزلۃ ھارون من موسی غیر انہ لانبی بعدی (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ وابو بکر بن محمد المطیر
فی جزء من حدیثہ وابراہیم بن عبد اللہ الوصابی فی الاکتفاء فی فضائل الاربعۃ الخلفاء) عقیل بن ابی
طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے عقیل
میں دو باتوں کی وجہ سے تجھ سے محبت رکھتا ہوں ایک تو تیری قرابت کے سبب سے جو میرے ساتھ ہے
دوسرے ابوطالب کی محبت کے باعث جو خاص تیرے ساتھ تھی اور اے جعفر تیرا خلق میرے خلق
کے مشابہ ہے اور اے علی پس تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے بجز اسکے کہ نبی میرے بعد نہیں ہے

(۶) بمواجہ حضرت ابوبکر وعمر وابوعبیدہ بن الجراح وغیرہ اصحاب کبار رضی اللہ عنہم
عن ابن عباس قال قال عمر بن الخطاب کفوا عن ذکر علی فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
فی علی ثلث خصال لان تکون لی واحدۃ منھن احب الی مما طلعت علیہ الشمس کنت انا وابوبکر وابوعبیدۃ
ابن الجراح ونفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم متکی علی علی حتی ضرب

يده على منكبيه ثم قال انت يا علی اول المؤمنین ایمانا و اولهم اسلاما ثم قال انت منی بمنزلة هارون من موسى وكذب علی من زعم انه یحبنی و یبغضك (اخرجه الحسن بن بدر فیما رواه الخلفاء والحاكم فی الکنی والشیرازی فی الالقاب وابن النجار والمتقی فی کنز العمال) وابن السمان والموافقة ومحب الطبری فی الریاض النضرة فی فضائل العشرة ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے علی کے ذکر سے باز رہو۔ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی میں ایسی تین باتیں ہیں۔ کہ اگر ان میں سے ایک ہی مجھے حاصل ہوتی تو سب ان چیزوں سے کہ جن پر آفتاب طلوع ہوتا ہے میں اسکو بہتر سمجھتا میں اور ابوبکر اور ابو عبیدہ بن الجراح اور چند نفر اصحاب یعنی اللہ عنہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر تھے اور حضرت جناب امیر کے سینہ کے ساتھ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے کہ حضرت نے علی کے کندھے پر ہاتھ مار کر ارشاد کیا کہ اے علی تو سب مومنوں سے ایمان لانے میں پہلا ہے اور سب مسلمانوں سے اسلام لانے میں مقدم ہے اور تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے اس نے مجھ پر جھوٹ بولا ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ مجھ سے محبت رکھتا ہے درانحالیکہ تجھ سے بغض رکھتا ہو۔

(۲) عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم علی منی بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبی بعدی (اخرجه الخطیب فی المتفق فی کنز العمال) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے۔

(ح) جناب ام المؤمنین ام سلمہ کے گھر کا موقع۔

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لام سلمة یا ام سلمة هذا علی بن ابی طالب لحمه لحمی ودمه دمی وهو منی بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبی بعدی (اخرجه الحافظ ابو جعفر العقیلی والدیلمی فی فردوس الاخبار) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین ام سلمہ کو مخاطب کر کے فرمایا اے ام سلمہ یہ علی بن ابی طالب ہے اسکا گوشت میرا گوشت ہے اسکا خون میرا خون ہے اور یہ مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے۔

(ط) انس رضی اللہ عنہ کے حاجب کا موقع۔

عن انس بن مالك قال بینا انا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صلى الله عليه وسلم الآن یدخل سید المسلمین وامیر المؤمنین وخیر الوصیین واولی الناس بالنبیین اذ طلع علی فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والی والی قال فجلس بین یدی رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم

جبينه العرق من جبهته ووجهه ويمسح به وجه علي ويمسح العرق من وجه علي ويمسح به وجهه فقال له علي يا رسول الله انزل فيّ شيء قال اما ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي انت اخي ووزيري وخير من اخلف بعدي تقضي ديني وتنجز موعدي وتبين لهم ما اختلفوا فيه من بعدي و تعلمهم من تاويل القرآن ما لم يعلموا وتجاهدهم على التاويل كما جاهدتهم على التنزيل (اخرجه ابو بكر ابن مردويه في المناقب) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت نے ارشاد کیا کہ ابھی اسوقت سید المسلمین اور امیر المومنین اور خیر الوصیین اور نبیون کے پاس سب لوگون کا بہتر داخل ہوگا ناگاہ علی تشریف لائے حضرت نے فرمایا میرے پاس آو میرے پاس آؤ انس کہتے ہین کہ جناب امیر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گئے۔ حضرت اپنی پیشانی اور چہرہ اقدس کا عرق لیکر انکے مونہہ کو اور انکی پیشانی اور مونہہ کا عرق لیکر اپنے چہرہ کو ملنے لگے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی آیت میرے حق مین نازل ہوئی ہے حضرت نے ارشاد کیا کیا تو راضی نہین کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسے سے مگر نبی میرے بعد نہین ہے تو میرا بھائی اور وزیر ہے اور جن لوگون کو مین اپنے پیچھے چھوڑ جانے والا ہون ان سب سے بہتر ہے تو میرے قرض کو ادا کرے گا۔ اور میرے وعدون کو پورا کرے گا۔ اور میرے بعد جس مین لوگون کو اختلاف پیدا ہو جائیگا تو انکو بیان کرے گا۔ اور قرآن کے معنے جو انکو نہین معلوم ہین تو انکو سمجھائے گا اور قرآن کی تاویل پر لوگون سے لڑے گا جس طرح سے کہ مین قرآن کی تنزیل پر لڑا ہون ✦

(ی) مدینہ کی کھجورونکا پکارنا۔

عن جابر بن عبد الله قال سمعت عليا يقول لجماعة من الصحابة اتدرون لم سمي الصيحاني صيحانيا قلنا اللهم لا قال خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم نمشي في طرقات المدينة فمررنا بنخل من نخلها فصاحت نخلة باخرى هذا النبي المصطفى وهذا علي المرتضى ثم جزناها فصاحت ثانية بثالثة هذا موسى واخوه هارون ثم جزناها فصاحت رابعة بخامسة هذا نوح وهذا ابراهيم ثم جزناها فصاحت سادسة بسابعة هذا محمد سيد النبيين وهذا علي سيد الوصيين فتبسم النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال انما سمي نخل المدينة صيحانيا لانه صاح بفضلي وفضلك (اخرجه الخوارزمي في المناقب والسيد السمهودي في خلاصة الوفا باخبار دار المصطفى ومحمد ابن يوسف الكنجي الشافعي) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مینے جناب امیر کو فرماتے ہوئے

سنا ہے کہ صحابہ سے کہا سب سے تھے کیا تم کو معلوم ہے کہ صیحانی کھجوروں کا نام کیوں صیحانی رکھا گیا ہے۔ وہ عرض کرنے لگے بخدا ہمیں نہیں معلوم ہے۔ جناب امیر نے فرمایا ایک دفعہ میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مدینہ کے باہر کے رستوں میں جا رہا تھا ہم ایک کھجوروں کے جھنڈ کے پاس سے ہو کر گذرے ایک کھجور کے درخت نے دوسرے سے کہا یہ نبی مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ علی المرتضے علیہ السلام ہیں پھر ہم وہاں سے آگے بڑھے ایک دوسری کھجور کے درخت نے تیسرے سے کہا یہ موسیٰ ہیں اور یہ ان کے بھائی ہارون ہیں پھر ہم وہاں سے بھی آگے بڑھے چوتھی نے پانچویں سے کہا یہ نوح ہے اور یہ ابراہیم ہے پھر ہم وہاں سے بھی آگے بڑھے۔ چھٹی نے ساتویں سے کہا یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نبیوں کے سردار ہیں اور یہ علی علیہ السلام وصیوں کے سردار ہیں جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم یہ سنکر ہنس پڑے پھر حضرت نے فرمایا یہی وجہ ہے کہ ان کھجوروں کو صیحانی یعنے پکارنے والی کھجوریں کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ میری اور تیری فضیلت پر پکارتی ہیں ✤

(تنبیہ) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جذب القلوب الی دیار المحبوب میں لکھتے ہیں۔ و یکے از انواع تمر صیحانی ست کہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ بثبوت رسیدہ کہ روزی حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم دست در دست علی مرتضی سلام اللہ علیہما در بعضے از بساطین مدینہ میگذشت ناگاہ از میان نخلہ آواز برآمد کہ ہذا محمد سید الانبیاء وہذا علی سید الاولیاء ✤

(۱) عن جابر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسےٰ الا انہ لا نبی بعدی ولو کان لکنت (الطبقات الکبری) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ کیا تو راضی نہیں ہے کہ ہو تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے مگر یہ کہ نبی میرے بعد نہیں اور اگر ہوتا تو البتہ تو ہی ہوتا ✤

(۲) عن سعید بن زید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ (اخرجہ احمد) سعید بن زید سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے۔

(۳) عن مالک بن الحویرث قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ عبداللہ بن احمد فی زوائد المسند والطبرانی فی الکبیر) مالک ابن الحویرث سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے ارشاد فرمایا کیا تو راضی نہیں کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسے کہ ہارون کا موسے سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے ✤

۴) عن حبشی بن جنادۃ السلولی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ الطبرانی) حبشی بن جنادۃ السلولی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ تو مجھ سے بمرتبہ ہارون کے مرتبہ پر ہے موسے سے

۵) عن ابی سریحۃ وزید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ رزین بن معاویۃ العبدری فی جمع بین الصحاح الستۃ فی الجزء الثالث فی ثلثۃ الاجزاء فی باب مناقب علی) ابو سریحہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے ارشاد کیا کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے ✦

۶) عن بکر بن احمد القصری حدثنا فاطمۃ بنت علی بن موسی الرضا حدثتنی فاطمۃ وزینب ام کلثوم بنات موسی بن جعفر قلن حدثتنا فاطمۃ بنت جعفر بن محمد الصادق حدثتنی فاطمۃ بنت علی بن الحسین حدثتنی فاطمۃ وسکینۃ ابنتا الحسین بن علی عن ام کلثوم بنت فاطمۃ بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن فاطمۃ بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورضی عنھا قالت انسیتم قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی رھکذا اخرجہ الحافظ الکبیر ابو موسی المدینی فی کتابہ المسلسل بالاسماء وقال ھذا الحدیث مسلسل من وجہ وھو ان کل واحدۃ من الفواطم تروی عن عمتھا فھو روایۃ خمس بنات اخ کل واحدۃ منھن عن عمتھا (اخرجہ شمس الدین بن محمد الجزری فی اسنی المطالب) بکر بن احمد القصری سے روایت ہے کہ ہم سے جناب فاطمہ بنت علی بن موسے الرضا بیان کرتی تھیں کہ مجھ سے فاطمہ اور زینب اور ام کلثوم جناب موسی بن جعفر کی بیٹیاں ذکر کرتی تھیں کہ ان سے فاطمہ بنت جعفر بن الصادق نے ذکر کیا اور ان سے فاطمہ بنت محمد بن علی نے بیان اور ان سے فاطمہ بنت علی بن الحسین نے ذکر کیا اور ان سے فاطمہ اور سکینہ جناب حسین علیہ السلام کی صاحبزادیوں نے روایت کیا اور ان سے جناب کلثوم بنت فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ جناب فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ کیا تمہیں غدیر خم کے روز جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھول گیا کہ جسکا میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے۔ ونیز حضرت کا ارشاد کہ یا علی کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے ✦

اس حدیث کو حافظ ابو موسی المدینی نے کتاب مسلسل بالاسماء میں روایت کیا ہے اور کہتا ہے

کہ ایک وجہ سے یہ حدیث مسلسل ہے کیونکہ اس حدیث کو ہر ایک فاطمہ نام معصومہ نے اپنی پھپی صاحبہ سے روایت کیا ہے یہ روایت پانچ بھانجیون کی ہے اپنی پھپیون سے +

(۷) عن عامر بن واثلة سمعت علیا یوم الشوری یقول، لقد تکم باللہ هل فیکم احد وحد اللہ قبلی قالوا اللهم لا۔ قال انشد تکم باللہ هل فیکم احد قال له رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی غیری، قالوا اللهم لا (اخرجه الخوارزمی فی المناقب)
ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے شوری کے روز جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ فرماتے تھے مین تمکو قسم دیتا ہون آیا تم لوگون مین میرے سوا کوئی ہے کہ جس نے خدا کی توحید کا مجھ سے پہلے اقرار کیا ہو سب نے کہا بخدا کوئی نہین جناب امیر نے کہا مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ میرے سوا کوئی ایسا تم مین ہے جسکو حضرت نے کہا ہو کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے سب نے کہا بخدا کوئی نہین +

(۸) عن قیس بن حازم قال جاء رجل الی معاویة سالہ عن مسألة فقال سل عنها علی بن ابی طالب وهو اعلم فقال ارید جوابك فقال ویحك لقد کرهت رجلا کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یغره بالعلم غرا ولقد قال له رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انت منی بمنزلة هارون من موسی ولقد کان عمر بن الخطاب اذا اشکل علیه شیء اخذ منه (اخرجه احمد فی المناقب وابن المغازلی فی المناقب وفقیه ابو اللیث نصر بن محمد السمرقندی فی کتاب المجالس ومحب الطبری فی الریاض النضرة فی فضائل العشرة والسید السمهودی فی جواهر العقدین وابن حجر المکی فی الصواعق المحرقه) قیس بن حازم ناقل ہے کہ ایک آدمی نے معاویہ سے ایک مسئلہ پوچھا معاویہ کہنے لگا یہ مسئلہ جناب امیر علیہ السلام سے پوچھ سائل کہنے لگا مین تجھ سے ہی جواب چاہتا ہون معاویہ نے کہا تجھ پر افسوس ہے کہ تو نے ایسے آدمی کو حقیر سمجھا ہے کہ جسکو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ علم کے ساتھ بھرا ہے پورا بھرنا اور ارشاد کیا ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے اور جب کبھی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کوئی مشکل پیش آیا کرتی تھی تو ان سے علم حاصل کیا کرتے تھے +

(۹) عن ابن جبیر قال قلت لعلی بن الحسین علیه السلام یا سیدی ان ابی حدث عن ابی جحیفة وهب بن الخیرات اباك صعد المنبر وقال خیر هذه الامة بعد نبیها ابو بکر وعمر رضی اللہ عنهما فقال این تذهب بك یا حکیم حدثنی سعید بن المسیب ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال انت منی بمنزلة هارون من موسی ان المؤمن یهضم نفسه (اخرجه الخطیب فی تاریخ بغداد فی ترجمة طریف بن عبد اللہ الموصلی)

ابن جبیر ناقل ہیں کہ میں نے جناب علی بن الحسین رضی اللہ عنہ سجاد علیہ السلام سے عرض کیا یا سیدی مجھ سے تمیر نے بیان کیا کہ ابی حجیفہ وہب بن الخیر روایت کرتے تھے کہ آپ کے والد ماجد جناب امیر علیہ السلام نے منبر پر چڑھ کر فرمایا تھا کہ بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس امت میں سب سے بہتر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں جناب سجاد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے عثل اے ہیثم تجھے کہاں لیجائیں ہم سے سعید بن المسیب نے روایت کیا ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے۔ بے شک مومن کسر نفسی کیا کرتا ہے۔

(۱۰) عن المخدوج بن یزید الهذلی ان رسول الله صلے الله علیه وسلم اخی بین المسلمین ثم قال یا علی انت اخی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لا نبی بعدی (اخرجه عبد الله بن احمد فی زوائد المناقب) مخدوج ابن یزید الہذلی سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کا باہم رشتہ اخوت ملایا اور جناب علی ع سے ارشاد کیا یا علی تو میرا بھائی ہے اور مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے لیکن نبی میرے بعد نہیں ہے +

حدیث یا علی انت منی و انا منک

(۱) عن ابی رافع قال لما قصد صاحب لواء المشرکین یوم احد رسول الله صلی الله علیه وسلم فداه علی بنفسه وحمل علی صاحب اللواء فقتله، فنزل جبرئیل فقال یا محمد ان هذه لهی المواساة فقال رسول الله صلے الله علیه وسلم علی منی وانا منه فقال جبریل انا منکما (اخرجه احمد والطبرانی فی الکبیر) ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب احد کے روز مشرکوں کے علمدار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا جناب امیر نے حضرت پر اپنی جان کو فدا کر کے اس علمدار پر حملہ کیا اور اسکو مار ڈالا جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا یا رسول اللہ اسکے لیے صلہ ہونا چاہیے آپ نے فرمایا علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا میں تم دونوں کا ہوں +

(تنبیہ) قال الزهری رحمة الله علیه انما قال جبریل ان هذه لهی المواساة لان الناس فروا عن رسول الله صلے الله علیه وسلم یوم احد (رنذ کرہ خواص الامة) یعنے زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ اسکے لیے صلہ چاہیے یہ اسلیے تھا کہ احد کے دن جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوگ بھاگ گئے تھے +

(۲) عن حبشی بن جنادة کان قد شهد حجة الوداع قال سمعت رسول الله صلے الله علیه وسلم یقول

ذلک الیوم علی منی وانا منہ ولا یقضی دینی سواہ (اخرجہ النسائی والترمذی وابن ماجۃ والبغوی وابن عاصم وابن قتیبۃ والضیا والباوردی والطبرانی) حبشی بن جنادہ سے کہ وہ حجۃ الوداع مین بھی حاضر تھے روایت ہی کہ مینے اسی روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا تھا کہ علی میرا ہے اور مین علی کا ہون اور سوا اسکے کوئی میرے قرض کو ادا نہین کریگا ۔

(تنبیہ) اس حدیث کے شان ورود کی نسبت علامہ سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ مین لکھتے ہین وقیل انما قالہ یوم نزل علیہ وانذر عشیرتک الاقربین یعنی علی منی وانا منہ کی حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز ارشاد فرمایا تھا جس روز کہ آیت کریمہ وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تھی ۔

لیکن کتب حدیث کی سیر سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے اکثر مواقع مین اس حدیث کو جناب امیر کی نسبت ارشاد فرمایا ہے کبھی علی منی سے اور کبھی انت منی کے الفاظ مبارک سے ۔

(۳) عن انس بن مالک قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم براءۃ مع ابی بکر رضی اللہ عنہ ثم دعاہ فقال لا ینبغی لاحد ان یبلغ عنی الا رجل ہو منی وانا منہ فدعا علیا فاعطاہ ایاہا (اخرجہ الترمذی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو براءت دیکر مکہ والون کی طرف ارسال کیا پھر آپ نے بلالیا اور فرمایا مجھ سے وہ اس سورت کو لیجا سکتا ہے جو میرا ہو پھر جناب علی کو سورہ براءت دیکر روانہ کیا ۔

(۴) عن عبد خیر عن علی قال اہدی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قنو موز فجعل یقشر الموزۃ ویجعلہا فی فمی وقال لہ قائل یا رسول اللہ انک تحب علیا فقال فی فمی اوما علمت ان علیا منی وانا منہ (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) عبد خیر جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کیلہ کا خوشہ تحفہ مین آیا حضرت کیلے چھیل چھیلکر میرے مونہہ مین ڈالنے لگے ایک کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ آپ علی کو دوست رکھتے ہین حضرت نے فرمایا شاید تو نہین جانتا کہ علی میرا ہے اور مین علی کا ہون

(۵) عن علی قال صدرنا من مکۃ فاذا ابنۃ حمزۃ تنادی یا عم یا عم فتناولہا علی فقال لفاطمۃ دونک ابنۃ عمک فحملتہا فاختصم فیہا علی وجعفر وزید فقال علی انا اخذتہا وہی ابنۃ عمی قال جعفر ابنۃ عمی وخالتہا تحتی وقال زید ابنۃ اخی فقضی بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لخالتہا وقال الخالۃ بمنزلۃ الام وقال لعلی انت منی وانا منک وقال لجعفر اشبہت خلقی وخلقی وقال لزید انت اخونا ومولانا (اخرجہ النسائی فی الخصائص) جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب ہم مکہ سے چلے

ناگاہ جناب سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اے چچا اے چچا پکارنے لگین علیؑ نے انکو لیکر جناب فاطمہ کے حوالہ کیا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو اپنے پاس بٹھا حضرت سیدہ نے اسے اپنے پاس اونٹ پر بٹھا لیا۔ جناب علی اور جعفر اور زید رضی اللہ عنہم مین جھگڑا ہونے لگا جناب علی کہنے لگے مینے اسکو پکڑا ہے وہ میرے چچا کی بیٹی ہے جعفر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میرے چچا کی بیٹی ہے اور اسکی خالہ میرے نکاح مین ہے زید کہنے لگے میرے بھائی کی بیٹی ہے حضرتؐ نے اسکا فیصلہ کیا اور اسکو اسکی خالہ کے سپرد کردیا اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہوتی ہے اور جناب علی سے فرمایا تو میرا ہے اور مین تیرا ہون اور جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا تیری خلقت اور تیرا خلق میری مانند ہے اور زید رضی اللہ عنہ سے کہا تو ہمارا دوست ہے۔

(۶) عن محمد بن اسامۃ بن زید عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انت یا علی فختنی وابو ولدی انت منی وانا منک (اخرجہ البغوی واحمد والطبرانی والحاکم) محمد بن اسامہ بن زید اپنے والد سے ناقل ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن یا علی تو بس میرا داماد اور میرے بچوں کا باپ ہے اور تو مجھ سے ہے اور مین تجھ سے ہون۔

(۷) عن بریدۃ الاسلمی قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن مع خالد بن الولید وبعث علیا علی جیش اخر وقال ان لقیتما فعلی وان تفرقتما فکل واحد منکما علیحدہ فلقینا بنی زبید من اہل الیمن وظہر المسلمون علی المشرکین فقاتلنا المقاتلۃ وسبینا الذریۃ فاصطفی علی جاریۃ لنفسہ منہن فکتب بذلک خالد بن الولید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرنی ان انال منہ فدفعت الکتاب الیہ ونلت من علی فتغیر وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ہذا مکان العائذ بعثتنی مع رجل والزمتنی بطاعتہ فبلغت ما ارسلت بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقعن یا بریدۃ فی علی فان علیا منی وانا منہ وہو ولیکم بعدی (اخرجہ احمد والنسائی) بریدہ اسلمی روایت کرتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خالد بن ولید کے ساتھ یمن کی طرف روانہ کیا اور ایک دوسرے لشکر پر جناب امیر علیہ السلام کو امیر بنا کر ارسال کیا۔ اور فرمایا کہ اگر دونو لشکر باہم ملجائین تو علی امیر سمجھے جاوین اور اگر جدا جدا رہین تو تم دونو مین سے ہر ایک جدا جدا امیر ہوگا۔ پس ہمارے دونو لشکر یمن کے قبیلہ بنی زبید کے قریب جا ملے اور مسلمانون نے باہم مدد کرکے مشرکون کے ساتھ لڑائی مین فتح حاصل کی سپاہیون کو قتل کیا انکے بال بچون کو اسیر کرلیا جناب امیر علیہ السلام نے اپنے لیے ان مین سے ایک لونڈی کو منتخب کیا خالد بن ولید نے اس حقیقت کو حضرت کی طرف لکھ بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ مین اس خط کے ساتھ حضرت کی خدمت مین ہو کر زبانی بھی اس بات کو عرض کرون مینے وہ خط حضرت کو

دیا اور زبانی بھی کہہ سنایا حضرت کا چہرہ غصہ کی وجہ سے متغیر ہو گیا میں نے کہا میں حضور کے غصہ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں حضور نے مجھے ایک شخص کے ساتھ روانہ فرمایا تھا اور اسکی اطاعت کو مجھ پر لازم کیا تھا جو کچھ کہ اس نے کہا میں نے اسکو پہونچا دیا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بریدہ تم علی کے پیچھے مت پڑو علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں اور وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے ❖

(۸) عن عمران بن حصین قال بعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیشا واستعمل علی بن ابی طالبؓ فمضی فی السریۃ فاصاب جاریۃ فانکروا علیہ وتعاقد اربعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا اذا لقینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فشکوا الیہ اخبرناہ ما صنع وکان المسلمون اذا رجعوا من سفر بدؤا برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فسلموا علیہ ثم انصرفوا الی رحالہم فلما قدمت السریۃ فسلموا علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقام احد الاربعۃ فقال یا رسول اللہ الم تران علیا صنع کذا وکذا فاعرض عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثم قام الثانی فقال مثل ذلک ثم قام الثالث فقال مثل مقالتہ ثم قال الرابع فقال مثل ما قالوا فاقبل علیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والغضب یعرف فی وجہہ فقال ما تریدون من علی ما تریدون من علی ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مؤمن من بعدی اخرجہ احمد والنسائی والحاکم عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر پر جناب علی کو امیر بنا کر روانہ کیا جب جناب فوج کے ساتھ روانہ ہوئے ایک کنیز غنیمت میں انکے ہاتھ لگی حضرت امیر نے اس میں اپنا تصرف کر لیا لوگوں کو یہ بات ناگوار ہوئی ان میں سے حضرت کے چار صحابیوں نے باہم عہد کیا کہ جب ہم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہونچیں گے تو حضرت سے اس بات کی شکایت کرینگے صحابہ کا یہ طریق تھا کہ جب سفر سے آتے تو حضرت کو سلام کے لیے پہلے حضرت کے حضور میں حاضر ہوتے پھر اپنی اپنی فرودگاہ کی طرف رجوع کرتے حسب دستور وہ فوج کا دستہ بھی سلام کے لیے حاضر خدمت ہوا ان چاروں میں سے ایک نے اٹھکر عرض کیا یا رسول اللہ جناب علی نے ایسا ویسا کیا ہے حضرت نے اس سے مونھ پھیر لیا۔ پھر دوسرے نے اٹھکر بھی یہی بیان کیا آپنے اس سے بھی اعراض فرمایا پھر تیسرے نے بھی یہی بیان کیا پھر چوتھے نے بھی انہیں تینوں کی سی کہی حضرت ان کی طرف لوٹ بیٹھے اور غضب کے آثار چہرہ اقدس سے نمایاں ہو رہے تھے فرمایا تم علی سے کیا چاہتے ہو تم علی سے کیا چاہتے ہو بیشک علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں اور وہ میرے بعد ہر ایک مومن کا ولی ہے ❖

(۹) عن عمرو بن العاص قال قدمت من غزوۃ ذات السلاسل وکنت اظن ان لیس احد احب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ منی فقلت یا رسول اللہ ای الناس احب الیک قال عائشۃ قلت انی لست اسالک عن النساء قال ابوھا قلت ای الناس احب الیک بعد ابی بکر قال حفصۃ قلت لست اسالک عن النساء قال فابوھا قلت یا رسول اللہ فاین علی فالتفت الی اصحابہ فقال انظروا الی ھذا یسالنی عن النفس (اخرجہ بن النجار) عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ جب مین غزوہ ذات السلاسل سے واپس آیا مجھے گمان تھا کہ حضرت کو مجھ سے زیادہ کوئی عزیز نہ ہوگا مینے عرض کیا یا رسول اللہ تمام لوگون مین سے حضور کو کون زیادہ پیارا ہے فرمایا عائشہ رضی عرض کیا مین عورتون کی نسبت نہین پوچھتا ہون فرمایا اسکا باپ مینے پھر پوچھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد کون عزیز ہے فرمایا حفصہ مینے گذارش کیا کہ عورتون کی نسبت مین نہین پوچھتا فرمایا اسکا باپ مینے کہا یا رسول اللہ علی کہان رہے حضرت نے صحابہ کیطرف التفات فرماکر ارشاد کیا دیکھو یہ مجھ سے میری جان کی نسبت پوچھتا ہے۔

(۶) اخرج الدارقطنی ان علیا یوم الشوری احتج علی اھلھا فقال لھم انشدکم باللہ ھل فیکم احد اقرب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرحم ومن جعلہ صلی اللہ علیہ وسلم نفسہ نفسہ وابناہ ابناہ غیری فقالوا اللھم لا دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے شوری کے دن اہل شوری حجت قائم کرنے کے لیے فرمایا مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کوئی تم مین ہے کہ رحم مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نزدیکی رشتہ دار ہو۔ اور میرے سوا کس شخص کے نفس کو حضرت نے اپنا نفس اور اسکے بیٹیون کو اپنے بیٹے بنایا ہے سب نے کہا خدا گواہ ہے کوئی نہین۔

(۷) عن ام المؤمنین عائشۃ قالت یا رسول اللہ من خیر الناس بعدک قال ابوبکر قالت ثم من قال ثم عمر قالت فاطمۃ الا تقول فی علی شیئا قال علی نفسی (اخرجہ النطنزی فی خصائص العلویۃ) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی سے مروی ہے کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپکے بعد سب لوگون مین کون بہتر ہے حضرت نے فرمایا ابوبکر پھر عرض کیا گیا انکے بعد کون ہے آپنے فرمایا عمر جناب فاطمہ رض نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور علی کے حق مین کچھ ارشاد نہین فرماتے حضرت نے فرمایا وہ تو میری جان ہے۔

(تنبیہ) امام شہاب الدین [illegible] علیہ الرحمۃ اربعین فی اصول الدین مین لکھتے ہین ثبت بالاخبار الصحیحۃ ان المراد من قولہ تعالی وانفسنا ھو علی ومعلوم انہ یمتنع ان یکون نفس علی ھو نفس محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعینہ فلا بد ان یکون المراد ھو المساواۃ بین النفسین وھذا یفید ان کل ما حصل لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم من الفضائل والمناقب قد حصل مثلہ لعلی ما وراء صفۃ النبوۃ ثم لاشک ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم افضل الخلق فی سائر الفضائل فلما کان علیا متساویا فی تلک الصفۃ

وجب ان یکون افضل الخلق یعنے اخبار صحیحہ سے ثابت ہو کہ آیت مباہلہ مین انفسنا سے جناب علی مراد ہین۔ اور یہہ بات معلوم ہے کہ نفس جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بعینہ نفس جناب علی نہین ہو سکتا۔ پس بالضرور یہان مساواۃ سے مراد ہے اور اس بات سے یہ امر حاصل ہوتا ہے کہ جو فضائل و مناقب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات مین تہے بجز شرف نبوت کے وہی فضائل جناب علی کو بہی حاصل تہے پس اس مین شک نہین کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام فضائل مین تمام خلقت سے افضل تہے۔ جبکہ ان صفات مین جناب علی حضرت کے مساوی ٹہیرے تو یہ بات بہی ضرور ماننی پڑے گی کہ جناب علی بعد رسول آپ ہی افضل البشر ہین ❖

جناب امیر کا نظیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونا

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا ولہ نظیر فی امتہ فعلی نظیری (اخرجہ الخلعی والدیلمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر نبی کی نظیر اسکی امت مین ہوتی رہی ہے پس علی میری نظیر ہے ❖

جناب امیر کا نظیر جناب مسیح ہونا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لولا ان تقول فیک طوائف من امتی ما قالت النصاری فی عیسی بن مریم لقلت فیک الیوم مقالا لا تمر باحد من المسلمین الا اخذ التراب من اثر قدمیک یطلبون فیہ البرکۃ (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) جناب علی علیہ السلام فرماتے تہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے اگر میری امت کے لوگ تیرے حق مین ایسی بات نہ کہدیں کہ جو نصاری حضرت عیسٰی کے حق مین کہہ رہے ہین تو البتہ آج مین تیرے حق مین ایک بات کہتا۔ کہ تو کسی مسلمان کے پاس سے ہوکر نہ گذرتا تاکہ وہ تیرے پاؤن کی مٹی لیکر اس مین اپنے لیے برکت طلب نکرتا ❖

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فیک مثل عیسی ابغضتہ الیہود حتی بہتوا امہ واحبتہ النصاری حتی انزلوہ بالمنزلۃ التی لیس لہ (اخرجہ احمد والنسائی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ یا علی تم عیسیٰ کے مثل ہو کہ یہودیون نے ان سے بغض رکہا یہانتک کہ انکی والدہ ماجدہ پر بہتان دہر دیا۔ اور نصاری نے ان

محبت کی یہاں تک کہ انکا رتبہ ایسا بڑہا جو انکے لیئے نہیں تھا

جناب امیر کا فضائل میں انبیا علیہم السلام کی مانند ہونا

(۱) عن ابی الحمراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی فہمہ والی ابراہیم فی حلمہ والی یحیی بن زکریا فی زہدہ والی موسی ابن عمران فی بطشہ فلینظر الی علی بن ابی طالب (اخرجہ احمد ابو الخیر القزوینی) والبیہقی فی فضائل الصحابۃ) ابی الحمراء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص علم میں حضرت آدم کو اور فہم میں حضرت نوح کو اور حلم میں جناب ابراہیم کو اور زہد میں حضرت یحیے بن زکریا اور حملہ میں حضرت موسی بن عمران کو دیکہنا چاہتا ہو تو علی بن ابی طالب کو دیکہہ لے +

(۲) عن بن عباس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی ابراہیم فی حلمہ والی نوح فی حکمہ والی یوسف فی جمالہ فلینظر الی علی بن ابی طالب (اخرجہ الملا فی سیرتہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص علم میں حضرت آدم کو اور حلم میں حضرت ابراہیم کو اور حکم میں حضرت نوح کو اور جمال میں حضرت یوسف کو دیکہنا چاہے وہ علی بن ابی طالب کو دیکہ لے +

(۳) عن الحارث الاعور صاحب رایۃ علی قال بلغنا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی جمع من اصحابہ فقال اریکم آدم فی علمہ ونوحا فی فہمہ وابراہیم فی حکمتہ فلم یکن باسرع من ان طلع علی فقال ابوبکر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ اقست رجلا بثلثۃ من الرجل بخ بخ لہذا الرجل من ہو یا رسول اللہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا تعرفہ یا ابابکر قال اللہ ورسولہ اعلم قال ابو الحسن علی بن ابی طالب قال ابوبکر بخ بخ لک یا ابا الحسن (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) حارث الاعور جناب امیر علیہ السلام کے علم دار ناقل ہیں کہ ہمکو خبر لگی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کی جماعت میں رونق افروز تہے کہ ارشاد فرمایا میں تمہیں ایسا شخص دکہاؤں کہ اپنے علم میں وہ جناب آدم اور فہم میں جناب نوح اور حکمت میں جناب ابراہیم ہے کچہ دیر نہیں گذری تہی کہ جناب علی علیہ السلام تشریف لائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حضور نے ایسا آدمی بیان فرمایا ہے کہ فضائل میں تین نبیوں کے ساتہ اسکا قیاس کیا جاسکتا ہے وہ کون ہے حضرت نے فرمایا اے ابوبکر کیا تم اسے نہیں جانتے حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ خدا اور خدا کا رسول زیادہ

جانتے والے ہین فرمایا وہ ابو الحسن علی بن ابی طالب ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے شاباش اے ابو الحسن تیرا مثل کہان ہے *

(تنبیہ) اس حدیث کے ذیل مین فخر الاسلام امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ لکھتے ہین هذا الحدیث یدل علی ان علیا کان مساویا لهولاء الانبیاء فی هذا الصفات ولا شك ان هولاء الانبیاء کانوا افضل من سائر الصحابة والمساوی للافضل افضل فوجب ان یکون علی افضل منهم (اربعین فی اصول الدین) یعنے یہ حدیث دال ہے کہ جناب علی ان صفات مین انبیاے کرام علیہم السلام کے مساوی تھے اور کسی قسم کا شک نہین کیا جا سکتا کہ یہ انبیاء تمام صحابہ سے افضل اور مساوی للافضل افضل ہوا کرتا ہے اس لیے جناب بھی ان سے افضل ٹھیرے *

جناب امیر کا غنیمت مین مثل حضرت کے حصہ پانا

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یوم غزوة تبوك اما ترضی ان یکون لك من الاجر مثل مالی ولك من المغنم مثل مالی (اخرجه الخلعی نقلت من ریاض النضرة) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ غزوہ تبوک کے روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا کیا تم راضی نہین کہ تمہین ویسا ہی اجر ملے جو مجھے ملا ہے اور غنیمت مین بھی تمہارا حصہ مثل میرے حصے کے ہو۔

روی الزمخشری فی فضائل العشرة انه صلی اللہ علیہ وسلم جلس فی المسجد یقسم غنائم تبوك فدفع لکل واحد سهما ودفع لعلی سهمان فقام زائدة بن الاکوع وقال یا رسول اللہ اوحی نزل من السماء ام امر من نفسك فقال صلی اللہ علیہ وسلم انشدکم اللہ هل رأیتم فی رأس میمنتکم صاحب الفرس الاغر المحجل والعمامة الخضراء لها ذوابتان مرخاتان علی کتفیه بیده حربة فحمل بها علی المیمنة فازالها وحمل بها علی المیسرة فازالها وحمل علی القلب فازاله قالوا نعم قد رأینا ذلك قال هو جبرئیل قال لی ان ادفع سهمه لعلی فقال زائدة هذا سهم مسهم (سیرة الحلبیه فی ترجمه غزوه تبوك) علامہ زمخشری فضائل عشرہ مبشرہ مین لکھتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کی غنیمت کو تقسیم فرمانے لگے تو ہر ایک شخص کو آپنے ایک حصہ دیا اور علی کو دو حصے دیئے زائدہ بن اکوع اٹھے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپ وحی کے حکم سے دے رہے ہین یا اپنی طرف سے عطا فرماتے ہین حضرت نے ارشاد کیا مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ تمنے اپنی فوج میمنہ کے سر پر ایک سبز عمامہ باندھے سوار کو دیکھا تھا جسکے دوش پر سے گندھے ہوئے گیسو لٹک رہے تھے اور ہاتھ مین ایک حربہ لیے ہوئے تھا اور کفار کے میمنہ اور میسرہ کی فوج کو اپنے حملون سے پراگندہ کر رہا تھا لوگون نے عرض کیا بے شک ہم نے دیکھا تھا حضرت نے فرمایا

وہ جبریل علیہ السلام تھے جنہوں نے مجھسے کہا تھا کہ میرا حصہ بھی علی علیہ السلام کو دیدیا زائدہ کہنے لگا مبارک ہو ایسے حصہ پانیوالے کو ✦

جناب امیر کا ہاتھہ عدد مین حضرت کے ہاتھہ کی مثل ہونا

عن حبشی بن جنادۃ رض قال کنت جالسا عند ابی بکر فقال من کانت لہ عدۃ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیقوم فقام رجل فقال یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعدنی ثلاث حثیات من تمر قال فقال ارسلوہ الی علی فقال یا ابا الحسن ان ھذا یزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعدہ ثلاث حثیات من تمر فاحثہا لہ قال فحثھا لہ قال ابوبکر عدوھا فوجدوا فی کل حثیۃ ستین تمرۃ لاتزید واحدۃ علی الاخرٰی فقال ابوبکر صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لی لیلۃ الھجرۃ ونحن خارجون من الغار نرید المدینۃ یا ابابکر کفی وکف علی فی العدد سواء (اخرجہ ابن السمان نقلت من ریاض النضرۃ) حبشی بن جنادہ کہتا ہے کہ مین ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے جس شخص کے ساتھ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کوی وعدہ کیا ہو اسکو چاہیے کہ کھڑا ہو جائے ایک شخص نے کھڑے ہوکر بیان کیا کہ یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے حضرت نے تین لپ بھر کر کھجورنکے دینے کا وعدہ کیا تھا حضرت ابوبکر نے کہا اسکو جناب علی علیہ السلام کے پاس لے جاؤ اور عرض کرو یا ابا الحسن اس شخص کا زعم ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے تین لپ بھر کر کھجورون کا وعدہ کیا تھا۔ آپ اسکو کھجورون کے تین لپ بھر کر دیدین جناب امیر نے وہ کھجورین اسکو دیدین حضرت ابوبکر نے کہا ہر ایک لپ کے جبارے شمار کرو۔ ہر ایک مین ساتھ ساتھ جبارے تھے کسی مین ایک کھجور بھی زیادہ نہین تھی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اللہ اور اللہ کا رسول سچا ہے۔ ہم ہجرت کی رات غار سے نکل چکے تھے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا یا ابابکر میرا ہاتھہ اور علی کا ہاتھہ تعداد مین برابر ہے ✦

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر کا شجرہ واحد سے ہونا

عن جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انا وعلی من شجرۃ واحدۃ والناس من اشجار شتی (اخرجہ الطبرانی والدیلمی والحاکم وابوبکر بن مردویہ والخوارزمی وابن المغازلی) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین

اور علی ایک شجرہ سے ہین اور دوسرے لوگ متفرق شجرون سے ہین +

(۲) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا علی الناس من اشجار شتی وانا وانت من شجرۃ واحدۃ ثم قرء وجنات من اعناب و زرع ونخیل صنوان وغیر صنوان یسقے بماء واحد (اخرجہ ابن مردویہ وھو صحیح علی رای الحاکم) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلعم کو جناب امیر سے فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ متفرق شجرون سے ہین اور مین اور تو یا علی ایک شجرہ سے ہین پھر حضرت نے اس آیت کو پڑھا اور باغ انگورون سے اور کھیتیان اور کھجورین ایک جڑ مین کی اور بن ملی جڑ بن یعنے ایک تنہائی مین ایک کھجور پلائی جاتی ہین ایک پانی سے +

(۳) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وعلی من شجرۃ واحدۃ والناس من اشجار شتی (اخرجہ الحاکم) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مین اور علی ایک شجرہ سے ہین اور دوسرے لوگ متفرق شجرون سے ہین -

(۴) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشبھت خلقی وخلقی وانت من شجرتی التی انا منھا (اخرجہ الخطیب فی فضائل الصحابہ) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا تیرا خلق اور تیری خلقت میرے مشابہ ہے اور تو ایسے شجرہ سے ہے جس سے کہ مین ہون

(۵) عن ابی امامۃ الباھلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق الانبیاء من اشجار شتی وخلقنی وعلیا من شجرۃ واحدۃ فانا اصلھا وعلی فرعھا وفاطمۃ لقاحھا والحسن والحسین ثمرھا فمن تعلق من اغصانھا نجا ومن زاغ عنھا ھوی ولوان عبدا عبد اللہ بین الصفا والمروۃ الف عام ثم لم یدرک محبتنا اکبہ اللہ علی منخریہ فی النار ثم تلا قل لا اسالکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی (اخرجہ الطبرانی) ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا ارشاد فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ تعالی نے انبیا کو متفرق شجرون سے پیدا کیا ہے اور مجھ کو اور علی کو ایک شجرہ سے بنایا ہے پس مین اسکی جڑ ہون اور علی اسکی شاخ ہے اور فاطمہ اسکا پیوند ہین اور حسن اور حسین اسکے پھل ہین پس جس شخص نے اسکی شاخ کو پکڑا وہ نجات پا گیا اور جسنے اس سے منہ موڑا وہ سرنگون گر پڑا اور اگر کوئی بندہ ہزار برس صفا و مروہ کے درمیان خدا کی عبادت کرے اور پھر ہماری محبت کو حاصل نہ کرے تو اللہ تعالے اسے ناک کے بل آگ مین گرا ئیگا - پھر حضرت نے اس آیت کو پڑھا کہ مدد سے یا محمد نہین مانگتا

لہ تحمل رابوسے گشنی دہند ۱۲ منتخب ۲ہ زیغ میل کردن از حق وشک ۱۲ مزہو
تہ ہوسے از بالا فرو افتادن ۱۲

ہون مین تم سے اسپر کوئی مزدوری مگر قرابتیون کی دوستی ✦

(۶) عن ابی الزبیر المکی قال سمعت جابر بن عبداللہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ بعرفات وعلی تجاہہا ومی النبی صلی اللہ علیہ الی علی وقال ادن منی فدنا علی منہ فقال خمسک فی خمسی کفک فی کفی یا علی خلقت انا وانت من شجرۃ انا اصلہا وانت فرعہا والحسن والحسین اغصانہا فمن تعلق بغصن منہا ادخلہ اللہ الجنۃ یا علی لو ان امتی صاموا حتی یکونوا کالحنایا وصلوا حتی یکونوا کالاوتار ثم ابغضوک لاکبہم اللہ تبارک وتعالی علی وجوہہم فی النار (اخرجہ عبداللہ ابن احمد بن حنبل وابونعیم وابن المغازلی فی المناقب والطبرانی وابن عساکر) ابوالزبیر مکی کہتے ہین کہ مینے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ ایک دفعہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کوہ عرفات پر رونق افروز تہے جناب امیر حضرت کے سامنے آرہے تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اشارہ سے اپنے پاس بلایا جب وہ حضور مین حاضر ہوئے آپنے ارشاد کیا اپنا پنجہ میرے پنجے مین ڈال یا علی مین اور تو ایک شجرہ سے پیدا ہوئے ہین مین اصل ہون اور تو اسکی فرع ہے حسن وحسین اسکی شاخین ہین جس کسی نے اسکی شاخ کو پکڑا خدا نے اسے جنت مین داخل کیا یا علی اگر میری امت کے لوگ اس قدر روزے رکہین کہ مثل کمان کے ٹہر ہوجاوین اور یہانتک نماز پڑہین کہ مثل تار کی باریک ہوجائین پہر اگر تجہ سے بغض رکہین توخدا تعالی انکو منہ کے بل دوزخ کی آگ مین گرائیگا ✦

(۷) عن عاصم بن حمزۃ عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ان اللہ خلقنی وعلیا من شجرۃ انا اصلہا وعلی فرعہا والحسن والحسین ثمرہا والشیعۃ ورقہا فہل یخرج من الطیب الا الطیب انا مدینۃ العلم وعلی بابہا من اراد العلم فلیات الباب (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ ومحمد یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب) عاصم بن حمزہ جناب امیر علیہ السلام سے ناقل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تہے کہ بتحقیق اللہ تعالی نے مجہکو اور علی کو ایک شجرہ سے پیدا کیا ہے مین اسکی اصل علی اسکی فرع ہے حسن وحسین اسکے ثمر ہین ہمارے شیعہ اسکے پتے ہین کیا پاک سے پاک کے سوا کچہ اور پیدا ہوسکتا ہے؟ مین علم کا شہر ہون علی اسکا دروازہ ہے۔ جو شخص کہ علم کے شہر تک پہونچنا چاہتا ہے اسکو چاہیے کہ دروازہ کے پاس آئے ✦

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر کا ایک نور سے ہونا

(۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلقت انا وعلی من نور واحد من قبل ان

یخلق ابونا ادم بالفی عام فلما خلق ادم صرنا فی صلبہ ثم نقلنا من کرام الاصلاب الی مطهرات الارحام حتی صرنا فی صلب عبد المطلب ثم انقسمنا نصفین فصرت فی صلب عبد الله وصار علی فی صلب ابی طالب و اختارنی بالنبوۃ واختار علیا بالشجاعۃ والعلم والفصاحۃ واشتق لنا اسمین من اسمائہ فانا محمود وانا محمد والله الاعلی وھذا علی (اخرجہ ابن السبوع الاندلسی فی کتابہ الشفاء والصالح والکلاع وسید محمد جعفر مکی وابراھیم وصابی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ شافع روز جزا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ مین اور علی حضرت آدم سے دو ہزار برس پہلے ایک نور سے پیدا ہوئے ہین جب آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو وہ نور انکے صلب مین چلا گیا پھر وہ بزرگ پشتون سے پاک ارحام مین منتقل ہوتا رہا یہانتک کہ عبد المطلب کی صلب مین پہونچا پھر وہ نور دو ٹکڑے ہوگیا میرا نور عبد اللہ کی صلب مین اور علی کا نور ابو طالب کی صلب مین چلا گیا۔ پس خدا تعالے نے مجھ کو نبوت کے ساتھ اور علی کو شجاعت اور علم اور فصاحت کے ساتھ انتخاب فرمایا کر اپنے اسماء مبارک مین سے ہمارے لیے دو نام مشتق کیے پس اللہ تعالے محمود ہے اور مین محمد ہون اور اللہ تعالی اعلے ہے اور یہ علی ہے ❖

(۲) عن الحسین بن علی عن ابیہ علیہما السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ کنت انا و علی نورًا بین یدی اللہ تعالی من قبل ان یخلق ادم باربعۃ عشر الف عام فلما خلق اللہ تعالی ادم سلك ذلك النور فی صلبہ فلم یزل اللہ تعالی ینقلبہ من صلب الی صلب حتی اقرہ فی صلب عبد المطلب فقسمہ نصفین قسما فی صلب عبد اللہ وقسما فی صلب ابی طالب فعلی منی وانا منہ لحمہ لحمی ودمہ دمی فمن احبہ فبحبی احبہ ومن ابغضہ فببغضی ابغضہ (اخرجہ بن مردویہ والخوارزمی وشھاب الدین احمد والمطرزی والعاصمی) جناب امام حسین علیہ السلام اپنے والد ماجد جناب امیر علیہ السلام سے روایت فرماتے ہین کہ جناب سرور دوجہان صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جناب آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چودہ ہزار برس پہلے مین اور علی خدا کے سامنے ایک نور تھے جب خدا تعالی نے آدم کو مخلوق کیا تو وہ نور اسکی صلب طاہر مین چلا گیا پھر پروردگار عالم اس نور کو ہمیشہ ایک صلب سے دوسری صلب مین منتقل کرتا رہا یہانتک کہ عبد المطلب کی صلب مین وہ نور جاگزین ہوا پھر خدا نے اسکے دو حصے کر دیے ایک حصہ عبد اللہ کی صلب کو اور ایک ابو طالب کی صلب کو تقسیم کیا۔ پس علی مجھ سے ہے اور مین علی سے ہون اسکا گوشت میرا گوشت ہے اور اسکا خون میرا خون ہے جسنے اس سے محبت کی پس اس نے میری محبت کی وجہ سے اس سے محبت کی اور جسنے اس سے بغض رکھا پس میرے بغض کی وجہ سے اس سے بغض رکھا ❖

(۳) عن سلمان قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کنت انا وعلی نورا بین یدی اللہ تعالی قبل ان یخلق آدم باربعۃ آلاف عام فلما خلق آدم قسم ذلک النور جزئین فجزء انا وجزء علی اخرجہ احمد فی المناقب وعبداللہ بن احمد بن حنبل والخوارزمی وابن عساکر والحموینی ومحب الطبری وابن المغازلی عنہ وعن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ وفی روایۃ الدیلمی خلقت انا وعلی من نور واحد قبل ان یخلق آدم باربعۃ الف عام فلما خلق اللہ تعالی آدم رکب ذلک النور فی صلبہ فلم نزل فی شیٔ واحد حتے افترقنا فی صلب عبدالمطلب ففی النبوۃ وفی علی الخلافۃ وفی روایۃ ابی الفتح محمد ابن علی بن ابراہیم النطنزی فی خصائص العلویۃ عن سلمان قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول خلقت انا وعلی من نور عن یمین العرش نسبح اللہ ونقدسہ من قبل ان یخلق اللہ عزوجل آدم باربعۃ عشر الاف سنۃ فلما خلق اللہ آدم نقلنا الی اصلاب الرجال وارحام النساء الطاہرات ثم نقلنا الی صلب عبدالمطلب وقسمنا بنصفین فجعل النصف فی صلب عبداللہ وجعل النصف فی صلب ابیطالب فخلقت من ذلک النصف وخلق علی من النصف الآخر واشتق لنا من اسمائہ اسماء واللہ محمود وانا محمد واللہ الاعلی واخی علی واللہ فاطر وابنتی فاطمۃ واللہ محسن وابنای الحسن والحسین فکان اسمی فی الرسالۃ وکان اسمہ فی الخلافۃ والشجاعۃ فانا رسول اللہ وعلی سیف اللہ سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ چار ہزار برس آدم کی پیدائش سے پہلے مین اور علی خدا کے سامنے ایک نور تھے خدا نے آدم کو پیدا کرکے اس نور کو دو جزوون مین تقسیم کیا پس ایک جزو تو مین ہون اور ایک جز علی ہین۔ امام احمد بن حنبل اور انکے فرزند ارجمند عبداللہ اور اخطب خوارزم اور ابن عساکر اور حموینی اور محب طبری نے سلمان سے اور فقیہ ابن المغازلی نے سلمان اور ابوذر غفاری سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور دیلمی نے فردوس الاخبار مین حضرت سلمان سے اسطرح پر روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ چار ہزار برس آدم کی پیدائش سے پہلے مین اور علی ایک نور سے پیدا ہوے ہین جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو اس نور کو آدم کی صلب مین ملا دیا پس ہمیشہ ایک ہی چیز مین ہم باہم اکٹھے رہتے چلے آئے ہین یہانتک کہ ہم عبدالمطلب کی صلب مین ایکدوسرے سے جدا ہوگئے پس مجھ مین نبوت اور علی مین خلافت ہے اور ابوالفتح محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی خصائص العلویہ مین سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدم سے چودہ ہزار برس پہلے مین اور علی عرش کے داہنے طرف ایک نور سے پیدا ہوئے ہین ہم خدا کی تسبیح اور تقدیس کیا کرتے تھے جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو ہمکو بہ دوان کی پاک پشتون

سے عورتوں کی پاک رحموں کیطرف منتقل فرمایا یہانتک کہ ہم منتقل ہو کر عبدالمطلب کی صلب تک پہونچنے پھر ہمکو دو حصوں میں منقسم کر دیا ایک حصہ عبداللہ کی صلب میں اور ایک حصہ ابو طالب کی صلب میں تقسیم کر دیا مجھے ایک حصہ سے اور علی کو دوسرے حصہ سے بنایا اور ہمارے لیے اپنے اسماء حسنے میں سے نام مشتق کیے پس اللہ محمود ہے اور میں محمد ہوں اور اللہ تعالے اعلی ہے اور میرا بھائی علی ہے اور اللہ تعالی فاطر ہے اور میری بیٹی فاطمہ ہے اللہ محسن ہے اور میرے دونوں بیٹے حسن و حسین ہیں پس میرا نام پیغمبری میں اور علی کا نام خلافت اور شجاعت میں درج کیا میں خدا تعالے کا رسول ہوں اور علی علیہ السلام اللہ تعالی کی تلوار ہے +

(۴) عن جابر بن عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عزوجل انزل قطعۃ من نور فاسکنہا فی صلب ادم فساقہا حتی قسمہا جزئین جزءا فی صلب عبداللہ وجزءا فی صلب ابیطالب فاخرجنی نبیا واخرج علیا وصیا (اخرجہ فقیہ ابن المغازلی) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خدا تعالے نے نور کا ایک ٹکڑا نازل فرمایا اور اسکو جناب آدم کی صلب میں ٹھیرایا پھر اسکو آگے چلایا یہانتک کہ اسکی دو جزوین بنائیں ایک جزو کو عبداللہ کی صلب میں اور ایک جزو کو ابوطالب کی صلب میں رکھا پس مجھ کو نبی اور علی کو وصی بنا کر نکالا

(۵) عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ تعالی قضیبا من نور قبل ان یخلق الدنیا باربعین الف عام فجعلہ امام العرش حتی کان اول مبعثی فشق منہ نصفا فخلق منہ نبیکم والنصف الاخر علی بن ابی طالب (اخرجہ الخطیب البغدادی فی تاریخہ ومحمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب والزرندی وشہاب الدین احمد و الحموینی عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ یقول لعلی خلقت انا وانت من نور اللہ تعالی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب سرور انبیاء علیہ السلام ارشاد فرماتے تھے کہ دنیا کی پیدایش سے چالیس ہزار برس پہلے خدا تعالے نے ایک نور کی چھڑی پیدا کر کے عرش کے سامنے گاڑ دی یہانتک کہ میری پیدایش کا آغاز ہوا۔ اس سے آدھی کو توڑ کر تمہاری نبی کو پیدا کیا اور دوسرے آدھے ٹکڑے سے علی بن ابی طالب کو بنایا +

حموینی ابن عباس سے ناقل ہیں کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جناب امیر سے فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ میں اور تو خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں +

(۶) عن الشیخ عبدالقادر الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ مرفوعا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی

صلی اللہ علیہ وسلم انه قال لما خلق الله تعالى ابا البشر ونفخ فيه من روحه التفت ادم بمينة العرش فاذا
نور خمسة اشباح سجدا وركعا قال ادم يا رب هل خلقت احدا من طين قبلي قال لا يا ادم قال فمن
هؤلاء الخمسة الذين اراهم في هيئتي وصورتي قال هؤلاء خمسة من ولدك ولولاهم ما خلقتك هؤلاء
خمسة شققت لهم خمسة اسماء من اسمائي لولاهم ما خلقت الجنة ولا النار ولا العرش ولا الكرسي و
لا السماء ولا الارض ولا الملائكة ولا الانس ولا الجن فانا المحمود وهذا محمد وانا العالي وهذا
علي وانا الفاطر وهذه فاطمة وانا الاحسان وهذا الحسن وانا المحسن وهذا الحسين اليت بعزتي
انه لا ياتيني بمثقال حبة من خردل من بغض احدهم الا ادخلته ناري ولا ابالي يا ادم هؤلاء صفوتي
بهم انجيهم وبهم اهلكهم فاذا كان لك حاجة فبهؤلاء توسل فقال النبي صلى الله عليه وسلم
نحن سفينة النجاة من تعلق بها نجى ومن حاد عنها هلك فمن كان له الى الله حاجة فليسال
بنا اهل البيت (اخرجه ابو القاسم عبد الكريم بن محمد بن عبد الكريم الرافعي وابراهيم بن
الحمويني) شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث کے اسناد کو ابو ہریرہؓ تک پہونچاتے ہین کہ انہون
نے جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب حق سبحانہ تعالی نے حضرت ابو البشر
علیہ السلام کو پیدا کیا اور اسکے جسم مین اپنی روح کو پہونکا جناب آدمؑ عرش کے داہنے بازو کی طرف
نگاہ اٹھا کر دیکھا کہ اس مین پانچ تن پاک کے جسمون کا نور رکوع اور سجود کر رہا ہے۔ آدم نے عرض کیا
اے میرے پروردگار کیا تونے کسیکو مجھ سے پہلے مٹی سے پیدا کیا ہے رب العزت نے فرمایا نہین آدمؑ
نے عرض کیا پس یہ کون اشخاص ہین کہ جنکو مین اپنی ہیئت اور صورت مین دیکھ رہا ہون۔ خدا تعالی
نے فرمایا یہ تیری اولاد مین سے پانچ شخص ہین اور جس چیز سے مینے تجھے پیدا کیا ہے یہ اس سے نہین ہین
انکے لیے مینے اپنے نامون سے پانچ نام مشتق کیے ہین۔ اگر یہ نہ ہوتے تو مین جنت دوزخ عرش
کرسی آسمان زمین فرشتے انسان جن وغیرہ اشیاء کو نہ پیدا کرتا پس مین محمود ہون اور یہ محمد ہے اور
مین عالی ہون یہ علی ہے۔ مین فاطر ہون یہ فاطمہ ہے مین احسان ہون یہ حسن ہے مین محسن ہون
یہ حسین ہے۔ مجھے اپنی عزت کی قسم ہے کہ اگر کوئی ایک خردل کے دانہ کے برابر بہی انکا بغض لیکر میرے
پاس آئیگا تو مین اسی شخص کو ضرور دوزخ مین دہکیلون گا اور مجھے اسکی کچھ بہی پرواہ نہین ہوگی۔ ای
آدم یہ میرے برگزیدہ ہین مین انکی وجہ سے بہت سے لوگون کو نجات بخشون گا اور انکی وجہ سے بہت سے
لوگون کو ہلاک کرون گا جب تجھے کوئی حاجت پیش آیا کرے تو انکی ذات کے ساتھ میری جناب مین
وسیلہ پکڑا کر۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ ہم نجات کی کشتی ہین جسنے اس

کشتی کے ساتھ اپنا تعلق اختیار کیا وہ نجات پا گیا اور جس نے اس سے اعراض کیا وہ ہلاک ہو گیا۔ پس جس کسی کو خدا کی جناب سے اپنی حاجت روائی منظور ہو اس کو چاہیے کہ ہم اہل بیت کو درگاہ الٰہی میں وسیلہ لائے

(۷) عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلقت انا وعلی من نور واحد نسبح اللہ عزوجل فی یمنۃ العرش قبل خلق الدنیا ولقد سکن ادم الجنۃ ونحن فی صلبہ ولقد رکب نوح السفینۃ ونحن فی صلبہ ولقد قذف ابراھیم فی النار ونحن فی صلبہ فلم نزل یقلبنا اللہ عزوجل من اصلاب طاھرۃ حتی انتھی بنا الی صلب عبد المطلب فجعل ذلک النور بنصفین فجعلنی فی صلب عبد اللہ وجعل علیا فی صلب ابی طالب وجعل فی النبوۃ والرسالۃ وجعل فی علی الفروسیۃ والفصاحۃ واشتق لنا اسمین من اسمائہ فرب العرش محمود وانا محمد وھو الاعلی وھذا علی اخرجہ ابو حاتم وابو محمد احمد بن علی العاصمی فی زین الفتی فی شرح سورہ ھل اتی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میں اور علی ایک نور سے پیدا ہوئے ہیں ہم خلقت کی پیدائش سے پہلے عرش کے داہنے بازو کی طرف خدا کی تسبیح کیا کرتے تھے جب خدا تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بہشت میں سکونت کرنے کا حکم دیا تو ہم انکی صلب میں موجود تھے۔ پس جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے تو ہم اسوقت بھی انکی پشت میں موجود تھے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تو ہم انکی پشت میں موجود تھے۔ اسیطرح سے ہمکو پروردگار ایک پشت سے دوسری پاک پشت کی طرف منتقل کرتا رہا۔ یہانتک کہ ہمکو عبد المطلب کی صلب کی طرف منتقل کر کے اس نور کو دو حصوں میں بانٹ دیا۔ مجھے عبد اللہ کی صلب میں اور علی کو ابو طالب کی صلب میں منتقل کر دیا۔ مجھ کو نبوت اور رسالت سے اور علی کو شہسواری اور فصاحت سے ممتاز فرمایا۔ اور ہمارے لیے اپنے اسماء حسنہ میں سے دو نام مشتق فرمائے پس عرش کا پروردگار محمود ہے اور میں محمد ہوں اور وہ اعلے ہے اور یہ علی ہے ✦

جناب سرور کائنات اور جناب علی کا جسم اطہر ایک خاک پاک سے بنا ہے

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل مولود یولد فھو فی سرتہ من التربۃ التی خلق منھا وانا وعلی ابن ابی طالب خلقنا من تربۃ واحدۃ (اخرجہ العاصمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور دنیا و دین علیہ الف التحیۃ والثناء فرماتے تھے کہ جو لڑکا کہ تولد ہوتا ہے اسکی ناف میں خاص اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے کہ وہ پیدا کیا جاتا ہے۔ لیکن میں

اور علی ایک مٹی سے پیدا کیے گئے ہین +

جناب امیرؑ کے نور سے فرشتون کا پیدا ہونا

عن عثمان ابن عفان قال قال عمر بن الخطابؓ رضی اللہ عنہ ان اللہ تعالیٰ خلق ملائکتہ من نور وجہ علی بن ابی طالب (اخرجہ ابو المؤید موفق بن احمد بن ابی سعید اسحاق المعروف باخطب خوارزم فی المناقب) جناب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ وتقدس نے اپنے فرشتون کو علی بن ابی طالب کو مونہہ کے نور سے پیدا کیا ہے -

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جناب امیر کو قربانی مین شریک کرنا

قال ابن اسحاق فی سیرتہ حدثنی عبد اللہ بن نجیح ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان بعث علیا الی نجران فلقیہ بمکۃ وقد احرم فدخل علی فاطمۃ فوجدھا قد حلت وتھیأت فقال مالک یا بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قالت امرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان نحل بعمرۃ فحللنا قال ثم اتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلما فرغ من الخبر عن سفرہ قال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انطلق فطف بالبیت وحل کما حل اصحابک قال یا رسول اللہ انی قلت حین احرمت اللھم انی احل بما احل بہ نبیک وعبدک ورسولک قال فھل معک من ھدی قال لا فاشرکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ھدیہ وثبت علی احرامہ مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی فرغ من الحج ونحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنھما ابن اسحاق سیرت النبوۃ مین لکھتے ہین کہ مجھسے عبد اللہ بن نجیح نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلعم جناب امیر کو نجران کیطرف بھیجا ہوا تہا جب وہ وہان سے لوٹ کر آئے - تو احرام باندہے ہوئے مکہ مین حضرت سے ملاقات کی اور جناب سیدہ کو دیکھا کہ احرام سے نکلنے کی تیاری کر رہی ہین جناب امیرؑ نے کہا اے رسول خدا کی بیٹی آپنے کیون احرام کہولا ہے جناب سیدہ نے فرمایا کہ ہمکو حضرت نے عمرہ سے احرام کے کہولنے کا حکم دیا ہے اسلیے ہمنے احرام کہولدیا ہے جناب امیرؑ حضرت کے پاس تشریف لیگئے جب سفر کے حالات حضرت سے عرض کر چکے تو حضرت نے فرمایا جاؤ طواف کر کے اپنے دوستون کی طرح سے تم بہی احرام کہولڈالو جناب امیرؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ مینے احرام باندہنے کیوقت دعا کی تہی کہ اے پروردگار جس نے ریعہ سے تیرا نبی اور تیرا بندہ اور تیرا رسول اپنا احرام کہولیگا مین بہی اسی ذریعہ سے اپنا احرام کہولونگا حضرت نے فرمایا کیا تیرے پاس قربانی کے لیے کوئی چیز ہے عرض کیا نہین تب حضرت نے جناب امیر کو اپنی قربانی مین شریک بنایا اور جناب امیر بدستور جناب رسول خدا صلعم کے ساتھ احرام باندہے رہے یہانتک کہ حضرت نے حج سے فارغ ہو کر جناب امیر کی طرف سے بہی قربانی کی +

(۱) عن جابر قال نحر رسول الله صلی الله علیہ وسلم ثلاثا وستین بدنۃ واعطا علیا المنحر فنحر ما غبر منہا واشرکہ فی ھدیہ ثم امر من کل بدنۃ ببضعۃ فجعلت فی قدر فطبخت فاکلا من لحمہا وشربا من مرقہا (اخرجہ المسلم) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور انبیا علیہ السلام نے اپنے خاص دست مبارک سے تریسٹھ اونٹ قربانی کیے اسکے علاوہ جسقدر کہ قربانی کے لیے باقی اونٹ رہ گئے انکی قربانی کے لیے جناب امیر کو بڑھا دیا اور انکو قربانی مین شریک کیا پھر ہر ایک اونٹ سے تھوڑے سے ٹکڑہ کاٹنے کا حکم دیا پس وہ ایک ہنڈیا مین پکوا کر دونون صاحبون نے کھایا اور اسکا شوربا پیا ۔

(۲) عن علی قال امرنی رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ وان اتصدق بلحمہا وجلودہا وان لا اعطی الجزار منہا شیئا قال نحن نعطیہ من عندنا (اخرجہ المسلم) جناب امیر علیہ السلام کہتے ہین کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے اونٹ کی قربانی کے لیے حکم دیا اور فرمایا کہ اسکے تمام گوشت اور پوست خیرات کردے اور قصاب کو اس مین سے کوئی شے نہ دیجائے جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ ہم قصاب کو اپنی طرف سے دیتے ہین ✤

جناب امیر کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے ہمیشہ قربانی کرنا

عن علی قال امرنی رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان اضحی عنہ ابدا فکان یضحی عنہ الی ان استشہد بکبشین املحین (اخرجہ احمد والترمذی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجھے جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے ہمیشہ قربانی کرنے کا حکم دیا تھا پس جناب امیر اپنی شہادت تک حضرت کی جانب سے دو چتلے مینڈہے قربانی کیا کرتے تھے ✤

(تنبیہ) اس حدیث کے تحت مین محمد بن شہاب الزہری جنہون نے سب سے اول بحکم عمرو بن عبد العزیز حدیث کو مدون کیا ہے کہتے ہین انما خص علیا بذلک دون اقاربہ واہل القرابۃ منہ لکانہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل بنفسہ (تذکرہ خواص الامۃ لسبط ابن الجوزی) یعنے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام اقارب اور اہل کے سوا جناب امیر کو اس قربانی کے لیے بوجہ انکی قرابت قریبہ کے مخصوص فرمایا ہے گویا کہ جناب امیر کا قربانی کرنا خود حضرت کا قربانی کرنا تھا ✤

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر کا قبض روح انہین کی مشیت پر موقوف ہونا ✤

عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لما اسری بی مررت بملک جالس علی سریر من نور احدی

جلیه فی المشرق والاخری فی المغرب بین یدیه لوح ینظر فیه والدنیا کلها بین عینیه والخلق بین
رکبتیه ویداه تبلغ المشرق والمغرب فقلت یاجبریل من هذا قال هذا عزرائیل تقدم فسلم علیه فتقدمت
وسلمت علیه فقال وعلیک السلام یا احمد ما فعل ابن عمک علی فقلت اتعرف ابن عمی علی قال وکیف
لا اعرفه وقد وکلنی الله بقبض ارواح الخلائق ما خلا روحک وروح ابن عمک علی بن ابی طالب
کما بمشیته (اخرجه الملا فی سیرته) ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ شب معراج میں ہمنے ایک فرشتہ نور کی کرسی پر بیٹھا ہوا دیکھا اور اسکے آگے ایک
لوح تھی جس میں وہ دیکھہ رہا تھا۔ تمام دنیا اسکے سامنے اور خلائق اسکے زانوؤں میں تھی اسکا ہاتھہ
مشرق سے مغرب تک پہونچتا تھا ہمنے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہے جواب دیا یہ عزرائیل ہے
آپ بڑھکر سلام کریں میںنے بڑہکر سلام کیا انہوں جواب سلام دیکر کہا یا احمد آپکے چچازاد بھائی علی بن ابیطالب کیا کر رہے ہیں ہمنے کہا کہ
علی بن ابیطالب کو پہچانتے ہو کہنے لگا میں کیوں نہیں پہچانتا خدا نے مجھے خلائق کے ارواح قبض کرنے
پر موکل فرمایا ہے بجز آپکے اور ابن عم کے ارواح کے کیونکہ وہ آپ دونوں کے ارادہ پر موقوف ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جناب امیر کو اپنی ہر ایک دعا میں شریک کرنا

(۱) عن عبد اللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ قال قلت لعلی بن ابی طالب اخبرنی بافضل منزلتک
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال بینا انا نائم عنده وهو یصلی فلما فرغ من صلوته قال یا علی
ما سالت اللہ عزوجل من الخیر الا سالت لک مثله وما استعذت اللہ من الشر الا استعذت لک
مثله (اخرجه المحاملی فی اعالیه) عبد اللہ بن الحارث سے منقول ہے کہ میںنے جناب امیر علیہ السلام سے
کہا کہ آپ مجھے اپنی بہترین منزلت سے خبردار کریں جو آپکی سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
تھی فرمایا میں ایک دفعہ سویا ہوا تھا حضرت میرے پاس نماز پڑہ رہے تھے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے
مجہسے فرمایا یا علی ہمنے کوئی ایسی نیکی خدا سے طلب نہیں کی کہ ویسی ہی تیرے لیے طلب نہ کی ہو اور
اور کسی شر سے اپنے لیے خدا سے پناہ نہیں مانگی کہ ویسی ہی تیرے لیے نہ مانگی ہو۔

(۲) عن علی قال وجعت وجعا شدیدا فاتیت النبی صلی اللہ علیہ فاقامنی فی مکانه وقام
یصلی والقی علی طرف ثوبه ثم قال قم یا علی فقد برئت لا بأس علیک وما دعوت اللہ لنفسی
شیئا الا دعوت لک بمثله وما دعوت الا قد استجیب الی الا انه قیل لا نبی بعدک (اخرجه
النسائی فی الخصائص وابن عاصم وابن جریر وصححه ابن شاهین فی السنه) جناب امیر علیہ السلام

فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے درد شدید لاحق ہوا میں حضرتؐ کے حضور میں گیا۔ مجھے حضرتؐ بٹھا کر نماز کو کھڑے ہو
گئے اور فارغ ہو کر اپنے کپڑے کا کونا مجھ پر جھاڑ دیا اور فرمایا یا علی اٹھ کھڑا ہو۔ بتحقیق تو تندرست ہو گیا ہے اب
تجھے کسی قسم کا خوف باقی نہیں ہے میں نے اپنے لیے کوئی دعا نہیں کی کہ ویسی ہی تیرے لیے نہ کی ہو اور میں
نے کوئی دعا نہیں مانگی کہ وہ قبول نہ ہوئی ہو مگر یہ بات کہی گئی کہ تیرے بعد نبی نہیں ہوگا

(۳) عن سلیمان بن عبد اللہ بن الحارث عن جدہ عن علی قال مرضت فعادنی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فدخل علی وانا مضطجع فاتکأ الی جنبی فلما رأنی قد ضعفت سجانی ثوبہ وقام الی المسجد یصلی
فلما قضی صلوتہ جاء ورفع الثوب عنی وقال قم یا علی قد برأت فقمت وقد برأت کانما لم اشتکی
شیئاً قبل ذلک فقال ما سألت ربی شیئاً فی صلوتی الا اعطانی وما سألت لنفسی شیئاً الا قد سألت
لک (اخرجہ النسائی فی الخصائص وابو نعیم فی فضائل الصحابۃ) سلیمان بن عبد اللہ ابن الحارث
اپنے جد امجد سے اور وہ جناب امیر علیہ السلام سے ناقل ہیں کہ ایک دفعہ میں بیمار ہو گیا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں لیٹا ہوا تھا آپ میرے پہلو کے ساتھ تکیہ لگا کر بیٹھ گئے
جب آپ نے میری ناتوانی کا ملاحظہ فرمایا اپنا کپڑا مجھے اوڑھا دیا اور نماز کے لیے مسجد میں تشریف لے گئے
نماز سے فارغ ہو کر پھر تشریف لائے اور مجھ سے کپڑا اٹھا کر فرمایا یا علی اٹھ کھڑا ہو بتحقیق تو تندرست ہو
گیا ہے میں اٹھ کھڑا ہوا بے شک تندرست ہو گیا گویا کہ میں بیمار ہی نہیں ہوا تھا۔ پھر آپ نے ارشاد
فرمایا کہ میں نے اپنے خدا سے نماز میں کوئی چیز طلب نہیں کی کہ وہ مجھ کو نہ دی گئی ہو۔ اور میں نے اپنی ذات
کے لیے کوئی دعا نہیں کی کہ ویسی ہی تیرے لیے نہ کی ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت جناب امیرؑ کے حال پر

عن ابراہیم بن عبیدۃ بن رفاعۃ بن رافع الانصاری عن ابیہ عن جدہ قال اقبلنا من بدر ففقدنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنادت الرفقاء بعضها بعضاً افیکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فوقفوا حتی جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ علی بن ابی طالب فقالوا یا رسول اللہ فقدناک فقال
ان ابا حسن وجد مغصاً فی بطنہ فتخلفت علیہ (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) ابراہیم بن
عبیدہ بن رفاعہ بن رافع الانصاری اپنے باپ سے اور وہ اسکے دادا سے روایت کرتا ہے کہ جب
ہم بدر سے آئے تو ہم سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گم ہو گئے رفیقان راہ ایک دوسرے کو
پکار کر پوچھنے لگے کہ آیا تم لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں اسی اثنا میں

حضرت جناب علی کے ساتھ تشریف لائے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو ہمنے تلاش کیا تھا۔ فرمایا ابو الحسن کے پیٹ مین پیچپش ہو رہی تھی ہم اسلیے ان کے ساتھ پیچھے رہ گئے +

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غصہ کے وقت جناب امیر کے سوا کوئی حضرت سے بات نہین کرسکتا تھا

عن ام سلمہ قالت رضی اللہ عنہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غضب لم یجترئ احد ان یکلمہ الا علی (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم وصححہ) جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ جب کبھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غضب مین ہوتے تو سوا جناب امیرؑ کے کسی کی جرأت نہین تھی کہ حضرت سے بات کرسکتا +

جناب امیر کی منزلت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک

(۱) عن علی قال کنت اذا سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطانی واذا سکت ابتدانی (اخرجہ الترمذی والنسائی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ مین جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا تو حضرت مجھے عطا فرماتے اور جب مین چپ رہتا تو حضرت ابتدا فرماتے۔

(۲) عن علی قال کان لی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدخلان مدخل باللیل ومدخل بالنہار فکنت اذا دخلت باللیل تنحنح لی (اخرجہ النسائی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ مجھے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین دو دفعہ حاضر ہونے کے وقت مقرر تھے ایک دفعہ رات مین اور ایک دفعہ دن مین جب کبھی مین رات کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا تو حضرتؐ کھانس دیتے +

(۳) عن علی قال کانت لی منزلۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن لاحد من الخلائق فکنت اتیہ کل سحر فاقول السلام علیک یا نبی اللہ فان تنحنح انصرف الی اہلی والا دخلت علیہ (اخرجہ النسائی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ میرا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسا مرتبہ تھا کہ تمام خلائق مین سے کسی کا نہ تھا۔ مین ہر صبح حاضر خدمت ہوکر یا نبی اللہ السلام علیکم کہا کرتا تھا اگر حضرت کھانس دیتے تو مین واپس چلا آتا ورنہ حاضر خدمت ہوجاتا +

(۴) عن الشعبی قال ان ابا بکر نظر الی علی فقال من سرہ ان ینظر الی اقرب الناس قرابۃ من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واعظمہم منزلۃ عنا فلینظر الی علی بن ابی طالب (اخرجہ

ابن السمان۔ شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جناب علی علیہ السلام کیطرف نظر کر کے کہا کہ جس شخص کی خوشی ہو کہ ایسے آدمی کو دیکھے کہ جو ہم سب سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رشتہ قرابت اور بلند مرتبہ رکھنے والا ہو تو وہ علی کو دیکھ لے ✦

(حدیث علی منی بمنزلۃ الراس من جسدی)

(۱) عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی بمنزلۃ الراس من جسدی (اخرجہ الخطیب) براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ سر میرے جسم سے۔

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی منی مثل راسی من بدنی (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ وابوبکر بن مردویہ فی فوائدہ والدیلمی فی فردوس الاخبار) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی مجھ سے مثل میرے سر کی ہے بدن سے ✦

جناب امیر کا بمنزلہ حضرت کے بمنزلہ حضرت کے خدا سے ہونا

عن الشعبی قال جاء ابوبکر و علی یزوران قبر النبی صلے اللہ علیہ وسلم بعد وفاتہ بستۃ ایام قال علی تقدم یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر رضی اللہ عنہ ما کنت اتقدم رجلا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی منی کمنزلتی من ربی (نقلہ محب الطبری فی ریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ) شعبی رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور جناب علی علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چھ دن بعد حضرت کی قبر اطہر کی زیارت کے لیے تشریف لائے جناب علی علیہ السلام نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ آگے بڑہیں حضرت ابوبکر نے کہا میں ہرگز ایسے شخص پر تقدم نہیں کر سکتا جسکی شان میں میں نے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کی منزلت مجھ سے ایسی ہے جیسے کہ میری خدا سے ✦

جناب امیر کے سوا آنحضرت کے نام پر نام رکھنا اور اسکے ساتھ حضرت کی کنیت کو شامل کرنا جائز نہیں

(۱) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یولد لک ابن قد نحلتہ اسمی وکنیتی (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھ سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ تجھے ایک بیٹا پیدا ہوگا

جسکے لیے میرا نام اور میری کنیت جائز ہوگی *

(۲) عن محمد بن الحنفیة عن ابیه علی قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ولد لك غلام فسمه باسمی وکنه بکنیتی وهو لك رخصة دون غیرك اخرجه الذهبی فی المخلص محمد بن حنفیا نے والد ماجد جناب امیر سے ناقل ہین کہ مجھے جناب رسول الله صلے الله علیه وسلم نے فرمایا اگر تجھے لڑکا پیدا ہو تو میرے نام پر نام اور میری کنیت پر کنیت رکھنا اور لوگون کے سوا اسکی تمہین رخصت ہے *

آنحضرت صلے الله علیه وسلم کا جناب امیرؑ کے مونہہ سے فال کا لینا

عن سمرة بن جندب رضی الله عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعجبه الفال الحسن فسمع علیا یوما وهو یقول هاحصره فقال یا ابا الحسن لبیك قد اخذ نا فالا من فیك قال فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم الی خیبر فما سل سیف الا سیف علی (اخرجه محب الطبری فی ریاض النضره) سمرہ بن جندب رضی الله عنه سے روایت ہے کہ جناب رسول الله صلے الله علیه وسلم کو حضرت حسن کی فال بھلی معلوم ہوا کرتی تہی ایک دفعہ حضرتؐ نے جناب امیر علیه السلام سے سنا وہ کہہ لیا حضرت نے فرمایا ہان ہمنے یا ابا الحسن تیرے مونہہ سے فال لی ہے سمرہ بن جندب کہتے ہین پہر جناب رسول الله صلے الله علیه وسلم خیبر کو تشریف لے گئے وہان جناب امیر ہی کی تلوار کے سوا کسی کی تلوار نہ چلی *

جناب امیرؑ کی حزم کی وجہ سے حاطب بن ابی بلتعہ کا خط دستیاب ہونا

نقل الامام ابو الحسن الواحدی فی کتابه المسمی باسباب النزول فی سبب نزول قوله تعالی یا ایها الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیهم بالمودة - قال ان مولاة لعمرو بن صیفی بن هشام بن عبد مناف قدمت من مکة الی المدینة ورسول الله صلی الله علیه وسلم یتجهز لفتح مکة فلما جائت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لها امسلمة جئت قالت لا قال فما جاء بك قالت انتم الاهل والعشیرة وقد احتجت حاجة شدیدة فقدمت علیکم لتعطونی فتکسونی فحث رسول الله صلی الله علیه وسلم بنی عبد المطلب وبنی عبد مناف فکسوها وحملوها واعطوها فانصرفت فنزل جبریل فاخبره ان حاطب بن ابی بلتعة قد کتب کتابا الی اهل مکة یقول فیه من حاطب بن ابی بلتعة الی اهل مکة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یریدکم فخذوا حذرکم واندفع الکتاب الی الظعینة المذکورة واعطاها عشرة دنانیر علی ان توصل الکتاب الی اهل مکة فلما اخبر جبریل

النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلک اختار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا فبعث معہ الزبیر والمقداد وقال لهم
انطلقوا الی روضۃ فان فیها ظعینۃ معها کتاب من حاطب الی المشرکین فخذوہ منها وخلوا سبیلها
فان لم تدفعہ الیکم فاضربوا عنقها فخرجوا حتی ادرکوها فی ذلک المکان فقالوا این الکتاب
فحلفت باللہ ما معها کتاب ففتشوا متاعها فلم یجدوا کتابا فهموا بالرجوع وترکوها فقال علی
واللہ ما کذبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسل سیفہ وجزم علیها وقال اخرجی الکتاب والا و
اللہ لاضربن عنقک وصمم علی ذلک فلما راتہ الجد اخرجت الکتاب من ذوابتها قد خبتہ فی
عقاصها فاخذ الکتاب منها وخلوا سبیلها وعادوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ الکتاب
فوجدہ علی اخبرہ بہ جبریل فاستخرج علی بقوۃ عزمہ وتصمیم اقدامہ وحزمہ ومتانتہ واحتیاطہ
ذلک الکتاب مطالب السئول) امام ابوالحسن واحدی کتاب اسباب النزول مین اس آیت کریمہ کہ
(اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو میرے اور اپنے دشمنون کو دوست مت پکڑو اور دوستی سے ان سے مت ملو)
کی شان نزول مین بیان کرتے ہین کہ عمرو بن صیفی بن ہشام بن عبد مناف کی ایک لونڈی وہ مکہ سے
مدینہ مین آئی۔ ان دنون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی فتح کی تیاری کر رہے تھے جب وہ لونڈی
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پرنور مین پہونچی حضرت نے اس سے پوچھا کیا تو مسلمان ہو کر
آئی ہے کہنے لگی نہین حضرت نے فرمایا پھر کیون آئی ہے۔ عرض کرنے لگی آپ میرے اہل اور میرا کنبہ
ہین مجھے ایک سخت ضرورت پیش آئی ہے جسکے لیے یہان آئی ہون آپ مجھے کچھ دین اور کپڑے پہنائین
حضرت نے بنی عبد المطلب اور بنی عبد مناف کو آمادہ کیا اونہون نے اسکو کپڑا روپیہ دیا وہ لیکر مکہ کو واپس
چلی اسکے جانے کے بعد حضرت جبریل نازل ہوئے اور فرمایا کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے مکہ والون کی طرف ایک
خط اس مضمون کا لکھا ہے کہ حضرت تمہاری طرف آنیکا قصد رکھتے ہین تم اپنا بچاؤ کر لو۔ اور وہ خط
ظعینہ کو دیا ہے اور اسکو دس دینار اس خط کے پہونچانے کی اجرت دیے ہین جب جبریل نے حضرت سے یہ
بیان کیا۔ آپنے اس کام کے لیے جناب امیر کو منتخب فرمایا اور ان کے ہمرکاب سعادت مین زبیر اور مقداد
کو روانہ کیا اور فرمایا کہ فلان روضہ مین ظعینہ ٹھیری ہوئی ہے اسکے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے
جو مشرکین مکہ کی طرف اس نے لکھا ہے تم وہ خط اس سے لے لو اور اسے چھوڑ دو۔ اگر نہ دے تو اسے مار
ڈالو۔ تینون صاحبون نے اسکا پیچھا کیا۔ اور اسی مقام پر اسکو جا لیا جہان کا حضرت نے پتہ دیا تھا اس
سے کہنے لگے حاطب کا خط کہان ہے اسنے مجلف انکار کیا۔ تینون صاحبون نے اسکی تلاشی
لی لیکن جب وہ خط دستیاب نہوا۔ تو انہون نے اسے چھوڑ دیا اور لوٹنے کا قصد کیا جناب امیر نے

فرمایا واسطہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے جھوٹ نہیں بیان فرمایا اور تلوار نکالکر مستعد ہوکر بولے خط نکال دو ورنہ ہم تجھے قتل کر ڈالیں گے جب آپنے اسکے قتل کا مصمم عزم کر لیا اور سارہ نے جناب امیرؑ کی ہٹ کو دیکھا تو خط چوٹی کے سوباف میں سے نکالکر جناب امیرؑ کے حوالہ کیا۔ وہ خط لیکر حضرت کی خدمت میں آئے۔ حضرت نے اس خط کو پڑھا اور حضرت جبرئیل کے فرمانے کے مطابق پایا۔ محمد بن طلحہ الشافعی اس روایت کیا کو نقل کر کے کہتے ہیں کہ جناب امیر ہی کے عزم مصمم اور متانت اور احتیاط سے حاطب کا خط ملا ورنہ کبھی نہ ملتا۔

جناب امیر کا اپنے گھر کی چھت سے جبرئیل کے پروں کے آواز کو سننا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وقد ذکر عندہ علی قال انکم لتذکرون رجلا کان یسمع وطی جبرئیل فوق بیتہ (اخرجہ احمد فی المناقب والمسند) ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس چند آدمی جناب امیرؑ کا ذکر کر رہے تھے ابن عباس کہنے لگے تم ایسے شخص کا ذکر کرتے ہو جو جبرئیل کے آنے کی آواز اپنے گھر کی چھت پر سے سنا کرتا تھا۔

فرشتوں کا جناب امیرؑ کو سلام کرنا

عن علی قال لما کان لیلۃ یوم بدر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یستقی لنا من الماء فاحجم الناس فقام علی فاحتضن قربۃ اتی بئرا بعیدا القعر مظلمۃ فانحدر فیہا فاوحی اللہ عز وجل الی جبرئیل ومیکائیل واسرافیل تاھبوا النصر محمد صلی اللہ علیہ وسلم وحزبہ فھبطوا من السماء لھم دوی یذہل من یسمعہ فلما حاذوا بالبیر سلموا علیہ اکراما وتبجیلا (اخرجہ احمد فی مسندہ)

جناب امیر علیہ السلام کہتے ہیں کہ بدر کے روز سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی ہے جو ہمیں پانی پلائے لوگ پانی کی تلاش کر کے لوٹ آئے جناب امیر علیہ السلام اپنی مشکیزہ کو بغل میں لیکر ایک اندھیرے گہرے کنوئیں پر تشریف لے گئے جب اسمیں اترے خدا تعالے نے جبرئیل ومیکائیل کو حکم دیا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے گروہ کی مدد کو دوڑو وہ دونوں آسمان سے اترے جس نے اترنے میں ان کے پروں کی آواز کو سنا خوف زدہ ہوگیا جب کوئیں کے قریب سے ہوکر گذرے جناب امیر کو ان دونوں نے از روے اکرام وبندگی سلام عرض کیا۔

جناب امیرؑ کے لیے فرشتہ کا لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی پکارنا

(۱) عن ابی جعفر محمد بن علی قال نادی ملک من السماء یوم بدر یقال له رضوان لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی (اخرجه الحسن بن العرفه العبدی) (نقلت من ریاض النضرة فی فضائل العشرة لمحب الطبری)
جناب امام ابو جعفر محمد باقر بن علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ بدر کے روز ایک فرشتہ نے جس کا نام رضوان ہے آسمان سے پکار کر کہا نہیں ذو الفقار کے سوا کوئی تلوار اور نہیں ہے علی کے سوا کوئی بہادر +

(۲) وقال ابن اسحاق فی سیرته وفی هذا الیوم ای بدر هاجت ریح فسمع علی هاتفا یقول لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی (نقلت من کفایة الطالب لیوسف الکنجی) ابن اسحاق اپنی کتاب سیرت میں لکھتے ہیں کہ بدر کے روز ایک ہوا کے چلنے سے جناب امیر نے سنا کہ ہاتف کہہ رہا ہے ذو الفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر نہیں +

(۳) وذکر احمد فی الفضائل انهم سمعوا تکبیرا من السماء فی ذلک الیوم ای خیبر وقائل یقول لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی فاستاذن حسان بن ثابت رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ینشد شعرا فاذن له فقال ؎ جبریل نادی معلنا والنقع لیس ینجلی + والمسلمون قد احدقوا حول النبی المرسل + لا سیف الا ذو الفقار + ولا فتی الا علی (تذکرہ خواص الامہ)
امام احمد فضائل میں ذکر کرتے ہیں کہ صحابہ نے خیبر کے روز آسمان سے ایک تکبیر کی آواز سنی کہ ایک کہنے والا کہہ رہا ہے نہیں ہے ذو الفقار کے سوا کوئی تلوار۔ اور علی کے سوا کوئی بہادر۔ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں شعر کہنے کا اذن طلب کیا حضرت نے اذن دیا انہوں نے یہ شعر کہے ؎ جبریل نے آواز بلند کہا + غبار ابھی کھلا نہیں تھا۔ مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گرد تیر چلا رہے تھے۔ کہ ذو الفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر نہیں +

(۴) عن ابن عباس رضی الله عنه قال لما قتل علی طلحة بن ابی طلحة حامل لواء المشرکین صاح صائح من السماء لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی (تذکرہ خواص الامة) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب احد کے روز جناب امیر نے مشرکوں کے علمدار طلحہ بن ابی طلحہ کو قتل کیا ایک چلانے والے نے چلا کر کہا ذو الفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر نہیں ۔۔

(تنبیہ) قال سبط بن الجوزی فی تذکرة خواص الامة فان قیل قال شیخنا هو لفظ لا سیف الا ذو الفقار قلنا ذکروه ان الواقعة کانت یوم [illegible]

اسحٰق فی المناقب ولا کلام فی یوم احد قالوا فی اسناد روایۃ بن عباس عیسیٰ بن مہران تکلموا فیہ وقالوا
کان شیعیاً اما یوم خیبر فلم یطعن فیہا احد من العلماء وقیل ذلک کان یوم بدر والاول اصح علامہ
سبط ابن الجوزی تذکرۃ خواص الامۃ میں لکھتے ہیں۔ کہ اگر یہ کہا جائے کہ لاسیف الا ذوالفقار کی حدیث کی بعض
لوگوں نے تضعیف کی ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے اسکو احد کے دن کا واقعہ بیان کیا ہے۔ مگر
ہمارے نزدیک یہ خیبر کے دن کا واقعہ ہے چنانچہ امام احمد بن حنبل نے المناقب میں بھی اسی کا ذکر کیا ہے
اور احد کے دن میں ہم کلام نہیں کرتے کیونکہ محدثین کہتے ہیں کہ ابن عباس کی حدیث کے اسناد میں
ایک راوی عیسیٰ بن مہران ہے جسکی نسبت لوگوں نے کلام کیا ہے کہ وہ شیعی تھا۔ لیکن خیبر کے دن
کے واقعہ کی نسبت علماء میں سے کسی نے طعن نہیں کیا۔ اور یہ بھی روایت ہے کہ یہ بدر کے روز کا واقعہ
ہے مگر پہلی بات یعنے خیبر کے روز کا واقعہ ہونا زیادہ صحیح ہے ❊

(تشبیہ) قال یوسف الکنجی الشافعی کان السیف لمنبہ بن الحجاج السہمی کان مع ابنہ العاص
بن منبہ یوم بدر فقتلہ علی وجاء بالسیف الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ فاعطاہ علیا فقاتل
دونہ یوم احد۔ ویروی ان بلقیس اہدت الی سلیمان سبعۃ اسیاف کان ذوالفقار منہا۔ و
قد جاء فی بعض الروایات من علی قال جاء جبریل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان صنما بالیمن
معفر فی حدید فابعث علیہ علیا فاوقفہ وخذ الحدید قال علی دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وبعثنی الیہ فذہبت فدققت الصنم واخذت الحدید فجئت بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ فاستضرب
منہ السیفین فسمی احدہما ذا الفقار والآخر مخذما فتقلد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واعطانی
مخذما ثم اعطانی بعد ذلک ذا الفقار وانا اقاتل دونہ یوم احد علامہ یوسف الکنجی الشافعی علیہ
الرحمۃ کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں کہ ذوالفقار منبہ بن الحجاج السہمی کی تلوار تھی بدر کے روز اسکے
بیٹے عاص بن منبہ کے پاس تھی جب جناب امیر نے اسکو قتل کیا اسکی تلوار لیکر حضرت کے پاس آئے
حضرت نے وہ تلوار جناب امیر کو عطا فرمائی۔ آپنے احد کے روز اسی کے ساتھ جنگ کیا۔
اور ایک روایت میں ہے کہ بلقیس نے جناب سلیمان علیہ السلام کو سات تلواریں تحفہ میں دی تھیں ذو
الفقار انہیں میں سے تھی۔
اور بعض روایتوں میں جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم سے آکر بیان کیا کہ یمن میں ایک بت ہے جو لوہے میں پوشیدہ ہے۔ علی کو وہاں بھیجو اور اسکو
اکھاڑ کر اسکا لوہا لے آ۔ جناب امیر کہتے ہیں کہ مجھے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے بلا کر یمن

مین بھیجا بیٹنے ہ باکراس بت کو اکھاڑا اور اسکا لوہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا حضرت نے اس سے
دو تلوارین بنائین ایک کا نام ذوالفقار رکھا اور دوسری کا نام مخذم رکھا حضرت نے ذوالفقار کو باندھ لیا
اور مجھے مخذم عطا کی پھر آپنے ذوالفقار بھی مجھے دیدی بیٹنے احد کے روز اسی سے جنگ کیا ✤

(۲) عن عبد اللہ بن مسعود انہ قال ان جبرائیل اتی بذی الفقار من الجنۃ فقال یا رسول اللہ ان
اللہ یقرئک السلام ویقول یا محمد انی لا اری ذا الفقار لاحد من بنی آدم تستحق امساکہ الا یکون لابنہ غلیک
وھو یصیر بامرک فضعہ فی ید من ھو اھل لملمارستہ الحروب وقطع ھامات الکفرۃ والمعاندین المساوقین
علیک فقال یا جبرئیل من ھو قال ھو علی فناولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ علیا (زھرۃ الریاض)
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرئیل جنت سے ذوالفقار لیکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف
لائے اور کہا خدا ے تعالے بعد سلام کے فرماتا ہے کہ ہم بنی آدم سے اس تلوار کے پکڑنے والا کسی کو نہین
پاتے۔ مگر وہ شخص کہ وہ تیرا ولی ہو۔ اور یہ تلوار تیرے حکم مین رہے گی پس جسکو فن حرب مین پوری مہارت
حاصل ہو اور تیرے دشمن کفار کا سر کاٹ سکے اسکو دیدی حضرت نے کہا اے جبرئیل وہ کون ہے جبرئیل
کہنے لگے وہ علی ہے حضرت نے ذوالفقار علی کو دیدی۔

(۳) عن ابن عباس قال لما رجع علی بعد فتح خیبر ومعہ ذوالفقار فقال یا فاطمۃ رأیت ذا الفقار فان اللہ
فتح بہ خیبر قال فضحکت فقال علی یا فاطمۃ اتعرفین فضل ذی الفقار فقالت انی عرفتھا قبل ان تعرف
فتعجب علی من قولھا ثم مضی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی فاطمۃ فقال
اخبرینی یا فاطمۃ حتی اسمعھا من لسانک فاخبرتہ فقال من این لک ھذا فقالت حین عرج بک الی السماء
قال اللہ لجبریل اطلع محمد علی منزلہ فی الجنۃ وبما اعددت لہ فیھا ولامتہ من النعیم فدخلت الجنۃ
وقال لک جبریل کل من ثمار الجنۃ وکنت حینئذ عند شجرۃ تفاح احمر وفی اصلھا ذوالفقار مخزون
مکتوب علیہ لا سیف الا ذوالفقار لا فتی الا علی وزوجتہ زھرا فحینئذ عرفت فضل ذی الفقار
فناولت من تلک الشجرۃ تفاحۃ واحدۃ فاکلت نصفھا والنصف الثانی اھدیتہ لامی خدیجۃ حملتھا
الیھا فاکلتہ فسئلت منک ومن امی وآیۃ ذلک انک کلما جلست عندی تقول کلما جلست عندک
کانی اجلس فی اصل شجرۃ التفاح لان رائحتک تشبہ رائحتھا فی طیب نفحھا فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صدقت وقبل عینیھا (عن زھرۃ الریاض للشیخ الامام تاج الاسلام سلیمان بن داؤد
السقلینی) ابن عباس کہتے ہین کہ جب خیبر سے جناب امیر لوٹے ذوالفقار ہاتھ مین تھی جناب سیدہ سے کہنے لگے یا فاطمہ
آپنے ذوالفقار کے جوہر دیکھے کہ خدا نے اسکے ذریعہ سے خیبر کو فتح کیا پھر جناب سیدہ ہنس پڑین حضرت امیر کے فرمایا یا فاطمہ

کیا تمکو ذوالفقار کی فضیلت کی آگاہی ہے جناب سیدہ نے فرمایا مین تمہارے جانتے سے پہلے اسکو جانتی ہون جناب امیر حضرت سیدہ کی بات سے متعجب ہوے اور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین جاکر جناب سیدہ کا قول نقل کیا حضرت نے جناب سیدہ سے آکر فرمایا یا فاطمہ مین تمہارے مونہہ سے اس بات کو سننا چاہتا ہون کہ یہ بات تمکو کہان سے معلوم ہے جناب سیدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جب جناب آسمان پر تشریف لے گئے پروردگار نے جبرئیل سے فرمایا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جنت مین اس مقام پر لیجاؤ جو انکے لیے اور انکی اہلبیت کے لیے جنت کی نعمتون سے سجایا گیا ہے اپکو جنت مین لیگئے جبرئیل نے عرض کیا ثمرات جنت مین سے آپ کچھ تناول فرماوین اسوقت آپ ایک سرخ سیب کے درخت کے نیچے تشریف رکھتے تھے اور اسکی جڑ کے نیچے ذوالفقار دبی ہوئی تھی اسپر لکھا ہوا تھا ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہین اور علی کے سوا کوئی بہادر نہین اسکی زوجہ زہرا ہین لیس اسوقت سے مین اسکی فضیلت کو جانتی ہون پھر آپ نے اس درخت کے سیب مین سے آدھا ٹکڑا کھایا اور آدہا میری والدہ خدیجہ کے لیے رکھ لیا جب میری والدہ نے وہ ٹکڑا کھایا اور مین جناب سے انکے بطن اقدس مین قرار پاگئی اسکی نشانی یہ ہے کہ جب آپ میرے پاس بیٹھتے ہین تو فرماتے ہین کہ گویا ہم اسی سیب کے درخت کے پاس بیٹھے ہوئے ہین اور مجھسے فرماتے ہین کہ تیری خوشبو اسی درخت کی خوشبو کی مانند ہے جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے ارشاد کیا تم سچ کہتی ہو اور جناب سیدہ کی آنکھون کو حضرت نے چوم لیا *

جناب امیر کا حضرت کے دوش اقدس پر سوار ہونا

عن علی قال انطلقت انا والنبی صلے اللہ علیہ وسلم حتی اتینا الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس وصعد علی منکبی فذھبت لانھض بہ فرای منی ضعفا فنزل وجلس لی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبیہ قال فنھض بی قال فیتخیل الی انی لو شئت لنلت افق السماء حتی صعدت علی البیت وعلیہ تمثال صفر او نحاس فجعلت ازاولہ عن یمینہ وعن شمالہ ومن بین یدیہ ومن خلفہ حتی اذا استمکنت منہ قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اقذف بہ فقذفت بہ فتکسر کما تتکسر القواریر ثم نزلت فانطلقت انا ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نستبق حتی توارینا بالبیوت خشیۃ ان یلقانا احد من الناس اخرجہ احمد والنسائی والحاکم جناب امیر علیہ السلام بیان فرماتے ہین کہ مین ایک دفعہ بمعیت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ مین گیا مجھسے حضرت نے فرمایا بیٹھ جاؤ آپ میرے کندھے پر سوار ہوئے جب مین اٹھنے لگا حضرت نے میرے ضعف کو دیکھا اور میرے کندھے سے اترکر بیٹھ گئے اور مجھے اپنے کندھے پر سوار کیا اور کھڑے ہوگئے اسوقت میری نسبت خیال کیا جاسکتا تھا کہ اگر مین چاہون تو آسمان کے کنارے تک پہونچ جاؤن۔ یہانتک کہ مین بیت اللہ کی چھت پر چڑھ گیا اسپر تانبے پیتل کے ایک صورت تھی مین اسکو دائین بائین آگے پیچھے سے ہلانے لگا یہا

کہ میں نے اسپر قابو پا لیا حضرتؑ نے مجھے فرمایا اسے پھینک دو میں نے اسے پھینکدیا وہ شیشہ کی طرح سے چور چور ہوگئی میں چھت پر سے اترآیا اور حضرتؑ کے ساتھ دوڑکر گھر میں چھپ گیا تاکہ کوئی آدمی ہمکو نہ دیکھ لے

جناب امیرؑ کا ایمان میں راسخ ہونا

عن ابن عباس ان علیا کان یقول فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل یقول افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم واللہ لا ننقلب علی اعقابنا بعد اذ ھدانا اللہ ولئن مات او قتل لاقاتلن علی ما قاتل علیہ حتی اموت انی لاخوہ و ولیہ وابن عمہ و وارثہ ومن احق بہ منی (اخرجہ احمد فی المناقب)

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات بابرکات ہی میں فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ اگر میرا رسول مرجائے یا قتل ہوجائے تو تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤگے ۔ واللہ جبکہ ہمکو خدا نے ہدایت کی ہے ہم ہرگز اپنی ایڑیوں پر نہیں پھرینگے ۔ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انتقال فرماجائیں یا شہید ہوجائیں تو جس امر پر انہوں نے جہاد کیا ہے میں بھی اسی پر جہاد کرونگا ۔ یہانتک کہ میں بھی مرجاؤں ۔ واللہ میں اسکا بھائی اور ولی اور ابن عم اور وارث ہوں مجھ سے انکا کون حقدار زیادہ ہے ؟

جناب امیرؑ کے ایمان کی ٹھنڈک کا جبریلؑ کے دل کو پہنچنا

عن عمر بن عبد العزیز ان قوما ینقصوا علی بن ابی طالب فصعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذکر علیا وفضلہ وسابقتہ ثم قال حدثنی عراک بن مالک الغفاری عن ام المومنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندی اذ اتاہ جبریل فناجاہ فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضاحکا فلما سری عنہ قلت بابی انت وامی یا رسول اللہ ما اضحکک فقال اخبرنی جبریل انہ مر بعلی وھو یرعی ذودا لہ وھو نائم قد ابدی بعض جسدہ قال فرددت علیہ ثوبہ فوجدت برد ایمانہ قد وصل الی قلبی (اخرجہ الخوارزمی)

نقل ہے کہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چند لوگ بیٹھے ہوئے جناب امیر کی شان میں برا کہہ رہے تھے ۔ عمر بن عبد العزیز نے منبر پر چڑہکر خدا کی صفت وثنا کی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلوۃ کے بعد جناب امیرؑ کے فضائل اور سابق الاسلام ہونے کا ذکر کرکے بیان کیا اور عراق بن مالک

(ذود) بفتح الذال من الابل من الثلاثۃ الی العشرۃ

الغفاری ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتا ہے کہ ام المومنین فرماتی تھیں ایک روز سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف رکھتے تھے کہ ناگہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لا کر حضرت سے سرگوشی کرنے لگے جب سرگوشی کر چکے حضرت ہنسنے لگے میںنے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ کیوں ہنستے ہیں ارشاد فرمایا کہ جبرئیل نے مجھ سے بیان کیا کہ میرا ایک چراگاہ میں گذر ہوا وہاں علی اپنے اونٹ چراتے ہوئے سو گئے تھے ان کا سینہ کھلا ہوا تھا میںنے ان پر کپڑا الوٹ دیا انکے ایمان کی ٹھنڈک میرے دل کو محسوس ہوئی +

جناب امیرؑ کے ایمان کا زمین و آسمان سے بھاری ہونا

عن ابی القاسم محمود الزمخشری عن رجالہ قال جاء رجلان الی عمرؓ بن الخطاب فقالا ما تری فی طلاق الامۃ فقام الی حلقۃ فیھا اصلع فقال ما تری فی طلاق الامۃ فقال لنا احدھما جئناک وانت امیر المؤمنین فسالناک عن طلاق الامۃ فجئت الی رجل فسالتہ فقال عمر ویلک اتدری من ھذا ھذا علی بن ابی طالب اشہد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعتہ وھو یقول لو ان السموٰت السبع والارضین السبع وضعت فی کفۃ ووضع ایمان علی فی کفۃ لرجح ایمان علی (اخرجہ ابن السمان والحافظ السلفی والفضائلی و الدیلمی والخوارزمی) ابو القاسم محمود زمخشری اپنے رجال سے روایت کرتے ہیں کہ دو شخص جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کنیز کی طلاق کے مسئلہ کو پوچھنے کے لیے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے اٹھکر جس مجمع میں کہ جناب علی رونق افروز تھے تشریف لے گئے اور ان سے پوچھنے لگے آپ کنیز کی طلاق کی نسبت کیا حکم دیتے ہیں ان میں سے ایک شخص حضرت عمر سے کہنے لگا۔ آپ امیر المومنین ہیں ہم آپ سے مسئلہ پوچھنے کو آئے تھے آپ انسے پوچھنے کو آئے ہیں حضرت عمر کہنے لگے افسوس ہے تو نہیں جانتا یہ کون ہے یہ علی بن ابی طالب ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ میںنے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمین کے طبقے ترازو کے ایک پلہ میں رکھے جائیں اور علی کا ایمان ایک پلہ میں رکھا جائے تو علی کا ایمان ہی بھاری رہیگا

جناب امیرؑ کا خدا کی ذات میں نہایت سخت ہونا

(۱) عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علیا مخشوشن فی ذات اللہ عزوجل (اخرجہ ابو عمر) کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ الصلوۃ و

السلام نے فرمایا ہے کہ بتحقیق علی خدا کی ذات مین نہایت سخت ہو۔

عن یزید بن طلحة بن یزید بن رکانة قال لما اقبل علی من الیمن لیلقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکة تعجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف علی جندہ الذین معہ رجلا من اصحابہ فعمد ذلک الرجل فکسی کل رجل من القوم حلة من البز الذی کان مع علی فلما دنی جیشہ خرج لیلقیاهم فاذا علیهم الحلل قال ویلک ما هذا قال کسوت القوم لیتجملوا به اذا قدموا فی الناس قال ویلک انزع قبل ان تنتهی به الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فانتزع الحلل من الناس فردها فی البز قال واظهر الجیش شکواه بما صنع بهم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایها الناس لا تشکوا علیا فواللہ انہ لاخشن فی ذات اللہ وفی سبیل اللہ (سیرة ابن اسحاق) یزید بن طلحہ بن یزید بن رکانہ سے مروی ہو کہ جب جناب امیر یمن سے فوج کو ساتھ واپس ہو کر مکہ مین حضرت کی حضور مین آ رہے تھے تو جناب امیر نے فوج مین سے ایک شخص کو افسر مقرر فرما کر آپ پہلے سے حضرت کے حضور مین تشریف لیگئے جناب امیر کی تشریف لیجانیکے بعد اس شخص نے جناب امیر کے توشہ خانہ مین سے فوج کے ہر ایک آدمی کو کپڑے نکال دیے جب فوج مکہ کے قریب پہونچی جناب امیر انکے ملنے کو تشریف لائے لوگون کو توشہ خانہ کے کپڑے پہنے ہوئے دیکھکر اس سے پوچھا ان لوگون نے یہ کپڑے کہان سے پہنے مین اسنے کہا مینے فوج کو کپڑا اسلیے پہنائے ہین کہ مکہ مین لوگون سے عزت کے ساتھ ملے جناب امیر نے کہا افسوس ہے حضرت کی حضور مین پہنچنے سے پہلے ان لوگون سے کپڑے واپس کر کے اس شخص نے ویسا ہی کیا اور سب لوگون سے کپڑے چھین کر توشہ خانہ مین واپس کر دیے فوج کے لوگون نے حضرت کے سامنے اس بات کی شکایت بیان کی حضرت نے فرمایا اے لوگو علی کا شکوہ مت کرو وہ خدا کی ذات مین اور خدا کے راہ مین بہت سخت ہے +

(۳) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال اشتکی الناس علیا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا فقال لا تشکوا علیا فواللہ انہ لاخیشن فی ذات اللہ عز وجل (اخرجہ احمد والحاکم والضیا والدیلمی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چند آدمی جناب علی علیہ السلام کی شکایت کرنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اٹھکر خطبہ مین بیان فرمایا حضرت علی کی شکایت مت کرو واسطے وہ خدا کی ذات مین نہایت سخت ہو +

(تنبیہ) الاخیشن تصغیر اخشن افضل التفضیل من خشن خشونة وفی الاساس فلان خشن فی دینہ اذا کان متشددا فیہ والمعنی انہ شدید التصلب التشدد فی امور الدینیة والمصغر هنا للتعظیم) اخیشن اخشن کی تصغیر ہے جو باب خشن خشونة کی افضل التفضیل کا صیغہ ہے۔ اساس البلاغہ مین علامہ زمخشری لکھتے ہین فلان شخص اپنے دین مین خشونت والا ہے۔ یہ بات اسوقت کہی جاتی ہے جبکہ وہ دین مین نہایت تشدد والا ہو اسکے معنے یہ ہین کہ وہ امور دین مین نہایت سخت اور مضبوط ہے

اور تصغیر کا صیغہ اس مقام میں تعظیم کے لیے مستعمل ہوا ہے +

جناب امیر کا خدا کی ذات بابرکات میں دیوانہ ہونا

عن کعب بن عجرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا علیا فانہ ممسوس فی ذات اللہ (اخرجہ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء) کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کو برا مت کہو پس تحقیق وہ ذات الٰہی میں دیوانہ ہے +

عن ابی ھریرۃ و زید بن خالد رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا علیا فانہ ممسوسا فی ذات اللہ تعالیٰ (اخرجہ الدیلمی) ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کو برا مت کہو وہ تو خدا کی ذات میں دیوانہ ہے -

(تنبیہ) ممسوس مجنون وفی الاساس ممسوس الذی مس بہ من الجن یعنے ممسوس کے معنے مجنون کے ہیں اساس البلاغۃ میں علامہ زمخشری لکھتے ہیں کہ ممسوس وہ شخص ہے جسکو کہ پری کا سایہ ہو گیا ہو +

جناب امیر کے گوشت اور خون میں ایمان کا مخلوط ہونا

عن علی قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ یوم فتحت خیبر لولا ان تقول فیک من امتی ما قالت النصاری فی عیسی بن مریم لقلت الیوم فیک مقالا لا تمر علی ملاء من المسلمین الا اخذوا تراب رجلیک وفضل طھورک یستشفون بہ ولکن نصیبک ان تکون منی وانا منک ترثنی و ارثک وانت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی انت تودی دینی وتقاتل علی سنتی وانت فی الاخرۃ اقرب الناس منی وانک غدا علی الحوض خلیفتی تذود عنہ المنافقین وانت اول من یرد علی الحوض وانت اول من دخل الجنۃ من امتی حربک حربی وسلمک سلمی وسرک سری وعلانیتک علانیتی وسریرۃ صدرک سریرۃ صدری وانت باب علمی وان ولدک ولدی ولحمک لحمی ودمک دمی وان الحق علی لسانک وفی قلبک وبین عینیک والایمان مخالط لحمک ودمک کما خالط لحمی ودمی وان اللہ عزوجل امرنی ان یبشرک انک وعترتک فی الجنۃ وعدوک فی النار لا یرد علی الحوض مبغض لک ولا یغیب عنہ محب لک قال علی فخررت للہ سبحانہ ساجدا وحمدتہ علی ما انعم بہ علی من الاسلام وقراءۃ القرآن (اخرجہ الخوارزمی) جناب امیر علیہ السلام کہتے ہیں کہ جس روز میں نے خیبر کو فتح کیا مجھ سے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا اگر میری امت تیرے حق میں ایسی بات نکہتی جو نصاری

جناب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے حق مین کہتے ہین تو البتہ مین ایک ایسی بات تیرے حق مین کہون کہ تو گذرے تو بندگان اہل اسلام پر کہ مگر تیرے پاؤن کی مٹی نہ اٹھائین اور تیرے وضو کا پانی نہ لین اور اس سے شفا کے طلبگار نہ ہون۔ لیکن تیرا حصہ یہی ہے کہ تو میرا ہے اور مین تیرا ہون تو مجھ سے ورثہ پائے اور مین تجھسے ورثہ پاؤن اور تو مجھ سے ایسا ہے جیسے کہ ہارون موسیٰؑ سے مگر میرے بعد نبی نہین ہوگا تو میرے قرض کو ادا کرنے والا ہے۔ اور میری سنت پر لوگون سے لڑنے والا ہے۔ آخرت مین تو سب سے میرے زیادہ مقرب ہوگا۔ کل قیامت کے روز تو میرے حوض پر میرا خلیفہ ہوگا۔ تو منافقون کو حوض سے ہٹا وے گا۔ اور تو سب سے اول حوض پر وارد ہوگا۔ تو میرے ساتھ سب میری امت سے پہلے جنت مین داخل ہوگا۔ تیری لڑائی میری لڑائی تیری صلح میری صلح ہے تیرا بھید میرا بھید تیرا اعلان میرا اعلان ہے تیرے دلکا بھید میرے دل کا بھید ہے تو میرے علم کا دروازہ ہے۔ تیرا خون میرا خون ہے تیرا گوشت میرا گوشت ہے تیرے بیٹے میرے بیٹے ہین سچ تیرے ساتھ ہے اور سچ تیری زبان پر اور تیرے دل مین اور تیرے دونون آنکھون کے درمیان ہے۔ ایمان تیرے گوشت اور خون مین ملا ہوا ہے۔ خدا نے مجھے حکم دیا ہے۔ کہ مین تجھے بشارت دون کہ تو اور تیری عترت جنت مین ہونگے۔ تیرا دشمن دوزخ مین ہوگا۔ حوض پر تیرا دشمن نہین وارد ہو سکے گا۔ اور تیرا دوست اس سے کبھی غائب نہین ہوگا۔ جناب علی کہتے ہین مین یہ بشارت سنکر خدا کے سجدہ مین گر گیا اور اسلام اور قرآن کی نعمت جو خدا تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے اسکا شکر بجا لانے لگا ◆

جناب امیرؑ کے دلکو خدا نے ایمان کے ساتھ امتحان کیا ہوا تھا

(۱) عن ربعی بن خراش قال حدثنا علی بالرحبة قال لما کان یوم الحدیبیة خرج الینا ناس من المشرکین فیھم سھیل بن عمرو فقال یا رسول اللہ خرج الیک ناس من ابنائنا و اخواننا و ارقائنا لیس فیھم فقہ فی الدین فارددھم الینا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر قریش لتنتھن او لیبعثن اللہ علیکم من یضرب رقابکم علی الدین قد امتحن اللہ قلبہ علی الایمان قالوا من ھو یا رسول اللہ قال ھو خاصف النعل وکان اعطی علیا نعلہ یخصفھا قال ثم التفت الینا علی فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ فی النار (اخرجہ الترمذی) ربعی بن خراش سے روایت کرتا ہے کہ جناب امیرؑ نے رحبہ[1] مین ہم سے بیان کیا کہ حدیبیہ کے روز قریش کے چند مشرک ہمارے پاس آئے سہیل ابن عمرو بھی ان مین تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ہمارے لڑکے اور بھائی اور غلام جنکو دین کی کچھ سمجھ نہین آپکے پاس چلے آئے ہین آپ انھین ہماری طرف واپس کر دین حضرت

[1] رحبہ کوفہ کے محلہ کا نام ہے

فرمانے لگے اے قریش کے لوگو تم اس سے باز رہو ورنہ خدا تم پر ایسے شخص کو بھیجیگا جو دین پر تمہاری گردن کاٹے گا خدا نے ایمان کے ساتھ اسکے دل کا امتحان کر لیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہے فرمایا جوتا سینے والا ہے حضرت نے اپنا جوتا علی کو سینے کے لیے دیا تھا۔ پھر جناب امیر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کہ مجھ پر دانستہ جھوٹ بولے اس کو چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں ڈھونڈ لے ✣

(۲) عن علی قال جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اناس من قریش فقالوا یا محمد انا جیرانك وحلفائك و ان اناس من عبیدنا قد اتوك لیس فیہم رغبۃ فی الدین ولا رغبۃ فی الفقہ انما فروا من ضیاعنا واموالنا فاردد هم الینا فقال لابی بکر ما تقول فقال صدقوا انہم لجیرانك وحلفائك ثم قال لعمر ما تقول فقال صدقوا انہم لجیرانك وحلفائك فتغیر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا معشر قریش واللہ لیبعثن اللہ علیکم رجلا منکم قد امتحن اللہ قلبہ بالایمان فلیضربنکم علی الدین قال ابو بکر انا هو یا رسول اللہ قال لا قال عمر انا هو یا رسول اللہ قال لا ولکن هو الذی یخصف نعلا وکان اعطی علیا نعلہ یخصفها اخرجہ النسائی فی الخصائص (ترجمہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ کفار قریش کے چند آدمی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے یا محمد ہم آپکے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں جناب کی خدمت میں ہمارے غلام چلے آئے ہیں جنکو نہ دین کی رغبت ہے نہ فقہ کی خواہش ہے بجز اسکے نہیں کہ وہ ہماری کھیتی اور مال سے بھاگ کر آئے ہیں آپ انکو ہمیں واپس دیدیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا تم اس میں کیا کہتے ہو وہ عرض کرنے لگے یہ لوگ سچ کہتے ہیں آپکے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں پھر حضرت نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تم اس میں کیا کہتے ہو وہ بھی عرض کرنے لگے یہ لوگ سچ کہتے ہیں۔ آپکے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں حضرت کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ فرمانے لگے اے قریش کی جماعت خدا کی قسم ہے اللہ تعالے تم پر ایسے شخص کو بھیجے گا جسکے دل کو اللہ تعالے نے ایمان کے ساتھ امتحان کر لیا ہے وہ دین پر تمہیں قتل کرے گا ابو بکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ کیا وہ میں ہوں فرمایا نہیں عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں ہوں فرمایا نہیں ولیکن وہ شخص ہے جو جوتا سیتا ہے اور حضرت نے علی کو جوتا سینے کے لیے دیا ہوا تھا وہ حضرت کا جوتا سی رہے تھے ✣

جناب امیرؓ کے دل کو خدا تعالیٰ کا ہدایت کرنا اور زبان کو ثابت کرنا

(۱) عن علی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن وانا شاب حدیث السن فقلت یا رسول اللہ انت تبعثنی الی قوم یکون بینھم احداث وانا شاب حدیث السن قال ان اللہ سیھدی قلبک ویثبت لسانک قال فما شککت فی قضاء بین اثنین (اخرجہ احمد والنسائی) جناب امیر علیہ السلام کہتے ہیں کہ میں ابھی نوجوان چھوٹی عمر کا تھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کیطرف قاضی بنا کر روانہ فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے ایسی قوم میں بھیجتے ہیں ان میں واقعات پیدا ہو گئے ہیں میں ابھی نوجوان کم عمر ہوں قضا کی باریکیوں کو نہیں جانتا حضرت نے فرمایا پروردگار تیرے دلکو ہدایت کرے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا جناب امیر کہتے ہیں۔ تب سے مجھے دو آدمیوں کے قضیہ فیصل کرنے میں کبھی شک پیدا نہیں ہوا ✦

(۲) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین بعثہ ببراۃ قال یا رسول اللہ انی لست باللسن ولا بالخطیب قال لا بد لی ان اذھب بھا انا او تذھب بھا انت قال فان کان لا بد فاذھب بھا انا قال انطلق فان اللہ یثبت لسانک ویھدی قلبک قال ثم وضع یدہ علی فیہ (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جبکہ مجھے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سورہ برارت دیکر بھیجنے لگے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نہ میں زبان آور ہوں اور نہ خطیب حضرت نے فرمایا یا مجھے یہ سورہ لیکر جانا پڑے گا یا تمہیں اسکے سوا چارہ نہیں میں نے عرض کیا جبکہ ایسی ہی ناچاری ہے تو جانے کیلیے حاضر ہوں فرمایا جاؤ خدا تمہاری زبان کو درست رکھے گا اور دلکو ہدایت کرے گا۔ پھر حضرت نے اپنا دست مبارک میرے مونہہ پر رکھا

جناب امیر کا بمنزلہ کعبہ کے ہونا

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل علی فی ھذہ الامۃ کمثل الکعبۃ المنظور الیھا عبادۃ والحج الیھا فریضۃ (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب) ابوذر غفاری کہتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ علی مثل کعبہ کے ہے کہ اسکی طرف نگاہ کرنا عبادت ہے اور اسکا حج فرض ہے ✦

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت بمنزلۃ الکعبۃ تؤتی ولا تاتی فان اتاک ھؤلاء القوم فسلموا لک ھذا الامر فاقبل منھم وان لم یاتوک فلا تاتھم حتی یاتوک (اخرجہ الدیلمی فی غرر الاخبار واخرجہ ابن الاثیر عن علی فی اسد الغابہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تو بمنزلہ کعبہ کے ہے چاہیے کہ لوگ تیرے پاس آئیں نہ کہ تو لوگوں کے پاس جائے پس اگر یہ قوم تیرے پاس آکر امر خلافت کو تیرے سپرد کریں تو تو ان سے قبول کر لیو اور اگر نہ آئیں تو تو ان کے پاس مت جائیو یہانتک کہ خود وہ تیرے پاس آئیں ✦

جناب امیر کا مثل قل ہو اللہ کے ہونا

عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل علی فی الناس مثل قل ھو اللہ فی القرآن (اخرجہ الدیلمی) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کی مثال لوگون کے درمیان ایسی ہے جیسے کہ قل ہو اللہ قرآن مین *

جناب امیر کا لوگون کے لیے باب حطہ ہونا

عن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب حطۃ من دخلہ کان مؤمنا ومن یخرج کان کافرا (اخرجہ الدارقطنی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہے کہ علی باب حطہ ہے (یعنے گناہون کے کفارہ کا دروازہ ہے) جو شخص اس مین داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو شخص اس سے نکلا گیا وہ کافر ہے *

جناب امیر کی ایک ضرب کا تمام امت کے اعمال سے افضل ہونا

(۱) عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمبارزۃ علی بن ابی طالب لعمرو بن عبد ود یوم الخندق افضل من عمل امتی الی یوم القیمۃ (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خندق کے روز عمرو بن عبد ود کے ساتھ جناب امیر کے مقابلہ کرنے کی نسبت فرمایا تمام ان اعمال سے کہ قیامت تک میری امت کے لوگ کرتے رہین گے علی کی یہ ایک ضرب افضل ہے *

(۲) عن شھر بن حکیم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خندق لمبارزۃ علی لعمرو بن عبد ود افضل اعمال امتی الی یوم القیامۃ (اخرجہ الحاکم) شہر بن حکیم اپنے والد سے ناقل ہین کہ خندق کے روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کا عمرو بن عبد ود سے مقابلہ کرنا تمام ان اعمال سے کہ قیامت تک میری امت کے لوگ کرین گے افضل ہے۔

جنگ مین جناب امیر کے چپ و راست مین جبریل و میکائیل کا ہونا

(۱) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم خیبر لاعطین الرایۃ لرجل

جناب امیر کا کسی جنگ سے بغیر فتح کے نہ پھرنا

عن الحسن انہ قال حین قتل علی قتلتم واللہ رجلا فی لیلۃ نزل فیھا القرآن و فیھا رفع عیسٰی بن مریم و فیھا قتل یوشع بن نون فتی موسیٰ واللہ ما سبقہ احد کان قبلہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبعثہ بالسریۃ وجبرئیل عن یمینہ ومیکائیل عن شمالہ لا ینصرف حتی یفتح علیہ (اخرجہ الدولابی)

جبکہ جناب امیر علیہ السلام شہادت پاگئے تو جناب امام حسن علیہ السلام نے لوگوں سے فرمایا واللہ تم نے ایک ایسے آدمی کو ایسی رات میں قتل کیا ہے کہ جس رات میں قرآن شریف نازل ہوا ہے اور جس میں جناب عیسے علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور جس میں جناب موسیٰ علیہ السلام کا نوجوان یوشع بن نون مارا گیا ہے کوئی اسپر سبقت نہیں لے گیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب انکو فوج کے ساتھ بھیجتے تھے جبرئیل اسکے داہنے طرف اور میکائیل اسکی بائیں طرف ہوا کرتے تھے وہ بغیر فتح کے نہیں واپس آتے تھے

جناب امیر کا دنیا و آخرت میں حضرت کا علمدار ہونا

(۱) عن علی قال کسرت ید علی یوم احد فسقط اللواء من یدیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضعوہ فی یدہ الیسریٰ فانہ صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الحضرمی والخوارزمی)

جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب احد کے روز علی کا ہاتھ زخمی ہوگیا اور علم انکے ہاتھ سے گر گیا آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم اسکے بائیں ہاتھ میں پکڑا دو کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں میرا علمدار ہے

(۲) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی وتؤدی دینی وتواریني فی حفرتی وتفی بذمتی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الدیلمی)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تم ہمارے جسم اطہر کو غسل دوگے اور ہمارے قرض کو ادا کروگے اور ہمکو قبر میں رکھوگے اور جو امر کہ ہمارے ذمہ ہے اسکو پورا کروگے اور تم دنیا و آخرت میں ہمارے علمدار ہو۔

حضرت امیر کا کل غزوات میں تبوک کے سوا حضرت کا علمدار ہونا

(۱) عن ابن عباس قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیرہ ھو اول عربی وعجمی صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الذی کان لواءہ معہ فی کل زحف وھو الذی صبر معہ یوم فر عنہ غیرہ وھو الذی

غسلہ وادخلہ فی القبر (اخرجہ الترمذی وابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب علی علیہ السلام میں چار صفتیں ایسی ہیں کہ انکے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہیں وہ سب عرب اور عجم کے باشندوں سے پہلے شخص ہیں کہ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہی ہے اور وہ ایسے شخص ہیں کہ آنحضرت کا علم ہر ایک غزوہ میں انکے پاس تہا۔ اور وہ ایسے شخص ہیں کہ جس روز حضرت کے پاس سے لوگ بہاگ گئے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبر کیے رہے اور وہ ایسے شخص ہیں کہ انہوں نے حضرت کو غسل دیا اور قبر میں اتارا ❊

(۲) عن ثعلبۃ بن ابی مالک قال کان سعد بن عبادۃ صاحب رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المواطن کلھا فاذا کان وقت القتال اخذھا علی (اخرجہ ابن الاثیر الجزری فی اسد الغابہ) ثعلبہ بن مالک سے روایت ہے کہ ہر ایک غزوہ میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علمدار رہتے جب لڑائی کا وقت ہوتا تہا تو جناب علی علم کو اٹہا لیتے تہے ❊

(۳) عن ابن عباس قال کان علی اخذ رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر والمشاھد کلھا (اخرجہ احمد فی المناقب) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر اور تمام دیگر مشاہد میں جناب امیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علمدار رہتے ❊

خیبر کے روز آنحضرت کا جناب امیر کو علم دینا

اخرج احمد والبخاری والمسلم (عن سہل بن سعد) واحمد والنسائی والبزار (عن ابن عباس) والطبرانی (عن علی وابن عمر) والنسائی وابوحاتم (عن ابی ھریرۃ) والبخاری والمسلم وابوحاتم (عن سلمۃ ابن الاکوع) والنسائی والطبرانی (عن عمران بن حصین وابی لیلی) واحمد والنسائی (عن ھبیرۃ بن مریم) واحمد والنسائی والترمذی (عن سعد) واحمد (عن ابی سعید الخدری) و ابن اسحاق (عن سلمۃ) والنسائی (عن عبد اللہ بن بریدۃ) باختلاف یسیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علیہ یحب اللہ ورسولہ فبات الناس یدوکون لیلتھم ایھم یعطاھا فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلھم یرجوان یعطاھا فقال این علی بن ابی طالب فقال ھو یا رسول اللہ یشتکی عینیہ قال فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق فی عینیہ ودعا لہ فبرا حتی کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ ففتح اللہ علی یدیہ امام احمد اور بخاری اور مسلم نے (سہل بن سعد سے) اور احمد اور نسائی اور بزار نے

نے (ابن عباس) سے اور طبرانی نے (جناب امیر اور ابن عمر) سے اور نسائی اور ابو حاتم نے (ابو ہریرہ) سے اور
بخاری اور مسلم اور ابو حاتم نے (سلمہ بن الاکوع) سے اور نسائی اور طبرانی نے (عمران بن حصین) اور ابو یعلی اور
امام احمد اور نسائی نے (ہبیرہ ابن مریم) سے اور احمد اور نسائی اور ترمذی نے (سعد) سے اور احمد نے (ابو
سعید خدری) سے اور ابن اسحاق نے (سلمہ) سے اور نسائی نے (عبداللہ بن بریدہ) سے تھوڑے سے اختلاف
کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ بتحقیق خیبر کے روز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل ہم
ایسے شخص کو علم دینگے کہ اللہ تعالی اسکے ہاتھ سے فتح دیگا۔ وہ اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ لوگ
تمام رات یہ خیال کرتے رہے کہ دیکھیے علم کس کو عطا ہوتا ہے صبح لوگ حضرتؐ کے پاس گئے ہر ایک شخص علم
کے عطا ہونیکا امیدوار تھا حضرتؐ نے فرمایا علی کہاں ہین لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ انکی آنکھین
دکھ رہی ہین آپنے فرمایا اسکے پاس آدمی بھیجو۔ پس وہ آگئے حضرتؐ نے انکی آنکھون مین اپنا لعاب دہن
لگایا اور انکے لیے دعا فرمائی وہ ایسے ہو گئے کہ گویا انکی آنکھون مین درد تھا ہی نہین۔ پھر آپنے علم ان کے
سپرد کیا ✦

(۱) عن سهل بن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لاعطين الراية غدا رجلا يفتح الله على
يديه قال فبات الناس يدوكون ليلتهم ايهم يعطاها فقال اين على بن ابى طالب قالوا يشتكى عينيه
يا رسول الله قال فارسلوا اليه فلما جاء بصق فى عينيه ودعا له فبرأ حتى لم يكن به وجع واعطاه الراية
فقال على اقاتلهم حتى يكونوا مثلنا قال انفذ على رسلك حتى تنزل بساحتهم ثم ادعهم الى الاسلام
واخبرهم بما يجب عليهم من حق الله فيه فوالله لان يهدى الله بك رجلا واحدا خير لك من ان يكون
لك حمر النعم (اخرجه احمد والبخارى والمسلم باختلاف بعض الالفاظ) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ بتحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کل علم ایسے شخص کو دینگے کہ اللہ تعالے اسکے
ہاتھ پر فتح دیگا رات بھر لوگ فکر کرتے رہے کہ کس کو دیا جائیگا پس حضرتؐ نے فرمایا علی کہاں ہین لوگون نے
عرض کیا یا رسول اللہ انکی آنکھین دکھتی ہین آپنے فرمایا انکے لیے آدمی بھیجو جب وہ آئے حضرتؐ نے انکی
آنکھون پر اپنا لعاب دہن لگایا اور انکے لیے دعا خیر کی وہ اچھے ہو گئے۔ گویا کہ ان کو درد نہین تھا آپنے
ان کو علم دیا علی کہنے لگے یا رسول اللہ آیا مین ان سے جنگ کرون جبتک کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائین
حضرتؐ نے فرمایا سیدھے چلے جاؤ یہانتک کہ تم انکے میدان مین جا پہنچو۔ اور جو کچھ کہ خدا کا حق واجب
ہے اس سے انہین خبردار کرو واللہ اگر تیری وجہ سے خدا ایک آدمی کو ہدایت دیدے تو تیرے لیے سرخ
پشم والے اونٹ سے بہتر ہے ✦

(۲) عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لادفعن الرایة الیوم رجلا یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله فتطاول القوم فقال این علی فقالوا یشتکی عینیه فدعاه فبزق فی یدیه ومسحهما عینی علی ثم دفع الیه الرایة ففتح الله علیه (اخرجه النسائی وابو حاتم) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ ہم آج علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے دوست رکھتے ہین پس قوم نے ہاتھ بڑہائے حضرت نے فرمایا علی کہان ہین لوگون نے عرض کیا انکی آنکھین دکھتی ہین حضرت نے انکو بلوایا اپنے ہاتھون پر لعاب دہن کو ملکر علی کی آنکھہ کو لگایا پھر انکو علم دیا اللہ نے انہین فتح عطا کی ❊

(۳) عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم خیبر لاعطین هذه الرایة رجلا یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله یفتح الله علیه قال عمر رضی الله عنه فما احببت الامارة الا یومئذ فتشارفت لها رسول الله صلی الله علیه وسلم علیا فاعطاه ایاها وقال امش ولا تلتفت فسار علی شیئا ثم وقف ولم یلتفت فصرخ برسول الله صلی الله علیه وسلم فقال علی ما اقاتل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم قاتلهم حتی یشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فاذا فعلوا فقد منعوا دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم علی الله عز وجل (اخرجه النسائی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز فرمایا کہ البتہ ہم علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے دوست رکھتے ہین اللہ تعالی اسے فتح دیگا۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ اس روز کے سوا مینے کبھی امارت کی آرزو نہین کی مینے نگاہ بھر کر دیکھا پس حضرت نے علی کو بلایا اور علم انکو دیا اور فرمایا جاؤ اور مت لوٹو۔ علی تھوڑی دور جاکر ٹھیر گئے مگر لوٹے نہین حضرت کو آواز بلند کہنے لگے یا رسول اللہ مین کس بات پر ان سے جنگ کرون حضرت نے فرمایا ان سے جنگ کرو یہانتک کہ وہ لا اله الا الله محمد رسول الله پر گواہی دین جب ان لوگون نے ایسا کیا تو انہون نے اپنا خون اور مال بچا لیا مگر خدا کو حساب دینا انپر باقی رہے گا ❊

(۴) عن سلمة بن الاکوع قال خرجنا الی خیبر وکان عمی عامر یرتجز بالقوم والله لولا الله ما اهتدینا ❊ ولا تصدقنا ولا صلینا ❊ ونحن عن فضلک ما استغنینا ❊ فثبت الاقدام ان لاقینا ❊ وانزلن سکینة علینا ❊ فقال النبی صلی الله علیه وسلم من هذا فقالوا عامر فقال غفر الله لک یا عامر وما استغفر رسول الله صلی الله علیه وسلم لرجل خصه الا استشهد قال عمر رضی الله عنه یا رسول الله لو متعتنا بعامر۔ فلما قدمنا خیبر خرج مرحب یخطر بسیفه وهو یقول قد علمت

خیبر انی مرحب + شاکی السلاح بطل مجرب + فنزل عامر۔ فقال ؎ قد علمت خیبر انی عامر + شاکی السلاح
بطل مغامر + فاختلفا ضربتین فوقع سیف مرحب فی ترس عامر فذهب لیتقل له فوقع سیفه علی
نفسه فقطع اکحل فکان فیها نفسه واذا نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولون بطل
عمل عامر قتل نفسه فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقلت یا رسول اللہ ابطل عمل عامر
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال قلت ناس من اصحابک فقال بل له اجر مرتین ثم ارسلنی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی علی فالفیتہ وهو ارمد فقال لاعطین الرایة الیوم رجلا یحب اللہ ورسوله
ویحبه اللہ ورسوله فجئت به اقوده وهو ارمد حتی اتیت به النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبصق فی عینیه
فبرئ واعطاه الرایة وخرج مرحب فقال قد علمت خیبر انی مرحب۔ شاکی السلاح بطل مجرب + اذا
اللیوث اقبلت تلهب + واحجمت عن صولة المجرب + حملت حمای ابدا لا تقرب + اطعن احیانا
وحینا اضرب + ان غلب الدهر فانی اغلب والقرن عندی بالدماء مخضب۔ فقال علی ؎ انا الذی
سمتنی امی حیدره + کلیث غابات کریه المنظره + ضرغام آجام ولیث قسوره + عبل الذراعین شدید
القصره + اکیلکم بالسیف کیل السندره + اضربکم ضربا یبین الفقره + واترك القرن بقاع جزره
اضرب بالسیف رقاب الکفره + ضرب غلام ماجد ذا حزوره + من یترك الحق یقوم صغره + اقتل
منهم سبعة او عشره + فکلهم اهل فسوق فجره + قال فضربه ففلق راس مرحب فقتله وکان
الفتح علی یدیه علی بن ابی طالب (اخرجه ابو حاتم) سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم
خیبر کو جانے لگے میرا چچا عامر قوم میں رجز کہہ رہا تھا۔ اگر ہمکو خدا ہدایت نکرتا۔ نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز
پڑھتے۔ ہم تیرے فضل سے بے پرواہ نہیں۔ پس جب ہم دشمنوں سے ملیں تو تو ہمارے قدم ثابت رکھ۔ اور
تو ہمپر تسلی نازل کر۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے لوگوں نے عرض کیا یہ عامر ہے۔ حضرت نے
فرمایا اے عامر اللہ تجھے بخشے۔ حضرت کبھی کسیکو خصوصیت سے دعا نہیں دیتے تھے کہ وہ شہید نہیں ہو
جاتا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ عامر کے ساتھ ہمیں بھی دعا میں شریک کرتے تو کیا اچھا
ہوتا۔ جب ہم خیبر میں آئے تو مرحب نکلکر اپنی تلوار اچھالنے لگا وہ انکا بادشاہ تھا اور یہ رجز کہہ رہا
تھا۔ خیبر جانتا ہے میں مرحب ہوں۔ تیز ہتھیاروں والا بہادر تجربہ کار ہوں۔ عامر رضی اللہ عنہ اسکے
مقابلہ پر نکلے اور یہ رجز کہنے لگے۔ خیبر جانتا ہے میں عامر ہوں۔ تیز ہتھیاروں والا بہادر ہلاکت
کی جگہ میں۔ بے اندیشہ گھسنے والا ہوں۔ دونوں نے وار کیے مرحب کی چوٹ عامر کے گھوڑے کو لگی
وہ اسکا پھرنے لگا انکی اپنی تلوار انکو لگ گئی جس سے انکی شاہ رگ کٹ گئی جسمیں سانس باقی تھے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہنے لگے عامر کا عمل باطل ہو گیا ہے کیونکہ اس نے خود آپ کو ہلاک کیا ہے میں روتا ہوا حضرتؐ کے پاس گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا عامر کا عمل باطل ہو گیا ہے۔ حضرت فرمانے لگے کون کہتا ہے۔ مینے کہا حضور کے اصحاب کہتے ہین۔ آپنے ارشاد کیا بلکہ اس کے لیے دو دفعہ کی شہادت کا اجر ہے۔ پہر حضرتؐ نے مجھے علی علیہ السلام کی طرف بہیجا مین انکا ہاتھ پکڑ کے آنحضرت کے پاس لایا انکی آنکھین دکہ رہی تہین آنحضرت نے فرمایا البتہ ہم آج علم ایسے آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے پیار کرتے ہین۔ مین انکو لیکر آیا وہ آشوب چشم رکھتے تھے یہانتک کہ مین انکو اپنے ہمراہ حضرت کے پاس لیکر آیا حضرتؐ نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھون مین لگایا وہ اچھے ہو گئی حضرت نے انکو علم دیا۔ مرحب نکلکر رجز کہنے لگا خیبر جانتا ہے مین مرحب ہون۔ تیز ہتیارون والا بہادر تجربہ کار ہون جب شیر معرکہ مین ڈاتے ہین انکو شعلہ مارتی ہین اور ہٹ جاتی ہین حملے مرحب کے کہ صاحب ہے بادشاہ کا۔ ظاہر ہوا کہ خوف کی جگہ مین کوئی نزدیک نہین پہنچ سکتا۔ کبہی مین نیزہ مارتا ہون۔ اور کبہی تلوار لگاتا ہون اگر زمانہ مغلوب بہی ہو جاوے تو بہی مین غالب تر ہون۔ اور ہمیشہ میرے نزدیک خون مین رنگا ہوا ہے۔ جناب علی علیہ السلام نے فرمایا۔ مین وہ ہون کہ میری مان نے میرا نام حیدر رکہا ہے۔ جیسے بیشہ کا شیر ڈراونی صورت والا شجاعت کے بیشہ کا شیر اور درندہ شمشیر۔ قوی بازو اور سخت گردن والا ہون تلوار کے ذریعے پیمانے سے تمہین ناپتا ہون تم کو ایسی ضرب لگاؤنگا جس سے تمہاری پشت کے مہرے ایک ایک ہو جائینگے۔ مین سخت زمین مین نیزے کو گاڑتا ہون تلوار سے کافرون کی گردن مارتا ہون۔ نوجوان قوم کے بزرگ زور مند کی ضرب ہے اس شخص کے لیے جو حق کو چہوڑ کر ذلت کو قائم کرتا ہے۔ مین ان مین سے سات یا دس آدمی قتل کرونگا۔ کہ وہ سب فاسق و فاجر ہین۔ پہر جناب امیرؑ نے مرحب پر ایک ایسا وار کیا کہ مرحب کا سر کٹ کر گر گیا اور فتح جناب امیر کے ہاتھ پر رہی ✦

(۵) عن عبد اللہ بن بریدۃ الاسلمی عن ابیہ قال لما کان یوم خیبر اخذ ابو بکر اللواء فلما کان من الغد اخذ عمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لادفعن لوائی الی رجل لم یرجع حتی یفتح اللہ علیہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الغداۃ ثم دعا باللواء فدعا علیا وھو یشتکی عینیہ فمسحھا ثم دفع الیہ اللواء ففتح (اسد الغابہ) عبد اللہ ابن بریدۃ الاسلمی اپنے والد سے ناقل ہین کہ خیبر کے روز حضرت ابو بکر علم لیکر گئے پہر حضرت عمر علم لیکر گئے۔ پہر حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا مین اپنا علم ایک ایسے شخص کو دونگا جو بغیر فتح کیے نہین لوٹے گا۔ پہر حضرتؐ نے اشراق کی نماز پڑہی اور علم منگایا اور علی کو بلوایا انکی آنکھین دکہ رہی تہین حضرتؐ نے انپر ہاتھ پہیرا پہر جناب علی علیہ السلام کو علم دیا۔ اور خیبر انہون نے فتح کیا۔

(۶) عن عبد الرحمن ابن ابی لیلی عن ابیہ انہ قال لعلی وکان لیسیر معہ ان الناس قد انکروا منک انک تخرج فی البرد فی البلاء وتخرج فی الحر فی الحشو والثوب الغلیظ قال اولم تکن معنا بخیبر قال فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابابکر وعقد لہ الرایۃ فرجع فبعث عمرا وعقد لہ الرایۃ فرجع بالناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ کرار لیس بفرار وارسل الی وانا ارمد فقلت انی ارمد فتفل فی عینی وقال اللہم اکفہ اذی الحر والبرد فما وجدت حرا بعد ذلک ولا بردا (اخرجہ احمد والنسائی) عبد الرحمن بن ابی لیلے اپنے والد سے ناقل ہیں کہ وہ سفر میں جناب امیر علیہ السلام کے ہمرکاب تھے جناب امیر سے کہنے لگے۔ لوگ آپ کی بات کو برا جانتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ آپ جاڑے میں باریک کپڑا اور گرمی میں بہرتی کا اور موٹا کپڑا پہنتے ہیں جناب امیر فرمانے لگے کیا تم خیبر میں ہمارے ساتھ نہیں تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور علم انکے ساتھ دیا اور وہ لوٹ آئے پھر عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور علم انکے ہمراہ کیا وہ بھی لوگوں کے ساتھ واپس آ گئے پھر حضرت نے فرمایا البتہ ہم علم ایسے آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں آپ نے مجھے آدمی بھیجکر بلوایا میری آنکھیں دکھ رہی تھیں میں نے عرض کیا مجھے آشوب چشم ہے آپ نے میری آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور فرمایا اے پروردگار گرمی اور سردی کی ایذا سے اسے بچائیو پس مجھے اسکے بعد نہ گرمی نے ستایا نہ سردی نے ۔

(۷) عن ابی بردۃ قال حاصرنا خیبر فاخذ اللواء ابوبکر فلم یفتح لہ ثم اخذہ عمر من الغد فانصرف فلم یفتح لہ واصاب الناس یومئذ شدۃ وجھد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی دافع لوائی غدا الی رجل یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ لا یرجع حتی یفتح اللہ لہ وبتنا طیبۃ انفسنا ان الفتح غدا فلما اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی صلوۃ الغداۃ ثم قام قائما ودعا باللواء والناس علی مصافہم فما منا انسان لہ منزلۃ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا وھو یرجوان یکون صاحب اللواء فدعا علی ابن ابی طالب وھو ارمد فتفل فی عینیہ ومسح عنہ ودفع الیہ اللواء ففتح اللہ علیہ قال انا فیمن تطاول لہا (اخرجہ احمد والنسائی والبزار وابن جریر الطبری) ابو بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے خیبر کا محاصرہ کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے علم لیا اور فتح نہ ہوئی دوسرے روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علم لیا اور فتح نہ ہوئی۔ اس روز لوگوں کو سخت تکلیف پیش آئی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کل اپنا علم ایک ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اسکا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں وہ بغیر فتح کئے نہیں لوٹیگا۔ ہم رات کو خوشدل ہو کر سو گئے کہ کل فتح ہوگی جب صبح

ہوئی اور حضرت اشراق کی نماز پڑھکر سرو قد کہڑے ہو گئے اور علم طلب کیا لوگ صف باندہے کہڑے تھے ہم
مین سے کوئی آدمی نہ تہا کہ جسکی کچہ بہی حضرت کے پاس منزلت تہی مگر وہ صاحب علم ہونیکی آرزو رکہتا ہو۔ پس
حضرت نے علی بن ابی طالب کو بلوایا انکی آنکھون مین آشوب تہا حضرت نے ہاتہ پہیرا اور علم انکے سپرد
فرمایا اور اللہ تعالے نے انکو فتح دی ابو بردہ کہتے ہین کہ مین بہی انہین لوگون مین سے تہا جنہون نے علم کی
طرف ہاتہ بڑہایا تہا ❊

(۸) عن بریدۃ الاسلمی قال لما کان یوم خیبر نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحضرۃ اہل خیبر فاعطی
عمر لواء فنہض معہ من نہض من الناس فلقوا اہل خیبر فانکشف عمر واصحابہ فرجعوا الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین اللواء رجلا یحب اللہ ورسلہ ویحبہ اللہ و
رسولہ فلما کان الغد تبادر ابو بکر فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وھو ارمد فتفل فی عینیہ و
اعطاہ اللواء ونہض معہ من الناس من نہض فلقوا اہل خیبر فاذا مرحب یرتجز وھو یقول ؎
قد علمت خیبر انی مرحب الخ فاختلف ھو وعلی ضربتین فضربہ علی علی ھامتہ حتی عض منہا البیض و
انتہی الی راسہ وسمع اہل العسکر صوت ضربتہ فما تتام۔ آخر الناس مع علی حتی فتح اللہ علیہ (اخرجہ
احمد والنسائی) بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب خیبر کا روز آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہل خیبر کے
سامنے جا اترے حضرت نے عمر رضی اللہ عنہ کو علم دیا انکے ساتہ جن لوگون نے اٹہنا تہا وہ اٹہے پس اہل خیبر سے
آملے حضرت عمر کے دوست پراگندہ ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ آئے حضرت نے فرمایا البتہ ہم
علم ایسے ایک آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت رکہتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے محبت
رکہتے ہین جب دوسرا روز ہوا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بڑہے۔ حضرت نے جناب علی کو بلوایا انکی آنکہون میں
آشوب تہا حضرت نے انکی آنکہون مین اپنا لعاب دہن لگاکر علم انکو دیدیا۔ اور جس نے انکے ساتہ اٹہنا تہا
اٹہ کہڑا ہوا۔ پس اہل خیبر آملے مرحب رجز کہہ رہا تہا کہ خیبر جانتا ہے مین مرحب ہون اسکو اور جناب
علی کے درمیان وار چلی جناب امیر نے اسکے سر پر تلوار ماری کہ خود کو کاٹ کر اسکے سر مین بیٹہہ گئی تمام اہل لشکر
نے جناب امیر کی ضرب کے آواز کو سنا۔ ابہی آپ کی ضرب پوری بہی نہ ہونے پائی تہی کہ لوگون نے حملہ کیا اور
اللہ تعالے نے جناب امیر کو فتح دی ❊

(۹) عن عمران بن حصین قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ
اللہ ورسولہ فدعا علیا وھو ارمد ففتح اللہ علی یدیہ (اخرجہ النسائی) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ ہم علم ایک ایسے آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو

محبت کرتا ہے اور اسکو اللہ اور اللہ کا رسول اس سے پیار کرتے ہیں پھر آپ نے علی کو بلوایا وہ آشوب چشم سے تھا اللہ نے انکو [illegible]ی ۔

(۱۰) عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ الرایۃ وھزھا ثم قال من یاخذھا بحقھا فجاء فلان فقال انا فقال امض ثم جاء رجل فقال امض ثم قال والذی کرم وجہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین ھذہ الرایۃ رجلا یفتح اللہ علی یدیہ فدعا علیا فاعطاہ ففتح اللہ علیہ خیبر و فدک (اخرجہ احمد فی المناقب)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بہ تحقیق سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے علم پکڑ کر ہلایا پھر ارشاد فرمایا کون ہے جو اس علم کو پکڑے اس کے حق پکڑنے کا پس فلان شخص آیا اور کہنے لگا میں ہوں حضرت نے فرمایا اپنے رستے پر چلا جا۔ پھر ارشاد کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کو بزرگ کیا ہے میں یہ علم ایک ایسے آدمی کو دونگا کہ اللہ تعالے اسے فتح دیگا۔ پس علی کو بلایا اور علم انکو دیا اللہ تعالی نے خیبر اور فدک پر انکو فتح دی ۔

(۱۱) عن سلمۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر الصدیق بالرایۃ الی بعض حصون خیبر فقاتل ولم یکن فتح لہ وقد جھد ثم بعث الغد عمر بن الخطاب فقاتل ثم رجع ولم یکن لہ فتح وقد جھد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ یفتح اللہ علی یدیہ لیس بفرار فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وھو ارمد فتفل فی عینیہ قال خذ ھذہ الرایۃ فامض بھا حتی یفتح اللہ علیک قال فخرج واللہ بھا یھرول ھرولۃ وانا خلفہ اتبع اثرہ حتی رکزہا فی رضیم من حجارۃ تحت الحصن فاطلع علیہ یھودی من راس الحصن فقال من انت فقال انا علی ابن ابی طالب قال واللہ قد علوتم وما نزل علی موسی بانک قال فما رجع حتی فتح اللہ علی یدیہ (اخرجہ ابن اسحاق) سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خیبر کے بعض قلعون کی طرف روانہ کیا وہ جاکر وہان لڑے باوجودیکہ انہون نہایت کوشش کی فتح نہوئی۔ پھر حضرت نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ بھی وہان جاکر لڑے اور نہایت کوشش کی فتح نہونے سے وہ بھی واپس آگئے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل ہم علم ایک ایسے آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو پیار کرتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے پیار کرتے ہیں اللہ اسکے ہاتھ سے [illegible] فتح دیگا وہ حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں پس حضرت نے علی کو بلایا انکو آشوب چشم تھا حضرت نے انکی آنکھون میں اپنا لعاب دہن لگایا اور فرمایا اس علم کو لیکر جاؤ وہ علم لیکر روانہ ہوئے یہانتک کہ اللہ نے انکو فتح دی سلمہ کہتے ہیں واللہ وہ علم لیکر دوڑتے ہوئے نکلے میں [illegible] پیچھے پیچھے جاتا تھا

انھون نے اپنا علم سخت پتھر پر زمین مین اور سجھی کا تپا قلعہ کے اوپر سے ایک یہودی نے خبر پاکر کہا تو کون ہے جناب امیر نے جواب دیا مین علی بن ابی طالب ہون وہ کہنے لگا واسہ تم غالب آوٴ گے موسی علیہ السلام پر جھوٹ نازل نہین ہوا سلمہ کہتے ہین پس جناب امیر فتح کے ہونے تک واپس نہ ہوے ٭

(۱۲) عن علی ما رمدت عینی منذ مسح رسول الله صلی الله علیہ وسلم وجھی وتفل عینی یوم خیبر حین اعطانی الرایة (اخرجہ احمد وابو یعلی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ خیبر کے روز جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے علم عطا کیا اور میرے مونہہ پر ہاتھ پھیرا اور میری آنکھون مین اپنے دہن لعاب لگایا تب سے میری آنکھین نہین دکھین ٭

(۱۳) عن عمرو بن میمون قال انی لجالس عند ابن عباس اذ اتاہ تسعة رھط فقالوا اما ان تقوم معنا واما ان تخلون بھولاء وھو یومئذ صحیح قبل ان یعمی قال انا اقوم معکم فتحدثوا ولا ادری ما قالوا فجاء ینفض ثوبہ ویقول اف وتف یقعون فی رجل لہ عشر وقعوا فی رجل قال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایة غدا رجلا لا یخزیہ اللہ ابدا فاستشرف من استشرف فقال این علی قالوا ھو فی الرحا یطحن قال وما کان احد کم لیطحن من قبلہ فدعاہ وھو ارمد ما کان ان یبصر فنفث فی عینیہ ثم ھز الرایة ثلثا فدفعھا الیہ (اخرجہ احمد والنسائی وابن جریر) عمرو بن میمون سے مروی ہے مین ایک روز عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نو آدمی آئے ابن عباس سے کہنے لگے تمہارا جی چاہے ہمارے ساتھ چلو یا انکو تخلیہ مین بات کرنے کی اجازت دو ان دنون ابن عباس تندرست تھے انکی آنکھین نہین گئی تھین ابن عباس کہنے لگے مین تمہارے ساتھ چلتا ہون بعد اسکے انکے ساتھ جاکے کچھ باتین کین۔ مین نہین جانتا کہ ان لوگون نے کیا کہا جب ابن عباس پھر کر آئے تو مینے دیکھا کہ وہ اپنے کپڑے جھاڑتے ہین۔ اور اف اور تف ان لوگون پر کہتے ہین کہ ایسے شخص کے پیچھے پڑے ہین کہ جسکو اللہ تعالی نے عزت دی ہے اور ایسے شخص کو برا کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے باب مین فرمایا ہے مین اپنا علم ایسے شخص کو دونگا جو اللہ کو اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہے پس جو بیٹھے اسکی طرف جہانکتا تھا جہانکا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کہان ہے لوگون نے عرض کیا وہ چکی پیس رہے ہین ابن عباس کہتے ہین کہ ان سے پیشتر کوئی چکی نہین پیسا تھا پس حضرت نے انکو بلایا انکی آنکھون مین آشوب تھا کہ وہ کچھ نہین دیکھ سکتے تھے حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھون پر لگایا بعد اسکے علم کو تین دفعہ جنبش دیکر انکو دیدیا۔

(۱۵) عن ھبیرة بن مریم قال خرج الینا الحسن بن علی علیہ السلام وعلیہ عمامة سوداء حین قتل علی

ان فیکم لامرأ ما سبقہ الاولون ولا یدرکہ الآخرون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ
ورسولہ ویقاتل جبرئیل عن یمینہ ومیکائیل عن یسارہ ثم قال لا یرد الرایۃ حتی یفتح اللہ علیہ (اخرجہ النسائی) ہبیرہ بن یریم ناقل ہین کہ خطبہ پڑھا جب شہید
ہوگئے حسن علیہ السلام ہمارے پاس باہر تشریف لائے انکے سر پر سیاہ عمامہ تھا فرمانے لگے کل کے دن تم لوگون مین ایسا شخص موجود تھا جس تک تو
پہلے لوگ سبقت لیگئے ہین نہ پچھلے لوگ اس تک پہنچ سکینگے بتحقیق جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کل ہم علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے
رسول کو دوست رکھتا ہے جبرئیل اسکے داہنے طرف اور میکائیل اسکے بائین طرف لڑائی مین ہوتے تھے پھر ارشاد کیا کہ جبتک فتح نہ ہووے علم واپس نہ دیگا

(١٦) عن سعد قال کنت جالسا فتنقصوا علی بن ابی طالب فقلت لقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لہ خصال ثلاثا لان یکون لی واحدۃ
منهن احب الی من حمر النعم سمعتہ یقول لہ انہ منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وسمعتہ یقول لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب
اللہ ورسولہ وسمعتہ یقول لہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ النسائی) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین بیٹھا ہوا تھا کہ چند لوگ
جناب امیر کے حق مین بری باتین کر رہے تھے مینے انسے کہا مینے جناب رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ علی مین تین باتین ہین اگر انمین
سے ایکبات بھی مجھے حاصل ہوتی تو میرے نزدیک سرخ پشم والے اونٹ سے بہتر تھی مینے جناب رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوے سنا کہ وہ مجھ سے بمنزلہ
ہارون کے ہے موسی سے مگر یہ کہ نبی میرے بعد نہین اور حضرت کو فرماتے ہوے سنا کہ کل ہم علم ایسے ایک آدمی کو دینگے جو اللہ اور اسکے رسول سے پیار
کرتا ہے اللہ اور اسکا رسول اس سے پیار کرتے ہین اور حضرت کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ جس کا مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے +

(١٧) عن سعد ان معاویۃ امرہ فقال ما یمنعک ان تسب ابا تراب فقال اما ما ذکرت ثلثا قالهن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وترکہ فی بعض مغازیہ فقال
لہ علی یا رسول اللہ خلفتنی مع النساء والصبیان فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبوۃ بعدی وسمعتہ
یقول یوم خیبر لاعطین الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ قال فتطاولنا فقال ادعوا لی علیا فاتی بہ ارمد فبصق
فی عینیہ ودفع الرایۃ الیہ ففتح اللہ علیہ ولما نزلت ندع ابناءنا وابناءکم دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال
اللہم ہولاء اہل بیتی (اخرجہ احمد ومسلم والترمذی والنسائی) سعد بن ابی وقاص کو معاویہ نے کہا تم ابو تراب پر سب کیون نہین کہتے
سعد کہنے لگے کیا مینے ان تین باتون کا ذکر نہین کیا جنکو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آپنے علی کو اپنے بعض غزوات مین
ساتھ نہ لیجا کر انہین چھوڑ دیا جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے عورتون اور لڑکون کے لیے خلیفہ بنائے جاتے ہین حضرت نے فرمایا کیا تو
راضی نہین ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے موسی سے ہے مگر نبوت میرے بعد نہین ہے اور مینے خیبر کے دن سنا ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ
کل ہم علم ایسے آدمی کو دینگے کہ اللہ تعالی اسے فتح دیگا وہ اللہ اور اسکے رسول کو پیار کرتا ہے اللہ اور اللہ کا رسول اسکو پیار کرتے ہین پس ہم نے گردنین
اٹھایا اور حضرت نے فرمایا علی کو میرے پاس بلا لاؤ وہ آنکھون کے آشوب سے حضرت کے پاس آئے حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھون کو لگایا اور انکو
علم دیا اللہ نے انہین فتح دی اور جب مباہلہ کی آیۃ نازل ہوئی حضرت نے علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام کو بلایا اور فرمایا اے میرے پروردگار یہ میرے اہلبیت ہین

(١٨) عن سہیل بن صالح عن ابیہ ان عمر بن الخطاب قال لقد اوتی علی بن ابی طالب ثلاث خصال لان اکون اوتیتہا احب الی من ان اعطی حمر النعم جوار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد والرایۃ یوم خیبر والثالثۃ تزویجہ ابنتہ (اخرجہ العقیلی) سہل بن صالح اپنے والد سے ناقل ہین کہ جناب عمر بن الخطاب رض

کہتے تھے کہ جناب علی علیہ السلام کو ایسی تین باتین دیگئی ہین کہ اگر وہ مجھے دیجاتین تو میرے نزدیک سرخ پشم والے اونٹ کے ملنے سے بہتر تہین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائگی مسجد مین - خیبر کے روز علم کا دیا جانا - اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی سے انکا نکاح کرنا +

(۱۸) عن ابی ھریرۃ ان عمر بن الخطاب قال لقد اعطی علی ثلاث خصال لان یکون لی واحدۃ منھن احب الی من حمر النعم فسئل ماھی قال زوجہ ابنتہ فاطمۃ وسکناہ فی المسجد یحل لہ ما لا یحل لی والرایۃ یوم خیبر (اخرجہ ابن السمان) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے جناب علی علیہ السلام کو ایسی تین باتین دی گئی ہین کہ اگر ان مین سے مجھے ایک بات بہی دی گئی ہوتی تو میرے لیے سرخ پشم والے اونٹ سے بہی بہتر تہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی سے انکا نکاح کرنا اور انکو مسجد مین بود و باش دینا کہ انکے لیے وہ امر جائز ہے جو مجھے نہین (یعنے جنب کی حالت مین مسجد کے اندر جانا) اور خیبر کے روز کا علم دیا جانا +

(۱۹) عن ابن عمر قال کنا نقول خیر الناس ابوبکر ثم عمر ولقد اعطی علی بن ابی طالب ثلاث خصال لان یکون لی واحدۃ منھن احب الی من حمر النعم زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنتہ وولدت لہ وسد الابواب الا بابہ واعطاہ الرایۃ یوم خیبر (اخرجہ احمد فی المناقب) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم اکثر کہا کرتے تہے کہ سب لوگون سے بہتر ابوبکر ہین پہر عمر رضی اللہ عنہ اور جناب علی علیہ السلام ایسی تین باتیں ملی ہین کہ اگر ان مین سے مجھے ایک بہی ملجاتی تو میرے نزدیک سرخ پشم والے اونٹ سے بہتر ہوتی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی سے انکا نکاح کرنا - اور انکے دروازہ کے سوا سب کے دروازہ بند کرنا اور خیبر کے روز انکو علم دیا جانا +

(۲۰) عن حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ؎ وکان علی ارمد العین یبتغی - دواء فلما لم یجد مداویا - شفاہ رسول اللہ بتفلۃ - فبورک مرقیا وبورک راقیا + وقال ساعطی الرایۃ الیوم فارسا - فتی الکمی للرسول مواتیا - یحب الالہ والالہ یحبہ - فیفتح ہاتیک الحصون التوالیا - فخص بہا دون البریۃ کلہا علیا وسماہ الوصی المواخیا (رحیق شرح البخاری) حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے اشعار مین فرماتے ہین ؎ علی کو آشوب چشم تہا اور دوا تلاش کرتے تہے پس جبکہ کوئی دوا کرنے والا نہ پایا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے لعاب دہن سے شفا دی - اور مبارک تہا افسون کیا گیا ہوا - اور مبارک تہا افسون کرنے والا - اور فرمایا مین ابہی آج کے دن علم اس شہسوار کو دونگا - جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دوست رکہتا ہے اور موافقت کرنیوالا ہے - وہ اللہ کو دوست رکہتا ہے اور اللہ اسے دوست رکہتا ہے پس وہ

فتح کرے گا یہاں سب قلعوں کو جو لگتا ہیں بس مخصوص کیا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام خلقت
کے سوا علی کو۔ اور انکا نام وصی اور اخی رکھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جناب امیر کو سورہ برات کے ساتھ مکہ میں بھیجنا

(۱) عن سعد قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر ببراءۃ حتی اذا کان ببعض الطریق ارسل علیا
فاخذھا منہ ثم سار بہا فوجد ابوبکر فی نفسہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤدی عنی الا
انا او رجل منی (اخرجہ النسائی) عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برات کے ساتھ مکہ کو روانہ کیا ابھی وہ تھوڑی دور نہیں گئے تھے
کہ جناب علی علیہ السلام کو انکے پیچھے روانہ کیا وہ انسے سورہ لیکر مکہ کو چلے گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دل
میں ملال گذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد کیا مجھ سے کوئی دوسرا ادا نہیں کر سکتا مگر یا وہ
آدمی جو میرا ہو۔

(۲) عن انس قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم ببراءۃ مع ابی بکر ثم دعاہ فقال لا ینبغی ان یبلغ ھذا الا رجل
من اھلی فدعا علیا فاعطاہ ایاھا (اخرجہ النسائی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برارت دیکر مکہ کو بھیجا پھر انکو بلا لیا اور فرمایا میرے گھر کے آدمی کے سوا
یہ سورہ کوئی نہیں پہونچا سکتا

(۳) عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ببراءۃ الی اھل مکۃ مع ابی بکر ثم اتبعہ بعلی فقال لہ خذ
ھذا الکتاب فامض بہ الی اھل مکۃ فلحقتہ واخذت الکتاب منہ قال فانصرف ابوبکر وھو کئیب قال
یا رسول اللہ انزل فی شیء قال لا الا انی امرت ان ابلغہ انا او رجل من اھل بیتی (اخرجہ النسائی)
جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سورہ برارت دیکر
مکہ کی طرف روانہ کیا۔ پھر علی کو انکے پیچھے بھیجا اور فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کاغذ لے لیا وہ غمگین ہوکر
لوٹ آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ کیا میرے حق میں کوئی بات نازل ہوئی ہے فرمایا نہیں مجھے
حکم ہوا ہے کہ میں اس سورت کو خود پہونچاؤں یا میرے گھر کا کوئی آدمی پہونچائے۔

(۴) عن ابن عباس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر بسورۃ التوبۃ وبعث علیا خلفہ فاخذھا
منہ وقال لا یذھب بہا الا رجل من اھل بیتی ھو منی وانا منہ (اخرجہ احمد والنسائی) ابن عباس رضی
اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برارت دیکر روانہ کیا انکے پیچھے

جناب علی کو روانہ کیا انہون نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سورت کو لے لیا۔ حضرت نے فرمایا اس کو کوئی نہین لیجا سکتا مگر وہ آدمی کہ میرے گھر کا ہو اور وہ میرا ہو اور مین اسکا ہون۔

(۵) عن ابی سعید الخدری و ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہما قالا بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر رضی اللہ عنہ مع براۃ فلما بلغ ضجنان سمع بغام ناقۃ علی فعرفہ فاتاہ فقال ما شانی قال خیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثنی ببراۃ فلما رجعنا انطلق ابوبکر رضی اللہ عنہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ مالی قال خیر انت صاحبی فی الغار وانہ لا یبلغ غیری او رجل منی یعنی علیا (اخرجہ احمد و النسائی) ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرور دوجہان صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برات دیکر مکہ کی طرف روانہ فرمایا جب وہ ضجنان تک پہونچے تو جناب علی علیہ السلام کے ناقہ کی آواز کو سنا حضرت علی کو پہچانکر انکے قریب گئے اور پوچھا مجھے کیا ارشاد ہوا ہے۔ جناب امیر نے ارشاد کیا خیر ہے حضرت نے مجھے سورہ برارت لیجانے کے واسطے حکم دیا ہے۔ اپس جب ہم لوٹ کر سرکار کے حضور مین حاضر ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے کیا کوئی حکم ہوا ہے حضرت نے فرمایا تم میرے رفیق غار ہو۔ سوا اسکے کوئی اور بات نہین کہ میرے سوا یا میرے گھر کے آدمی کے سوا اسکو کوئی دوسرا نہین پہونچا سکتا تھا۔

(۶) عن علی قال لما نزلت عشر آیات من براۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا ابا بکر فبعثہ بہا لیقرءھا علی اھل مکۃ ثم دعانی فقال لی ادرک ابا بکر فحیث ما لقیتہ فخذ الکتاب فاذھب بہ الی اھل مکۃ فاقرءہ علیھم فلحقتہ بالجحفۃ فاخذت الکتاب منہ ورجع ابوبکر فقال یا رسول اللہ انزل فی شیئ قال لا ولکن جبریل جاءنی فقال لا یؤدی عنک الا انت او رجل منک (اخرجہ احمد و النسائی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جب سورہ برارت کی دس آیتین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو وہ سورت دیکر مکہ والون کی طرف روانہ کیا۔ کہ وہ جاکر سورہ برابت انکو سنائین پھر حضرت نے مجھے بلوا کر ارشاد کیا جاؤ ابوبکر جہان پر ہون ان سے کاغذ لیکر مکہ والون کو تم جاکر یہ سورت سناؤ مین ان سے جحفہ مین جا ملا اور ان سے خط لے لیا ابوبکر جب واپس آئے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ کیا میرے حق مین کوئی بات نازل ہوئی ہے آپ نے فرمایا نہین لیکن جبریل علیہ السلام نے آکر مجھ سے کہا ہے کہ آپ کی جانب سے ہرگز کوئی دوسرا ادا نہین کرسکتا مگر یا تو خود آپ یا وہ آدمی جو آپکا ہو۔

(۷) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین بعثہ ببراۃ قال انی لست بالسن ولا بالخطیب قال ما بدلی ان اذھب بہا انا او تذھب بہا انت قال فان کان ولا بد فاذھب انا قال انطلق فان اللہ یثبت لسانک ویھدی قلبک قال ثم وضع یدہ علی فیہ (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام سے

روایت ہے جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو سورہ برارت کے ساتھ روانہ کیا مینے عرض کیا نہ تو مین زبان آور ہون اور نہ مقرر فرمایا بجز اسکے چارہ نہین اس سورت کو یا مین لیجاؤن یا تم لیجاؤ علی نے عرض کیا جبکہ چارہ نہین تو مین ہی لیجاتا ہون حضرت نے فرمایا جاؤ اللہ تعالی تمہاری زبان کو رسید ہا کردیگا اور تمہارے دلکو ہدایت کریگا پھر حضرت نے اپنا ہاتھ اسکے دہینے میرے منہ پر رکھا ✦

(تنبیہ) قال الزہری رحمۃ اللہ علیہ ان امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیاً ان یقرء ببراءۃ لانہ لان عادت العرب ان لا یتولا العہود والمواثیق الا لسید القوم او زعیمہا او رجل من اہل بیتہ یقوم مقامہ کاخ او ابن عم فما جراہم علی عادتہم (رتن کرہ خواص الامم وریاض النضرہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ برارت دیکر اسلیے جناب امیر کو مکہ کیطرف بہیجا۔ کیونکہ عرب کی عادت ہے کہ عہد اور مواثیق قبیلہ کے سردار یا اسکے شریک یا اسکے گہر کے آدمی کے سوا جو اسکا قائم مقام ہو سکے مثل بہائی کے یا ابن عم کے نہین کرتے پس حضرت نے بہی انہین کی عادت کے موافق اپنے ابن عم کو برارت دیکر بہیجا ✦

حضرت نے فرمایا مجہہ سے کوئی نہین ادا کرسکتا مگر خود مین یا علی

(۱) عن حبشی بن جنادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا منہ ولا یودی عنی الا انا او علی (اخرجہ احمد والترمذی والنسائی والبغوی وابن ابی عاصم وابن قانع والضیا والباوردی والطبرانی وابن ماجۃ وابن ابی قتیبۃ والحافظ الدمشقی) حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی میرا ہے اور مین علی کا مجہ سے کوئی نہین ادا کرسکتا مگر خود مین یا علی علیہ السلام ✦

(۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا منہ ولا یؤدی عنی الا انا او علی (اخرجہ الدیلمی) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی میرا ہے مین علی کا ہون مجہ سے کوئی نہین ادا کرسکتا مگر خود مین یا علی۔

جناب امیر کا حضرت کی طرف سے امانتون کا ادا کرنا

(۱) عن ابی رافع فی ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وخلفہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی علیاً لیخرج الیہ باہلہ وامرہ ان یؤدی عنہ اماناتہ ووصایا من کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوصی الیہ وکان یؤتمن علیہ

من مالها فادی حلیه لما نته کلها (اخرجه ابن الاثیر فی اسد الغابه) ابو رافع رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تجہیز مبارک کی نسبت روایت کرتے ہین کہ حضرت نے انکو یعنے علی کو اپنے پیچھے چھوڑکر کہا کہ اپنے اہل کے ساتھ مدینہ کو آئین اور امر کیا کہ جن لوگون نے اپنی امانتین اور وصیتین حضرت کے پاس رکھی ہوئی تھیں انکو انکے مالکون کو سب ادا کر آئے ✤

جناب امیر کا حضرت کے قرضون کو ادا کرنا

(۱) عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی یقضی دینی (اخرجه البزار) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی میرے قرض کو ادا کرے گا ✤

(۲) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی وتؤدی دینی وتوارینی فی حفرتی وتفی بذمتی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والاخرة (اخرجه الدیلمی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تم ہمیں غسل دوگے اور ہمارے قرض کو ادا کروگے اور ہمین قبر مین رکھوگے اور ہمارے ذمے کو پورا کروگے اور تم دنیا و آخرت مین میرے علمدار ہو۔

(۳) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ینجز عداتی ویقضی دینی (اخرجه الدیلمی) ابن عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی میرے وعدون کو پورا کرے گا اور وہ میرے قرض کو ادا کرے گا ✤

جناب امیر کا حضرت کے وعدون کو پورا کرنا

(۱) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ینجز عداتی ویقضی دینی (اخرجه الدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علی میرے وعدون کو پورا کریگا اور میرے قرض کو ادا کریگا۔

(۲) عن حبشی بن جنادة قال کنت جالسا عند ابا بکر فقال من کانت له عدة عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیقوم فقام رجل فقال یا خلیفة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعدنی بثلاث حثیات من تمر فقال ارسلوا الی علی فقال یا ابا الحسن ان هذا یزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعده بثلاث حثیات من تمر فاحثها له فاحثها له (اخرجه ابن السمان) حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ مین ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ وہ کہنے لگے جس سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ کیا ہو اسکو چاہیے کہ کھڑا ہو کر بیان کرے ایک شخص نے عرض کیا یا خلیفہ رسول اللہ حضرت نے مجھ سے تین لپ بھر کر کھجور دینے کا وعدہ کیا تھا۔ ابوبکر کہنے لگے جناب علی کو بلا لاؤ جب وہ تشریف لائے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا یا ابا الحسن یہ شخص خیال کرتا ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تین لپ بھر کر کھجور کے دینے کا وعدہ کیا تھا آپ اس کو دیدین جناب امیر علیہ السلام نے اُس کو تین لپ بھر کر دیدیے ٭

جناب امیر کا منجانب اللہ حضرت کی تائید کے لیے مخصوص ہونا

(۱) عن ابی الحمراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بی الی السماء نظرت الی ساق العرش الایمن فرأیت کتابا فہمتہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی ونصرتہ بہ (اخرجہ الملا فی سیرتہ وقاضی عیاض فی الشفا) ابوحمراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا شب معراج مین جب آسمانون پر ہمارا گذر ہوا عرش مجید کی داہنی ساق پر لکھا ہوا پایا جسکے معنے ہمین سمجھ مین آئے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہین انکی تائید اور نصرت کے لیے علی پیدا کیے گئے ہین۔

(۲) عن ابن عباس قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بطائر فی فیہ لوزۃ خضراء فالقاہا فی حجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخذہا فقبلہا ثم کسرہا فاذا فی جوفہا دودۃ خضراء مکتوب فیہا بالاصفر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نصرتہ بعلی (اخرجہ نعیم وسمعانی وصاحب نزھۃ المجالس) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بیٹھا ہوا تھا کہ ناگہان ایک طائر آیا اور اس کے مونھ مین ایک سبز بادام تھا اس طائر نے وہ بادام حضرت کی گود مین ڈالدیا حضرت نے اسکو لیکر چوما پھر اسکو توڑا اسکے بیچ مین سے ایک سبز رنگ کا کیڑا نکلا جس پر زرد خط سے لکھا ہوا تھا نہین ہے کوئی معبود مگر خدا تعالے اور محمد اسکے رسول ہین اور ہم نے انکی مدد علی کے ساتھ مخصوص کی ہے ٭

(۳) عن ابی ہریرۃ فی قولہ تعالی ھو الذی ایدک بنصرہ وبالمؤمنین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکتوب علی العرش لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ محمد عبدی ورسولی ایدتہ بعلی بن ابی طالب (اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ والسمعانی والسیوطی فی الدر المنثور) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے تفسیر مین قول اللہ کے کہ اس نے تیری تائید کی اپنی نصرت اور مومنون کے ساتھ منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے کہ نہین معبود سوا اللہ کے جو اکیلا ہے وہ واحد ہے کوئی اسکا شریک نہین محمد میرا بندہ

ہے اور میرا رسول ہے میں نے علی بن ابی طالب کے ساتھ اسکی تائید کی ہے ۔

جناب امیر کا حضرت کی طرف سے صلح حدیبیہ کے روز کاتب صلحنامہ ہونا

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کان کاتب کتاب الصلح یوم الحدیبیۃ علی بن ابی طالب (اخرجہ احمد) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صلح حدیبیہ کے عہد نامہ کے کاتب جناب امیر علیہ السلام تھے

(۲) قال عبد الرزاق قال معمر سالت عنہ الزہری فضحک وقال ہو علی ولو سالت ھؤلاء لقالوا ھو عثمان یعنی بنو امیۃ (ریاض النضرہ) عبد الرزاق اپنی کتاب مصنف میں لکھتے ہیں کہ معمر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا صلح حدیبیہ کی کتابت کس نے کی ہے وہ ہنس کر کہنے لگے جناب علی علیہ السلام تھے اگر تم ان لوگوں سے یعنے بنی امیہ سے پوچھوگے تو وہ یہی کہیں گے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے ۔

(۳) عن علقمۃ بن اسحاق قال قلت لعلی اتجعل بینک وبین ابن اکالۃ الاکباد حکما قال انی کنت کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ فکتبت ھذا ما صالح علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سہیل ابن عمرو لو علمنا انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قاتلناہ امحہا فقلت ھو واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان رغم انفک لا واللہ لا امحوھا فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارنی مکانہا فاریتہ فمحاھا وقال اما ان لک مثلہا ستاتیہا مضطہدا (اخرجہ النسائی) علقمہ بن اسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام سے عرض کیا آپ اپنے اور جگر کہانے والی کے بیٹے (یعنے ہندہ ماں معاویہ کہ جس نے جناب سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ کا جگر چبایا تہا) کے درمیان حکم مقرر کرتے ہیں۔ جناب امیر نے ارشاد کیا۔ کہ میں حدیبیہ کے روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے صلحنامہ کے لکھنے پر مامور ہوا جب میں نے لکھا کہ یہ وہ امر ہے جس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی ہے سہیل بن عمرو کہنے لگا اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم ان سے لڑائی نہ کرتے تم اسے مٹا دو میں نے کہا خدا کی قسم ہے وہ بہ تحقیق اللہ کے رسول ہیں تیرے ناک پر مٹی ڈالونگا اور واللہ میں نہیں مٹاؤنگا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی ہمیں بتاؤ وہ کونسا مقام ہے میں نے حضرت کو وہ مقام بتادیا جہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک لکھا گیا تہا۔ حضرت نے اپنے دست مبارک سے اسے مٹادیا اور فرمایا عنقریب تیرے لیے بہی ایسا ہی ہونیوالا ہے اور تو بہی مغلوب ہوکر ایسا ہی کریگا ۔

حضرت کا جناب امیر کو مسجد قبا کے بنا رکہنے کے لیے مخصوص فرمانا

عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال لما سأل اھل قباء النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبنی لھم مسجدا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیقم بعضکم فیرکب الناقۃ فقام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرکبھا فلم تنبعث فرجع فقعد فقام عمر رضی اللہ عنہ فرکبھا فلم تنبعث فرجع فقعد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ لیقم بعضکم فیرکب الناقۃ فقام علی فلما وضع رجلہ فی غرزھا لورکاب فنبعثت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارخ زمامھا و ابنوا علی مدارھا فانھا مامورۃ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر (خلاصۃ الوفا للسمھودی وجذب القلوب الشیخ عبد الحق محدث الدھلوی) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبا کے رہنے والوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد کی بنیاد ڈالنے کے لیے استدعا کی آپ نے ارشاد کیا تم میں سے کوئی شخص اس ناقہ پر سوار ہو۔ یہ سنکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اٹھے اور ناقہ پر سوار ہوئے مگر اونٹنی نہ اٹھی۔ پس وہ واپس آکر بیٹھ گئے۔ بعدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور اونٹنی پر سوار ہوئے۔ اونٹنی نے حرکت نہ کی وہ بھی چلے آئے اور بیٹھ گئے۔ تب حضرت نے پھر ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی اس ناقہ پر سوار ہو۔ اس مرتبہ جناب علی علیہ السلام اٹھے اور رکاب میں پاؤں ڈالا ہی تھا۔ کہ اونٹنی کود کر کھڑی ہو گئی۔ حضرت نے فرمایا اسکی باگ چھوڑ دو یہ مامور ہے یعنے جہانتک کہ خدا کا حکم ہوگا اور جہانتک کہ یہ دورہ کریگی وہاں تک بنا کرو۔

حضرت کا جناب امیر کو لوگون کی تہدید کے لیے مخصوص فرمانا

(۱) عن المطلب بن عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوفد ثقیف حین جاءہ مسلمین لتسلمن او لابعثن علیکم رجلا مثل نفسی فلیضربن اعناقکم ولیسبین ذراریکم ولیاخذن اموالکم قال عمر فواللہ ما تمنیت الامارۃ الا یومئذ فجعلت انصب صدری رجاء ان یقول ھو ھذا قال فالتفت الی علی فاخذ بیدہ وقال ھو ھذا (اخرجہ عبد الرزاق وابو عمر۔ وابن السمان) مطلب بن عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بنی ثقیف کے قاصد سپردگی کے لیے آئے حضرت نے ان سے فرمایا تم باز آجاؤ ورنہ تمپر ایک مجھسا آدمی برانگیختہ کیا جائیگا وہ تمہاری گردن کاٹ ڈالیگا اور تمہارے بچون کو لونڈی اور غلام بنائیگا اور تمہارا مال لوٹ لیگا عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ مینے اسدن کے سوا کبھی امیر ہونے کی خواہش نہین کی اس امید پر مینے اپنا سینہ ابھارا کہ شاید حضرت فرمادین کہ وہ یہ شخص ہے لیکن حضرت جناب علی کیطرف متوجہ ہوئے اور انکا ہاتھ پکڑ کر فرمانے لگے وہ یہ شخص ہے۔

(۲) عن زید بن نفیع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتنتھن بنو ولیعۃ او لابعثن الیکم رجلا کنفسی یمضی فیھم امری یقتل المقاتلۃ ویسبی الذریۃ قال فقال ابوذر فما راعنی الا برد کف عمر فی حجزتی من خلفی فقال من تراہ یعنی من تعنی۔ قال لا اعنیک ولکن خاصف النعل یعنی علیا (اخرجہ احمد فی المناقب) زید ابن نفیع سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر ہے کہ بنو ولیعہ باز رہیں ورنہ میں انپر ایک ایسا آدمی بھیجونگا جو میری جان کی مانند ہے ان میں میرا حکم جاری کرے گا اور انکے بچوں کو لونڈی اور غلام بنائیگا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے تہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ کی سردی ازار بند کے پاس پیچھے سے محسوس ہوئی حضرت سے عرض کرنے لگے یارسول اللہ آپ کس سے مراد رکھتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا ہماری مراد تجھسے نہیں بلکہ جوتا سینے والے یعنے علی علیہ السلام سے ہے ٭

(۳) عن منصور بن ربعی بن فراش قال حدثنا علی بالرحبۃ قال لما کان یوم الحدیبیۃ خرج لنا ناس من المشرکین منھم سھیل ابن عمرو فقالوا یارسول اللہ خرج الیک ناس من ابنائنا واخواننا وارقائنا فاردھم الینا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر قریش لتنتھن او لیبعثن اللہ علیکم رجلا من یضرب رقابکم بالسیف علی الدین قد امتحن اللہ قلبہ علی الایمان فقالوا من ھو یارسول اللہ قال ھو خاصف النعل وکان اعطے علیا نعلہ یخصفھا قال فالتفت الینا علی فقال اوما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ فی النار (قال احمد اولجنۃ فی النار (اخرجہ احمد والنسائی وقال الترمذی حسن صحیح) منصور بن ربعی بن فراش سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ہم سے رحبہ میں بیان کیا کہ حدیبیہ کے روز چند مشرک ہمارے پاس آئے ان میں سہیل بن عمرو بھی تہا وہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے یارسول اللہ ہمارے بیٹوں اور غلاموں اور بھائیوں میں سے چند شخص آپ کی خدمت میں چلے آئے ہیں آپ انہیں ہمارے پاس لوٹادیں حضرتؐ نے فرمایا اے قریش کے لوگو تم باز آؤ ورنہ خدا تعالے تمپر ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو دین پر تلوار سے تمہاری گردن کاٹیگا بہ تحقیق خدا تعالے نے ایمان پر اسکے دلکا امتحان کرلیا ہے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کون ہے حضرتؐ نے فرمایا وہ جوتا سینے والا ہے۔ اور حضرت علی کو جوتا سینے کے لیے دیا ہوا تہا پہر جناب امیرؑ ہماری طرف متوجہ ہوکر کہنے لگے کیا تم نے حضرت کو فرماتے ہوے نہیں سنا کہ جو شخص مجہ پر دانستہ جہوٹ بولے وہ اپنا ٹہکانہ دوزخ میں ڈہونڈلے۔ امام احمد سے روایت ہے کہ وہ دوزخ میں دہکیلا جائیگا۔

(۴) عن علی قال جاء ناس من قریش فقالوا یا محمد انا جیرانک وحلفاءک وان ناسا من عبیدنا قد اتوک لیس بھم رغبۃ فی الدین انما فروا من ضیاعنا فاردھم الینا فقال لابی بکر ما تقول فقال

صدقوا انهم لجیرانك وحلفاءك ثم قال لعمر ما تقول قال صدقوا انهم لجیرانك وحلفاءك فتغیر وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قال یا معشر قریش والله لیبعثن الله علیکم رجلا قد امتحن الله قلبه بالایمان فلیضربنکم علی الدین قال ابو بکر انا هو یا رسول الله قال لا قال عمر انا هو یا رسول الله قال لا قال ولکن هو الذی یخصف النعل وکان اعطی علیا نعله یخصفها (اخرجه النسائی وابو داؤد) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ قریش کے چند لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کرنے لگے یا محمد ہم آپ کے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں ہمارے غلام آپ کی خدمت میں آگئے ہیں جنکو امور دین میں کچھ بھی رغبت نہیں وہ ہمارے کھیتوں سے بھاگے ہیں آپ انہیں واپس دیدیں حضرت نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم اس کی بابت کیا کہتے ہو وہ کہنے لگے یہ لوگ سچ کہتے ہیں یہ حضور کے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں پھر حضرت ؐ نے جناب عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تم کیا کہتے ہو وہ بھی کہنے لگے یہ لوگ سچ کہتے ہیں یہ لوگ حضور کے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اقدس غضب کی وجہ سے متغیر ہوگیا پھر آپ نے فرمایا اے قریش کے لوگو تم باز آؤ واللہ تم پر خدا ایسے ایک آدمی کو بھیجیگا کہ جسکے دلکو خدا نے ایمان کی ساتھ امتحان کر لیا ہے وہ تمہیں دین کے لیئے قتل کریگا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ کیا وہ شخص میں ہوں آپنے فرمایا نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کیا وہ شخص میں ہوں فرمایا نہیں ولیکن وہ جوتا سینے والا ہے اور علی کو جوتا سینے کے لیئے دیا ہوا تھا ✦

(۵) عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لتنتهین بنو ولیعة او بنو وکیعة او لیبعثن علیکم رجلا کنفسی فیقتل المقاتلة ویسبی الذریة فما راعنی الا برد کف عمر فی حجزتی من خلفی فقال من تعنی قال فاصف النعل وعلی یخصف نعلا (اخرجه احمد والنسائی) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہیے کہ بنو ولیعہ یا بنو وکیعہ باز رہیں ورنہ انپر ایک ایسا آدمی بھیجا جائیگا کہ وہ میری جان جیسا ہے وہ ان سے لڑے گا اور انکے بچوں کو لونڈی غلام بنائیگا۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی سردی پیچھے سے میرے ازار بند کے پاس محسوس ہوئی وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ کس سے مراد رکھتے ہیں فرمایا جوتا سینے والی سے اور علی ؑ جوتا سی رہے تھے ✦

جناب امیر علیہ السلام کے نسبت پیشگوئی عہد عتیق میں

(یسعیاہ نبی کی کتاب کے باب ۱۳ - آیت ۲۰) میں ہے کہ بابل کا ہے آباد نخواہد شد و نسبت در پشت

گا ہے معمور نخواہد گردید و ہیچ عرب خیمہ نخواہند زد یعنی بابل کا شہر ایسا برباد و ویران ہوگا کہ عرب کے لوگ وہان خیمہ استادہ نکرینگے ؞

یہ پیشین گوئی جناب امیر علیہ السلام سے پوری ہوئی تحریر روضۃ الصفا و دیگر کتب تواریخ مین لکہا ہے کہ جب جناب امیر علیہ السلام اپنے لشکر کے ساتہ معاویہ کی لڑائی کے لیئے صفین کو تشریف لے چلے تو جب نخیلہ سے کوچ فرماکر بابل مین پہونچے اسوقت آپکی فوج نے عرض کیا کہ نماز عصر قریب ہے اگر آپ فرماوین تو ہم اپنے خیمہ یہان پر استادہ کرین حضرت نے فرمایا یہان خیمہ استادہ مت کرو یہ خدا کا مغضوب شہر ہے اس جگہ سے روانہ ہوجاؤ ؞

محمد خاوند شاہ روضۃ الصفا مین لکہتے ہین "روز چہارم طبل رحیل کوفتہ از نخیلہ کوچ کردند و چون بہ الی مدینہ بابل رسیدند امیر المؤمنین علی فرمود کہ این شہریست کہ بکرات و مرات معمور و مندرس گشتہ باید کہ چہار پایان را تعجیل برانید کہ نماز دیگر بر خارج این دیار بگذاریم و خلائق در سیر سارعت نمودہ چون از مدینہ بابل بیرون رفتند از مراکب فرود آمدہ و اقتدا بامام المسلمین کردہ بادائے صلوۃ عصر قیام نمودند انتہی کلامہ" پس یہ پیشینگوئی جناب امیر علیہ السلام سے پورا ہوا کہ بابل مین عرب اپنا خیمہ استادہ نکرینگے چنانچہ اسی غرض کے لیے اس مقام پر جناب امیر علیہ السلام کے واسطے حضرت یوشع بن نون کیطرح سے ردشمس بہی واقع ہوا چنانچہ مطالب السئول مین علامہ کمال الدین محمد بن طلحۃ الشافعی علیہ الرحمۃ اور علامہ یوسف گنجی الشافعی کفایۃ الطالب مین لکہتے ہین وبعد النبی حین اراد ان یعبر الفراۃ ببابل واشتغل کثیر من اصحابہ بتعبیر دوابھم وصلی علی مع طائفۃ من اصحابہ العصر وفاتت الجمھور فتکلموا فی ذلک فلما سمع سال اللہ عزوجل فی ردھا لیجتمع کافۃ اصحابہ علی الصلوۃ فاجابہ اللہ تعالی وردھا وکانت کما لھا وقت العصر فلما سلم القوم غابت وسمع لھا وجیب شدید ھال الناس واکثروا التسبیح والتہلیل والاستغفار (انتہی کلامہما) یعنے ایک دفعہ اور یہی ردشمس سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جناب امیر علیہ السلام کے لیے واقع ہوا جبکہ وہ فرات کو کنارے شہر بابل سے عبور کررہے تہے انکے اکثر دوست اپنی اپنی باربرداریون کو فرات سے اتارنے مین مشغول تہے جناب امیر علیہ السلام نے عصر کی نماز اپنے وقت پڑہ لی ۔لیکن اکثر لوگ نماز سے رہ گئے ۔ لوگون نے اسکا چرچا کیا جب جناب امیر نے سنا خداتعالے سے دعا کی تاکہ سب لوگ عصر کی نماز اپنے وقت پر ادا کرسکین خداتعالے نے آپ کی دعا کو قبول فرمایا اور آفتاب کو لوٹا دیا اور ٹہیک عصر کا وقت ہوگیا جیسے کہ پہلے تہا ۔ تمام قوم نے عصر کی نماز پڑہی جب انہون نے سلام پہیرا ۔ آفتاب غروب ہوگیا اور اسکے غروب ہونے سے ایک سخت مہیب

آواز سنا گیا تمام لوگوں کے کلیجے دہل گئے اور تسبیح و تہلیل و استغفار کثرت سے پڑھنے لگے ۔

جناب امیر کا حق امت محمدیہ پر

(۱) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق علی علی المسلمین حق الوالد علی الولد (اخرجہ الحاکم) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمانوں پر علی کا حق ایسا ہے جیسے کہ باپ کا بیٹے پر ۔

(۲) عن جابر بن عبد اللہ و ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنہما قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق علی علی ھذہ الامۃ کحق الوالد علی ولدہ (اخرجہ الدیلمی) جابر بن عبد اللہ اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی کا اس امت پر حق ایسا ہے جیسے کہ والد کا بیٹے پر ۔

خدا اور جبریل کا جناب امیر سے راضی ہونا

(۱) عن ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث علیاً بعثاً فلما قدم قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ و رسولہ و جبریل عنک راضون (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر فی مسانید ابی رافع) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو ایک فوج میں روانہ کیا جب وہاں سے تشریف لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اور اسکا رسول اور جبریل تجھ سے راضی ہیں ۔

(۲) عن عمر بن الخطاب قال توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو عنہ راض (اخرجہ البخاری) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے وہ جناب امیر سے ہمیشہ خوش رہے ۔

جناب امیر علیہ السلام کا محبوب خدا ہونا

(۱) عن سفینۃ قال اھدت امرأۃ من الانصار الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طیرین بین رغیفین فقدمت الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ائتنی باحب خلقک الیک والی رسولک فاذا انا بعلی فدخل فاکل معہ (اخرجہ احمد فی المناقب والطبرانی فی معجم الکبیر فی مسند سفینہ) سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک انصاری عورت دو

مرغ روٹیون پر رکہکر بطور ہدیہ لائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار جو شخص کہ سب خلقت سے تیرے اور تیرے رسول کے نزدیک بہت پیارا ہو اسے میرے پاس بہیجدے ناگہان دروازہ کہولکر جناب امیر داخل ہوئے اور حضرتؐ کے ساتھ کہانے مین شریک ہوئے۔

(۲) عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان عنده طائر فقال اللهم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی من هذا الطائر فجاء ابوبکر فرده ثم جاء عمر فرده ثم جاء علی فاذن له (اخرجه النسائی فی الخصائص والطبرانی فی الکبیر فی مسانید انس بن مالک) انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرغ پکا ہوا تہا حضرتؐ نے فرمایا اے میرے رب جو شخص کہ سب خلقت سے تجہے زیادہ محبوب ہے اسے میرے پاس بہیجدے کہ وہ میرے ساتھ اس مرغ کے کہانے مین شریک ہو پس ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے حضرتؐ نے انکو لوٹا دیا پہر عمر رضی اللہ عنہ آئے حضرتؐ نے انکو بہی لوٹا دیا پہر جناب علی علیہ السلام تشریف لائے حضرتؐ نے انہین داخل ہونے کا اذن دیا۔

(۳) عن محمد بن عمر بن علی قال حدثنی ابی عن جده علی قال اهدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائر یقال له الحباری فوضع بین یدیه وکان انس بن مالک یحجبه فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یداه الی الله فقال اللهم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی من هذا الطیر قال انس فجاء علی فاستاذن فقال له انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حاجة ثم اعاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء فجاء علی فرده انس فرجع ثم دعا الثالث فجاءه فادخله فلما رآه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما حجبک یا علی قال هذه آخر ثلث کرات یردنی انس انه یزعم انک علی حاجة قال یا انس ما حملک علی ما صنعت قال سمعت دعائک فاحببت ان یکون فی رجل من قومی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل قد یحب قومه فاکل معه ثم خرج علی فقال انس فقلت یا ابا الحسن استغفر لی فان لی الیک ذنبا وان لی الیک بشارة فاخبرته بما کان من دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد الله واستغفر لی ورضی عنی (اخرجه ابو حاتم) محمد بن عمر بن علی اپنے باپ سے اور وہ اسکے دادا سے ناقل ہے کہ کوئی شخص حضرتؐ کے پاس ایک مرغ حباری پکا کر ہدیہ لایا جب حضور کے سامنے رکہا گیا حضرتؐ نے ہاتہ اٹہا کر خدا سے دعا کی اے پروردگار جو شخص کہ تجہے تمام خلقت سے محبوب ہو اسے میرے پاس بہیجدے تا کہ میرے ساتھ کہانے مین شریک ہو انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ناگہان جناب علی تشریف لائے اور اندر آنیکا اذن طلب کیا انس نے انکو لوٹا دیا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مصروف کار ہین پہر دوبارہ حضرتؐ نے دعا کی اور علی تشریف لائے انس نے پہر انکو واپس کر دیا حضرتؐ نے پہر دعا کی اور علی تشریف لائے انس رضی اللہ عنہ نے انکو اندر جانے

دیا حضرتؐ نے فرمایا یا علی تم دیر سے کیوں آئے عرض کیا یہ تیسری مرتبہ حاضر ہوا ہوں انس نے مجھے لوٹا دیا کہ حضرتؐ کام
کار میں حضرتؐ نے انس سے کہا تم نے ایسا کیوں کیا انس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے حضور کی دعا سنی تھی مجھے
یہ آرزو پیدا ہوئی کہ یہ دعا میری قوم کے کسی آدمی کے لیے ہو پس حضرتؐ نے کہا ہر ایک آدمی اپنی قوم سے محبت
رکھتا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر جناب علی حضرتؐ کے ساتھ شریک طعام ہوئے اور جب فارغ ہو کر
باہر نکلے تو میں نے عرض کیا یا ابا الحسن میں نے آپ کا قصور کیا ہے آپ مجھے معاف فرماویں اور آپ کے لیے میں
ایک بشارت رکھتا ہوں پس حضرتؐ کی دعا سے میں نے آگو خبردار کیا وہ خدا کا شکر بجالائے اور میرے لیے استغفار
کی۔ اور مجھ سے راضی ہو گئے ✣

عن ابن عباس قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بطیر فقال اللھم ائتنی باحب خلقک الیک فجاء علی فقال والی وکل
(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ کے پاس کوئی ایک مرغ بریاں لایا حضرتؐ نے دعا کی اے میرے پروردگار
اپنی سب خلقت سے زیادہ محبوب کو میرے پاس بھیج پس علی حاضر ہوئے آپؐ نے فرمایا میرے پاس آؤ اور کھاؤ ✣

(۵) عن سھل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین ھذہ الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ
علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلھم
یرجون ان یعطاھا فقال این علی فقالوا ھو یا رسول اللہ یشتکی عینیہ قال فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق
فی عینیہ فبرء حتی کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ فقال علی یا رسول اللہ اقاتلھم حتی یکونوا مثلنا قال
انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتھم ثم ادعھم الی الاسلام واخبرھم بما یجب علیھم من حق اللہ فیہ فواللہ
لان یھدی اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من ان یکون لک حمر النعم (اخرجہ البخاری والمسلم) سھل بن سعد رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بہ تحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز ارشاد فرمایا کہ کل ہم یہ علم ایسے
ایک آدمی کو دینگے جسکے ہاتھوں سے اللہ فتح دیگا وہ اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور
اللہ کا رسول اسے دوست رکھتے ہیں جب صبح ہوئی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے
ہر ایک شخص علم کے ملنے کی آرزو رکھتا تھا حضرتؐ نے فرمایا علی کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا انکی آنکھوں
میں آشوب ہے حضرتؐ نے فرمایا انکو بلا بھیجو۔ پس وہ حضرت کے پاس لائے گئے حضرتؐ نے اپنا لعاب دہن انکی

(ف) قال ابن الکثیر فی تاریخہ رأیت کتابا الف الطبری رحمہ فیہ طرق حدیث الطیر۔ ابن کثیر میں لکھتا ہوں کہ میں نے ایک
کتاب دیکھی ہے جسکو علامہ جریر طبری نے تالیف کیا ہے اسمیں حدیث طیر کے طرق کو جمع کیا ہے۔
(ف) قال الحافظ الذھبی فی مفتاح کنز الدرایۃ فی ذکرہ حکیم عبد اللہ بن الحاکم واما حدیث الطیر فلہ طرق
کثیرۃ جدا قد افردتھا بمصنف ومجموعھا یوجب ان الحدیث اما اصل حافظ ذہبی مفتاح کنز الدرایۃ میں ذیل
ذکر حکیم عبد اللہ بن الحاکم کے لکھتے ہیں کہ حدیث طیر کے بہت طریقے ہیں انکے مجموعے سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرور یہ واقعہ اصل رکھتا

انکھون مین لگایا وہ بالکل اچھی ہوگئین گویا کہ درد تہا ہی نہین پہر حضرتؐ نے انکو علم دیا علی نے عرض کیا یا رسول
مدہین ان سے لڑون تا کہ وہ ہمارے جیسے مسلمان ہوجائین حضرتؐ نے فرمایا سیدہے چلے جاؤ یہانتک کہ تم انکی
میدان مین جا اترو پہر انکو اسلام کی دعوت کرو اور جو کچہ کہ انپر خدا کا حق واجب ہے اس سے انکو اطلاع دو پس و
اللہ اگر تیرے ذریعہ سے خدا ایک آدمی کو بہی ہدایت کرے تو تیرے لیے سرخ ریشم والے اونٹ سے بہتر ہے۔
(تنبیہ) پس احادیث صدر سے ثابت ہوا کہ جناب امیر محبوب خدا تعالی تہے اور محبت مع عبارت ہے کثرت
ثواب سے چنانچہ امام نووی علیہ الرحمۃ شرح منہاج مین لکہتے ہین۔ ومحبۃ اللہ تعالی لعبدہ تمکنہ من طاعتہ
وعصمتہ وتوفیقہ وتیسیر الطافہ وہدایتہ وافاضۃ رحمتہ علیہ ہذہ مبادیہا وانما غایتہا فکشف الحجب عن
قلبہ حتی یراہ ببصیرتہ فیکون کما قال فی الحدیث الصحیح لایزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا
احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ بندہ کے ساتھ
خدا تعالے کی محبت کرنے سے یہ مراد ہے کہ خدا تعالے اپنے بندے کو عبادت پر قادر کرتا ہے اور عصمت کی
تشریف سے مشرف فرماتا ہے اور امتثال اوامر کی توفیق دیتا ہے اور اپنے الطاف اسکے حق مین سہل کردیتا
ہے اور راہ ثواب کی ہدایت فرماتا ہے۔ اور اپنی رحمت کو اسپر افاضہ فرماتا ہے یہ تمام امور مبادی محبت
تہی ہین اور اس محبت کی غایت یہ ہے کہ اسکے دل کے پردے کہولدیتا ہے یہانتک کہ وہ اپنی بصیرت
سے اپنے معبود کو دیکہتا ہے چنانچہ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ جب میرا بندہ نوافل سے میرا تقرب حاصل کرتا
ہے تو مین اسکو دوست بناتا ہون اور جب مین اسکو دوست بناتا ہون تو مین اسکے کان بن جاتا ہون کہ وہ
ان سے سنتا ہے اور اسکی آنکہہ بن جاتا ہون کہ وہ اس سے دیکہتا ہے۔

جناب امیر کا محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونا

(۱) عن جمیع بن عمیر التیمی قال دخلت مع عمتی علی ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فسألت ای
الناس کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت من النساء فاطمۃ ومن الرجال زوجہا اخرجہ
الترمذی) جمیع بن عمیر التیمی کہتے ہین کہ مین اپنی پہپہی کے ساتہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی
خدمت مین گیا مینے ان سے پوچہا لوگون مین سے کون زیادہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب
تہا کہنے لگین عورتون مین سے فاطمہ اور مردون مین انکا شوہر۔

(۲) عن عروۃ قال قلت لعائشۃ رضی اللہ عنہا من کان احب الناس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قالت علی فقلت ای شیء کان سبب خروجک علیہ قالت لم تزوج ابویک امک قلت ذلک من قدر اللہ

قالت وکان ذلک من قدر اللہ (اخرجہ المتقی فی کنز العمال) عروہ کہتے ہین کہ مینے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ سب لوگون سے کون حضرت کا پیارا تھا فرمایا علی مینے کہا پھر آپ کی چڑہائی کا کیا سبب تھا فرمانے لگین تیرے باپ نے تیری مان سے کیون شادی کی تھی مینے کہا یہ خدا کی تقدیر تھی فرمانے لگین یہ وہ بھی خدا کی تقدیر تھی +

(۳) عن جمیع قال دخلت مع امی علی ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنہا عن مسیرھا یوم الجمل فقالت کان قدرا من اللہ وسألتھا عن علی فقالت سألتنی عن احب الناس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ (اخرجہ الطبری فی الریاض النضرہ) جمیع رضی اللہ عنہ ناقل ہے کہ مین اپنی والدہ کے ساتھ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین گیا اور جنگ جمل کی وجہ پوچھی فرمانے لگین خدا کی تقدیر تھی پہر جناب امیر کی نسبت پوچھا فرمانے لگین تونے ایسے شخص کی نسبت پوچھا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب لوگون سے زیادہ پیارا تھا +

(۴) عن النعمان بن بشیر قال استاذن ابو بکر رضی اللہ عنہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمع صوت عائشۃ رضی اللہ عنہا عالیا وھی تقول واللہ لقد علمت ان علیا احب الیک من ابی فاھوی الیھا ابو بکر رضی اللہ عنہ لیلطمھا وقال یا بنت فلانۃ اراک ترفعین صوتک علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامسکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخرج ابو بکر رضی اللہ عنہ مغضبا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف رأیتنی انقذتک من الرجل ثم استاذن ابو بکر رضی اللہ عنہ بعد ذلک وقد اصطلح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعائشۃ فقال ادخلانی فی السلم کما ادخلتمانی فی الحرب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد فعلنا (اخرجہ النسائی فی الخصائص) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور حاضر ہونیکی اجازت چاہی ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو چلا کر بولتے سنا کہ حضرت سے کہہ رہی تہین خدا کی قسم ہے مین جانتی ہون میرے باپ سے آپ کو علی سوا عزیز ہین حضرت ابو بکر نے جہڑک کر قصد کیا کہ انکو طمانچہ لگائین اور کہنے لگے اے فلانے کی بیٹی حضرت پر چلاتی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو پکڑ لیا ابو بکر خفا ہو کر نکل گئے حضرت نے ام المومنین عائشہ سے فرمایا کیون ہمنے اس آدمی سے بچا لیا کیسا بچایا۔ پہر اسکے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر اجازت مانگی اور حضرت اور ام المومنین میں صلح ہو چلی تھی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اب آپ مجہکو صلح مین بھی شامل کیجئے جس طرح سے کہ مین آپکے جھگڑے مین دخیل ہوا تھا حضرت نے فرمایا ہمنے آپ کو صلح مین بھی شامل کر لیا ہے

(٦) عن بریدۃ قال کان احب النساء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ ومن الرجال علی (اخرجہ الترمذی) بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب عورتوں سے جناب فاطمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پیاری تھیں اور سب مردوں سے جناب علی ۔

(٧) عن معاویۃ بن ثعلبۃ قال جاء رجل الی ابی ذر وھو فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ابا ذر الا تخبرنی باحب الناس الیک فانی اعرف ان احب الناس الیک احبھم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ای ورب الکعبۃ احبھم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو ذاک الشیخ واشار الی علی (اخرجہ المحب الطبری فی الریاض) معاویہ بن ثعلبہ ناقل ہیں کہ ایک شخص نے مسجد نبوی میں جناب ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے ابوذر کیوں آپ مجھے نہیں بتا سکتے کہ سب لوگوں سے آپ کو کون زیادہ پیارا ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جو سب سے زیادہ آپ کو عزیز ہوگا وہی سب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عزیز ہوگا۔ ابوذر نے کہا قسم ہے رب کعبہ کی آنحضرت کو سب سے زیادہ عزیز یہ بڑھا ہے اور اشارہ جناب امیر کی طرف کیا ۔

(٨) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال ان العباس دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام الیہ وقبل ما بین عینیہ فقال العباس اتحب ھذا یا رسول اللہ قال نعم واللہ للہ اشد حبا منی ان اللہ جعل ذریۃ کل نبی فی صلبہ وجعل ذریتی فی صلب ھذا (اخرجہ ابو الخیر الحاکمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز جناب امیر علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے حضرت اٹھ کھڑے ہوئے اور انکو گلے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ان کو پیار کرتے ہیں حضرت نے فرمایا اے چچا خدا کے لیے مجھے یہ نہایت پیارے ہیں پروردگار نے ہر ایک نبی کی اولاد اسی کی صلب سے پیدا کی ہے اور میری اولاد علی کے صلب سے پیدا کی ہے ۔

(٩) عن ام عطیۃ قالت بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم جیشا وفیہم علیا علیہ فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو رافع یدیہ یقول اللھم لا تمتنی حتی ترینی علیا (اخرجہ الترمذی) ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی کو ایک لشکر کا سردار کر کے بھیجا تھا۔ میں سن رہی تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے الٰہی جب تک کہ تو مجھے علی کو نہ دکھائے تب تک مجھے مت ماریو ۔

(١٠) عن ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت لما حضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الموت قال ادعوا الی حبیبی فدعوت لہ ابا بکر فنظر الیہ ثم وضع راسہ فقال ادعوا الی حبیبی فدعوت لہ عمر فنظر الیہ ثم وضع راسہ فقال ادعوا الی حبیبی فقلت ویلکما ادعوا لہ علیا فواللہ ما یرید غیرہ فلما راٰہ اخرج الثوب الذی کان علیہ ثم ادخلہ فیہ فلم یزل یحتضنہ حتی قبض ویدہ علیہ (اخرجہ الا...

جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کا وقت قریب
آگیا حضرتؐ نے فرمایا میرے دوست کو بلاؤ میںنے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلوا بھیجا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے انکو دیکھکر اپنا سر اقدس بالین پر رکھدیا اور فرمایا میرے محبوب کو بلاؤ میںنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلوا
بھیجا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو بھی دیکھا اور دیکھکر سر اقدس بالین پر رکھدیا اور فرمایا میرے حبیب
کو بلاؤ میںنے لوگون سے کہا افسوس ہے تم پر علی کو بلاؤ واللہ حضرت ان کے سوا کسی دوسرے کو نہین طلب کرتے
جب حضرتؐ نے انکو دیکھا اس کپڑے کو جو حضرت اوڑہے ہوتے تھے اٹھا دیا اور جناب علی علیہ السلام کو اسکے اندر لے لیا
حضرتؐ کے انتقال فرمانے تک آپ انکو اپنے سینہ سے لگائے ہوئے تھے۔

(۱۱) عن عکرمۃ قال لما زوج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا فاطمۃ قال لھا امرت ان لا انکحک
الا احب اھلی الی (اخرجہ عبد الرزاق فی جامعہ) عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے جناب علی علیہ السلام سے حضرت فاطمہ علیہا السلام کا نکاح کیا تو ان سے فرمایا کہ مجھے
حکم ہوا تھا تیرا نکاح اس سے کرون جو سب تیرے اہل سے مجھے محبوب ہے۔

(۱۲) عن اسامۃ بن زید عن ابیہ قال اجتمع علی وجعفر وزید بن حارثۃ فقال جعفر انا احبکم الی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال علی انا احبکم الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقال زید انا
احبکم الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال فانطلقوا بنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلنسالہ
قال واستاذنوا علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانا عندہ قال اخرج فانظر من ھولاء فخرجت ثم
جئت فقلت ھذا جعفر وعلی وزید بن حارثۃ یستاذنون قال ایذن لھم فدخلوا فقالوا یا رسول
جئناک نسالک من احب الناس لیک قال فاطمۃ قالوا انما نسالک عن الرجال قال اما انت یا جعفر
فیشبہ خلقک خلقی وخلقک خُلقی واما انت یا زید من شجرتی واما انت علی فختنی وابو ولدی
واحب القوم الی (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) اسامہ بن زید اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے ناقل ہین
کہ ایک مقام پر جناب علی اور زید بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب اور علی علیہ السلام مجتمع تھے جعفر رضی اللہ عنہ
کہنے لگے مین تم سب سے حضرت کو پیارا ہون زید بن حارثہ کہنے لگے مین تم سب سے حضرت کو پیارا ہون علی علیہ
السلام کہنے لگے مین زیادہ عزیز ہون۔ باہم یہ مشورہ ٹھیرا کہ چلو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھین۔
دروازہ پہ آکر اذن طلب کیا مین اسوقت حاضر خدمت تھا مجھے ارشاد ہوا باہر دیکھو کون لوگ ہین
میںنے عرض کیا جعفر اور زید اور علی ہین اجازت چاہتے ہین حضرتؐ نے فرمایا آنے دو جب وہ حاضر
ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو کون زیادہ پیارا ہے فرمایا فاطمہ انہون نے عرض کیا ہم مردون کی نسبت

نہین پوچھتے ملکہ مردون کی نسبت عرض کرتے ہین حضرت نے فرمایا اے جعفر تیرا خلق اور خلقت میری مشابہ
ہے اور اے زید تو میرے شجرہ مین سے ہے اور اے علی تو میرا داماد اور میرے بچون کا باپ او سب سے زیادہ
مجھے پیارا ہے ۔

شب معراج مین جناب امیر کی آواز سے خدا پاک کا حضرت کے ساتھہ متکلم ہونا

عن عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسئل بای لغت خاطبك ربك ليلة المعراج
فقال خاطبنی ربی بلغت علی فقلت یا رب خاطبتنی انت ام علی فقال یا احمد انا شئی لیس کالاشیاء ولا اقاس
بالناس ولا اوصف بالاشیاء خلقتك من نوری وخلقت علیا من نورك فاطلعت علی سرائر قلبك فلم
اجد الی قلبك احب من علی بن ابی طالب فخاطبتك بلسانه کیما یطمئن قلبك (اخرجه الخوارزمی فی
المناقب) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ لوگون
نے حضرت سے پوچھا یا رسول اللہ شب معراج مین اللہ تعالی نے آپ سے کس کی آواز کے ساتھہ کلام کیا تھا
فرمایا علی کی آواز کے ساتھہ مینے عرض کیا اے میرے پروردگار تو مجھہ سے باتین کر رہا ہے یا کہ علی فرمایا اے
احمد مین ایک ایسی چیز ہون کہ کسی چیز کے ساتھہ میرا قیاس نہین کیا جا سکتا۔ اور مین لوگون جیسا نہین
اور نہ کوئی شے میرے مشابہ ہے مینے تجھے اپنے نور سے پیدا کیا ہے اور علی کو تیرے نور سے پیدا کیا ہے
مین تیرے دل کے بھید پر واقف ہون کہ تیرے قلب مین علی سے زیادہ کسی کی محبت نہین پس مین اسی کی
آواز سے تیرے ساتھہ ہمکلام ہوا تا کہ تیرے دل کو تسلی رہے ۔

(۲) عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وقد سئل بای لغة خاطبك ربك
ليلة المعراج قال خاطبنی بلسان علی فقلت یا رب خاطبتنی ام علی فقال یا احمد انا شئی لیس کالاشیاء
ولا اوصف بالشبهات خلقتك من نوری وخلقت علیا من نورك اطلعت علی سرائر قلبك ولم
اجد فی قلبك احب من علی فخاطبتك بلسانه کیما تطمئن قلبك (اخرجه الخوارزمی فی المناقب)
حضرت علی سے منقول ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلعم سے سنا لوگون نے حضرت سے پوچھا یا رسول اللہ شب معراج مین اللہ تعالے نے آپ سے
کس کی آواز کے ساتھہ کلام کیا تھا فرمایا علی کی آواز کے ساتھہ مینے عرض کیا اے میرے پروردگار تو مجھ سے باتین کر رہا ہے یا کہ علی فرمایا اے احمد میں
ایک ایسی چیز ہون کہ کسی چیز کے ساتھہ میرا قیاس نہین کیا جاتا اور مین لوگون جیسا نہین اور نہ کوئی شے میرے مشابہ ہے مین نے تجھے اپنے
نور سے پیدا کیا ہے اور علی کو تیرے نور سے مین تیرے دل کے بھید سے واقف ہون کہ تیرے قلب مین علی سے زیادہ کسی کی محبت نہین پس مین
اسی کی آواز سے تیرے ساتھہ ہمکلام ہوا تا کہ تیرے دل کو تسلی رہے

جناب امیرؑ کی ذات پر پروردگار کا مباہات کرنا

(۱) عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف المہاجرین والانصار صفین ولخذ بید علی فمر بین الصفین فضحك فقال له رجل من اى شئ ضحكت يا رسول اللہ فداك ابى و امى قال ھبط جبرئيل فاخبرنی ان اللہ باھا بالمھاجرین والانصار على اھل السموت وباھى بى وبك حملة العرش یاعلی (اخرجه ابو القاسم فی فضائل العباس) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کی دو صفیں بنائیں اور علی کا ہاتھ پکڑ کر ان دونوں صفوں میں سے ہو کر گذرے اور تبسم فرمایا۔ ایک شخص نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ کس وجہ سے ہنسے تو حضرت نے فرمایا جبرائیل نے نازل ہو کر بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مہاجرین اور انصار کی وجہ سے اہل آسمان پر مباہات کرتا ہے۔ اور اے علی تیرے ساتھ حاملان عرش بھی مباہات یعنی فخر کرتے ہیں۔

(۲) عن فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہا السلام قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیة عرفة فقال ان اللہ عزوجل باھى بكم وغفر لكم عامة ولعلی خاصة وانی رسول اللہ غیر محاب لقرابتی ان السعید كل السعید من احب علیا فی حیوته وبعد مماته وان الشقی كل الشقی من ابغض علیا فی حیوته وبعد مماته (اخرجه الطبرانی و احمد والدیلمی عن ابن عمر) جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا علیہا التحیۃ والثنا فرماتی ہیں کہ محبوب رب العالمین علیہ الصلوۃ والسلام عرفہ کی رات کو باہر نکلکر فرمانے لگے کہ بتحقیق اللہ تعالیٰ تم پر ناز کرتا ہے اور تم کو عام طور پر بخشدیا ہے اور علی کو خاص کر بخشا ہے میں خدا کا رسول ہوں میں اپنے قریبیوں کو رعایت دلانیوالا نہیں بے شک نیک بخت اور پورا نیک بخت وہی ہے جو علی سے انکی زندگی میں اور انکے مرنے کے بعد ان سے محبت رکھتا ہے اور بدبخت اور پورا بدبخت وہی ہے جو علی سے انکی زندگی میں اور انکے مرنیکے بعد انسے بغض رکھتا ہے۔

(۳) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل باھى بكم وغفر لكم عامة ولعلی خاصة وانی رسول اللہ الیكم غیر محاب لقومی هذا جبرئیل یخبرنی ان السعید كل السعید من احب علیا فی حیوته وبعد موته (اخرجه الدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتحقیق اللہ تعالیٰ تم پر فخر کرتا ہے اور تمکو بخشدیا ہے عام طور پر اور علی کو خاص طور سے میں خدا کا رسول ہوں اپنی قوم اپنے قریبیوں کو رعایت دلانیوالا نہیں بالتحقیق پورا نیک بخت وہی ہے جو علی سے انکی زندگی میں اور انکی موت کے بعد ان سے محبت رکھتا ہے۔

(۴) عن جابر بن عبد الله رضی الله عنہ قال قال رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم ان الله عزوجل یباھی بعلی کل یوم والملائکۃ المقربین حتی یقول بخ بخ لک یا علی (اخرجہ الدیلمی) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ عزوجل اور مقرب فرشتے علی پر ہر روز فخر کرتے ہین حتےٰ کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے شاباش ای علی ✤

(۵) نقل الامام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ فی کتابہ احیاء العلوم ان لیلۃ بات علی علی فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوحی اللہ الی جبریل ومیکائیل انی قد اخیت منکما وجعلت عمر احدکما اطول فایکما یوثر صاحبہ بالحیوۃ فاختار کل واحد منھما الحیوۃ فاوحی اللہ الیھما فلا کنتما مثل علی اخیتہ بینہ وبین محمد صلی اللہ علیہ وسلم وبات علی علی فراشہ یفدیہ بنفسہ ویوثر بالحیوۃ فاھبطا الی الارض فاحفظاہ من عدوہ فنزل جبریل عند راسہ ومیکائیل عند رجلیہ ینادی بخ بخ لک من مثلک یا علی یباھی اللہ بک الملائکۃ فانزل اللہ عزوجل ومن یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب احیاء العلوم مین نقل کرتے ہین کہ جس شب کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر اقدس پر جناب امیر علیہ السلام سوئے تہے پروردگار عالم نے جبرئیل ومیکائیل علیہما السلام سے ارشاد کیا مینے تم دونو کو ایک دوسرے کا بہائی بنایا ہے اور ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ بنائی ہے پس تم دونون مین کوئی ایسا ہے کہ اپنی بہائی کو اپنی عمر سے کچہ حصہ دے۔ دونوں اپنی ہی طول حیات کے مستدعی ہوئے۔ پروردگار نے فرمایا جاؤ تم علی کی مثل نہ ہوئے دیکہو مینے اسے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بہائی بنایا ہے وہ اپنی زندگی کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر فدا کر رہا ہے۔ تم زمین پر جاکر اسے اسکے دشمنون سے بچاؤ۔ پس جبریل انکے سرہانے اور میکائیل انکی پائینتی آاترے اور پکارنے لگے شاباش ای علی تیرا مثل کوئی نہین خدا اور فرشتے تجہ پر فخر کرتے ہین پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اسی شب مین یہ آیت نازل ہوئی۔ لوگون مین سے وہ آدمی بہی ہے کہ اپنی جان کو خدا کی رضا کے لیے بیچتا ہے اور اللہ مہربان ہے اپنے بندونپر ✤

(۶) نقل انہ قال فی مجلسۃ العام۔ سلونی قبل ان تفقدونی سلونی من عما دون العرش فانی اعلمھا زقا زقا وملکا ملکا فقال رجل من الحاضرین حیث ادعیت ذلک فاخبرنی این جبریل ھذہ الساعۃ فنطس قلیلا وتفکر فی الاسرار ثم رفع راسہ قائلا انی طفت السموات السبع فلم اجد جبرئیل و اظنہ انت ایھا السائل فقال السائل بخ بخ لک من مثلک یا ابن ابی طالب ورب یباھی بک الملائکۃ (کشف الغمہ) نقل ہے جناب امیر علیہ السلام مجلس عام مین فرماتے تہے مجہ سے پوچہ لو قبل اسکے کہ تم مجہ

گم کرو۔ پوچھو مجہ سے عرش کے ستونوں کا حال کہ میں انکے تمام کوچوں سے واقف ہوں حاضرین میں سے ایک شخص کہنے لگا جبکہ آپنے یہ دعوے کیا ہے تو آپ مجھے بتائیں جبرئیل اسوقت کہاں ہیں۔ جناب امیر علیہ السلام نے تہوڑی دیر تک سر جہکا کر اسرار میں تفکر کیا پہر سر اٹہا کر فرمایا۔ میںنے ساتوں آسمان کی سیر کی لیکن جبرئیل کو کہیں نہیں پایا میں گمان کرتا ہوں کہ اے سائل تو ہی جبرئیل ہے۔ سائل نے کہا شاباش اے ابن ابیطالب تیرا مثل کوئی نہیں تیرا رب اور فرشتے تجہ پر مباہات کرتے ہیں۔

جناب امیرؑ کی مودت کا عبادت ہونا

(۱) عن ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب علمی ومبین لامتی ما ارسلت بہ من بعدی حبہ ایمان وبغضہ نفاق ومودتہ عبادۃ (اخرجہ الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ علی میرے علم کا دروازہ ہے۔ اور اس بات کو کہ جسکے لیے میں بہیجا گیا ہوں میری امت پر ظاہر کرنے والا ہے اسکی محبت ایمان اور اسکا بغض نفاق اور اسکی دوستی عبادت ہے +

جناب امیرؑ کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہونا

(تنبیہ) اخرج الطبرانی والحاکم وابن المغازلی عن ابن مسعود وعمران بن حصین) وابن عساکر عن ابی بکر الصدیق وعثمان بن عفان ومعاذ بن جبل وجابر بن عبداللہ وانس وثوبان وام المومنین عائشۃ والحاکم (عن ابی یعلی) والدیلمی عن ابی ہریرۃ والجندی وابن السماک عن ام المومنین عائشۃ ان النبی قال النظر الی علی عبادۃ نزل الابرار میں علامہ بدخشی علیہ الرحمۃ لکہتے ہیں کہ طبرانی اور حاکم اور ابن المغازلی نے ابن مسعود اور عمران بن حصین سے اور ابن عساکر (ابوبکر صدیق اور عثمان بن عفانؓ اور معاذ بن جبل اور جابرؓ بن عبداللہ اور انسؓ اور ثوبانؓ اور ام المومنین عائشہ صدیقہؓ) سے اور حاکم (ابن یعلے) سے اور دیلمی (ابوہریرہؓ) سے اور خجندی اور ابن السمان (ام المومنین عائشہ صدیقہ) سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہے +

(۱) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت رأیت ابابکر یکثر النظر الی وجہ علی فقلت یا ابت انی رأیتک تکثر النظر الی وجہ علی فقال یا بنت سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ ابن السمان) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میںنے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکہا کہ

جناب علی علیہ السلام کے چہرہ مبارک کی طرف کثرت سے دیکھا کرتے تھے میں نے کہا ابا جان میں دیکھتی ہوں کہ آپ جناب علی کے چہرہ مبارک کی طرف کثرت سے دیکھا کرتے ہیں فرمایا اے بیٹی میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

(۲) عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان اذا دخل علینا علی وابی عندنا لا یمل النظر الیہ فقلت یا ابت انی رأیت قد تکثر النظر انت الی علی فقال یا بنت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی علی عبادۃ (اخرجہ الجندی) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب جناب علی علیہ السلام ہمارے پاس تشریف لاتے اور ہمارے پاس ہمارے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی موجود ہوتے۔ تو وہ جناب علی کے چہرہ سے اپنی نگاہ نہ ہٹاتے۔ میں نے ان سے کہا اے ابا جان کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ جناب علی کو کثرت سے دیکھا کرتے ہیں فرمایا اے میری بیٹی میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کی طرف نگاہ کرنا عبادت ہے۔

(۳) عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ الطبرانی وابو الحسن المغازلی وحاکم ولاسنادہ حسن) عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

(۴) عن معاذۃ الغفاریۃ قالت کان لی انس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخرج معہ فی الاسفار واقوم علی المرضی واداوی الجرحی فدخلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیت عائشۃ وعلی خارج من عندہ فسمعتہ یقول یا عائشۃ ان ھذا احب الرجال الی واکرمھم علی فاعرفی لہ حقہ واکرمی مثواہ فلما ان جری بینہا وبین علی ما جری رجعت عائشۃ الی المدینۃ فدخلت علیہا فقلت لہا یا ام المومنین کیف قلبک الیوم بعد ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لک ما قال قالت یا معاذۃ کیف یکون قلبی لرجل کان اذا دخل علینا وابی عندی لا یمل من النظر الیہ فقلت یا ابت انک لتدیم النظر الی علی فقال یا بنتی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ الجندی) معاذہ غفاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہایت انس تھی میں اکثر سفر میں حضرت کے ساتھ رہا کرتی تھی اور مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھی ایک دفعہ میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئی آپ جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں رونق افروز تھے علی حضرت کے پاس اسوقت موجود نہیں تھے میں نے سنا کہ حضرت بی بی عائشہ سے فرما رہے ہیں کہ یا عائشہ یہ شخص سب لوگوں سے مجھے پیارا ہے اور

زیادہ تر کرم ہے اسکے حق کو پہچانیو۔ اور اسکی عزت کیجیو۔ جب لڑائی جمل مین جو کچھ جناب امیر اور ام المومنین کے درمیان گذرنا تھا گذر چکا اور وہ مدینہ مین واپس آگئین مین ان کی خدمت مین گئی اور مینے ان سے کہا یا ام المومنین آج آپ کے دل کی کیا حالت ہے۔ لعبا سکے کہ آپ سن چکی ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ سے جناب امیر کی نسبت کیا کچھ فرمایا تھا۔ ام المومنین فرمانے لگین اے معاذہ میری دل کی حالت ایسے شخص کے لیے کیا ہوئی کہ جب کبھی وہ ہمارے پاس تشریف لاتے اور میرے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس ہوتے اور میرے والد انکے چہرے سے نگاہ نہ پھیرتے مینے ان سے کہا کہ آپ ہمیشہ علی علیہ السلام کے چہرے کو دیکھتے رہتے ہین اسکی کیا وجہ ہے فرمانے لگے مینے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہے +

(۵) عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عد عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فانہ مریض فاتیت فاتاہ علی وعندہ معاذ وابو ھریرۃ رضی اللہ عنہما فاقبل عمران یحد النظر الی علی فقال لہ معاذ لم تحد النظر الیہ یا عمران فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ قال معاذ انا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابو ھریرۃ انا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ محب الطبری فی الریاض) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ عمران بن حصین بیمار ہین جاؤ انکی بیمار پرسی کرو مین انکے پاس گیا پس انکے پاس جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے۔ عمران کے پاس معاذ بن جبل اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران تو لگکر جناب امیر کی طرف تیز نگاہ سے دیکھنے لگے معاذ نے ان سے کہا تم کیون انکی طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہو۔ ان کہنے لگے مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہے معاذ نے کہا مینے بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ابوہریرہ کہنے لگے مینے بھی حضرت سے سنا ہے +

(۶) عن ابی بکر الصدیق انہ قیل لہ وقد ادام النظر الی وجہ علی مالک تقادم النظر الیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ الحاکم) جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لوگون نے پوچھا کہ آپ جناب علی علیہ السلام کی طرف اکثر دیکھتے رہتے ہین اسکی کیا وجہ ہے وہ کہنے لگے مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے

(۷) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ الدیلمی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ علی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہو۔

جس نے جناب امیر کو چھوڑا اس نے آنحضرت صلعم کو چھوڑا

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق علیاً فقد فارقنی ومن فارقنی فارقہ اللہ عزوجل (اخرجہ الخوارزمی والدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے علی کو چھوڑا مجھ کو چھوڑا جس نے مجھ کو چھوڑا اسے خدا نے چھوڑا

(۲) عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق علیاً فقد فارقنی ومن فارقنی فارق اللہ عزوجل (اخرجہ احمد والدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے علی کو چھوڑا اس نے مجھ کو چھوڑا جس نے مجھ کو چھوڑا اس نے خدا کو چھوڑا۔

جناب امیر سے دشمنی کرنے والے سے خدا دشمنی کرتا ہے

عن ابی رافع مولیٰ لعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال قال رسول اللہ علیہ وسلم عاد اللہ من عاد علیاً (اخرجہ ابن) ابو رافع جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غلام روایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ خدا دشمنی کرتا ہے اس شخص سے جو علی سے دشمنی کرتا ہے۔

جس نے جناب امیر کی شان گھٹائی اس نے حضرت کی شان گھٹائی

عن بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من ینقص علیاً فقد ینقصنی (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علی کی شان گھٹائی اس نے میری شان گھٹائی۔

جس نے جناب امیر سے حسد کیا اس نے حضرت سے حسد کیا

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حسد علیاً فقد حسدنی ومن حسدنی فقد کفر (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علی سے حسد کیا مجھ سے حسد کیا جس نے مجھ سے حسد کیا وہ کافر ہوا۔

جس نے جناب امیر کی اطاعت کی اس نے حضرت کی اطاعت کی

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن اطاع علیا فقد اطاعنی ومن عصاہ فقد عصانی (اخرجہ الحاکم) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی جس نے علی کی اطاعت کی میری اطاعت کی اور جس نے انکی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

جس نے جناب امیر کی مدد کی اللہ اسکی مدد کرتا ہے

عن عمر بن شراحیل رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انصر من نصر علیا اللھم اکرم من اکرم علیا اللھم اخذل من خذل علیا (اخرجہ الدیلمی) عمر بن شراحیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے پروردگار جو علی کو مدد دے اسے مدد دیجیو اور جو اسے بزرگی دے اسے بزرگ رکھیو اور جو علی کو چھوڑ دے اسے چھوڑ دیجیو۔

جس نے جناب امیر سے جنگ کی اس نے حضرت سے جنگ کی

اخرج احمد والطبرانی والحاکم عن ابی ھریرۃ قال نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی علی والحسن والحسین وفاطمۃ انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم وعند الترمذی عن زید بن ارقم انا حرب لمن حاربھم وسلم لمن سالمھم ومحب الطبری فی الریاض عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ) امام احمد بن حنبل اور طبرانی اور حاکم رحمۃ اللہ علیہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر اور جناب حسنین اور جناب فاطمہ علیہم السلام کیطرف نظر کرکے ارشاد کیا کہ میں لڑنے والا ہوں اس سے جو تم سے لڑے اور صلح کرنے والا ہوں اس سے جو تم سے صلح کرے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے اس طرح پر اسحدیث کو روایت کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے میں جنگ کرنے والا ہوں اس سے جو ان سے لڑے اور صلح کرنے والا ہوں اس سے جو ان سے صلح کرے۔ محب طبری نے ریاض النضرہ فی فضائل العشرہ میں اسحدیث کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(٦) عن ابی سعید رضی الله عنه قال نحن معشر الانصار کنا نعرف المنافقین ببغضهم علیا اخرجه الترمذی ابوسعید رضی الله عنه سے روایت ہے کہ ہم انصار لوگ منافقوں کو بسبب انکے بغض کے جناب امیر علیه السلام کے ساتھ شناخت کیا کرتے تھے +

(٧) عن ابی ذر رضی الله عنه قال ما کنا نعرف المنافقین علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم الا بثلث بتکذیبهم الله ورسوله والتخلف عن الصلوة وبغضهم علی بن ابی طالب اخرجه ابن شاذان ابوذر غفاری رضی الله عنه کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی الله علیه وسلم کے عہد میں منافقوں کو تین باتوں سے پہچانا کرتے تھے اول خدا اور اسکے رسول صلی الله علیه وسلم کی تکذیب کرنے سے اور دوم نماز سے باز رہنے سے تیسرے جناب امیر علیه السلام کے ساتھ بغض رکھنے سے +

(٨) عن العباس بن عبد المطلب رضی الله عنه قال سمعت عمر بن الخطاب رضی الله عنه وقد سمع رجلا یسب علیا وهو یقول انی لاظنک من المنافقین اخرجه الخوارزمی عباس بن عبد المطلب رضی الله عنه کہتے ہیں میں نے جناب عمر بن خطاب سے سنا اور انہوں نے کسی شخص کو جناب امیر کے حق میں کسی قسم کا برا کہتے ہوئے سن پایا تھا اور وہ یہ کہہ رہے تھے کہ میرا گمان ہے تو منافقوں میں سے ہے +

(٩) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی حبک ایمان وبغضک نفاق واول من یدخل الجنة محبک واول من یدخل النار مبغضک اخرجه ابن خالویه ابوسعید خدری رضی الله عنه سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی الله علیه وسلم جناب امیر سے ارشاد فرماتے تھے کہ تیری محبت ایمان ہے اور تیرا بغض نفاق ہے اور جنت میں تیرا محب سب سے اول داخل ہوگا اور دوزخ میں تیرا مبغض سب سے اول داخل ہوگا۔

(١٠) عن علی قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یبغضک من الرجال الا منافق ومن حملته امه وهی حائض ولا یبغضک من النساء الا السلقلق وهی التی تحیض من دبرها قیل جاءت امرأة الی علی فقالت انی ابغضک فقال لها انت اذا سلقلق قالت ومن سلقلق قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم الحدیث وقلت یا رسول الله ما السلقلق قال التی تحیض من دبرها قالت صدق رسول الله صلی الله علیه وسلم انا والله احیض من دبری ولا علم لابوای اخرجه الدیلمی جناب امیر علیه السلام سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی الله علیه وسلم مجھ سے ارشاد فرماتے تھے کہ یا علی تجھ سے کوئی مرد دشمنی نہیں کریگا مگر منافق یا وہ آدمی کہ جسکی والدہ حیض میں حاملہ ہوئی ہو اور عورتوں میں سے وہ عورت تجھ سے بغض رکھے گی جو سلقلق ہوگی یعنی وہ عورت کہ جسکی دبر سے حیض جاری ہوتا ہوگا۔ روایت ہے کہ ایک عورت جناب امیر کی خدمت میں آکر کہنے لگی میں آپ سے بغض رکھتی ہوں اور جناب امیر نے اس سے فرمایا شاید تو سلقلق ہے وہ کہنے لگی سلقلق کسے

کہتے ہین جناب امیر نے فرمایا مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنکر عرض کیا تہا یا رسول اللہ سلقلق نے کہتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلقلق وہ عورت ہے جو دبر کی راہ سے حائضہ ہوتی ہو وہ کہنے لگی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے مین دبر کی راہ سے حائضہ ہوتی ہون اور میرے ماں باپ کو بہی اسکی خبر نہین ✤

(۱۱) عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی باب علمی ومبین لامتی ما ارسلت بہ من بعدی حبہ ایمان وبغضہ نفاق والنظر الیہ عبادۃ (اخرجہ الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے علی میرے علم کا دروازہ ہے اور میرا تحفہ ہے اور جسکے لیے مین بہیجا گیا ہون میرے بعد اسے بیان کرنیوالا ہے اسکی محبت ایمان اور اسکا بغض نفاق ہے اور اسکی طرف نظر کرنا عبادت ہے ✤

(تنبیہ) علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب مین لکہتے ہین وروت طائفۃ من الصحابۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی لا یحبک الا مؤمن ولا یبغضک الا منافق یعنی صحابہ مین سے ایک طائفہ نے اسحدیث کو روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد فرمایا ہے کہ نہین محبت کریگا تجہ سے مگر مومن اور نہین بغض رکہے گا تجہ سے مگر منافق ✤

جسنے جناب امیر کو ایذا دی اس نے حضرت کو ایذا دی

(۱) عن عمرو بن شاس الاسلمی وکان من اصحاب الحدیبیۃ قال خرجت مع علی الی الیمن فجفانی فی سفری حتی وجدت فی نفسی علیہ فلما قدمت اظہرت شکایتہ فی المسجد حتی بلغ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ناس من اصحابہ فلما رآنی قال یا عمرو واللہ لقد اذیتنی قلت اعوذ باللہ من ان اوذیک یا رسول اللہ فقال بلی من اذی علیا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ (اخرجہ احمد وابن عبد البر فی الاستیعاب) عمرو بن شاس الاسلمی جو اصحاب حدیبیہ مین سے تہے روایت کرتے ہین کہ مین جناب امیر کی رکاب سعادت مآب مین یمن کو گیا مجہ کو سفر مین ان سے کچہ رنج پہونچا جب مین مدینہ مین واپس آیا تو مسجد مین بیٹہکر شکایت کرنے لگا اتنے مین سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتہ تشریف لائے مجہ کو دیکہکر فرمایا اے عمرو واللہ تو نے ہمکو رنج دیا ہے مینے عرض کیا یا رسول اللہ خدا کی پناہ ہے اگر مین آپکو رنج دون فرمایا ہان جس نے علی کو ایذا دی مجہے ایذا دی

جس نے مجھے ایذا دی اس نے خدا کو ایذا دی +

(۲) عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ [illegible] من اذی [illegible] اد فی (اخرجہ ابو یعلی و البزار) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے [illegible] آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] جس نے علی کو ایذا دی مجھے ایذا دی +

(۳) عن عروۃ بن الزبیر [illegible] رجلا وقع فی علی [illegible] ھذا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] علی [illegible] بالخیر فانک ان نقصتہ اذیت صاحب ھذا القبر [illegible] عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص جناب علی علیہ السلام کو برا [illegible] کہنے لگے اس قبر کے صاحب کو جانتا ہے۔ یہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب [illegible] صلی [illegible] اور یہ علی بن ابی طالب بن عبد المطلب ہیں علی کا بجز نیکی کے [illegible] انکو [illegible] اس قبر کے صاحب کو ایذا دیگا +

(۴) عن مصعب بن ابی وقاص قال کنت انا و رجلان [illegible] اذ اقبل [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غضبان اعرف فی وجہہ الغضب فقلنا نعوذ باللہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی ولکم من اذی علیا فقد اذانی (اخرجہ ابن المؤید [illegible]) [illegible] اللہ عنہ ناقل ہیں کہ ایک دفعہ میں دو آدمیوں کے ساتھ مسجد میں بیٹھا ہوا [illegible] اتنے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں تشریف لائے اور غصہ کے آثار [illegible] ہو رہے تھے ہمنے کہا خدا تعالی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھے فرمایا مجھے بھی اور تمہیں بھی جس نے علی کو ایذا دی مجھے ایذا دی جس نے علی کو ایذا دی مجھے ایذا دی۔

(۵) والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتانا و اثما مبینا عن مقاتل ابن سلیمان قال انہ نزلت فی علی وذکر ان نفرا من المنافقین یؤذونہ ویکذبون علیہ جو لوگ کہ اذیت دیتے ہیں مومنین اور مومنات کو بغیر کسی قصور کے پس وہ لوگ اٹھاتے ہیں بہتان اور گناہ ظاہر۔ مقاتل بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ چند آدمی منافقین میں سے جناب امیر کو ایذا دیا کرتے تھے اور انکو جھٹلایا کرتے تھے +

جس نے جناب امیر پر سب کی اس نے حضرت پر سب کی

(۱) عن ام المؤمنين ام سلمة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سب عليا فقد سبني (اخرجه احمد والحاكم وصححه) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے علی کو برا کہا اس نے مجھے برا کہا ❊

(۲) عن ابی عبد الله الجدلی قال دخلت علی ام المؤمنين ام سلمة فقالت لی ایسب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت معاذ الله قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم من سب عليا فقد سبني (اخرجه احمد والنسائی والحاکم) ابو عبد اللہ الجدلی کہتا ہے کہ میں جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا مجھ سے فرمانے لگیں کیا تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہا کرتا ہے میں نے کہا معاذ اللہ فرمانے لگیں میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جس نے علی کو برا کہا مجھے برا کہا ❊

(۳) عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سب عليا فقد سبني ومن سبني فقد سب الله ومن سب الله ادخله الله النار وله عذاب مهين (اخرجه الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے علی کو برا کہا مجھے برا کہا جس نے مجھے برا کہا خدا کو برا کہا جس نے خدا کو برا کہا خدا اسکو دوزخ میں ڈالیگا اسکے لیے سخت اہانت والا عذاب ہے ❊

(۴) عن ابی هريرة وزيد بن خالد قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا عليا فانه كان ممسوسا فی ذات الله (اخرجه الدیلمی) ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علی کو برا مت کہو وہ خدا کی ذات میں دیوانہ ہے ❊

(۵) عن جعفر بن ابی بکر بن خالد قال رأیت سعد بن مالک رضی الله عنه بالمدينة فقال ذكر لی انكم لتسبون عليا فقلت قد فعلنا قال لعلك سببت رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت معاذ الله قال لا تسبه فلو وضع المنشار على مفرقی على ان اسب عليا ما اسبه بعد ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم الترغیب فی موالاته والترهیب عن معاداته (اخرجه النسائی) جعفر بن ابی بکر بن خالد کہتا ہے کہ میں نے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں دیکھا مجھ سے کہنے لگے کہ میرے پاس لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ تو جناب امیر علیہ السلام کو برا کہا کرتا ہے میں نے کہا ہاں میں نے برا کہا ہے پس وہ کہنے لگے تو نے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہا ہے میں نے کہا معاذ اللہ یہ فعل تو مجھ سے ہرگز نہیں ہوا سعد کہنے لگے تو علی کو برا مت کہا کر اگر میرے سر پر آرہ چلایا جائے تاکہ میں جناب امیر علیہ السلام کو برا کہوں تو بھی میں ہرگز ان کو برا نہیں کہونگا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے علی کی دشمنی کی بابت ڈرانا اور علی کی دوستی کی بابت

محبت ولانا سن لیا ہے ؛

(عن سعد بن جبیران عبد اللہ بن عباس مر بعد ما حجب بصرہ بمجلس من مجالس قریش وھم یسبون علیا فسمعھم فقال لسعد بن جبیر ردنی الیھم فردہ حتی وقف علیھم فقال ایکم الساب اللہ فقالوا سبحان اللہ ما فینا احد سب اللہ تعالیٰ من سب اللہ فقد اشرک فقال ایکم الساب لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقالوا سبحان اللہ ما فینا احد سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سب رسول اللہ فقد کفر فقال ایکم الساب لعلی فقالوا اما ھذا فقد کان منہ شیٔ فقال اشھد باللہ لسمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من سب علیا فقد سبنی ومن سبنی فقد سب اللہ ومن سب اللہ فقد کبہ اللہ علی منخریہ فی النار ثم ولی عنھم وقال یابنی ماذا رأیتھم صنعوا قال فقلت لہ یا ابت ؎ نظروا الیک باعین محمرۃ ۔ نظر التیوس الی شفار الجازر ۔ فقال زدنی فداک ابوک فقلت ؎ خزر العیون نواکس ابصارھم ۔ نظر الذلیل الی العزیز القاھر ۔ فقال زدنی فداک ابوک فقلت لیس عندی مزید فقال عندی مزید ؎ احیاءھم عار علی امواتھم ۔ والمیتون مسبۃ للغابر (اخرجہ احمد فی المناقب) سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہین کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نابینا ہونے کے بعد قریش کی ایک مجلس پر سے گذرے وہ لوگ جناب امیر علیہ السلام کو برا کہہ رہے تھے عبداللہ بن عباس نے سنکر سعید بن جبیر سے کہا مجھے لوٹا کر انکے پاس لیچل وہ ان کو اس مجلس مین لے گیا ابن عباس انکے سر پر کہڑے ہوکر فرمانے لگے تم کون ہو خدا تعالیٰ کو برا کہنے والے وہ کہنے لگے ہم مین کوئی ایسا نہین ہے جو کہ خدا تعالےٰ کو برا کہتا ہو جس نے خدا کو بُرا کہا اس نے شرک کیا۔ پس ابن عباس کہنے لگے تم کون ہو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہنے والے وہ لوگ کہنے لگے ہم مین کوئی ایسا نہیں ہے جو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہو جس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہا اس نے کفر کیا۔ پس ابن عباس کہنے لگے تم کون ہو علی کو برا کہنے والے وہ لوگ کہنے لگے یہ کیا بات ہے انہین کا تو ذکر تہا۔ ابن عباس کہنے لگے مین گواہی دیتا ہون کہ مینے جناب رسول کرم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے علی کو برا کہا مجھے کہا جس نے مجھے برا کہا اس نے خدا تعالیٰ کو برا کہا جس نے خدا تعالیٰ کو برا کہا بے شک خدا تعالیٰ اسکو ناک کی نتھنون کے بل آگ مین اوندہا گرا ئیگا پہر ابن عباس سے لوٹ پڑے اور مجھ سے فرمانے لگے اے میرے بیٹے تو نے دیکھا ہوگا وہ کیا کر رہے تھے۔ مینے کہا ابا جان اور یہ شعر پڑہا ؎ وہ تیری طرف غصہ سے آنکھین لال کرکے دیکھتے تھے جیسے مینڈ ہے قصاب کی چھری کو دیکھتے ہین ۔ ابن عباس فرمانے لگے یہ تو تھا باپ تجھ پر قربان ہو

کچھ اور پڑہ میںنے یہ شعر پڑہا سے آنکھوں کے خوف سے انکی آنکھیں نیچے ہوگئیں جس طرح سے کوئی ذلیل عزت والے غالب کو دیکھکر ہوجاتا ہے۔ پہر ابن عباس فرمانے لگے میں تیرے قربان کوئی اور شعر پڑہ میںنے کہا کہ اب میرے پاس اس سے زیادہ نہیں وہ فرمانے لگے میرے پاس اس سے زیادہ ہے اور یہ شعر پڑہا سے ان کی زندی انکے مردون کی عار ہین ۔ اور انکے مرے ہوئے اپنے پس ماندون کو برا کہنے والے ہین ✦

جسنے جناب امیر پر غضب کیا اسنے حضرت پر غضب کیا

(۱) عن ام سلمۃ قالت اشہد انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من احب علیا فقد احبنی ومن احبنی فقد احب اللہ ومن اغضب علیا فقد اغضبنی ومن اغضبنی فقد اغضب اللہ عز وجل (اخرجہ احمد وابو الطاہر محمد بن عبد الرحمن المخلص الذہبی فی المخلصیات والطبرانی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ مین گواہی دیتی ہون کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے کہ جس نے علی سے محبت کی مجھ سے محبت کی جس نے کہ مجھ سے محبت کی خدا تعالی سے محبت کی جس نے علی پر غضب کیا اس نے مجھ پر غضب کیا جس نے مجھ پر غضب کیا اس نے اللہ تعالی پر غضب کیا واخرجہ الامام الحافظ ابو الخیر احمد بن اسمعیل القزوینی الحاکمی فی الاربعین عن عمار بن یاسر وزاد من تولاہ فقد تولانی ومن تولانی فقد تولی اللہ عز وجل اس حدیث کو امام حافظ ابو الخیر احمد بن اسمعیل القزوینی الحاکمی نے اربعین مین عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ زیادہ روایت کیے ہین کہ حضرت نے فرمایا جس نے علی سے دوستی کی مجھ سے دوستی کی جس نے مجھ سے دوستی کی اس نے خدا سے دوستی کی ✦

جسنے جناب امیر سے بغض رکھا اس نے حضرت سے بغض رکھا

(۱) عن ابن عباس قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی علی فقال لہ انت سید فی الدنیا والاخرۃ من احبک فقد احبنی وحبیبک حبیب اللہ وعدوک عدو اللہ الویل لمن ابغضک (اخرجہ احمد) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جناب امیر علیہ السلام کے بلانے کو بہیجا جب وہ آئے آپنے ان سے فرمایا یا علی تو دنیا و آخرت کا سردار ہے جس نے کہ تجھ سے محبت کی مجھ سے محبت کی تیرا دوست خدا کا دوست ہے تیرا دشمن خدا کا دشمن ہے افسوس ہے اسپر جو تجھ سے بغض رکھے ✦

(۲) عن العباس بن عبد المطلب قال سمعت عمر بن الخطاب و قد سمع رجلا یسب علیا وھو یقول له انی لاظنک
من المنافقین فقال کفوا عن ذکر علی الا بخیر فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی علی ثلاث
خصال وددت لو ان لی واحدة منھن احب الی مما طلعت علیه الشمس وذالک انی کنت انا و ابوبکر و
ابو عبیدة بن الجراح ونفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ ضرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی کتف علی
وقال یا علی انت اول المسلمین اسلاما و اول المؤمنین ایمانا وانت منی بمنزلة ھارون من موسی کذب
من زعم انه یحبنی وھو یبغضک یا علی من احبک فقد احبنی ومن احبنی فقد احبه اللہ تعالی ومن
احبه اللہ تعالی ادخله الجنة ومن ابغضک فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغضه اللہ تعالی ومن
ابغضه اللہ تعالی ادخله النار (اخرجه الخوارزمی) جناب عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ مینے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ کسی کو انہون نے جناب امیر کی شان مین برا کہتے
ہوئے سن پایا تھا۔ اور آپ اسکو کہہ رہے تھے کہ مین گمان کرتا ہون کہ تو منافقون مین سے ہے پھر حضرت
عمر کہنے لگے سوا نیکی کے علی کا ذکر مت کیا کرو مینے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ علی
مین تین خصلتین ہین مین آرزو کرتا ہون کہ اگر ان مین سے مجھے ایک بھی حاصل ہوتی تو میرے نزدیک
اس سے زیادہ عزیز تھی کہ جسپر آفتاب طلوع کرتا ہے) مین اور ابوبکر اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہما اور
دیگر چند صحابہ حاضر تھے کہ حضرت نے علی کے کندھے پر ہاتھ مار کر ارشاد کیا یا علی تم اسلام لانے کی وجہ سے
سب مسلمانون سے اول اور ایمان لانے مین سب مومنون سے مقدم ہو۔ تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے
ہو موسے سے جھوٹا ہے وہ شخص کہ گمان کرتا ہے میری محبت کا اور تم سے عداوت رکھتا ہے یا علی جو تم سے
محبت رکھتا ہے مجھ سے محبت رکھتا ہے اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہے خدا اس سے محبت رکھتا ہے اور
جس سے خدا محبت رکھتا ہے اسے جنت مین داخل کرتا ہے اور جو تم سے بغض رکھتا ہے مجھ سے بغض رکھتا
ہے اور جو مجھ سے بغض رکھتا ہے خدا اس سے بغض رکھتا ہے اور جس سے خدا بغض رکھتا ہے اسے
دوزخ مین داخل کرتا ہے ◆

جناب امیر کے ساتھ بغض رکھنے کی ترہیب

(۱) عن فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیھا السلام قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عشیة عرفة فقال ان اللہ عزوجل باھی بکم وغفر لکم عامة ولعلی خاصة انی رسول اللہ غیر
محاب لقرابتی ان السعید کل السعید من احب علیا فی حیوته وبعد موته وان الشقی کل

کل الشقی من ابغض علیاً فی حیوتہ و بعد موتہ (اخرجہ احمد و الطبرانی و الدیلمی عن ابن عمر) جناب سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا علیہا التحیۃ والثنا سے روایت ہی کہ عرفہ کی رات کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم گہر سے باہر تشریف لاکر فرمانے لگے کہ پروردگار عالم تمپر مباہات اور فخر کرتا ہے اور تمکو عام طور سے بخشدیا ہے اور علی کو خاص طور سے بخشا ہے بے شک تم مین مین خدا کا رسول ہون مین اپنی قریبیون کو وحشت دلانے والا نہین۔ بتحقیق نیک بخت وہی شخص ہے جو حضرت علی علیہ السلام کو دوست رکہتا ہے اسکی زندگی مین اور اسکے مرنے کے بعد اور بے شک پورا بدبخت وہی شخص ہے جو علی کو دشمن رکہتا ہے اسکی زندگی مین اور مرنے کے بعد

(۲) عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حب علی بن ابی طالب حسنۃ لا تضر معہا سیئۃ وبغضہ سیئۃ لا تنفع معہا حسنۃ (اخرجہ الدیلمی) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کی محبت ایک ایسی نیکی ہے کہ اسکے ہوتے ہوئے کوئی برائی ضرر نہین دیتی اور انکا بغض ایک ایسی برائی ہے جسکے ہوتے ہوئے کوئی نیکی نفع نہین دیتی

(۳) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی طوبی لمن احبک وصدق فیک الویل لمن ابغضک وکذب فیک (اخرجہ الدیلمی) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا خوشی ہو اسکے لیے جو تجہے دوست رکہے اور تیری تصدیق کرے اور افسوس ہو اسکے لیے جو تجہ سے بغض رکہے اور تیری تکذیب کرے ❊

(۴) عن معاویۃ بن حیدۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من مات وفی قلبہ بغض علی فلیمت یہودیاً او نصرانیاً (اخرجہ الدیلمی) معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مر گیا اور اسکا دل بغض علیؑ سے بہرا ہوا ہے وہ البتہ یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر مرا ❊

(۵) عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کذب من زعم انہ امن بی وبما جئت بہ وھو یبغض علیاً فھو کاذب لیس بمؤمن (اخرجہ الخوارزمی) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جہوٹا ہے جو شخص کہ زعم کرتا ہے کہ وہ مجہ پر ایمان لایا ہے اور جو چیز کہ مین لایا ہون اسپر یقین رکہتا ہے درآنحالیکہ وہ علی سے بغض رکہتا ہے وہ جہوٹا ہے مومن نہین ہے ❊

(۶) عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی لو ان امتی ابغضوک لکبھم اللہ علی مناخرھم النار (اخرجہ الدیلمی) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے ارشاد کیا کہ یا علی اگر میری امت تجھ سے بغض رکھے گی تو اللہ تعالیٰ اسے ناک کے نتھنوں کے بل آگ میں اوندھا دھکیلے گا +

(۷) عن سعید بن ذویب قال قال علی فی الرحبۃ انشد کم باللہ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم یقول اللہ ولیی انا ولی المؤمنین ومن کنت ولیہ فھذا ولیہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ وابغض من ابغضہ (اخرجہ النسائی) سعید بن ذویب سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے رحبہ میں ان لوگوں کو قسم دیکر پوچھا کہ جنہوں غدیر خم کے روز جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہو تو بیان کرے کہ اللہ میرا ولی ہے اور میں مومنوں کا ولی ہوں اسکا یہ (یعنی علی) ولی ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے اور مدد دے اسے جو اسے مدد دے اور بغض رکھ اس سے جو اس سے بغض رکھے۔

(۸) عن عبد اللہ بن بریدۃ قال حدثنی ابی قال لم یکن من الناس ابغض الی من علی حتی احببت رجلا لا احبہ الا علی بغض علی فبعث ذالک الرجل علی خیل فصحبتہ وما صحبتہ الا علی بغض علی فاصاب سبیا فکتب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یبعث الیہ من یخمسہ فبعث الینا علیا وفی السبی وصیفۃ افضل من السبی حین خمس صارت فی الخمس ثم صارت فی اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم صارت فی آل علی فاتانا ورأسہ یقطر فقلنا ما ھذا فقال اما ترو الوصیفۃ صارت فی الخمس ثم صارت فی اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم صارت فی آل علی فوقعت علیھا فکتب و بعثنی مصدقا لکتابہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مصدقا لما قال فی علی فلما اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقرء کتابہ فجعلت اقول علیہ صدق فامسک بیدی وقال اتبغض علیا فقلت نعم فقال لی لا تبغضہ وان کنت تحبہ فازدد لہ حبا فو الذی نفسی بیدہ لنصیب آل علی فی الخمس افضل من وصیفہ فما کان احد بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احب الی من علی قال عبد اللہ ھو ابن بریدۃ واللہ ما کان فی الحدیث بینی وبین النبی صلے اللہ علیہ وسلم غیر ابی (اخرجہ النسائی) عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے لوگوں میں سے کسی کا اتنا بغض نہیں تھا جس قدر کہ جناب امیر کا۔ یہاں تک کہ میں ایک آدمی کو اسی وجہ سے پیار کرنے لگا کہ وہ جناب امیر سے بغض رکھتا تھا۔ وہ آدمی ایک دفعہ ایک گروہ پر بھیجا گیا میں نے جناب امیر کے بغض کی وجہ سے اسکی رفاقت اختیار کی اس نے لڑکر اس گروہ کو اسیر کر لیا اور حضرتؐ کی خدمت میں لکھ بھیجا کہ کوئی آدمی بھیجا جائے تاکہ خمس مال کا اسکے حوالہ کیا جائے حضرتؐ نے جناب امیر کو خمس لینے کو لیے ہمارے پاس بھیجا۔ قیدیوں میں ایک کنیز تھی جو سب قیدیوں میں افضل تھی جب پانچواں حصہ

جب مانگ لیا تو وہ کنیز خمس میں آگئی اور خمس سے اہل بیت نبوی کے حصہ میں آئی اور اہل بیت کے حصہ میں سے علی کی آل کے حصہ میں آئی ایک دفعہ جناب علی ہمارے پاس تشریف لائے انکے سر کے بالوں سے قطرے ٹپک رہے تھے ہم نے پوچھا آپکے غسل کرنے کی کیا وجہ ہے فرمانے لگے تمنے نہیں دیکھا کہ کنیز خمس میں آگئی اور خمس سے اہل بیت نبوی کے حصہ میں آئی اور اہل بیت کے حصہ سے علی کی آل کے حصہ میں آئی ہے۔ میںنے اس سے صحبت کی ہے پس اس شخص نے یہ تمام واقعہ لکھکر مجھے تصدیق کے لیے حضرت کے پاس بھیجا جب حضرت کے پاس پہونچا اور خط حضور کو دیا۔ اور آپنے اس خط کو پڑھا میںنے اسکی تصدیق کی آپنے میرا ہاتھ پکڑکر فرمایا کیا تو علی سے بغض رکھتا ہے میںنے کہا ہاں فرمایا اسکا بغض مت رکھ بلکہ اگر تو اسکو دوست رکھتا ہے تو اور بھی زیادہ دوست رکھ قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ خمس میں علی کی آل کا حصہ کنیز سے بدرجہا افضل ہے بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ اسکے بعد جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مجھے جناب امیرؑ سے کوئی زیادہ تر عزیز نہیں تھا *

عبد اللہ بن بریدہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں میرے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان بجز میرے والد بزرگوار کے اور کوئی دوسرا نہیں *

جناب امیرؑ کی تولا کے بغیر انسان جنت کی بو نہیں سونگھ سکتا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان عبد احبد اللہ عز وجل مثل ما قام نوح وکان لہ مثل احد ذھبا فانفقہ فی سبیل اللہ ومد فی عمرہ حتی یحج الف حج علی قدمیہ ثم قتل بین الصفا والمروۃ مظلوما ثم لم یوالک یا علی لم یشم رائحۃ الجنۃ ولم یدخلہا (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر کوئی خدا کا بندہ خدائے عز وجل کی اتنی عبادت کرے کہ جس قدر نوح علیہ السلام نے اپنی قوم میں قیام فرمایا ہے اور احد پہاڑ کے برابر سونا خدا کی راہ میں خرچ کرے پھر اسکی عمر اس قدر دراز ہو کہ پا پیادہ ایک ہزار حج کرے۔ اور پھر صفا و مروہ کے درمیان مظلوم مارا جائے۔ پھر اگر یا علی تجھے دوست نہ رکھتا ہو تو وہ جنت کی بو نہیں سونگھ سکے گا۔ اور نہ اس میں داخل ہو سکے گا *

جناب امیر علیہ السلام کی محبت کی فضیلت

(۱) عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب علیا فقد احبنی ومن احبنی فقد احب اللہ ومن ابغض علیا فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ (اخرجہ

الدیلمی) والطبرانی فی الکبیر عن ابی رافع) جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے علی سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی خدا سے محبت کی جس نے علی سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے خدائے تعالیٰ سے بغض رکھا ۔

(۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب علی بن ابی طالب یاکل الذنوب کما تاکل النار الحطب (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی بن ابی طالب کی محبت گناہوں کو اس طرح سے کھا جاتی ہے جس طرح سے کہ آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے ۔

(۳) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءنی جبریل بورقۃ آس خضراء مکتوب فیہا ببیاض انی افترضت محبت علی بن ابی طالب علی خلقی فبلغہم ذلک عنی (اخرجہ الدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جبریل میرے پاس آس کے درخت کا ایک سبز پتا لیکر آئے اسپر سفیدی سے لکھا ہوا تھا میں نے جناب علی بن ابی طالب کی محبت کو اپنی خلقت پر فرض کر دیا ہے یہ بات انکو پہونچا دو ۔

(۴) عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب علی بن ابی طالب حسنۃ لا یضر معہا سیئۃ وبغضہ سیئۃ لا تنفع معہا حسنۃ (اخرجہ الدیلمی) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب کی محبت ایک ایسی نیکی ہے جسکے ساتھ کوئی برائی ضرر نہیں پہونچا سکتی اور اسکا بغض ایک ایسی برائی ہے جسکے ساتھ کوئی نیکی نفع نہیں پہونچا سکتی ۔

(۵) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی طوبی لمن احبک وصدق فیک وویل لمن ابغضک وکذب فیک (اخرجہ الدیلمی) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے یا علی خوشی ہو اسکے لیے جو تجھ سے محبت رکھے اور تیری تصدیق کرے ۔ اور افسوس ہے اسپر جو تجھ سے بغض رکھے اور تیری تکذیب کرے ۔

(۶) عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنوان صحیفۃ المؤمن حب علی بن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مومن کے نامہ اعمال کا عنوان علی بن ابی طالب کی محبت ہے ۔

(۷) عن ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب علمی ومبین لامتی ما ارسلت بہ

من بعدی حبه ایمان و بغضه نفاق والنظر الیه عبادة (اخرجه الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی میرے علم کا دروازہ ہے اور جسکے لیے میں بھیجا گیا ہوں میرے بعد میری امت کو وہ بات بیان کرنے والا ہے اسکی محبت ایمان ہے اور اسکا بغض نفاق ہے اور اس کیطرف دیکھنا عبادت ہے ۔

(۸) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لو اجتمع الناس علی حب علی بن ابی طالب لما خلق اللہ عزوجل النار (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ علی کی محبت پر مجتمع ہوجاتے تو اللہ تعالی دوزخ کو پیدا نکرتا ۔

(۹) عن فاطمة بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعلیہا السلام قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیة عرفة فقال ان اللہ عزوجل باھی بکم وغفر لکم عامة ولعلی خاصة وانی رسول اللہ غیر ھاب لقومی ولا محاب لقرابتی ھذا جبریل اخبرنی ان السعید کل السعید من احب علیا فی حیوتہ وبعد موتہ وان الشقی کل الشقی من ابغض علیا فی حیوتہ وبعد موتہ (اخرجہ احمد والطبرانی والدیلمی عن ابن عمر) جناب فاطمہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعلیہا السلام سے مروی ہے کہ عرفہ کی رات کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لاکر فرمانے لگے اللہ تعالے تمہارے ساتھ مباہات کرتا ہے اور تمکو عام طور سے بخشدیا ہے ۔ اور علی کو خاص طور سے بخشتا ہے ۔ میں خدا کا رسول ہوں اپنی قوم کو ڈرانیوالا اور اپنے رشتہ داروں کو وحشت دلانے والا نہیں جبریل نے مجھے خبر دی ہے کہ پورا نیک وہی ہے جو علی سے انکی زندگی اور انکی موت کے بعد محبت رکھے اور پورا شقی وہی ہے جو انکی زندگی اور انکی موت کے بعد ان سے بغض رکھے ۔

(۱۰) عن عمار بن یاسر قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لعلی یا علی ان اللہ عزوجل قد زینک بزینة لم یزین العباد احب اللہ منھا ۔ الزھد فی الدنیا لا تنال الدنیا فیک شیئا ووھب لک حب المساکین رضوا بک اماما ورضیت لھم اتباعا فطوبی لمن احبک وصدق فیک وویل لمن ابغضک وکذب فیک فاما الذین احبوک وصدقوک فھم جیرانک فی دارک ورفقاءک فی قصرک واما الذین ابغضوک وکذبوا علیک فحق علی اللہ ان یوقفھم موقف الکذابین یوم القیمة (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والحاکم والخطیب والدیلمی فی فردوس الاخبار وابن الجوزی فی اسد الغابہ) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے تھے یا علی پروردگار نے تجھے ایسی زینت سے آراستہ کیا ہے کہ تمام بندوں کو اس سے بہتر زینت سے آراستہ نہیں کیا ۔ وہ زہد فی الدنیا ہے ۔ پس تجھے ایسا بنایا ہے کہ دنیا تجھ تک کسی بات میں نہیں پہونچ سکیگی

اور سکینون کی محبت تجھے عطا کی ہے وہ تجھے اپنا امام پاکر خوش ہوگئے ہین اور تو انکو اپنا پیرو پاکر خوش ہوگیا ہے اس شخص کو خوشی حاصل ہو جو تجھ سے محبت کرے اور تیری تصدیق کرے اور اسپر افسوس ہے جو تیرا بغض رکہے اور تیری تکذیب کرے۔ پس وہ لوگ جو تجھ سے محبت رکہتے ہین اور تیری تصدیق کرتے ہین اور جنت مین تیرے ہمسایہ اور تیرے قصر مین تیرے رفیق ہونگے۔ اور جو لوگ تجھ سے بغض رکہتے ہین اور تیری تکذیب کرتے ہین اسپر خدا تعالے حق رکہتا ہے کہ انکو قیامت کے روز جہوٹون کی جگہہ مین کہڑا کرے ٭

(۱۱) عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من احب ان یتمسک بالقضیب الاحمر الذی غرسہ اللہ فی جنۃ عدن فلیتمسک بحب علی ابن ابی طالب (اخرجہ احمد فی المناقب والدیلمی فی فردوس الاخبار) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس شاخ سرخ کو جسے خدا نے جنت عدن مین لگایا ہے اپنے ہاتہہ مین لینے کی آرزو رکہتا ہو چاہیے کہ علی کی محبت سے متمسک ہو ٭

(۱۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی من احبنی فلیحبک فان العبد لا ینال ولایتی الا بحب علی بن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب رب العالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد کیا کہ جو مجہے دوست رکہنا چاہتا ہو اس کو چاہیے کہ تجہے دوست رکہے کیونکہ کوئی بندہ میری دوستی تک نہین پہونچ سکتا مگر علی بن ابی طالب علیہ السلام کی محبت سے ٭

(۱۳) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت سید فی الدنیا والاخرۃ من احبک فقد احبنی وحبیبک حبیب اللہ طوبی لمن احبک ومن ابغضک فقد ابغضنی وبغیضک بغیض اللہ الویل لمن ابغضک بعدی (اخرجہ احمد) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے تہے یا علی تو دنیا و آخرت کا سردار ہے جس نے تجہ سے محبت کی مجہ سے محبت کی تیرا دوست میرا دوست ہے خوشی ہو اسکے لیے جو تجہے دوست رکہے اور جس نے کہ تجہ سے بغض رکہا اس نے مجہ سے بغض رکہا تیرا بغض رکہنے والا خدا کے ساتہہ بغض رکہنے والا ہے افسوس ہے اسپر جو میرے بعد تجہ سے بغض رکہے

(۱۴) عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی لا یحبک الا مؤمن ولا یبغضک الا منافق وکان علی یقول والذی فلق الحبۃ وبرء النسمۃ انہ لعھد النبی الامی صلے اللہ علیہ وسلم الی ان لا یحبنی الا مؤمن ولا یبغضنی الا منافق (اخرجہ احمد والمسلم والنسائی وقال الترمذی حسن صحیح) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ

جناب امیر سے فرماتے تھے کہ نہیں دوست رکھے گا تجھے مگر مومن اور تجھ سے نہیں بغض رکھے گا مگر منافق جناب امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے قسم ہے اس ذات کی جو دانے کو پھاڑتا ہے اور انسان کو ظاہر کرتا ہے البتہ تحقیق نبی امی صلے اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا تھا کہ مجھے نہیں دوست رکھیگا مگر مومن اور مجھ سے نہیں بغض رکھیگا مگر منافق +

(۱۵) عن محمد بن الحنفیۃ رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالی ان الذین امنوا وعملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمن ودا انہ قال لا یبقی مومن الا فی قلبہ ود لعلی بن ابی طالب (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ وذکر النقاش انھا نزلت فی علی) محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے شان نزول میں کہ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں عنقریب خدا تعالے انکے ساتھ دوستی کریگا) فرماتے ہیں کوئی مومن ایسا نہیں رہے گا جسکے دل میں جناب امیر علیہ السلام کی دوستی نہ ہو۔ نقاش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے +

(۱۶) عن عبد اللہ بن ظالم قال جاء رجل الی سعید بن زید فقال انی احببت علیا حبا لم احب شیئا قط قال نعم ما رایت احببت رجلا من اھل الجنۃ (اخرجہ احمد) عبد اللہ بن ظالم ناقل ہیں کہ ایک شخص نے سعید بن زید سے آکر کہا کہ میں علی سے ایسی محبت رکھتا ہوں کہ کسی چیز سے مجھے ایسی محبت نہیں ہوئی سعید کہنے لگے کیا اچھی بات تجھے سوجھی ہے کہ تو جنت کے لوگوں میں سے ایک آدمی سے محبت کرتا ہے

(۱۷) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من احبنی واحب ھذین وابا ھما وامھما کان معی فی درجتی یوم القیمۃ (اخرجہ احمد والترمذی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھے اور ان دونو (یعنے حسنین علیہما السلام) کو اور ان دونوں کے والد اور والدہ کو دوست رکھیگا وہ قیامت کے روز میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔

(۱۸) عن ابی بردۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن جلوس عندہ ذات یوم والذی نفسی بیدہ لا یزال قدم عن قدم یوم القیمۃ حتے یسال اللہ تعالی الرجل عن عمرہ فیما افناہ وعن جسدہ فیما ابلاہ وعن مالہ مم کسبہ فیم انفقہ وعن حبنا اھل البیت فقال لہ عمر رضی اللہ عنہ ما آیۃ حبکم فوضع یدہ علی راس علی وھو جالس الی جانبہ وقال آیۃ حبی حب ھذا من بعدی (اخرجہ الدیلمی) ابو بردہ رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھے ہوئے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ قیامت کے روز کوئی شخص قدم سے قدم نہیں اٹھا سکیگا جبتک کہ اس سے چار باتوں کی نسبت نہیں پوچھا

جائیگا اول اسکی عمر سے کہ اس نے کس بات مین صرف کی ہے پہر اسکے جسم سے کہ کس امر مین اس نے اسکو آزمایا ہے اور اسکے مال سے کہ کس طرح سے اس نے اسے حاصل کیا اور کہان پر اسکو خرچ کیا اور ہم اہل بیت کی محبت سے عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور کی محبت کی کیا نشانی ہے علی حضرت کے ایک طرف پر بیٹھے ہوئے تھے حضرتؐ نے انکے سر پر ہاتھ رکھکر فرمایا ہماری محبت کی نشانی اسکے ساتھ ہمارے بعد محبت رکھنا ہے ❊

(۱۹) عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی من احبك فقد حف بالامن والایمان ومن ابغضك اماته اللہ میتة جاهلیة (اخرجه الخوارزمی) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیرؑ سے فرمایا جو شخص کہ تجہسے محبت کریگا وہ امن اور ایمان مین گہیرا ہوا رہے گا اور جو شخص کہ تجہ سے بغض رکھے گا اللہ تعالے اسکو کفر کی موت سے مار یگا ❊

(۲۰) عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الآية قل لا اسالکم علیه اجرا الا المودة فی القربی قالوا یا رسول اللہ من هؤلاء الذین امرنا اللہ بمودتهم قال علی وفاطمة وابناهما (اخرجه البغوی فی تفسیره) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ (کہدے یا محمد مین نہین تم سے مانگتا ہون اس تبلیغ رسالت پر کچہ اجرت مگر رشتہ والون کی دوستی) لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہین جن کی مودۃ کے لیے خدا نے ہمکو امر فرمایا ہے حضرتؐ نے فرمایا وہ علی و فاطمہ اور ان دونو کے دونون بیٹے ہین ❊

(۲۱) عن مالك قال طلع علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم متبسما یضحك فقام الیه عبد الرحمن ابن عوف فقال بابی انت وامی یا رسول اللہ ما الذی اضحکك فقال ببشارة اتتنی من عند اللہ فی ابن عمی واخی وابنتی ان اللہ تعالی لما زوج فاطمة امر رضوان فهز شجرة طوبی فحملت رقاعا یعنی صکاکا بعدد محبینا اهل البیت ثم انشاء من تحتها ملیکة من نور فاخذ کل رقا فاذا استوت القیمة باهلها ناحت الملیکة الخلائق فلا یلقون محبا لنا اهل البیت الا اعطوه رقا فیه برات من النار فبالد اخی وابن عمی فکاك رقاب الناس من النار (اخرجه الخوارزمی) مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم ہنستے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہڑے ہوکر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین فرمایا میرے ابن عم اور بہائی اور بیٹی کی نسبت خدا کی طرف سے مجہے بشارت آئی ہے۔ کہ جب پروردگار عالم نے فاطمہ کا نکاح کیا رضوان کو حکم دیا اس نے طوبے کے درخت کو ہلایا اس سے رقعے یعنی نجات کے پروانے ہم اہل بیت کے محبون کی تعداد کے موافق گرے اسکے نیچے نور کے فرشتے پیدا کیے۔ انہون نے وہ رقعے لے لیے۔ جب قیامت

اپنے لوگون کے ساتھ قائم ہونگی وہ فرشتے خلقت کو پکار دینگے ۔ اور ہم اہل بیت کے محبون سے یون ہی نہ لینگے بلکہ وہ نجات کے پروانے ان کو دینگے جن مین دوزخ سے نجات پانے کی برات درج ہوگی پس میرا ابن عم اور بھائی آگ سے لوگون کی گردن چھڑانے کا باعث ہوا ہے ✦

(۲۲) عن سلیمان قال له رجل ما اشد حبك لعلی فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من احب علیا فقد احبنی ومن ابغض علیا فقد ابغضنی (اخرجه الخوارزمی) سلمان رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے کہا آپ جناب امیر سے نہایت پیار کرتے ہین کہنے لگے مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جس نے علی سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور جس نے علی سے بغض رکھا مجھ سے بغض رکھا ✦

(۲۳) عن انس قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم خلق الله تعالی من نور وجه علی ابن ابی طالب سبعین الف ملکا یستغفرون له ولمحبیه الی یوم القیامة (اخرجه الخوارزمی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالے نے علی کے مونھ کے نور سے ستر ہزار فرشتے پیدا کیے ہین جو قیامت تک علی اور علی کے محبون کے لیے استغفار کرتے رہین گے ✦

(۲۴) عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم اول من اتخذ علیا اخا من اهل السموات اسرافیل ثم میکائیل ثم جبرائیل واول من احبه من اهل الجنة حملة العرش ثم رضوان خازن الجنة ثم ملك الموت یترحم علی محبی علی کما یترحم علی الانبیاء (اخرجه صاحب المواقیت) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اہل آسمان سے جس نے کہ اول علی کو بھائی بنایا ہے وہ اسرافیل ہین پھر میکائیل پھر جبرائیل ہین اور اہل جنت مین سے جس نے اول ان سے محبت کی ہے وہ حاملان عرش ہین پھر رضوان خازن جنت اور پھر ملک الموت علیؑ کے محبون پر وہ اسطرح سے رحم کرتا ہے جس طرح سے کہ انبیا پر ✦

(۲۵) عن انس بن مالك قال لی رسول الله صلے الله علیه وسلم وقد رأیته فی النوم یا انس ما حملك علی ان لا تؤدی ما سمعت منی فی علی حتی ادرکتك العقوبة ولولا استغفار علی لك ما شممت رائحة الجنة ابدا ولکن ابشر فی بقیة عمرك ان اولیاء علی ومحبیهم السابقون الاولون الی الجنة وهم جیران الله واولیاء الله حمزة وجعفر والحسن والحسین واما علی فهو الصدیق الاکبر لا یخشی یوم القیامة من احبه (اخرجه الخوارزمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپنے مجھے ارشاد کیا اے انس تجھے کس بات نے برانگیختہ کیا ہے کہ تو نے جو مجھ سے علی کی نسبت سنا لوگون کو نہین سنایا تا وقتیکہ تجھے عذاب الٰہی پہونچے اگر علی تیرے لیے

حضرت ذکر کرتے تو تو کبھی جنت کی بو نہ سونگھتا۔ لیکن اب اپنی باقی عمر مین لوگون کو بشارت بیان کرتا رہیو۔ کہ
علی محب سب سے پہلے جنت مین جانے والے ہین اور وہ اللہ تعالی کی ہمسائگی مین رہین گے اور خدا کے
ولی حمزہ اور جعفر اور حسن اور حسین ہین علی تو صدیق اکبر ہین جو شخص کہ ان سے محبت رکھیگا وہ قیامت کے
روز نہین خائف ہوگا ٭

(۲۶) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب علیا قبل اللہ صلوتہ وصیامہ و
قیامہ واستجاب دعاءہ الا ومن احب علیا اعطاہ اللہ بکل عرق بدنہ مدینۃ فی الجنۃ الا من احب ال
محمد امن من حساب المیزان والصراط الا ومن مات علی ال محمد فانا کفیلہ بالجنۃ مع
الانبیاء الا ومن ابغض ال محمد جاء یوم القیامۃ مکتوبا بین عینیہ ایس من رحمۃ اللہ (اخرجہ
الخوارزمی فی المناقب) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے تھے
جس نے علی سے محبت کی اللہ تعالے اس سے نماز اور روزہ اور عبادت قبول کرتا ہے اور اسکی دعا مستجاب
ہوتی ہے جس نے علی سے محبت کی خدا اسکے بدن کے ہر ایک قطرہ کے عوض جنت مین اسے ایک شہر
عطا کرتا ہے جو شخص کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کو دوست رکھتا ہے وہ حساب اور میزان سے
اور صراط سے امن مین ہے جو شخص کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کی محبت پر مر گیا اسکا مین ضامن
ہون کہ انبیا کے ساتھ جنت مین داخل ہوگا اور جو شخص کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل سے بغض رکھتا ہے
وہ قیامت کے روز اس طرح سے حاضر کیا جائیگا کہ اسکی پیشانی پر خدا کی رحمت سے نا امیدی کی آیت
لکھی ہوئی ہوگی ٭

(۲۷) عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل لمن احب علیا
تہیأ للدخول الجنۃ (اخرجہ الدیلمی) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علی سے محبت رکھتا ہو اسے کہدو جنت مین داخل ہونیکے لیے آمادہ ہو جاے

(۲۸) عن ابی برزۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عہد الی عہدا فی علی فقلت یا
رب بینہ لی فقال اسمع فقلت سمعت فقال ان علیا رایۃ الھدی ومنار الایمان وامام الاولیاء و
نور لمن اطاعنی وھو کلمۃ التی الزمتھا المتقین من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ فقد ابغضنی
(اخرجہ یوسف الکنجی) ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بہ
تحقیق علی کی نسبت خدا نے مجھ سے ایک عہد کیا مینے عرض کیا یا رب وہ مجھسے بیان فرما پروردگار نے
فرمایا سن مینے عرض کیا یارب مین سن رہا ہون فرمایا علی ہدایت کا علم اور ایمان کی نشانی اور ولیونکا

امام ہے اور نور ہے اسکے لیے جو میری اطاعت کرتا ہے اور وہ ایک کلمہ ہے جسکو کہ متقیون نے لازم گردان
لیا ہے جس نے اس سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور جس نے کہ اس سے بغض رکہا مجھ سے بغض رکہا۔

(۲۹) عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یرد علی الحوض رایۃ علی امیر المومنین و امام الغر المحجلین فاقوم واخذ بیدہ فیبیض وجہہ و وجوہ اصحابہ فاقول ما خلفتمونی فی الثقلین من بعدی فیقولون صدقنا الاکبر وتبعنا الاصغر ونصرناہ وقاتلناہ فاقول ردوا رواءً مرویین فیشربون شربۃ لا یظمأون بعدھا ابدا و وجہ امامھم کالشمس الطالعۃ و وجوھھم کالقمر لیلۃ البدر او کاضوء نجم فی السماء (اخرجہ ابن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حب حوض کوثر پر امیر المومنین امام الغر المحجلین کا علم پہونچیگا مین اسکا ہاتھ پکڑ کر کھڑا ہوجاؤنگا اسکا چہرہ اور اسکے اصحاب کا چہرہ نور سے براق ہوگا مین اُنسے پوچھونگا تمنے میرے بعد ان دو بہاری چیزون کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے وہ کہین گے بڑی چیز کی ہمنے تصدیق کی اور چہوٹی چیز کی پیروی کی اور اسکی مدد کی اور اسکے ساتھ ہوکر جہاد کیا۔ مین اُنسے کہونگا جاؤ پیو اور پلاؤ وہ ایسا شربت پیین کے کہ جسکے بعد انکو پھر پیاس نہین لگے گی۔ انکے امام کا مونہہ مثل سورج کے چمکتا ہوگا اور انکے مونہہ چودہوین رات کے چاند کی طرح سے ہونگے یا آسمان کے نورانی ستارون جیسے ہونگے ✤

(۳۰) عن ابی سعید الخدری قال اقبلت ذات یوم قاصدا الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال لی یا ابا سعید فقلت لبیک یا رسول اللہ قال ان للہ عموداً تحت العرش یضیئ لاھل الجنۃ کما تضیئ الشمس لاھل الدنیا لا ینالہ الا علی و محبوہ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مین ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا قصد کرکے گیا حضرت نے مجھ فرمایا اے ابا سعید مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین حاضر ہون فرمایا عرش کے نیچے خدا کا ایک ستون ہے جو اہل جنت کے لوگون پر اس طرح سے چمکتا ہے جس طرح سے آفتاب اہل دنیا پر اسکے قریب کوئی نہین جاسکے گا مگر علی یا اسکے محب ✤

(۳۱) عن ابی ھریرۃ قال صلے بنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوۃ الفجر ثم قال اتدرون بما ھبط جبرئیل ثم قال ھبط جبرئیل فقال یا محمد ان اللہ غرس قضیبا فی الجنۃ ثلثۃ من یاقوت حمراء وثلثۃ من زبرجد خضراء وثلاثۃ من لؤلؤۃ رطبۃ ضرب علیھا طاقات جعل بین الطاقات غرفا وجعل فی کل غرفۃ شجرۃ وجعل حملھا الحور العین واجری علیھا عین السلام ثم امسک فوق

رجل من القوم فقال یا رسول اللہ من ذلک القضیب فقال من احب ان یستمسک بذلک القضیب فلیحب علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن المغازلی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑہی اور نماز پڑھکر ارشاد کیا آیا تم کو معلوم ہے کہ جبریل کیا خبر میرے پاس لائے ہیں پھر خود ہی ارشاد فرمایا کہ جبریل یہ خبر لائے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے شاخیں جنت میں لگائی ہیں تین سرخ یاقوت کی اور تین سبز زمرد کی اور تین تازے موتی کی اور انپر طاق لگائے ہیں اور ہر ایک طاق میں غرفے بنائے ہیں اور ہر ایک غرفہ میں ایک درخت لگایا اور اسکے پھل حور عین ہیں اور ان درختوں کو سلامتی کے چشمہ کا پانی دیا ہے۔ یہ فرماکر حضرت خاموش ہوگئے۔ ایک شخص کودپڑا اور عرض کرنے لگا وہ شاخ کس کے لیے ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس شاخ کو پکڑنا چاہتا ہے اسکو چاہیے کہ علی بن ابی طالب سے محبت کرے ◆

(۲۳) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مررت لیلۃ اسری الی السماء الرابعۃ فاذا انا بملک جالس علی منبر من نور والملائکۃ تحدق بہ فقلت یا جبریل من ھذا الملک قال ادن منہ وسلم علیہ فدنوت منہ وسلمت علیہ فاذا باخی وابن عمی علی فقلت یا جبریل سبقنی علیا الی السماء الرابعۃ فقال لی یا محمد لا ولکن الملائکۃ شکت حبھا لعلی فخلق اللہ ھذا الملک من نور علی صورۃ علی فالملائکۃ تزورہ فی کل لیلۃ جمعۃ ویوم جمعۃ سبعین مرۃ یسبحون ویقدسون اللہ ویھدون ثوابہ لمحب علی (اخرجہ عبد اللہ بن یوسف الکنجی الشافعی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ شب معراج میں جب ہم چوتھے آسمان پر تشریف لے گئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک فرشتہ نور کے منبر پر بیٹھا ہوا ہے اور تمام فرشتے اس کے گرد حلقہ زن ہیں ہمنے جبریل سے کہا یہ فرشتہ کون ہے جبریل کہنے لگے آپ اسکے پاس جاکر سلام کریں ہم اسکے پاس گئے اور سلام کیا کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ہمارا بھائی اور ابن عم علی ہے۔ ہم نے جبریل سے کہا کیا تم ہمسے پہلے علی کو چوتھے آسمان پر لے آئے ہو جبریل کہنے لگے یا محمد نہیں۔ مگر فرشتوں نے علی کی محبت سے شکایت کی تھی پس خدا تعالے نے نور سے اس فرشتہ کو علی کی صورت پر پیدا کیا پس ہر شب جمعہ اور روز جمعہ کو فرشتے ستر دفعہ اسکی زیارت کرتے ہیں اور خدا کی تسبیح پڑھتے ہیں اور اسکی پاکی بیان کرتے ہیں اور اسکا ثواب علی کے محبوں کو پہونچاتے ہیں

جناب امیر علیہ السلام کے شیعوں کے فضائل

(۱) عن جابر بن عبد اللہ قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل علی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ ان ہذا وشیعتہ فہم فائزون یوم القیامۃ ونزلت ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات اولٰئک ہم خیر البریہ (اخرجہ ابن عساکر والخوارزمی والسیوطی فی الدر المنثور) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر تھے کہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ اور اسکے شیعہ پس وہی قیامت کے روز جنت کے رفیع درجوں تک پہنچنے والے ہیں اور اسی حالت میں یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ جو کہ ایمان لائے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں وہی لوگ سب خلقت سے اچھے ہیں ۔

(۲) عن ابن عباس قال لما نزلت ہذہ الآیۃ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت اولٰئک ہم خیر البریۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ہو انت وشیعتک یوم القیامۃ راضین مرضیین (اخرجہ ابن مردویہ وابو نعیم فی الحلیۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ بتحقیق جو لوگ ایمان لائے ہیں اور کام کیے ہیں اچھے وہی لوگ سب خلقت سے بہتر ہیں جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے ارشاد کیا کہ وہ لوگ تم ہو اور تمہارے شیعہ ہیں قیامت کے روز خوش اور خوشنود کیے گئے ۔

(۳) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الم تسمع قول اللہ تعالی ان الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت اولٰئک ہم خیر البریہ انت وشیعتک وموعدی وموعدکم الحوض اذا جئت الامم یوم القیامۃ تدعون غرا محجلین (اخرجہ ابن مردویہ والخوارزمی فی المناقب والسیوطی فی الدر المنثور) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجھ سے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی کیا تو نے خدا تعالے کے فرمانے کو نہیں سنا ہے کہ بتحقیق وہ لوگ ایمان لائے اور کام کیے ہیں اچھے وہی لوگ ہیں سب خلقت سے بہتر۔ وہ لوگ تم اور تمہارے شیعہ ہیں۔ میرا اور تمہارا وعدہ گاہ حوض کوثر ہے جب قیامت کے روز تمام گروہ حاضر ہونگے تو تم سفید مونہہ اور نورانی ہاتھ اور پاؤں والے پکارے جاؤ گے ۔

(۴) عن عبد اللہ قال بینا انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجمیع المہاجرین والانصار الا ما کان فی السریۃ اذ اقبل علی یمشی وہو متغضب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغضب فقد اغضبنی فلما جلس قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالک یا علی قال اذانی بنو عمک فقال یا علی اما ترضی انک معی فی الجنۃ والحسن والحسین وذریاتنا خلف ظہورنا وازواجنا خلف

ذریاتنا واشیاعنا عن ایماننا وشمائلنا (اخرجہ احمد فی المناقب وابو سعید فی شرف النبوۃ ومحب الطبری فی الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ) عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز میں جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھا ہوا تھا تمام مہاجر اور انصار بھی موجود تھے سوا ان لوگوں کے جو لشکر میں تھے۔ اتنے میں جناب امیر پیادہ پا آتے ہوئے نظر آئے انکے چہرہ سے غضب کے آثار نمایاں تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جبتک اسے غضب دلایا ہے اس نے مجھے غضب دلایا ہے جب جناب امیر آکر بیٹھ گئے حضرتؐ نے ان سے پوچھا یا علی تمہیں کیا ہوا ہے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور کے بنی اعمام نے مجھے تکلیف دی ہے حضرت نے فرمایا یا علی کیا تو راضی نہیں کہ تو میرے ساتھ جنت میں چلے اور حسنین اور ہماری ذریت ہمارے پس پشت اور ہمارے شیعہ ہمارے داہنے بائیں ہوں +

(۵) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یدخل الجنۃ من ہذہ الامۃ سبعون الفا لاحساب علیہم ثم التفت الی علی فقال ہؤلاء شیعتک یا علی وانت امامہم (اخرجہ الشیخ الحرم الحافظ محمد بن یوسف بن الحسن الزرندی المدنی الانصاری فی درر السمطین فی فضائل علی والبتول والحسنین) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے ارشاد کیا کہ اس امت سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے پھر حضرت امیر کی طرف ملتفت ہوکر فرمانے لگے وہ تیرے شیعہ ہیں اور تو انکے آگے ہوگا۔

(۶) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ قد غفر لک ولذریتک ولولدک ولاہلک ولشیعتک ولمحبی شیعتک فابشر وانک الانزع البطین (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ یا علی بہ تحقیق خدا تعالی نے تجھے اور تیری ذریت کو اور تیری اولاد کو اور تیرے اہل کو اور تیرے شیعوں کو اور تیرے شیعوں کے دوستوں کو بخشدیا ہے پس تو خوش ہو کہ تو انزع اور بطین ہے۔

(۷) عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت خلا انی الآخرۃ اقرب الخلق منی وانت علی الحوض خلیفتی وان شیعتک علی منابر من نور مبیضہ وجوہہم حولی اشفع لہم ویکونون فی الجنۃ جیرانی (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب والخوارزمی عن علی والملا فی وسیلۃ المتعبدین الی متابعۃ سید المرسلین ومحمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب وابراہیم بن عبد اللہ الوصابی الیمنی الشافعی فی الاکتفا فی فضائل الاربعۃ

الخلفاء وابن اسبوع الاندلسی فی الشفاء وابوسعید عبدالملک بن محمد بن ابراهیم الخرکوشی فی شرح اللبوغ) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام نے جناب امیر سے فرمایا کہ یا علی تم کل قیامت کو سب خلقت سے زیادہ میرے قریب اور حوض پر میرے خلیفہ ہوگے اور تمہاری شیعہ نور کے منبروں پر سفید مونہہ والے میرے اردگرد ہونگے میں انکی شفاعت کرونگا وہ جنت میں میرے ہمسایہ ہونگے ❖

(۸) عن ابی رافع قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت وشیعتك ترودن علی الحوض رواء مرویین مبیضة وجوههم وان اعداءك یرودن علی ظماء مقمحین (اخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر فی مسانید ابی رافع ابراهیم) ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر سے ارشاد کیا کہ تو اور تیرے شیعہ حوض سے سیراب ہونگے پورا سیراب ہونا تمہارے مونہہ نورانی سفید ہونگے اور تمہاری دشمن پیاس سے سر اٹھائے ہوئے ہونگے ۔

(۹) عن ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی ان اول اربعة یدخلون الجنة انا وانت والحسن والحسین وذریاتنا خلف ظهورنا وازواجنا خلف ذریاتنا وشیعتنا عن ایماننا وشمائلنا (اخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر) ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق پروردین پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب مرتضے علیہ السلام سے فرمایا کہ جو چار شخص کہ سب سے اول جنت میں داخل ہونگے وہ میں اور تو اور حسن اور حسین ہیں اور ہماری ذریت ہمارے پس پشت اور ہمارے ازواج انکے پس پشت اور ہمارے شیعہ ہمارے دہنے بائیں ہونگے ❖

(۱۰) عن ام سلمة قالت ان فاطمة اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعها علی فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیهما راسه قال ابشر یا علی انت وشیعتك فی الجنة (اخرجه فخر الاسلام نجم الدین ابوبکر بن محمد بن حسین السنبلانی المرندی فی مناقب الصحابه) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ علیہا السلام جناب امیر کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں تشریف لائیں حضرت نے انکی طرف سر اقدس اٹھا کر ارشاد کیا یا علی خوش ہو تو اور تیرے شیعہ جنت میں ہونگے

تنبیہ

ان احادیث کے سوا اور بہت سی ایسی حدیثیں ہیں جن میں شیعہ گروہ کا ذکر آیا ہے ۔ امامیہ مذہب کے عالم مدعی ہیں کہ جس گروہ کے فضائل کے متعلق یہ حدیثیں وارد ہوئی ہیں وہ ہمارا ہی گروہ اکناف عالم میں اس نام سے پکارا جاتا ہے ۔ اور علماء اہل سنت وجماعت دعویدار ہیں کہ وہ شیعہ اولی ہم ہیں چنانچہ

حافظ ابن حجر صواعق محرقہ مین لکہتے ہین وشیعۃ اہل البیت ہم اہل السنۃ والجماعۃ لانہم الذین احبوا
ہم کما امرہم اللہ ورسولہ واما غیرہم فاعداءہم فی الحقیقۃ یعنے اہل سنت وجماعت ہی شیعہ اہل بیت
ہین کیونکہ یہی لوگ خدا اور اسکے رسول کے حکم کے موافق اہل بیت سے محبت رکہتے ہین اور اہل سنت کے سوا
دوسرے لوگ فی الحقیقت اہل بیت کے دشمن ہین۔ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ بہی ایک
رسالہ مین جو فرقہ امامیہ کے جواب مین لکہا ہے تحریر فرماتے ہین۔ اہل سنت میگویند مائیم شیعہ اولی و احادیث
در فضل شیعہ وارد اند مورد آن مائیم نہ روافض ✤
اب ہمکو دیکہنا چاہیے کہ جس شیعہ گروہ کے یہ فضائل ہین یہ حدیثین وارد ہین انکا کیا اعتقاد تہا کیونکہ کتب
سیر اور تاریخ اور رجال کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ متقدمین مین جناب امیر علیہ السلام کی ذات بابرکات کی نسبت علی العموم لوگون کے ساتہ مذہب تہے جنکے معتقدات مین زمین و آسمان کا فرق تہا۔
(۱) ایک گروہ جنگ نہروان کا بقیہ السیف گرد نواح بصرہ مین آباد تہا۔ وہ جناب امیر علیہ السلام کو معاذ اللہ مسلمان تک بہی نہین جانتا تہا یہ گروہ ابتدا مین حروریہ کے نام سے مشہور تہا آخر مین خوارج اور مارقین کے نام سے معروف ہوا ✤
(۲) دوسرا گروہ شام کے نو مسلمانون کا تہا جو امیر معاویہؓ اور آل مروان کا طرفدار تہا یہ گروہ جناب امیر علیہ السلام کو گو مسلمان تو سمجہتے تہے لیکن انکی شان اقدس مین برسر محراب و منبر سب و شتم کرتے تہے۔ آخر محققین اسلام نے انکو نواصب کا خطاب دیا۔
(۳) تیسرا گروہ جناب امیر کو منجملہ صحابہ کے ایک صحابی سمجہتا تہا مگر جناب امیر کی کسی قسم کی تقدیم کا قائل نہین تہا یہانتک کہ انکو امیر معاویہ کے مساوی سمجہتا تہا۔ زمانہ نے اس گروہ کا جلد تر خاتمہ کر دیا کہ اسکا نام تک مشہور نہ ہوا ✤
(۴) چوتہا گروہ جناب امیر کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد دیگر اصحاب سے افضل جانتا تہا یہی گروہ اہل سنت وجماعت کے نام سے مشہور ہوا۔ اور اسی سواد اعظم نے دنیا بہر مین فروغ پایا ✤
(۵) پانچوان گروہ جناب امیر کو شیخین رضی اللہ عنہما کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بہی افضل اور اعلی سمجہتا تہا۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اسی کے قائل تہے اور ابتدا مین امام مالک[1]

---

[1] قال ابو عمر وقف جماعۃ فی علی وعثمان فلم یفضلوا واحدا منہما علی صاحبہ منہم مالک بن انس ویحیی بن سعید القطان (استیعاب)

اور امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ کا بھی یہی مسلک تھا اسی گروہ کے قریب قریب ایک اور گروہ تھا جو ان دونون صاحبون کی
مفاضلہ مین متوقف تھا۔

(۶) چھٹا گروہ جناب امیر علیہ السلام کو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سب صحابہ سے افضل اور اعلے سمجھتا تھا اور
فضلہم علے ترتیب الخلافۃ کا قائل نہین تھا۔ اور شیخین رضی اللہ عنہما کی بھی تعظیم کرتا تھا۔ اور حضرت عثمان شہید
بے دیت رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ہمدردی رکھتا تھا۔ یہ لوگ تفضیلیہ اور شیعہ اولی کہلائے جاتے تھے۔

(۷) ساتوان گروہ شیخین کی اور حضرت عثمان رضے اللہ عنہم کی تنقیص کرتا تھا۔ چونکہ ابتدا ہی سے اہل سنت
کی جماعت کثیر اطراف بلاد مین پھیلی ہوئی تھی اور یہ ساتوین قسم کا گروہ اقل قلیل دنیا مین آباد تھا۔ بوجہ تخالف
مذہبی یکہ اہل سنت اس ساتوین گروہ کو انکے چڑانے کے واسطے الکو رفضی کہنے لگ گئے +

شیخ نور الحق بن شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تیسیر القاری شرح صحیح بخاری مین لکھتے ہین حدثنا
شعبۃ حدثنی عدی بن ثابت قال سمعت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الانصار لا یحبہم الا مؤمن) قسطلانی میگوید عدی بن ثابت ثقہ است قاضی شیعہ و امام مسجد ایشان
بودہ در کوفہ و شعبہ کہ از مشائخ کبار اہل حدیث ست و او را امیر المومنین فی الحدیث گفتہ اند از وی روایت حدیث
کردہ از ینجا معلوم میشود کہ مذہب شیعہ و اعتقادہاے ایشان در زمان سابق باین خرابی و رسوائی کہ متاخران
دارند نبودہ ست چنانچہ گفتہ اند کہ در آنوقت اعتقاد اینہا زیادہ برین نبودہ کہ امیر المومنین علی را بیشتر دوست
میداشتند بنسبت با ئمہ دیگر و افضلیت باین ترتیب را کہ اہل سنت مقرر کردہ اند معتقد نبودہ اند انتہی کلامہ
شیخ نور الحق کا لکھنا بالکل مطابق واقع ہے کیونکہ علماے اہل سنت بوجہ تنفر مذہبی کے شیخین کے سب کرنے
والون سے مطلق اخذ حدیث نہین کرتے تھے بلکہ خوارج سے بوجہ انکی دیانت ظاہری کے روایت کا لینا پسند کرتے
تھے چنانچہ حافظ جلال الدین السیوطی تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی مین لکھتے ہین قال ابو داود
لیس فی اہل الاہواء اصح حدیثا من الخوارج اور خطابیہ یعنے روافض کی گواہی تک قبول نہین کرتے
تھے چنانچہ امام نووی منہاج شرح صحیح مسلم مین لکھتے ہین قال اما منا الشافعی رضی اللہ عنہ اقبل شہادۃ
اہل الاہواء الا الخطابیۃ من الرافضۃ

پس ثابت ہوا کہ وہ چھٹا گروہ جو جناب امیر علیہ السلام کو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل الناس
سمجھتا تھا وہی شیعہ اولی کا گروہ تھا جس سے علماے اہل سنت بھی اخذ حدیث مین مضائقہ نہین کرتے تھے
خاتم المحدثین شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی تحفہ اثنا عشریہ مین لکھتے ہین و نیز باید دانست کہ شیعہ
اولی کہ فرقہ سنیہ و تفضیلیہ اند در زمان سابق بشیعہ ملقب بودند و چون غلاۃ و روافض و زیدیان و

اسماعیلیہ باین لقب خود را ملقب کردند و مصدر قبائح و شرور اعتقادی و عملی گردیدند خود فاعن التباس الحق عن الباطل فرقہ سنیہ و تفضیلیہ این لقب را بر خود نہ پسندیدند و خود را باہل سنت و جماعت ملقب کردند لیکن یہ کہنا کہ اہل سنت ابتدا مین شیعہ کے نام سے مشہور تھے محض ادعا ہے جسکا کوئی ثبوت نہین ملتا اگر اہل سنت ابتدا مین شیعہ مشہور ہوتے تو زیدیہ فرقہ کے خروج سے جو اہل سنت کے پہلے گذر چکے ہین ان مین سے کوئی نہ کوئی اس نام سے مشہور ہونا چاہیے تھا۔ حالانکہ وہی لوگ شیعہ کہلائے جاتے تھے جو جناب امیرؑ کے افضل الصحابہ ہونے کے قائل تھے۔ ماسوا اسکے اگر اہل سنت ابتداءً شیعہ مشہور ہوتے تو زیدیہ و اسماعیلیہ بوجہ خصومت کے کبھی اس نام کو اپنے لیئے مطلق گوارا نہ کرتے کوئی اور نام پسند کرتے۔ علاوہ برین متاخرین اہل سنت ان شیعان اولی کو اعتقاد تفضیل کے باعث سے ہمیشہ بدعتی کہتے چلے آئے ہین اگر اہلسنت بھی اسی گروہ مین شامل ہوتے تو وہ بیچارے مبتدع کیون قرار دیے جاتے چنانچہ حافظ ذہبی میزان الاعتدال مین ترجمہ ابان بن تغلب لکھتے ہین ابان بن تغلب الکوفی شیعی لکنہ صدوق وقد وثقہ احمد و ابن معین و ابو حاتم و قال کان غالیا و قال الجوزجانی[ا] زائغ مجاھر فلقائل ان یقول کیف ساغ توثیق مبتدع وحد الثقۃ العدالۃ والاتقان فکیف یکون

[ا] جوزجانی خود تو متعصب خارجی ہین لیکن ابان ابن تغلب کو بوجہ شیعیت کے زائغ اور مجاہر ٹھہراتے ہین لسان المیزان مین علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہین وممن ینبغی ان یتوقف فی قبول قولہ فی الجرح من کان بینہ وبین من جرحہ عداوۃ سببھا الاختلاف فی الاعتقاد فان الحاذق اذا تامل ثلب ابی اسحاق الجوزجانی لاھل الکوفۃ رای العجب و ذلک لشدۃ الخرافۃ فی النصب وشھرۃ اھلھا بالتشیع فتراہ فی جرح من ذکرہ ملسان ذلق وعبارۃ طلق حتی انہ اخذ ملین مثل الاعمش وابی نعیم وعبداللہ بن موسیٰ اساطین الحدیث وارکان الروایۃ الخ

یعنے یہ ضرور ہے کہ جرح کرنے والے کی جرح کو جو اس نے کسی شخص کے حق مین اختلاف اعتقاد کی عداوت کی وجہ سے کی ہو قبول کرنے مین تامل کرنا چاہیے چنانچہ اگر کوئی دانا ابو اسحاق جوزجانی کی نکتہ چینی کو جو اسنے اہل کوفہ کے نسبت کی ہے تامل کرے۔ تو ایک عجیب معاملہ دیکھیگا۔ کہ کوفہ کے لوگون مین سے اس نے جس کسیکا ذکر کیا ہے اسکی جرح کرنے مین کسقدر زبان کے تیزی کو کام مین لایا ہے یہانتک کہ اعمش اور ابو نعیم اور عبداللہ بن موسے جیسے اساطین حدیث اور ارکان روایت کو بھی نرم کر ڈالا ہے ؞

علا من هو صاحب بدعة وجوابه ان البدعة على ضربين صغرى كغلو التشيع او كالتشيع بلا غلو فلا تحرق فهذا كثير من التابعين وتابعيهم مع الدين والورع والصدق فلو ذهب حديث هولاء لذهب جملة من اثار النبوة وهذا مفسدة بينة ثم بدعة الكبرى كالرفض الكامل والغلو فيه والحط على ابي بكر وعمر والدعا الى ذلك فهذا النوع لا يحتج به ولا كرامة فيه یعنے ابان بن تغلب کوفہ کا باشندہ شیعہ تہا لیکن صادق تہا ہم کہتے ہین کہ اسکا صدق ہمارے لیے ہے اور اسکی بدعتی اسکے لیے ہے۔ امام احمد ابن حنبل اور ابن معین اور ابو حاتم نے اسکو ثقہ مانا ہے اور کہا ہے کہ وہ تشیع مین غلو کرنے والا تہا۔ جوزجانی ناصبی کہتا ہے وہ حق سے پہرا ہوا۔ اور بدگو تہا۔ قائل کہہ سکتا ہے کہ بدعتی کی ثقاہت کیونکر مانی جا سکتی ہے۔ ثقہ کے لیے عدالت اور اتقان لازم ہے۔ پس جو شخص کہ بدعتی ہو کیونکر عادل ہو سکتا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ بدعت کی دو قسمین ہین ایک بدعت صغرے جیسے کہ تشیع مین غلو کرنا یا شیعیت بلا غلو کے پس یہ نا ملائم نہین ہے کیونکہ ایسی شیعیت تابعین اور تبع تابعین مین دین اور ورع اور صدق کے ساتہہ بکثرت پائی جاتی تہی اگر ان کی احادیث سے ہاتہہ کہینچ لیا جاے۔ تو تمام آثار نبویہ ہاتہہ سے جاتے رہنے کا اندیشہ ہے جس سے ایک ظاہری فساد پیدا ہو جائے گا۔ دوسری بدعت کبرے ہے جیسے کہ پورا رفض اور اس مین غلو کرنا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو ان کے مرتبہ سے گرانا ایسی قسم کی حاجت نہین ہے۔ اور نہ اس مین کوئی خوبی ہے۔

اس عبارت سے چند امور ہویدا ہوتے ہین۔

اول۔ یہ کہ تشیع بلا غلو (یعنے جناب امیر علیہ السلام کے ساتہہ نسبت دوسرے صحابہ کے زیادہ محبت رکہنا) یا غلو تشیع (یعنے جناب امیر کو شیخین رضی اللہ عنہما پر فضیلت دینا جسکی تصریح حافظ ابن حجر نے مقدمہ فتح الباری شرح صحیح بخاری مین کی ہے والتشیع محبة علی وتقدیمه علی الصحابة فمن قدمه علی ابی بکر وعمر فهو غال فی التشیع) یہ دونو امر اہل سنت کے نزدیک بدعت صغری ہین۔

دوم۔ یہ کہ تشیع بلا غلو کثرت سے تابعین اور تبع تابعین مین پایا جاتا تہا۔

سوم۔ یہ کہ اگر ان شیعان اولی کی روایتون سے دست کشی کی جائے تو آثار نبویہ کے ہاتہہ سے جاتے رہنے کا احتمال ہے۔

چہارم۔ یہ کہ اہل سنت نے صاحبان بدعت کبری یعنے روافض سے اقتدا حدیث نہین کیا اور نہ انکی روایات کو مستند مانا ہے۔

اب ہمکو دیکہنا چاہیے کہ غلو تشیع (یعنے شیخین پر جناب امیر کو فضیلت دینی جسکو متاخرین نے بدعت

صغریٰ قرار دیا ہے اسکی کہانتک اصلیت ہو۔

بدعت کہتے ہیں امر محدث فی الدین جسکا ماخذ کتاب و سنت اور آثار صحابہ سے نہ ہو۔ ورنہ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا جناب امیر کی فضیلت کا ثبوت احادیث صحیحہ اور آثار صحابہ سے متناہی سے قطع نظر کرکے ہم اس حدیث کو پیش کرتے ہیں جو ائمہ حدیث کے نزدیک اثبت الاخبار اصح الاحادیث خبر متواتر حدیث متفق علیہ ارشاد انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ہے جس کی شرح میں امام نووی علیہ الرحمۃ المنہاج شرح مسلم شریف میں لکھتے ہیں وفیہ اثبات فضیلۃ لعلی ولا تعرض فیہ لکونہ افضل من غیرہ او مثلہ لیس فیہ الدلالۃ لاستخلافہ) یعنے اس حدیث سے جناب امیر کی فضیلت کا اثبات ہے جس میں تعرض نہیں کیا جاسکتا۔ بباعث انکے افضل ہونے کے اپنے غیر سے یا اپنے مثل اصحاب سے اور اس سے انکی خلافت پر استدلال نہیں ہوسکتا۔

حضرت اگر نہیں ہوسکتا نہ ہو ہمارا مطلب تو ثبوت فضیلت ہے سو وہ آپ کی تقریر سے ثابت ہو۔

عن ابن جبیر قال قلت لعلی بن الحسین یا سیدی ان ابی حدث عن ابی جحیفۃ وھب الخیر ان اباک صعد المنبر فقال خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر و عمر فقال ابن نذ ھب بک یا حکیم حدثنی سعید بن المسیب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ان المومن یھضم نفسہ (اخرجہ الخطیب فی تاریخ بغداد فی ترجمۃ طریف بن عبد اللہ الموصلی) ابن جبیر کہتا ہے یعنے جناب امام زین العابدین سے عرض کیا یا سیدی مجھ سے وہب بن الخیر بیان کرتا تھا کہ آپ کے والد ماجد جناب امیر نے منبر پر چڑھ کر ارشاد کیا تھا کہ بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امت میں سب سے بہتر ابوبکر اور عمر ہیں جناب امام نے فرمایا ای عقل والی تجھے ہم کہاں لیجاتے ہیں ہم سے سعید بن مسیب نے بیان کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ یا علی تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے۔ مومن ہمیشہ اپنی کسر نفسی کیا کرتا ہے

صالح بن مہدی المقبلی علم شامخ فی اثار الحق علے اباء المشائخ میں لکھتے ہیں والعجب من المحدثین تراھم یجرحون بالجبل قول شریک القاضی وقد قیل عندہ معاویۃ حلیم فقال لیس بحلیم من سفہ الحق و حارب علیا و بقولہ وقد قیل لہ الا تزور اخاک فلانا فقال لیس باخ من ازدار علی علی وجمادہ و تراھم یتکلمون الی وکیع واضرابہ من تلک الدرجۃ الرفیعۃ دینا و ورعا یقولون یتشیع و تشیعہ انما ھو بمثل ذلک الشاذکرنا من شریک۔ فان کان التشیع انما ھو ذلک القدر۔ فلعمری ما یسلم منصفا الخروج عنہ وانا واللہ من نون وسائر من سمی نفسہ بالسنۃ ردید عنھم فابتدعوا فی الجانب الاخر ووضعوا مارفع اللہ ورفعوا ما وضع انتہی کلامہ یعنے محدثین سے تعجب ہے کہ وہ

قاضی شریک کی بابت یہ پایا اسکی سی باتون پر جرح کرنے لگتے تہین۔ چنانچہ ایک دفعہ اسکے پاس ذکر کیا گیا کہ امیر
معاویہ حلیم ہین۔ اس نے جواب دیا جو شخص کہ سچا امر بیوقوف بنجائے اور علی کے ساتھ جنگ کرے وہ حلیم نہین
ہوسکتا۔ اسی طرح سے اور ایک دفعہ اس سے کہا گیا تو اپنے فلانے بھائی کی زیارت کو کیون نہین گیا۔ اس
نے کہا جو شخص کہ علی اور عمار پر عیب دہرے وہ ہرگز میرا بھائی نہین ہے۔ کبھی تو دیکھیگا کہ وہی محدثین ابن کہم
اور اسکے امثال کو باوجود دین اور ورع مین انکے اسقدر رفیع الدرجات ہونیکے شیعی کہنے لگتے ہین۔ اور
انکا شیعہ پن صرف اتنا ہی ہے جتنا کہ ہمنے قاضی شریک کا بیان کیا ہے اور اگر شیعہ پن اسیکا نام ہے جو کہ
ہمنے ذکر کیا ہے۔ تو مجھے اپنی جوانی کی قسم ہے۔ کہ پہر کوئی منصف مزاج اس سے نہین بچ سکیگا اہلحدیث و
نیز وہ لوگ جو اپنی جان کو اہل سنت کہلاتے ہین ان لوگون کو بدعتی ٹہیرانے کا ارادہ کرتے ہین اور خود دوسری
طرف بدعت مین گرفتار ہوجاتے ہین۔ اور جس بنیاد کو کہ خدانے گرایا ہے اسکو بناتے ہین اور جسکو بنایا ہے
اس کو گراتے ہین ٭

ان مباحث سے یہ تو ہمکو ثابت ہوگیا ہے کہ مذہب تفضیل کثرت سے طبقہ تابعین اور تبع تابعین مین رائج تہا
اب ہمکو تہوڑی دیر کے لیے نگاہ اٹہا کر انکے اوپر کے طبقہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکہنا چاہیے
کہ یہ غلو تشیع کوئی صاحب ان مین بہی رکہتا تہا یا نہین اگر بعض صحابہ ایسے کے قائل نظر آئین تو ایسا اعتقاد
جو خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم مین پایا جاتا ہو اسکو بدعت قرار دینا خود بدعت ٹہریگا۔
حافظ ابن عبد البر النمری القرطبی المالکی رحمۃ اللہ علیہ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب مین بصدد ترجمہ جناب امیر
علیہ السلام تحریر فرماتے ہین روی عن سلمان وابی ذر والمقداد وخباب وجابر وابی سعید وزید بن ارقم
ان علی بن ابی طالب اول من اسلم وفضلہ ہؤلاء علی غیرہ یعنے سلمان اور ابوذر اور مقداد اور خباب اور
جابر اور ابوسعید خدری اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب وہ شخص ہین جو
سب سے پہلے اسلام لائے ہین اور یہ بزرگوار انکو یعنے جناب امیر کو انکے غیر پر فضیلت دیا کرتے تہے۔ (حافظ
ابن عبد البر کے سوا حافظ ابی الحجاج یوسف بن الزکی بن عبد الرحمان بن یوسف المزی الکلبی الشافعی نے
بہی اسحدیث کو کتاب تہذیب الکمال فی اسماء الرجال مین نقل کیا ہے ٭

اسکے سوا عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ نے کتاب المعارف مین جہان پر شیعان علی کا ذکر کیا ہے۔ لکہا ہے و
واسماء الغالیۃ من الشیعۃ ابو الطفیل صاحب رایۃ المختار وکان اخر من رای رسول اللہ صلی اللہ
علیہ موتا۔ والمختار۔ وابو عبد اللہ الجدلی وزرارہ بن اعین وجابر الجعفی یعنے تشیع مین غلو کرنے
والون کے یہ نام ہین۔ ابو الطفیل مختار کا علم بردار جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سب کے پیچہے دیکہنے والون سے

پیچھے فوت ہوا ہے اور مختار بن ابو عبید الثقفی ۔ اور ابو عبد اللہ الجدلی ۔ اور زرارہ بن اعین ۔ اور جابر الجعفی
ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کے مذہب کی نسبت علامہ ابن عبد البر الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں لکھتے ہیں
وکان ابو الطفیل عامر بن واثلۃ یتشیع فی علی ویفضلہ ویثنی علی الشیخین ابی بکر وعمر رضی اللہ
عنہما ویترحم علی عثمان رضی اللہ عنہ (یعنے ابو الطفیل عامر بن واثلہ جناب امیر کی شان میں اعتقاد شیعیت
رکھتے تھے اور شیخین یعنے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی مدح اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید
کے ساتھ ہمدردی کیا کرتے تھے ۔

ان صحابہ کبار کے سوا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مسلک ثابت ہوتا ہے چنانچہ حافظ خطیب تاریخ بغداد
میں ترجمہ قاضی شریک لکھتے ہیں ۔ دخل شریک علی المھدی فقال لہ المھدی ما تقول فی علی بن ابی
طالب قال ما قال فیہ جدک العباس وعبد اللہ قال وما قالا فیہ قال اما العباس فمات وعلی عندہ
افضل الصحابۃ وقد کان یری کبراء المھاجرین یسالون عما ینزل علیہم من النوافل وھو ما احتاج
الی احد حتی لحق باللہ عزوجل واما عبد اللہ فانہ کان یضرب بین یدیہ بسیفین وکان فی
حروبہ راسا متبعا وقائدا مطاعا فلو کانت امامۃ علی جور کان اول من یقعد عنہا ابوک لعلمہ
بدین اللہ وفقہہ فی احکام فسکت المھدی ولم یمض بعد ھذا المجلس الا قلیل حتی عزل شریک
رحمۃ اللہ علیہ (یعنی قاضی شریک ایکدفعہ مہدی عباسی کے پاس گیا مہدی نے اسے کہا تو علی کے حق میں کیا کہتا ہے شریک نے کہا جو بات
میرے دادا حضرت عباس اور عبد اللہ بن عباس انکے حق میں کہتے ہیں وہی بات میں کہتا ہوں مہدی تعجب کرنے لگا وہ کیا کہتے ہیں شریک
نے کہا عباس کا مرتے دم تک یہی اعتقاد تھا کہ علی سب صحابہ سے افضل ہیں کیونکہ حضرت عباس دیکھا کرتے تھے کہ اکابر مہاجرین کو عبادات میں جو
کچھ مشکل پیش آتی تھی وہ جناب علی سے پوچھا کرتے تھے اور جناب امیر کو اپنی وفات کے وقت تک کبھی ایسا بات میں صحابہ سے پوچھنے کی
ضرورت نہیں پیش آئی اور عبد اللہ بن عباس تمام حروب صفین میں جناب امیر کے تابع اور انکی فوج کے سوار تھے اگر جناب علی کی امارت ظلم ہوتی تو
سب سے پہلے عبد اللہ بن عباس ہی جو باعث انکے علم دین اور فقہ فی الاحکام کے انکی شرکت سے کنارہ کش ہو جاتے مہدی یہ سنکر خاموش ہو گیا اس
گفتگو کے بعد بہت ہی تھوڑی مدت گذرنے پائی تھی کہ مہدی نے شریک کو قضا کے عہدہ سے معزول کر دیا ۔

خدا کا شکر ہے کہ جس اعتقاد پر ہمکو مبتدع اور اہل ہوا قرار دیا جاتا ہے اس میں حضرت عباس عم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اور حضرت سلمان فارسی اور ابوذر غفاری اور مقداد بن اسود اور خباب بن الارت اور جابر
عبد اللہ الانصاری اور ابو سعید خدری اور زید بن ارقم اور ابو الطفیل عامر بن واثلہ الکنانی اللیثی رضی
اللہ عنہم ورضوا عنہ ہمارے پیشوا ہیں بابی انت وامی یا رسول اللہ اصحابی کالنجوم بایہم
اقتدیتم اھتدیتم ٭

ولنعم ما قال امامنا ابو عبد الله محمد بن ادریس الشافعی المطلبی رحمۃ اللہ علیہ ؎ اذا نحن فضلنا
علیا فاننا + روافض بالتفضیل عند ذوالجھل + وفضل ابی بکر اذا ما ذکرتہ + رمیت
نصب عند ذکر الفضل + فلا زلت ذا رفض ونصب کلیھما + بحبیھما حتی اوسد فی الرمل +
وایضاً قال ؎ ولو کان الرفض حب آل محمد + فلیشھد الثقلان انی روافض + وقال البیہقی
وانما قال الشافعی ذلک حین نسبہ الخوارج الی الرفض حسدا وبغیا (صواعق محرقہ علامہ ابن حجر)
کیا اچھا فرمایا ہے ہمارے امام اعظم سیدنا ومولانا حضرت امام محمد بن ادریس الشافعی مطلبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جب ہم جناب
علی علیہ السلام کو فضیلت دیتے ہین کہ ہم بیوقوفون کے نزدیک رافضی ٹھیراے جاتے ہین اور جب ہم حضرت ابوبکر کے فضائل
کو بیان کرتے ہین تو ہم ناصبی قرار دیے جاتے ہین ہمین مرنے تک ان دونون صاحبون کی محبت مین ہمیشہ رفضی
اور ناصبی ہون - اگر آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت رفض ہے تو جن انس گواہ رہین مین رفضی ہون بیہقی
رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جناب امام شافعی نے یہ شعار ہوقت تصنیف کیے تھے جبکہ خوارج حسد اور بغی سے انکو
رافضی کہا تھا +

اب ہم ان شیعہ بزرگوارون کے نام کی ایک فہرست مختصر ہدیہ ناظرین کرتے ہین کہ جنکو ایک طرف سے تو بدتبع
قرار دیا جاتا ہے اور دوسری طرف سے ان سے اخذ حدیث کیا جاتا ہے - حافظ عبد الرحیم العراقی شرح الفیہ
الحدیث مین لکھتے ہین وکتاب مسلم ملان من الشیعۃ یعنی صحیح مسلم شریف شیعہ کی روایتون سے مالامال ہے
سیوطی علیہ الرحمۃ تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی مین بخاری اور مسلم کے راویون کے بیان مین لکھتے
ہین اردت ان اسرد اسماء من روی بالتشیع من اخرج لھم البخاری والمسلم او احدھما - وھم اسمعیل
ابن ابان - واسمعیل بن زکریا الخلقانی - وجریر بن عبد الحمید - وابان بن تغلب الکوفی - و
خالد بن مخلد القطوانی - وسعید بن فیروز - وابو البختری - وسعید بن عمرو بن اشرع - و
سعید بن عمیر - وعباد بن العوام - وعبادۃ بن یعقوب - وعبد اللہ بن عیسی بن عبد الرحمن
بن ابی لیلی - وعبد الرزاق بن ہمام صاحب المصنف - وعبد الملک بن اعین - وعبید اللہ بن
موسی العبسی - وعدی بن ثابت الانصاری - وعلی بن الجعد - وعلی بن الھاشم بن البرید
وفضل بن دکین - وفضیل بن مرزوق الکوفی - وفطر بن خلیفہ - ومحمد بن جحادہ الکوفی - و
محمد بن فضیل بن غزوان - ومالک بن اسمعیل - وابو غسان یحیی بن الجزار ھولاء رموا
بالتشیع انتہی ارادہ کرتا ہون مین کہ شمار کرون نام ان لوگون کے جو کہ تشیع کے ساتھ منسوب کیے ہین
اور احادیث اخذ کیے ہین ان سے امام بخاری اور مسلم نے یا ایک نے ان دونون میں سے اور وہ اسمعیل بن ابان

اور اسمعیل بن زکریا خلقانی۔ اور جریر بن عبد الحمید الخ
عبد اللہ بن مسلم بن قتیبۃ الدینوری نے المعارف میں بھی ایک فہرست دی ہے وھوھذا۔ الشیعۃ۔ الحرث الاعور۔
وصعصعہ بن صوحان۔ والاصبغ بن نباتہ۔ وعطیۃ العوفی۔ وطاوس۔ والاعمش۔ وابو اسحاق السبیعی۔ وابو
صادق۔ وسلمہ بن کہیل۔ والحکم بن عتیبہ۔ وسالم بن ابی الجعد۔ وابراہیم وحبہ بن جوین۔ وحبیب بن ثابت
ومنصور بن معتمر۔ وسفیان الثوری۔ شعبہ بن الحجاج۔ وفطر بن خلیفہ۔ والحسن بن صالح بن حی۔ وشریک قاضی
وابو اسرائیل۔ ومحمد بن فضیل۔ ووکیع۔ وحمید الرواسی۔ وزید بن الحباب۔ والفضل بن دکین۔ والمسعودی
اصغر۔ وعبید اللہ بن موسی۔ وجریر بن عبد الحمید۔ وعبد اللہ بن داؤد۔ وہشیم۔ وسلیمان التیمی۔ وعوف
الاعرابی۔ وجعفر الضبیعی۔ ویحیی بن سعید القطان۔ وابن لہیعہ۔ وہشام بن عمارہ۔ والمغیرہ صاحب
ابراہیم۔ ومعروف بن خربوذ۔ وعبد الرزاق۔ ومعمر۔ وعلی بن الجعد۔

انکے سوا اکثر اور بھی ایمہ حدیث ایسے ہیں شیعیان علی کی قطار میں شمار کیے جاتے تھے چنانچہ ابن خلکان
وفیات الاعیان میں بہ ترجمہ امام نسائی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ الامام ابو عبد الرحمن بن شعیب النسائی
خرج الی دمشق وسئل عن معاویۃ وما روی من فضائلہ فقال ما اعرف لہ فضیلۃ الا
لا اشبع اللہ بطنہ وکان یتشیع فما زالوا یدفعون فی خصیتیہ حتی خرج من المسجد یعنے امام ابو
عبد الرحمن بن شعیب النسائی صاحب سنن کبیر دمشق میں گئے لوگوں نے ان سے امیر معاویہؓ کے فضائل
کے متعلق سوال کیا۔ امام نسائی نے جواب دیا کہ مجھے انکے فضائل کے متعلق کوئی حدیث سوا اس حدیث
کے کہ خدا اسکے پیٹ کو نہ بھرے۔ یاد نہیں ہے۔ دمشق کے لوگون نے امام نسائی کے خصیوں پر لاتیں مار
کر انکو مسجد سے نکال دیا کیونکہ وہ شیعہ پن بیان کر رہے تھے۔

حافظ ذہبی تذکرۃ الحفاظ میں مصنف مستدرک علی الصحیحین ابو عبد الحاکم کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔ قال
ابن طاہر سألت ابا اسمعیل الانصاری عن الحاکم فقال ثقۃ فی الحدیث رافضی خبیث ثم قال ابن طاہر
کان شدید التعصب للشیعۃ فی الباطن وکان یظہر التسنن فی التقدیم والخلافۃ وکان منحرفا
عن معاویۃ والمتظاہر بذلک ولا یعتذر منہ قلت اما انحرافہ عن خصوم علی فظاہر واما امر
الشیخین فمعظم لہما بکل حال فہو شیعی لا رافضی انتہی یعنے ابن طاہر ناقل ہیں کہ میں نے ابو اسمعیل انصاری
سے حاکم کی نسبت استفسار کیا وہ کہنے لگے حاکم حدیث میں ثقہ ہے رافضی خبیث ہے پھر ابن طاہر
کہتا ہے کہ حاکم شیعہ مذہب میں سخت متعصب تھا اور تقدیم اور خلافت میں اپنے آپ کو اہل
التسنن ظاہر کرتا تھا معاویہ اور انکی اولاد سے منحرف تھا اور اسکا اظہار کرتا تھا اور اس میں عذر نہیں

کرتا تہا۔ مین کہتا ہون کہ دشمنان علی سے اسکا انحراف تو ظاہر ہے لیکن شیخین کی ہر حال مین تعظیم کرتا تہا اسلیے اسکو شیعہ کہنا چاہیے نہ رافضی ✤

بعض احباب خیال کرینگے کہ مولف نے اپنا مذہب نہین بتایا۔ کہ وہ حضرات اہل سنت کا نام لیوا ہے یا امامیہ صاحبان کی جناب سے عقیدت رکہنے والا ہے۔ اسلیے یہ خاکسار جو اپنا مسلک کہتا ہے۔ ہدیہ ناظرین کرتا ہے ✤

(۱) جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جناب امیر علیہ السلام سب صحابہ سے افضل اور اعلے تہے۔

(۲) جناب امیر علیہ السلام اور اہل بیت کے بعد بلا شبہ حضرت شیخین تمام صحابہ سے افضل تہے۔

(۳) عشرہ مبشرہ مین سے ہر ایک صاحب مستحق خلافت تہا۔ اگر استحقاق خلافت کی نسبت دیکہا جائے تو استحقاق خلافت من حیث النبوۃ کسی کو بہی حاصل نہین تہا۔ کیونکہ خلافت فی النبوۃ امر محال ہے باقی رہ گئی خلافت فی القیار اصلاح است تو عشرہ مبشرہ مین سے ہر ایک کو اسکا استحقاق حاصل تہا جسکو حاصل ہوگئی وہی خلیفہ ہوگیا ✤

خلافت امر منصوص نہین تہا۔ اگر ہوتا تو اس قدر جہگڑے کیون پیش آتے اور انصار منا امیر و منکم امیر کیون کہتے آیا مہاجرانِ نص کو نہ پیش کرتے ✤

اب اسکے بعد یہ بحث پیش آتی ہے کہ پس خلافت کسکا حق تہا جسوقت کہ ہم یہ بحث کرنے لگین پہلے ہم کو یہ فیصلہ کر لینا چاہیے کہ خلافت کے استحقاق کا فیصلہ کرنے کے واسطے قوانین سیاست مین جو مختلف اصول استخلاف کے ہین ان مین سے کون سے اصول کی بنا پر ہم یہ فیصلہ کر رہے ہین آیا انتخاب کی بنا پر یا وراثت کے اصول پر ✤

وراثت کا اصول عموماً ہمارے دلون مین جاگزین ہے اور اسیکو نگاہ مین رکہکر فیصلہ کرنے پر آمادہ ہوتے ہین۔ لیکن وراثت کے اصول کے لحاظ سے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دنیوی خلافت کا حق نہ حضرت ابوبکر کو حاصل تہا نہ حضرت امیر کو۔ سب سے پہلے حضرت امام حسن اور انکے بعد امام حسین کا حق تہا انکے بعد انکی اولاد کا۔

بلاشبہ عرب کے لیے یہی سب سے بہتر اصول تہا اگر اسکو اختیار کیا جاتا۔ مگر اندرونی اور بیرونی چالاقیون نے جنکا کہ ہم عنقریب ذکر کرینگے کسی کو اسکی طرف ملتفت نہ ہونے دیا۔ ماسوا اسکے عرب مین اسوقت سیاست مدن کا جو طریقہ تہا وہ اس سے بالکل مختلف تہا۔ نہ پورا جمہوری تہا نہ پورا شخصی۔ نہ پورا انتخابی نہ پورا موروثی ✤

حضرت ابوبکر کے انتخاب کی بنا جس واقعہ سے ہوئی اس مین خاص اصول انتخاب وغیرہ کا مرعی نہین رکہا گیا۔ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر بلال کو چند ساعتین نہین گذری تہین اور صحابہ کبار تجہیز و تکفین کا فکر کر ہی رہے
تہے کہ انکے پاس خبر آئی۔ کہ انصار سقیفہ بنی ساعدہ مین اس غرض سے جمع ہوئے ہین کہ اپنے مین سے ایک شخص کو
امیر اور خلیفہ بنالین سعد حقیقت مدینہ مین منافقانہ بیج جو پہلے سے عبداللہ بن ابی کے چالون سے بویا ہوا تہا جس
نے ایک دفعہ قریش کے ۔ بالتہ انصار کے ایک خفیف سی تکرار ہوجانے پر کہا تہا کہ یہ مصیبت تمنے آپ ہی غیرون کو
بلا کر اور شہر مین لبا کر اپنے پر ڈالی ہے۔ دلائف اوف محمدؐ مولفہ سر ولیم میور صفحہ ۵۰۸ وہ اسوقت
قومی مساوات اور رقیبانہ حقوق کے پردہ مین بار آور ہوا اور اس نے انصار کو جلدی اس امر پر برانگیختہ کیا کہ
خلافت قریش کے ہاتہ مین نہ جاتی رہے چونکہ مدینہ طیبہ کے اصلی باشندے یہی تہے انکو مہاجرین یعنے مکہ والو
کے زیر حکومت رہنا کسی قدر ناگوار معلوم ہوتا تہا اور انکو یہ خیال تہا کہ ان وطن سے بہاگے ہوئے لوگون
کو ہمنے اپنے پاس رکہا ہے اور انکی اعانت کی ہے ہماری انپر احسان ہین یہ ہمارے زیر اطاعت ہوتے چاہیے
نہ کہ ہم انکے تابع فرمان بنجائین۔ وہ خدا کے رسول کی ذات بابرکات ہی ایسی تہی جسکی غلامی ہم دل و جان سے
کرتے تہے اب انکی وفات کے بعد قریش کو ہم لوگون پر حکمرانی کا کوئی استحقاق نہین ہے نہایت الامر ہمکو
کو اپنے مین سے اپنا جداگانہ امیر بنالین۔ چنانچہ سعد بن عبادہ کو جو بنی خزرج کا سرگروہ تہا انصار نے بیعت
لیے نامزد بہی کر لیا تہا۔ غرضکہ بقول سر ولیم میور وقت نہایت نازک ہوگیا تہا اور اسلام کا آیندہ اتفاق
معرض خطر مین تہا دیکہو کتاب انلس اوف ارلی خلافت صفحہ ۲
حضرت ابوبکر اور عمر یہ سنکر سقیفہ بنی ساعدہ کی طرف دوڑے حضرت ابوعبیدہ رستہ مین انکے ساتہ ہوئے
تینون صحاب انصار کے مجمع مین جا پہونچے اور وقت کے بعد انکو اپنے ارادہ سے باز رکہنے مین کامیاب
ہوئے انتخاب خلیفہ کی نسبت حضرت ابوبکر نے کہا کہ حضرت عمر یا ابوعبیدہ مین جو اسوقت حاضر ہین ایک
کو منتخب کرلو۔ حضرت عمر نے عجلت کرکے کہ مبادا انصار مین سے کوئی برگشتہ نہ ہوجائے اور فتنہ برپا نہ ہوجائے
حضرت ابوبکر کے ہاتہ پر بیعت کرلی۔ اور حباب نے بنی خزرج کو برگشتہ کرنے کی بہر ہی کوشش کی مگر بنی اوس
جو انصار مین سے دوسرا گروہ تہا بیعت کر لینے پر کامیاب نہ ہوسکا (دیکہو لائف اوف محمدؐ مولفہ سر ولیم میور
صفحہ ۵۱۴) حضرت علی علیہ السلام اسوقت موجود نہین تہے۔ اور نہ ان سے رائے لینے کی مہلت ملی جب
حضرت ابوبکر وہان سے لوٹے تو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم دفن ہو چکے تہے۔ اسیلیے شرکت جنازہ سے محروم
رہے جسکا قلق انکو تا مدت العمر باقی رہا *
یہ حالت تو اندرونی اسلام کی تہی۔ اب باہر کیحالت عرب مین جوش ارتداد و الحاد پہیلا ہوا تہا۔ ایک حصہ

عرب کے یہود و نصاریٰ مخالف اسلام ہو رہے تھے اور اسکی اشاعت کے ابتدا ہی سے مزاحم تھے۔ دوسری طرف مدعیان
نبوت ہر سر پرخاش تھے۔ چنانچہ جن کی تنبیہ کے لیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بسرداری اسامہ بن زید ایک لشکر
مدینہ سے باہر نکال چکے تھے۔ خود مسلمانوں میں بھی بعض قبائل اسلام سے برگشتہ ہو گئے تھے اور بعض ہوتے
چلے جاتے تھے۔ بعض مولفۃ القلوب اور منافق تذبذب کے بھنور میں گرفتار تھے صرف وہی مسلمان اسلام
کی محبت پر ثابت قدم تھے جو فتح مکہ سے پہلے خلعت اسلام سے مشرف ہو چکے تھے۔ اور جنکے دل پر خدا نے
سکینہ اتارا تھا۔ انکی تعداد پندرہ سولہ سو سے زیادہ نہیں تھی۔ جن میں بعض مہاجر اور بعض انصار تھے۔
جبکہ ان تھوڑے سے لوگوں میں بھی خلافت کی نسبت تکرار ہو رہا تھا۔ اگر عجالۃً حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ
پر بیعت واقع نہ ہو جاتی اور مہاجر و انصار ایک خلیفہ پر اجماع نہ کر لیتے تو اول مہاجر اور انصار ہی میں تلوار
چل جانے کا احتمال تھا جس سے اسلام کا آیندہ اتفاق بھی ہاتھ سے جاتا رہتا۔ اور اگر ایسے نازک وقت پر
حضرت ابوبکر سقیفہ بنی ساعدہ میں نہ پہونچ جاتے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین کی انتظار میں
بیٹھے رہتے۔ یا سقیفہ بنی ساعدہ میں پہونچکر بیعت کو تھوڑی دیر کے لیے روکا جاتا تو عظیم تفرقہ امت محمدیہ
میں پیدا ہو جاتا۔ پھر جسکی اصلاح اگر غیر ممکن نہ ہوتی تو دشوار ضرور ہی ہو جاتی۔

اسکے ماسوا اگر ایسے شورشناک وقت میں جناب امیر کے دست مبارک پر بیعت واقع ہو جاتی تو اکثر بنی امیہ جو
ابتدا ہی سے جناب امیر سے جلتے رہتے تھے کیونکہ انکے ہاتھوں سے عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ولید جیسے اموی
سردار غزوات میں مارے جا چکے تھے ضرور بگڑ جاتے اور اسلام میں تفرقہ ڈالدیتے۔ بھلا بنی امیہ کو اپنے خویش
واقارب کے قاتل کے ہاتھ پر بیعت کر لینا کب گوارا ہو سکتا تھا۔

اگر اس نازک وقت میں اسلام میں کوئی اندرونی جھگڑا جمل اور صفین جیسا برپا ہو جاتا تو بیرونی دشمنان
دین اور مرتدان عرب اور مدعیان نبوت کا دفعیہ تو درکنار۔ صحابہ کو خانہ جنگیوں سے دم بھر کی فرصت نہ ملتی
یہی خاص مصلحت تھی جو صحابہ کو جناب امیر کی بیعت سے مانع آئی۔

ان اتفاقات محققہ سے چشم پوشی کر کے جو کچھ جسکے جی میں آئے سو کہے۔ نہ وہ بدکردار غاصب تھے۔ اور نہ کسی کا حق چھیننا
چاہتے تھے۔ جو کچھ انہوں نے کیا وہی مقتضائے وقت تھا۔ انکی نیت بالکل نیک تھی۔ اسی نیک نیتی کے بدولت
خدا نے انکو وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کا صلہ عطا فرمایا تھا۔
چونکہ بعض مولفۃ القلوب اور منافقین کے خویش واقارب سے ذوالفقار حیدری ابھی تک خشک نہیں ہوئی تھی
اسلیے بنظر حفظ ما تقدم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جناب امیر کو چھوڑکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ بنایا اور
یہی احتیاط کو مدنظر رکھکر حضرت عمر نے اپنے بعد خلیفہ کے انتخاب کرنے کا کام مجلس شوریٰ کے سپرد کیا۔

جبکہ تمام لوگ سیرت شیخین کے گرویدہ ہو چکے تھے اسلیے اصحاب شوریٰ یہ چاہتے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام بھی اتباع سیرت شیخین رضی اللہ عنہما کا اقرار کرلیں تاکہ جناب امیر کی بیعت بالاجماع عمل میں آجائے اور کوئی فتنہ برپا نہ ہو چونکہ جناب امیر شیخین رضی اللہ عنہما کو اکثر امور شریعت میں غلطی کرنے سے روکا کرتے تھے جو بتقاضائے بشریت انسے سرزد ہو جایا کرتی تھیں۔ چنانچہ جنکی نسبت اکثر جناب عمر رضی اللہ عنہ لولا علی لھلک عمر اور اعوذ باللہ من معضلۃ لیس فیہا ابو الحسن اور لا ابقانی اللہ بعدک یا علی فرمایا کرتے تھے۔ اسلیے جناب امیر نے سیرت شیخین کے اتباع کا اقرار نہ کیا۔ اور بخوف وقوع فساد امر خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر منتقل ہو گیا +

لیکن اس مین کسی طرح کا شک نہین کہ حضرت امیر ہمیشہ اپنی خلافت کی خواہان رہے تھے اور انکی خواہش اس غرض سے تھی کہ انکو دنیوی سلطنت حاصل ہو جائے۔ بلکہ ان کی منشا یہ تھی کہ امور خلافت مین کوئی کوتاہی جو بتقاضائے بشریت اکثر خلفا سے ظہور مین آتی رہی ہے۔ احیاناً بھی وقوع مین نہ آئے۔

(۳) بے شک ترتیب خلافت اجماعی ہے۔ لیکن فضلہم علی ترتیب الخلافۃ اجماعی نہین چنانچہ حافظ ابن عبد البر استیعاب مین بذیل ترجمہ جناب امیر علیہ السلام لکھتے ہین واختلف السلف ایضا فی تفضیل علی و ابی بکر یعنے سلف کا جناب امیر اور حضرت ابوبکر کی باہم فضیلت مین بھی اختلاف تھا۔ فضلہم علی ترتیب الخلافۃ پر محدثین نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے وقت سے اتفاق کرلیا ہے چنانچہ حافظ موصوف اسی مقام کے نزدیک لکھتا ہے قال ابو عمر وقف جماعۃ من اھل السنۃ فی علی و عثمان فلم یفضلوا واحدا منہما علی صاحبہ منہم مالک بن انس و یحیی بن سعید القطان واما اختلاف فی السلف فی تفضیل علی و ابی بکر فقد ذکر ابن خیثمۃ فی کتابہ من ذلک ما فیہ کفایۃ۔ و اھل السنۃ الیوم علی ما ذکرت لک من تقدیم ابی بکر فی الفضل علی عمر و تقدیم عمر علی عثمان و تقدیم عثمان علی علی و علی ھذا عامۃ اھل الحدیث من زمن احمد بن حنبل الا خواص من اجلۃ الفقہاء و ائمۃ العلماء فانہم علی ما ذکرنا عن مالک و یحیی بن سعید القطان و ابن معین۔ فہذا ما بین اھل الفقہ والحدیث فی ھذہ المسئلۃ واما اختلاف سائر المسلمین فی ذلک فیطول وقد جمعہ قوم (انتہی) پس یہ اسلاف کا اختلاف ایک دلیل روشن ہے کہ فضلہم علی ترتیب الخلافۃ اجماعی نہین ہے +

(۴) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجتہد تھے مگر معصوم نہین تھے اور بوجہ المجتہد قد یخطی و قد یصیب ان سے فدک کے معاملہ مین خطا فی الاجتہاد واقع ہو گیا ہے۔

(۵) حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے صرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلون سے قصاص طلب کرنے کے لیے جو جناب امیر رضی اللہ عنہ کے لشکر مین آچھپے تھے حضرت امیر پر خروج ثابت ہے جس مین انکی اور حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما سے خطائی الاجتہاد سرزد ہوا ہے۔ لیکن جنگ جمل مین طلحہ و زبیر دونون صحابی شریک نہین ہوئے کیونکہ وہ علیحدہ ہوگئے تھے اور ام المومنین بے اختیار معرکہ مین پھنس گئی تھین

(۶) کل صحابہ مجتہد نہین تھے بلکہ بعض افاضل صحابہ مجتہد تھے اور بعض عوام تھے اسکا ذکر ہم امیر معاویہ کی خطا کی بحث مین کرینگے +

(۷) امیر معاویہ جناب امیر علیہ السلام سے حضرت عثمان کے قاتلون سے قصاص طلب کرنیکے لیے نہین لڑے بلکہ خلافت کے لیے لڑے تھے۔ اس مین انسے خطاء منکر سرزد ہوئی ہے۔ لیکن وہ اس خطا کی وجہ سے حد صحابیت سے خارج نہین ہوگئے صحابہ معصوم نہین تھے اکثر بعض سے بتقاضائے بشریت خطاء منکر وقوع مین آگیا ہے لیکن وہ ایسے خطا کی وجہ سے مورد لعن وطعن نہین ہوسکتے۔

(۸) حراست حوزہ اسلام اور اصلاح امت خیر الانام علیہ السلام کا نام خلافت ہے۔ اگر کل امور مین اتباع سنت و ترویج قواعد شریعت ملحوظ خاطر خلیفہ ہے تو خلافت راشدہ ہے ورنہ مملکت عضوضہ ہے۔

(۹) سلطنت نہ نبوت کے لیے امر لازم تھی نہ ولایت کے لیے جبکہ بجز چند نفوس انبیا کے کوئی نبی سلطان وقت نہین ہوا۔ ولی کا سلطان وقت ہونا کہان سے لازم سمجھا جاسکتا ہے۔ طالوت ملک صالح تھا۔ لیکن نبی نہ تھا اسکے عہد مین سموئیل نبی تبلیغ احکام کرتے رہے ہین۔

(۱۰) ہمارے نزدیک سب شیخین نہایت امر شنیع ہے۔ ہم اپنے امامیہ مذہب کے احباب کے ساتھ ہرگز اس مین اتفاق نہین کرسکتے +

اولاً تاریخی واقعات کو نہایت انصاف کی نظر سے ملاحظہ کرنا چاہیے۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خوشی اور رضامندی سے خلافت حاصل کی۔ یا اس نازک موقعہ پر جبکہ خانہ جنگیون کے چھڑ جانے کا احتمال تھا۔ اور جسکے اسباب فراہم ہوتے چلے جاتے تھے مجبور ہوکر طوعاً و کرہاً اسکو منظور کیا تھا۔ اور جو خطرہ کہ سامنے نظر آرہا تھا اسکو دفع کرنے سے اسلام پر احسان کیا +

اسلامی خلافت مین اسوقت آیا کچھ عیش و عشرت کے سامان موجود تھے جنکی کہ انکو طمع پیدا ہوگئی تھی یا کہ ایک بڑی بھاری ذمہ داری کا کام تھا۔ کیا وہ سنہری سہری یا پھولون سے سجی ہوئی سیج تھی یا کہ کانٹون کا بچھونا بچھا تھا +

اب اسکی وسعت کو دیکھو کہ تمام عرب مین ایک سرے سے دوسرے سرے تک ارتداد و الحاد اور بغاوت پھیل گئی تھی۔

جسکی نسبت ابن خلدون اپنی تاریخ مین لکھتا ہے ارتدت العرب عامة وخاصة واجتمع علی طلیحة عوام اسد وطے وایدت غطفان وتوقفت ھوازن فامسکوا الصدقة وارتدت خواص من بنی سلیم وکذا سائر الناس بکل مکان ۔ وو ثب الاسود بالیمن ووثب مسیلمة بالیمامة ثم وثب طلیحة بن خویلد فی بنی اسد یدعی کلھم النبوة ۔ وتنبات سجاح بنت الحارث من بنی غطفان واتبعھا الھذیل بن عمران فی بنی تغلب وعقبة بن ھلال فی النمر والسلیل بن قیس فی شیبان وزیاد بن بلال واقبلت من الجزیرة فی ھذہ الجموع قاصدة المدینة یعنے عرب کے قبیلے بعض یہہ بعض ادہورے مرتد ہوگئے طلیحہ کی نبوت پر بنی طی اور بنی اسد نے اتفاق کرلیا ۔ اور غطفان مرتد بن بیٹھے ۔ ہوازن کے لوگون نے زکوة دینا بند کرلیا ۔ بنی سلیم سے بہی بعض مرتد ہوگئے تہے اسی طرح ہر سب جگہہ کے لوگ بگڑ بیٹھے تہے ۔ اور اسود عنسی یمن مین اور مسیلمہ یمامہ مین اور طلیحہ بن خویلد بنی اسد مین نبوت کے دعویدار کہڑے ہوگئے تہے ۔ بنی غطفان کی عورت سجاح بنت الحارث نے بہی نبوت کا دعوی کیا تہا ۔ اور بنی تغلب سے ہذیل بن عمران اور قبیلہ نمر سے عقبہ بن ہلال اور شیبان کے لوگون مین سے زیاد بن ہلال اسکے ساتہہ ہوگئے تہے اور وہ عورت اس جمعیت کے ساتہہ جزیرہ سے مدینہ کو چڑہ آئی تہی ✣

غرضکہ مکہ والے لوگ بہی بگڑنے کو طیار تہے جسکا تذکرہ ابن اثیر نے کامل التواریخ مین بہی کیا ہے ۔ صرف ایک مدینہ منورہ باقی رہ گیا تہا ✣

جسکو اسلام کے دشمنون نے چارون طرف سے گہیرا ہوا تہا ۔ وہ بہی اندرونی فساد سے معرض خوف و خطر مین تہا پس ایسے وقت مین حضرت ابوبکرؓ کی زبردست تدبیرون نے نہ صرف اعراب کے بے چین اور پرشر طبائع کو قابو مین رکہا بلکہ شام اور مصر اور ایران جیسی بڑی سلطنتون کو جولانگاہ اسلام بنادیا ۔

پس اگر حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر کوئی الزام لگایا جاسکتا ہے تو صرف یہ ہوسکتا ہے کہ انہون نے ایسے شورشناک وقت مین اسلام کو بغاوت سے اور مفسدہ سے کیون بچایا ۔ اور کیون وہ اسلامی سلطنت دنیا مین قائم کی کہ جسکی بدولت آج ہم مسلمان کہلائے جاتے ہین ۔ اور جن کے اخلاق حسنہ اور عمدہ چال چلن اور بے نظیر حیرت انگیز کارنامونکو گبن اور کارلائل اور سر ولیم میور جیسے عیسائی منصف مزاج مورخ باوجود تخالف مذہب کے نہایت عزت سے یاد کرتے ہین ✣

نہایت شرم کی بات ہے کہ ان بزرگان دین کی جناب مین گستاخانہ پیش آنے کو اور انکے حق مین کلمات سئیہ کے استعمال کرنے کو فرائض مذہبی کا ایک جزو اور باعث نجات سمجہا جاتا ہے ۔

( ) خدا کا کلام پاک باآواز بلند شہادت دیتا ہے کہ وہ سابق بالاسلام تہے ۔ مہاجر تہے ۔ مہدی تہے

بیعۃ الرضوان مین داخل تھے۔ ان جلیل القدر اسلامیون نے سب سے پہلے بغیر کسی دنیاوی غرض کے خالصاً لوجہ
اللہ اسلام قبول کیا تھا۔ اور خدا تعالے کی خوشنودی کے لیے اپنے خویش و اقارب کو چھوڑکر نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم پر جان و مال فدا کیا تھا۔ اور قوم کے ہاتھون سے ظلم اور ستم اٹھائے تھے۔ اور اسلام مین فقر و فاقہ
کو گوارا کیا تھا +

غرضکہ وہی لوگ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس (اور) محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علے الکفار
رحماء بینھم (اور) وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض (اور)
السابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا
عنہ (اور) لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ (اور) والذین ھاجروا فی اللہ من
بعد ما ظلموا لنبوئنھم فی الدنیا حسنۃ ولاجر الاخرۃ اکبر (اور) والسابقون السابقون
اولئک المقربون فی جنات النعیم (اور) الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی
اثنین اذ ھما فی الغار (اور) ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علے سرر متقابلین کے مصداق
تھے +

پس قرآن مجید کے مخالف کونسا ایسا ثبوت قطعی پیش کیا جاتا ہے جس سے ان بزرگون کے نقائص ثابت ہوتے
ہین آیا قرآنی نصوص صریحہ کو کوئی حجت باطل کر سکتی ہے؟ +
براءت بیت فاطمہ کی تھدید کا بے بنیاد الزام رجس کا کہ سرولیم میور جیسا متعصب مخالف اسلام بھی قائل نہین
ہے (دیکھو لائف اوف محمد مصنفہ سرولیم میور صفحہ ۵۱۸) ان بزرگون کی طرف عاید کرکے بدگمان ہوجانا نہایت
عقل اور انصاف سے بعید ہے +
آیات قرآنیہ یقینی اور انکے احکام قطعی ہین اخبار و آثار ظنیت کے درجہ سے ایک قدم آگے نہین بڑہ سکتے اگرچہ
انکے راوی ثقہ ہی کیون نہون۔ پس جو شخص کہ نصوص صریحہ کو چھوڑکر روایات کا تتبع کرتا ہے وہ گمراہی کے
گڑھے مین گرتا ہے +
جن آثار سے صحابہ کے مشاجرات یا شکر رنجیان ثابت ہوتی ہین وہ تو موضوع یا احاد ہین کوئی اثر متواترات کی
حد تک تو کیا صحت کے درجہ تک بھی نہین پہونچتا۔ پس ایسے ظنیات اور شکیات اور وہمیات کا تتبع کرکے نصوص
قرآنیہ اور دلائل یقینیہ کو جن سے ان صحابہ کے فضائل و مناقب ثابت ہوتے ہین چھوڑ دینا بالکل دیانت
کے برخلاف ہے +
ان قصص و آثار کا یہ حال ہے کہ ایک شخص ایک قصہ کو روایت کرتا ہے سننے والا اسے آنکھ بند کرکے سنتا ہی

پھر اس اصل پر اپنی طرف سے حاشیہ چڑھا کر آگے تیسرے پاس نقل کرتا ہے۔ تیسرا اپنی طرف سے کچھ اور اسپر طرہ لگا کر چوتھے کو سناتا ہے۔ یہانتک کہ اس قصہ کی اصلی حقیقت پوشیدہ ہو جاتی ہے۔ اور اصل کے مخالف ایک نیا قصہ بنجاتا ہے اور بے سمجھ آدمی اسکو سُنکر اور اس پر یقین کر کے صحابہ کے حق مین بدظن ہو جاتا ہے اور اپنے ایمان سے ہاتھ دہو بیٹھتا ہے +

(سوم) اگر بفرض محال وہ حضرات ایسے ہی تھے جیسے کہ ہمارے امامیہ احباب بیان کرتے ہین۔ تو ہمکو یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جناب امیر نے انکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر پر کیون بیٹھنے دیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدفن طاہر کے پہلو مین جو روضۃ من ریاض الجنۃ ہے کیون دفن ہونے دیا۔ اگر یہ کہا جاے کہ جناب امیر علیہ السلام نے تقیہ کیا تھا۔ تو یہ بھی ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ وہ صحابہ جناب امیر جیسے شجیع عرب سے۔ فدک چھین لین۔ خلافت غصب کر لین۔ بیٹی چھین لین۔ گھر جلا دین اور جناب امیر انکا مونہہ دیکھتے کے دیکھتے رہ جاوین۔ کوئی بھی بنی ہاشم بہ غیرت نہ آئے۔ اور قومی اور اسلامی ذلت گوارا کر گئے جناب امام حسین علیہ السلام نے تو اپنا سر اقدس کٹا دیا تھا پھر اپنا گھر جلوایا تھا۔ لیکن جناب امیر زندہ ہون اور ان کے سامنے انکا گھر جلا دیا جاے۔ نہایت تعجب کی بات ہے +

چہارم۔ جہانتک کہ ہم سچی روایات کا تتبع کرتے ہین۔ ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ائمہ ہدی علیہم السلام ان بزرگون کو نہایت خیر سے یاد کرتے رہے ہین چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام اکثر فخریہ ارشاد کیا کرتے تھے ولدنی ابوبکر مرتین یعنے مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو دفعہ جنا ہے۔ اسکی وجہ کو عبد الرؤف المناوی طبقات الکبری مین اور ذہبی طبقات الحفاظ مین لکھتے ہین کہ ان امہ فروۃ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق وام القاسم اسماء بنت عبد الرحمن بن ابی بکر لذلک کان یقول ولدنی ابوبکر مرتین یعنے جناب جعفر صادق علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام فروہ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر تھا۔ اور قاسم کی والدہ کا نام اسماء بنت عبد الرحمان بن ابی بکر تھا۔ اسی لیے جناب صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ابوبکر نے دوبار جنا ہے۔ ظاہر ہے نسب میں اسکے ساتھ فخر کیا جا سکتا ہے جو قابل فخر ہو +

اسی طرح سے روایت ہے کہ کسینے حضرت صادق علیہ السلام سے عرض کیا یا ابن رسول اللہ ما تقول فی ابی بکر وعمر آپ نے فرمایا ہما امامان عادلان کانا علی الحق وماتا علی الحق یعنے وہ دونوں امام تھے عادل تھے اور حق پر تھے اور حق پر انکا انتقال ہوا حضرت سید محمد صاحب مجتہد العصر نے بھی کتاب ادلۃ التقیہ فی اثبات تقیہ مطبوعہ لودہانہ ۱۲۸۳ مین اسکو تحریر فرما کر اسکے معانی مین ایک طویل الذیل تاویل درج کی ہے

لیکن ایسی ہی تاویلین اگر ہر کلام میں پیدا کی جائیں تو شاید ہی کسی کلام سے مستقیم معنے پیدا ہو سکین ✤

بحار الانوار مین ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ لکھتے ہین روی العیاشی عن الباقر علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اَللّٰھُمَّ اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بعمر ابن ھشام حافظ ذہبی کاشف مین ہمارے شیخ المشائخ اجلح بن عبداللہ الکندی الشیعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہین۔ اجلح بن عبداللہ ابو حجیہ الکندی کان شیعیے وروی عنہ شریک القاضی انہ قال من سبا ابابکر و عمر احد الا افتقر او قتل یعنے اجلح بن عبداللہ الکندی شیعہ مذہب تھے شریک القاضی ان سے روایت کرتا ہے کہ اجلح کہا کرتے تھے کہ جس کسی نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالے عنہما پر سب کی ہے وہ یا تو محتاج ہوگیا ہے یا مارا گیا ہے۔ خیر اسکے تو ہم قائل نہین کہ وہ محتاج ہوگیا ہے یا مارا گیا۔ ہماری غرض تو صرف اتنی ہے کہ ہمارے شیعان اولی سب (یعنے دشنام) شیخین کو برا جانتے تھے۔ اور ہمارا بھی یہی مسلک ہے خواہ ہمکو کوئی سنی کہے یا شیعہ کہے ✤

ہمارے نزدیک وہ صدیق تھے اور جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار تھے خدا کے خاص بندے تھے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ ✤

جناب امیر کی محبت کا علامت ایمان ہونا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولاک یا علی ما عرف المؤمنون من بعدی (اخرجہ ابن المغازلی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یا علی اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد مومن نہ پہچانے جاتے۔

جناب امیر کا ولی المومنین ہونا

(۱) عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال بعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی الیمن بعثین علی احدھما علی بن ابی طالب و علی الآخر خالد بن ولید فقال اذا التقیتم فعلی علی الناس وان افترقتم فکل واحد منکم علی جندہ قال فلقینا بنی زبید من اھل الیمن فاقتتلنا فظھر المسلمون علی المشرکین فقتلنا المقاتلۃ وسبینا الذریۃ فاصطفی علی امرأۃ من السبی لنفسہ فکتب خالد بن الولید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرنی ان انال منہ قال فدفعت الکتاب الیہ و قلت من علی فتغیر وجھہ فقلت ھذا مکان العائذ بعثتنی مع رجل وامرتنی ان اطیعہ ففعلت ما ارسلت بہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تقعن فی علی فانہ منی وانا منہ وھو ولیکم من بعدی (اخرجہ احمد والنسائی وفی اسنادھما اجلح الکندی

وهو شیعی لکن وثقه ابن معین کما ذکر ابن حجر العسقلانی فی تقریب التهذیب) عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد ماجد بریدہ رضی اللہ عنہ سے ناقل ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دو فوجیں روانہ فرمائیں ایک فوج پر جناب علی علیہ السلام کو امیر فرمایا اور دوسری پر خالد بن ولید کو۔ اور ارشاد کیا کہ اگر یہ دونو فوجیں جمع ہو جائیں تو دونوں میں علی ہی امیر سمجھے جائیں اور اگر جدا جدا رہیں تو تم دونوا پنے اپنے لشکر کے امیر سمجھے جاؤ۔ ہم اہل یمن کے قبیلہ بنی زبید پر جا پڑے مسلمانوں نے باہم مدد کر کے مشرکوں سے مقابلہ کیا۔ اور بنی زبید کے جوان بچے گرفتار کر لیے علی علیہ السلام نے ان میں سے ایک کنیز کو منتخب کر لیا۔ خالد بن ولید نے یہ قصہ حضرت کی خدمت میں لکھ بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ خط لیکر میں حضرت کے حضور میں جاؤں میں نے خط حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا اور زبانی بھی جناب علی کی شکایت کی۔ حضرت کا چہرہ اقدس غصہ سے متغیر ہو گیا۔ مینے عرض کیا میں حضور کے غصہ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں حضور نے مجھے ایک شخص کے ماتحت کر کے بھیجا تھا۔ اور اسکی اطاعت کو مجھ پر لازم گردانا تھا جو کچھ اس نے کہا مینے حضور میں عرض کر دیا آپنے فرمایا اے بریدہ علی کے پیچھے مت پڑو وہ میرا ہے اور میں اسکا ہوں وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے۔

(۲) عن بریدۃ رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا بریدۃ ان علیا ولیکم بعدی فاحب علیا فانه یفعل ما یؤمر (اخرجه الدیلمی) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بتحقیق میرے بعد علی تمہارا ولی ہے پس تو علی کو دوست رکھ کیونکہ وہ وہی کچھ کرتا ہے جس کا کہ اسکو حکم ہوتا ہے۔

(۳) عن ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لبریدۃ ان علیا ولیکم بعدی فاحب علیا فانه یفعل ما یؤمر (اخرجه الحاکم فی المستدرک والضیا فی المختارۃ والوصابی فی الاکتفاء فی فضائل الاربعة الخلفاء) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق بریدہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ میرے بعد علی تمہارا ولی ہے تو اسے دوست رکھ کیونکہ وہ وہی کچھ کرتا ہے جسکا کہ اسکو حکم ہوتا ہے۔

(۴) عن علی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لبریدۃ ان علیا ولیکم بعدی فاحب علیا فانه یفعل ما یؤمر (اخرجه الدیلمی فی فردوس الاخبار) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد کیا کہ بتحقیق علی علیہ السلام میرے بعد تمہارا ولی ہے تو اسے دوست رکھ کیونکہ وہ وہی کچھ کرتا ہے جو کہ اسکو حکم ہوتا ہے۔

(۵) اخرج احمد فی المسند حدثنا عبد الرزاق وعفان قالا حدثنا جعفر بن سلیمان قال

حدثنی یزید الرشک عن مطرف بن عبداللہ عن عمران بن حصین قال بعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سریۃ وامر علیہم علی بن ابی طالب فاصاب جاریۃ فانکروا علیہا فتعاھدوا اربعۃ من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یذکروا امرہ لرسول اللہ صلے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عمران وکنا اذا قدمنا من سفر بدانا برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فسلما علیہ قال فدخلوا علیہ فقام رجل فقال یا رسول اللہ ان علیا قد فعل کذا وکذا فاعرض عنہ ثم قام الثانی فقال یا رسول اللہ ان علیا فعل کذا وکذا فاعرض عنہ ثم قام الثالث فقال یا رسول اللہ ان علیا فعل کذا وکذا فاعرض عنہ ثم قام الرابع فقال یا رسول اللہ ان علیا فعل کذا وکذا فاقبل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی الرابع وقد تغیر وجہہ فقال دعوا علیا دعوا علیا دعوا علیا ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مؤمن من بعدی اخرجہ النسائی فی الخصائص وابو یعلی فی مسندہ وابن جریر فی تھذیب الاثار وصححہ وقال محب الطبری فی الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ وقد اخرج الترمذی و قال حسن غریب وابن حبان فی صحیحہ وقال ابن حجر فی اصابۃ فی تمییز الصحابہ قد اخرجہ الترمذی باسناد قوی وقال الحاکم فی المستدرک ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ واخرجہ ابن عدی والطبرانی وابو نعیم فی فضائل الصحابۃ وابن المغازلی فی المناقب وابن الاثیر فی اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ وابن اسبوع الاندلسی فی الشفاء والحافظ الذہبی فی میزان الاعتدال فی نقد الرجال والسیوطی فی جمع الجوامع وصححہ واخرجہ مختصرا ابوداؤد الطیالسی فی مسندہ وابن ابی سفیان فی فوائدہ وابراہیم بن عبداللہ الوصابی فی الاکتفا فی فضائل الاربعۃ الخلفا وقال السیوطی فی القول الجلی فی فضائل العلی اخرجہ ابن ابی شیبہ وصححہ وایضا صحح المتقی فی کنز العمال

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو ایک لشکر کا سردار بنا کر روانہ فرمایا وہ ایک کنیز اپنے تصرف مین لائے پس لوگون کو یہ بات بری معلوم ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے چار صاحبون نے باہم عہد کیا کہ ہم جناب امیر کے اس فعل کا حضرت کے پاس تذکرہ کرینگے عمران بن حصین کہتے ہین کہ جب ہم سفر سے واپس آیا کرتے تھے تو سب سے پہلے حضرت ص کی خدمت مین سلام کے لیے حاضر ہوا کرتے تھے پس وہ لوگ حضرت کے حضور مین آئے ایک شخص اُنمین سے کہنے لگا یارسول اللہ جناب امیر نے یہ فعل کیا تھا حضرت نے اس سے اپنا مونہ پھیر لیا پھر دوسرے شخص نے عرض کیا یارسول اللہ علی نے یہ کچھ کیا تھا حضرت نے اس سے بھی مونہ پھیر لیا۔ پھر تیسرے اور چوتھے نے بھی اسیطرح سے عرض کیا حضرت نے متوجہ ہو کر تین دفعہ فرمایا۔ تم علی کے پیچھے مت پڑو۔ علی میرا ہے مین

علی کا ہون وہ میرے بعد ہر ایک مومن کا ولی ہے +
اسحدیث کو امام نسائی نے خصائص مین اور ابو یعلے نے مسند مین اور امام ابن جریر طبری نے تہذیب الآثار
مین روایت کیا ہے اور صحیح مانا ہے اور محب طبری ریاض النضرہ فے فضائل العشرہ مین لکھتے ہین کہ
ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہ حدیث حسن اور غریب ہے اور ابن حبان نے اپنی جامع الصحیح مین اسکی تخریج
کی۔ اصابہ فی تمیز الصحابہ مین ابن حجر بذیل ترجمہ جناب امیر اسحدیث کی نسبت لکھتے ہین کہ ترمذی نے اس
حدیث کو اسناد قوی کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور حاکم مستدرک مین لکھتے ہین کہ یہ حدیث مسلم رحمۃ اللہ
علیہ کی شرط پر صحیح ہے باوجودیکہ شیخین نے اسکو روایت نہین کیا۔ ابن عدی اور طبرانی نے بھی اسکو
روایت کیا ہے اور ابو نعیم نے فضائل صحابہ مین اور فقیہ ابن المغازلی نے مناقب مین اور ابن اثیر اسد
الغابہ فی معرفۃ الصحابہ اور ابن سبع الاندلسی نے کتاب شفاء مین اور حافظ ذہبی نے میزان الاعتدال
فی نقد الرجال مین اسکو روایت کیا ہے اور جمع الجوامع مین سیوطی نے اسکے صحیح ہونیکی نسبت لکھا ہے
ابوداؤد الطیالسی نے اپنی مسند اور ابی سفیان نے کتاب الفوائد مین اور ابراہیم بن عبد اللہ الوصابی نے
اکتفا فی فضائل الاربعۃ الخلفا مین اسحدیث کے خلاصہ کو روایت کیا ہے۔ اور جلال الدین السیوطی
کتاب قول الجلی فی فضائل علی مین لکھتے ہین کہ ابن شیبہ نے اسکے صحیح ہونیکی بابت کہا ہے۔ اور متقی
نے بھی کنز العمال مین اسکو صحیح مانا ہے +
عن هبیرۃ بن مریم وسعید بن وهب وحبۃ العرنی وزید بن ارقم رضی اللہ عنهم ان علیا ناشد
الناس من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت ولیہ فعلی ولیہ فقام بضع عشر فشهدوا
انهم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت ولیہ فعلی ولیہ (اخرجہ الطبرانی
فی الکبیر) ہبیرہ بن مریم وسعید بن وہب وحبۃ العرنی وزید بن ارقم سے روایت ہے کہ جناب امیر نے لوگونکو قسم دیکر کہا
جس نے حضرت سے اسحدیث کو سنا ہو کہ جسکا مین ولی ہون پس اسکا علی ولی ہے وہ بیان کرے دس اوپر کتنے آدمیون نے
اٹھکر بیان کیا کہ ہمنے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جسکا مین ولی ہون اسکا علی ولی ہے۔
(۴) روی ابوداؤد الطیالسی حدثنا ابو عوانۃ عن ابی بلج عن عمرو بن میمون عن ابن عباس
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت ولی کل مؤمن من بعدی (اخرجہ الحافظ ابن عبد البر
فی الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب وقال قال ابو عمر هذا اسناد لا مطعن فیہ لاحد لصحتہ
وثقۃ نقلتہ) وهکذا ذکرہ ابو الحجاج یوسف بن عبد اللہ المزی فی تهذیب الکمال امام ابو
داؤد الطیالسی اپنی مسند مین تحریر فرماتے ہین کہ ہمسے ابو عوانہ نے اور ان سے ابو بلج نے اور ان سے عمرو بن

میمون نے روایت کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے تھے کہ بہ تحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے تو میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔

حافظ ابن عبد البر کتاب استیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں اس حدیث کو مع اسناد کے نقل کرکے لکھتے ہیں کہ امام ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ یہ ایسی اسناد ہیں کہ انکے صحیح ہونے اور انکے ناقلین کے ثقہ ہونیکی وجہ سے کوئی شخص ان میں طعن نہیں کرسکتا ہے۔ اور حافظ ابو الحجاج یوسف بن عبد اللہ المزی نے بھی تہذیب الکمال میں اسی طرح پر نقل کیا ہے۔

(۷) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألت اللہ یا علی فیک خمسا فمنعنی واحدۃ واعطانی اربعۃ سألت اللہ ان یجمع علیک امتی فابی علی واعطانی فیک ان اول من تنشق عنہ الارض یوم القیامۃ انا وانت معی لواء الحمد وانت تحملہ بین یدی تسبق بہ الاولین والاخرین واعطانی انک اخی فی الدنیا والاخرۃ واعطانی ان بیتی مقابلۃ بیتک فی الجنۃ واعطانی فی ترجمۃ عبد الکریم بن ھوازن (القشیری) انک ولی المومنین من بعدی (اخرجہ الرافعی فی ترجمۃ ابراھیم بن محمد بن عبد اللہ ابو اسحاق الرازی فی کتابہ تاریخ قزوین المسمی بالتدوین والخطیب فی تاریخ بغداد بسندہ صحیح والمتقی فی کنز العمال ومحمد صدر عالم فی المعارج العلی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی میں نے تیرے لیے خدا سے پانچ باتوں کا سوال کیا تھا پروردگار نے ایک بات کو نامنظور کیا اور چار باتیں قبول کی ہیں میں نے خدا سے سوال کیا تھا کہ میری امت کو تیری امامت پر مجتمع کردے۔ پس خدا نے اسکو نامنظور فرمایا۔ پھر خدا سے میں نے تیرے لیے یہ دعا کی کہ قیامت کو مجھے اور تجھے سب سے پہلے قبر سے اٹھائے میرے پاس لوا حمد ہوگا اور تو اسے میرے سامنے اٹھائیگا۔ اور تو سب پہلے اور پچھلے لوگوں کو ساتھ لیکر جنت کیطرف بڑھے گا خدا نے یہ بات مجھے عطا فرمائی۔ پھر میں نے خدا سے یہ عرض کیا کہ علی دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہو۔ خدا نے میری یاس عرض کو بھی قبول کیا۔ پھر میں نے دعا کی جنت میں تیرا گھر میرے گھر کے سامنے ہو خدا نے اسکو بھی منظور کیا پھر خدا سے میں نے مانگا کہ تو میرے بعد سب مومنوں کا ولی ہو خدا نے اسے بھی منظور کیا۔

(۸) عن وھب بن حمزۃ قال قدم بریدۃ من الیمن وکان خرج مع ابن ابی طالب فرای منہ جفوۃ فاخذ یذکر علیا وینقص من حقہ فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ لاتقل ھذا فھو اولی الناس بکم بعدی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر وابن مندہ وابو نعیم وابن مردویہ وابن الاثیر فی اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ والسیوطی فی جمع الجوامع والمتقی فی کنز العمال) وہب بن حمزہ نے

اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بریدہ رضی اللہ عنہ جناب امیر علیہ السلام کی معیت مین یمین کو گئے ہوئے تھے وہان جناب امیر سے انکی شکر رنجی ہو گئی جب واپس آئے تو جناب امیر کی شکایت کرنے لگے یہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہو گئی حضرتؐ نے انسے ارشاد کیا یہ بات مت کر علی میرے بعد تم سب سے اولے ہے

(۹) عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال رأیت النبی صلے اللہ علیہ وسلم اخذ بید علی وقال ھذا ولی کل مومن وانا ولیہ (اخرجہ ابو الخیر الحاکمی) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ علی کا ہاتھ پکڑ کر فرما رہے تھے کہ یہ ہر ایک مومن کا ولی ہے اور مین اسکا ولی ہون +

(۱۰) عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کنت نبیہ فعلی ولیہ (اخرجہ الدیلمی) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہر کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسکا کہ مین نبی ہون پس علی اسکا ولی ہے +

جناب امیر سے تولا رکھنے کا ثواب

(۱) عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من یحب ان یحیی حیوتی ویموت موتی ویسکن جنۃ الخلد التی وعدنی ربی فان ربی غرس قضبانہا بیدہ فلیتول علی بن ابی طالبؓ فانہ لن یخرجکم من ھدی ولن یدخلکم فی الضلالۃ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسند ابن ارقم والحاکم فی المستدرک وابونعیم والدیلمی) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہر کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جو شخص میرے جیسی زندگانی کرنا چاہتا ہو۔ اور میری موت سے مرنے کی آرزو رکھتا ہو اور جنت مین رہایش کرنے کا طالب ہو جسکا کہ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کیونکہ خدا نے اسکی شاخین اپنے ہاتھ سے لگائی ہین پس چاہیے کہ وہ علی بن ابی طالب سے تولا رکھے پس بتحقیق وہ تمہین ہرگز ہدایت سے نہین نکالے گا اور تمکو گمراہی مین نہین ڈالے گا +

(۲) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوحی الی من امن بی وبولایۃ علی ابن ابی طالب فھو معی فی الجنۃ فمن تولاہ فقد تولانی ومن تولانی فقد تولی اللہ (اخرجہ الدیلمی) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے وحی آئی ہے کہ جو شخص مجھ پر اور علی کی ولایت پر ایمان لائیگا پس وہ میرے ساتھ جنت مین ہوگا جس نے اس سے تولا رکھی اس نے مجھ سے تولا رکھی اور جس نے مجھ سے تولا رکھی اسنے خدا سے تولا رکھی۔

(۳) عن ابی سعید الخدری و ابن عباس قالا فی تفسیر قوله تعالی وقفوهم انهم مسئولون یوم القیمة
عن ولایة علی بن ابی طالب (اخرجه الواحدی فی تفسیره والدیلمی) ابوسعید خدری اور ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے اس آیت کی تفسیر مین روایت ہی کہ وقفوہم انہم مسئولون جناب امیر کے حق مین وارد ہوی ہے کہ کھڑا کرو ان
لوگون کو ابھی ان سے پوچھنا ہے قیامت کے روز علی کی ولایت سے +

(۴) قیل لما حضرت عبد اللہ بن عباس الوفاة قال اللهم انی اتقرب الیک بولایة علی بن ابی طالب (اخرجه
احمد فی المناقب) کہتے ہین کہ جب جناب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو وہ دعا
مانگنے لگے اے پروردگار علی کی ولایت کے سبب سے تیرا تقرب چاہتا ہون +

جناب امیر کے تولا کے بغیر کوئی صراط سے گذر نہین سکتا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جمع اللہ الاولین والاخرین یوم القیامة ونصب الصراط
علی جسر جہنم ما جازها احد حتی کانت معه براءة بولایة علی بن ابی طالب (اخرجه الحاکمی) جناب امیر علیہ
السلام سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب قیامت کو اللہ سبحانہ وتعالی سب
اگلے پچھلے لوگون کو جمع کریگا اور جہنم پر صراط کو نصب کریگا کوئی اس سے علی بن ابی طالب کی ولایت کے پروانہ
راہداری کے سوا نہین گذر سکیگا +

(۲) عن الحسن البصری مرفوعا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامة یقعد علی بن ابی طالب
علی الفردوس وهو جبل قد علا علی الجنة وفوقه عرش رب العالمین وهو جالس علی کرسی من نور یجری
بین یدیه التسنیم لا یجوز احد الصراط الا ومعه براءة بولایة علی بن ابی طالب وولایة اهل بیته یشرف
علی الجنة فیدخل محبیه الجنة ومبغضیه النار (اخرجه الخوارزمی) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ مرفوعا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ قیامت کے روز علی بن ابی طالب جنت کے ایک پہاڑ فردوس
نام پر جس پر کہ خدا کا عرش ہے نور کی کرسی پر رونق افروز ہوگا اسکے سامنے نہر تسنیم بہتی ہوگی علی بن ابی طالب اور
اسکی اہل بیت کی محبت کے راہداری کے پروانہ کے بغیر کوئی صراط پر سے ہوکر نہین گذر سکیگا وہ جنت پر جہانک
کر دیکھیگا۔ اور اپنے دوستون کو اس مین داخل کریگا اور اپنے دشمنون کو دوزخ مین دھکیلیگا

(۳) عن قیس بن حازم قال التقی ابو بکر الصدیق وعلی بن ابی طالب فتبسم ابو بکر فی وجهه فقال له علی
مالک تبسمت فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یجوز الصراط احد الا من کتب له علی الجواز
(اخرجه ابن السمان) قیس بن حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب ابو بکر الصدیق حضرت امیر علیہ

السلام سے ملے اور جناب امیر کو دیکھ کر ہنسنے لگے حضرت امیرؑ نے پوچھا آپ کیوں ہنستے ہیں ابوبکر کہنے لگے میں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے روز علی کے پروانہ راہداری کے سوا کوئی شخص صراط سے نہیں گذر سکیگا +

عن مجاہد عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب یوم القیامۃ علی الحوض لا یدخل الجنۃ یوم القیامۃ الا من جاء بجواز من علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن المغازلی) مجاہد نے ابن عباس سے کہا انسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن علی بن ابیطالب حوض پر ہونگے نہ داخل ہوگا جنت میں کوئی جبتک کہ اسکے ہاتھ میں پروانہ راہداری کا ہو حضرت علی بن ابیطالب کا ۔

جناب امیر علیہ السلام کا مولای مومنین ہونا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ ۔ یہ حدیث اسقدر طرق کثیرہ سے مروی ہے کہ بعض محدثین نے اسکے جمع کرنے میں بڑی بڑی ضخیم جلدیں تحریر کی ہیں +

(۱) سب سے اول امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید الطبری المتوفی سنہ ۳۱۰ صاحب تاریخ الرسل والملوک جنکی نسبت حافظ سیوطی کتاب التنبیہ من من یبعثہ اللہ علی راس کل مائۃ لکھتے ہیں قال ابن خزیمۃ ما اعلم علی الارض اعلم من جریر) اس حدیث کو پچہتر طریقوں سے روایت کرکے ایک مستقل رسالہ لکہا ہے اور اسکا نام کتاب الولایہ رکھا ہے جسکی کثرت طرق کو دیکھکر حافظ ذہبی تذکرۃ الحفاظ میں بذیل ترجمہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرماتے ہیں الف محمد بن جریر فیہ کتابا وقفت علیہ فاندہشت لکثرۃ طرقہ یعنے اس حدیث کے متعلق محمد بن جریر طبری نے ایک رسالہ تالیف کیا ہے میں اسکے کثرت طرق کو دیکھکر بیہوش ہوگیا +

(۲) انکے بعد حافظ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید بن عبد الرحمن بن ابراہیم بن زیاد بن عبد اللہ بن عجلان العقدی الکوفی المعروف بابن عقدہ نے جنکے علم و فضل کی شہادت حافظ خطیب تاریخ بغداد میں بیان کرتے ہیں سنہ ۳۳۳ میں اس حدیث کے متعلق ایک مبسوط رسالہ لکہا ہے اور اسکا نام حدیث الموالاۃ رکہا ہے اور ایک سو اٹھائیس طریقوں سے اس حدیث کو روایت کیا ہے چنانچہ حافظ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ اخرجہ النسائی والترمذی وکثیر الطرق جدا وقد استوعبہا ابن عقدہ فی کتاب مفرد وکثیر من اسانیدہا صحاح وحسان یعنے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی حدیث کو ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور اسکے بہت سے طریقے ہیں ابن عقدہ نے ایک کتاب میں اسکے طریقوں کو جمع کیا ہے جسکی سندیں اکثر صحیح اور حسن ہیں +

(۳) پہر علامہ ابوالقاسم عبیداللہ بن عبداللہ الحسکانی المتوفی ؁ نے اس حدیث کے اسناد کو ایک بارہ جزکے رسالہ مین جمع کرکے اسکا نام دعاة الہداة الی اداء حق الموالاة رکہا ✤

(۴) پہر علامہ ابوسعید مسعود بن ناصر سنجری السجستانی المتوفی ؁ نے اس حدیث کو ایک سو بیس صحابہ سے روایت کرکے سترہ جز کا رسالہ لکہا اسکا نام درایہ حدیث الولایہ رکہا ✤

(۵) پہر حافظ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد الذہبی المتوفی ؁۷۴۸ نے ایک رسالہ مین اس حدیث کے طریقون کو جمع کیا ہے چنانچہ مفتاح کنز الدقائق مین بذیل ترجمہ صحیح عبداللہ بن الحاکم لکہتے ہین واما حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ فلہ طرق جیدۃ و قد افردت ذالک ایضاً

انکے ماسوا بعض ائمہ حدیث نے ان سے بہی بڑہکر اس حدیث کے طریقون کے جمع کرنے مین اہتمام کیا ہے چنانچہ ابن کثیر شامی ابوالمعالی جوینی سے نقل کرتے ہین انہ کان یتعجب ویقول شاہدت مجلدا ببغداد فی ید صحاف فیہ روایات ہذا الخبر مکتوبا علیہ المجلدۃ الثامنۃ والعشرون من طرق من کنت مولاہ فعلی مولاہ ویتلوہ المجلد التاسع والعشرون یعنے ابوالمعالی جوینی تعجب کیا کرتے تہے اور کہا کرتے تہے کہ مینے بغداد مین صحافون کے پاس اس حدیث کی روایتون کے متعلق ایک ضخیم جلد دیکہی اوسپر لکہا ہوا تہا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے طریقون کے متعلق یہ اٹہائیسوین جلد ہے اسکے بعد انتیسوین جلد لکہی جائیگی ✤

ان صحابہ کرام کے نام جن سے کہ یہ حدیث روایت ہوئی ہے

قال ابن العقدۃ فی کتاب الموالاۃ ہذہ اسماء من روی عنہم حدیث یوم الغدیر (۱) ابوبکر الصدیق (۲) عمر ابن الخطاب (۳) عثمان بن عفان (۴) علی بن ابی طالب (۵) طلحہ بن عبیداللہ (۶) الزبیر بن العوام (۷) عبدالرحمن عوف (۸) سعد بن ابی وقاص (۹) العباس بن عبدالمطلب (۱۰) الحسن ابن علی ابن ابی طالب (۱۱) الحسین بن علی بن ابی طالب (۱۲) عبداللہ بن العباس (۱۳) عبداللہ ابن جعفر بن ابی طالب (۱۴) عبداللہ مسعود (۱۵) عمار بن یاسر (۱۶) ابوذر جندب بن جنادہ (۱۷) سلمان الفارسی (۱۸) سعد بن زرارہ الانصاری (۱۹) خزیمہ بن ثابت الانصاری (۲۰) ابوایوب انصاری (۲۱) سہل بن حنیف الانصاری (۲۲) عثمان بن حنیف (۲۳) حذیفہ بن الیمان (۲۴) عبداللہ بن عمر (۲۵) البراء بن عازب الانصاری (۲۶) رفاعہ بن رافع الانصاری (۲۷) سمرۃ بن جندب (۲۸) سلمۃ بن الاکوع الاسلمی (۲۹) زید بن ثابت الانصاری (۳۰) ابویعلی الانصاری (۳۱) ابوقدامۃ الانصاری (۳۲) سہل بن سعد الانصاری (۳۳) عدی بن حاتم الطائی

(۳۴) ثابت بن یزید بن ودیعہ (۳۵) کعب بن عجرۃ الانصاری (۳۶) ابو الهیثم بن التیهان الانصاری
(۳۷) هاشم بن عتبہ بن ابی وقاص الزهری (۳۸) المقداد بن عمرو الکندی (۳۹) عمر بن ابی سلمہ (۴۰)
عبداللہ بن ابی اسید المخزومی (۴۱) عمران بن حصین الخزاعی (۴۲) بریدۃ بن الحصیب الاسلمی (۴۳)
ابو سعید الخدری (۴۴) جابر بن عبداللہ الانصاری (۴۵) جریر بن عبداللہ البجلی (۴۶) زید بن
ارقم الانصاری (۴۷) حذیفہ بن اسید (۴۸) عمرو بن الحمق الخزاعی (۴۹) زید بن حارثہ
الانصاری (۵۰) مالک بن الحویرث (۵۱) ابو سلیمان جابر بن سمرۃ السوائی (۵۲) عبداللہ بن
ثابت الانصاری (۵۳) حبشی بن جنادۃ السلولی (۵۴) ضمیرۃ الاسلمی (۵۵) عبیداللہ بن
عازب الانصاری (۵۶) عمرو بن مرۃ (۵۷) عبداللہ بن ابی اوفی الاسلمی (۵۸) زید بن شراحیل
الانصاری (۵۹) عبداللہ بن بشر المازنی (۶۰) النعمان بن عجلان الانصاری (۶۱) عبدالرحمن
بن نعیم الدیلمی (۶۲) ابو الحمراء خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۶۳) ابو فضالۃ الانصاری
(۶۴) عطیۃ بن بشر المازنی (۶۵) عامر بن ابی لیلی الغفاری (۶۶) ابو الطفیل عامر بن واثلۃ
الکنانی (۶۷) عبدالرحمن بن عبد رب الانصاری (۶۸) حسان بن ثابت الانصاری (۶۹)
سعد بن جنادۃ العوفی (۷۰) عامر بن عمیر العوفی (۷۱) عبداللہ بن یامیل (۷۲) حبہ بن جوین
العرنی (۷۳) عقبہ بن عامر الجهنی (۷۴) ابو ذویب الشاعر (۷۵) ابو شریح الخزاعی (۷۶) ابو
جحیفہ وهب بن عبداللہ السوائی (۷۷) ابو امامۃ الصدی بن عجلان الباهلی (۷۸) عامر بن
لیلی بن حمزۃ (۷۹) جندب بن سفیان العلقی البجلی (۸۰) اسامہ بن زید بن حارثۃ الکلبی (۸۱)
وحشی بن الحرب (۸۲) قیس بن ثابت بن شماس الانصاری (۸۳) عبدالرحمن بن مدلج (۸۴)
حبیب بن بدیل بن ورقاء الخزاعی (۸۵) انس بن مالک الانصاری (۸۶) ابو هریرہ الدوسی (۸۷)
فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۸۸) عائشہ بنت ابی بکر ام المومنین (۸۹) ام سلمۃ ام المومنین
(۹۰) ام هانی بنت ابی طالب (۹۱) فاطمہ بنت حمزہ بن عبد المطلب (۹۲) اسماء بنت عمیس الخثعمیۃ
(۹۳) جبلہ بن عمرو الانصاری (۹۴) ابو برزہ نضلہ بن عبید الانصاری (۹۵) ابو رافع مولی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۹۶) ابو عمرو بن عمرو بن محصن الانصاری (۹۷) ناجیہ بن عمر
الخزاعی (۹۸) ابو زینب بن عوف الانصاری (۹۹) یعلی بن مرۃ ثقفی (۱۰۰) سعید بن سعد
بن عبادۃ الانصاری (۱۰۱) ابو سریحۃ الغفاری رضی اللہ عنهم ثم ذکر بن عقدۃ ثمانیۃ وعشرین
رجلا من الصحابۃ لم یدرکهم ولم یذکر اسماءهم یعنی ابن عقدہ نے اٹھائیس صحابہ کا ذکر کیا ہے جن کا نام نہیں لیا

ان ائمہ حدیث کے نام جنہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے مع سنہ وفات

تنبیہ اس حدیث کو بخاری اور مسلم اور واقدی اور ابو داؤد کے سوا ہر طبقہ کے محدثین کی ایک جماعت کثیر نے روایت کیا ہے جنکے اسمار مع سنہ وفات درج ذیل ہیں +

نمبر شمار	اسمار مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات	نمبر شمار	اسمار مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات
۱	ابن شہاب الزہری استاد امام مالکؒ	سنہ ۱۲۵	۱۲	علی بن محمد الطنافسی	سنہ ۲۳۳
۲	محمد بن اسحاق صاحب السیرۃ رح	سنہ ۱۵۲ یا ۱۵۱	۱۳	ہدبہ بن خالد البصری	سنہ ۲۳۶ / سنہ ۲۳۵
۳	معمر بن راشد ابو عروۃ الازدی	سنہ ۱۵۳ یا ۱۵۴	۱۴	عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی	سنہ ۲۳۵
۴	اسرائیل بن یونس السبیعی ابو یوسف الکوفی	سنہ ۱۶۲ یا ۱۶۳	۱۵	عبید اللہ بن عمر القواریری	سنہ ۲۳۵
۵	شریک بن عبد اللہ القاضی رح	سنہ ۱۷۷	۱۶	اسحاق بن ابراہیم الحنظلی المعروف	
۶	محمد بن جعفر المدنی المعروف بغندر	سنہ ۱۹۳		بابن راہویہ	سنہ ۲۳۸
۷	الوکیع ابن الجراح بن ملیح الرواسی	سنہ ۱۹۷	۱۷	عثمان بن محمد ابو الحسن بن ابی شیبہ	سنہ ۲۳۹
۸	عبد اللہ بن نمیر الہمدانی	سنہ ۱۹۹	۱۸	قتیبہ بن سعید البلخی	سنہ ۲۴۰
۱	محمد بن عبد اللہ ابو احمد الزبیری الحبال	سنہ ۲۰۳	۱۹	امام احمد بن حنبل رح	سنہ ۲۴۱
۲	یحیی بن آدم بن سلیمان الاموی	سنہ ۲۰۳	۲۰	ہارون بن عبد اللہ ابو موسی الحمال	سنہ ۲۴۳
۳	امام محمد بن ادریس الشافعی المطلبی	سنہ ۲۰۴	۲۱	محمد بن بشار العبدی	سنہ ۲۵۲
۴	اسود بن عامر بن شاذان الشامی	سنہ ۲۰۸	۲۲	محمد بن المثنی ابو موسی العنزی	سنہ ۲۵۲
۵	عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی	سنہ ۲۱۰	۲۳	الحسن بن عرفۃ العبدی	سنہ ۲۵۷
۶	حسین بن محمد المروزی	سنہ ۲۱۳	۲۴	حجاج بن یوسف الشاعر البغدادی	سنہ ۲۵۹
۷	فضل بن دکین ابو نعیم الکوفی	سنہ ۲۱۸ یا ۲۱۹	۲۵	اسمعیل بن عبد اللہ الاصبہانی الملقب بسمویہ	سنہ ۲۶۷
۸	عفان بن مسلم الصفار	سنہ ۲۲۰	۲۶	حسن بن علی بن عفان العامری	سنہ ۲۷۰
۹	سعید بن منصور الخراسانی	سنہ ۲۲۷	۲۷	محمد بن یحیی الذہلی	سنہ ۲۵۸
۱۰	ابراہیم بن الحجاج	سنہ ۲۳۲ یا سنہ ۲۳۱	۲۸	محمد بن یزید بن ماجہ القزوینی صاحب السنن	سنہ ۲۷۳
۱۱	[illegible]	سنہ ۲۳۱	۲۹	احمد بن یحیی البلاذری	سنہ ۲۷۹

نمبر شمار	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سن وفات	نمبر شمار	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سن وفات
۳۰	عبداللہ بن مسلم الدینوری المعروف بابن قتیبہ	سنہ ۲۷۶	۱۶	احمد بن جعفر القطیعی	سنہ ۳۶۸
۳۱	محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی صاحب الصحیح	سنہ ۲۷۹	۱۷	علی بن عمر الدارقطنی	سنہ ۳۸۵
۳۲	احمد بن عمرو الشیبانی المعروف بابن عاصم	سنہ ۲۸۷	۱۸	عبیداللہ بن عبداللہ المعروف بابن بطہ	سنہ ۳۸۷
۳۳	زکریا بن یحییٰ السجزی الخیاط	سنہ ۲۸۹	۱۹	محمد بن عبدالرحمن المخلص الذہبی	سنہ ۳۹۳
۳۴	عبداللہ بن امام احمد بن حنبل	سنہ ۲۹۰	۲۰	ابو عبداللہ الحاکم صاحب مستدرک	سنہ ۴۰۰
۳۵	احمد بن عمرو بن عبدالخالق البزار	سنہ ۲۹۲	۱	عبدالملک بن محمد بن ابراہیم الخرگوشی	سنہ ۴۰۶
۱	محمد بن شعیب النسائی صاحب السنن	سنہ ۳۰۳	۲	احمد بن عبدالرحمن بن احمد الفارسی	
۲	حسن بن سفیان النسوی	سنہ ۳۰۳		الشیرازی	سنہ ۴۰۷
۳	احمد بن علی ابو یعلیٰ الموصلی	سنہ ۳۰۷	۳	احمد بن موسیٰ بن مردویہ الاصبہانی	سنہ ۴۱۰
۴	محمد بن جریر الطبری	سنہ ۳۱۰	۴	احمد بن محمد بن یعقوب ابو علی مسکویہ	سنہ ۴۲۱
۵	عبداللہ بن محمد ابو القاسم البغوی	سنہ ۳۱۷	۵	احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی	سنہ ۴۲۷
۶	محمد بن علی بن حسین بن بشر ابو عبداللہ		۶	احمد بن عبداللہ ابو نعیم الاصبہانی	سنہ ۴۳۰
	الزاہد الحکیم الترمذی	سنہ	۷	اسمعیل بن علی بن حسین بن زنجویہ	
۷	احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی	سنہ ۳۲۱		الرازی المعروف بابن السمان	سنہ ۴۴۵
۸	احمد بن محمد بن عبد ربہ ابو عمر القرطبی	سنہ ۳۲۶	۸	احمد بن حسین بن علی البیہقی	سنہ ۴۵۸
۹	حسین بن اسماعیل المحاملی	سنہ ۳۳۰	۹	یوسف بن عبداللہ المعروف بابن عبدالبر	
۱۰	ابو العباس احمد بن محمد بن سعید المعروف			النمری القرطبی صاحب الاستیعاب	سنہ ۴۶۳
	بابن عقدہ	سنہ ۳۳۳	۱۰	احمد بن علی المعروف بالخطیب البغدادی	سنہ ۴۶۳
۱۱	یحییٰ بن عبداللہ العنبری	سنہ ۳۴۴	۱۱	علی بن احمد ابو الحسن الواحدی	سنہ ۴۶۸
۱۲	دعلج بن احمد السجزی	سنہ ۳۵۱	۱۲	مسعود بن ناصر السجستانی	سنہ ۴۷۷
۱۳	محمد بن عبداللہ البزار الشافعی	سنہ ۳۵۴	۱۳	علی بن محمد الجلابی المعروف بابن المغازلی	سنہ ۴۸۳
۱۴	محمد بن حبان البستی	سنہ ۳۵۴	۱۴	عبیداللہ بن عبداللہ ابو القاسم الحسکانی	سنہ
۱۵	سلیمان بن احمد الطبری	سنہ ۳۶۰	۱۵	علی بن الحسن بن الحسین الحلمی	سنہ ۴۹۲

قرن چہارم

قرن پنجم

نمبر شمار	اسماء مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات	نمبر شمار	اسماء مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات
قرن ششم					
۱	امام محمد غزالی رح	سنہ ۵۰۵	۶	یوسف بن محمد ابو الحجاج البلوی المعروف بابن الشیخ	سنہ ــ
۲	الحسین بن مسعود البغوی	سنہ ۵۱۶	۷	یوسف بن قزغلی سبط ابن الجوزی	سنہ ۶۵۴
۳	زرین بن معاویہ العبدری	سنہ ۵۳۵	۸	محمد بن یوسف الکنجی الشافعی	سنہ ۶۵۸
۴	احمد بن محمد العاصمی	سنہ ــ	۹	عبدالرزاق بن رزق اللہ الرسعنی	سنہ ۶۶۱
۵	محمود بن عمر الزمخشری صاحب الکشاف	سنہ ۵۳۸	۱۰	یحیی بن شرف النووی	سنہ ۶۷۱
۶	محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی	سنہ ــ	۱۱	احمد بن عبداللہ محب الدین الطبری المکی	سنہ ۶۹۴
۷	عبدالکریم بن محمد بن ابو سعد المروزی السمعانی	سنہ ۵۶۲	۱۲	ابراہیم بن عبداللہ الوصابی الیمنی الشافعی	سنہ ــ
۸	موفق بن احمد ابو المؤید المعروف بأخطب خوارزم	سنہ ۵۶۸	۱۳	محمد بن احمد الفرغانی	سنہ ۶۹۹
			قرن ہشتم		
۹	عمر بن محمد بن خضر الاردبیلی المعروف بالملا	سنہ ــ	۱	ابراہیم بن محمد الحموینی	سنہ ۷۲۲
۱۰	علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ المعروف بابن عساکر الدمشقی	سنہ ۵۷۱	۲	احمد بن محمد بن احمد علاء الدولہ السمنانی	سنہ ۷۳۶
۱۱	محمد بن عمر بن احمد بن موسی المدینی الاصبہانی	سنہ ۵۸۱	۳	یوسف بن عبدالرحمن المزی	سنہ ۷۴۲
۱۲	فضل اللہ بن ابی سعید الحسنی التوربشتی	سنہ ــ	۴	محمد بن احمد الذہبی	سنہ ۷۴۸
۱۳	اسعد بن محمود بن خلف ابو الفتح العجلی	سنہ ۶۰۰	۵	حسن بن حسین نظام الدین الاعرج النیشاپوری صاحب التفسیر	سنہ ــ
قرن ہفتم					
۱	امام محمد بن عمر الملقب بفخر الدین الرازی صاحب تفسیر کبیر	سنہ ۶۰۶	۶	محمد بن عبداللہ ولی الدین الخطیب البغدادی	سنہ ــ
۲	مبارک بن محمد بن محمد ابو السعادات المعروف بابن الاثیر الجزری	سنہ ۶۰۶	۷	عمر بن مظفر بن عمر ابو حفص المعری الحلبی الشہیر بابن الوردی	سنہ ۷۴۹
۳	علی بن محمد بن محمد بن عبدالکریم الجزری ابو الحسن المعروف بابن الاثیر	سنہ ۶۳۰	۸	احمد بن عبدالقادر بن مکتوم تاج الدین القیسی النحوی	سنہ ۷۴۹
۴	محمد بن عبدالواحد المقدسی الحنبلی	سنہ ۶۴۳	۹	محمد بن یوسف الزرندی	سنہ ۷۵۰
۵	محمد بن طلحہ النصیبی	سنہ ۶۵۲	۱۰	محمد بن مسعود الکازرونی	سنہ ۷۵۸
			۱۱	عبداللہ بن اسعد الیمنی الیافعی	سنہ ۷۶۸

شمار	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سن وفات
۱۲	اسمعیل بن عمر الدمشقی المعروف بابن کثیر	سنہ ۷۷۴
۱۳	عمر بن الحسن ابو حفص المراغی	سنہ ۷۷۸
۱۴	علی بن شہاب الدین الہمدانی	سنہ ۷۸۶
۱۵	محمد بن عبد اللہ بن احمد المقدسی	سنہ ۷۸۹
۱	محمد بن محمد المعروف بخواجہ پارسا	سنہ ۸۲۲
۲	محمد بن محمد شمس الدین الجزری صاحب حصن حصین	سنہ ۸۳۳
۳	احمد بن علی بن عبد القادر المقریزی	سنہ ۸۴۵
۴	شہاب الدین بن شمس الدین دولت آبادی	سنہ ۸۴۹
۵	احمد بن علی بن محمد المعروف بابن حجر العسقلانی	سنہ ۸۵۲
۶	علی بن محمد بن احمد المعروف بابن الصباغ المالکی	سنہ ۸۵۵
۷	محمد بن احمد العینی الحنفی شارح بخاری	سنہ ۸۵۵
۸	حسین بن معین الدین الیزدی المیبدی	سنہ ۸۷۰
۹	عبد اللہ بن عبد الرحمن المشہور باصیل الدین محدث	سنہ ۸۸۳
۱۱	فضل اللہ بن روزبہان بن فضل اللہ الخنجی الشیرازی	سنہ —
۱	علی بن عبد اللہ نور الدین السمہودی الشافعی	سنہ ۹۱۱
۲	عبد الرحمن بن ابی بکر المعروف بجلال الدین السیوطی	سنہ ۹۱۱
۳	عطاء اللہ بن فضل اللہ الشیرازی المعروف	

شمار	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سن وفات
	بجمال الدین المحدث	سنہ —
۴	عبد الوہاب بن محمد بن رفیع الدین احمد	سنہ ۹۳۲
۵	احمد بن محمد بن علی بن احمد الہیتمی المکی	سنہ ۹۷۳
۶	علی بن حسام الدین المتقی صاحب کنز العمال	سنہ ۹۷۵
۷	محمد طاہر الفتنی صاحب مجمع البحار	سنہ ۹۸۱
۸	میرزا مخدوم بن عبد الباقی	سنہ ۹۹۵
۱	علی بن سلطان محمد الہروی المعروف بملا علی القاری	سنہ ۱۰۱۴
۲	محمد بن عبد الرؤف بن تاج العارفین المناوی	سنہ ۱۰۳۱
۳	الشیخ عبد اللہ العیدروس الیمنی	سنہ ۱۰۴۱
۴	محمد بن محمد بن علی الشیخانی القادری المدنی	سنہ —
۵	علی بن ابراہیم بن احمد بن علی نور الدین الحلبی	سنہ ۱۰۴۴
۶	احمد بن الفضل بن محمد باکثیر المکی	سنہ ۱۰۴۷
۷	الشیخ عبد الحق محدث الدہلوی	سنہ ۱۰۵۲
۸	محمد بن محمد المصری	سنہ —
۹	محمد بن صفی الدین جعفر الملقب بمحبوب العالم	سنہ —
۱۰	صالح بن مہدی المقبلی	سنہ —
۱	محمد بن عبد الرسول البرزنجی العلامہ	سنہ ۱۱۳۰

قرن نہم

قرن دہم

قرن یازدہم

قرن دوازدہم

نمبر شمار	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات
۲	حسام الدین بن محمد بایزید سہارنپوری	ســـــہ
۳	میرزا محمد معتمد خان البدخشانی	ســـــہ
۴	محمد صدر عالم صاحب معارج	ســـــہ
۵	مولانا شاہ ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم محدث الدہلوی	سنہ ۱۱۷۶
۶	محمد بن اسمعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی	سنہ ۱۱۸۲
۷	محمد بن علی الصبان	ســـــہ

نمبر شمار	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات
۸	ابراہیم بن مرعی بن عطیہ الشبرخیتی المالکی	ســـــہ
۹	احمد بن عبد القادر العجلی	ســـــہ
۱۰	مولانا رشید الدین خان الدہلوی	ســـــہ
۱۱	مولوی محمد مبین لکھنوی	•
۱۲	محمد سالم البخاری الدہلوی	•
۱۳	مولوی ولی اللہ لکھنوی	•
۱۴	مولوی حسن علی فیض آبادی صاحب منتہی الکلام	•

حدیث غدیر کا صحیح بلکہ متواتر ہونا

(۱) قال مرزا محمد معتمد خان فی نزل الابرار بعد ذکر حدیث الغدیر۔ هذا حدیث صحیح مشهور لم یتکلم فی صحته الا متعصب جاحد لا اعتبار بقوله مرزا محمد معتمد خان نزل الابرار مین حدیث غدیر کے ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہین۔ یہ حدیث صحیح اور مشہور ہے اسکی صحت مین متعصب منکر کے سوا کسی نے کلام نہین کیا ہے اور ایسے شخص کی بات کا اعتبار نہین ہے +

(۲) قال شمس الدین محمد بن محمد الجزری صاحب الحصن الحصین فی اسنی المطالب فی ذکر حدیث الغدیر۔ ولا عبرة بمن حاول تضعیفه ممن لا اطلاع له فی هذا العلم شمس الدین محمد بن محمد الجزری صاحب حصن حصین اسنی المطالب مین بذیل ذکر حدیث غدیر لکھتے ہین کہ اس حدیث کی تضعیف کرنے والے کا اعتبار نہین کیا جا سکتا کیونکہ اسکو اس علم حدیث مین کچھ بھی خبر نہین ہے +

(۳) قال الذهبی فی تذکرة الحفاظ واما حدیث من کنت مولاه فعلی مولاه فله طرق جیدة وقد افردت ذلک ایضا حافظ ذہبی تذکرة الحفاظ مین بذیل ترجمہ عبد الحاکم صاحب مستدرک لکھتے ہین کہ حدیث من کنت مولاه فعلی مولاه کے لیے بہت سے طریقے کھرے ہین مینے ایک مستقل رسالہ مین اسکی تفرید

(۴) قال الملا علی القاری فی المرقاة ان هذا حدیث صحیح لا مریة فیه بل بعض الحفاظ عده متواترا ملا علی قاری مشکوة کی شرح مرقاة مین لکھتے ہین بے شک یہ حدیث صحیح ہے جس مین کسی طرح کا شبہ نہین ہے

بلکہ بعض حافظان حدیث نے اسکو متواترات مین سے شمار کیا ہے ✤

(۵) قال جمال الدین عطاء الله بن فضل الله بن عبد الرحمٰن الشیرازی النیسابوری فی الاربعین هذا الحدیث متواتر عن النبی صلی الله علیه وسلم رواه جم کثیر وجم غفیر من الصحابة حافظ جمال الدین عطاء الله بن فضل الله بن عبد الرحمن شیرازی نیسابوری اربعین مین لکہتے ہین یہ حدیث آنحضرت صلے الله علیہ وسلم سے متواتر روایت ہوئی ہے ایک جماعت کثیر اور بڑے گروہ نے اسکو روایت کیا ہے ✤

(۶) قال العلامة ضیاء الدین صالح بن المهدی المقبلی فی کتابه المسمی بابحاث المسددة فی فنون المتعددة من شواهد ذلك ما ورد فی حق علی فی الجنة وهو علی جملته متواتر معنی واشهرها حدیث من کنت مولاه فعلی مولاه علامہ ضیاء الدین صالح بن المہدی المقبلی کتاب ابحاث مسددہ مین لکہتے ہین انہین احادیث کی قسم مین سے وہ حدیث جو جناب امیر کے قطعی جنتی ہونے کی نسبت وارد ہوئی ہے جو اپنی حد مین سے متواتر ہے۔ اور حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ ان احادیث مین سے ہے جو معنے نہایت صحیح اور روایۃً نہایت مشہور ہین ✤

(۷) قال عبد الرؤف المناوی فی التیسیر من کنت مولاه فعلی مولاه اخرجه احمد وغیره ورجاله ثقات بل قال المؤلف حدیث متواتر وهذا ذکر علی بن احمد بن نور الدین محمد بن ابراهیم العزیزی فی سراج المنیر عبد الرؤف المناوی تیسیر شرح جامع صغیر مصنفہ سیوطی مین لکہتے ہین حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ محدثین نے روایت کیا ہے۔ اور امام احمد کے تمام راوی ثقہ ہین بلکہ مؤلف جامع صغیر کہتے ہین کہ یہ حدیث متواتر ہے اور علی بن احمد بن نور الدین محمد بن ابراہیم العزیزی نے بہی سراج المنیر شرح جامع صغیر مین اسکا اسیطرح سے ذکر کیا ہے ✤

(۸) وهذا الحدیث اخرجه السیوطی فی الفوائد المتکاثرة فی الاخبار المتواترة وفی الازهار المتناثرة فی الاخبار المتواترة وعلی المتقی فی مختصر قطف الازهار اسحدیث کو حافظ جلال الدین سیوطی نے فوائد متکاثرہ اور ازہار متناثرہ مین لکہا ہے اور علی متقی نے مختصر قطف الازہار مین لکہا ہے اور ان کتابون مین ان دونو صاحبون نے احادیث متواترہ کے جمع کرنے کا التزام کیا ہے ۔

(۹) قال الحافظ نور الدین علی بن ابراهیم بن علی الحلبی الشافعی فی کتابه المسمی بانسان العیون فی سیرة الامین المامون هذا حدیث صحیح ورد باسانید صحاح وحسان ولا التفات بمن قدح فی صحته کابی داود وابی حاتم الرازی حافظ نور الدین علی بن ابراہیم بن علی الحلبی انسان العیون مین لکہتے ہین کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسانید صحاح اور حسان سے روایت ہوی ہے ابو داؤد اور ابو حاتم رازی

کے اقوال جنہوں نے اسحدیث میں قدح کی ہے التفات کے قابل نہیں ہیں +

(۱۰) قال احمد بن محمد العاصمی فی زین الفتی هذا الحدیث تلقته الامة بالقبول وهو موافق للاصول حافظ احمد بن محمد العاصمی زین الفتی میں لکھتے ہیں اسحدیث کو امت نے قبول کیا ہے اور یہ حدیث اصول کے بالکل مطابق ہے +

(۱۱) قال الحافظ محمود بن محمد بن علی الشیخانی القادری المدنی فی الصراط السوی قال حافظ الذهبی هذا حدیث حسن اتفق علی ما ذکرنا جمهور اهل السنة والجماعة حافظ محمود بن محمد بن علی شیخانی القادری المدنی صراط السوی میں لکھتے ہیں کہ حافظ ذہبی کا قول ہے کہ یہ حدیث حسن ہے اور جیسے کہ ہمنے ذکر کیا ہے اسپر جمہور اہل سنت وجماعت کا اتفاق ہے +

(۱۲) قال الحافظ ابو القاسم الفضل بن محمد هذا حدیث صحیح عن رسول الله صلی الله علیه وقد روی عنه نحو مائة نفس منهم العشرة وهو ثابت لا اعرف له علة تفرد علی رضی الله عنه بهذه الفضیلة لم یشرکه احد (اخرجه الفقیه ابن المغازلی فی المناقب) حافظ ابو القاسم فضل بن محمد کہتے ہیں کہ یہ حدیث آنحضرت سے نہایت صحت کے ساتھ روایت ہوئی ہے اور سو آدمی نے اسحدیث کو حضور سے روایت کیا ہے میں کوئی قسم کی علت اسمیں نہیں پاتا جناب علی اس فضیلت میں یکہ ہیں کوئی صحابی اسمیں آپ کا شریک نہیں ہے۔

(۱۳) قال الحافظ ابن حجر حدیث من کنت مولاه فعلی مولاه اخرجه الترمذی والنسائی وهو کثیر الطرق جدا وقد استوعبها ابن عقدة فی کتاب مفرد وکثیر من اسانیدها صحاح وحسان (صواعق محرقه) خاتم المحدثین ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں کہ من کنت مولاه فعلی مولاه کی حدیث کو ترمذی اور نسائی رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے اور اسحدیث کے طریقے کثرت سے ہیں ابن عقدہ نے ایک مستقل کتاب میں انکو جمع کیا ہے اور اسکی اکثر سندیں صحیح اور حسن ہیں +

(۱۴) قال الشیخ عبد الحق فی اللمعات هذا حدیث صحیح لا مریة فیه وقد اخرجه جماعة کالترمذی والنسائی واحمد وطرقه کثیرة جدا رواه ستة عشر صحابیا وفی روایة احمد انه سمعه من النبی صلی الله علیه ثلثون صحابیا وشهدوا به لعلی لما نوزع فی ایام خلافته وکثیر من اسانیده صحاح وحسان ولا التفات لمن قدح فی صحته شیخ عبد الحق محدث دہلوی لمعات شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں یہ صحیح حدیث ہے اس میں کسی طرح کا شبہ نہیں ہے اور محدثین کی ایک جماعت جیسے کہ ترمذی اور نسائی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم نے اسکو تخریج کی ہے اور اسحدیث کے بہت سے طرق ہیں سولہ صحابیوں نے اسکو روایت کیا ہے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں ہے کہ اسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تیس صحابیوں نے سنا ہے

اور جبکہ اپنے ایام خلافت مین جناب امیر نے تنازع کیا تو ان لوگون نے اس حدیث کی نسبت گواہی دی تھی اور اسکی سندین اکثر صحیح او حسن ہین اور جس شخص نے کہ اسکی صحت مین کلام کیا ہے اسکے قول کا اعتبار نہین ◆

(۱۵) قال میرزا مخدوم بن میر عبد الباقی فی نواقض الروافض فان تسألنی عن حدیث الغدیر المتواتر ذکرت الملخص الذی ذکره مفیدهم میرزا مخدوم بن میر عبد الباقی نواقض الروافض مین لکھتے ہین اگر تو مجھ سے حدیث غدیر متواتر کی نسبت سوال کرے تو مین تجھ سے اسکا ملخص بیان کرتا ہون ◆

(۱۶) قال محمد بن اسمعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی فی کتابه الروضة الندیه وحدیث غدیر متواتر عند اکثر ائمة الحدیث محمد بن اسمعیل صلاح الامیر یمنی الصنعانی کتاب روضة الندیه مین تحریر کرتے ہین کہ حدیث غدیر اکثر ائمہ کے نزدیک متواتر ہے ◆

(۱۷) قال محمد صدر عالم فی معارج العلی ثم اعلم ان حدیث الموالاة متواتر عند السیوطی کما ذکره فی قطف الازهار فاردت ان اسوق طرقه لیتضح التواتر فاقول اخرج احمد والحاکم عن ابن عباس و ابن ابی شیبة واحمد عنه وعن بریدة واحمد وابن ماجة عن البراء والطبرانی وابن جریر وابو نعیم عن جندب الانصاری وابن قانع عن حبشی بن جنادة والترمذی عنه وقال حسن غریب والنسائی والطبرانی والضیاء المقدسی عن ابی الطفیل عن زید بن ارقم وحذیفة بن اسید الغفاری وابن ابی شیبة والطبرانی عن ابی ایوب وابن ابی شیبة وابن ابی عاصم والضیاء عن سعد بن ابی وقاص و الشیرازی فی الالقاب عن عمر والطبرانی عن مالک بن الحویرث وابو نعیم فی فضائل الصحابة عن یحیی ابن جعدة عن زید بن ارقم وابن عقدة فی کتاب الموالاة عن حبیب بن بدیل بن ورقاء وقیس بن ثابت وزید بن شراحیل الانصاری واحمد عن علی وثلثة عشر رجلا وابن ابی شیبة عن جابر قالوا قال رسول الله صلی الله علیه من کنت مولاه فعلی مولاه مولانا محمد صدر عالم معارج العلی مین تحریر کرتے ہین آگاہ ہو کہ حدیث موالاة حافظ سیوطی علیہ الرحمۃ کے نزدیک متواترات مین سے ہے جیسے کہ حافظ موصوف قطف الازہار مین لکھتے ہین اس حدیث کے طریقون کو شمار کرکے دکہاتا ہون تاکہ اسکا متواتر ہونا واضح ہو جائے پس مین کہتا ہون کہ امام احمد اور حاکم ابن عباس سے اور ابن ابی شیبہ اور احمد ان سے اور بریدہ سے اور احمد اور ابن ماجہ براء بن عازب سے اور طبرانی اور ابن جریر اور ابو نعیم جندب الانصاری سے اور ابن قانع حبشی ابن جنادہ سے اور ترمذی کہتے ہین کہ یہ حدیث اقسام حسن اور غریب مین سے ہے۔ اور نسائی اور طبرانی اور ضیاء مقدسی ابو الطفیل سے اور وہ زید بن ارقم اور حذیفہ بن اسید الغفاری سے اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی ابو ایوب سے اور ابن ابی شیبہ اور ابن ابی عاصم اور ضیاء سعد بن ابی وقاص سے اور

شیرازی القاب مین جناب عمر بن الخطاب سے ۔ اور طبرانی مالک بن الحویرث سے اور ابونعیم فضائل الصحابہ مین یحیے بن جعدہ سے اور وہ زید بن ارقم سے اور ابن عقدہ کتاب الموالاۃ مین حبیب بن بدیل بن ورقاء اور قیس بن ثابت اور زید بن شراحیل الانصاری سے اور احمد جناب امیر اور دیگر تیرہ صحابیون سے اور ابن ابی شیبہ جابر سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کا مین مولا ہون پس اس کا علی مولا ہے +

(۱۸) قاضی ثناء اللہ پانی پتی سیف المسلول مین لکھتے ہین ۔ این حدیث بدرجہ تواتر رسیدہ واز سی کس از صحاب ازینہا علی وابوایوب وزید بن ارقم وبراء بن عازب وعمرو بن مرہ وابوہریرہ وابن عباس وعمارہ بن بریدہ وسعد بن ابی وقاص وابن عمر وانس وجریر بن عبد اللہ البجلی ومالک بن الحویرث وابوسعید الخدری وطلحہ وابوالطفیل وحذیفہ بن اسید وغیرہ مروی گشتہ وجمہور محدثین این حدیث را در صحاح وسنن ومسانید روایت کردہ اند

اگرچہ اس حدیث کے تمام طرق کا احصا مشکل ہے مگر تیمناً چند طرق پر اقتصار کیا جاتا ہے

(۱) عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال غزوت مع علی بالیمن فرأیت منہ جفوۃ فلما قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرت علیا فتنقصتہ فرأیت وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتغیر فقال یا بریدۃ الست اولی بالمؤمنین من انفسہم قلت بلی یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ ۔ اخرجہ احمد فی المسند والمناقب والترمذی والنسائی والطبرانی وابن جریر وابونعیم وابن حبان والحاکم والحافظ ابی بشر اسمعیل بن عبد اللہ الاصبہانی المشہور بالسمویہ والفقیہ بن المغازلی والسیوطی فی جامع الصغیر والمتقی فی کنز العمال) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین جناب امیر کے ساتھ یمن مین غزا کرنے کو گیا ان سے مجھے شکر رنجی ہوگئی جب مین واپس آیا تو مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے انکی شکایت کہنے لگا مینے دیکھا کہ حضرت کا چہرہ اقدس متغیر ہوگیا ہے پھر آپنے ارشاد کیا اے بریدہ کیا مین تمام مومنون کی جان سے اولی نہین ہون مینے عرض کیا بے شبہ حضور اولے ہین پھر فرمایا جس کا کہ مین مولا ہون پس علی اسکا مولا ہے +

(۲) عن زید بن ارقم قال لما حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع وعاد قاصد المدینۃ قام بغدیر خم وھو ما بین مکۃ والمدینۃ وذلک فی الیوم الثالث عشر من ذی الحجۃ فقال ایہا الناس انی مسئول وانتم مسئولون ھل بلغت قالوا نشھد انک قد بلغت ونصحت ثم قال ایہا الناس الیس تشھدون ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ قالوا نشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ قال وانا اشھد مثل

ما شهد ثم ثم قال ایها الناس قد خلفت فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا بعدی کتاب الله واهل بیتی الا وان اللطیف الخبیر اخبرنی انهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض وعرض حوضی ما بین بصری وصنعا عدد انیته عدد النجوم ان الله لسائلکم کیف خلفتمونی فی کتاب الله واهل بیتی ثم قال ایها الناس من اولی الناس بالمؤمنین من انفسهم قالوا الله ورسوله یقول ذلک ثلث مرات ثم قال فی الرابعۃ واخذ بید علی اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ یقولها ثلاث مرات ثم قال الا فلیبلغ الشاھد منکم الغائب ر اخرجہ ابن الشھاب الزھری واحمد فی المسند وابن جریر وابو نعیم والنسائی فی الخصائص والضیاء المقدسی وابن ابی شیبۃ والسیوطی فی جامع الصغیر باختلاف یسیر زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے بقصد مدینہ منورہ واپس ہوئے اور غدیر خم پر مقام کیا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے اس روز ذی الحجہ کی تیرہوین تاریخ تھی حضرت نے فرمایا اے لوگو مجھ سے پوچھا جائیگا۔ اور تم سے بھی پوچھا جائیگا آیا مینے تم کو خدا کا پیغام پہنچا دیا ہے۔ تمام لوگون نے عرض کیا ہم گواہی دیتے ہین کہ آپ نے پہونچا دیا ہو اور نصیحت کا حق ادا کیا ہے۔ حضرت نے فرمایا مین بھی گواہی دیتا ہون کہ مینے پہونچا دیا ہے اور نصیحت کرنے کے حق کو ادا کر دیا ہے۔ پہر ارشاد کیا اے لوگو کیا تم گواہی نہین دیتے ہو کہ سوا خدا کے کوئی معبود برحق نہین ہے اور مین خدا کا رسول ہون تمام حاضرین نے عرض کیا ہم گواہی دیتے ہین کہ بے شک سوا خدا کے کوئی معبود برحق نہین ہے اور آپ خدا کے رسول ہین۔ حضرت نے فرمایا مین بھی تمہاری گواہی پر گواہی دیتا ہون۔ پہر فرمایا اے لوگو مین تم مین اپنے پیچھے دو چیزین چھوڑتا ہون اگر تم نے ان سے تمسک کیا تو میرے بعد تم ہرگز گمراہ نہین ہوگے۔ وہ خدا کی کتاب اور میرے اہل بیت ہے۔ خدائے مہربان خبر دینے والے نے مجھے خبر دی ہے کہ جب تک وہ دونو حوض پر وارد ہون ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے میرے حوض کی وسعت ایسی ہے جس طرح سے کہ میری نگاہ کرنے کا مقام اور صنعا یمن سلکے پیالے آسمان کے ستارون کی گنتی کے موافق ہین۔ بتحقیق خدا تمسے پوچھنے والا ہے کہ تمنے میرے بعد خدا کی کتاب اور میرے اہل بیت کے ساتھ کیا برتاؤ کیا ہے۔ پہر فرمایا اے لوگو مومنین کی جان سے کون زیادہ انکے لیے اولی بالتصرف ہے تمام حاضرین نے عرض کیا خدا اور اسکا رسول۔ یہ بات حضرت نے تین دفعہ فرما کر چوتھی دفعہ حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا اے میرے پروردگار جسکا کہ مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے تین مرتبہ کہکر ارشاد کیا کہ تم حاضرین کو چاہیے کہ غائبین تک اس خبر کو

پہونچا یئن ۔

(۳) عن عامر بن لیلی قال لما صدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع ولم یحج غیرہا اقبل حتی کان بالجحفۃ نہی عن سمرات متقاربات بالبطحاء ان ینزل تحتہن احد حتی اذا اخذ القوم منازلہم ارسل فقم ما تحتہن حتی اذا ثوب بالصلوۃ صلوۃ الظہر عمد الیہن وذلک یوم غدیر خم ثم بعد فراغہ من الصلوۃ قال ایہا الناس انی قد نبانی اللطیف الخبیر انہ لن یعمر نبی الا نصف عمر النبی الذی کان قبلہ وانی لاظنہ بانی ادعی فاجیب وانی مسئول وانتم مسئولون فہل بلغت فما انتم قائلون قالوا نقول قد بلغت وجہدت ونصحت فجزاک اللہ خیرا قال تشہدون ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وعبدہ وان جنتہ حق ونارہ حق والبعث بعد الموت حق قالوا بلی نشہد قال اللہم اشہد قال ایہا الناس الا تسمعون الا فان اللہ مولای وانا اولی بکم من انفسکم الا ومن کنت مولاہ فعلی مولاہ واخذ بید علی فرفعہا حتی نظرہ القوم ثم قال اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ اخرجہ الطبرانی والحافظ ابو الفتوح السعدی الشافعی) عامر بن لیلے رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس ہوئے اور اسکے بعد پہر آپنے حج نہین کیا یہانتک کہ جحفہ مین پہونچے لوگون کو کنکریلی زمین مین ببول کے درختون کے جہنڈ کے نیچے فروکش ہونے سے منع فرمایا جب لوگ اپنے اپنے مقام پر جا اترے حضور نے ان درختون کے نیچے جہاڑو دلائی اور نماز ظہر کے لیے اٹھے اور ان درختون کے نیچے تشریف لائے اور یہ غدیر خم کا دن مشہور ہوگیا ہے پہر آپ نماز سے فارغ ہوکر فرمایا ای لوگو مجہے میرے پروردگار نے اعلام کیا ہے کہ ہر ایک نبی اپنے پہلے نبی کی عمر سے نصف عمر پاتا چلا آیا ہے مین گمان کرتا ہون کہ مجہے بلایا جائیگا اور مین خدا کی دعوت کی اجابت کرونگا مین بہی پوچہا جاؤنگا اور تم بہی پوچہے جاؤگے کہ آیا مینے خدا کا پیغام پہونچا دیا ہے۔ پس تم کیا جواب دوگے لوگون نے عرض کیا ہم کہین گے کہ آپنے خدا کا پیغام پہونچا دیا ہے اور نہایت کوشش کی ہے اور نصیحت کا حق ادا کیا ہے خدا آپ کو جزائے خیر عطا کرے پہر سرکار نے ارشاد کیا کہ کیا تم اسکی گواہی دیتے ہو کہ خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہین ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسکے رسول اور بندہ ہین اور جنت اور دوزخ حق ہے اور مرنے کے بعد پہر جینا حق ہے۔ سب نے عرض کیا ہان ہم لوگ گواہی دیتے ہین۔ پہر حضرت نے فرمایا اے خدا گواہ رہیو پہر ارشاد کیا اے لوگو کیا تم نہین سنتے کہ میرا مولا خدا ہے اور مین تم لوگون کے لیے تمہاری جان سے اولیٰ ہون پس جسکا کہ مین مولا ہون علی اسکا مولا ہے اور علی کا ہاتھ پکڑکر بلند کیا یہانتک کہ تمام قوم نے لوگون نے انکو اچہی طرح سے دیکہا۔ پہر دعا کی اے میرے پروردگار دوست رکہیو اسے جو اسے دوست رکہے

اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے ۔

(۴) عن حذیفۃ بن اسید الغفاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب بغدیر خم تحت شجرۃ فقال ایھا الناس انی قد نبأنی اللطیف الخبیر انہ لم یعمر نبی الا نصف عمر الذی یلیہ من قبلہ وانی قد یوشک ان ادعی فانا اجیب وانی مسئول وانکم مسئولون فماذا انتم قائلون قالوا نشھد انک قد بلغت وجھدت ونصحت فجزاک اللہ خیرا فقال الیس تشھدون ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان جنتہ حق ونارہ حق وان الموت حق وان البعث بعد الموت حق وان الساعۃ اتیۃ لاریب فیھا وان اللہ یبعث من فی القبور قالوا بلی نشھد بذلک قال اللھم اشھد ثم قال ایھا الناس ان اللہ مولای وانا مولا المؤمنین وانا اولی بھم من انفسھم فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ ثم قال یا ایھا الناس انی فرطکم وانکم واردون علی الحوض حوض اعرض مما بین بصری الی صنعا فیہ عدد النجوم قدحان من فضۃ وانی سائلکم حین تردون علی عن الثقلین فانظروا کیف تخلفونی فیھما الثقل الاکبر کتاب اللہ عزوجل سبب طرفہ بید اللہ وطرفہ بایدیکم فاستمسکوا بہ لا تضلوا ولا تبدلوا وعترتی اھل بیتی وانہ قد نبأنی اللطیف الخبیر انھما لن ینقضیا حتی یردا علی الحوض (اخرجہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول والطبرانی بسند صحیح) حذیفہ ابن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم میں ایک درخت کے نیچے خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو مجھے پروردگار نے اعلام کیا ہے کہ کسی نبی نے عمر نہیں پائی مگر اپنے پہلے نبی کی عمر سے بقدر نصف کہ اب بتحقیق گمان کیا جاتا ہے کہ مجھے بلایا جائیگا اور میں خدا کی دعوت کو اجابت کرونگا مجھے پوچھا جائیگا اور تم سے بھی پوچھا جائیگا پس تم کیا کہوگے حاضرین نے عرض کیا ہم گواہی دینگے کہ آپنے خدا کا پیغام پہونچا دیا ہے اور کوشش کی ہے اور نصیحت ادا کی ہے پس خدا آپ کو جزائے خیر عطا کرے پھر حضرت نے فرمایا کیا تم گواہی نہیں دیتے ہو کہ خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بہ تحقیق محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسکے بندہ اور رسول ہیں اور خدا کا بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور مرنا حق ہے اور مرکر جی اٹھنا حق ہے اور بے شک قیامت آنیوالی ہے اور اسمیں کوئی شبہ نہیں ہے اور بے شک خدا قبر کے لوگوں کو زندہ کرنیوالا ہے ۔ حاضرین نے کہا ہاں ہم ان امور کی گواہی دیتے ہیں سرکار نے فرمایا اے میرے پروردگار گواہ رہیو پھر ارشاد کیا اے لوگو اللہ میرا مولا ہے اور میں مومنوں کا مولا ہوں اور انکے لیے ان کی جان سے اولے بالتصرف ہوں پس جسکا کہ میں مولا ہوں علی اسکا مولی ہے ای میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے

جو اسے دشمن رکھے پہر ارشاد کیا اے لوگو مین تمہارے آگے جانیوالا ہون اور تم میرے حوض پر وارد ہونیوالے ہو وہ حوض اس سے زیادہ عریض ہے جو میری نگاہ کے مقام سے صنعا مین تک ہے ستارون کی تعداد کے موافق اسپر پیالے چاندی کے رکہے ہوئے ہین جب تم میرے پاس آوگے تو مین تم سے دو بہاری چیزون کی نسبت پوچہنے والا ہون دیکہو میرے بعد تم ان دونون سے کیا سلوک کروگے پہلی بڑی چیز خدای تعالی کی کتاب ہے جسکی رسی کا ایک سرا تمہارے خدا کے ہاتہ مین ہے اور دوسرا سرا تمہاری ہاتہون مین ہے تم اسکو مضبوط پکڑلو تم گمراہ نہین ہوگے اور تم نہین بدلوگے اور میری عترت اہل بیت ہین مجہے خدائے مہربان خبر دینے والے نے خبر دی ہے کہ وہ دونون جب تک کہ میرے پاس حوض پر وارد نہ ہون ایک دوسرے سے علیحدہ نہین ہونگے ❖

(۵) عن البراء بن عازب قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فنزلنا بغدیر خم ونودی فینا الصلوۃ جامعۃ وکسح لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین شجرتین فصلی الظہر واخذ بید علی فقال الستم تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسہم قالوا بلی فاخذ بید علی فقال اللہم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ عمر بن الخطاب بعد ذلک فقال ہنیئا لک یا ابن ابیطالب اصبحت مولا کل مؤمن ومؤمنۃ رواخرجہ احمد فی المناقب والبیہقی وابو یعلی الموصلی وابن ماجۃ فی سننہ وابو نعیم والثعلبی والملخص الذہبی وابو سعد وابن ابی شیبۃ والمتقی فی کنز العمال وقال الحاکم ہذا الحدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ وزاد الطحاوی فی شرح مشکل الآثار بعد قول عاد من عاداہ واحب من احبہ وابغض من ابغضہ واعن من اعانہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ ہم سفر مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے رکاب سعادت مآب مین تہے پس ہم غدیر خم پر جا اترے ہم مین نماز جماعت کی منادی کرائی گئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے زمین پر جہاڑو دی گئی۔ پس حضرت نے ظہر کی نماز پڑہی اور علی کا ہاتہ پکڑ کر ارشاد کیا آیا تم نہین جانتے ہو کہ مین سب مومنون کی جان سے اولی ہون سب نے عرض کیا بے شک آپ اولی ہین پہر فرمایا اے میرے پروردگار جسکا کہ مین مولی ہون پس اسکا علی مولا ہے۔ اے پروردگار دوست رکہیو اسے جو اسے دوست رکہے اور دشمن رکہیو اسے جو اسے دشمن رکہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جناب علی علیہ السلام سے ملکر کہنے لگے مبارک ہو تجہے اے ابن ابی طالب کہ تو ہر ایک مومن اور مومنہ کا مولی بن گیا ہے۔ امام احمد نے مناقب مین اور بیہقی نے اور ابو یعلے موصلی نے اور ابن ماجہ نے سنن مین اور ابو نعیم اور ثعلبی نے اور مخلص الذہبی نے اور ابن ابی شیبہ نے اور متقی نے کنز العمال مین

اسحدیث کو روایت کیا ہے اور حاکم کہتا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے اگرچہ مسلم اور بخاری نے اسکو روایت نہین کیا ہے اور شرح مشکلات الآثار مین طحاوی نے عاد من عاداہ کے بعد یہ الفاظ اور روایت کیے ہین کہ حضرتؐ نے ارشاد کیا کہ اے پروردگار محبوب رکہ اسے جو اسے محبوب رکہے اور بغض رکہہ اس سے جو اس سے بغض رکہے اور اعانت کر اسکی جو اسکی اعانت کرے اور مدد دے اسے جو اسے مدد دے اور چہوڑ دے اسے جو اسے چہوڑ دے ❊

(۶) عن حمزۃ الاسلمی قال لما انصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع امر بشجرات فقمن بوادی خم وھجر فخطب الناس فقال اما بعد ایھا الناس فانی مقبوض اوشک ان ادعی فاجیب فما انتم قائلون قالوا نشھد انک قد بلغت ونصحت وادیت قال انی تارک فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ واھل بیتی الا وانھما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیہما (اخرجہ ابن عقدۃ فی الموالاۃ والسمھودی فی جواھر العقدین) حمیرا سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس ہوئے وادی خم مین درختون کے نیچے جہاڑ و دینے کا حکم دیا جب آدہا دن ڈہل گیا تو حضرت نے لوگون کو خطبہ ارشاد کیا اور فرمایا اما بعد اے لوگو مین جانب حق تسلیم کرنے والا ہون گمان کیا جاتا ہے کہ مین بلایا جاؤن گا پس مین اجابت کرونگا پس تم کیا کہوگے حاضرین نے عرض کیا ہم گواہی دینگے کہ بے شک آپنے رسالت کو پہونچا دیا ہے اور نصیحت کا حق ادا کیا ہے اور خدا کے فرض کو پورا کیا ہے پہر حضور نے فرمایا مین تم لوگون مین وہ چیز چہوڑتا ہون کہ اگر تم نے اس سے تمسک کیا تو تم ہرگز گمراہ نہین ہوگے وہ خدا کی کتاب اور میرے قریبی اہل بیت ہین بے شک وہ دونو جب تک میرے پاس حوض پر نہ آترین ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے دیکہو تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کروگے ❊

(۷) عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال کنا بالجحفۃ بغدیر خم وثمہ ناس من جھینۃ ومزینۃ وغفار فخرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خباء او فسطاط فاشار بیدہ ثلثا فاخذ بید علی فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ عثمان بن ابی شیبۃ فی سننہ والنسائی) جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جحفہ مین غدیر خم کے مقام پر تہے اور وہان قبیلہ جہینہ اور مزینہ اور غفار کے بہت سے لوگ موجود تہے پس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ یا سراپردہ سے باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور تین دفعہ اپنے ہاتہ کے ساتہ اشارہ کرکے علی کا ہاتہ پکڑا اور فرمایا جسکا کہ مین مولا ہون پس علی اسکا مولا ہے

(۸) عن ابی بریدۃ الاودی عن ابیہ قال دخل ابو ہریرۃ المسجد فاجتمع الناس الیہ فقام الیہ شاب فقال انشدک باللہ اسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ قال نعم (اخرجہ ابن المغازلی وابن الکثیر وابن جریر) ابو بریدۃ الاودی اپنے والد سے ناقل ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ مسجد میں داخل ہوئے ایک آدمی نے اٹھکر ان سے کہا میں تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا تمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے ابو ہریرہ نے جواب دیا کہ ہاں میں نے اس حدیث کو سنا ہے۔

(۹) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وابغض من ابغضہ (اخرجہ ابن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے میرے پروردگار جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے اور چھوڑ دے اسے جو اسے چھوڑ دے اور بغض رکھ اس سے جو اس سے بغض رکھے۔

(۱۰) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ ابن عقدۃ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جسکا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے۔

(۱۱) عن عبد اللہ بن یا لیل قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ ابن عقدۃ) عبد اللہ بن یالیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے۔

(۱۲) عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ النسائی والطبرانی فی الکبیر) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے۔

(۱۳) عن مالک بن الحویرث قال رقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ ابو نعیم فی فضائل الصحابۃ وعبد اللہ بن احمد بن حنبل فی المسند) مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند ہو کر فرمایا جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے۔

(۱۴) عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ الطبرانی

فی الکبیر) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے۔

(۱۵) عن عمرو بن مرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واعن من اعانہ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس کا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولی ہے اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے اور مدد کر اسکی جو اسکی مدد کرے اور اعانت دی اسے جو اسے اعانت دے۔

(۱۶) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ ابو زید الخطاب ابن ابی شیبہ فی سننہ وابن ابی عاصم وسعید بن منصور عن سعد ابن ابی وقاص) عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ سرور دوجہان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا جس کا کہ میں مولا ہوں پس علی اس کا مولا ہے۔

(۱۷) عن عمر بن الخطاب قال نصب رسول اللہ صلی اللہ علیہ علیا فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ اللھم انت شھیدی علیھم قال عمر وکان فی جنبی شاب حسن الوجہ طیب الریح فقال لی یا عمر لقد عقد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقدا لا یحلہ الا منافق فاحذر ان تحلہ قال عمر فقلت یا رسول اللہ انک حیث قلت فی علی کان فی جنبی شاب حسن الوجہ طیب الریح قال کذا وکذا قال نعم یا عمر انہ لیس من ولد آدم لکنہ جبریل اراد ان یؤکد علیکم ما قلتہ فی علی (اخرجہ علی بن شہاب الدین الھمدانی فی کتابہ مودۃ القربی) جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے علی علیہ السلام کو کھڑا کرکے ارشاد کیا جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے۔ اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے۔ اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے اور چھوڑ دے اسے جو اسے چھوڑ دے اور نصرت دی اسے جو اسے نصرت دے اے میرے پروردگار تو میرا ان پر گواہ ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے پہلو میں ایک نوجوان خوبصورت سوندہی خوشبو والا کھڑا تھا مجھ سے کہنے لگا اے عمر البتہ سرور دین پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی گرہ لگائی ہے کہ منافق کے سوا کوئی اسکو نہیں کھولیگا پس تو اسکے کھولنے سے ڈرتا رہ عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ جبکہ حضور نے علی علیہ السلام کے حق میں ارشاد کیا تھا میرے پہلو میں ایک نوجوان خوبصورت سوندہی

ہوا اسوجود تھا اس نے مجھ سے پسے لیسے کہا حضرت نے فرمایا اے عمرو وہ شخص آدم کی اولاد میں سے نہیں تھا وہ جبریل علیہ السلام تھے اور میرے کہنے کی تمکو تاکید کرنے کے لیے آئے تھے جو کچھ میں نے تم سے علی کی نسبت کہا تھا ۔

(۱۸) عن سعد بن ابی وقاص قال فقال ابوبکر وعمر امسیت یا ابن ابی طالب مولی کل مؤمن ومؤمنة (اخرجہ الدارقطنی) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے اے ابن ابی طالب تم ہر مومن مرد اور عورت کا مولی بنگیا ہے ۔

(۱۹) عن البراء بن عازب قال عمر بن الخطاب هنیئا لك یا ابن ابی طالب اصبحت مولا کل مؤمن ومؤمنة (اخرجہ احمد فی المناقب) وابن ماجة فی سننه وابو نعیم والبیهقی) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے مبارک ہو تجھے اے ابن ابیطالب کہ تو ہر مومن اور مومنہ کا مولا بنگیا ہے

(۲۰) عن خیثمة بن عبد الرحمن قال سمعت سعد بن مالك وقال له رجل ان علیا یقع فیك انك تخلفت عنه فقال سعد والله انه لرای رأیته واخطا رائی ان علیا اعطی ثلثا لان اکون اعطیت احدهن احب الی من الدنیا وما فیها لقد قال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم بعد حمد اللہ والثنا علیه هل تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسهم قلنا بلی قال اللهم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللهم وال من والاہ وعاد من عاداہ وجی به یوم خیبر وهو ارمد ما یبصر فقال یارسول اللہ انی ارمد فتفل فی عینیه ودعا له فلم یرمد حتی قتل وفتح علیه خیبر واخرج رسول اللہ صلی اللہ علیه عمه العباس وغیرہ من المسجد فقال له العباس تخرجنا ونحن عصبتك وعمومتك وتسکن علیا فقال ما انا اخرجکم واسکنه ولکن اللہ اخرجکم واسکنه (اخرجہ الحاکم فی المستدرك) خیثمہ بن عبد الرحمن کہتا ہے کہ مینے سنا کہ سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کہنے لگا کہ جناب امیر علیہ السلام تمہاری شکایت کرتے تھے کیونکہ تمنے انکی بیعت سے تخلف کیا ہے سعد کہنے لگے وہ بھی ایک رای تھی جو مینے سوچی تھی لیکن میری راے خطا پر تھی علی کو تین ایسی باتیں عطا ہوئی ہیں کہ اگر ان میں سے مجھے ایک بھی دی گئی ہوتی تو میرے نزدیک دنیا وما فیہا سے بہتر تھی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے روز خدا کی صفت وثنا کے بعد ارشاد کیا کیا تم جانتے ہو کہ میں سب مومنوں کی جان سے اولی ہوں ہمنے عرض کیا بے شک آپ اولی ہیں حضرت نے فرمایا اے میرے پروردگار جسکا کہ میں مولا ہوں پس علی اسکا مولی ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے دوسری یہ ہے خیبر کے روز جبکہ ایسے ہوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر کیے گئے انکو آشوب چشم تھا جس کی وجہ سے وہ نہیں

دیکھہ سکتے تھے پس وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ مین آشوب چشم رکھتا ہون حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھون مین لگا دیا
اور انکے لیے دعا کی وہ اچھے ہو گئے اور انکا آشوب چشم جاتا رہا یہانتک کہ لڑائی ہو گئی اور خیبر انکے ہاتھ سے فتح
ہو گیا تیسری بات یہ ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس کو مع دیگر تمام اصحاب کے مسجد
سے نکالدیا پس عباس عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ ہمین مسجد سے نکالتے ہین باوجودیکہ ہم آپکے ساتھ
رشتہ مین نسبت بزرگی رکھتے ہین اور آپکے چچا ہین اور آپنے علی کو مسجد مین رہنے کا حکم دیا ہے حضرت نے
ارشاد کیا نہ مینے تمکو نکالا ہے۔ اور نہ اسکو رکھا ہے بلکہ خدا نے تمکو نکالا ہے اور اسکو رکھا ہے ✦

(۲۱) عن سعد بن ابی وقاص قال قدم معاویة فی بعض حجاته فدخل علیه سعد فذکروا علیا فنال
منه فغضب سعد وقال تقول هذا الرجل سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کنت مولاه
فعلی مولاه وسمعته یقول انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی وسمعته یقول
لاعطین الرایة الیوم رجلا یحب الله ورسوله (اخرجه النسائی فی الخصائص وابن ماجة فی سننه
وابن کثیر فی تاریخه) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب معاویہ حج کرنے کو آیا سعد
اسکے پاس گیا لوگ جناب امیر علیہ السلام کا ذکر کرنے لگے سعد رضی اللہ عنہ کو جب معلوم ہوا تو نہایت
خفا ہو کر کہنے لگے ای معاویہ تو ایسے شخص کے حق مین یہ باتین کہہ رہا ہے جسکی شان مین مینے جناب رسالت
مآب صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولی ہے۔ ونیز
مینے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے مگر نبی میرے بعد نہین
ونیز مینے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آج ہم اپنا علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اسکے رسول کو دوست
رکھتا ہے ✦

(۲۲) عن ابن مسعود قال کنا نقرأ علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ایها الرسول بلغ ما انزل
الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین فان لم تفعل فما بلغت رسالته (اخرجه ابو نعیم فی حلیة الاولیاء
وعینی فی شرح البخاری والرازی فی تفسیر الکبیر والواحدی فی تفسیره والسیوطی فی الدر المنثور و
المنظام الاعرج فی غرائب القرآن وصاحب سیرة الحلبیه وابن مردویه) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
روایت کرتے ہین کہ ہم جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد فرخندہ مین اس آیت کریمہ کو اس طرح
پڑہتے تھے کہ اے رسول پہنچا دے اس بات کو جو کہ تیری طرف تیرے رب سے اتاری گئی ہے کہ علی مومنون
کا مولا ہے اور اگر تو نے ایسا نکیا تو تو نے اسکی رسالت کو نہین پہنچایا

(۲۳) عن ابی سعید الخدری قال نزلت هذه الآیة یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک علی

علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم فی فضل علی بن ابی طالب راخرجہ ابن ابی حاتم وابن مردویہ وابن عساکر وابو نعیم فی کتاب ما نزل من القرآن فی علی وابو الحسن الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول وقال الحافظ ابو عبداللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی ھکذا ذکرہ الشیخ محی الدین النووی وقال ابوبکر النقاش انھا نزلت فی بیان الولایۃ لعلی وقال الامام فخر الدین الرازی وھو قول ابن عباس والبراء بن عازب ومحمد بن علی بن الحسین ابن علی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت کہ اے رسول پہونچادو اس بات کو جو تیری طرف تیرے رب سے نازل ہوئی ہے غدیر خم کے روز جناب علی بن ابی طالب کی فضیلت میں نازل ہوئی ہے۔ اس حدیث کو ابو حاتم اور ابوبکر بن مردویہ اور ابن عساکر اور حافظ ابو نعیم نے کتاب ما نزل من القرآن فی علی میں اور ابو الحسن واحدی نے اسباب النزول میں روایت کیا ہے اور حافظ ابو عبداللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں کہ امام نووی شارح صحیح مسلم نے یہی اسیطرح پر ذکر کیا ہے اور ابوبکر نقاش کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر کی ولایت کی نسبت نازل ہوئی ہے اور امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں کہ غدیر خم کے روز اس آیت کے شرف نزول کی نسبت عبداللہ بن عباس اور براء بن عازب اور جناب محمد بن علی بن الحسین بن علی کا قول ہے۔

(۲۴) عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک قال نزلت فی علی امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبلغ فیہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید علی فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت یعنے یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک جناب امیر کے حق میں نازل ہوئی ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی تبلیغ کا حکم ہوا پس حضرت نے جناب امیر کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا جسکا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے۔

(۲۵) عن البراء بن عازب قال فی قولہ تعالیٰ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ای بلغ من فضائل علی نزلت فی غدیر خم فخطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بخ بخ لک یا علی اصبحت مولای ومولی کل مؤمن ومومنۃ راخرجہ ابو نعیم والثعلبی) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیت کریمہ اے رسول پہونچادو جو کچھ کہ نازل ہوا ہے تیری طرف تیرے رب سے یعنے کہ جناب علی کے فضائل کو پہونچادو غدیر خم کے روز نازل ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا جسکا کہ میں مولا ہوں پس علی اسکا مولا ہے۔ پس

جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیر علیہ السلام سے کہنے لگے آفرین ہو تجھے اے ابن ابیطالب کہ تو میرا اور ہر ایک مومن مرد اور مومن عورت کا آقا بن گیا ہے۔

(۲۶) عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعی الناس فی غدیر خم وامر بما تحت الشجرۃ من شوک فقم ذلک یوم الخمیس فدعا علیا فاخذ بضبعیہ فرفعھا حتی نظر الناس بیاض ابطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ ثم لم یتفرقوا حتی نزلت ھذہ الآیۃ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضا الرب برسالتی وبالولایۃ لعلی بن ابی طالب (اخرجہ ابو نعیم فیما نزل من القرآن فی علی والسیوطی فی الدر المنثور وابوبکر بن مردویہ والدیلمی والحموینی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بتحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم میں لوگوں کو بلایا اور حکم دیا کہ درختوں کے نیچے جھاڑو دیا گیا اور کانٹے ٹوٹے گئے یہ پنجشنبہ کا دن تھا پھر علی کو بلایا اور انکا بازو پکڑکر اٹھایا یہانتک کہ لوگوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بغل کی سفیدی کو ملاحظہ کیا پھر فرمایا جسکا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے پھر ابھی لوگ متفرق نہیں ہونے پائے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ آج میں نے تمہارا دین تمہارے لیے کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا ہے۔ پس حضرت نے فرمایا اللہ اکبر دین کے کامل ہونے اور نعمت کے پورا ہونے پر اور میری رسالت اور علی کی ولایت سے خدا کے خوشنود ہونے پر +

(۲۷) عن ابی ھریرۃ قال من صام ثمانیۃ عشر من ذی الحجۃ کتب لہ صیام ستین شھرا وھو یوم غدیر خم لما اخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بید علی بن ابی طالب فقال الست اولی بالمؤمنین من انفسھم قالوا بلی یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بن الخطاب بخ بخ لک یا ابن ابی طالب اصبحت مولای ومولی کل مؤمن ومؤمنۃ فانزل اللہ تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی (اخرجہ فقیہ بن المغازلی فی المناقب وابراھیم النطنزی فی کتاب الخصائص و شھاب الدین احمد فی توضیح الدلائل عن مجاھد قال نزلت ھذہ الآیۃ بغدیر خم واخرجہ الصالحانی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص کہ اٹھارہویں ذی الحجہ کو روزہ رکھیگا اسکے نامہ اعمال میں ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھا جاویگا وہ غدیر خم کا دن ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب کا ہاتھ پکڑکر فرمایا کیا میں مومنوں کے لیے انکی جان سے اولیٰ نہیں ہوں حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک آپ اولیٰ ہیں ارشاد کیا جسکا کہ میں مولا ہوں

پس علی اسکا مولیٰ ہے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے آفرین آفرین اے ابن ابی طالب تو میرا اور ہر ایک مومن اور مومنہ کا آقا قرار دیا گیا ہے پس خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی آج کے دن میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمت کو تمہارے پورا کیا ہے ۔

(۲۸) نقل الامام ابو اسحاق الثعلبی رحمۃ اللہ علیہ فی تفسیرہ ان سفیان بن عیینۃ سئل عن قولہ تعالیٰ سأل سائل بعذاب واقع فیمن نزلت فقال للسائل لقد سألتنی عن مسئلۃ ما سألنی احد عنہا قبلک حدثنی ابو جعفر محمد عن آبائہ علیہم السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لما کان بغدیر خم نادی الناس فاجتمعوا فاخذ بید علی وقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فشاع ذلک فطار فی البلاد وبلغ ذلک حارث بن نعمان الفہری فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ علی ناقتہ فاناخ راحلتہ ونزل عنہا وقال یا محمد امرتنا عن اللہ عز وجل ان نشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقبلناہ منک وامرتنا ان نصلی خمسا فقبلناہ منک وامرتنا بالزکوۃ فقبلناہ منک وامرتنا ان نصوم فقبلناہ منک وامرتنا بالحج فقبلناہ منک ثم لم ترض بہذا حتی رفعت بضبعی ابن عمک تفضلہ علینا فقلت من کنت مولاہ فعلی مولاہ فہذا شیء منک ام من اللہ عز وجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی لا الہ الا ہو ان ہذا من عند اللہ فولی الحارث یرید راحلتہ وہو یقول اللہم ان کان ما یقول محمد حقا فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم فما وصل راحلتہ حتی رماہ اللہ عز وجل بحجر سقط علی ہامتہ فخرج من دبرہ فقتلہ فانزل اللہ عز وجل سأل سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج (اخرجہ سبط بن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ ومحمد بن یوسف الزرندی فی معارج الوصول وملک العلماء شہاب الدین الدولت آبادی والسید السمہودی فی جواہر العقدین وجمال الدین المحدث صاحب روضۃ الاحباب فی اربعینہ وعبد الرؤف المناوی فی فیض القدیر ومحمود بن محمد القادری فی صراط السوی والحلبی فی انسان العیون واحمد بن الفضل بن محمد باکثیر فی وسیلۃ المآل ومحمد بن اسمٰعیل الامیر فی روضۃ الندیہ والحافظ محمد ابن یوسف الکنجی فی کفایۃ الطالب) امام ابو اسحاق ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی شخص نے سوال کیا کہ آیۃ سأل سائل بعذاب واقع کس کے حق میں نازل ہوئی ہے تو سفیان بن عیینہ سائل سے کہنے لگے تو مجھ سے ایک ایسا مسئلہ پوچھتا ہے کہ تجھ سے پہلے مجھ سے کسی نے نہیں پوچھا مجھ سے جناب امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام روایۃً اپنے آبائے کرام سے بیان فرماتے تھے کہ جناب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غدیر خم کے مقام پر پہنچے اور لوگوں کو جمع کر کے سب کے سامنے جناب امیر کا ہاتھ پکڑ کر

ارشاد فرمایا جس کا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے اور یہہ بات سب لوگون مین اور تمام جگہہ مشہور ہوگئی
یہ خبر حارث بن النعمان الفہری کو معلوم ہوئی۔ وہ اپنے ناقہ پر سوار ہوکر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے
حضور مین حاضر ہوا اور اپنے ناقہ کو بٹھا کر اور اس سے اترکر اور خدمت مین پہونچکر کہنے لگا یارسول اللہ آپ
نے ہمکو حکم دیا کہ ہم اس بات کی گواہی دین کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہین اور بیشک آپ اللہ کے رسول
ہین ہمنے آپ کا یہ حکم مان لیا پھر آپنے ہمکو پانچ وقت کی نماز کا حکم دیا وہ بھی ہمنے آپکا حکم قبول
کیا پھر آپنے ہمکو زکوۃ دینے کے لیے ارشاد کیا وہ بھی ہم آپ کا حکم بجا لائے پھر آپنے ہمکو روزہ رکھنے
کے واسطے کہا وہ بھی آپکا فرمان ہمنے قبول کیا۔ پھر آپنے ہمکو حج کرنے کا ارشاد کیا ہم اسکو بھی
مان گئے اسپر بھی آپ راضی نہوئے اور آپنے ابن عم کا بازو پکڑ کر اٹھایا اور انکو ہمپر فضیلت عطا کی اور
فرمایا جس کا کہ مین مولا ہون پس علی اسکا مولا ہے یہ بات حضور اپنی طرف سے فرماتے ہین یا خدا کی طرف سے
حضرت نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے سوا کوئی معبود برحق نہین ہے یہ بات خدا کی طرف سے ہے
پس حارث یہ کہتا ہوا اپنے ناقہ کی طرف لوٹ آیا۔ اے خدا اگر جو کچھ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے
ہین سچ ہے تو (معاذ اللہ) ہمپر آسمان سے پتھر برسا یا ہمین دردناک پہونچا۔ جب وہ اپنے ناقہ کی طرف
لوٹا ابھی اس تک پہونچا بھی نتھا کہ خدا تعالے نے پھر ایک پتھر پھینکا جو اسکے سر پر لگا اور دبر کی راہ
سے نکل گیا پس خدا تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی۔ مانگا ایک مانگنے والے نے عذاب کو کافرون کے
لیے ہونیوالا ہے عذاب اسکی طرف سے ہے جو صاحب ہے سیڑھیون کا +

(۲۹) عن ابی سعید الخدری قال لما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ
یوم غدیر خم قال حسان بن ثابت اأذن یارسول اللہ ان اقول ابیاتا فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قل علی برکت اللہ فقال حسان یا معشر القریش اسمعوا شہادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال ؎ ینادیہم یوم الغدیر نبیہم + بخم واسمع بالرسول منادیا + وقال فمن مولا
کم و ولیکم + فقالوا ولم یبدوا ہناک التعادیا + الٰہک مولانا وانت ولینا + ولن تجدن فی
ذلک الیوم عاصیا + فقال لہ قم یا علی فاننی + رضیتک من بعدی اماما وہادیا + فمن
کنت مولاہ فہذا ولیہ + فکونوا لہ انصار صدق موالیا + ہناک دعا اللہم وال ولیہ +
وکن للذی عادی علیا معادیا + فخص بہا دون البریۃ کلہا + علیا وسماہ الوزیر المواخیا +
اخرجہ ابوبکر بن مردویہ وابو نعیم فیما نزل من القرآن فی علی والخطیب خوارزم فی المناقب و
سبط بن الجوزی فی تذکرہ خواص الامۃ والسیوطی فی کتابہ المسمی بازہار فیما عقدہ الشعراء

من الاشعار و محمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ المطالب والحموینی فی فرائد السمطین والنطنزی فی خصائص العلویہ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غدیر خم کے مقام پر ارشاد کیا کہ جسکا مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ مجھے چند اشعار پڑہنے کی اجازت ہو آپنے فرمایا خدا کی برکت سے بیان کر حسان کہنے لگے اے قریش کے لوگو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی گواہی کو سنو اور یہہ اشعار بیان لیے ؎ غدیر خم کے روز انکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو غدیر خم کے مقام پر پکارا۔ اور جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا عمدہ منادی کی۔ فرمایا تمہارا کون مولا اور ولی ہے۔ ان لوگون نے جواب مقام مین سرکشی نہین کرتے تہے عرض کیا۔ تیرا خدا ہمارا مولا ہے اور تو ہمارا اولی ہے۔ اور آج کے روز سے تو ہمین نافرمان نہین پائیگا۔ پس حضرت نے فرمایا اے علی اٹہہ کہڑا ہو بے شبہ مینے تجھے اپنے بعد امام اور ہادی پسند کیا ہے۔ پس جسکا کہ مین مولا ہون اسکا یہ ولی ہے تم لوگ اسکے سچے مددگار رہنا وہ مین آپنے دعا کی کہ بار الہا علی کے دوست کو دوست رکہیو۔ اور علی کے دشمن کو دشمن رکہیو۔ پس تمام خلقت کے سوا علی کو اس خصوصیت کے ساتہہ مخصوص کیا اور انکا نام وزیر اور بہائی رکہا ؞

(۳۰) عن ابن عباس قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ ان یقوم بعلی فیقول لہ ما قال فقال صلی اللہ علیہ یا رب ان قومی حدیثوا عہد بجاہلیۃ ثم مضی بحجہ فلما اقبل راجعا ونزل بغدیر خم انزل اللہ علیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس فاخذ بعضد علی ثم خرج الی الناس فقال یا ایہا الناس الست اولی بکم من انفسکم قالوا بلی یا رسول اللہ قال اللہم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ واحب من احبہ وابغض من ابغضہ قال ابن عباس فوجبت واللہ فی رقاب القوم وقال حسان بن ثابت ینادیہم یوم الغدیر نبیہم الخ (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو باری تعالی عز اسمہ کا حکم ہوا۔ کہ علی کو اٹہا کر لوگون کے سامنے کردین اور جو کچہہ کہنا ہے کہدین حضرت نے بارگاہ الٰہی مین عرض کی اے میرے پروردگار میری قوم ابہی جاہلیت سے نئے عہد اسلام والی ہے شاید اس امر کو نہ مانین پہر آپ حج کو تشریف لیگئے۔ جب آپ وہان سے واپس ہو کر غدیر خم مین پہنچے خدا تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اے رسول پہونچا دے اس امر کو جو تیری طرف تیرے رب سے نازل ہوا ہے اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تو نے اسکی رسالت کو نہ پہونچایا اور اللہ تعالی لوگون سے

تیری نگہبانی کریگا۔ پس حضرت علی کا بازو پکڑ کر خیمہ سے باہر برآمد ہوئے اور فرمانے لگے اے لوگو کیا میں تمہارے لیے تمہاری جان سے اولی نہیں ہوں حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بیشبہ اولی ہیں پس آپ نے فرمایا اے میرے پروردگار جسکا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے اور چھوڑ دیجیو اسے جو اسے چھوڑ دے اور مدد دیجیو اسے جو اسے مدد دے اور محبت کیجیو اس سے جو اس سے محبت کرے اور بغض رکھیو اس سے جو اس سے بغض رکھے ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے واللہ یہ بات تمام قوم کی گردن پر واجب ہوگئی۔ اور حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ نے فی البدیہہ اشعار پڑھے ہے ؎ انکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو غدیر خم کے مقام پر پکار کر ارشاد کیا ✦

(۳۱) عن بکر بن احمد القصری قال حدثتنا فاطمة بنت علی بن موسی الرضا قالت حدثتنی فاطمة وزینب وام کلثوم بنات موسی بن جعفر الکاظم قلن حدثتنا فاطمة بنت جعفر بن محمد الصادق قالت حدثتنی فاطمة بنت محمد بن علی الباقر قالت حدثتنی فاطمة بنت علی بن الحسین زین العابدین قالت حدثتنی فاطمة وسکینة ابنتا الحسین بن علی عن ام کلثوم بنت فاطمة بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا قالت انسیتم قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ الحافظ ابوموسی المدینی فی کتابہ المسلسل بالاسماء وقال ہذا الحدیث مسلسل من وجہ وہو ان کل واحدة من الفواطم تروی عن عمة لہا فہو روایة خمس بنات اخ کل واحدة منہن عن عمتہا واخرجہ محمد الجزری صاحب الحصن الحصین فی اسنی المطالب وعبد اللہ بن احمد بن ابراہیم بن احمد المقدسی الصالحی الحنبلی)

بکر بن احمد القصری ناقل ہیں کہ مجھسے فاطمہ بنت علی بن موسی علیہ السلام بیان کرتی تھیں کہ مجھ سے میری پھوپیوں فاطمہ اور زینب اور ام کلثوم جناب موسی الکاظم بن جعفر علیہ السلام کی صاحبزادیوں نے بیان کیا کہ ان سے انکی پھوپی فاطمہ بنت جعفر الصادق ابن محمد علیہ السلام ذکر کرتی تھیں کہ ان سے انکی پھوپی فاطمہ بنت محمد باقر ابن علی کہتی تھیں کہ مجھ سے میری پھوپی فاطمہ بنت علی زین العابدین بن الحسین علیہ السلام فرماتی تھیں کہ مجھ سے میری پھوپیاں فاطمہ اور سکینہ جناب حسین بن علی علیہ السلام کی صاحبزادیاں ارشاد کرتی تھیں کہ انسے انکی پھوپی ام کلثوم بنت جناب فاطمہ بنت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ میری والدہ ماجدہ جناب سیدة النساء فاطمة الزہرا علیہ السلام نے لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا کیا تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بھول گئے ہو کہ جس کا میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے رفقا

ابوموسی المدینی نے اس حدیث کو اپنی کتاب المسلسل بالاسماء میں روایت کیا ہے اور وہ کہتا ہے ایک وجہ سے یہ حدیث بھی مسلسل ہے کیونکہ ہر ایک فاطمہ نام رکھنے والی مخدومہ نے اس حدیث کو اپنی پھوپی سے روایت کیا ہے اور یہ پانچ بھتیجیوں کی روایت ہے کہ ہر ایک اپنی پھوپی سے روایت کرتی ہے اور محمد جزری صاحب حصن حصین شریف نے اس حدیث کو اسنی المطالب میں اور عبداللہ بن احمد بن ابراہیم بن احمد المقدسی الصالحی الحنبلی نے بھی روایت کیا ہے

(۳۲) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ اخذ بیدہ یوم غدیر خم فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ قال فزاد الناس بعدہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ (اخرجہ ابن راھویہ والمتقی فی کنز العمال وعبداللہ ابن احمد فی المسند وابن المغازلی فی المناقب والمحاملی فی امالیہ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا ہاتھ پکڑ کر غدیر خم کے روز ارشاد کیا جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے پھر لوگوں نے اسپر بڑھا دیا کہ اے ہمارے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے ✦

(۳۳) عن رفاعۃ بن ایاس الضبی عن ابیہ عن جدہ قال کنت مع علی فی الجمل فبعث الی طلحۃ ان القنی فلقیہ فقال انشدک اللہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ قال نعم قال فلم تقاتلنی فانصرف طلحۃ عن قتالہ (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ والمتقی فی کنز العمال والحاکم فی المستدرک) رفاعہ بن ایاس الضبی اپنے والد سے اور وہ اسکے دادا سے ناقل ہیں کہ میں جمل کے روز جناب امیر علیہ السلام کی معیت میں تھا جناب امیر نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا کہ مجھ سے ملاقات کریں طلحہ انکے پاس حاضر ہوئے جناب امیر نے فرمایا میں تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا تمنے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا کہ میں مولا ہوں پس علی اسکا مولی ہے اور میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں میں نے سنا ہے جناب امیر نے فرمایا پس تم کیوں میرے ساتھ جنگ کرتے ہو طلحہ رضی اللہ عنہ جناب امیر کے ساتھ جنگ کرنے سے لوٹ پڑے ✦

(۳۴) عن جریر بن عبداللہ البجلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ من یکن اللہ ورسولہ مولاہ فان ھذا مولاہ یعنی علیا اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ اللھم من احبہ من الناس فکن لہ حبیبا ومن ابغضہ من الناس فکن لہ مبغضا اللھم انی لا اجد احدا استودعہ فی الارض بعد العبدین الصالحین غیرک فاقض فیہ بالحسنی (اخرجہ الطبرانی) قال بشر قلت من ھذان العبدین الصالحین قال لا ادری) جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا

جسکے لیے اللہ اور اسکا رسول مولا ہے بیشک تحقیق اسکے لیے یہ یعنی علی مولا ہے اے خدا لوگون مین سے جو اسکو دوست رکھے پس تو اسکا دوست بنجا۔ اور جو شخص کہ لوگون مین سے اسکا دشمن بنے تو اسکا دشمن بنجا اے میرے پروردگار مین زمین مین بعد دو نیک بندون کے تیرے سوا کسی کو نہین پاتا کہ مین اسے اسکو سپرد کرون پس تو ان مین نیکی کے ساتھ احکام جاری فرما۔

(۳۵) عن حبشی بن جنادة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واعن من اعانہ (اخرجہ الطبرانی وابن قانع) حبشی ابن جنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمنی کر اسے جو اسکی نصرت کرے اور مدد کر اسے جو اسکی مدد کرے۔

(۳۶) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد جاءہ اعرابیان یختصمان فقال لعلی اقض بینھما یا ابا الحسن فقضی علی بینھما فقال احدھما ھذا یقضی بیننا فوثب علیہ عمر واخذ بتلبیبہ وقال ویحک ما تدری من ھذا ھذا مولای ومولی کل مؤمن ومن لم یکن مولاہ فلیس بمؤمن (اخرجہ ابن السمان فی الموافقة والخوارزمی فی المناقب والدارقطنی ومحب الطبری فی الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ) جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس دو اعرابی جھگڑتے ہوئے آئے حضرت عمر نے جناب علی علیہ السلام سے عرض کیا یا ابا الحسن آپ انکا فیصلہ کر دین جناب علی نے انکا فیصلہ کیا ایک شخص ان دونون مین سے کہنے لگا یہ کیا ہمارا فیصلہ کرینگے عمر رضی اللہ عنہ نے کود کر اسکا گریبان پکڑ لیا اور کہنے لگے افسوس ہے تجھ پر تو نہین جانتا یہ کون ہے یہ میرا اور ہر ایک مومن کا مولی ہے جس کا کہ یہ مولا نہین وہ مومن نہین

(۳۷) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد نازعہ رجل فی مسئلة فقال بینی وبینک ھذا الجالس واشار الی علی فقال الرجل لیس ھذا الابطن فنھض عمر واخذ تلبیبہ حتی شالہ بالارض ثم قال اتدری من صغرت ھذا مولای ومولی کل مؤمن (اخرجہ ابن السمان ومحب الطبری) جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کسی مسئلہ پر تنازع کرنے لگا آپ نے فرمایا میرے اور تیرے درمیان یہ بیٹھا ہوا شخص منصف ہو اور جناب علی علیہ السلام کیطرف اشارہ کیا وہ شخص کہنے لگا یہ شخص تو توند کے سوا اور کچھ بھی نہین ہے عمر رضی اللہ عنہ نے اٹھکر اسکا گریبان پکڑ لیا اور اسکو زمین پر دے مارا اور پھر کہنے لگے کیا تو جانتا ہے کہ تو نے کس کی تحقیر کی ہے یہ تو میرا اور ہر ایک مومن کا مولا ہے۔

(۳۸) عن سالم قیل لعمر بن الخطاب انک تصنع بعلی شیئا ما تصنع باحد من اصحاب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال انہ مولای (اخرجہ ابن السمان والخوارزمی والدارقطنی ومحب الطبری فی الریاض و ابن حجر فی الصواعق المحرقہ وعبد الرؤف المناوی فی فیض القدیر) سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ جو رعایت کہ جناب علی علیہ السلام کے ساتھ کرتے ہین وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے اصحاب کے ساتھ نہین کرتے ہین اسکی کیا وجہ ہے عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے وہ میرا مولے ہے ✦

(۳۹) عن سعید بن وہب وعبد خیر قالا سمعنا علیا یقول بالرحبۃ الکوفۃ انشد اللہ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقام عدۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشہدوا انہم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک (اخرجہ الحافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر الدمشقی الشہیر بابن کثیر والنسائی فی الخصائص واحمد فی المسند) سعید بن وہب اور عبد خیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہمنے جناب امیر علیہ السلام کو کوفہ کی مسجد کے صحن مین فرماتے ہوئے سنا کہ لوگون کو قسم دیکر پوچھ رہے تھے کہ مین خدا کی قسم دیتا ہون کہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ جسکا مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے وہ اٹھکر بیان کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ نے کھڑے ہوکر گواہی دی کہ ہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا ہے ۔

(۴۰) عن زاذان بن ابی عمر قال سمعت علیا فی الرحبۃ وھو ینشد الناس من شہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم وھو یقول ما قال فقام ثلثۃ عشر رجلا فشہدوا انہم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ احمد فی المسند) زاذان بن ابی عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمنے جناب امیر علیہ السلام کو کوفہ کی مسجد کے صحن مین لوگون کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے سُنا کہ غدیر خم کے روز جو شخص کہ آنحضرت کے حضور مین موجود تھا وہ شخص بیان کرے جو کچھ کہ حضرت نے فرمایا تھا۔ پس تیرہ آدمیون نے کھڑے ہوکر گواہی ادا کی کہ ہمنے آنحضرت کو فرماتے ہوئے سُنا ہی کہ جسکا مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے ✦

(۴۱) عن زیاد بن ابی زیاد الاسلمی قال سمعت علیا ینشد الناس فقال انشد اللہ رجلا مسلما سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقام اثنا عشر بدریا فشہدوا (اخرجہ احمد فی المسند) زیاد بن ابی زیاد اسلمی سے منقول ہے کہ ہمنے جناب امیر علیہ السلام کو لوگون کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے سنا کہ مین ہر ایک مسلمان مرد سے جس نے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو من کنت مولاہ فعلی مولاہ کا ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہو پوچھتا ہون پس بارہ صحابی جو شریک بدر ہوئے تھے

کھڑے ہوکر اسکی گواہی دینے لگے +

(۲) عن سعید بن وھب و زید بن یثیع قال نشد علی الناس فی الرحبۃ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم قام فقام من قبل سعید ستۃ ومن قبل زید ستۃ فشھدوا انھم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی یوم غدیر خم الیس اللہ اولی بالمؤمنین قالوا بلی قال اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ (اخرجہ احمد والنسائی والبزار والخلعی وابن جریر) سعید بن وہب اور زید بن یثیع سے روایت ہی کہ جناب امیر لوگون کو مسجد کوفہ کی صحن مین قسم دیکر پوچھ رہے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غدیر خم کے روز جو کچھ کہ فرماتے ہوئے کسی نے سنا ہو اسکو چاہیے کہ وہ کھڑا ہو کر بیان کرے پس سعید کیطرف سے چھ آدمی اور زید کیطرف سے چھ آدمی کھڑے ہو گئے اور گواہی دینے لگے کہ ہمنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غدیر خم کے روز فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کیا خدا تعالی مومنون کے لیے اولی بالتصرف نہیں ہے سب حاضرین نے عرض کیا بیشک خدا تعالے تمام مومنون کے لیے اولی بالتصرف ہی پس حضرت نے فرمایا اے میرے پروردگار جسکا مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے ای میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھو اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے +

(۳) عن عمیر بن سعد انہ سمع علیا وھو ینشد الناس فی الرحبۃ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقام بضعۃ عشر فشھدوا (اخرجہ النسائی) عمیر بن سعد سے روایت ہی کہ اس نے جناب امیر کو کوفہ کی مسجد کی صحن مین لوگون کو قسم دیتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہو (کہ جسکا مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے) وہ بیان کرے۔ دس اوپر کتنے آدمیون نے اسکی شہادت بیان کی +

(۴) عن عمرو بن مرۃ قال شھدت علیا فی الرحبۃ ینشد اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایکم سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم ما قال فقام اناس فشھدوا انھم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واحب من احبہ وابغض من ابغضہ وانصر من نصرہ (اخرجہ النسائی فی الخصائص) عمرو بن مرہ سے منقول ہے کہ مینے جناب امیر کو کوفہ کی مسجد کی صحن مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے پایا کہ تم مین سے غدیر خم کے روز جو کچھ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کسی نے سنا ہو تو بیان کرے چند لوگ کھڑے ہو کر گواہی دینے لگے کہ انہون نے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہی کہ جسکا مین مولا ہون پس علی اسکا مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے

اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے اور محبت کر اس سے جو اس سے محبت کرے اور بغض رکھ اسکا جو اس کا بغض رکھے اور مدد کر اسکی جو اسکی مدد کرے ؛

(۵۴) عن عميرة بن سعد قال شهدت عليا على المنبر يناشد اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم من سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم غدير خم الا قام فشهد فقام اثنا عشر رجلا منهم ابو هريرة وابو سعيد وانس بن مالك فشهدوا انهم سمعوا من كنت مولاه فعلى مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه (اخرجه ابن كثير في تاريخه والطبراني في الاوسط والمتقي في كنز العمال) عمیرہ بن سعد سے منقول ہے کہ میں نے جناب امیر کو منبر پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کبار کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے پایا کہ جس جس نے غدیر خم کے روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو سنا ہو وہ اٹھکر اسکی گواہی بیان کرے پس بارہ صحابی جن میں ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری اور انس بن مالک بھی تھے اٹھکر بیان کرنے لگے کہ انہوں نے حضرت کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جسکا میں مولا ہوں پس علی اسکا مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے ؛

(۵۵) عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال شهدت عليا في الرحبة يناشد الناس انشد الله من سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يوم غدير خم من كنت مولاه فعلى مولاه لما قام فشهد قال عبد الرحمن فقام اثنا عشر بدريا كانى انظر الى احدهم عليه سراويل قالوا نشهد انا سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يوم غدير خم الست اولى بالمؤمنين من انفسهم وازواجى امهاتهم قلنا بلى يا رسول الله قال فمن كنت مولاه فعلى مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه (اخرجه احمد في المناقب وابو يعلى في المسند وابن كثير في تاريخه وسعيد بن منصور والخطيب والمتقي في كنز العمال والدار قطني وابن جرير في تاريخه) عبد الرحمن بن ابی لیلے کہتا ہے کہ میں نے جناب امیر کو کوفہ کی مسجد کے صحن میں لوگوں کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے دیکھا کہ میں خدا کی قسم دیکر اس شخص سے پوچھتا ہوں جس نے کہ غدیر خم کے روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرماتے سنا ہے۔ چاہیے کہ وہ شخص اٹھکر بیان کرے عبد الرحمن کہتا ہے کہ بارہ بدری صحابی کھڑے ہو گئے مجھے آجتک ان میں سے ایک کا لباس نگاہ میں ہے کہ وہ سراویل پہنے ہوئے تھا پس وہ لوگ کہنے لگے ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے حضرت کو غدیر خم کے روز فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کیا میں مومنوں کی جان سے اولی نہیں ہوں اور میری ازواج انکی مائیں نہیں ہیں۔ حاضرین نے عرض کیا بے شبہ آپ اولی ہیں اور آپکے ازواج امہات مومنین ہیں حضرت نے فرمایا پس جس کا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے اے خدا دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور

دشمن رکھا سے جو اسے دشمن رکھے ۔

(۲۷۴) عن ابی الطفیل ان علیاً قال فحمد الله ثم قال انشد بالله من شهد یوم غدیر خم الا قام ولا یقوم
رجل یقول نبئت او بلغنی الا رجل سمعت اذناه ووعاه قلبه فقام سبعة عشر رجلا منهم خزیمة بن
ثابت وسهل بن سعد وعدی بن حاتم وعقبة بن عامر وابو ایوب الانصاری وابو لیلی والهیثم بن
التیهان وابو سعید الخدری وشریح الخزاعی وابو قدامة الانصاری ورجال من قریش فقال علی هاتوا
ما سمعتم فقالوا نشهد انا اقبلنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم من حجة الوداع حتی اذا کان الظهر
خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فامر بشجرات فشذبن والقی علیهن ثوبه ثم نادی بالصلوة فخرجنا
فصلینا ثم قام فحمد الله واثنی علیه ثم قال ایها الناس ما انتم قائلون قالوا قد بلغت قال اللهم
اشهد ثلاث مرات فقال انی اوشک ان ادعی فاجیب وانی مسئول وانتم مسئولون ثم قال الا
ان دمائکم واموالکم حرام کحرمة یومکم هذا وحرمة شهرکم هذا اوصیکم بالنساء واوصیکم
بالجار واوصیکم بالممالیک واوصیکم بالعدل والاحسان ثم قال ایها الناس انی تارک
فیکم الثقلین کتاب الله وعترتی اهل بیتی فانهما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض نبانی بذلک اللطیف
الخبیر ثم اخذ بید علی فقال من کنت مولاه فعلی مولاه فقال علی صدقتم وانا علی ذلک من الشاهدین
(اخرجه ابن عقدة وابو حاتم محمد بن حبان البستی ومحب الدین الطبری فی ریاض النضرة وابن عساکر
والسمهودی فی جواهر العقدین) ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے خطبہ میں خدا
کی حمد کے بعد فرمایا میں خدا کی قسم دیکر اس شخص کو جو غدیر خم کے روز حاضر ہوا ہے کھڑا ہونے کیلیے کہتا ہوں
اور وہ شخص ہرگز نہ اٹھے جو یہ کہے کہ مجھے خبر لگی ہے یا مجھے خبر دی گئی ہے بلکہ وہ شخص بیان کرے
کہ جسکے کانوں نے سنا ہو اور دل نے یاد رکھا ہو پس سترہ آدمی کھڑے ہو گئے ان میں خزیمہ بن ثابت
اور سہل بن سعد اور عدی بن حاتم اور عقبہ بن عامر اور ابو ایوب انصاری اور ابو لیلے اور ابو الہیثم
اور ابو سعید خدری اور شریح اور ابو قدامہ انصاری رضی اللہ عنہم نیز قریش کے اور آدمی بھی موجود تھے
جناب امیر نے فرمایا بیان کرو تمنے کیا سنا ہے وہ کہنے لگے ہم حجۃ الوداع سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے رکاب سعادت میں مکہ سے واپس آ رہے تھے کہ ظہر کے وقت حضرت باہر تشریف لائے اور درختوں
کی کانٹ چھانٹ کرنیکا حکم دیا اور انپر کپڑا ڈالدیا گیا پھر نماز کے لیے منادی کرائی گئی ہم سب لوگ اپنے
اپنے خیموں میں سے نماز کے لیے باہر نکلے حضرت نے کھڑے ہو کر خطبہ میں خدا کی صفت وثنا کے بعد بیان
کیا اے لوگو تم کیا کہتے ہو حاضرین نے عرض کیا آپنے خدا کا پیغام پہنچا دیا۔ یہ بات کو تین دفعہ فرماکر

تمہارے خدا گواہ رہیو۔ پھر ارشاد کیا میں گمان ہے کہ میں بلایا جاؤنگا اور میں جانے پر راضی ہو جاؤنگا میں بہیجا
جاؤنگا اور تم بہی پوچہے جاؤ گے بیشک تمہارا خون اور تمہارا مال ایک دوسرے پر حرام ہو گیا ہے جیسے کہ یہہ
تمہارا آج کا دن اور یہ تمہارا مہینا حرمت والا ہے میں تمکو عورتوں کی نسبت اور ہمسایوں کی نسبت
اور غلاموں کی نسبت خدا سے ڈرا کر ان کی وصیت کرتا ہوں پھر ارشاد کیا اے لوگو میں تمہارے درمیان
دو بہاری چیزیں چہوڑتا ہوں خدا کی کتاب اور میرے اہل بیت یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا
نہیں ہونگے جب تک میرے پاس حوض پر وارد نہ ہوں مجھکو خدا لطیف مہربان خبر دینے والے نے اسکی
خبر دی ہے پھر جناب علی علیہ السلام کا ہاتہ پکڑکر فرمایا جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے جناب
امیر علیہ السلام فرمانے لگے تمنے سچ بیان کیا ہے میں اسپر گواہ ہوں +

(۴۸) عن ابی سلیمان عن زید بن ارقم قال استشهد علی الناس فقال انشد الله رجلا سمع النبی
صلی الله علیه وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فقام ستة
عشر رجلا فشهدوا (اخرجه احمد فی المسند والبغوی فی معجمه والبزار والطبرانی والمخلص الذهبی)
ابو سلیمان زید بن ارقم رضی الله عنه سے نقل ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے لوگوں کو قسم دیکر گواہی طلب
کی کہ جس نے آنحضرت صلی الله علیه وسلم سے من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه
کا ارشاد سنا ہو وہ اٹہکر بیان کرے پس سولہ آدمیوں نے اسکی نسبت گواہی ادا کی +

(۴۹) عن ابی الطفیل قال جمع علی الناس فی الرحبة ثم قال لهم انشد الله کل امرء مسلم سمع رسول الله
صلی الله علیه وسلم یوم غدیر خم ما سمع لما قام فقام ثلثون من الناس قال ابو نعیم فقام ناس کثیر
فشهدوا حین اخذ بیده فقال اتعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسهم قالوا نعم یا رسول الله قال
من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه قال فخرجت وکان فی نفسی
شیء فلقیت زید بن ارقم فقلت له انی سمعت علیا یقول کذا وکذا فقال قد سمعنا من رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقول ذلک قال ابو نعیم فقلت للذی روی عنه الحدیث کم بین القول وبین موته قال
مائة یوم (اخرجه ابن ابی حاتم والنسائی وابن حبان وابن عقدة) ابو الطفیل سے روایت ہے کہ جناب امیر
علیہ السلام کوفہ کی مسجد کے صحن میں لوگوں کو جمع کرکے کہنے لگے میں قسم دیتا ہوں اس مسلمان مرد کو جس نے
غدیر خم کے روز آنحضرت صلی الله علیه وسلم کا ارشاد سنا ہو وہ کہڑا ہوکر بیان کرے پس تیس آدمی اٹہہ کہڑے
ہوئے ہیں ابو نعیم روایت کرتے ہیں کہ بہت سے آدمیوں نے کہڑے ہوکر گواہی ادا کی کہ جب آنحضرت نے علی کا
ہاتہ پکڑکر کہڑے ہوئے تو فرمایا آیا تم جانتے ہو کہ میں سب مومنوں کی جان سے اولی ہوں حاضرین نے کہا

ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا جس کا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے اے پروردگار دوست رکہ اسے جو اسے
دوست رکہے اور دشمن رکہ اسے جو اسے دشمن رکہے ابو الطفیل کہتا ہے کہ مین وہان سے نکلا اور میرے دل مین اس
حدیث کی نسبت شک پیدا ہوگیا پس مین زید بن ارقم سے ملا اور مین نے ان سے کہا مینے جناب امیر سے یہ کچھ
سنا ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہنے لگے بہ تحقیق مینے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات فرماتے
ہوئے سنا ہے ابو نعیم کہتے ہین کہ مینے فطر سے جس نے کہ یہ روایت کی ہے پوچہا کہ جناب امیر کی وفات مین
اور انکے اس قول مین کتنے دنون کی مدت تہی وہ بیان کرنے لگا پورے سو دن کی مدت تہی +

(۱۰۵) عن رباح بن الحارث قال جاء رهط الی علی بالرحبة فقالوا السلام علیك یا مولانا فقال کیف اکون
مولاکم وانتم قوم عرب قالوا سمعنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم غدیر یقول من کنت مولاه فعلی مولاه
قال رباح فلما مضوا اتبعتهم فسالت من هؤلاء قالوا نفر من الانصار فیهم ابو ایوب الانصاری (اخرجه
احمد فی المسند وابن السمان وابن المغازلی والخلعی والذهبی ومحب الطبری فی الریاض النضرة فی فضائل
العشرة والملا علی القاری فی المرقاة شرح المشکوة والطبرانی فی مسند ابی ایوب فی المعجم الکبیر) رباح
ابن الحارث ناقل ہین کہ کوفہ کے میدان مین ایک گروہ نے جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہوکر کہا۔
السلام علیکم یا مولانا جناب امیر نے فرمایا مین تمہارا مولا کس طرح سے ہوسکتا ہون حالانکہ تم قوم عرب ہو
وہ کہنے لگے ہمنے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا مین مولا ہون پس
اسکا علی مولا ہے رباح کہتا ہے جبکہ وہ لوگ وہان سے بڑہ گئے تو مین انکے پیچہے ہولیا اور پوچہا یہ کون لوگ
تہے لوگون نے کہا یہ انصار کا گروہ ہے اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بہی انہین مین ہین +

(۱۰۶) عن رباح قال بینما علی جالس اذ جاء رجل فدخل علیه اثر السفر فقال السلام علیك یا مولانا
قال علی من هذا قالوا ابو ایوب الانصاری قال علی افرجوا له نفرجوا له فقال ابو ایوب سمعت رسول
الله صلی الله علیه وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه (اخرجه احمد فی المناقب والبغوی فی
معجمه وابن ابی شیبة واسمعیل بن عمر المعروف بابن کثیر فی تاریخه ومحب الطبری فی الریاض
النضرة والطبرانی فی مسند ابی ایوب فی المعجم الکبیر) رباح بن حارث کہتے ہین کہ ایک روز جناب امیر بیٹہے
ہوئے تہے کہ ناگاہ ایک شخص آیا جس پر سفر کے آثار نمایان تہے اور آکر کہنے لگا السلام علیک یا
مولانا جناب امیر نے فرمایا یہ کون ہے لوگون نے عرض کیا یہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہین جناب امیر
نے ارشاد کیا انکے لیے جگہہ چہوڑ دو لوگ اس جگہہ سے ہٹ گئے پس ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہنے
لگے مینے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جس کا کہ مین مولا ہون پس اس کا

علی مولا ہے ۔

(۲۹) عن عبداللہ بن اسعد بن زرارۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ
فعلی مولاہ (اخرجہ ابن عقدۃ وابو سعید مسعود بن ناصر السجستانی فی کتاب الولایۃ) عبداللہ بن اسعد
بن زرارہ اپنے والد سے ناقل ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسکا کہ میں مولا ہوں پس
علی اسکا مولا ہے ۔

(۳۰) عن زر بن حبیش قال خرج علی من القصر فاستقبلہ رکبان متقلدی السیوف علیہم العمائم حدیثی
عہد بسفر فقالوا السلام علیک یا مولانا فقال علی بعد ما رد السلام علیہم من ھھنا من اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اثنا عشر رجلا منہم خالد بن زید وابو ایوب الانصاری وخزیمۃ بن ثابت
ذو الشہادتین وثابت بن قیس بن شماس وعمار بن یاسر وابو الہیثم بن التیہان وہاشم بن عتبۃ
وسعد بن ابی وقاص وحبیب بن بدیل بن ورقاء فشہدوا انہم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال علی لانس بن مالک والبراء بن عازب ما منعکما ان
ان تقوما فتشہدا فقد سمعتما کما سمع القوم فقال اللہم ان کتماہا معاندۃ فابلہما فاما البراء
فعمی فکان یسال عن منزلہ فیقول کیف یرشد من ادرکتہ الدعوۃ واما انس فقد برصت قدماہ
وقیل لما استشہد علی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اعتذر بالنسیان
فقال علی اللہم ان کان کاذبا فاضربہ ببیاض او بوضح لا تواریہ العمامۃ فبرص وجہہ فسدل
بعد ذلک برقعا علی وجہہ (اخرجہ جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ المحدث فی الاربعین)
زر بن حبیش ناقل ہیں کہ ایک روز جناب امیر علیہ السلام قصر سے برآمد ہوئے انکے سامنے عمامہ پوش تلواریں لٹکائے
ہوئے چند سوار آئے جنکے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ ابھی سفر سے آئے ہیں انہوں نے جناب امیر سے کہا
السلام علیک یا مولانا جناب امیر نے انکو جواب سلام دیکر فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام
میں سے کون شخص اس مقام پر موجود ہے بارہ آدمی جن میں خالد بن زید اور ابو ایوب انصاری اور خزیمہ بن ثابت
ذو الشہادتین اور ثابت بن قیس بن شماس اور عمار بن یاسر اور ابو الہیثم بن التیہان اور ہاشم بن عتبہ اور
سعد بن ابی وقاص اور حبیب بن بدیل بن ورقا رضی اللہ عنہم بھی تھے اٹھکر گواہی دینے لگے کہ ہم نے
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جسکا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے جناب امیر نے
انس بن مالک اور براء بن عازب سے کہا تمہیں اٹھکر گواہی دینے سے کس نے بند کیا ہے تم نے بھی سنا تھا
جو کچھ کہ ان لوگوں نے سنا تھا پس جناب امیر نے دعا کی اے پروردگار اگر انہوں نے گواہی کو عناد کیوجہ سے

چھپا لیے ہے تو انکو ناگہانی بلا مین مبتلا کر پس براء بن عازب اندہے ہو گئے یہانتک کہ اپنے گہر کا رستہ پوچھا کرتے تہے اور کہا کرتے تہے بہلا وہ شخص کیونکر رستہ دیکہہ سکتا ہے جسکو بددعا لگی ہو۔ اور انس بن مالک کا یہ حال ہوا کہ انکے پاؤنپر برص پیدا ہوگیا اور یہی روایت ہی کہ جب جناب امیرؑ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد یعنے جسکا مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے پر لوگون سے گواہی طلب کی انس بن مالک نے نسیان کا عذر پیش کیا جناب امیرؑ نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار اگر یہ شخص جہوٹ کہتا ہے تو اسے برص کی مرض مین مبتلا کر دے کہ عمامہ سے نہ چہپ سکے پس انس رضی اللہ عنہ اس اپنے مونہہ کے برص کو برقع مین چہپائے رکہتے تہے ۔

(۵۴) عن طلحة بن عمیر قال شهدت علیا علی المنابر ناشد اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم وفیهم ابو سعید و ابو هریرة وانس وهم حول المنبر وعلی علی المنبر وحول المنبر اثنا عشر رجلا من الانصار والمهاجرین فقال علی نشدتکم بالله هل سمعتم رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه فقاموا کلهم و انس بن مالک فی القوم لم یشهد فقال له امیر المؤمنین ما منعک یا انس ان تشهد وقد سمعت ما سمعوا قال یا امیر المؤمنین کبرت ونسیت فقال امیر المؤمنین اللهم ان کان کاذبا فاضربه ببیاض او بوضح لا تواریه العمامة فقال طلحة بن عمیر فاشهد بالله لقد رایته بیضا بین عینیه راخرجه ابو نعیم وابن مردویه) طلحہ بن عمیر کہتے ہین کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو منبر پر پایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو قسم دے رہے تہے ان مین ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ اور انس بن مالک بہی منبر کے اردگرد بیٹہے ہوئے تہے اور جناب امیرؑ منبر پر تشریف رکہتے تہے اور منبر کے اردگرد مہاجرین وانصار سے بارہ بدری صحابی موجود تہے پس جناب امیرؑ نے ان سے کہا مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ کیا تمنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے ارشاد کو سنا ہے پس جب لوگ کہڑے ہو گئے۔ انس بن مالک بہی لوگون مین موجود تہے انہون نے گواہی نہدی جناب امیر المومنین نے انس بن مالک سے فرمایا تمکو شہادت دینے سے کس بات نے روکا ہے باوجودیکہ تمنے بہی سنا تہا جو کچہ کہ ان لوگون نے سنا تہا۔ انسؓ کہنے لگے یا امیر المؤمنین مین بوڑہا ہو گیا ہون مجہے یہ بات بہول گئی ہے جناب امیرؑ نے دعا کی اے میرے پروردگار اگر یہ جہوٹ کہتا ہے تو اسے برص کی مرض مین مبتلا کر دے کہ اسے یہ عمامہ سے نہ چہپا سکے طلحہ بن عمیر کہتا ہے کہ مین خدا کو گواہ کر کے کہتا ہون کہ مینے انس بن مالک کی پیشانی پر وہ سفید دہبہ اپنی آنکہون سے دیکہا ہے ۔

(۵۵) عن زید بن ارقم قال قال علی انشد الله رجلا سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول من کنت

مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ فقام اثنی عشر بدریا من جانب الایسر ومن جانب الایمن فشھد وابذلک قال زید بن ارقم کنت فیمن سمع ذلک فکتمتہ فذھب اللہ ببصری وکان یندم علی مافاتہ من الشھادۃ ویستغفر (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ والفقیہ ابن المغازلی واخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر فی مسند زید بن ارقم) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب امیرؑ نے ان لوگون کو قسم دیکر پوچھا جنہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جسکا مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے اور اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے پس بارہ اصحاب بدر کھڑے ہوگئے چھ داہنی طرف سے اور چھ بائین طرف سے اور انہون نے گواہی ادا کی زید بن ارقم کہتے ہین مین بھی انہین مین سے تھا جن لوگون نے یہ حدیث کو حضرت سے سنا تھا پس مین نے اسکو چھپایا خدا تعالے میری بصارت کو لے گیا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اس شہادت کے نہ دینے سے نادم رہا کرتے تھے اور استغفار کیا کرتے تھے ٭

(۵۶) عن عمیر بن سعد قال قال علی علی المنبر انشد رجلا سمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ الا قام وشھد وتحت المنبر انس بن مالک والبراء بن عازب وجریر بن عبد اللہ البجلی فاعادھا فلم یجبہ احد فقال اللھم من کتم ھذہ الشھادۃ وھو یعرفھا فلا تخرجہ من الدنیا حتی تجعل بہ آیۃ یعرف بھا قال فبرص انس وعمی البراء ورجع جریر اعرابیا بعد ھجرتہ فاتی الشراۃ فمات فی بیت امہ (اخرجہ ابو الحسن احمد بن یحیی البلاذری فی انساب الاشراف) عمیر بن سعد ناقل ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے منبر پر چڑھکر لوگون کو قسم دی کہ جس شخص نے غدیر خم کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ کی حدیث کو سنا ہو وہ کھڑا ہوکر بیان کرے پس لوگون نے گواہی ادا کی منبر کے نیچے انس بن مالک اور براء بن عازب اور جریر بن عبد اللہ البجلی بھی بیٹھے ہوے تھے جناب امیر نے مکرر ہکو فرمایا لیکن ان مین سے کسی نے کچھ نہ کہا جناب امیرؑ نے فرمایا بار الٰہا جس شخص نے اس شہادت کو چھپایا ہے باوجود اسکے کہ وہ ہکو جانتا ہے اس شخص کو اسوقت تک نہ مار جب تک کہ تو اسکے لیے کوئی نشانی نہ مقرر کردے کہ وہ اس سے دنیا ہی مین پہچانا جاوے عمیر بن سعد کہتا ہے پس انس مبروص ہوگئے اور براء اندھے ہوگئے اور جریر بکواس کرتے ہوئے واپس آئے اور اپنی والدہ ماجدہ کے گھر مین دنیا سے انتقال کیا ٭

(۵۷) عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال خطب علی فقال انشد اللہ امرء نشدۃ الاسلام سمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم اخذ بید علی یقول الست اولی بکم یا معشر المسلمین من انفسکم قالوا بلی یا

رسول الله قال من کنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره و
اخذل من خذله الا قام فشهد فقام بضعة عشر رجلا فشهدوا وکتم قوم فما فنوا من الدنیا حتی
عموا وبرصوا (اخرجه الدارقطني وابن کثیر في تاریخه) عبدالرحمن بن ابی لیلے سے مروی ہے کہ جناب
امیر علیہ السلام نے خطبہ ارشاد کیا اور فرمایا میں اس مرد خدا کو جس نے اسلام قبول کیا ہے قسم دیتا ہوں
اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے کہ علی کا ہاتھ پکڑ کر غدیر خم کے روز کیا تھا پوچھتا ہوں
کہ جس شخص نے حضرت سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل
من خذلہ کی حدیث کو سنا ہو وہ اٹھکر اسکی شہادت بیان کرے پس اس پر کتنے آدمیوں نے کھڑے ہوکر
گواہی دی اور ایک گروہ صحابہؓ نے اس شہادت کو چھپایا پس وہ لوگ تب تک دنیا سے عالم آخرت کو نہیں
گئے جبتک کہ وہ اندھے اور مبروص نہیں کیے گئے ۔

(۵۸) عن ابن اسحاق قال حدثني من لا احصی ان علیا نشد الناس في الرحبة من سمع رسول الله صلی
الله علیه وسلم من کنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فقام نفر فشهدوا انهم
سمعوا ذلك من رسول الله صلی الله علیه وسلم وکتم قوم فما خرجوا من الدنیا حتی عموا وبرصوا واصابتهم
آفة منهم یزید بن ودیعة وعبدالرحمن بن مدلج (اخرجه ابو موسی وابن الاثیر في اسد الغابة)
ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ مجھ سے بہت سے آدمیوں نے بیان کیا جنکا میں شمار نہیں کرسکتا کہ جناب
امیر علیہ السلام نے رحبہ میں لوگوں کو قسم دیکر پوچھا کہ جس نے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ
وعاد من عاداہ کی حدیث کو سنا ہو بیان کرے پس چند آدمیوں نے کھڑے ہوکر گواہی دی کہ انہوں نے
اس حدیث کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ اور ایک گروہ نے اس حدیث کو چھپایا وہ جب تک کہ
اندھے اور مبروص یا کسی اور بلا میں مبتلا نہیں ہوئے دنیا سے آخرت کو نہیں سدھارے چنانچہ یزید
ابن ودیعہ اور عبدالرحمن بن مدلج بھی انہیں میں سے تھے ۔

(۵۹) عن عائشة بنت سعد سمعت اباها یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الجحفة واخذ
بید علي فخطب ثم قال ایها الناس اني ولیکم قالوا صدقت فرفع ید علي فقال هذا ولیي والمؤدي عني
وان الله موال من والاه ومعاد من عاداه (اخرجه ابن جریر وقال الذهبي هذا حدیث حسن غریب)
عائشہ بنت سعد اپنے والد ماجد سے ناقل ہیں کہ میرے والد کہتے تھے کہ میں نے جحفہ کے روز جناب رسالتمآب
صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ علی کا ہاتھ پکڑ کر آپ نے خطبہ ارشاد کیا اور پھر فرمایا اے لوگو کیا میں تمہارا
ولی نہیں حاضرین نے عرض کی آپ بجا فرماتے ہیں حضرتؐ نے جناب امیر کا ہاتھ بلند کرکے فرمایا یہ میرا

قائم ہے اور میری جانب سے ادا کرنے والا ہے بتحقیق خدا دوست رکھنے والا ہے اسکو جو اسکو دوست رکھے اور دشمن رکھنے والا ہے اسکا جو اسکو دشمن رکھے ✦

(ف) قال السمهودی وقول بعضهم ان زیادة اللهم وال من والاہ الی اخرہ موضوعة مردود فقد ورد ذلک من طرق صحیح الذهبی سید نور الدین سمهودی جواہر العقدین میں لکھتے ہیں کہ بعض لوگوں کا کہنا اس حدیث میں یہ الفاظ یعنی اللهم وال من والاہ آخر تک موضوع ہیں۔ یہ قول بالکل مردود ہے یہ الفاظ بہت سے طریقوں سے مروی ہوئے ہیں حافظ ذہبی نے جنکی تصحیح کی ہے ✦

(۲۰) عن ابی الحمراء خادم رسول الله صلی الله علیہ قال بعد ما کبر سنه لو احد من رفقائه الحق ما سمعت اذنای ورأت عینای اقبل رسول الله صلی الله علیہ حتی دخل علی ام المؤمنین عائشة فقال لها ادعی لی سید العرب فبعثت الی ابی بکر فدعته فجاء حتی کان کرای العین علم ان غیرہ دعی فخرج من عندها حتی دخل علی ام المؤمنین حفصة فقال لها ادعی لی سید العرب فبعثت الی عمر فدعته فجاء حتی اذا صار کرای العین علم ان غیرہ دعی فخرج من عندها حتے اذا دخل علی ام المؤمنین ام سلمة وقال ادعی لی سید العرب فبعثت الی علی ثم قال لی یا ابا الحمراء رح ائتنی بمائة من قریش وثمانین من العرب وستین من الموالی واربعین من اولاد الحبشة فلما اجتمع الناس قال ائتنی بصحیفة من ادیم فاتیته بها ثم اقامهم مثل صف الصلوٰة فقال معاشر المسلمین الیس الله اولی لی من نفسی یامرنی وینهانی مالی علی الله امر ولا نهی قالوا بلی یا رسول الله فقال الست اولی بکم من انفسکم امرکم وانهاکم لیس لکم علی امر ولا نهی قالوا بلی یا رسول الله قال من کان الله وانا مولاہ فهذا علی مولاہ یامرکم وینهاکم ما بکم علیہ امر ونهی اللهم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ اللهم انت شهید علیهم انی قد بلغت ونصحت (اخرجه سید علی الهمدانی فی مودة القربی)

ابو الحمراء خادم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے ابو الحمراء جبکہ بوڑھے ہوگئے اپنے ایک رفیق سے کہنے لگے جو کچھ میرے کانوں نے سنا ہے یا میرے آنکھوں نے دیکھا ہے اس سے میں تجھے خبر دوں ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے گھر میں تشریف لے گئے اور فرمانے لگے عرب کے سردار کو بلاؤ انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا جب وہ حضرت کے سامنے حاضر ہوئے آپ نے انکو اس طرح سے دیکھا کہ گویا کسی غیر کو بلا بھیجا تھا۔ پھر وہاں سے برآمد ہو کر ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا عرب کے سردار کو بلاؤ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا جب وہ حضرت کے سامنے حاضر ہوئے آپ نے انکو اس طرح سے دیکھا کہ گویا کسی غیر کو بلا بھیجا

تھا اسپہ وہان سے روبآمد ہوکر ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے گہر مین تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا عرب کے
سردار کو بلاؤ انہون نے جناب علی علیہ السلام کو بلا بہیجا۔ پہر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے ارشاد
کیا اے ابو الحمرا رجاؤ اور ایک سو آدمی قریش کے اور اسی آدمی عرب کے اور ساٹھہ آدمی موالی عرب کے اور چالیس
آدمی حبش کے بلالاؤ جب سب لوگ جمع ہو گئے حضرت نے بکری کی کہال پر ایک عہدنامہ لکہا اور لوگون کو
مثل نماز کی صف کے استادہ کر کے ارشاد کیا اے مسلمانون کے گروہ کیا خدا تعالے مجہسے اولی نہین
ہے کہ مجہ کو حکم دیتا ہے اور ممانعت کرتا ہے خدا پر میرا کسی طرح کا حکم جاری نہین ہے۔ حاضرین نے عرض
کیا آپ بجا فرماتے ہین پہر حضرت نے ارشاد کیا کیا مین تمہاری جان سے تمہارے لیے اولی نہین ہون مین تمکو
امر و نہی کرتا ہون مجہ پر تم کسی طرح کا حکم جاری نہین کر سکتے ہو۔ حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ درست
ہے پہر آپ نے فرمایا جس کسیکا اللہ تعالی اور مین مولا ہون پس اسکا یہ علی بہی مولا ہے یہ تمپر امر اور نہی کر
سکتا ہے تمہین اسپر کسیطرح کے حکم جاری کرنے کا اختیار نہین ہے اے میرے پروردگار دوست رکہہ
اسے جو اسے دوست رکہے اور دشمن رکہہ اسے جو اسے دشمن رکہے اور مدد کر اسکی جو اسکی مدد کرے اور
چہوڑدے اسی جو اسے چہوڑدے ای میرے پروردگار تو گواہ رہیو کہ مینے انکو تیرا پیغام پہونچا دیا ہے
اور نصیحت کا حق ادا کیا ہے ۞

(۷۱) قال قیس بن سعد بن عبادۃ الانصاری رضی اللہ عنہ وانشدھا بین یدی علی فی الصفین
؎ قلت لما بغی العدو علینا حسبنا ربنا ونعم الوکیل وعلی امامنا وامام لسوانا بہ اتی
التنزیل یوم قال النبی من کنت مولاہ فہذا مولاہ خطب جلیل انما قالہ النبی علی
الامہ ختما فیہ قال وقیل (اخرجہ سبط بن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامہ) قیس بن سعد
ابن عبادۃ الانصاری رضی اللہ عنہ نے جناب امیر علیہ السلام کے سامنے مین صفین کے درمیان اپنے رجز مین
یہ اشعار پڑہے ؎ کہ جب ہمارا دشمن ہمپر باغی ہوگیا تو مین نے کہا کافی ہے ہمارے لیے ہمارا پروردگار
اور وہی ہے اچہا سپردگی کار کے لیے۔ علی ہمارا امام ہے اور ہمارے سوا سب کا امام ہے۔ اس بات کے
لیے قرآن نازل ہوا ہے جس روز کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جسکا مین مولا ہون
پس اسکا یہ مولا ہے اور آپ نے ایک بزرگ خطاب فرمایا جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلیے امت کے
سامنے اس ارشاد کو فرمایا تہا تاکہ جو کچہ کہ اس مین گفتگو ہے ختم ہو جاوے ۞

تشبیہ مولی کا لفظ چند معنوں کے مقام پر استعمال ہوا ہے جسکا ثبوت آیات قرآنیہ اور لغت سے ملتا ہے

(۱) جار	یعنی ہمسایہ		(۸) صدیق	قال اللہ تبارک وتعالے۔ لا تغنی مولیٰ عن مولی شیئا ای صدیق من صدیق
(۲) معتِق	بکسر تا۔ آزاد کنندہ			
(۳) معتَق	بفتح التاء۔ آزاد کردہ		(۹) ناصر	قال اللہ تبارک وتعالے۔ بان اللہ مولی الذین آمنوا وان الکافرین لا مولی لھم ای لا ناصر لھم
(۴) حلیف	یعنی ہم عہد			
(۵) ابن عم	یعنی چچازاد بھائی سے قال الشاعر۔ مھلا بنو عمنا موالینا الموالی خشفوا علینا		(۱۰) مالک	قال اللہ تبارک وتعالے ضرب اللہ مثلا عبدا مملوکا لا یقدر علی شیء وھو کل علی مولاہ
			(۱۱) السید المطاع	وفی الصحاح وکل من ولی امر واحد فھو ولیہ
(۶) عصبہ	قال اللہ تعالے۔ انی خفت الموالی من ورائی		(۱۲) اولی	قال اللہ تبارک وتعالے۔ فی حق المنافقین ماواکم النار۔ ھی مولاکم۔ ای اولی بکم
(۷) وارث	قال اللہ تعالے۔ ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون۔ ای ورثۃ			

اس حدیث میں لفظ مولی کے معنے متعین کرنے میں علما کا اختلاف ہے۔ لیکن۔

(۱) اس حدیث میں مولی کے لفظ سے جار یعنے ہمسایہ کے معنے مطلق نہیں لیے جا سکتے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کل مومنین کے ہمسایہ نہیں تھے ✦

(۲) معتِق یعنے آزاد کنندہ کے معنے بھی اس حدیث کو مفہوم سے خارج ہیں۔ کیونکہ جس وقت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کو ارشاد کیا تھا اس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منشا کسی غلام کے آزاد کرنے کے متعلق نہیں تھی ✦

(۳) معتَق یعنے آزاد کردہ کے معنے تو کسی نہج سے مراد ہو ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ جناب امیر علیہ السلام حر اور آزاد تھے ✦

(۴) حلیف یعنے ہم عہد کے معنے بھی کسی طرح سے نہیں لیے جا سکتے۔ کیونکہ ان روایات میں متعلق کسی عہد و پیمان کا ذکر نہیں اور نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت کسی سے عہد قائم کر رہے تھے کہ حلیف کے معنے مراد ہو سکیں ✦

(۵) ابن عم کے معنے تو ہرگز چسپاں ہو ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ کل مومنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عم نہیں تھے ✦

(۶) عصبہ کے معنے بھی ہرگز مراد نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کل مومنین کے یا کل مومنین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عصبہ نہین تہے ❊

(۷) وارث کے معنے تو بنجوائے حدیث نحن معشر الانبیاء لا نرث ولا نورث کسی نہج سے چسپان ہو ہی نہین سکتے

(۸) صدیق کے معنے لینا بہی ٹہیک نہین ہین ۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ جس طرح جناب سرور انبیا صلے اللہ علیہ وسلم دوست تہے جناب امیر بہی اسکے دوست تہے اور اگر اس تثنیہ کا عکس کرکے یہ کہا جائے کہ شاید اس حدیث کے یہ معنے ہون کہ جو میرا دوست ہو وہ علی کا دوست ہے کیونکہ بعض اشخاص جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تو تہے مگر جناب امیر سے نقار رکہتے تہے حضرت نے انکی تنبیہ کے ۔ لیے ایسا ارشاد کیا ہو ۔ گو بادی النظر مین یہ معنے موجہ معلوم ہوتے ہین ۔ لیکن یہ معنے ہرگز اس حدیث کے مفہوم مین سے نہین ہین ۔ کیونکہ اس حدیث مین مولا کا لفظ مضاف واقع ہوا ہے نہ مضاف الیہ یعنے جسکا مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے نہ یہ کہ جو میرا مولا ہے وہ علی کا بہی مولا ہے ۔ اس لیے صدیق کے معنے بہی نہین لیے جا سکتے ❊

(۹) ناصر ۔ کے معنے بہی ٹہیک نہین بیٹہتے ۔ کیونکہ جناب امیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر طرح سے تابع تہے جس کیکی نصرت حضرت ہو فرماتے تہے اسکی نصرت جناب امیر علیہ السلام پر واجب تہی ۔ اس کے اظہار کی کوئی ضرورت نہین تہی ❊

(۱۰) مالک ۔ کے معنے بہی اس حدیث مین مراد نہین ہین ۔ کیونکہ ان روایات مین مطلق کسی قسم کی ملکیت کا ذکر نہین ہے ❊

(۱۱) البتہ اس حدیث مین مولی کے لفظ سے معنی السید المطاع کے لیے جا سکتے ہین ۔

(یا)

(۱۲) اولے ۔ کے

مولی بمعنے اولی کثرت سے مستعمل ہوا ہے جسکے شواہد ہم چند تفاسیر اور کتب لغت سے ذیل مین درج کرتے ہین

(۱) ابن حیان تفسیر بحر محیط مین آیت کریمہ قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ہو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون کے ترجمہ مین لکہتے ہین اے ناصرنا وحافظنا قالہ الجمہور وقال الکلبی اولی بنا من انفسنا فی الموت والحیوۃ وقیل مالکنا وسیدنا فلہذا یتصرف کیف یشاء فیجب الرضاء بما یصدر من جہتہ وقال ذلک بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولا لہم فہو مولانا الذی یتولانا و یتولاہم ۔

(۲) امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین لکہتے ہین ماوٰکم النار ہی مولاکم وبئس المصیر وفی لفظ

المولیٰ ههنا اقوال (احدها) قال ابن عباس مولٰکم ای مصیرکم و تحقیقه ان المولیٰ موضع الولی و هو القرب فالمعنی ان النار هو موضعکم الذی تقربون منه وتصلون الیه (والثانی) قال الکلبی یعنی اولیٰ بکم وهو قول الزجاج والفراء وابی عبیدۃ -

(۳) امام ثعلبی تفسیر کشف البیان میں لکھتے ہیں ما واکم النار هی مولٰکم ای صاحبتکم واولیٰ بکم واحق بان تکون مسکنا لکم

(۴) امام ابو الحسن الواحدی تفسیر وسیط میں لکھتے ہیں ما وٰکم النار هی مولٰکم - هی اولیٰ بکم لما اسلفتم من الذنوب فی المعنی انها هی التی تلی علیکم لانها قد ملکت امرکم فهی بکم من کل نوع

(۵) امام بغوی تفسیر معالم التنزیل میں لکھتے ہیں ما وٰکم النار هی مولاکم - صاحبتکم واولیٰ بکم لما اسلفتم من الذنوب

(۶) جوہری صحاح میں ذیل لغت ولی لکھتے ہیں - واما قول لبید ؎ فغدت کلا الفرجین تحسب انه مولی المخافۃ خلفها وامامها - فیرید انه اولیٰ موضع ان یکون فیه الخوف

(۷) علامہ زوزنی سبعہ معلقہ کی شرح میں لکھتے ہیں ؎ فغدت کلا الفرجین تحسب انه + مولی المخافۃ خلفها وامامها + الفرج موضع المخافۃ والفرج ما بین قوائم الدواب فما بین الیدین فرج وما بین الرجلین فرج والجمع فروج وقال ثعلب ان المولیٰ فی هذا البیت بمعنی اولیٰ بالشیٔ - کقوله تعالیٰ ما وٰکم النار هی مولاکم ای هی اولیٰ بکم -

اسکے سوا قرینہ الست اولیٰ بالمومنین من انفسهم بھی یہی معنے اولیٰ ہی کا پلہ بھاری معلوم ہوتا ہے اب ہم اس واقعہ پر ایک تاریخی نظر ڈالکر یہ تلاش کرتے ہیں کہ اس حدیث کا ارشاد کیوں کیا تھا اور حضرت نے کیوں فرمایا تھا اور کیا ایسی بات واقعہ ہوئی تھی کہ جسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ارشاد پر برانگیختہ کیا تھا پس ان اسباب اور واقعات کے معلوم ہونے سے اس حدیث میں جو کچھ کہ لفظ مولیٰ کے معنے مراد ہونگے ظاہر ہو جاوینگے +

یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے اسکے بعد حضرت نے حج نہیں کیا - اس واقعہ کے بعد حضرت اسّی یا نوّی روز بقیہ حیات رہے ہیں تمام اہل سیر متفق ہیں کہ اس واقعہ سے پہلے حضرت نے جناب امیر کو ایک لشکر کا سردار بنا کر یمن کیطرف روانہ کیا تھا اور خالد بن ولید کو بھی دوسرے لشکر کے ساتھ یمن ہی کی طرف بھیجا تھا اور بوقت روانگی کے دونوں لشکروں کے یہ حکم دیا تھا کہ اگر دونوں لشکر متفرق رہیں تو ہر ایک صاحب اپنے لشکر کا جداگانہ امیر ہوگا - اور اگر دونوں لشکر یمن میں جمع ہو جائیں تو دونوں لشکروں پر جناب علی ہی امیر سمجھے جاوینگے

اور خالد بن ولید آپ کے ماتحتی مین کارروائی کرین چنانچہ دونون لشکر یمن مین بنی زبید پر جا ملے اور بنی زبید
سے لڑائی پیش آئی اور لشکر اسلام ظفریاب ہو گیا اور کفار کا زن و بچہ اسیری مین آگیا ان مین ایک لونڈی
نہایت خوبصورت تھی جناب امیر اسے اپنے تصرف مین لے آئے۔ یہ امر بعض لوگون کو شاق گذرا جب دونو
لشکر حضرت کی خدمت مین پہونچے اور حجۃ الوداع مین شریک ہوئے چند آدمیون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس جناب امیر کی شکایت کی کہ جناب امیر نے ایسا کچھ کیا ہے حضرت نے بعض لوگون کو اسیوقت
جواب دیدیا کہ تم علی کے پیچھے مت پڑو علی میرا ہے اور مین علی کا ہون اور میرے بعد تمہارا اولی ہے۔ پھر جب
حضرت حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر مقام جحفہ مین غدیر خم پر پہونچے تو حضرت نے باقی لوگون کے شکوک رفع
کرنے کے لیے خطبہ مین جناب امیر کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے۔ یعنے
تم لوگ جو اس کنیز مین جناب علی کے تصرف کرنے کی نسبت شکایت کرتے ہو وہ تو میری طرح سے مومنون
کے ہر ایک امر مین اولی بالتصرف ہے۔ کتب سیر و رجال و تاریخ و احادیث صحیحہ سے اس واقعہ کی شہادت
ملتی ہے چنانچہ امام احمد بن حنبل و امام نسائی رحمۃ اللہ علیہما روایت کرتے مین ؎

عن عبد اللہ بن بریدۃ الاسلمی قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن مع خالد بن الولید
وبعث علیا علی جیش اخر وقال ان التقیتما فعلی علی الناس وان تفرقتما فکل واحد منکما
علی حدتہ فلقینا بنی زبید من اھل الیمن وظھر المسلمون علی المشرکین فقاتلنا المقاتلۃ وسبینا
الذریۃ فاختار علی وصیفۃ لنفسہ فکتب بذلک خالد بن الولید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرنی
ان انال منہ قال فجئت فدفعت الکتاب الیہ وقلت من علی فتغیر وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقلت ھذا مکان العائذ فبعثتنی مع الرجل والزمتنی بطاعتہ فبلغت ما ارسلت بہ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقعن یا بریدۃ فی علی فعلی منی وانا منہ وھو ولیکم بعدی (اخرجہ
النسائی فی الخصائص، واحمد فی المناقب) عبد اللہ بن بریدۃ الاسلمی اپنے والد ماجد سے ناقل ہین
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کے ساتھ ہمکو یمن کی طرف روانہ کیا اور دوسرے لشکر پر جناب
امیر کو سردار مقرر کر کے ارسال کیا۔ اور فرمایا اگر دونون لشکر باہم جمع ہو جائین تو دونون لشکرون
پر جناب علی ہی امیر سمجھے جائین اور اگر متفرق رہین تو ہر ایک تم مین سے جداگانہ لشکر پر جداگانہ امیر
ہوگا۔ ہم لوگ اہل یمن کے قبیلہ بنی زبید پر جا ملے مسلمانون نے باہم مدد کر کے مشرکون سے مقابلہ کیا اور
انکا زن و بچہ گرفتار کر لیا جناب علی نے ان مین سے ایک کنیز اپنے لیے منتخب کر لی۔ خالد بن ولید کو جناب
امیر کا یہ تصرف کرنا ناگوار معلوم ہوا۔ اور حضرت کے حضور مین ایک شکایتی عرضی لکھہ بھیجی اور مجھے حکم دیا

مین وہ عرضی لیکر حاضر خدمت ہوا مینے وہ خط انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پیش کیا اور زبانی بہی جناب امیر کی شکایت عرض کی حضرت کا چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہوگیا مینے یہ دیکھکر عرض کیا مین حضور کے غصہ سے خدا کی پناہ مانگتا ہون حضور نے مجھے ایک شخص کی ماتحتی مین روانہ کیا تھا اور اسکی اطاعت مجھ پر لازم گردانی تہی جو کچھ کہ اس نے مجھ سے کہا مینے حضور مین عرض کردیا حضرت نے فرمایا اے بریدہ علیؑ کے پیچھے مت پڑو علی میرا ہے اور مین علی کا ہون وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے ✤

علامہ ابن حجر نے بہی کتاب صواعق محرقہ مین اسحدیث کے ارشاد کی یہی وجہ بتائی ہے چنانچہ وہ لکھتے ہین وسبب ذلک کما نقلہ الحافظ شمس الدین بن محمد الجزری عن ابن اسحاق ان علیا تکلم فیہ بعض من کان معہ فی الیمن فلما قضی صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ خطبہا تنبیہًا علی قدرہ وردًا علی من تکلم فیہ کبریدۃ کما فی البخاری ان کان یبغضہ وسبب ذلک ما صححہ الذہبی انہ خرج معہ الیمن فرای منہ جفوۃ فنقصہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یتغیر وجہہ ویقول یا بریدۃ الست اولی بالمؤمنین من انفسہم قال بلی یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی اس حدیث کے ارشاد ہونے کا سبب یہ ہے جسکا ذکر حافظ شمس الدین بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ نے اسنی المطالب مین سیرۃ ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ بعض لوگون نے جو کہ جناب امیرؑ کے ساتھ یمن مین گئے ہوئے تہے واپس آکر جناب امیر کی شکایت بیان کی جب انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حج سے فارغ ہوکر واپس ہوئے تو لوگون کو جناب امیر علیہ السلام کی شان اور منزلت پر مطلع کرنے کے لیے اور جو لوگ کہ شکایت کرتے تہے مثل بریدہ وغیرہ کے جسکا ذکر امام بخاری نے بہی کیا ہے کہ بریدہ رضی اللہ عنہ ابتدا مین جناب امیر سے بغض کہا کرتے تہے اور لوگون کے رد کرنے کے لیے آپنے خطبہ ارشاد کیا۔ اور بغض کی وجہ یہ تہی جسکی صحت حافظ ذہبی نے کی ہے کہ بریدہ رضی اللہ عنہ جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ یمن کو گئے تہے راہ مین باہم کچھ شکر رنجی ہوگئی تہی اس وجہ سے بریدہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جناب امیر علیہ السلام کی شکایت کرنے لگے۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہوگیا اور آپ نے فرمایا اے بریدہ کیا مین مومنون کے لیے انکی جان سے اولی نہین ہون بریدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور بے شبہ اولے ہین حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا جس کا کہ مین مولا ہون پس اس کا علی مولا ہے ✤

اب ہم بہ چشم خود بصارت کہولکر ملاحظہ کرسکتے ہین کہ اولی کے سوا اسحدیث مین مولی کے اور کیا معنی ہوسکتے ہین۔ بعض محدثین نے اسحدیث کا سبب ارشاد اس طرح پر بیان کیا ہے وقیل کان.

سبب ذلک ان اسامۃ بن زید قال لعلی لست مولای انما مولائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ رنقلہ شمس الدین مظفر الخلخالی فی المفاتیح شرح المصابیح) یعنے کہا گیا ہے کہ اس ارشاد کا سبب تہا کہ ایک دفعہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جناب امیر علیہ السلام سے کہا تہا کہ آپ میرے مولا نہیں ہیں سوا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی میرا مولا نہیں ہے جب یہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو آپنے ارشاد کیا جسکا کہ مین مولا ہوں پس اسکا علی بہی مولا ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ✤

لیکن وجہ اول زیادہ تر صحیح معلوم ہوتی ہے ۔ ممکن ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد دو دفعہ کیا ہو ۔ ایک دفعہ اس ارشاد کے محرک اسامہ بن زید ہوئے ہوں ۔ اور دوبارہ بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی وجہ سے حضرت نے یہ ارشاد علی رؤس الاشہاد بیان فرمایا ہو ۔ بہرحال یہ کہنا کہ جناب امیر حجۃ الوداع میں شریک ہی نہیں تہے ۔ یا یہ حدیث متواتر نہیں ہے ۔ یا مولی کے معنے متعین کرنے میں چون وچرا کرنا بالکل سفسطہ اور جنون ہے جو اکثر تعصب کے بڑہ جانے سے پیدا ہو جاتا ہے والو الارحام بعضہم اولے ببعض میں لفظ اولی بغیر من کے استعمال ہوا ہے ۔ ایسی تسویلات سے لوگوں کو فریفتہ کرکے راہ حق سے بیراہ نہ کرنا چاہیے ✤

حضرت کا جناب امیرؑ کو غدیر خم کے روز عمامہ باندہنا

عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل امدنی یوم بدر ویوم حنین بملائکۃ متعممین ہذہ العمۃ والعمۃ حاجزۃ بین المسلمین والمشرکین قالہ بعلی لما عممہ یوم غدیر خم لعمامۃ سدل طرفہا علی منکبہ راخرجہ الخطیب البغدادی والدیلمی وصاحب کنوز الحقائق وابوداؤد الطیالسی والمتقی فی کنز العمال وابن ابی شیبۃ ومحب الطبری فی الریاض والسیوطی وابن الصباغ المالکی جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہسے ارشاد فرمایا کہ رب العزت نے بدر اور حنین کے روز ہماری مدد ایسے فرشتوں سے کی تہی جو عمامہ پوش تہے اور عمامہ مسلمانوں میں مشرکوں کے درمیان فرق کرنے والا ہے یہ حدیث حضرتؐ نے مجہے غدیر خم کے روز ارشاد فرمائی تہی جبکہ میرے سر پر حضرتؐ نے اپنے دست مبارک سے عمامہ باندہا تہا اور اسکا شملہ میرے کندہے سے لٹکا دیا تہا ✤

(۳) قال علی بن برہان الدین الشافعی وکان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمامۃ تسمی السحاب یکساہا

علی بن ابیطالب فکان ربما طلع علیہ علی فیقول صلے اللہ علیہ وسلم اتاکم علی فی السحاب یعنے عمامۃ التی
وہبہا لہ برہان الدین شافعی کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم کا ایک عمامہ مبارک تہا جسکا نام حضرت نے سحاب کہا ہوا تہا حضرت نے
وہ عمامہ جناب امیر کو بندہوا دیا تہا جب کبہی جناب امیر اُس عمامہ کو باندہے ہوئے حضرت کے حضور مین حاضر ہوتے تو سرور عالم صلعم ارشاد فرماتے
کہ دیکہو علی سحاب مین تمہارے پاس آرہے ہین

جناب امیر کا حضرت کے بعد خیر البشر ہونا

(۱) عن عقبۃ بن سعد العوفی قال دخلنا علی جابر بن عبد اللہ الانصاری وقد سقط حاجباہ علی
عینیہ فسألناہ عن علی فرفع حاجبیہ فقال ذاک من خیر البشر (اخرجہ احمد فی المناقب) عقبہ بن
سعد العوفی ناقل ہین کہ ہم جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ملنے کو گئے انکے ابرو انکی آنکہوں پر ڈہلکے
ہوئے تہے ہم نے ان سے جناب امیر علیہ السلام کی نسبت پوچہا وہ کہنے لگے وہ سب لوگون سے بہتر تہے۔
(۲) عن عطاء قال سألت ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا عن علی فقالت ذاک من خیر البشر
ولا یشک فیہ الا کافر (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) عطا رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہین کہ مین نے جناب امیر المومنین عائشہ سے
امیر کی نسبت پوچہا وہ فرمانے لگین وہ تمام خلقت سے بہتر ہین سوا کافر کے اسمین کوئی شخص شک نہین لا سکتا۔
(۳) عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ علی خیر البشر من ابی فقد کفر
اخرجہ ابو بکر مردویہ) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے
کہ علی تمام لوگون سے بہتر ہین جسنے کہ انکار کیا وہ کافر ہوا ۔
(۴) عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ فقد سئل منہ عن علی فقال خیر ہذہ الامۃ بعد نبیہا علی ولا
یشک فیہ الا منافق (اخرجہ بن مردویہ) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے جناب امیر کی نسبت پوچہا گیا وہ کہنے
لگے علی بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس امت کے سب لوگون سے بہتر تہے منافق کے سوا کوئی اسمین
شک نہین لا سکتا ۔
(۵) عن ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت خیر امتی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ
ابو بکر بن مردویہ) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیر
سے ارشاد فرماتے تہے کہ تم دنیا و آخرت مین میری تمام امت سے بہتر ہو۔
(۶) عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب خیر من
اخلف بعدی (اخرجہ ابن مردویہ) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ ان سب لوگون سے جنہین مین اپنے پیچہے چہوڑے جاتا ہون علی علیہ السلام

سب سے بہتر ہیں +

(۷) عن عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ علی خیر البشر من ابی فقد کفر (اخرجہ الرازی فی الاربعین) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے ارشاد فرمایا ہے کہ علی سب لوگون سے بہتر ہے جس نے انکار کیا وہ کافر ہے۔

(۸) عن بریدۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ ان زوجک خیر امتی اقدمہم سلما واکثرھم حلما (اخرجہ ابن مردویہ) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب سیدہ علیہا السلام سے فرماتے تھے کہ بتحقیق تیرا خاوند میری سب امت کے لوگون سے بہتر ہے صلح میں اسنے مقدم اور حلم میں سب سے زیادہ ہے +

(۹) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن سلمان رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ لکل نبی وصی فمن وصیک فسکت عنی فلما کان الغداۃ فقال یا سلمان فاسرعت الیہ وقلت لبیک قال ھل تعلم من وصی موسی قلت نعم یوشع بن نون قال لم قلت لانہ اعلمہم قال فان وصیی وموضع سری وخیر من اترک بعدی ینجز عدتی ویقضی دینی علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویہ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مجھ سے سلمان رضی اللہ عنہ ذکر کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہر ایک نبی کا وصی ہوتا چلا آیا ہے حضور کا وصی کون ہے حضرت خاموش رہے جب دوسرا روز ہوا حضرت نے مجھے دیکھکر پکارا مین دوڑتا ہوا خدمت اقدس مین گیا حضرت فرمانے لگے کیا تجھے معلوم ہے کہ موسی علیہ السلام کا وصی کون تھا مینے عرض کیا یوشع بن نون تھے فرمایا کیون مینے کہا اسلیے کہ انکی تمام امت سے وہ زیادہ علم والے تھے پس حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میرا وصی اور میرے بھیدون کا خزانہ اور ان سب سے جنکو مین اپنے پیچھے چھوڑے جاتا ہون بہتر اور میرے وعدون کو پورا کرنے والا اور میرے قرضون کو ادا کرنے والا علی بن ابیطالب ہے +

(۱۰) عن ابی الیسر الانصاری قال دخلت علی ام المومنین عائشۃ فقالت من قتل الخارجیۃ قال قلت قتلھم علی قالت ما یمنعنی الذی فی نفسی علی علی ان اقول الحق سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقتلہم خیر امتی من بعدی وسمعتہ یقول الحق مع علی وعلی مع الحق (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) ابی الیسر الانصاری ناقل ہین کہ ایک دفعہ مین جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین مین گیا وہ فرمانے لگین خارجیون کو کس نے قتل کیا ہے مینے عرض کیا امیر علیہ السلام نے فرمانے لگین مجھے علی کے حق مین سچ کہنے سے کون روک سکتا ہے مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے فرماتے ہوئے سُنا ہی کہ میری سب امت سی بہتر شخص کو قتل کرے گا اور مینے یہ فرماتے ہوئے بہی سُنا ہی کہ علی حق کے ساتھ اور حق علی کے ساتھ ہے ٭

(۱۱) عن المسروق قال دخلت علی ام المؤمنین عائشة فقالت لی من قتل الخوارج فقلت قتلهم علی قال فسکت قال فقالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول هم شر الخلیقة یقتلهم خیر الخلق واعظمهم عند الله تعالی یوم القیامة وسیلة (اخرجه ابوبکر بن مردویه) مسروق سی نقل ہے کہ مین جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین گیا وہ مجہ سے پوچہنے لگین کہ خوارج کو کس نے قتل کیا ہے مینے عرض کیا امیر علیہ السلام نے وہ خاموش ہوگئین اور پہر فرمانے لگین مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ وہ لوگ بدترین خلائق ہین۔ انکو بہترین خلائق قتل کریگا۔ اور انکا قتل قیامت کی روز خدا کے نزدیک بڑا بہاری وسیلہ ہوگا ٭

(۱۲) عن المسروق قال قالت لی ام المؤمنین عائشة رضی الله عنها یا مسروق انک من اکرم بنی علی و احبهم الی فهل عندک علم من المخدج قال قلت نعم قتله علی علی نهر یقال لاسفله تامر و اعلاه النهروان بین اخافیق وطرفا قال فقالت ابتنی معک من یشهد قال فاتیتها بسبعین رجلا فشهدوا عندها ان علیا قتله علی نهر یقال لاسفله تامر و اعلاه النهروان بین اخافیق وطرفا قالت قاتل الله عمرو ابن العاص فانه کتب الی انه قتلهم علی نیل مصر قال قلت یا ام اخبرینی ای شیء سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فیهم قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول هم شر الخلق والخلیقة یقتلهم خیر الخلق والخلیقة واقربهم عند الله وسیلة یوم القیامة (اخرجه بن مردویه) مسروق کہتا ہی کہ مجہکو جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے مسروق تو سب بیٹون سے مجہے زیادہ عزیز اور پیارا ہے تجہے مخدج (یعنے لنجے) کی کچہ خبر ہے مینے کہا ہان مجہے خبر ہے کہ جناب امیر نے اسکو ایک نہر پر مارا ہے جسکے نیچے کے ساحل کو تامر اور اوپر کے ساحل کو نہروان بولتے ہین اور وہ اخافیق اور طرف کے درمیان واقع ہے۔ مجہ سی جناب ام المومنین فرمانے لگین کسی آدمی کو میرے پاس بلا لا کہ وہ پوری شہادت دیسکے مین ستر آدمی انکے پاس لے گیا اور انہون نے ام المومنین کے پاس شہادت ادا کی کہ بے شک جناب امیر علیہ السلام نے اسکو ایک نہر کے کنارے پر قتل کیا ہے کہ اسکی نیچی طرف کو تامر اور اوپر کی طرف کو نہروان کہتے ہین اور وہ مقام اخافیق اور طرف کے مابین واقع ہے۔ ام المومنین فرمانے لگین خدا عمرو بن العاص کو قتل کرے جس نے مجہے لکہا تہا کہ مینے اسکو رود نیل کے کنارے قتل کیا ہے۔ مسروق کہتا ہے کہ مینے ام المومنین سے عرض کیا اے مادر مہربان مجہے اسکی حقیقت حال سے خبر دو کہ سرور عالم

صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے اس امر مین کیا سنا ہے فرمانے لگین کہ مینے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ لوگ بدترین مخلوق ہین اور انکو بہترین مخلوق قتل کریگا اور انکا قتل کرنا قیامت کے روز اللہ عزوجل کے نزدیک ایک ثنا ہماری وسیلہ ہوگا ✦

(۱۳) عن ابن عباس قال لما نزلت ان الذین اٰمنوا وعملوا الصلحٰت اولٰئک ھم خیر البریۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی ھو انت (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ جب آیت کریمہ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور نیک کام کرتے ہین وہ تمام خلقت سے بہتر ہین نازل ہوئی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا یا علیؑ وہ تم ہو ✦

عن ابن جبیر قال قلت لعلی بن الحسین علیہ السلام یا سیدی ان ابی حدث عن ابی جحیفۃ وھب الخیر ان اباک صعد المنابر وقال خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر وعمر فقال ابن ندھب بک یا حکیم حدثنی سعید بن المسیب ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ان المؤمن یھضم نفسہ (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ) ابن جبیر کہتا ہے کہ مینے جناب علی ابن الحسین سے عرض کیا یا سیدی میرا باپ ابوجحیفہ وہب ابن الخیر سے روایت کرتا تھا کہ حضور کے جد امجد یعنے جناب امیر علیہ السلام منبر پر چڑھکر فرمایا تھا کہ اس امت مین نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے بہتر ابوبکر اور عمر ہین جناب امام نے فرمایا اے حکیم تجھے کہان لیجائین مجھ سے سعید ابن المسیب نے بیان کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا یا علی تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے بے شک مومن اپنی کسر نفسی کیا کرتا ہے ✦

جناب امیر کا اور حضرت کا گوشت اور خون ایک ہونا

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا ام سلمۃ ان علیا لحمہ لحمی ودمہ دمی وھو منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبوۃ بعدی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے تھے کہ اے ام سلمہ تحقیق علی کا گوشت اور خون میرا گوشت اور خون ہے اور مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے مگر میرے بعد نبوت نہین ✦

(۲) عن علی قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم فتحت خیبر انت باب علمی وان ولدک ولدی ولحمک لحمی ودمک دمی (اخرجہ الخوارزمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہو کہ جس وقت مینے خیبر کو فتح کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ تو میرے علم کا دروازہ ہے اور تیرے بیٹے میرے

میرے بیٹے ہیں۔ تیرا گوشت میرا گوشت ہے اور تیرا خون میرا خون ہے ٭

(۲) عن ابن مسعود قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیت زینب بنت جحش واتی بیت ام سلمة وکان یومها من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یلبث ان جاء علی فدق الباب دقا خفیفا فاثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الدق وانکرته ام سلمة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قومی فافتحی له الباب قالت یا رسول اللہ من هذا الذی افتح له الباب بنظر بمحاسنی وقد نزلت فی ایة من کتاب اللہ بالامس فقال لها صلی اللہ علیہ وسلم کهیئة المغضب ان طاعة الرسول کطاعة اللہ ومن عصی الرسول فقد عصی اللہ ان بالباب رجلا لیس بنزق ولا غلق الا علی الباب رجل یحب اللہ ورسوله ویحبه اللہ ورسوله ففتحت الباب فدخل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ام سلمة اتعرفینه قالت نعم یا رسول اللہ هذا علی بن ابی طالب قال صدقت لحمه من لحمی ودمه من دمی هو عیبة علمی اسمعی یا ام سلمة واشهدی وهو قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی فاسمعی واشهدی وهو قاصم عداتی واسمعی واشهدی لو ان عبدا عبد اللہ الف عام بین الرکن والمقام ثم لقی اللہ عز وجل مبغضا له و لعترتی اکبه اللہ علی منخریه یوم القیامة فی نار جهنم (اخرجه الامام الرافعی فی تاریخ قزوین المسمی بالمدون فی ترجمة ابراهیم بن زید النخعی من التابعین والخوارزمی وابو نعیم والیمنی والوصابی فی الاکتفا فی فضائل الاربعة الخلفاء) النزق الطیاش وغلق الرجل ای غضب یجوز ان یکون اللفظ ولا علق بالعین یقال ای لیس ذی هوی یعنی انه ضابط لنفسه یعرف ادب الدخول ووقته

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر سے برآمد ہو کر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کو تشریف لے گئے اور وہ روز انکی باری کا تھا۔ کچھ تھوڑی دیر بھی حضرت کو ام سلمہ کے گھر میں تشریف لے گئے ہوئے نہیں گذری تھی کہ جناب امیر تشریف لائے اور آہستہ سے دروازہ کھٹکھٹایا حضرت نے کھٹکھٹانا سنکر سمجھ لیا اور جناب ام سلمہ کو ناگوار گذرا حضرت نے ام سلمہ سے فرمایا اٹھکر دروازہ کھولدو ام سلمہ نے عرض کیا یہ کون ہے جو ایسا ہوا انکلا ہے کہ میں اسکے لیے دروازہ کھولدوں اور میری رخساروں کو دیکھے حالانکہ کل میرے حق میں یعنی ازواج مطہرات کے حقوق کے متعلق کلام شریف کی آیت نازل ہوئی ہے حضرت نے غصہ ہو کر فرمایا بتحقیق خدا کے رسول کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے جس نے رسول کی نافرمانی کی بیشک اس نے خدا کی نافرمانی کی دروازے پر ایسا شخص ہے جو نہ متلون مزاج ہے اور نہ عشق باز ہے دروازے پر تو وہ شخص ہے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے دوست رکھتے ہیں جناب ام سلمہ نے دروازہ

کھولدیا جناب امیر علیہ السلام اندر تشریف لے گئے حضرت نے فرمایا اے ام سلمہ تم پہچانتی ہو یہ کون ہے ام سلمہ
نے عرض کیا یہ علی بن ابیطالب ہیں حضرت نے فرمایا تم نے سچ کہا ہے اسکا گوشت میرا گوشت ہے اور اسکا
خون میرا خون ہے اور میرے علم کا مخزن ہے اے ام سلمہ سن رکھ اور گواہی دیجیو یہ میرے پیچھے ناکثین
اور قاسطین اور مارقین سے جنگ کرنیوالا ہے یہ میرے دشمنوں کو قتل کرنیوالا ہے اگر کوئی بندہ ایک ہزار برس
رکن و مقام کے درمیان خدا کی عبادت کرے اور خدا کے سامنے انکا اور میری عترت کا بغض لیکر جائے خدا
اسکو قیامت کے روز جہنم میں اوندھا گرائیگا۔

جناب امیر کا رازدار آنحضرت ہونا

(۱) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ علی بن ابی طالب صاحب سری
(اخرجہ الدیلمی) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ علی بن ابی طالب میرا رازدار ہے۔

(۲) عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وکانت الطف نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم واشدھن
لہ حبا وکان لھا مولی قد رباھا وکان لا یصلی صلوۃ الا سب علیا فقالت یا ابت ما حملک علی ان تسب
علیا قال لانہ قتل عثمان وشرک فی دمہ فقالت اما انک لمولای وربیتنی وانک عندی بمنزلۃ والدی
ما حدثتک بسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن اجلس حتی احدثک عن علی وما رأیتہ اقبل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان یومی وانما کان نصیبی فی تسعۃ ایام یوم واحد فدخل
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو مخلل اصابعہ فی اصابع علی فقال یا ام سلمۃ اخرجی من البیت و
اخلیہ لنا فخرجت واقبلا یتناجیان فاسمع الکلام ولا ادری ما یقولان حتی اذا قلت قد
انتصف النھار واقبلت فقلت السلام علیک یا رسول اللہ فقال لا تلجی وارجعی مکانک ثم
تناجیا طویلا حتی قام الظھر فقلت قد ذھب یومی وشغلہ علی فاقبلت امشی ووقفت علی
الباب فقلت السلام علیکم الج فقال لا تلجی فرجعت وجلست مکانی حتی اذا قلت قد زالت
الشمس الآن یخرج الی الصلوۃ فیذھب یومی ولم ار قط اطول منہ اقبلت امشی حتی وقفت
علی الباب فقلت السلام علیکم الج فقال نعم فدخلت وعلی واضع یدیہ علی رکبتیہ قد
ادنا فاہ اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفم النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اذن علی یتساران وعلی یقول
افامضی وافعل والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول نعم فدخلت وعلی معرض وجھہ حتی دخلت وخرج

فاخذنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واقعدنی فی حجرہ فالتزمنی واصاب منی ما یصیب الرجل من اهله من اللطف و
الاعتذار ثم قال یا ام سلمة لا تلومینی فان جبرائیل اتانی من عند اللہ یامرنی ان اوصی به علیا من بعدی وکنت
بین جبرائیل وعلی وجبرائیل عن یمینی وعلی عن شمالی فامرنی جبرئیل ان امر علیا بما هو کائن من بعدی الی یوم القیمة
فاعذرینی ولا تلومینی ان اللہ اختار من کل امة نبیا ولکل نبی وصیا وانا نبی هذه الامة وعلی وصیی فی عترتی اهل
بیتی وامتی من بعدی فهذا ما شهدت من علی الان یا ابتاه فسبه او فدعه فاقبل ابوها یناجی اللیل و
النهار اللهم اغفر لی ما جهلت من امر علی فان ولیه ولی علی وعدوه عدو علی فتاب المولی توبة نصوحا
واقبل فیما بقی من دهره یدعو اللہ تعالی ان یغفر له اخرجه الخوارزمی) جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا
نے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام ازواج سے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ محبت رکھتی تھین وہ روایت
کرتی ہین کہ انکا ایک غلام تھا جسنے انکی پرورش کی ہوئی تھی۔ وہ ہر زمانے کے بعد جناب امیر علیہ السلام کو برا کہا
کرتا تھا جناب ام سلمہ ایک روز اس سے فرمانے لگین اے ابا۔ تو علی کو کیون کوسا کرتا ہے اس نے جواب دیا کہ علیؑ
نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل مین شرکت کی ہے جناب ام سلمہ نے فرمایا۔ اگر تو میرا مولا اور بجائے والد
کے نہ ہوتا تو مین تجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز سے کبھی خبردار نہ کرتی۔ لیکن اب بیٹھ جا مین تجھے
حضرت کی بھید سے واقف کرتی ہون جسکو مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا ہے۔ میری نوبت کے روز حضرت
میرے گھر مین علی کو ہمراہ لیے ہوئے تشریف لائے علی کے پنجہ مین پنجہ ڈالے ہوئے تھے اور نو مین دن میری
نوبت آئی تھی جب گھر مین داخل ہوئے مجھسے ارشاد کیا ای ام سلمہ تم کوٹھری خالی کرکے باہر چلی جاؤ مین باہر
ہو گئی اور دونون صاحب سرگوشی کرتے ہوئے داخل ہوئے مجھے انکی آواز سنائی دیتی تھی لیکن سمجھ مین نہین آتا
تھا کہ باہم کیا باتین کر رہے تھے یہانتک کہ دوپہر ہوگئی مینے بڑھکر السلام علیکم کے بعد عرض کیا مجھے داخل
ہونیکی اجازت ہے حضرتؐ نے فرمایا اندر مت آئیو اور اپنی جگہ بیٹھی رہو پھر حضرتؐ ان سے دیر تک سرگوشی کرتے رہے
یہانتک کہ ظہر کا وقت ہوگیا مینے اپنے دلمین خیال کیا کہ میرا آجکا دن یونہین جاتا رہا علی علیہ السلام نے حضرت
کو باتون مین لگا رکھا ہے مینے بڑھکر اور دروازہ پر جاکر سلام علیک کہا اور اندر داخل ہونیکی اجازت طلب کی
حضرتؐ نے فرمایا اندر مت آئیو مین پھر ہٹ کر اپنے مقام پر جا بیٹھی جب مغرب کا وقت ہوا اور آفتاب ڈوبنے لگا تو مین
نے اپنے دلمین کہا کہ اب حضرتؐ نماز کیلیے باہر تشریف لیجائینگے اور میرا دن یونہی نکل جائیگا مینے اس سے
زیادہ طولانی کوئی دن نہین دیکھا تھا مینے بڑھکر سلام کیا اور داخل ہونیکی اجازت مانگی حضرتؐ نے فرمایا آجا
اچھا اور مین حجرہ مین گئی جناب علی کو دیکھا کہ حضرتؐ کے زانو پر ہاتھ رکھے ہوئے اور حضرتؐ کے کان کے ساتھ منہ
لگائے ہوے باتین کر رہے ہین اور حضرتؐ کا منہ حضرت علیؑ کے کان کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ اور علی کہہ رہے ہین

میں یا سی طرح سے کروں گا جیسا میں اندر گئی تو جناب علی رضی اللہ عنہ بہیر کر باہر تشریف لے گئے حضرت نے مجھے اپنے پہلو میں بٹھا کر
اپنے سینے سے لگا لیا اور جو کچھ کہ میرا اپنی اہلبیت سے کرتا ہے کیا۔ اور نہایت مہربانی سے فرمایا اے ام سلمہ تم سرزنش
نکرو پروردگار کیطرف سے جبرئیل آیا ہوا تہا اور یہ حکم لایا تہا کہ میں علی کو اپنے پیچھے وصیت کر جاؤں میں علی اور
جبرئیل کے درمیان واسطہ تہا جبرئیل میری دہنی جانب اور علی میری بائین جانب کو تہے جو کچھ کہ مجھے جبرئیل کہتے
تہے میں علی کو امور ہونے کہ میرے بعد میں قیامت کے روز تک ہونیوالے ہیں آگاہ کر رہا تہا۔ یا ام سلمہ تم مجھے
معذور رکہو خدا نے ہر ایک امت کے لیے ایک نبی مقرر کیا ہے اور ہر ایک نبی کے لیے ایک وصی ہوتا چلا آیا ہے
پس میری عترت اور میرے اہلبیت سو میری امت میں علی میرا وصی ہے ✤

اے ابا جان یہ امر علی کا ہے جسکی میں اس وقت شہادت دیتی ہوں۔ اب تم ان سب کو خواہ سب کر و خواہ ... دو۔ اسد نے
اس نے سب کو چہوڑ دیا اور جناب الٰہی میں شب و روز دعا کرنے لگا کہ الٰہی مجھے معاف فرما۔ جو کچھ علی کے حق میں
مینے جہالت سے کہا ہے۔ خداوندا علی کا دوست میرا دوست ہے اور علی کا دشمن میرا دشمن ہے۔ پس اس غلام
نے خدا کی جناب میں خوب توبہ کی اور اپنی باقی زندگی میں استغفار کرتا رہا ✤

(۳) عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا یوم الطائف فانتجاہ فقال الناس لقد
طال نجواہ مع ابن عمہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم ما انتجیتہ ولکن اللہ انتجاہ (اخرجہ الترمذی و النسائی) والطبرانی
فی الکبیر) قال الترمذی معناہ اللہ امرنی ان انجیہ وانتجی معہ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ طائف کے
روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو سرگوشی کے لیے بلایا لوگ کہنے لگے حضرت کی سرگوشی اپنے ابن
عم سے بہت دیر ہو گئی ہے حضرت نے فرمایا مینے اس سے سرگوشی نہیں کی بلکہ خدا نے کی ہے ✤

امام ترمذی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ اسکے معنے یہ ہیں خدا نے اسکے ساتھ سرگوشی کرنیکا حکم دیا ہے ✤

(۴) عن انس قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا یوم الطائف فانتجاہ طویلا فقال الناس لقد
طال نجواہ مع ابن عمہ قال فذکرہ من حسد علیا فقد حسدنی ومن حسدنی فقد کفر (اخرجہ ابن مردویہ)
انس کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلعم طائف کے روز جناب علی کو بلا کر دیر تک سرگوشی فرمائی لوگ کہنے لگے آپکی ابن عم
سے گہری سرگوشی ہو رہی ہے جب اسکا چرچا حضرت تک پہونچا فرمایا جس نے علی سے حسد کیا مجھ سے حسد کیا
جس نے مجھ سے حسد کیا وہ کافر ہوا۔

جناب امیر کا حضرت کے ساتھ اقرب عہد ہونا

(۱) عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت والذی تحلف بہ ان کان علی اقرب الناس عہدا

برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت عدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ بعد غداۃ یقول جاء علی مرارا و
اظنہ کان بعثہ لحاجۃ فجاء بعد فظننت ان لہ حاجۃ فخرجنا من البیت فقعدنا عند الباب فکنت من
ادناھم الی الباب فاکب علیہ علی فجعل یسارہ ویناجیہ ثم قبض من یومہ ذلک صلی اللہ علیہ وسلم فکان من اقرب
الناس بہ عھدا (اخرجہ احمد) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جسکی
تم کھائی جاتی ہے کہ جناب علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے قریب العہد ہیں جناب ام سلمہ فرماتی
ہیں کہ ہم حضرت کی بیبیاں حضرت کی عیادت کرنے جایا کرتی تھیں حضرت نے کئی بار فرمایا علی آئے میں حضرت
کا خیال تھا کہ حضرت نے انکو کسی ضرورت کے لیے کہیں بھیجا ہوا تھا اور اب وہ آگئے ہیں ہمنے خیال کیا کہ حضرت
کو ان سے کوئی ضروری بات فرمانا ہے ہم حجرے سے نکلکر باہر بیٹھ گئیں میں ان سب میں سے دروازہ کے قریب
تھی پس علی حضرت پر جھک گئے اور سرگوشی کرنے لگے پھر حضرت اسی روز رحلت فرما گئے۔ پس وہ سب لوگوں
سے حضرت کے ساتھ قریب العہد تھے *

(۲) عن ابی الطفیل قال کنت علی الباب یوم الشوریٰ فارتفعت الاصوات فسمعت علیا یقول بایع الناس
لابی بکر وانا واللہ اولی بالامر منہ واحق بہ فسمعت واطعت مخافۃ ان یرجع الناس کفارا وفیکم
احد کان اخر عھدہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین وضعہ فی حفرتہ غیری (اخرجہ العقیلی) ابو الطفیل
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں شوریٰ کے روز دروازہ پر تھا پس لوگوں میں شور برپا ہوا میں نے جناب علی علیہ السلام
کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں نے ابوبکر سے بیعت کی حالانکہ واللہ امر خلافت میں میں انسے اولی اور احق تھا
پس میں نے سنا اور تسلیم کیا کہ مبادا لوگ کافر ہو جائیں۔ کیا تم میں کوئی ایسا ہے جو سب کے بعد جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا ہو جس وقت کہ اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں رکھا ہو۔ سوا میرے

حضرتؐ کا جناب امیرؑ کو وفات کے وقت اپنی ردا میں لے لینا

(۱) عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت لما حضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الموت قال
ادعوا الی حبیبی فدعوت لہ ابابکر فنظر الیہ ثم وضع راسہ فقال ادعوا الی حبیبی فدعوت لہ عمرا
فنظر الیہ ثم وضع راسہ فقال ادعوا لی حبیبی فقلت ویلکم ادعوا لہ علی بن ابی طالب فواللہ ما یرید
غیرہ فلما راہ اخرج الثوب الذی کان علیہ ثم ادخلہ فیہ فلم یزل یحتضنہ حتی قبض ویدہ علیہ (اخرجہ
الدارقطنی والرازی) جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آگیا فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ میں نے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو

بلا بھیجا جب وہ آئے تو حضرت نے سر اٹھا کر انکو دیکھا اور تکیہ پر رکھدیا اور فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ سینے جناب عمر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا آپ نے سر اٹھا کر انکو بھی دیکھا اور تکیہ پر رکھدیا اور فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ سینے لوگوں لوکہدیا افسوس ہے تم جناب علی کو بلاؤ حضرت انکے سوا اور کسی کو طلب نہیں فرماتے جب حضرت نے ان کو دیکھا تو وہ کپڑا جو آپ اوڑھے ہوئے تھے آپ نے اٹھا دیا اور علی کو اس میں لے لیا۔ اور علی حضرت سے لپٹے رہے حبتک کہ حضرت کا انتقال ہو گیا۔

(۲) عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما ثقل وعنده عائشة وحفصة رضی اللہ عنہما اذ دخل علی فلما راه رفع رأسه ثم قال ادن منی فاستند الیہ فلم یزل عنده حتی توفی صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیماری سے صاحب فراش ہو گئے حضرت کے پاس عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما بیٹھی ہوئی تھیں کہ ناگاہ جناب امیر تشریف لائے حضرت نے انہیں دیکھکر اپنا سر اقدس بالین سے اٹھایا اور فرمایا میرے قریب آؤ اور آپ انکے سینہ سے تکیہ لگائے رہے یہانتک کہ وفات پا گئے +

جناب امیر کا حضرت کو غسل دینا

(۱) عن علی قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغسلہ غیری فانہ لا یری احد عورتی الا طمست عیناہ (اخرجہ محدث الدهلوی فی ما ثبت بالسنة) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تیرے سوا کوئی مجھے غسل نہ دے ورنہ اسکی آنکھیں جاتی رہیں گی +

(۲) عن جعفر بن محمد قال کان الماء یجتمع فی جفون النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان علی یشربہ (ما ثبت بالسنة) جعفر بن محمد علیہ وعلے آبائہ السلام سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پلکوں میں غسل کا پانی جمع ہو گیا جناب علی نے اسکو پی لیا +

(۳) سئل عن علی عن سبب فهمه وحفظه قال لما غسلت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجتمع الماء فی جفونہ فرفعتہ بلسانی فازدردتہ فاری قوة حفظی منه (ما ثبت بالسنة) جناب امیر علیہ السلام سے انکے فہم اور حافظہ کا سبب پوچھا گیا فرمایا جب میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا تو آپ کے پلکوں میں پانی اکٹھا ہو گیا میں نے اسے چوس لیا اس باعث سے میں اپنے آپ میں اب حافظہ کی قوت کو زیادہ پاتا ہوں

(۴) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیره هو اول عربی وعجمی صلی

صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو الذی کان لواءہ معہ فی کل زحف وھو الذی صبر معہ یوم فر عنہ غیرہ وھو الذی غسلہ وادخلہ قبرہ (اخرجہ احمد) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی علیہ السلام میں چار خصلتیں ایسی موجود ہیں کہ انکے سوا کسی دوسرے میں نہیں اور وہ سب عربی اور عجمی لوگوں سے پہلے ہیں جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہی ہے اور وہ وہ شخص ہیں کہ ہر معرکہ میں حضرت کا علم انکے ہاتھ میں رہا ہے اور وہ وہ ہیں کہ جبکہ سب لوگ حضرت کے پاس سے بھاگ گئے تو وہ جنگ میں حضرت کے پاس مصائب پر صبر کیے رہے اور وہ وہ ہیں کہ جس نے حضرت کو غسل دیا اور قبر میں رکھا۔

(۵) عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی وتودی دینی وتواربنی فی حفرتی وتفی بذمتی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الدیلمی) ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تم مجھے غسل دوگے اور میرے قرض کو ادا کروگے اور مجھے قبر میں رکھوگے اور جو کچھ کہ میرے ذمہ ہے اسے پورا کروگے اور تم دنیا و آخرت میں میرے صاحب علم ہو

حضرتؐ کا جناب امیرؑ پر قیامت کے روز تکیہ کرنا

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت فی علی خمسا ھو احب الی من الدنیا وما فیھا۔ اما واحدۃ فھو تکائی بین یدی اللہ عزوجل حتی افرغ من الحساب واما ثانیۃ فلواء الحمد بیدہ وآدم ومن ولدہ تحتہ واما الثالثۃ فواقف علی عقر حوضی یسقی من عرف من امتی۔ فاما الرابعۃ فساتر عورتی ومسلمی الی ربی عزوجل۔ واما الخامسۃ فلست اخشی ان یرجع زانیا بعد احصان ولا کافرا بعد ایمان (اخرجہ احمد) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی کو پانچ باتیں ایسی عطا ہوئی ہیں کہ وہ دنیا و مافیہا سے مجھے پیاری ہیں اول خدا کے سامنے جب میں حساب دینے کے لیے کھڑا ہونگا۔ تو وہ میرا تکیہ ہونگے جبتک کہ میں حساب سے فارغ ہو جاؤں دوم لواء الحمد انکے ہاتھ میں ہوگا آدم علیہ السلام اور انکی سب اولاد اسی علم کے نیچے ہوگی سوم وہ میرے حوض کے کنارے کھڑے ہونگے اور جسکو میری امت سے شناخت کرینگے اسے پلائینگے۔ چہارم وہ مجھے کفن پہنا کر مجھے میرے رب کے سپرد کرنے والے ہیں پنجم مجھے اسکا خوف نہیں کہ وہ پارسا ہونیکے بعد پھر زنا کیطرف رجوع کریں یا مسلم ہونیکے بعد پھر کافر ہو جائیں۔

(۳) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یبعثنی اللہ یوم القیامۃ متکیا علی علی بن ابی طالب (اخرجہ نجم الدین فخر الاسلام ابوبکر بن محمد بن الحسین السیلانی المرندی فی مناقب الاصحاب)

ابن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ مجھے اٹھائیگا درآن حالیکہ میں علی بن ابیطالب پر تکیہ کیے ہوئے ہونگا +

القرآن مع علی

(۱) عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی مع القرآن والقرآن مع علی لا یتفرقان حتی یردا علی الحوض (اخرجہ الطبرانی وابن مردویہ والدیلمی) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ اور دونوں جدا نہیں ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد ہوں۔

(۲) عن شہر بن حوشب کنت عند ام سلمۃ فسلم رجل فقیل من انت قال انا ابو ثابت مولی ابی ذر قالت مرحبا بابی ثابت ادخل فدخل فرحبت بہ وقالت این طار قلبک حین طارت القلوب مطائرھا قال مع علی قالت اصبت والذی نفس ام سلمۃ بیدہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی مع القرآن والقرآن مع علی لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض ولقد بعثت ابنی عمر وبن اخی عبد اللہ ابن امیۃ وامرتھما ان یقاتلا مع علی من قاتلہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنا ان نقر فی حجالنا وفی بیوتنا لخرجت حتی اقف فی صف علی (اخرجہ ابن مردویہ) شہر بن حوشب سے منقول ہے کہ میں جناب ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے آکر سلام کیا پوچھا گیا تم کون ہو اس نے جواب دیا میں ابوذر رضی اللہ عنہ کا غلام ابوثابت ہوں جناب ام سلمہ نے اسے مرحبا فرما کر داخل ہونیکی اجازت دی اور اچھی طرح سے بیٹھایا اور ارشاد کیا اے ابوثابت جبکہ لوگوں کے دل اپنی اپنی ہواؤں میں پرواز کر رہے تھے تیرا دل کس کی طرف پرواز کر رہا تھا۔ اس نے عرض کیا جناب امیر کے ساتھ میرا دل اڑ رہا تھا حضرت ام المومنین نے فرمایا تو صواب پا گیا۔ اس ذات کی قسم ہے جسکے قبضہ قدرت میں ام سلمہ کی جان ہے میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے یہ دونوں جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے میں نے اپنے بیٹے عمر اور اپنے بھتیجے عبد اللہ بن امیہ کو حکم دیا تھا کہ جناب امیر کے ساتھ ہو کر انکے لڑنے والوں سے لڑیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم مستورات کو پردوں میں اور گھروں میں بیٹھنے کے لیے حکم دیا ہوا ہے ورنہ میں خود نکلکر علی کی صف میں جا کھڑی ہوتی +

(۳) عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی قبض فیہ

يقول وقد امتلأت الحجرة من اصحابه ايها الناس يوشك ان اقبض قبضا سريعا فينطلق وقد قدمت اليكم القول معذرة اليكم الا انی مخلف فيكم الثقلين كتاب الله عز وجل وعترتی اهل بيتی ثم اخذ بيد علی فرفعها فقال هذا مع القرآن والقرآن مع علی لا يتفرقان حتى يردا علی الحوض فاسئلهما ما خلفتم فيهما (اخرجه ابن عقدة) ام المومنين ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب محبوب رب العلمین صلے اللہ علیہ وسلم اپنی مرض الموت میں ارشاد فرماتے تھے اور صحابہ کرام سے حجرہ بھرا ہوا تھا اے لوگون خیال کیا جاتا ہے کہ عنقریب میں اس دار فانی سے رحلت کر جاؤن مین پہلے تمکو کہہ چکا ہون کہ مین دو بھاری چیزین تم لوگون مین چھوڑے جاتا ہون خدا کی کتاب اور میری عترت اہل بیت پھر علی کا ہاتھ پکڑکر بلند کیا اور فرمایا یہ قرآن کے ساتھ ہے قرآن اسکے ساتھ ہے جبتک کہ حوض پر وارد نہ ہون۔ یہ ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے۔ مین ان دونون سے پوچھونگا کہ تمنے ان کے ساتھ میرے بعد کیا سلوک کیا ہے ✤

الحق مع علی

(۱) عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحق مع علی (اخرجہ ابو یعلی والضیا) ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب [illegible] اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق علی کے ساتھ ہے ✤

(۲) عن عبد الرحمن بن ابی سعید قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نفر من المهاجرين فمر علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحق مع ذا (اخرجہ ابن مردویہ) عبد الرحمن بن ابی سعید سے روایت ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین چند مہاجرین کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگہان جناب امیر گذرے حضرت نے فرمایا حق اسکے ساتھ ہے ✤

(۳) عن ابی ذر الغفاری عن ام سلمة قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان علیا مع الحق والحق معہ لن یزولا حتی یردا علی الحوض (اخرجہ ابن مردویہ) ابوذر غفاری جناب ام سلمہ سے روایت کرتے ہین کہ فرماتی تھین مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہ تحقیق علی حق کے ساتھ اور حق علی کے ساتھ ہے اور دونو نہین زائل ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد ہون

(۴) عن ام سلمة قالت کان علی علی الحق من اتبعہ اتبع الحق ومن ترکہ ترک الحق عهدا معهودا قبل یومہ هذا (اخرجہ ابن مردویہ) جناب ام سلمہ سے منقول ہے کہ فرماتی تھین جناب امیر حق پر تھے جس نے کہ انکی پیروی کی اس نے حق کا اتباع کیا اور جس نے انکو چھوڑا حق کو چھوڑا یہ آج کے دن سے پہلے عہد ہو چکا ہے

(۵) عن ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحق مع علی یزول معہ حیث مازال اخرجہ ابن مردویہ) جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حق علی کے ساتھ ہے پھرتا ہے جہاں علی پھرتا ہے

(۶) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی ان الحق معک وعلی لسانک وفی قلبک وبین عینیک (اخرجہ الخوارزمی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ یا علی حق تیرے ساتھ ہے اور تیری زبان پر حق ہے اور تیرے دل میں ہے اور تیری دو آنکھوں کے بیچ

(۷) عن ابی موسی الاشعری قال اشہد ان الحق مع علی ولکن مالت الدنیا الی اہلہا ولقد سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لہ یا علی انت مع الحق والحق بعدی معک (اخرجہ ابن مردویہ) ابو موسی الاشعری کہتے تھے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حق علی کے ساتھ ہے لیکن دنیا اپنے لوگوں کیطرف پھر گئی بے شک میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب امیر سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یا علی تو حق کے ساتھ ہے اور حق میرے بعد تیرے ساتھ ہے۔

(۸) عن ابن حیان التیمی عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رحم اللہ علیا اللھم ادر الحق معہ حیث دار (اخرجہ ابن مردویہ) ابن حیان التیمی اپنے والد رضی اللہ عنہ سے ناقل ہیں کہ تحقیق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ رحم کرے علی پر اے میرے پروردگار حق کو پھیر دے جہاں علی پھرے۔

(۹) عن ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لما عقر جملہا ودخلت دار البصرۃ فقال لہا اخوہا محمد انشدک اللہ اتذکرین یوم حدثتنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الحق لن یزال مع علی وعلی مع الحق لن یفترقا فقالت نعم (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) جناب ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے اونٹ کے جب پاؤں کٹ چکے اور وہ بصرہ کے گھر میں تشریف لیگئیں انکے بھائی محمد نے انہیں خدا کی قسم دیکر پوچھا کہ آپ مجھے اس دن کا ذکر سنائیں کہ آپنے مجھ سے بیان کیا تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ حق علی کے ساتھ رہے گا اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہونگے۔ فرمانے لگیں ٹھیک ہے +

(۱۰) عن مسروق قال سالتنی ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا عن اصحاب النہر وعن ذی الثدیہ فاخبرتہا فقالت یا مسروق اتستطیع ان تاتینی باناس ممن یشہد فاتیتہا من کل سبع برجل فشہدوا انہم راوہ فقالت یرحم اللہ علیا انہ کان علی الحق ولکنی کنت امراۃ من الاحماء (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) مسروق ناقل ہیں کہ جناب ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا

نے مجھ سے پوچھا ان والوں اور ذوالثدیہ کی بات پوچھی میں نے انکو جو کچھ کہ خبر تھی سنائی فرمانے لگیں اے مسروق ہو سکتا ہے کہ چند ایسے آدمی لائے جو انکی گواہی دے سکیں میں ہر ایک قبیلہ کا ایک آدمی انکی خدمت میں لیگیا انہوں نے گواہی بیان کی کہ ذی الثدیہ کو انہوں نے دیکھا ہے جناب ام المومنین فرمانے لگیں خدا علی پر رحم کرے وہ حق پر تھے میں ایک ایسی عورت تھی جو اپنے سسرال والوں کے بس میں تھی *

(۱۱) قیل لما اصیب زید بن صوحان رضی اللہ عنہ یوم الجمل اتاہ علی وبہ رمق فوقف علیہ امیر المومنین فقال رحمک اللہ یا زید فواللہ ما عرفتک الا خفیف المعونۃ کثیر المونۃ فرفع الیہ رأسہ فقال وانت فرحمک اللہ فواللہ ما عرفتک الا باللہ عالما وبآیاتہ عارفا واللہ ما قاتلت معک من جھل ولکنی سمعت حذیفۃ بن الیمان یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی امام البررۃ قاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ الا وان الحق معہ ومتبعہ الا فمیلوا معہ (اخرجہ ابن مردویہ) کہتے ہیں کہ جب جمل کے روز زید بن صوحان زخمی ہو گئے ابھی ان میں رمق باقی تھی جناب امیر انکے سرہانے تشریف لے گئے اور فرمانے لگے اے زید خدا تجھ پر رحم کرے ہم نے تجھ کو نہیں دیکھا مگر مدد کرنے میں ہلکی اور جلدی کرنے والا اور اہل وعیال کے نفقہ میں کثرت سے رنج کی برداشت کرنے والا زید نے سر اٹھایا اور جواب دیا خدا آپ پر بھی رحم کرے میں نے آپ کو نہیں دیکھا مگر اللہ کے ساتھ زیادہ علم والا اور اسکی آیات کو زیادہ پہچاننے والا۔ میں نے آپ کی معیت میں نادانی سے جنگ نہیں کی بلکہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی نیکوکاروں کے سردار اور بدکاروں کے قاتل ہیں خدا سے مدد پائے اس نے جس نے کہ انکی مدد کی اور خوار ہوا وہ شخص جس نے انکو چھوڑا بے شک حق انکے ساتھ ہے اور انکے اتباع میں ہے تم نے انہیں کی طرف میل کرنا *

(۱۲) عن ابی رافع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابا رافع کیف انت وقوم یقاتلون علیا وھو علی الحق وھم علی الباطل یکون حقا فی اللہ جھادھم فمن لم یستطع جھادھم بیدہ فبجاھدھم بلسانہ فمن لم یستطع بلسانہ فبجاھدھم بقلبہ لیس وراء ذلک شیء قال ادع لی ان ادرکتھم ان یعیننی ویقوینی علی قتالھم فلما بایع الناس علی بن ابی طالب وخالفہ معاویۃ قلت ھؤلاء القوم الذین قال فیھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فباع ارضہ بخیبر وخرج مع علی بجمیع اھلہ وولدہ وکان معہ حتی استشھد علی فرجع الی المدینۃ مع الحسن (اخرجہ ابن مردویہ) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے

منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ اے ابورافع تیرا کیا حال ہوگا جبکہ قوم علی
کے ساتھ جنگ کریگی اور علی حق پر اور یہ لوگ باطل پر ہونگے خدا کی راہ مین ان سے جہاد کرنا حق ہوگا جو
شخص کہ ہاتھ سے جہاد کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسکو چاہیے کہ زبان سے انکے ساتھ جہاد کرے۔ اور
جو شخص کہ زبان سے بھی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ دل ہی سے جہاد کرے اسکے سوا اور کوئی
بات نہین ہے اگر تو ان لوگون کو پائے تو انکو میری طرف سے دعوت کیجیو کہ وہ میری مدد کرین اور مجھے
تقویت دین۔ ابورافع کہتے ہین کہ جب لوگون نے جناب امیر سے بیعت کی اور معاویہ مخالف ہوگئے
مینے کہا یہ وہی لوگ ہین جنکا حضرت نے ذکر کیا تھا ابورافع اپنی خیبر کی زمین بیچکر اور اپنے
اہل وعیال کو ساتھ لیکر جناب امیر کے ہمراہ ہولیے اور جناب امیر کی شہادت تک انکے ساتھ رہے
پھر جناب امام حسن کے ساتھ مدینہ کو واپس آگئے *

(۳۱) عن عبداللہ بن عبداللہ الکندی قال حج معاویۃ فاتی المدینۃ واصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم متوافرون فجلس فی حلقۃ بین عبداللہ بن عباس وعبداللہ بن عمر الخلیفۃ المقتول فضرب
بیدہ علی فخذ ابن عباس ثم قال اما کنت احق واولی بالامر من ابن عمک قال وبم قال
لانی ابن عم الخلیفۃ المقتول ظلما قال ھذا اذا یعنی ابن عمر اولی بالامر منک لان اباہ قتل
قتل قبل ابن عمک فاعرض عن ابن عباس واقبل علی سعد بن ابی وقاص وقال وانت یا سعد
الذی لم یعرف حقنا من باطل غیرنا فیکون معنا او علینا قال سعد انی لما رأیت الظلمۃ قد
غشیت الارض قلت لبعیری اخ فانخته حتی اذا استفرت مضیت قال واللہ لقد قرأت
المصحف یوما بین الدفتین وما وجدت فیہ اخ فقال اما اذا ثبت فانی سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول لعلی انت مع الحق والحق معک قال لتجیئنی بمن سمعہ معک او لافعلن قال
ام سلمۃ قال فقام فقاموا معہ حتی دخل علی ام سلمۃ قال فبدأ المعاویۃ فی الکلام فقال یا
ام المومنین ان الکذبۃ قد کثرت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا یزال قائل یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لم یقل وان سعدا روی حدیثا زعم انک سمعتہ منہ قالت
ما ھو قال زعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت مع الحق والحق معک قالت
صدق فی بیتی قالہ فاقبل علی سعد فقال الآن الوم ما کنت علیہ واللہ لو سمعت ھذا من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما زلت خادما لعلی حتی اموت (اخرجہ ابن مردویہ) عبداللہ بن عبداللہ
الکندی سے منقول ہے کہ ایک دفعہ معاویہ حج کرکے مدینہ مین گیا اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

اصحاب جو وہان پر بکثرت تھے وہ ایک مجلس مین گیا جہان پر عبداللہ بن عباسؓ اور عبداللہ بن عمر بیٹھے ہوئے تھے معاویہ ابن عباسؓ کی ران پر ہاتھہ مار کر کہنے لگا کیا مین آپکے ابن عم یعنے جناب امیر سے خلافت مین زیادہ تر حقدار نہین تہا ابن عباسؓ نے کہا کیون کہنے لگا مین خلیفہ مقتول یعنے عثمان رضی اللہ عنہ کا ابن عم ہون ابن عباسؓ نے جواب دیا شاید یہ شخص یعنے عبداللہ بن عمر تجھسے زیادہ حقدار ہے کیونکہ اسکے والد تیرے ابن عم سے پہلے شہید ہوے ہین ابن عباس سے مونہہ پہیر کر سعد بن ابی وقاص کیطرف متوجہ ہو کر کہنے لگا اے سعد تو وہی شخص ہے جسنے کہ ہماری حق کو ہمارے غیر کے باطل سے نہین پہچانا اور ہمارا ساتہہ نہین دیا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا جب مینے دیکہا کہ اندہیرا تمام زمین پر چہا گیا ہے مینے اپنے اونٹ کو کہا بیٹھہ جا اور مینے اسکو بٹہا دیا۔ یہانتک کہ مصیبت ٹہیر گئے معاویہ نے کہا قسم ہے خدا کی مینے دن بہر اول سے آخر تک قرآن شریف کو پڑہا ہے اس مین بیہودہ بات نہین پائی سعد کہنے لگے جبکہ یہ بات تم بہی ہو جائے مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جناب علی سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تو حق کے ساتہہ ہے اور حق تیرے ساتہہ ہے معاویہ کہنے لگا میرے ساتہہ چل تو نے کس کے مواجہ مین اس حدیث کو سنا ہے ورنہ مین تیرے ساتہہ کچہہ کر بیٹہون گا سعد نے کہا مینے جناب ام المومنین ام سلمہؓ کے سامنے اس حدیث کو سنا ہے معاویہ اٹہہ کہڑا ہوا اور اسکے ساتہہ اور لوگ بہی اٹہہ کہڑے ہوئے اور جناب ام سلمہ کی خدمت مین گئے معاویہ نے کلام شروع کیا کہ یا ام المومنین جہوٹی باتین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف بہت منسوب ہو گئی ہین ہمیشہ کہنے والا یہی کہتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حالانکہ وہ بات حضرتؐ نے نہین فرمائی ہوتی سعد نے ایک حدیث روایت کی ہے انکا خیال ہے کہ آپنے بہی اس حدیث کو سنا ہے۔ ام المومنین نے فرمایا وہ کیا ہے معاویہ کہنے لگا انکا زعم ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا تہا کہ تو حق کے ساتہہ ہے ام المومنین فرمانے لگین سچ کہتا ہے حضرتؐ نے اس حدیث کو میرے گہر مین ارشاد کیا تہا معاویہ سعد کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے اب مین ملامت کے قابل ہون جس بات پر کہ مین تہا واللہ اگر یہ حدیث مینے حضرتؐ سے سنی ہوتی تو اپنے مرنے تک ہمیشہ مین جناب امیر علیہ السلام کا خادم بنا رہتا۔

جناب امیر کا قرآن کی تاویل پر لوگون سے لڑنا

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال کنا جلوسا ننتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج الینا قد انقطع شسع نعلہ فرمی بہا الی علی فقال ان منکم من یقاتل علی تاویل القرآن کما قاتلت علی

تنزیلہ فقال ابوبکر انا ھو یا رسول اللہ فقال لا فقال عمر انا ھو یا رسول اللہ فقال لا ولکن خاصف النعل (اخرجہ احمد والنسائی ومحی السنۃ البغوی فی شرح السنۃ و[illegible] ابویعلی وابن حبان وابونعیم فی الحلیۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار والحاکم وقال صحیح) ترجمہ [illegible] ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ [illegible] ہے کہ ہم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے منتظر بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں حضرت گھر سے برآمد ہوئے کفش مبارک کا تسمہ ٹوٹ گیا تھا جناب امیر علیہ السلام کی طرف ڈالکر فرمایا تم میں ایک ایسا شخص ہے کہ لوگوں سے قرآن کی تاویل پر جنگ کریگا جیسا کہ [illegible] ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ کیا وہ شخص میں ہوں فرمایا نہیں [illegible] رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ [illegible] میں ہوں فرمایا نہیں ولیکن وہ جوتا سینے والا ہے ✤

جناب امیر کا ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے جنگ کرنا

(۱) عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالیٰ فاما نذھبن بک فانا منھم منتقمون نزلت فی علی انہ ینتقم من الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی (اخرجہ [illegible]) جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے اس ارشاد میں (کہ اگر ہم کہ [illegible] تجھکو [illegible] اور ہمکو لینے بدلا لینا ہے) فرمایا ہے کہ یہ آیت علی [illegible] نازل ہوئی ہے [illegible] ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے میرے بعد بدلا لینے ہونگے ✤

(۲) عن ابی سعید الخدری قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین فقلنا یا رسول اللہ امرتنا بقتال ھؤلاء فمع من قال مع علی [illegible] یقتل عمار بن یاسر (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے حکم دیا ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے ہمکو ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے حکم دیا ہے پس کس کے ساتھ فرمایا علی کے ساتھ اور اسکے ساتھ عمار بن یاسر بھی شہید ہونگے ✤

(۳) عن علی بن ربیعۃ قال سمعت علیا علی منبرکم ھذا یقول عھد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقاتل الناکثین والقاسطین والمارقین (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ وابن اثیر فی اسد الغابۃ) علی بن ربیعہ کہتے تھے کہ میں نے جناب امیر کو تمہارے اس منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنیکا عہد لیا ہے ✤

(۴) عن سعید بن جنادۃ عن علی قال امرت بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین واما الناکثون فہم اہل جمل واما القاسطون فاہل الشام والمارقون فاہل النہروان (اخرجہ ابن عساکر) سعید بن جنادہ جناب امیر سے روایت کرتے ہین کہ مجھے تین گروہ یعنے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھہ جنگ کرنیکا حکم کیا گیا ہے پس ناکثین اہل جمل ہین اور قاسطین اہل شام اور مارقین اہل نہروان +

(۵) عن ابن مسعود ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتی منزل ام سلمۃ فجاء علی فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ یا ام سلمۃ ہذا قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ام سلمہ کے گھر مین تشریف لائے اتنے مین جناب امیر بھی آگئے حضرت نے فرمایا اے ام سلمہ یہ میرے بعد ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے لڑنیوالا ہے +

(۶) عن علقمۃ عن عبد اللہ قال خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من بیت زینب بنت جحش واتی منزل ام سلمۃ فجاء علی فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ یا ام سلمۃ ہذا واللہ قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی (اخرجہ ابن عساکر) علقمہ عبد اللہ سے روایت کرتا ہے کہ سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلکر ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کیطرف تشریف لارہے تہے کہ جناب امیر بھی حاضر ہوگئے حضرت نے فرمایا اے ام سلمہ واللہ یہہ شخص میرے بعد ناکثین اور قاسطین اور مارقین کو مارنیوالا ہے +

(۷) عن عقاب بن ثعلبۃ قال حدثنی ابو ایوب الانصاری فی خلافۃ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال امرنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین (اخرجہ ابن عساکر) عقاب بن ثعلبہ سے روایت ہے کہ جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے مجہسے بیان کیا تہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھہ جنگ کرنیکا حکم دیا تہا

(۸) عن مخنف بن سلیم قال اتینا ابا ایوب الانصاری فقلنا قاتلت المشرکین مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم جئت تقاتل المسلمین فقال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین مع علی (اخرجہ ابن عساکر) مخنف بن سلیم کہتا ہے کہ ہمنے ابو ایوب انصاری سے جاکر کہا آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت مین مشرکون کے ساتھہ جنگ کرتے رہے ہین اب آپ مسلمانون کے ساتھہ لڑنے کو آئے ہین کہنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہے علی کی معیت مین ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھہ جنگ کرنیکا حکم دیا ہے +

(۹) عن علقمۃ والاسود قالا اتینا ابا ایوب الانصاری عند منصرفہ من صفین فقلنا یا ابا ایوب

ان الله اکرمک بنزول محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتک والجمل ناقتہ تفضلا من اللہ واکراما لک حتی اناخ
ببابک دون الناس ثم جئت بسیفک علی عاتقک تضرب بہ اھل لا الہ الا اللہ فقال یا ھذا ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنا بقتال ثلاثۃ مع علی بن ابی طالب الناکثین والقاسطین والمارقین۔ فاما
الناکثون فقد قاتلناھم وھم اھل الجمل طلحۃ والزبیر واما القاسطون فھو منصرفنا من عندھم یعنی
معاویۃ وعمرو بن العاص واما المارقون فھم اھل الطرفا والنخیلات واھل النھروان واللہ ما ادری
این ھم ولکن لابد من قتالھم انشاء اللہ (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ) علقمہ اور اسود کہتے ہیں کہ جب ابو
ایوب انصاری رضی اللہ عنہ صفین سے لوٹے ہم انکے ملنے کو گئے ہمنے انسے کہا اے ابو ایوب بیشک اللہ تعالے
نے آپ پر کرم کیا کہ تمہارے گھر مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فروکش ہوئے اور یہ خدا کی مہربانی خاص تمہارے
لیئے تہی کہ حضرت کی اونٹنی اور لوگون کے سوا تمہارے گھر کے دروازہ پر بیٹھ گئی اب آپ اپنے کندہے پر شمشیر رکھکر
تشریف لائے ہین کہ اس سے لا الہ الا اللہ کہنے والون کو قتل کرین ابو ایوب کہنے لگے بتحقیق جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو جناب امیر کی معیت مین تین گروہون کے ساتھ جنگ کرنیکا حکم دیا تہا وہ لوگ ناکثین
اور قاسطین اور مارقین ہین پس ناکثین اہل جمل یعنے طلحہ وزبیر رضی اللہ تعالی عنہما تہے اور قاسطین یہ
لوگ ہین جہان سے کہ ہم واپس آرہے ہین یعنے معاویہ اور عمرو بن العاص اور مارقین اہل طرفا اور نخیلات
اور نہروان ہین واللہ مجھے نہین معلوم کہ اب وہ کہان ہین لیکن انشاء اللہ انکے ساتھ بھی لڑنا ہوگا۔

تنبیہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جناب امیر کو اپنے عہد خلافت مین تین معرکہ پیش آئے (۱) واقعہ جمل
(۲) واقعہ صفین (۳) واقعہ نہروان ✤

(۱) واقعہ جمل دونون جانب سے صحابہ کرام تہے۔ اس واقعہ پر گہری نظر کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ اصحاب
جمل یعنے طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما نکث بیعت تو ضرور کیا ہے مگر انکا منشا جناب امیر سے نزع خلافت
کا نہ تہا اور نہ لڑنے ہی کا ارادہ تہا۔ بلکہ واقعات پر غور کرنے سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ جنگ مین بہی سبقت
ان سے نہین ہوئی۔ صرف وہ قاتلان جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے مستدعی تہے جو بخوف جان جناب امیر
کی فوج مین آچہپے تہے۔ انہون نے موقع پاکر دونون لشکرون کو لڑوا دیا مگر جب جناب امیر نے طلحہ وزبیر
رضی اللہ عنہما کو انکی خطا پر متنبہ کیا تو وہ نادم ہو کر فوراً معرکہ سے علیحدہ ہوگئے اسلیئے انکی خطا کو خطا
فی الاجتہاد سے علما نے تعبیر کیا ہے۔

(۲) معرکہ صفین مین تمام مہاجرین اور انصار جناب امیر کے طرفدار تہے معدودے چند مولفۃ القلوب صحابہ
امیر معاویہ کی طرفداری کرتے تہے واقعات پر نظر کرنیسے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ امیر معاویہ کی منشا اس

جنگ سے نزع خلافت کی تھی کو متاخرین انکے فعل کو کسی لفظوں سے تعبیر کریں مگر خطا سے منکر بھی کا پلہ بھاری رہتا ہے
(۳) معرکہ نہروان میں کوی صحابی جناب امیر کا مخالف نہیں ہوا اسلیے اسکی بحث کرنے کی چندان ضرورت نہیں واقعہ جمل کی بحث صفین کے واقعہ بحث میں ضمنًا درج ہے۔ سو اسطو اہل صفین کے اس فعل کی نسبت مفصلہ ذیل بحث درج کیجاتی ہے ❊

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اول من یختصم من ھذہ الامۃ بین یدی الرب علی و معاویۃ (اخرجہ محب الاسلام نجم الدین ابوبکر السیلانی المہندی فی مناقب الصحابہ) ابن عمر کہا کرتے تھے کہ اس امت کے لوگوں میں سے قیامت کے روز سب سے پہلے خدا کے سامنے علی و معاویہ باہم جھگڑنے کے لیے کھڑے ہونگے
(التمہید) یہ امر مسلم ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف اعلیٰ مدارج تعظیم اور کثرت ثواب کا مجوز اور تزاید حسنات کا موجب ہے۔ کوی شرف خواہ کیسا ہی کیوں نہ ہو اسکی حد تک نہیں پہونچ سکتا۔ لیکن ہم اہل سنت وجماعت کے نزدیک انبیاء کرام علیہم السلام کے سوا کوئی صاحب خواہ کتنا ہی جلیل القدر کیوں نہ ہو معصوم نہیں۔ البتہ وہ عظیم الشان اصحاب کبار جنکے فضائل و مناقب متواترات کی حد تک پہونچ چکے ہیں۔ محفوظ عن الخطا سمجھے جاتے ہیں اور ان بزرگوں کی شان میں صدور معصیت کا گمان کرنا سراسر ظن فاسد ہے ❊

اس امر کے متعین کرنے میں کہ وہ افاضل صحابہ کون ہیں اور کتنے ہیں جنکے فضائل تواتر کی حد کو پہونچ گئے ہیں علماء کرام نے نہایت دقت نظر صرف کر کے یہ نتیجہ نکالی ہے کہ جو بزرگوار صلح حدیبیہ تک اسلام سے مشرف ہوے ہیں وہ ہر طرح سے افضل اور اعلےٰ ہیں۔ اسکے بعد پھر کوئی ایسا شہد نہیں جو معیار فضل سمجھا جائے کیونکہ بعد میں اکثر منافق بھی شریک اسلام ہو گئے تھے۔ چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنے رسالہ سر الجلیل میں لکھتے ہیں (درمیان صحابہ سبقت تقدم را موجب لا یستوی منکم من انفق قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا اعتبار بایدکرد زیرا کہ ہر قدر تقدم و سبق بیشتر وقت احتیاج اسلام و تقویت آن بیشتر چنانچہ حدیث قال صدق وقلتم کذبت دلالت بر آن دارد پس باین اعتبار کسانیکہ قبل از ہجرت باعمال اسلام قیام نمودہ اند افضل باشند از من بعد خود مثل ابوبکر و عمر و عثمان و علی و حمزہ و جعفر و عثمان بن مظعون و طلحہ و زبیر و مصعب بن عمیر و عبد الرحمن بن عوف و عبد اللہ بن مسعود و سعید بن زید و زید بن حارثہ و ابو عبیدہ و بلال و سعد و عمار بن یاسر و ابو سلمہ بن عبد الاسد و عبد اللہ بن جحش و غیرہم من نظائرہم بعد ازان اہل العقبہ باز اہل بدر بعد ازان مشاہد احد تا آنکہ نوبت بصلح حدیبیہ رسید زیرا کہ انزال سکینہ و صفائے قلوب ایشان منصوص بنص قرآن است اما بعد ازان بسبب الطلع پیچ

مشہود سے نیست کہ مدار فضل بران بودہ باشد زیراکہ درین مشہد جماعت منافقان بود قولہ تعالی وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ، انتہی کلامہ رحمہ اللہ علیہ) جہانتک نصوص قرآنی کو دیکہا جاتا ہے تو وہ بہی انہین بزرگون کی علوشان کو متعلق پائے جاتے ہین۔ علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ استیعاب فی معرفۃ الاصحاب مین لکہتے ہین قال اللہ تبارک و تعالی محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تریہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود ذلك مثلہم فی التوراۃ و مثلہم فی الانجیل الخ فہذہ صفۃ من بدر الی تصدیقہ والایمان بہ وآزرہ ونصرہ ولصق بہ وصحبہ ولیس کذلک جمیع من راٰہ ولا جمیع من امن وستری منازلہم من الدین والایمان وفضائل ذوی الفضل والتقدم منہم فاللہ تعالی فضل بعض النبیین علی بعض وکذلک سائر المسلمین قال اللہ تبارک وتعالی السابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ یعنے پروردگار تعالی شانہ فرماتا ہے محمد اللہ کا رسول ہے اور جو اسکے ساتھ ہین زور آور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپس مین تو دیکہے انکو رکوع مین اور سجدہ مین ڈہونڈہتے ہین اللہ کا فضل اور اسکی خوشی نشانی انکے مونہ پر ہے سجدہ کے اثر سے یہ کہاوت ہے ان کی توراۃ مین اور یہ کہاوت ہے انکی انجیل مین۔ پس جن لوگون نے حضرت کی تصدیق اور مدد مین مبادرت کی ہے اور آپ کی صحبت مین رہے ہین انکی یہ صفت ہے جسکو خدا نے اپنی کلام پاک مین بیان فرمایا ہے اور ہر ایک شخص کہ جس نے حضرت کو دیکہا ہے ایسا نہین ہے اور نہ ہر ایک شخص جو ایمان لایا ہے ایسا ہو سکتا ہے عنقریب تو دین و ایمان مین انکے درجون کو دیکہے گا۔ اور صاحبان فضل کی فضیلتین اور انکے تقدم کو شناخت کریگا۔ پس خدا تعالے نے بعض نبیون کو بعض پر فضیلت دی ہے اسی طرح سے تمام مسلمانون کو ایک دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ خدا تعالی فرماتا ہے جو لوگ قدیم ہین پہلے وطن چہوڑنے والے اور مدد کرنے والے اور جو انکے پیچہے آئے نیکی سے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے ۔

اس آیت کی تفسیر علامہ موصوف ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہین السابقون الاولون من المہاجرین والانصار ہم الذین صلوا القبلتین یعنے سابقون الاولون سے وہ لوگ مراد ہین جن لوگون نے دونون قبلون کی جانب نماز پڑہی ہے ۔

اور شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ الذین بایعوا بیعۃ الرضوان یعنے سابقون الاولون سے وہ لوگ مراد ہین جو بیعت رضوان سے مشرف ہوئے ہین

اور انکی تعداد کی نسبت علامہ ابن عبد البر لکہتے ہین عن سالم بن ابی الجعد قال سالت جابر بن عبد اللہ

رضی اللہ عنہ من اصحاب الشجرۃ قال کنا الفا وخمسمائۃ یعنے سالم بن ابی الجعد کہتے ہین کہ مینے جابر بن عبد اللہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے اصحاب شجرہ کی تعداد کی نسبت پوچھا وہ فرمانے لگے ہم پندرہ سو آدمی تہے ۔ دوسری روایت مین ہے
عن عمرو قال سمعت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ یقول کنا الفا واربعمائۃ فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انتم الیوم خیار اھل الارض یعنے عمرو روایت کرتے ہین کہ مینے جابر بن عبد اللہ سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تہے
کہ ہم صلح حدیبیہ کے روز چودہ سو آدمی تہے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا کہ تم آج کے دن تمام
زمین کے باشندون سے بہتر ہو ؎

گو بظاہر ان دونون حدیثون مین تعداد کی نسبت فرق ہے لیکن کہا جاسکتا ہے کہ چودہ سو سے کم اور پندرہ سو سے زیادہ صحابی نہین تہے ؎

پس جو صحاب کبار کہ ان مشاہد مین حاضر ہوئے ہین وہ بے شبہ قطعی جنتی اور افاضل صحابہ ہین ۔ علامہ ابن عبد البر
استیعاب مین لکہتے ہین ۔ قال ابو عمر قال اللہ تعالی رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ ومن رضی اللہ
عنہ لم یسخط علیہ ابدا انشاء اللہ تعالی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یلج النار احد شہد بدرا والحدیبیہ
یعنے ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ پروردگار عالم جل جلالہ فرماتا ہے رضامند ہوا مومنون سے جبکہ انہون نے درخت
کے نیچے تجہ سے بیعت کی ۔ اور جس سے کہ خدا رضی ہوا اسپر کبہی ناراض نہین ہوگا ۔ انشاء اللہ تعالی جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ ہرگز وہ شخص دوزخ مین نہین ڈالا جائیگا جو بدر اور حدیبیہ مین حاضر ہوا ہے ؎

غرضکہ یہ فضائل ان بزرگون کے ہین جو صلح حدیبیہ تک مشرف باسلام ہوئے ہین اگرچہ بعد مین بہی جو صحاب کہ
مشرف باسلام ہوئے ہین انکے فضائل ومناقب بہی حصر مین نہین آسکتے خاصکر جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ و
سلم کے دیدار کا شرف اور صحبت کا ثواب ایسا ہے کہ جسکے سامنے سب خوبیان گرد ہین ؎

تاہم باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شرف صحبت کے کل صحابہ کا محفوظ عن الخطا سمجہنا بدیہیات اور معتقدات
سلف صالحین کے برخلاف ہے علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ شرح مقاصد مین لکہتے ہین ان لیس کل
صحابی معصوما وکل من رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالخیر موسوما یعنے جبکہ کل صحابی معصوم نہین اور نہ ہر ایک
شخص کہ جسنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ہے نیکی کا نشان رکہنے والا ہے ؎

مسطح بن اثاثہ کا جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے قذف مین شریک ہونا ۔ اور حاطب بن
ابی بلتعہ کا آنحضرت کے راز افشا کرنا ۔ اور کفار مکہ کی طرف پوشیدہ خط لکہکر روانہ کرنا اور ولید بن عقبہ بن ابی
معیط کا شرب خمر کرنا ۔ اور ایک صحابی کا غزوہ خیبر مین خودکشی کرنا ۔ اور ایک صحابی کا زنا کرنا ۔ اور ایک صحابی کا
منع زکوۃ کرنا ۔ اور بعض عرب کے قبائل کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد مرتد ہوجانا جنکی تنبیہ کے لیے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکر کشی فرمائی۔ ایسے واقعات ہین کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کل صحابہ محفوظ عن الخطا نہین تھے۔ اور ان امور کا بعض صحابہ سے سرزد ہونا محفوظ عن الخطا ہونیکے متناقض ہے +

جب بعض صحابہ کا یہ حال ہو تو پھر کونسی ایسی وجہ لاحق ہے کہ جسکی وجہ سے ہم امیر معاویہ کو خلیفہ پر خروج کرکے بغاوت کرنے مین معذور یا مخطی ماجور تصور کرین اور انکے اس فعل کو معصیت قرار دینے مین کونسی قباحت لازم آتی ہے

(تبصرہ) امیر معاویہ افاضل صحابہ مین سے شمار نہین کیے جاتے۔ وہ ہجرت مین شریک ہوئے نہ بدر مین نہ بیعۃ رضوان مین کہ انکو مناقب منصوص تصور کیے جاوین انکا اسلام تو جبکہ کی فتح کے ہوا ہے جس مین بقول جناب عبد العزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ منافق بھی شریک اسلام ہو گئے تھے علامہ ابن عبد البر استیعاب مین بذیل تذکرہ امیر معاویہ تحریر کرتے ہین هو وابوہ واخوہ من مسلمۃ الفتح یعنے امیر معاویہ اور انکے والد ابوسفیان اور انکے بھائی فتح مکہ کے مسلمانون مین سے تھے +

امیر معاویہ عامہ صحابہ بلکہ مولفۃ القلوب کے گروہ سے سمجھے جاتے ہین قال ابو عمر معاویہ وابوہ من المولفۃ القلوب (استیعاب للعلامہ ابن عبد البر واسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ لابن اثیر الجزری واصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر وتاریخ الخلفا للسیوطی) ہان اس عصبیت پر انکے ارتکاب کو بوجہ شرف نسبت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت نبوی و رحمانی مرتضوی اور رحمت خدا کا امیدوار سمجھنا چاہیے اور انکو بد الفاظ سے یاد کرنا سخت برائی ہے +

البتہ انکو ماجور اور انکے اس فعل کو خطا فی الاجتہاد سمجھنے پر چند اعتراض وارد ہوتے ہین +

(اول) ظاہر ہے کہ کل صحابہ مجتہد نہین تھے چنانچہ علامہ شہاب الدین حمدانی اپنی کتاب ... عم السیدی آیات بینات مین لکھتے ہین (الصحابۃ تنقسم الی مجتهدین وعوام) یعنے صحابہ کی دو قسمین ہین مجتہدین اور عوام ہمکو امیر معاویہ کی چند محدثات کے سوا جنکی تفصیل ہم آگے چلکر بیان کرینگے انکے اجتہاد کی کوئی نظیر نظر نہین آتی جسکی وجہ سے ہم انکو صحابہ مجتہد کے قسم سے شمار کرسکین۔

(دوم) اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ امیر معاویہ مجتہد ہی تھے۔ لیکن یہ امر ضروری ہے کہ مجتہد کے قیاس کے لیے ادلہ ثلاثہ شرعیہ یعنے کتاب وسنت واجماع سے کسی دلیل کا ماخذ ہونا لازم ہے۔ مگر انکے اس فعل مین (یعنے خلیفہ وقت سے محاربہ کرتے ہین) ادلہ مذکورہ سے کسی شرعی دلیل کا ماخذ ہونا نہین ثابت ہوتا کہ امیر معاویہ نے خلیفہ وقت کی اطاعت سے انحراف کرنے مین کسی آیت یا حدیث یا مسئلہ اجماعی سے تمسک کیا ہو۔

(سوم) مجتہد کو اپنے اجتہاد کے کرنے مین یکسر راہ صواب کی طرف مائل کرنے مین شمشیر نکالنا۔ اور معرکہ قتال آراستہ کرنا جسمین ہزارہا بے گناہ مسلمانون کی جان تلف ہوجاوے ہرگز جائز نہین +

(چہارم) وہ حیلہ جس سے معاویہ اور انکے متبعین کو معذور ٹھیرانے مین کوشش کی جاتی ہے صرف یہ ہے۔ کہ یہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے قصاص کے طالب تھے۔ نہ خلیفہ وقت سے انتزاع خلافت کے۔ علامہ ابن حجر نے اسیبات پر زور ڈالا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام سے امیر معاویہ کے معرکہ آرائی صرف قتلہ جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے طلب کرنے کے لیے تھی۔ جیسا نچہ وہ صواعق محرقہ مین لکھتے ہین ومن اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ ان ماجری بین معاویۃ وعلی من الحروب فلم یکن للمنازعۃ فی الخلافۃ للاجماع علی حقیتھا لعلی یعنے اہل سنت وجماعت کے اعتقاد مین ہے کہ جو محاربات امیر معاویہ اور جناب علی کے درمیان واقع ہوئے ہین وہ خلافت کا جھگڑا نہین تھا کیونکہ جناب امیر کی خلافت کے حق ہونے پر اجماع ہو چکا تھا علامہ ابن حجر اور انکے بعض ہم خیال بزرگون کو اسیلیے یہ کمت اختیار کرنا پڑا ہے تاکہ یہ خیال کیا جائے کہ جس غرض کے لیے جناب صدیقہ اور طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہم نے جناب امیر پر خروج کیا تھا۔ اسی غرض سے امیر معاویہ بھی شریک سمجھے جائین۔ تاکہ اصحاب جمل کی برأت پر جو دلائل قائم ہو سکتے ہین وہ ان کی برأت پر قائم ہو سکین ❊

لیکن یہ بالکل خلاف واقع امر ہے۔ اور تحقیقات جیسا کہ ہے نہیں بیسکتے ہو

(اول) اس امر پر تمام اہلسنت وجماعت کا اتفاق نہین ہے کہ امیر معاویہ کی غرض اس قتال وجدال سے جناب عثمان کے قاتلان کا طلب کرنا تھا اور خلافت پر تنازع نہین تھا۔ چنانچہ عبدالشکور السالمی رحمۃ اللہ علیہ التمہید فی بیان التوحید میں لکھتے ہین وقال اھل السنۃ والجماعۃ بان معاویۃ فی حال حیوۃ علی ومن تابعہ کانوا مخطئین فی دعوی الامارۃ والبیعۃ وباغین فی المقاتلۃ مع علی۔ یعنے اہل سنت وجماعت کہتے ہیں کہ معاویہ اور انکے پیرو جناب علی کی زندگی مین امارت اور بیعۃ کے دعوی کرنے مین خطاوار تھے اور جناب علی کے ساتھ جنگ کرنے مین باغی تھے ❊

بیہقی وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس اللہ سرہ سیف المسلول مین لکھتے ہین بعض گویند کہ معاویہ ابتدا طلب قاتلان عثمان میکرد و در آخر طلب خلافت ہم کردہ بود و نصبحت خلافت علی قائل نبود میگفت کہ بیعت او با غشان با علی معتبر نیست و اہل حل وعقد از صحابہ مثل طلحہ وزبیر وغیرہ کہ بیعت کردہ بودند باکراہ کردہ بودند ولہذا الحجت بیعت نبود ومعاویہ از پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم شنیدہ بود و اذا ملکت فارفق بہم از پیغمبر اور اطمع خلافت بہم رسیدہ بود و از اہل شام بیعت گرفتہ بود ❊

(دوم) اگر امیر معاویہ کا مقصود محض قصاص کا طلب کرنا تھا۔ تو لازم تھا کہ انکی ہمت صرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کے طلب کرنے پر مصروف ہوتی اور اسی پر اکتفا کرتے تسخیر ملک اور بیت المال مین دست درازی نکرتے لوگوں سے اپنے نام کی بیعت نہ لیتے اور کبیر الروم کو مال کثیر دیکر صرف جناب امیر کے ساتھ

جنگ کرنیکے لیے صلح کرتے ۔ مسعودی علیہ الرحمۃ مروج الذہب مین لکھتے ہین قد کان معاویۃ صالح ملک الروم علیٰ مال یحملہ الیہ لشغلہ بعلی یعنے امیر معاویہ نے ملک الروم کو مال دیکر اسلیے صلح کرلی تہی تاکہ علی کے ساتہ جنگ کرنے مین مشغول ہون ۔ اور اپنے عامل عمرو بن العاص کو بہیجکر جناب امیر کے عامل محمد ابن ابی بکر سے مصر کو چہین لیتے ۔ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ مین علامہ ابن اثیر الجزری بذیل ترجمہ عمرو بن العاص لکہتے ہین ۔ ثم سیرہ معاویۃ الی مصر فاستنقذھا من ید محمد بن ابی بکر وھو عامل لعلی علیھا واستعملہ معاویۃ علیھا یعنے پہر امیر معاویہ نے اسکو مصر کی طرف روانہ کیا اور اسنے مصر کو محمد بن ابی بکر کے ہاتہ سے چہین لیا ۔ اور وہ جناب علی کیطرف سے اسپر عامل تہے پہر امیر معاویہ نے اسپر عمرو بن العاص کو اپنا عامل مقرر کیا ۔ یہ اور نیز اسی قسم کے صدہا دیگر واقعات ایسے موجود ہین کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ امیر معاویہ کو در اصل خلافت کی طمع تہی ۔

(سوم) جبکہ تحکیم ہوچکی تہی اور عمرو بن العاص نے ابو موسی کو مغالطہ دیکر بحق امیر معاویہ فیصلہ کیا تہا تو ضعیف سے ضعیف روایت بہی اسکی تائید نہین کرتی ۔ کہ امیر معاویہ نے اسی ناجائز تحکیم پر عمرو بن کو سرزنش کی ہو ۔ پس اگر امیر معاویہ مدعی خلافت نہین تہے تو ایسی ناجائز تحکیم پر کیون راضی ہوگئے تہے ۔

(چہارم) جب امام حسن نے خلافت سے دستکش ہوکر امارت عامہ انکے سپرد کی ۔ اور امیر معاویہ کو ان کے حسب منشاء اقتدار کلی حاصل ہوگیا ۔ تو آیا کسی ضعیف روایت سے بہی ثابت ہوتا ہے کہ پہر کبہی امیر معاویہ نے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلون کی جستجو کی ہے ۔ یا اس جماعت پر قصاص کے جاری کرنے کا حکم مشتہر کیا ہے ۔ باوجودیکہ حضرت عثمان کی شہادت سے امیر معاویہ کی امارت عامہ تک چہ سال سے زیادہ کا زمانہ نہین گذرا تہا اور یہ امر ہرگز خیال مین نہین آتا کہ اس قلیل مدت مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل کلہم رہگرائے عدم ہوگئے ہون اور اس جماعت کثیر مین سے ایک متنفس بہی زندہ نہ رہا ہو جس سے قصاص طلب کیا جاتا ۔

خیر بطریق تنزل ہم بہی تسلیم کرلیتے ہین کہ امیر معاویہ کا مقصود اس محاربہ سے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلون کو طلب کرنا تہا ۔

اب ہم یہ پوچہتے ہین کہ اگر اس بغاوت مین امیر معاویہ کو معذور سمجہا جائے تو انکے مقلدین کو بہی معذور خیال کرنا چاہیے دلیل بصورت ذیل ۔

(الف) اگر کوئی شخص بادشاہ اسلام سے بدین وجہ بغاوت اختیار کرے کہ چونکہ یہ بادشاہ فلان مقتول مسلمان کے قاتلون سے قصاص نہین لیتا اسلیے مین اسکے ساتہ جنگ کرتا ہون اور مین اس امر مین

مین امیر معاویہ کا مقلد ہون۔ تو آیا کوئی فقہی جزئیہ اسکی تائید کی لیے پیش کیا جاسکتا ہے یا کوئی عالم اس تقلید میں اسکو معذور سمجھ سکتا ہے +

(ب) مقتول کے خون کے لیے عند الشرع دعوی کرنا محض اسیطرح سے جائز ہے کہ قاضی کیطرف رجوع کیا جائے۔ اور شہود پیش کر کے دعوی کو پایۂ ثبوت تک پہونچایا جائے اور پہر شریعت کے فیصلہ کو تسلیم کیا جائے۔ نہ یہ کہ بادشاہ وقت پر شمشیر نکالی جائے اور اسکی معزولی کے درپے ہوا جائے +

(ج) اگر اس بغاوت کو خطائی الاجتہاد (یعنے ایسا عمل کہ جسکے کرنے سے مجتہد کو باوجود خطا کے بھی ایک ثواب حاصل ہوتا ہے اور وہ عند اللہ معذور بلکہ ماجور ہوتا ہے) تصور کیا جائے۔ تو بالفرض اگر جناب امیر علیہ السلام اس معرکہ قتال مین مثل اپنے دیگر ہمراہی صحابیون کے شہید ہو جاتے تو ضرور ہے کہ جناب امیر کا قتل بھی خطا فی الاجتہاد ہوتا اور حضرت امیر کے قاتل اشقی الآخرین کو بھی عند اللہ معذور بلکہ ماجور سمجھا جاتا (نعوذ باللہ من ہذہ الاعتقاد)

(د) اگر امیر معاویہ اس بغاوت مین مخطی ماجور تھے تو انکے لشکر سے جس نے کہ جناب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے اسکو بھی مخطی ماجور کہنا پڑیگا۔ کیونکہ یہ فعل اس نے بغرض اتباع امیر معاویہ کیا ہے +

(ھ) ولو فرضنا اگر جناب امیر علیہ السلام سے جنگ کرنا خطا فی الاجتہاد تھا۔ تو کیا جناب امیر کی شان اقدس میں بر سر محراب و منبر سب و شتم کرانا بھی خطا فی الاجتہاد تھا۔ عن سعد ان معاویۃ امرہ فقال ما منعک ان تسب ابا تراب فقال اما ذکرت ثلاثا قالھن لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی بعض مغازیہ فقال لہ خلفتنی من النساء و الصبیان فقال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبوۃ بعدی وسمعتہ یقول یوم خیبر لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ فتطاولنا فقال ادعو لی علیا فاتی بہ ارمد فبصق فی عینیہ ودفع الرایۃ الیہ ففتح اللہ علیہ ولما نزلت ھذہ الایۃ فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم دعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللھم ھؤلاء اھل بیتی (اخرجہ احمد والمسلم والترمذی والنسائی وغیرھم) سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر معاویہ نے انکو جناب ابو تراب علیہ السلام پر سب کرنے کے لیے حکم کیا اور کہا تم انپر سب کیون نہین کہتے سعد نے کہا کیا مینے تم سے تین باتون کا ذکر نہین کیا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کی ہین حضرت نے علی کو بعض غزوات مین جبکہ اپنے عقب مین چھوڑا۔ تو انہون نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے عورتون اور لڑکون کے پاس چھوڑے جاتے ہین حضرت نے ان سے فرمایا کیا تو راضی نہین کہ تیری منزلت مجھ سے ایسی ہو جیسے ہارون کی موسی سے مگر نبوت میرے بعد نہین ہے اور مینے خیبر کے روز حضرت کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم کل علم ایسے شخص کو دینگے جو خدا اور خدا کے رسول سے پیار کرتا ہے پس ہم علم کیطرف کھنچے

اور آپ نے ارشاد کیا علی کہاں ہیں معاً انکی خدمت میں آشوب چشم ہی سے حاضر ہوئے حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھوں
مین لگاکر علم انکو دیا۔ اور اونہوں نے انکو فتح دی اور جب یہ آیت نازل ہوئی پس کہدے آؤ بلائیں ہم اپنے بیٹوں کو
اور تمہاری بیٹیوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی جانوں کو اور تمہاری جانوں کو حضرت
نے علی فاطمہ اور حسنین کو بلاکر فرمایا اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت ہیں +

یہ حدیث تو صحاح کی ہمنے پیش کی ہے اسی قسم کی صدہا حدیثیں ہیں جن سے کہ ثابت ہوتا ہے امیر معاویہ نے
اس بدعت کو خطبہ میں ایجاد کیا تہا جو خلیفہ عمر بن عبد العزیز کے عہد تک جاری رہی۔ اور اس نامور خلیفہ نے
اسکو منسوخ کیا یہ ایسے واقعات محققہ مین کہ جب سے کسینے انکار نہین کیا پس کیا یہ امور قبیحہ اور بدعت سیئہ
بھی خطائی بالاجتہاد ہوسکتے ہین۔ حاشا وکلا۔

اکثر لوگون کو مفصلہ ذیل اوہام مین سے ایک نہ ایک وہم نے اس محاربہ کو خطائی الاجتہاد کہنے کی طرف مائل
کیا ہے جنکی تفصیل مع جوابات درج ذیل ہے +

(پہلا وہم) اگر اس محاربہ کو معصیت قرار دیا جائے تو اس سے اہل شام کی تکفیر لازم آتی ہے اور یہ امر دور تک
پہونچ جاتا ہے +

لیکن یہ وہم بالکل بادر ہوا ہے۔ اور ادنی تامل سے رفع ہوسکتا ہے کیونکہ خلیفہ وقت سے محاربہ کرنا معصیت
ہے نہ کفر اور حدیث حربک حربی کفر پر دال نہین چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
نے تحفہ اثنا عشریہ کے بارہویں باب مین شرح وبسط کے ساتھ اسپر بحث کی ہے۔

عوام صحابہ سے صدور معصیت کا گمان کرنے مین کسی قسم کا محذور شرعی لازم نہین آتا۔ ولید بن عقبہ بن
معیط کا شارب خمر ہوکر حد شرعی کو پہونچنا کتب رجال سے ثابت ہے عن ابی جعفر محمد بن علی قال جلد علی
الولید بن عقبۃ فی الخمر اربعین جلدۃ (استیعاب واسد الغابہ واصابہ) یعنے امام ابو جعفر محمد بن علی
زین العابدین علیہ وعلی ابائہ السلام سے مروی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ولید بن عقبہ کو شراب
پینے پر چالیس درے لگائے تہی اسیطرح سے مسطح بن اثاثہ کا جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا کے افک مین کوشش
کرنا اور قذف کی حد کو پہونچنا بھی انہین کتابون سے واضح ہے وکان ممن خاض فی الافک علی العائشۃ
فجلدہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اسد الغابہ) یعنے مسطح بن اثاثہ ان لوگون مین سے تہا جو جناب ام المؤمنین
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نسبت بہتان لگانے مین کوشش کیا کرتا تہا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے انکو درے لگوائے ان امور سے نہ یہ لوگ درجہ صحابیت سے ساقط ہوگئے اور نہ کافر ہوگئے۔ اگر ہے تو
صرف اس قدر کہ انسے خطا وقوع مین آئے اور صدور معصیت سے آدمی کافر نہین ہوسکتا صحابیت کا شرف

ایسا ہے کہ کسی معصیت سے بجز ارتداد کے زائل نہین ہوسکتا +

(دوسرا وہم) چند صحابہ اس محاربہ مین امیر معاویہ کے شریک تھے۔ جب امیر معاویہ کے اس فعل کو خطا و منکر اور معصیت قرار دیا جائے تو ان اصحاب کا امیر معاویہ کے ساتھ معصیت پر اتفاق کرنا لازم آئیگا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے صحابہ پر ایسا گمان فاسد زیبا نہین ہے +

یہ وہم اکثر عدم تتبع کتب سیر اور احادیث کی وجہ سے ناشی ہوتا ہے۔ اگر بنظر امعان کتب سیر اور رجال کو دیکھا جائے تو بجز عمرو بن عاص اور بشیر بن نعمان کے کوئی صحابی اس امر مین امیر معاویہ کا شریک نظر نہین آئیگا۔ اور یہ دو تین صاحب افاضل صحابہ مین سے شمار نہین کیے جاتے حرب صفین مین تمام انصار و مہاجرین اور بدریین جناب امیر علیہ السلام کے رکاب اطاعت مین دکھائی دیتے ہین۔

اگرچہ بعض اصحاب مثل عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما اس باہمی مقاتلہ سے کہ دین مین ایک امر جدید تھا اور وہ کفار سے جہاد کرنے کے خوگر ہو چکے تھے۔ کنارہ گزین ہو گئے تھے۔ لیکن انکی کنارہ گزینی اس وجہ سے نہین تھی کہ وہ جناب امیر کی خلافت مین شک و شبہ کرتے تھے۔ بلکہ انہین بزرگوارون سے اس کنارہ گزینی کے متعلق انکی ندامت اور جناب امیر کے ساتھ شرکت نہ کرنے پر حسرت ثابت ہے اسد الغابہ مین علامہ ابن اثیر الجزری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہین عن عبداللہ بن حبیب قال اخبرنی ابی قال قال ابن عمر حین حضرہ الموت ما اجد فی نفسی من الدنیا الا لم اقاتل الفئۃ الباغیۃ یعنے عبداللہ بن حبیب اپنے والد سے ناقل ہے کہ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آگیا تو کہنے لگے میرے دل مین دنیا کی کوئی حسرت باقی نہین رہی مگر یہ کہ مین باغی گروہ سے نہین لڑا عن حبیب بن ابی ثابت عن ابن عمر انہ قال ما اسی علی شئ الا انی لم اقاتل مع علی بن ابی طالب الفئۃ الباغیۃ یعنے حبیب بن ابی ثابت کہتا ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ مجھے کسی بات کی حسرت باقی نہین رہی مگر یہ کہ جناب امیر کے ساتھ ہوکر مین باغیون کے گروہ سے نہین لڑا۔

عن خیثمۃ بن عبدالرحمن قال سمعت سعد بن مالک وقال لہ رجل ان علیا یقع فیک انک تخلفت عنہ فقال سعد واللہ انہ لرای رأیتہ و اخطأ رأئی (اخرجہ الحاکم فی المستدرک) خیثمہ بن عبدالرحمن کہتا ہے کہ سعد ابن مالک سے کسی نے کہا کہ جناب امیر تمکو اچھا نہین کہتے کیونکہ تم نے انکی بیعت سے تخلف کیا ہے سعد کہنے لگے یہ بھی ایک رای تھی جو مینے سوچی تھی لیکن میری رائے غلط نکلی +

اگرچہ بعض صحابہ بتقاضای بشریت ابتدا مین جناب امیر سے کنارہ گزین تھے مگر عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقع ہونے سے انکی مخالفت اور کنارہ گزینی جاتی رہی تھی قال الشعبی ما مات مسروق

حتے تاب الی اللہ تعالیٰ من تخلفہ عن القتال مع علی (اسد الغابہ) یعنے شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مسروق رضی اللہ عنہ نہین فوت ہوئی جبتک کہ انہون نے خدا کی جناب مین جناب امیر سے جنگ مین مخالفت کرنے سے توبہ نہین کی (تیسرا وہم) امیر معاویہ کی نسبت خطاے منکر تجویز کرنے سے الصحابۃ کلہم عدول کا کلیہ ٹوٹتا ہے جس سے امور دین مین ایک بڑا بھاری تزلزل پیدا ہوجاتا ہے اور روایات کا سلسلہ درہم وبرہم ہوجاتا ہے ❊

لیکن الصحابۃ کلہم عدول سے محفوظون عن المعاصی کسینے مراد نہین لیا۔ بلکہ عدل فی الروایۃ مراد لیا ہے چنانچہ علامہ تاج الدین السبکی رحمۃ اللہ علیہ جمع الجوامع مین لکھتے ہین والاکثر علی عدالۃ الصحابۃ وقیل کغیرہم وقیل الی قتل عثمان وقیل الا من قاتل علیا یعنے اکثر علماء صحابہ کی عدالت کے قائل ہین۔ بعض یہ بھی کہتے ہین کہ صحابہ بھی عدالت مین دوسرون جیسے ہین بعض نے یہ کہا ہے کہ جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل تک سب صحابہ عدول تھے اور بعض کہتے ہین کہ سب صحابہ عدول ہین مگر وہ لوگ جو جناب امیر سے لڑے ہین وہ عدول نہین ❊

اس عبارت سے صاف واضح ہوتا ہے کہ الصحابۃ کلہم عدول سے صرف عدل فی الروایۃ مراد ہے اگرچہ اس مین بھی بعض ائمہ نے کلام کیا ہے ❊

عبارت مندرجۃ الصدر جمع الجوامع کا متن ہے۔ علامہ جلال الدین المحلی رحمۃ اللہ علیہ صاحب نصف آخر تفسیر جلالین نے جو اس کتاب پر شرح لکھی ہے جو شرح جمع الجوامع کے نام سے مشہور بین العلماء ہے اسکی عبارت کو ملاحظہ کیا چاہیے۔ وہ لکھتے ہین والاکثر من العلماء السلف والخلف علی عدالۃ الصحابۃ فلا یبحث عنہا فی روایۃ ولا شہادۃ لانہم خیر الامۃ قال صلی اللہ علیہ وسلم خیر الامۃ قرنی رواہ الشیخان ومن طرا لہ منہم قادح کسرقۃ او زنا عمل بمقتضاہ وقیل ہم کغیرہم فیبحث عن العدالۃ فیہم فی الروایۃ والشہادۃ الا من یکون ظاہر العدالۃ او مقطوعہا کالشیخین وقیل ہم عدول الی حین قتل عثمان ویبحث عن عدالتہم من قتلہ لوقوع الفتن بینہم من حینئذ وفیہم ممسک عن خوضہا وقیل ہم عدول الا من قاتل علیا فہم فساق لخروجہم علی الامام الحق ترجمہ اکثر علماء سلف وخلف عدالت صحابہ کے قائل ہین کہ روایت اور شہادت مین انکی عدالت سے بحث نکرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ تمام امت سے بہتر ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمام امت سے بہتر میرا زمانہ ہے اس حدیث کو شیخین یعنے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ اگر کسی صحابی سے کوئی فعل بد سرزد ہوا ہو تو اسکے موافق عمل کیا جائے گا۔ بعض علماء کہتے ہین کہ صحابہ بھی روایت شہادت مین مثل دیگر اشخاص کے ہین انکی عدالت سے بھی بحث کی جائیگی مگر وہ اصحاب جنکی عدالت ظاہر ہو مثل شیخین ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما

کے اور بعض علما کا قول ہے کہ تمام صحابی جناب عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت تک عدول تھے اور انکے قتل کے بعد ان
مین فتنہ واقع ہونے کی وجہ سے انکی عدالت سے بحث کی جاتی ہے بعض خوض کرنے سے رکے ہوئے ہین بعض علما کا مقولہ
ہے کہ تمام صحابی عدول ہین مگر جن لوگون نے جناب امیر سے جنگ کی تھی بس وہ لوگ فاسق ہین امام برحق پر
خروج کرنے کی وجہ سے ✤

علامہ شہاب الدین بن احمد بن قاسم العبادی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح جمع الجوامع پر ایک مبسوط حاشیہ لکھا ہے
اور اسکا نام آیات بینات رکھا ہے اس فقرہ ومن الغزالی القادح کی توضیح مین لکھتے ہین تنبیہ یعلی عدم
عصمتہم یعنے صاحب متن نے اس مقولہ سے صحابہ کی عدم عصمت سے آگاہ کیا ہے علامہ سعد الدین تفتازانی
شرح مقاصد مین لکھتے ہین ما وقع بین الصحابۃ من المحاربات والمشاجرات علی الوجہ المسطور فی کتب
التواریخ والمذکور علی السنۃ الثقات یدل بظاہرہ علی ان بعضہم قد حاد عن طریق الحق وبلغ حد
الظلم والفسق وکان الباعث علیہ الحقد والعناد والحسد واللداد وطلب الملک والریاسات والمیل
الی اللذات والشہوات اذ لیس کل صحابی معصوما ولا کل من لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالخیر
موسوما انتہی ماحصل تحریر علامہ یہ ہے کہ صحابہ کے باہمی جو محاربات اور مشاجرات ہوئے ہین وہ کتب تاریخ مین درج ہین
اور ثقہ لوگون کی زبانون پر مذکور ہین بظاہر اس امر پر دال ہین کہ بعض صحابہ طریق حق سے تجاوز کر کے حد
فسق وظلم کو پہونچ گئے اور باعث اسکا کینہ اور عناد اور حسد اور شدت خصومت اور طلب ملک و ریاست
وشہوات نفسانی کیطرف میلان تھا کیونکہ ہر صحابی معصوم اور ہر شخص کہ جس نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے ملاقات کی ہے نیکی کے ساتھ موسوم نہ تھا ✤

ان تمام مباحث سے ثابت ہوا کہ الصحابۃ عدول سے عدل فی الروایۃ مراد ہے نہ معصوم عن المعاصی - اور صحابہ
عدول فی الروایۃ اسلیے تسلیم ہوئے ہین کہ جب علما نے طبقات رجال مین قوانین جرح وتعدیل کو جاری
کیا ہے تو صرف بہ نسبت دیگر طبقات کے صرف صحابہ ہی کا گروہ وضع حدیث سے بچا ہوا پایا ہے -

(چوتھا وہم) اگر اس محاربہ کو معصیت قرار دیا جاوے تو اہل شام جن مین بعض صحابہ بھی شریک تھے
موعود بوعید نار تصور کیے جاوینگے اور وعید نار مستلزم کفر ہے - لیکن وعید نار بھی مستلزم
کفر نہین کیونکہ دوسرے معاصی مثل شرب خمر وزنا وسرقہ وغیرہ کی سزا بھی دوزخ ہے جو توبہ اور شفاعت
نبوی اور عفو ایزدی سے ٹل سکتا ہے اسیطرح سے اہل صفین کی خطا کی نسبت بھی خیال کیا جا سکتا
ہے کہ وہ توبہ سے یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے یا عفو باری تعالے سے ٹل جاوے

(پانچوان وہم) اگر جناب امیر علیہ السلام سے امیر معاویہ کے محاربہ کو معصیت قرار دیا جاوے تو جناب

عائشہ صدیقہ ام المومنین اور طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہم کے محاربہ کو بھی معصیت قرار دینا پڑیگا +

یہ وہم بھی عدم تتبع کتب سیر و تواریخ سے ناشی ہوتا ہے۔ اسکا جواب بچند وجوہ دیا جاسکتا ہے +

(الف) اصحاب جمل کی غرض امیر معاویہ کی غرض سے بالکل متباین تھی جسکی تفصیل ہم پیشتر کر چکے ہین +
اصحاب جمل مین سے کسی صاحب نے خلافت کا دعوی نہین کیا۔ اسلیے بعض علما نے انکے باغی قرار دینے مین تامل کیا ہے۔ اور امیر معاویہ کو باغی اول قرار دیا ہے شرح مقاصد مین علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ لکھتے مین۔ ویذہب الکثیرون الی ان اول من بغی فی الاسلام معاویۃ یعنے اکثر علما کا یہ مسلک ہے کہ جس شخص نے اسلام مین سب سے اول بغاوت کی ہے وہ معاویہ ہین +

(ب) تمام کتب سیر و تواریخ باواز بلند پکار رہے ہین کہ [illegible] اصحاب جمل مین سے کسی صاحب نے بالارادہ جناب امیر علیہ السلام سے جنگ نہین کی بلکہ جب قاتلان عثمان رضی اللہ عنہ کی فتنہ پردازی سے رات کو لڑائی شروع ہوگئی تو ناچار اصحاب جمل وفاع رینے پر [illegible] خود اختیاری کیلیے اٹھ کہڑے ہوے۔ قال العلامۃ سعد الملۃ والدین التفتازانی فی شرح المقاصد واعلم ان بعضا من اصحابنا حملهم علی ان الحرب الجمل کانت فلتۃ لا من قصد من الفریقین بل کان تهییجا [illegible] من قتلۃ عثمان رضی اللہ عنہ حین صاروا فرقتین واختلطوا بالعسکرین واقاموا الصیحۃ خرفا من القصاص وقصد عائشۃ رضی اللہ عنہا لم یکن الا اصلاح الطائفتین وتسکین الفتنۃ فوقعت فی الحرب (یعنی ہمارے بعض اصحاب رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہین کہ حرب جمل بلا قصد فریقین ناگہانی طور پر واقع ہوگیا تہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلون کی انگیز تہی کہ وہ لوگ دو گروہ بنکر دونون لشکرون پر جا پڑے اور قصاص کے خوف سے فتنہ اٹہادیا جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قصد دونو گروہ مین صلح کرانے اور فتنہ کے فرو کرنے کے سوا اور کچہ نہین تہا۔ لیکن لڑائی مین پہنس گئین +

(ج) اصحاب جمل سے کوئی صاحب خلیفہ وقت سے انتزاع خلافت کا قاصد نہین ہوا۔ اور نہ کوئی جناب امیر کی مخالفت پر مصر ہوکر قتل ہوا ہے چنانچہ لڑائی کی رات کو جب ظلمت شب مرتفع ہوگئی اور صبح نمودار ہوئی اور جناب طلحہ رضی اللہ عنہ پر حقیقت حال کا انکشاف ہوگیا۔ فورًا محاربہ سے کنارہ کش ہوگئے اور مروان ابن الحکم کے ہاتہ سے تیر کہا کر شربت شہادت نوش کیا۔ علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ استیعاب مین تحریر فرماتے ہین۔ قال اہل العلم ان علیا دعاہ فذکرہ اشیاء من سوابقہ وفضلہ فرجع طلحۃ عن قتالہ علی ما صنع الزبیر واعتزل فی بعض الصفوف ورماہ مروان ابن الحکم فقتلہ ولا یختلف العلماء الثقات فی ان مروان قتل طلحۃ یومئذ وکان فی حزبہ یعنے اکثر اہل علم کہتے ہین کہ جناب امیر نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلاکر انکے سابقت اور فضل کو بیان کیا طلحہ رضی اللہ عنہ لڑائی سے واپس ہوکر

زبیر رضی اللہ عنہ کی طرح سے فوج کی صفوں سے علیحدہ ہو گئے مروان بن الحکم نے تیر مار کر انکو شہید کیا۔ اور علماء ثقات
میں سے کسی نے اس سے اختلاف نہیں کیا کہ جناب طلحہ کو اسی دن مروان نے قتل کیا ہے اور مروان حضرت طلحہ کے
گروہ میں سے تھا۔ وعن یحیی بن سعید قال قال طلحة یوم الجمل ندمت ندامة الکسعی لما شریت
رضی بنی جرم برغمی۔ اللهم خذ منی لعثمان حتی ترضی۔ فرماه مروان بسهم فی رکبته اخرجه ابو عمر
صاحب الاستیعاب وابن الاثیر فی اسد الغابه ومحب الطبری فی الریاض بلکہ جناب طلحہ کا تجدید بیعت کرنا بھی
ثابت ہے چنانچہ شیخ عبد الحق محدث الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ میں تحریر فرماتے ہیں۔ از ثور بن مجزاۃ
کہ گفت گذشتم بطلحہ بن عبد اللہ یوم الجمل و وے افتادہ بود بر زمین در آخر رمق پس ایستادم بر وے و برداشت سر
خود را و گفت می بینم بر آئینہ مے بینم روی مردی را کہ گویا تو ماہ است بگو کیستی گفتم از اصحاب امیر المؤمنین علی گفت
فراخ کن دست خود را تا بیعت کنم ترا پس فراخ کردم دست خود را پس بیعت کرد و سپرد جان خود را پس آمدم نزد
علی و خبر دادم او را بقول طلحہ پس گفت اللہ اکبر اللہ اکبر صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا کرد خدا تعالی کہ در آرد
طلحہ را در بہشت مگر آنکہ بیعت من در گردن او باشد۔ انتہی کلامہ۔

اور جناب زبیر رضی اللہ عنہ کی نسبت تمام کتب تواریخ باواز بلند شہادت دیتی ہیں کہ جب معرکہ کارزار گرم ہوا جناب
امیر نے انکو بلا کر متنبہ کیا وہ فوراً اصحاب جمل کا ساتھ چھوڑ کر مدینہ طیبہ کو چلے گئے اور وادی سباع میں پہنچکر
عمرو بن جرموز کے ہاتھ سے شہید ہو گئے۔ قال ابن عبد البر فی الاستیعاب ثم شهد الزبیر الجمل فقاتل فیه
ساعة فناداه علی وانفرد به فذکره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال له وقد وجدهما یضحکان
بعضهما الی بعض اما انک ستقاتل علیا وانت له ظالم فذکر ذلک الزبیر فانصرف عن القتال نادما
مفارقا للجماعة التی خرج فیها منصرفا الی المدینة فاتبعه ابن جرموز فقتله بموضع یعرف بوادی
السباع وجاء بسیفه الی علی فقال بشر قاتل ابن صفیه بالنار یعنے پھر زبیر رضی اللہ عنہ فوج سے باہر نکلکر
حملہ آور ہوئے اور تھوڑی دیر تک لڑتے رہے پھر جناب امیر نے انکو بلایا اور تنہائی میں انسے جناب رسالتمآب صلی
اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد دلایا کہ تمنے ہم دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ہنستے ہوئے پاکر پوچھا تھا اور حضرت نے
فرمایا تھا تم عنقریب علیؓ سے لڑوگے اور تم انپر ظلم کروگے جب جناب امیرؑ نے انسے اسکا تذکرہ بیان کیا وہ لڑائی
سے نادم ہوکر مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ ابن جرموز نے انکا پیچھا کیا اور وادی سباع میں انکو شہید کیا
اور انکی تلوار لیکر جناب امیر کے پاس حاضر ہوا جناب امیر نے فرمایا۔ ابن صفیہ کے قاتل کو دوزخ کی خوشخبری ہو۔
(تنبیہ) صفیہ بنت عبد المطلب جناب زبیر کی والدہ جناب امیر کی پھپی تھیں اور جناب زبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اور جناب امیر علیہ السلام کے پھوپھی زاد بھائی تھے اسی لیے جناب امیر فرمایا کرتے تھے۔ اخوانا بغوا نا یعنے ہمیر

ہماری بہائیون سے بغاوت لی ہے +

اسی طرح سے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا نادم ہونا تمام کتب سیر اور رجال سے ظاہر ہے - ابوالبرکات عبد اللہ ابن احمد بن محمود النسفی رحمۃ اللہ علیہ الاعتماد فی الاعتقاد مین لکھتے ہین - وکذا عائشۃ ندمت علی ما فعلت و کانت تبکی حتی تبل خمارھا (شرح فقہ اکبر للملا علی القاری) یعنے اسیطرح سے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا اظہار ندامت فرماتی ہین اور یہانتک رویا کرتی تہین کہ انکے سر کی اوڑہنی تر ہوجاتی تہی +

عن جابر قال دخلت علی عائشۃ یوما وقلت لہا ما تقولین فی علی فاطرقت رأسہا ثم رفعتہ وقالت اذا التبر حک علی المحک + تبین غشہ من غیر شک + وفینا الغش والذھب المصفی + علی بیننا شبہ المحک (اخرجہ الشیخ الحافظ الزرندی فی درر السمطین) یہ ایسے واقعات ہین جن سے کسینے انکا ر نہین کیا - پس کیونکر کہا جاسکتا ہے کہ امیر معاویہ کا حرب صفین جسکا نشا ایک مدت مدید تک جاری رہا اور جنگ جمل جسکا خاتمہ ایک ہی روز مین ہوگیا برابر ہے اور جسطرح سے امیر معاویہ مورد اعتراض ہین اسیطرح سے اصحاب جمل بہی ہین جنکی برأت خود جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے - علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکہتے ہین قد روی عن علی قال واللہ لارجوان اکون انا وعثمان وطلحۃ والزبیر ممن قال تبارک وتعالی ونزعنا فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین یعنے جناب امیر سے منقول ہو کہ فرماتے تہے خدا کی قسم ہے مین امید کرتاہون کہ مین اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ان مین سے ہونگے جنکی نسبت خدا تعالی نے فرمایا ہے - اور نکال ڈالی ہمنے جو انکے جیون مین تہی خفگی بہائی ہوگئی - تختون پر بیٹہے آمنے سامنے یہ جلیل القدر صحابہ اخص الخواص مہاجر عشرہ مبشرہ مین سے ہین اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری کہلائے جاتے ہین - انکے فضائل ومناقب بتواترات کیحد تک پہونچ چکے ہین اور جناب امیر کے مناقب کے ہم پلہ خیال کیے جاتے ہین - اسکے ماسوا خود جناب امیر نے انکی برأت کی نسبت شہادت دی ہو - باوجود ان حالات کے پس کیونکر انکی ذوات مقدسہ سے صدور معصیت کا گمان کیا جاسکتا ہے - البتہ انکا جناب امیر پر خروج کرنا یا نکث بیعت کرنا تو ثابت ہو جسکو خطائی الاجتہاد سے تعبیر کیا جاتا ہے چنانچہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ مین لکہتے ہین وبود طلحہ روز جمل با عائشہ رضی اللہ عنہا بجہت خطا در اجتہاد +

لیکن جس طرح سے کہ انکا خروج ثابت ہو اسی طرح سے انکی توبہ اور ندامت اور رجوع بہی ثابت ہو - برخلاف ان امور کے امیر معاویہ بقدر پانچ سال اور بقول چار سال تک جناب امیر سے جنگ کرتے رہے اور اپنی خطا پر مصر رہے چنانچہ علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکہتے ہین فحارب معاویۃ علیا خمس سنین

وقال ابو عمر صواب اربع سنین یعنے جناب امیر علیہ السلام سے امیر معاویہ پانچ سال تک لڑتے رہے ابو عمر کہتے ہین
ٹھیک بات یہہ ہے کہ چار سال تک لڑتے رہین ❊
بلکہ مخالفت ہی پر بس نہین رہے یہانتک تیار ہوا اور دعوی خلافت کو منظور نظر رکہا۔ امیر علیہ السلام کی دشمنی کی وجہ
سے کبیر الروم کو نذر دیکر صلح کر لی ❊
اگر امیر معاویہ کو انتزاع خلافت مد نظر نہین تہا تو محمد بن ابی بکر جناب امیر کے عامل سے مصر کو کیون چہین لیا تہا ❊
بعض لوگ بمقابل جناب امیر علیہ السلام کے امیر معاویہ کے فضائل و مناقب بیان کرتے ہین اور انکے مناقب
اصحاب جمل کے مناقب یا کیسے ہم پلہ ٹہیرائے جاتے ہین۔ لیکن اصحاب جمل کے مناقب منقبۃ اور امیر معاویہ کے مناقب
غیر ثابتہ مین زمین و آسمان کا فرق ہے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی عصمت پر قرآن ناطق ہے حضرت
طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کے فضائل متواترات سے مسلم اور ثبوت ہین۔ امیر معاویہ کے فضائل و مناقب کا یہ حال ہے
کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ مدارج النبوۃ مین لکہتے ہین وگفتہ اند محدثان ثابت نشدہ در
فضل معاویہ ہیچ حدیثے امام ابو عبد الرحمن بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ما اعرف له فضیلة
الا لا اشبع الله بطنه یعنے مین امیر معاویہ کی فضیلت بجز اسکے نہین جانتا کہ حضرت نے فرمایا ہے خدا اس
کے پیٹ کو نہ بہرے ❊ دوسرے مقام پر بقول اما یرضی معاویة ان یخرج راسا براس [illegible] لاتے ہین یعنی
معاویہ اس پر راضی نہین کہ سر بسر نجات پا جائے قال محمد بن اسحاق الاصبہانی سمعت مشائخنا بمصر
یقولون ان ابا عبد الرحمن النسائی فارق مصر فی اخر عمره وخرج الی دمشق فسئل عن معاویة وما
روی من فضله فقال اما یرضی معاویة ان یخرج راسا براس حتی یفضل وفی روایة ما اعرف له
فضیلة الا لا اشبع الله بطنه (وفیات الاعیان لابن خلکان ومراۃ الجنان للامام عبد اللہ الیافعی)
محمد بن اسحاق الاصفہانی کہتے ہین کہ مینے اپنے مشائخون کی زبان سے سنا ہے کہ امام ابو عبد الرحمن
النسائی علیہ الرحمۃ اپنی آخر عمر مین مصر کو چہوڑ کر دمشق چلے گئے۔ وہان کے لوگون نے انسے امیر معاویہ کے
فضائل و مناقب کی نسبت پوچہا امام نسائی نے جواب دیا۔ کہا امیر معاویہ اس بات پر راضی نہین ہوتے کہ وہ
نجات ہی پا جائین کہ انکے فضائل کو بیان کیا جائے اور ایک روایت مین ہے کہ امام نسائی نے فرمایا مجہے
انکی کوئی فضیلت معلوم نہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا اسکے پیٹ کو نہ بہرے
عن ابن عباس رضی الله عنه ان رسول الله صلے الله علیه بعث معاویة لیکتب فقیل له انه یاکل
فقال صلی الله علیه لا اشبع الله بطنه (اخرجه ابو داؤد الطیالسی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ ایک دفعہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو معاویہ کے بلانے کے لیے بہیجا وہ آکر کہنے

لگا وہ کہانا کہارہے ہین حضرت نے ارشاد فرمایا خدا اسکے پیٹ کو پر نہ کرے +

بعض اشخاص انکی فضیلت یہ بیان کرتے ہین کہ وہ کاتب الوحی تہے۔ خیال کرنا چاہیے کہ اگر کتابت وحی سے کسی قسم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے تو وہ مروان بن الحکم کے لیے بہی ثابت ہو سکتی ہے +

لیکن امیر معاویہ کے کاتب الوحی ہونے مین بہی محدثین کا اختلاف ہے چنانچہ شیخ عبد الحق محدث الدہلوی مدارج النبوۃ مین لکہتے ہین واما معاویۃ بن ابی سفیان کنیت کردہ میشود بابی عبد الرحمن یکے از انجملہ است کہ مینوشت برای آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وبعضے گویند نوشت وحی۔ صاحب جامع الاصول میگوید کتابت نکردست در مواہب لدنیہ میگوید وی مشہورست بکتابت وحی وبعضے گویند وی نمینوشت وحی را مگر مینوشت کتب ومناشیر را +

ماسوا اسکے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت زیادہ تر جامع القرآن ہونے کی وجہ سے نہ ہے جس کا ثواب انکو تا بروز قیامت ہوتا رہیگا اور جسقدر کہ دنیا مین لوگ قرآن شریف پڑہنے والے ہین یا ہوتے چلے آئے ہین یا ہوتے رہین گے انکے پڑہنے پڑہانیکا ثواب حضرت عثمان جامع القرآن رضی اللہ عنہ کے نامہ اعمال مین ثبت ہو رہیگا +

(جہٹا وہم) اگر امیر معاویہ عاصی اور باغی ہوتے تو جناب امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا کیون خلافت انکی سپرد فرماتے +

لیکن یہ وہم بہی بالکل بیجا ہے۔ کیونکہ امارت عامہ کی تفویض ایسے شخص کے ہاتہ مین کرنے سے جو پیشتر باغی رہ چکا ہو۔ اور پہر تائب ہوکر کتاب وسنت اور سیرت شیخین کے اتباع کا عہد کرتا ہو۔ کوئی اعتراض جناب امام حسن علیہ السلام کے خدام کی طرف عائد نہین ہو سکتا۔ جناب امام نے جو عہد کہ امیر معاویہ سے تفویض امارت کے وقت لیا ہے وہ سابقہ اعمال سے بمنزلہ توبہ کے تصور کیا جا سکتا ہے +

لیکن جناب امام کی امارت عامہ تفویض کرنے سے امیر معاویہ کا سابقہ امور مین محفوظ عن الخطا ہونا کسی طرح سے ثابت نہین ہوتا +

اسکی ٹہیک مثال ایسے ہے کہ ایک گاؤن کے مالک نے غلہ کا انبار مساکین پر خیرات کرنے کے لیے جمع کیا ہو۔ ایک رہزنون کا سردار اسے غارت کرنا چاہے مالک اسکی حفاظت کے واسطے اس سے جنگ کرے۔ پہر ایک مدت کے بعد مالک فوت ہو جائے۔ اور اسکا بیٹا ان رہزنون کے سردار سے یہ عہد لیکر وہ غلہ کا انبار اسکے سپرد کر دے۔ کہ یہ غلہ ہم اس شرط سے تمہارے سپرد کرتے ہین کہ تم مساکین پر صرف کیا کرو۔ اور اس مین خیانت نکرو۔ اور اس تفویض سے فتنہ وفساد

فرو ہوجائے اور خون ریزی مٹ جائے۔ تو اس سے نہ اس غلہ کے مالک کی نسبت جو ان غارت گرون سے حفاظت غلہ کے لیے جنگ کرتا تہا کوئی اعتراض وارد ہو سکتا ہے اور نہ اس مالک کے بیٹے پر جس نے یہ عہد لیکر غلہ ان رہزنون کے سپرد کر دیا ہے اور غلہ کی حفاظت سے نہ اپنا ہی بچا چہڑایا ہے۔ بلکہ ایک خلق خدا کو ناحق کے کشت و خون سے بچایا ہے۔

اور نہ ان رہزنون کا افسر جس نے اس وقت تک کہ غلہ اسکی تفویض نہین ہوا تہا اور وہ اس مین بیجا تصرف کرنا چاہتا تہا اعتراض سے بچ سکتا ہے۔

البتہ اگر اس عہد کے بعد وہ اپنے قول و فعل مین صادق نکلے اور غلہ کو عہد کے موافق مساکین پر صرف کرتا رہے تو یہ خیال کیا جائیگا کہ اس نے اپنے اعمال سابقہ سے توبہ کی ہے اور اب اسکو غلہ مین تصرف کرنا جائز ہو گیا ہے اگر پہر وہ راہزن یا اسکا جانشین عہد سے انحراف کر کے شرائط کو پورا نکرے تو پہر عاصی متصور ہوگا۔ اور اس کے ساتہ اس عہد لینے والے یا اسکے جانشین پر جہاد واجب ہو جائیگا۔

چنانچہ اسی بنا پر جناب امام حسین علیہ السلام نے امیر معاویہ کے جانشین یزید پلید کو جبکہ وہ شرب خمر کرنے لگا اور حقوق الناس مین اور حدود اللہ سے تجاوز کر کے بہن اور بہائی کی شادی کا مجوز ٹہیرنے لگا۔ تو متنبہ کرنا چاہا تہا۔ اور حضرت امام علیہ السلام اس خروج مین محق تہے۔ کیونکہ خلافت در اصل انہین کا حق تہا۔

(ساتوان وہم) جب جناب امام حسن علیہ السلام خلافت کو ترک کرنا چاہتے تہے۔ تو امیر معاویہ کو تفویض خلافت کے لیے کیون انتخاب کیا تہا۔ اور خلافت کسی دوسرے کو کیون سپرد نہین فرمائی تہی۔ جناب امام کے اس انتخاب سے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ امیر معاویہ اپنے عہد مین افاضل صحابہ مین سے ہونگے جنکی وجہ سے جناب امام نے خلافت انکے سپرد فرمائی ورنہ حضرت امام کسی دوسرے کو اس منصب کے لیے منتخب فرماتے۔

یہ وہم بہی عدم تتبع کتب سیر و تواریخ سے ناشی ہوتا ہے۔ کیونکہ جناب امام حسن علیہ السلام نے خلع خلافت کو وقت امیر معاویہ کو امارت عامہ اسوجہ سے سپرد فرمائی تہی اور دوسرے کو اسلیے منتخب نہین کیا تہا کہ بغیر اسکے خون ریزی کا انسداد محال تہا۔ اگر جناب امام کسی اور صحابی کو امارت سپرد فرماتے تو ضرور امیر معاویہ ان سے بہی وہی معاملہ کرتے جو جناب امیر علیہ السلام سے کیا تہا۔

اسکے ماسوا خلافت راشدہ کا زمانہ منقضی ہو چکا تہا۔ اب مملکت عضوضہ کے عہد کی صبح نمودار ہونیوالی تہی بجز امیر معاویہ کے اور کوئی صحابی اسکو پسند نہین کرتا تہا بمصداق اعط القوس باریہا جناب امام نے امیر معاویہ ہی کو اس منصب کے لائق سمجہا اور جس امر کے لیے وہ برسون سے کشت و خون کر رہے تہے انکے حسب منشاء انہین کے سپرد کیا۔

اب رہا یہ امر کہ امیر معاویہ تفویض امارت کے بعد بھی امام ہوسکتے ہیں یا نہیں اسکی نسبت اہل سنت وجماعت میں باہم خلاف ہے فخر الاسلام حسن بزدوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں [illegible] معاویہ [illegible] اہل السنۃ والجماعۃ صار اماما وقال بعضہم لم یصر اماما انہ لم یکن افضل الصحابۃ بعد علی [illegible] من الصحابۃ موسٰی ھو افضل منہ بکثیر فی النسب والعلم والتقوی والشجاعۃ [illegible] من الصحابۃ لم یصر امام حق ولم یعقد لہ عقد الامامۃ ومعاویۃ ما کان [illegible] ولکن کان من جملۃ الملوک یعنے جناب امیر علیہ السلام کی وفات کے بعد بھی امیر معاویہ [illegible] کہ امام ہوگئے تھے اور بعض کہتے ہیں نہیں ہوئے لیکن ان لوگون [illegible] ہوئے ہیں کہ امیر معاویہ جناب امیر علیہ السلام کی وفات کے بعد اسوقت [illegible] وقت اکثر ایسے صحاب موجود تھے جو نسب و علم اور تقوی اور شجاعت [illegible] اور امیر معاویہ خلفا میں [illegible] بلکہ بادشاہون میں سے تھے [illegible] کیا اور انپر امامت کا عقد نہیں ہوا ✤

اسی واسطے اہل علم امیر معاویہ کو خلفا میں نہیں شمار کرتے بلکہ ملوک میں سمجھتے [illegible] علامہ جلال الدین سیوطی ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مصنف سے نقل کرتے ہیں عن سعید بن جمہان قال قلت لسفینۃ ان بنی امیۃ یزعمون ان الخلافۃ منہم قال کذبوا بنو الزرقاء بل ھم ملوک من اشد الملوک واول الملوک معاویۃ یعنے سعید بن جمہان کہتے ہین کہ مینے سفینہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بنی امیہ اپنے آپ کو خلفا جانتے ہیں وہ کہنے لگے کہ نیلی عورت کے جنے جھوٹ بکتے ہیں یہ لوگ سخت ترین بادشاہون میں سے ہیں اور انمیں پہلا بادشاہ معاویہ ہے ✤

فخر الاسلام بزدوی رحمۃ اللہ علیہ میسر میں لکھتے ہیں ومعاویۃ ما کان من جملۃ الخلفاء ولکن کان من جملۃ الملوک علی ما روینا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الخلافۃ بعدی ثلاثون سنۃ ثم بعدہ ملک عضوض وقد تم ثلاثون سنۃ بعلی (انتہی کلامہ) یعنے معاویہ خلفا میں سے نہین تھے بلکہ ملوک میں سے تھے بدلیل اس حدیث کے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خلافت میرے بعد تیس برس تک رہے گی پھر اسکے بعد بادشاہی ہوگی۔ اور تیس برس جناب امیر علیہ السلام تک پورے ہو چکے تھے ✤

(آٹھوان وہم) سواد اعظم اہل سنت وجماعت نے اسپر اتفاق کیا ہے کہ امیر معاویہ کی خطا خطائے اجتہادی ہے [illegible] بلکہ باجود اسکے [illegible] خلاف خطائے منکر کا قائل ہونا ان کو [illegible] اور عاصی [illegible] خارج سواد اعظم بناتا ہے اور من شذ شذ فی النار کے زمرہ مین داخل ہوتا ہے ✤

یہ ایک بڑی بھاری دلیل ہے جو اہل صفین کی برات پر پیش کی جاتی ہے۔ لیکن اسمین بوجوہ متعددہ نظر ہے ؎

(الف) اگر غور کیا جاوے تو یہی دلیل امیر معاویہ اور انکے متبعین پر منقلب ہوتی ہے۔ کیونکہ جناب امیرؑ کی خلافت کا انعقاد اہل حل وعقد کے اتفاق سے ہوا ہے۔ اور حضرت امیرؑ نے اہل صفین کے مقابلہ مین اسی دلیل کو پیش بھی کیا تھا۔ امیر معاویہ کی شرکت مین چند صحابہ جنکی تعداد جمع قلت سے تجاوز نہین کرتی اہل شام کے نومسلمانون کی جمعیت کیساتھہ (جنکے امور دین مین ماہر ہونیکی نسبت مسعودی علیہ الرحمۃ نے مروج الذہب مین ایک مضحکہ کی حکایت لکھی جو ہدیہ ناظرین ہے قال رجل من اخواننا من اهل العلم کنا فی دمشق الشام نبحث عن معاویۃ وعلی وکان قوم من العامة یاتون فیستمعون منا فقال لی ذات یوم بعضهم وکان اعقلهم واکبرهم لحیة کم تطنبون فی علی ومعاویة فقلت فما تقول فی ذلک قال من ترید قلت علی ما تقول فیه قال الیس هو ابو فاطمة قلت ومن کانت الفاطمة قال امرأۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنت عائشة اخت معاویة قلت فما کانت قصة علی قال قتل فی غزاۃ حنین مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے ہمارے اہل علم بھائیون مین سے ایک شخص ذکر کرتا ہے کہ ہم دمشق الشام مین جناب امیر علیہ السلام اور امیر معاویہ کی نسبت بحث کیا کرتے تھے عوام الناس شامی ہماری گفتگو سنا کرتے تھے ایک روز ان مین سے ایک لانبی ڈاڑہی والا جو ان مین نہایت عقلمند سمجھا جاتا تھا اگر ہم سے کہنے لگا کب تک تم علی اور معاویہ کے جھگڑے کو طول دوگے۔ مینے کہا تیری اس مین کیا راے ہے۔ کہنے لگا تو کس کی نسبت پوچھتا ہے مینے کہا علی کی نسبت کہنے لگا وہی علی جو فاطمہ کے باپ تھے مینے کہا فاطمہ کون تھین کہنے لگا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی معاویہ کی بہن۔ مینے کہا اچھا یہ تو بتا کہ علی کا قصہ کیا ہے وہ بولا غزوہ حنین مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ جنگ کیا تھا) اس سواد اعظم کے خارق متصور نہین کیے جاتے کہ جسپر تمام افاضل صحابہ اور مہاجرین وانصار اہل حل وعقد کا اجماع ہو چکا تھا۔ پس وہ اہل سنت وجماعت کا گروہ جو امیر معاویہ کے خطا منکر کے قائل ہین کیونکر سواد اعظم کے خارق تصور کیے جا سکتے ہین ؎

جبکہ اہل صفین کے دامن پر صحابہ کرام واہل بیت عظام وانصار مدینہ کے سواد اعظم (کہ محققین اہل سنت وجماعت کے نزدیک اجماع در اصل انہین کے اتفاق آراء سے مراد ہے) کی مخالفت سے کسی قسم کا دہبہ نہین لگتا پس اگر کوئی شخص بعض کتب مشہورہ کے برخلاف اہل صفین کی معذوری کو نہ تسلیم کرے اور بقول مولانا جامی علیہ الرحمۃ سے "خلافی کہ داشت با حیدر۔ در خلافت صحابی دیگر۔ حق در انجا بدست حیدر بود۔ جنگ با او خطای منکر بود۔" کا قائل ہو تو اسکو کیون خارق اجماع کہا جا سکتا ہے۔

(ب) یہ حجت خطابیات کی قسم سے ہے۔ ہر شخص بر اثبات سے ایسے دلائل اقناعیات پر اکتفا کر لینا اثبات محبت

سے عجز کی دلیل ہے صاف ہے مخالفین کی زبان طعن کشادہ ہوتی ہے اہل سنت وجماعت کی مخالفت کہہ سکتے
ہین کہ جب ان لوگون نے ایسے دعوی بے دلیل اور امر خلاف بداہت پر اتفاق کر لیا ہے تو انکے دوسرے دلائل
اور مقدمات مسلمہ بہی اسی قبیل سے ہونگے +

(ج) اگر اتباع سواد اعظم سے صرف اتباع کثرت آرا مراد ہے تو یہ بات ہرگز قابل تسلیم نہین ورنہ حنبلی المذہب
جنکی جماعت بمقابلہ احناف کے نہایت قلت کے ساتہہ اسلامی دنیا مین آباد ہے ـ من شذ شذ فی النار کے مورد
سمجہے جاتے +

سواد اعظم سے اجماع امت مراد ہے اس بحث مین چند علما کے اقوال نقل کرنے سے اجماع ثابت نہین ہوتا
بلکہ اگر تلاش کیا جائے تو صحابہ کی جماعت سے کسی صاحب کا پتہ نہین ملتا کہ اس نے اہل صفین کی برات پر
کسی قسم کا اشارہ بہی کیا ہو ـ بلکہ جناب امیرؑ کے ساتہہ سب صحابہ کرام کی شرکت اور اہل صفین کے مقاتلہ
کرنے سے یہی متبادر ہوتا ہے کہ سب بزرگوار رضوان اللہ علیہم اجمعین خلیفہ وقت کے ساتہہ انکی مخالفت کو
بغاوت اور اہل بغاوت کو عصیان سمجہتے تہے ـ اور انکے ساتہہ جنگ کرنا واجب جانتے تہے +

اسکے ماسوا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی شہادت نے انکو مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کا قول یا عمار
تقتلک الفئۃ الباغیۃ یاد دلایا تہا جس سے وہ یقینا اہل صفین کو ـ خاطی ـ باغی ـ عاصی سمجہتے تہے ـ اور
ان کو ایسا سمجہنے مین بعد بیعت امام وقت انہون نے اجماع کر لیا تہا ـ اور انکا اجماع تقتلک
الفئۃ الباغیۃ سے مخصوص تہا +

احادیث متعلق شہادت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

(۱) عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ
(اخرجہ المسلم والترمذی والنسائی واحمد) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ بتحقیق
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہے کہ تجہے باغیون کا گروہ قتل کریگا ـ

(۲) عن ام سلمۃ قالت لما کان یوم الخندق وھو یعطیہم اللبن وقد اغبر شعرۃ صدرہ قالت فواللہ
ما نسیت وھو یقول اللہم ان الخیر خیر الآخرۃ فاغفر للانصار والمہاجرہ + وقالت جاء عمار
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقتلک الفئۃ الباغیۃ (اخرجہ النسائی) ام سلمہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہی کہ جب خندق کا دن آیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اینٹین اٹہا اٹہا کر دیتے تہے اور آپ
کے سینہ اقدس کے بال مبارک غبار آلودہ ہو گئے تہے جناب ام سلمہ فرماتی ہین واللہ مجہے ابتک یاد ہی

آنحضرت فرما رہے تہے بتحقیق نیکی تو آخرت ہی کی نیکی ہے اے پروردگار تو انصار اور مہاجرین کو بخشدے اتنے مین عمار آئے حضرت نے ان سے فرمایا تجہے باغی گروہ قتل کریگا ✦

(۳) عن انس بن مالك رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قاتل عمار وسالبه فی النار (اخرجه الدیلمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ عمار کا قاتل اور اسکو برا کہنے والا دوزخ مین ہوگا ✦

(۴) عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال حدثنی من هو خیر منی ابو قتادة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لعمار تقتلك الفئة الباغیة (اخرجه النسائی) ابوسعید رضی اللہ عنہ ناقل ہین کہ مجہسے اسنے بیان کیا ہے جو مجہسے بہتر ہے یعنے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہے کہ تجہے باغی گروہ قتل کریگا۔

(۵) عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال کنا نعمر المسجد وکنا نحمل لبنة لبنة وعمار لبنتین لبنتین فرآه النبی صلی الله علیه وسلم فجعل ینفض التراب عن راس عمار وهو یقول یا عمار الا تحمل کما یحملون اصحابك قال انی ارید الاجر من الله قال فجعل ینفض التراب عنه وهو یقول یا عمار تقتلك الفئة الباغیة (اخرجه الخوارزمی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم مسجد نبوی کی تعمیر کر رہے تہے ہم ایک ایک اینٹ اٹہا رہے تہے اور عمار رضی اللہ عنہ دو دو اینٹین اٹہاتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکہا آپ عمار کے سر سے مٹی جہاڑنے لگے اور فرمایا تم کیون اپنے دوستون کیطرح سے ایک ایک اینٹ نہین اٹہاتے عمار نے عرض کیا مین خدا سے اجرت چاہتا ہون حضرت نے انکے سر سے مٹی جہاڑ کر فرمایا اے عمار تجہے باغیون کا گروہ قتل کرے گا ✦

(۶) عن ابی سعید الخدری قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین فقلنا یا رسول الله امرتنا بقتال هؤلاء فمع من قال مع علی ابن ابی طالب معه یقتل عمار ابن یاسر (اخرجه ابن عساکر فی تاریخه) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتہہ جنگ کرنے کے لیے حکم دیا ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ حضور نے ہمین ان لوگون کے ساتہہ لڑنیکے لیے تو حکم دیا ہے مگر کس کی معیت مین فرمایا علی ابن ابیطالب کی معیت مین اور انکے ساتہہ عمار بن یاسر بہی قتل ہونگے ✦

(۷) عن حبة العرنی قال قلت لحذیفة بن الیمان رضی الله عنه حدثنا فانا نخاف الفتن فقال علیکم بالفئة التی فیها ابن سمیة فان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال تقتله الفئة الباغیة

اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) حبہ بن عرنی ناقل ہین کہ سینے حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے کہا ہمین کچھ بتاؤ کیونکہ
ہم فتنون سے ڈرتے ہین وہ کہنے لگے تمکو لازم ہے کہ اس گروہ کے ساتھ رہو جسمین ابن سمیہ یعنے عمار بن یاسر ہین
چونکہ بہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ہے کہ تجھے باغی گروہ قتل کریگا ۔

(۸) عن حبۃ العرنی قال شہد خزیمۃ فی الجمل وھو لا یسل سیفہ وشہد صفین وقال لا اسلی ابدا
حتے یقتل عمار فانظر من یقتلہ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تقتلہ الفئۃ الباغیۃ قال فلما
قتل عمار قال خزیمۃ قد ظہرت لی الضلالۃ ثم اقترب فقاتل حتی قتل (اخرجہ الخوارزمی) حبۃ العرنی
نقل کرتے ہین کہ خزیمہ رضی اللہ عنہ جمل مین حاضر ہوئے لیکن انہوں نے نیام سے شمشیر نہ نکالی اور یہ صفین
مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے مین کبھی تلوار نیام سے باہر نہین نکالونگا جب تک کہ عمار شہید نہ ہو جائین پھر
مین دیکھونگا کہ کون انکو شہید کرتا ہے مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انکو باغیون
کا گروہ قتل کریگا جب عمار شہید ہوگئے خزیمہ کہنے لگے اب مجھے گمراہی ظاہر ہو گئی ہے پھر بڑہکر لڑے اور شہید
ہوگئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

(۹) عن محمد بن عمارۃ بن خزیمۃ بن ثابت قال شہد خزیمۃ الجمل وھو لا یسل سیفا وشہد صفین
ولم یقاتل وقال لا اقاتل حتی یقتل عمار فانظر من یقتلہ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
تقتلہ الفئۃ الباغیۃ فلما قتل عمار قال خزیمۃ قد ظہرت لی الضلالۃ ثم تقدم فقاتل حتی قتل (اخرجہ
ابن الاثیر فی اسد الغابۃ واحمد) عمار بن خزیمہ بن ثابت الانصاری سے منقول ہے کہ خزیمہ جمل مین حاضر تھے
لیکن انہوں نے اپنی تلوار نہ نکالی اور پھر صفین مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے مین نہین لڑونگا جب تک
کہ عمار شہید نہ ہو جائین مین دیکھ رہا ہون کہ انکو کون شہید کرتا ہے کیونکہ مینے جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کریگا جب عمار شہید ہوگئے خزیمہ رضی اللہ عنہ کہنے
لگے اب گمراہی کا صحیح اظہار ہو گیا ہے پھر خزیمہ نے لڑائی کی اور قتل ہوگئے ۔

(۱۰) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ستقاتلک الفئۃ الباغیۃ وانت علی
الحق [illegible] (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی عنقریب تو باغیون کے گروہ سے لڑیگا اور تو حق پر ہوگا جو تیری
مدد نہین کریگا وہ [illegible]

(۱۱) عن ابی عبد الرحمن قال شہدنا صفین مع علی فرأیت عمار بن یاسر لا یأخذ فی ناحیۃ ولا واد
من اودیۃ صفین الا رأیت اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتبعونہ کانہ علم لھم (اخرجہ ابن الاثیر

فی اسد الغابۃ) ابو عبد الرحمن ناقل ہین کہ مین صفین مین حاضر تھا مینے دیکھا کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ صفین کے کسی میدان کیطرف نہین جاتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب انکے ساتھہ نہین ہوتے تھے گویا کہ وہ انکے لیے بمنزلہ ایک نشان کے تھے ❊

(۱۲) عن ابی البختری قال قال عمار بن یاسر یوم صفین ائتونی فاتی بشربۃ لبن فقال ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ قال آخر شربۃ تشربہا من الدنیا شربۃ لبن فشربہا وقال ابو عبد الرحمن قال عمار الیوم القی الاحبۃ محمدا وحزبہ وقال لما قتل ادفنونی فی ثیابی فانی مخاصم (اسد الغابہ) ابی البختری سے منقول ہے کہ صفین کے روز عمار بن یاسر کہنے لگے مجھے کچھہ پلاؤ پس انکے پاس پانی ملا ہوا دودھ لایا گیا عمار کہنے لگے بتحقیق جناب سالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تیرا آخری شربت جو تو دنیا سے پیے گا دودھ ہوگا۔ پس عمار نے پی لیا۔ اور ابو عبد الرحمن ناقل ہین کہ اسوقت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا آج عاشق محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے گروہ سے ملاقات کرینگے اور جب وہ شہید ہونے کو تھے کہنے لگے مجھے میرے کپڑون ہی مین دفن کرنا تاکہ قیامت مین مین انہین کپڑون مین جھگڑونگا

تنبیہ ۔ قال ابن الاثیر وکان عمرہ یومئذ اربعا وتسعین سنۃ وقیل ثلاث وتسعون وقیل احدی وتسعون ۔ ابن الاثیر اسد الغابہ مین لکھتے ہین کہ ان کی عمر اس روز چورانوین برس کی تھی اور بعض کہتے ہین ترانوین برس کی تھی اور بعض کہتے ہین اکانوین برس کی تھی ❊

وقد اختلف فی قاتلہ فقیل قتلہ ابو الغادیۃ المزنی وقیل الجہنی طعنہ فسقط فلما وقع رکب علیہ آخر فاحتز رأسہ فاقبلا یختصمان کل واحد منہما یقول انا قتلتہ فقال عمرو بن العاص واللہ ان یختصمان الا فی النار ۔ واللہ لوددت انی مت قبل ہذا الیوم لعشرین سنۃ (اسد الغابہ) اور انکے قاتل مین اختلاف ہے کہتے ہین کہ ابو الغادیہ المزنی نے قتل کیا تھا اور بعض کہتے ہین کہ جہنی نے انکو نیزہ مارا تھا جسسے وہ گر گئے تو دوسرے ایک شخص نے انپر چڑھکر انکا سر کاٹ لیا پس وہ دونو جھگڑتے ہوئے آئے ہر ایک ان مین سے یہی دعوی کرتا تھا کہ مینے انکو قتل کیا ہے عمرو بن عاص کہنے لگا واللہ یہ دونون نہین جھگڑتے مگر دوزخ مین گرنیکے لیے واللہ مین اگر بیس برس اس سے پہلے مرجاتا اچھا سمجھتا تھا

(۱۳) عن عبد اللہ بن الحارث قال انی لسائر مع عبد اللہ بن عمرو بن العاص ومعاویۃ فقال عبد اللہ بن عمرو سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ یقول لعمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ قال عمرو یا معاویۃ اتسمع ما یقول ہذا فحدث بہ فقال نحن قتلناہ انما قتلہ من جاء بہ (اخرجہ احمد والنسائی) عبد اللہ بن الحارث کہتا ہے کہ مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص کے ساتھہ سفر مین تھا عبد اللہ نے کہا مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عمار کی نسبت فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اسکو باغیون کا گروہ قتل کریگا عمرو بن العاص نے معاویہ سے کہا سنتے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے معاویہ نے اسے اپنی طرف کھینچکر کہا ہمنے قتل کیا ہے اس نے قتل کیا ہے جو اسے اپنے ساتھہ لایا تھا ❊

۱۴) عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال لابيه حين قتل عمار وقد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما قال قال عمرو لمعاوية اتسمع ما يقول عبد الله فقال انما قتله من جاء به وتسمعه اهل الشام فقالوا انما قتله من جاء به فبلغت عليا فقال يكون النبي صلی الله علیه وسلم قاتل حمزة لانه جاء به (اخرجه الخوارزمي) عبد الله بن عمرو بن العاص اپنے باپ سے کہنے لگا جب کہ عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے جو کچھ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمانا تھا فرما دیا ہے عمرو بن العاص معاویہ سے کہنے لگا سنتے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے معاویہ کہنے لگا کیا ہم نے عمار کو مارا ہے اس شخص نے مارا جو اسکو اپنے ہمراہ لایا تھا۔ یہ بات شامیوں نے سنی وہ بھی یہی کہنے لگ گئے کہ عمار کو اس نے قتل کیا جو اسے اپنے ساتھ لایا تھا جبکہ جناب امیر نے یہ بات سنی فرمایا پس حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیرے کیونکہ حضرت ہی انکو لڑائی کے لیے لیگئے تھے *

۱۵) عن علقمة والاسود قال اتينا ابا ايوب الانصاری رضی الله عنه عند منصرفه عن صفين فقلنا يا ابا ايوب ان الله اكرمك بنزول محمد صلى الله عليه وسلم و بيتك وبمجيئ ناقته تفضلا من الله واكراما لك حتى اناخت على بابك دون الناس ثم جئت بسيفك على عاتقك تضرب اهل لا اله الا الله فقال يا هذا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرنا بقتال ثلاثة مع علي الناكثين والقاسطين والمارقين فاما الناكثون فقد قاتلناهم اهل الجمل والقاسطون فهذا منصرفنا من عندهم والمارقون فهم اهل الطرقات والنخيلات واهل النهروان والله ما ادري اين هم ولكن لابد من قتالهم ان شاء الله قال وكان في بيتي رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس في البيت غير رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلي جالس عن يمينه وانا عن يساره وانس قائم بين يديه اذ تحرك الباب فقال صلى الله عليه وسلم انظر يا انس من في الباب فخرج انس فقال هذا عمار بن ياسر فقال افتح لعمار الطيب المطيب ففتح انس ودخل عمار فسلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فرحب به رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال انه سيكون من بعدي فتنة في امتي حتى يختلف السيف فيما بينهم وحتى يقتل بعضهم بعضا فاذا رأيت يا عمار ذلك فعليك بهذا الاصلع وان سلك الناس كلهم واديا فاسلك وادي علي ان عليا لا يردك عن هدى ولا يدلك على ردى يا عمار طاعة علي طاعتي وطاعتي طاعة الله يا عمار من تقلد سيفا اعان به عليا على عدوه قلده الله تعالى يوم القيمة وشاحين من در ومن تقلد سيفا اعان به عدو علي قلده الله يوم القيامة وشاحين من نار (اخرجه احمد وابن عساكر وزاد الخوارزمي) يا عمار تقتلك الفئة الباغية وانت على الحق والحق معك علقمہ اور اسود کہتے ہیں جب ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ صفین سے لوٹے ہم انکے ملنے کو گئے ہم نے ان سے کہا اے ابو ایوب بیشک آپکے گھر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فروکش ہوئے

سے پروردگار نے آپ پر بڑا کرم کیا اور دو سرون کے گہر کے وانحضرت کی اونٹنی آپکے دروازہ پر بیٹھ گئی یہ خدا
کا خاص فضل تہا آپکے لیے۔ اب آپ کلمہ کہنے والون کو قتل کے لیے کندہے پر تلوار رکہکر آئے ہین۔ ابوایوب
کہنے لگے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بیعت جناب امیر ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ
جنگ کرنے کے لیے فرمایا تہا پس ناکثین اصحاب جمل ہین۔ اور قاسطین یہ ہماری واپسی انکے پاس ہوہے اور
مارقین اہل طرفا اور نخیل اور اہل نہروان ہین واللہ نہین معلوم کہ اسوقت وہ کہان ہین۔ لیکن انشاءاللہ انکے
ساتھ بھی جنگ کرنا ضروری ہے۔ پہر ابوایوب کہنے لگے کہ میرے گہر مین حضرت رونق افروز تہے اور علی داہنے
طرف بیٹھے ہوئے تہے اور مین بائین طرف تہا۔ انس سامنے کہڑے تہے ناگہان دروازہ ہلا حضرت نے فرمایا
اے انس دیکھ دروازہ پر کون ہے انس باہر گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ عمار بن یاسر ہین حضرت نے فرمایا عمار
پاک اور پاکیزہ کرنے والے کے لیے دروازہ کہولدے۔ عمار نے حاضر ہو کر حضرت سے سلام عرض کیا حضرت نے جواب
سلام اور مرحبا کہکر فرمایا اے عمار عنقریب میری امت مین فتنہ ہوگا یہانتک کہ لوگون مین تلوار چل جائے گی
اور ایک دوسرے کو قتل کریگا اے عمار جب تو لوگون کو دیکھے کہ اپنا اپنا راستہ چل رہے ہین تجھے لازم ہے
کہ اس اصلع یعنے جناب امیر کا ساتھ اختیار کرے۔ علی تجھے ہدایت سے نہین پہیریگا۔ اور برائی کی طرف
رہنمائی نہین کریگا۔ اے عمار علی کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت خدا کی اطاعت ہے اے
عمار اگر کوئی شمشیر اسلیے حمائل کرے کہ اس سے علی کی اعانت کرے تو قیامت کے روز اللہ تعالی اسے موتیون
کی حمائل پہنائیگا اور اگر کوئی اسلیے شمشیر حمائل کرے کہ اس سے علی کے دشمنون کی مدد کرے تو قیامت
کے روز اللہ تعالی آگ کی حمائل اسکی گردن مین ڈالیگا۔ خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث مین یہ الفاظ اور
زیادہ روایت کیے ہین کہ اے عمار تجھے باغیون کا گروہ قتل کریگا اور تو حق کے ساتھ اور حق تیرے ساتھ ہوگا

(۱۶) عن عبد اللہ بن حبیب قال اخبرنی ابی قال قال ابن عمر حین حضرہ الموت ما اجد فی نفسی من الدنیا
الا انی لم اقاتل الفئۃ الباغیۃ (اسد الغابہ) عبداللہ بن حبیب کہتا ہے کہ مجھسے میرے باپ نے بیان کیا ہے
کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا کہنے لگے مجھے دنیا کی کوئی حسرت باقی نہین مگر یہ کہ مین باغی
گروہ کے ساتھ نہین لڑا۔

(۱۷) عن الاسود بن مسعود بن حنظلۃ بن خویلد قال کنت عند معاویۃ فاتاہ رجلان یختصمان فی
راس عمار یقول کل واحد منہما انا قتلتہ فقال عبد اللہ بن عمرو لیطلب احدکما نفسا اصاحبہ فانی سمعت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لعمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ (اخرجہ النسائی) مسعود بن مسعود بن
حنظلہ بن خویلد ناقل ہے کہ مین معاویہ کے پاس موجود تہا کہ دو شخص عمار کے سر کے لیے جہگڑتے ہوئے آئے ہر ایک

ان مین یہی کہتا تہا کہ مینے انکو قتل کیا ہے عبداللہ بن عمرو کہنے لگا تم دونون مین ہر ایک کو خوش ہونا چاہیے دوسرے دوست کی ذلت ہو کیونکہ مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ عمار کو فرما رہے تہے کہ اے عمار تجہے باغیون کا گروہ قتل کریگا ؛

قال الامام ابو المعالی فی کتاب الارشاد حدیث تقتلک الفئة الباغیة هو من اثبت الاخبار امام ابو المعالی کتاب ارشاد مین لکہتے ہین کہ حدیث تقتلک الفئة الباغیہ نہایت ثابت شدہ احادیث مین سے ہے ؛

قال العلامة بن عبد البر فی الاستیعاب وتواترت الاخبار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال تقتل عمارا الفئة الباغیة وهذا اخبار بالغیب واعلام نبوة صلی اللہ علیہ وسلم وهو من اصح الاحادیث علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ استیعاب مین لکہتے ہین متواتر حدیثین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہوئی ہین کہ حضرت نے فرمایا ہے عمار کو باغیون کی گروہ قتل کریگا۔ اور یہ حضرت کی پیشگوئیون مین سے ایک پیشگوئی ہے اور نہایت صحیح احادیث مین سے ہے

(تنبیہ) بعض متاخرین نے جو باغی کی ایک طویل لاذیل تاویل کی ہے اسپر ہنسی آتی ہے صحابہ کرام کو ہرگز اسکا خیال تک بہی نہین تہا۔

ابن طلحة الشافعی رحمۃ اللہ علیہ مطالب السئول مین لکہتے ہین فان قیل معاویة کان من کتاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم وکان خال المؤمنین فکیف یحکم علیه وعلی من معه بکونهم بقتال علی بغاة فی فعلهم جائرین عن سنن الصواب بقصدهم قاصدین بما ارتکبوا من فعلهم الجبان فی زمرة الخارجین عن طاعة ربهم قلت لم احکم علیهم بصفة البغی ولوازمها وضعا وافتراء واختراعا بل حکمت بها نقلا واتباعا فانه روی الائمة الاعیان من المحدثین فی مسانیدهم الصحاح احادیث متعددة ترفع کل واحد منهم حدیثه بسنده الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعمار بن یاسر تقتلک الفئة الباغیة وهذه الاحادیث لاخلل فی اسنادها ولا اضطراب فی متونها فثبت بها ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصف الفئة القاتلة عمارا بکونها باغیة وصفة البغی لا ینفک عنها وهی لازمها۔ والبغی عبارة عن الظلم وقصد الفساد فکل من کان باغیا کان ظالما جائرا وکان قاسطا خارجا عن طاعة ربه فتکون الفئة القاتلة عمارا متصفة بهذه الصفات بخبر الصادق المصدوق (انتہی کلامہ)

خلاصہ کلام فاضل یہ ہے کہ اگر یہ بات کہی جاتی ہے کہ امیر معاویہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کاتب اور مسلمانون کے مامون تہے تم انپر اور انکے متبعین پر۔ علی علیہ السلام کے ساتہہ جنگ کرنے مین کسطرح سے بغاوت کا حکم لگاتے ہو کہ وہ اپنے فعل مین راہ صواب سے بہٹکے ہوئے اور قصد البغاوت کو مرتکب اور خدا کی اطاعت سے خارج ہونیوالون کے گروہ مین داخل ہونیوالے تہے۔ مین کہتا ہون کہ مینے انپر بغاوت کی وصف

اور اسکے لوازمات کا حکم بناوٹ اور جھوٹ اور اپنی طرف سے گھڑ کر نہین بلکہ مینے یہ حکم بوجہ نقل اور اتباع
کے کیا ہے جسکو محدثین مین سے مشہور ائمہ نے اپنی صحیح سندون مین متعدد محدثون کے درمیان سے روایت کیا
ہے اور ہر ایک ان مین سے اپنی حدیث کی سند کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتا ہے کہ عمار سے فرمایا تہا تجہے باغیون
کا گروہ قتل کرے گا۔ یہ ایسی حدیثین ہین کہ جنکی اسناد مین کسی قسم کا خلل واقع نہین ہے۔ اور ان احادیث کے متنون مین بہی
کسی قسم کا اضطراب نہین ہے پس ثابت ہوا کہ حضرت نے عمار رضی اللہ عنہ کے قاتلون کے گروہ کا وصف باغی ہونیکے ساتھ
قرار دیا ہے۔ اور بغی کا وصف اس گروہ سے علیحدہ نہین ہوسکتا۔ اس گروہ کے لیے یہ وصف لازم ہے۔ اور بغاوت
کے معنے ظلم اور کثرت فساد کے ہین پس جو شخص کہ باغی ہے وہ ظالم اور جابر اور عدل سے تجاوز کرنے والا ہے اور خدا
کی اطاعت سے خارج ہونیوالا ہے۔ پس عمار کے قتل کرنیوالون کا گروہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق ان
صفات کے ساتھ متصف ٹہرا +

بعض علما کا قول ہے کہ اہل صفین مین سے جو اشخاص کہ وصف صحابیت رکہتے تہے انکے ان افعال سے اغماض بہتر ہے
کیونکہ وہ لوگ اگرچہ باطل پر تہے لیکن اس فعل مین متاول تہے۔ یعنے انکو اپنے بطلان کا علم نہین تہا۔ ورنہ وہ ہرگز
ایسا ارتکاب نکرتے چنانچہ علامہ نووی علیہ الرحمۃ لکہتے ہین وکان علی علی الحق ومعاویۃ علی الباطل الا انہ کان متاولا
ای غیر عالما ببطلانہ فیما یفعل یعنے جناب امیر حق پر تہے اور امیر معاویہ باطل پر تہا مگر اپنے فعل مین تاویل کرنے والا
تہا یعنے اسکو اپنے بطلان کا علم نہین تہا۔

لیکن یہ بات ہرگز سمجہ مین نہین آتی کہ جب جناب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے اور امیر معاویہ کو معلوم ہوا کہ
انکی شہادت ہماری گروہ کے ہاتہون سے واقع ہوئی ہے۔ اور انکے قاتلون کی بانسبت حضرت نے فئہ باغیہ کا حکم لگایا
ہے جسکا کہ خود انکو بہی علم حاصل ہوگیا تہا۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ پہر کونسی ایسی تاویل تہی جو ان
کو اس جنگ پر مجبور کر رہی تہی +

اب اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ شاید انکو جناب عمار کی شہادت کی خبر نہ ملی ہو یا اسکے متعلق جسقدر کہ احادیث وارد
ہوئی ہین انسے انکو علم نہ حاصل ہوا ہو +

لیکن یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ چکا ہے انکو ان احادیث کا بخوبی علم تہا۔ امام احمد بن حنبل اور امام نسائی رحمہما
اللہ کی حدیثون سے واضح ہوتا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے انکو اس حدیث سے مطلع کر دیا تہا +

یہ امر بہی ظاہر ہے کہ جس فعل سے اغماض کیا جاتا ہے وہ ہرگز عمل خیر نہین ہوسکتا کہ جس کا عامل خدا سے اجر پاسکتا ہو
بعض علما اس محاربت اور مخالفت کو حرام جانتے رہے ہین شرح مواقف مین میر سید شریف علیہ الرحمۃ لکہتے ہین وقد ذہب
علیہ الجمہور من الامۃ ہو ان المخطی قتلۃ عثمان ومحاربوا علی لانہما اماما ن فیحرم القتل والمخالفۃ قطعا

الا ان بعضہم کالقاضی ابی بکر ذہب الی ان ہذہ التخطیۃ لا یبلغ حد الفسق ومنہم من ذہب الی التفسیق کا
وکثیر من اصحابنا یعنے جمہور است اس بات پر متفق ہین کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل اور جناب امیر علیہ السلام کے
ساتھ جنگ کرنیوالے خطاکار تھے۔ کیونکہ وہ دونون امام تھے۔ اور ان سے مخالفت کرنا اور لڑنا قطعی حرام تھا
مگر بعض شخص مثل قاضی ابو بکر رہ کی اس طرف گئے ہین کہ یہ خطا فسق کی حد تک نہین پہونچتا اور بعض جیسے کہ
شیعہ اور ہم اہل سنت وجماعت مین سے بہت سے آدمی اسکے فسق ہونیکے بہی قائل ہین ✤

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہین جناب امیر سے جنگ کرنیوالون نے آخر کار اپنی خطا سے رجوع کیا تہا ✤

بعض کہتے ہین کہ انکے خطا کی تاویل کرنا چاہیے ✤

بعض علما انکو اس اجتہاد مین معذور بلکہ عند اللہ ماجور سمجھتے رہے ہین ✤

پس ایسی صورت مین یہ کہنا کہ امیر معاویہ کے خطا فی الاجتہاد پر اجماع ہوچکا ہے اور انکے خطا کے منکر سے
قائل ہونیوالے کو خارق اجماع قرار دینا نفس الامر کے بالکل خلاف ہے۔ جو لوگ کہ خطا فی الاجتہاد کے قائل
ہوئے ہین انکی کثرت صرف اسوجہ سے نظر آتی ہے کہ انکو مذکورۃ الصدر اوہام مین سے کوئی نہ کوئی وہم لاحق
ہوا ہے جسکی وجہ سے انکو یہ مسلک اختیار کرنا پڑا ہے۔

دوسرے لوگون نے انکے اقوال کو اسوجہ سے رد نہین کیا کہ اول تو کوئی غرض دینی اس بحث کے متعلق نہین
تہی جس مین انکو کد کرنا ضروری معلوم ہوتا۔ دوم اس دو قدح مین بعض لوگون کے عیوب ظاہر کرنے پڑتے
تہے جنپر کہ صحابیت کے لفظ کا اطلاق ہوتا تہا اسلیے ان لوگون نے خاموش رہنے کو بحث کرنے پر اختیار
کیا۔ انکے بعد انکے اخلاف بغیر اسکے کہ اپنے اسلاف کے مرکوز خاطر کو سمجہتے اسی لکیر کو پیٹتے رہے۔
اسکے سوا ہم لوگون کی کتب بینی اس قدر وسیع نہین اور نہ متقدمین کی کل کتابین ہمکو دستیاب ہو سکتے
ہین کہ طبقہ اولی کے علما سے متاخرین تک کے اقوال اس بحث کے متعلق ہماری نگاہون سے گذرے ہون
پس کس طرح سے بالجزم یہ کہا جاسکتا ہے کہ کثرت آرا امیر معاویہ کے خطا فی الاجتہاد کیطرف ہے ✤
معہذا اگر تلاش کیا جاے تو اکثر ایسے محدثین بہی نکلینگے جنکی راے خطا فی الاجتہاد ہی کی طرف رجحان
رکہتی ہے۔ چنانچہ حافظ محمد بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی کتاب روضۃ الندیہ شرح التحفۃ العلویہ مین
لکہتے مین سہ قال النواصب قد اخطأ معاویۃ　　فی الاجتہاد واخطأ فیہ صاحبہ　　والعفو فی ذالک
مرجو لفاعلہ　　وفی اعالی جنان الخلد راکبہ　　قلنا کذبتم فلم قال النبی لنا　　فی النار قاتل
عمار وسالبہ　　واما دعوی الاجتہاد لمعاویۃ فی قتالہ الا کدعوی ابن حزم ان ابن ملجم اشقی الاخرین
مجتہد فی قتلہ لعلی کما حکاہ عنہ الحافظ ابن حجر فی تلخیصہ واذا کان من ارتکب ہواہ ونفق

بالملا یروجہ بہما یراہ اجتہاد المریق فی الدنیا مبطل ادلا بات احل منکرا لا وقد اھب لہ عذرا
ناصبی گروہ کے لوگ کہتے ہین کہ امیر معاویہ انکو دوست ہے خطائی الاجتہاد سرزد ہوا ہے جسکو فاعل کے لیے خدا کا عفو کی امید کیجا سکتی ہے اور وہ جنت خلد
کے درجات عالی مین ہوگا ہم کہتے ہین تم لوگ جھوٹ بکتے ہو اگر تمہارا قول سچ ہے تو پہر حضرت نے یہ کیون فرمایا تہا کہ عمار کا قاتل اور اسکی سلب لینے والا جہنم مین ہوگا امیر معاویہ کے لیے انکی جنگ کے بارے مین اجتہاد کا دعوی کرنا ایسا ہے جیسے کہ ابن حزم باوجود اسقدر علم و فضل
کے ابن ملجم اشقی الآخرین کو جناب امیر کے قتل مین مجتہد قرار دیتا ہے چنانچہ ابن حجر نے تلخیص مین ابن حزم سے اسبات کو نقل کیا ہے جبکہ کوئی شخص اپنے
ہوا و ہوس کے گھوڑے پر سوار ہوکر ہذیان بکنا شروع کرے تو جسکو چاہے اجتہاد کہدے ایسی ایسی تاویلات سے دنیا مین
کوئی امر باطل نہین رہیگا جسکے لیے عذر نہ گہڑ لیا جائے ۔

قال عمر بن مظفر الوردی فی تتمۃ المختصر فی اخبار البشر فیہا ای فی سنہ سبع وسبعین ومائۃ توفی
بالکوفۃ ابو عبد اللہ شریک بن عبد اللہ بن ابی شریک تولی القضا ایام المہدی ثم عزلہ الہادی وکان
عالما عادلا کثیر الصواب حاضر الجواب ذکر عندہ معاویۃ بالحلم فقال لیس بحلیم من سفہ الحق وقاتل
علیا عمرو بن مظفر الوردی کتاب تتمۃ المختصر فی اخبار البشر مین لکھتا ہے کہ قاضی شریک کا سنہ مین انتقال ہوا ہے وہ مہدی بادشاہ کی خلافت
کے زمانہ مین قاضی بغداد تہے نہایت ہی عالم منصف کثیر الصواب حاضر الجواب تہے کسی شخص نے انکے پاس ذکر کیا کہ امیر معاویہ بڑے ہی
حلیم تہے وہ کہنے لگے جو شخص کہ حق سے نادان بنجائے اور حضرت علیہ السلام سے جنگ کرے وہ ہرگز حلیم نہین
ہوسکتا ۔

امیر معاویہ کو ہم بہی صحابی اور خال مومنین جانتے ہین ۔ خدا ان پر رحم کرے مانکے بعض افعال سے دل لرزتا ہے
لیکن بلحاظ شریعت کچہ نہین کہا جاسکتا ۔ صرف اتنا ہی کہتے ہین کہ انسے خطائے منکر سرزد ہوئی ہے ۔
اس بحث کے سوا ان سے بعض امور ایسے سرزد ہوئے ہین کہ جنکے بیان کرنے سے دل کانپ اٹھتا ہے مثلا
جناب امام حسن علیہ السلام جگر گوشہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زہر دلوانا جسکی نسبت علامہ ابن عبد البر نے
استیعاب مین اور مسعودی نے مروج الذہب مین لکھا ہے قال قتادۃ سم الحسن بن علی سمتہ امرأتہ الجعدۃ
بنت الاشعث وقالت طائفۃ کان ذلک بتدسیس معاویۃ یعنے قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ حسن بن علی
علیہ وعلی جدہ السلام کو انکی زوجہ جعدہ بنت الاشعث نے زہر دیا اور ایک جماعت کا قول ہے کہ یہ زہر دینا معاویہ
کی لاگ سے تہا ۔

علی ہذا حجر بن عدی جیسے مستجاب الدعوات صحابی کو جنکی نسبت علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکھتے ہین
قال احمد قلت لیحیی بن سلیمان ابلغک ان حجرا کان مستجاب الدعوۃ قال نعم وکان من افاضل اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے احمد کہتے ہین کہ مینے یحیے سے پوچہا کیا تمہین معلوم ہے کہ حجر مستجاب الدعوۃ

تھے وہ کہنے لگے ہان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضل اصحاب مین سے تھے یکناہ بہوک سے اور پیاس سے مروانا چنانچہ علامہ جریر طبری اپنی تاریخ مین لکھتے ہین عن ابی سعید المقبری ان معاویۃ حین حج قدم علی عائشۃ فاستاذن علیہا فاذنت لہ فلما قعد قالت لہ یا معاویۃ امنخشیت اللہ فی قتل حجر ابن عدی واصحابہ یعنے سعید بن مقبری سے روایت ہے کہ معاویہ نے جبکہ حج کیا جناب ام المومنین عائشۃ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت مین گیا اور ان سے اذن طلب کیا جناب ام المومنین نے اذن عطا فرمایا جب وہ بیٹھ گیا فرمانے لگین اے معاویہ تجھے حجر بن عدی اور اسکے دوستون کے قتل کرنے مین خدا کا خوف نہ آیا ✤

انکے سوا انکے بعض محدثات ایسے ہین کہ جنکے سننے سے دل سخت بیقرار ہوتا ہے چنانچہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر کو توڑنا جسکی نسبت علامہ جریر طبری اپنی تاریخ مین لکھتے ہین عن سعید بن دینار قال قال معاویۃ انی رایت منبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وعصاہ لا یترکان بالمدینۃ وھم قتلۃ عثمان واعداؤہ فلما قدم طلب العصا وھی عند سعد القرظ فجاء ابوھریرۃ وجابر بن عبد اللہ فقالا ننذکرک اللہ عزوجل ان تفعل ھذا فان ھذا لا یصلح تخرج منبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من موضعہ وتخرج عصاہ الی الشام فانقل المسجد فاقصر وزاد فیہ ست درجات فھو الیوم ثمانی درجات فاعتذر للناس مما صنع یعنے سعید بن دینار ناقل ہے کہ امیر معاویہ نے کہا مین مناسب سمجھتا ہون کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور عصا کو مدینہ مین نہین رکھنا چاہیے کیونکہ یہ لوگ عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل اور دشمن ہین جب عصا کو کہ سعد بن قرظ رضی اللہ عنہ کے گھر مین تھا منگوایا ابوہریرہ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہنے لگے ہم تجھے خدا کی قسم دیتے ہین کہ اس امر کو مت کر۔ کیونکہ جس مقام پر حضرت ؐ نے اپنے منبر مبارک کو نصب فرمایا ہے اس مقام سے ہٹانا اور آپکے عصا مبارک کا شام مین لیجانا اچھا نہین ہے۔ لیکن معاویہ نے منبر کو توڑکر اسکے چھ درجے اور بڑہا دیے اب وہ آجکل آٹھ سیڑہیو نکا ہے۔ پھر لوگون کے پاس اپنے اس ارتکاب کا عذر پیش کیا ✤

اسی طرح سے لوگون کا خصی کرانا بھی انہین کے محدثات مین سے ہے۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین وفی الاوائل للعسکری قال معاویۃ اول من اتخذ الخصیان لخاص خدمتہ یعنی عسکری کتاب الاوائل مین لکھتے ہین کہ پہلے اسلام مین جس نے کہ آلت کٹی خصی خواجہ سرا اپنی خدمت خاص کے لیے مقرر کیے وہ امیر معاویہ ہین ✤

علی ہذا برخلاف سیرت شیخین رضی اللہ تعالے عنہما کسرے وقیصر کی سنت پر برخلاف عہدنامہ جناب امام حسن

علیہ السلام اپنے ناخلف یزید پلید کو ولی عہد بنانا اور اسکے لیے بیعت لینا بھی انہین کے محدثات سے ہے ❊

اخرجہ البخاری والنسائی وابن ابی حاتم فی تفسیرہ واللفظ لہ من طریق ان مروان خطب بالمدینۃ وھو علی الحجاز من قبل معاویۃ فقال ان امیر المؤمنین قد رای ان یستخلف علیکم ولدہ یزید سنۃ ابی بکر وعمر فقام عبد الرحمن بن ابی بکر فقال سنۃ کسری وقیصر ان ابابکر وعمر لم یجعل فی اولادھما ولا فی احد من اھل بیتھما امام بخاری اور نسائی اور ابن ابی حاتم اپنی تفسیر مین روایت کرتے ہین اور لفظ انہی کے طریق کے مروی ہین کہ مروان نے مدینہ مین خطبہ پڑہا وہ اسوقت معاویہ کی طرف سے حجاز کا عامل تہا کہنے لگا امیر معاویہ نے مناسب سمجہا ہے کہ اپنے بیٹے یزید کو اپنے بعد تمہارا خلیفہ بنائے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی سنت پر عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا نہین بلکہ قیصر و کسریٰ کی سنت پر کیونکہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے خلیفہ اپنی اولاد یا اہل بیت مین سے نہین بنایا اگرچہ کوئی کیسا ہی فہمیدہ ہو گو یزید کتنا ہی برا کیون نہ ہو ۔ لیکن امیر معاویہ کا یزید کو اپنے بعد مین خلیفہ بنانا حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی سیرت کے موافق تہا کیونکہ انہون نے بہی اپنے بعد خلیفہ بنایا تہا

البتہ استخلاف فی نفسہ برا نہین مگر معاویہ حسب عہدنامہ یزید کو اپنے بعد مین خلیفہ بنانیکے مجاز نہین تہے کیونکہ عہدنامہ مین ایک شرط یہ بہی تہی کہ امیر معاویہ کے بعد خلافت پہر خاندان نبوت کی طرف عود کرے گی چنانچہ علامہ ابن حجر فتح الباری شرح صحیح بخاری مین لکہتے ہین وذکر محمد بن قدامۃ فی کتاب الخوارج بسند قوی الی ابی بصرہ انہ سمع الحسن بن علی یقول فی خطبتہ عند معاویۃ انی اشترطت علی معاویۃ لنفسی الخلافۃ واخرج ابن ابی خثیمۃ من طریق عبد اللہ بن شوذب قال لما قتل علی سار الحسن بن علی فی اھل العراق ومعاویۃ فی اھل الشام فالتقوا فکرہ الحسن القتال وبایع معاویۃ علی ان یجعل العھد للحسن من بعدہ محمد بن قدامہ کتاب الخوارج مین سند قوی کے ساتہ ابی بصرہ سے روایت کرتے ہین کہ انہون نے جناب امام حسن علیہ السلام کو امیر معاویہ کے پاس خطبہ مین فرماتے ہوئے سنا تہا کہ ہمنے معاویہ سے اپنی خلافت کے لیے شرط لے لی ہے ۔ اور ابن ابی خیثمہ عبد اللہ بن شوذب کے طریق سے ناقل ہین کہ جب جناب امیر علیہ السلام شہید ہو گئے ۔ امام حسن علیہ السلام عراق کے لشکر کے ساتہ اور امیر معاویہ شامیون کے ساتہ روانہ ہوئے اور جب دونون لشکر باہم اکٹہے ہوئے جناب امام حسن علیہ السلام نے جنگ کرنا مناسب نہ سمجہا معاویہ سے اپنی خلافت کے لیے عہد لیکر بیعت کر لی ❊

معلوم ہوتا ہے کہ امیر معاویہ نے اسی عہد کے خوف کی وجہ سے جناب امام حسن علیہ السلام کو زہر دلوایا تہا کہ اگر امام حسن علیہ السلام میرے بعد زندہ رہے تو حسب عہدنامہ خلیفہ بنجائین گے اور میرا بیٹا یزید خلافت سے محروم رہجائیگا نماز عید کے پہلے خطبہ برخلاف سنت نبوی پڑہنا بہی انہین کے محدثات سے ہے قال الزھری اول من

احدث الخطبة قبل الصلوٰة فی العید معاویۃ یعنے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے استاد زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ امیر معاویہ نے نماز عید سے پہلے خطبہ پڑہنا نکالا ہے ✦
علامہ ابن عبد البر نے استیعاب مین لکھتے ہین قالوا انہ اول من جعل ابنہ ولی عہد خلیفۃ بعدہ فی صحتہ وقال الزبیر ہو من اتخذ دیوان الخاتم وامر بھدایا النیروز والمھرجان واول من قتل صبرا وحملا واول من اتخذ الخصیان فی الاسلام واول من بلغ درجات المنبر خمسۃ عشر مرقاۃ خلاصہ تقریر علامہ یہ ہے کہ امیر معاویہ وہ شخص ہین جنہون نے سب سے اول اپنے بیٹے کو ولیعہد خلیفہ اپنے پیچھے مقرر کیا۔ اپنی صحت مین۔ اور زبیر کہتے مین کہ اول دفتر پر مہر لگانا بھی انہی کی ایجاد ہے۔ اور سب سے اول اسلام مین نوروز اور مہرگان اعیاد مجوس کے لیے تحائف لینا اور دینا بھی انہی سے ہوا ہے۔ اور امیر معاویہ ہی نے سب سے پہلے آدمی کو بھوکا پیاسا رکھکر مارا ہے۔ اور امیر معاویہ ہی وہ شخص ہین جنہون نے سب سے پہلے اسلام مین لوگون کو اپنی خدمت کے لیے خصی کرایا ہے۔ اور انہون نے ہی منبر کی پندرہ سیڑہیان زیادہ بڑہائی ہین
اب ہم پوچھتے ہین کیا یہ سب امور محدثات جو انکی اولیات کے نام سے مشہور و معروف ہین خطاء فی الاجتہاد تہے اور اگر خطا فی الاجتہاد تہی تو کل محدث ضلالۃ و شر الامور محدثاتہا پہر کون سے امور ہو سکتے ہین ✦

جناب امیر علیہ السلام کا خوارج سے جنگ کرنا

(۱) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انک مبتلی بالخوارج وانت اول من یقاتلھم فلا تتبعن مدبرا ولا تجھزن علی جریح (اخرجہ البغوی والدیلمی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تو خوارج سے آزمایا جائیگا۔ اور تو سب سے اول ان سے لڑیگا۔ پس بہاگتے کا پیچہا نہ کریو اور زخمی کو نہ ماریو ✦
(۲) عن ابی سعید الخدری قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم یقسم قسما اتاہ ذو الخویصرہ فقال یا رسول اللہ اعدل قال ویحک ومن یعدل اذا لم اعدل فقال عمر یا رسول اللہ ائذن لی حتی اضرب عنقہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعہ فان لہ اصحابا یحقر احدکم صلوتہ مع صلوتہم وصیامہ مع صیامہم یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ حتی ان احدکم ینظر الی نصلہ فلا یجد شیئا ثم ینظر الی رصافہ فلا یجد شیئا ثم ینظر الی نضیہ فلا یجد فیہ شیئا ثم ینظر الی قذذہ فلا یجد شیئا قد سبق الفرث والدم یخرجون

علی خیر فرقة من الناس آیتهم رجل مخدج احدی یدیه مثل ثدی المرأة او کالبضعة تدردر قال
ابوسعید اشهد انی سمعت هذا من رسول الله صلی الله علیه وسلم واشهد انی کنت مع علی بن ابی طالب حین
قاتلهم فارسل الی القتلی فاتی به علی نعت الذی نعت به رسول الله صلی الله علیه وسلم ولهذا الحدیث
طرق کثیرة اخرجه الشیخان وغیرهما ابوداؤد الطیالسی والنسائی واحمد وابویعلی والحاکم و
الخطیب وقد رواه غیر ابی سعید جماعة من الصحابة مثل علی وعمر وعبدالله بن عمرو وعبدالله بن مسعود
وعبدالله بن عباس وعبدالله بن الخباب بن الارت وعقبة بن عامر وسعد وعمار بن یاسر رضی
الله عنهم فالروایة الاولی اخرجه احمد والبخاری والمسلم والنسائی وابن جریر والثانیة اخرجه
ابونصر السجزی صاحب الابانة والخطیب وابن عساکر والثالثة اخرجه احمد والطبرانی والرابعة اخرجه
الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول والخامسة اخرجه ابوداؤد الطیالسی والسادسة اخرجه احمد
والطبرانی والحاکم وابونعیم فی الحلیة والسابعة اخرجه الطبرانی والثامنة اخرجه احمد وابن جریر
والطبرانی والتاسعة اخرجه البخاری والعاشرة والحادیة عشر اخرجهما الطبرانی والثانیة عشر
اخرجه ابن ابی شیبة واحمد والنسائی والطبرانی والحاکم والثالثة عشر اخرجه ابن جریر والرابعة
عشر اخرجه الحکیم فی نوادر الاصول والطبرانی فی الکبیر والخامسة عشر اعنی روایة سعد و
عمار معا اخرجه الطبرانی (ترل الابرار) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ ایک دن ہم جناب
رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت غنیمت کا مال تقسیم کر رہے تھے۔ ذو
الخویصرہ آکر کہنے لگا یا رسول اللہ عدل کیجیے۔ آپنے ارشاد فرمایا تجھ پہ بلا کی ہو اگر مین عدل نہین کرونگا تو پھر
کون کریگا۔ عمر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ مجھے اسکی گردن مارنے کی اجازت ہو۔ فرمایا چھوڑ دو
اسکے ساتھی ایسے ہین تمہاری نماز تمکو انکی نماز کے مقابل اور تمہارے روزے انکے روزون کے مقابل حقیر معلوم
ہونگے وہ قرآن پڑہین گے لیکن انکے گلے سے نیچے نہین اترے گا۔ وہ دین سے ایسے بھاگین گے جس
طرح سے کہ تیر کمان سے بھاگتا ہے۔ یہانتک کہ دیکھے تم مین کوئی اپنے پیکان کی طرف۔ پس کوئی چیز
اس مین نہین پائیگا۔ پس نگاہ کریگا اسکے سوفار کی طرف پس نہین پائیگا اس مین کوئی شے پھر
نگاہ کریگا اسکے پرون کیطرف پس نہ پائیگا اسمین کوئی چیز۔ گندا ہے وہ تیر سرگین اور خون مین۔ وہ ایک
بہترین گروہ پر خروج کرینگے انکی نشانی یہ ہے کہ ان مین ایک مخدج یعنے ناقص الخلقت سیاہ چشم آدمی ہوگا
ایک دودہ اسکا عورت کے پستان یا مثل گوشت کے ٹکڑے کی حرکت کرتا ہوا ہوگا۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ مین اس امر کی گواہی دیتا ہون کہ مین نے یہ بات جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے

سنی ہے اور اسکی بہی گواہی دیتا ہون کہ مین علی بن ابیطالب کے ساتہہ تہا جب کہ وہ اس گروہ کے ساتہہ جنگ کر رہے تہے جناب امیر نے لوگون کو مقتولون کیطرف بہیجا اور وہ لوگ مخدج کو اٹہا لائے۔ جو نشانیان کہ حضرت نے بیان فرمائی تہین وہ سب اسمین موجود تہین ✤ اس حدیث کو شیخین اور شیخین کے سوا ابوداؤد طیالسی اور امام احمد بن حنبل۔ اور ابو یعلی اور ابن حبان اور حاکم اور خطیب رحمہم اللہ نے تہوڑے سے اختلاف کے ساتہہ روایت کیا ہے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سوا اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت مثل جناب علی و عمر اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس اور سعد بن الخباب بن الارت اور عبداللہ بن مسعود اور عقبہ بن عامر اور سعد اور عمار بن یاسر نے بہی روایت کیا ہے ✤

پس ان روایات مین سے پہلی روایت وہ ہے کہ جسکو امام احمد بن حنبل اور امام بخاری اور مسلم اور نسائی اور ابن جریر طبری نے روایت کیا ہے ✤

دوسری روایت وہ ہے جسکو ابونصر سنجری مصنف کتاب ابانہ اور خطیب بغداد اور ابن عساکر نے بیان کیا ہے ✤

اور تیسری وہ ہے جسے امام احمد اور طبرانی نے ذکر کیا ہے

اور چوتہی روایت کو حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین لکہا ہے ✤

اور پانچوین کو ابوداؤد الطیالسی نے درج کیا ہے

اور چہٹی کو امام احمد اور طبرانی اور حاکم اور ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء مین مذکور کیا ہے ✤

اور ساتوین کو طبرانی نے لکہا ہے۔

اور اٹہوین کو امام احمد اور ابن جریر نے بیان کیا ہے

اور نوین کو امام بخاری نے لکہا ہے

اور دسوین اور گیارہوین } کو طبرانی نے روایت کیا ہے

بارہوین کو ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور نسائی اور طبرانی اور حاکم نے مستدرک مین ذکر کیا ہے

تیرہوین کو ابن جریر نے تاریخ الرسل والملوک مین درج کیا ہے

چودہوین کو حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین۔ اور طبرانی نے معجم کبیر مین مذکور کیا ہے

پندرہوین۔ یعنے شداد بن یاسر کی روایت کو طبرانی نے بیان کیا ہے۔

(۳) عن عاصم بن کلیب عن ابیہ قال کنت عند علی جالسا اذ دخل رجل علیہ ثیاب السفر و علی یکلم الناس و یکلمونہ فقال یا امیر المؤمنین اتاذن لی ان اتکلم فلم یلتفت الیہ و شغلہ ما ہو فیہ مجلس الی رجل فسألہ ما خبرک فقال کنت معتمرا فلقیت ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فقالت ہؤلاء القوم الذین خرجوا فی ارضکم ما یسمون حروریۃ قلت خرجوا الی موضع یسمی حروراء فسمی بذلک فقالت طوبی لمن شہد منکم یعنی ہلکتہم لو شاء ابن ابی طالب لاخبرکم خبرہم فجئت

اسالہ عن خبرہم فلما فرغ علی قال این المستاذن فقص علیہ کما قص علینا۔ قال علی انی دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس عندہ غیر عائشۃ ام المؤمنین فقال لی کیف انت یا علی وقوم کذا وکذا قلت اللہ ورسولہ اعلم ثم اشار بیدہ وقال قوم یخرجون من المشرق یقرءون القرآن لا یجاوز تراقیہم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ فیہم رجل مخدج کان یدہ ثدی ثم قال انشدکم باللہ اخبرتکم بہ قالوا نعم قال انشدکم باللہ اخبرتکم انہ فیہم قالوا نعم قال فاتیتمونی واخبرتمونی انہ لیس فیہم فحلفت لکم باللہ انہ فیہم فاتیتمونی بہ فوجدتموہ کما نعت لکم قالوا نعم قال صدق اللہ ورسولہ (اخرجہ النسائی) عاصم بن کلیب اپنے والد سے ناقل ہیں کہ مین جناب امیر علیہ السلام کے پاس بیٹہا ہوا تہا ناگہان ایک شخص آیا سفر کے کپڑے پہنے ہوئے تہا امیر علیہ السلام لوگون سے باتین کر رہے تہے اس شخص نے عرض کیا یا امیر المومنین مجہے کچہ پوچہنے کا اذن عطا ہو۔ جناب اسکی طرف ملتفت نہ ہوئے اور باتون مین مشغول رہے۔ وہ شخص ایک آدمی کے پاس بیٹہہ گیا۔ اس نے اس شخص سے پوچہا کیا بات ہے کہنے لگا مین بحالت عمرہ جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت مین گیا۔ مجہسے فرمانے لگین یہ قوم کہ جس نے تمہاری ملک مین خروج کیا ہے۔ حروریہ کے نام سے کیون پکاری جاتی ہے۔ مینے عرض کیا جو نکہ ان لوگون نے حرورے کے موضع سے خروج کیا ہے اسلیے حروریہ کہلائے جاتے ہین۔ ام المومنین نے فرمایا مبارک ہو اس شخص کے لیے جو تم مین سے انکے قتل کرنے مین شریک ہو۔ اگر ابن ابیطالب کی منشا ہو تو مین تمکو انکے حال سے خبردار کرون۔ مین اسلیے آیا ہون کہ جناب امیر سے انکی نسبت پوچہون۔ جناب امیر علیہ السلام لوگون سے باتین کر چکے فرمایا وہ طالب اذن کہان ہے۔ اس شخص نے وہی قصہ جو ہم سے بیان کیا تہا جناب امیر سے عرض کیا۔ آپ فرمانے لگے ایک دفعہ مین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا حضرتؐ کے پاس اسوقت ام المومنین عائشہ صدیقہ کے سوا اور کوئی نہ تہا حضرتؐ نے مجہسے ارشاد کیا۔ یا علی تم کیا کروگے جبکہ قوم کا حال ایسا ویسا ہو جائیگا مینے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول مجہسے زیادہ واقف ہے۔ پہر ہاتہہ کا اشارہ کرکے ارشاد کیا مشرق کی طرف سے ایک گروہ خروج کریگا۔ اس جماعت کے لوگ قرآن پڑہتے ہونگے لیکن قرآن انکے حلق سے نیچے نہین اتریگا دین سے وہ اس طرح پر بہاگین گے جس طرح سے کہ تیر کمان سے بہاگتا ہے۔ ان مین ایک ناقص الخلقت آدمی ہوگا۔ اسکا ایک ہاتہہ پستان کی مانند ہوگا پہر جناب امیر نے لوگون سے ارشاد فرمایا مین تمہین خدا کی قسم دیکر پوچہتا ہون کہ مینے تمکو یہ خبر سنائی تہی؟ سب نے عرض کیا ہان آپنے فرمایا تہا۔ پہر ارشاد کیا کہ مین تم کو قسم دیتا ہون کہ مینے تمکو یہ بتا دیا تہا۔ کہ وہ انہین لوگون مین ہے۔ حاضرین نے کہا فی الحقیقت جناب نے ہمسے اسکا ہونا انہین لوگون مین بیان کیا تہا پہر تمنے جستجو کر بیان کیا کہ وہ تو انمین نہین ہے اور مینے قسم کہا کر کہا کہ واللہ وہ انہین مین ہے پہر تم اسکو میرے پاس لے آئے اور تمنے اسکو ویسا ہی پایا جیسے کہ مینے تم سے بیان کیا تہا سب نے عرض کیا بیشک ہے پہر جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اللہ اور اسکے

کا رسول سچا ہے ۔

(۴) عن عبیدة السلمانی قال ذکر علی الخوارج فقال فیھم رجل مخدج الید او مودن الید لولا ان تبطروا لاخبرتکم بما وعد اللہ تعالی علی لسان نبیہ صلے اللہ علیہ وسلم لمن قتلھم قال فقلت لعلی اسمعتہ من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ای ورب الکعبة ای ورب الکعبة ای ورب الکعبة (اخرجہ المسلم)

عبیدہ سلمانی سے منقول ہے کہ جناب امیر نے خوارج کا تذکرہ کیا اور فرمایا انہین ایک ناقص ہاتھ والا آدمی ہے اگر تم حیرت مین نہ آجاؤ یا غرہ نہ ہوجاؤ تو مین تمہین خبر دون اس وعدہ سو کہ خدا تعالی نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی اس گروہ کے قاتل کی نسبت فرمایا ہے ۔ عبیدہ کہتے ہین کہ مینے جناب امیر سے عرض کیا آیا جناب آنحضرت سو سنا ہے تین دفعہ رب کعبہ کی قسم کھا کر فرمایا خود مینے سنا ہے ۔

(۵) عن عبید اللہ بن ابی رافع مولی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان الحروریة لما خرجت علی علی بن ابی طالب علیہ السلام فقالوا لاحکم الا للہ قال علی کلمة حق ارید بھا الباطل ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وصف اناسا لاعرف صفتھم فی ھولاء الذین یقولون الحق بالسنتھم لایجوز ھذا واشار الی حلقہ من ابغض خلق اللہ الیہ منھم رجل اسود احدی یدیہ کلاین الشاة او حلمة ثدی فلما قاتلھم قال انظروا فنظروا فلم یجدوا شیئا قال ارجعوا واللہ ما کذبت ولا کذبت مرتین او ثلثا ۔ ثم وجدوہ فی خربة فاتوا بہ حتے وضعوہ بین یدیہ قال عبید اللہ انا حاضر ذلک من امرھم وقول علی فیھم (اخرجہ النسائی وابو حاتم) جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ابو رافع رضی اللہ عنہ کا بیٹا عبید اللہ ناقل ہے کہ جب حروریئے جناب امیر علیہ السلام پر خروج کیا اور کہتے تھے کہ سوا خدا کے کسی کا حکم ماننے کے لائق نہین ہے جناب امیر نے فرمایا سچی بات سے باطل مراد لے رہے ہین بہ تحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چند لوگون کے اوصاف بیان فرمائے تھے ۔ مین انکی وصف اس گروہ مین پاتا ہون ۔ حق انکی زبان پر ہے ۔ اور جناب امیر نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ۔ مگر انکے اس سے نیچے نہین اترتا مبغوض ترین خلق اللہ سے انہین ایک کالی صورت کا آدمی ہے اسکا ایک پستان بکری کے پستان کے مشابہ ہے یا سر پستان کو مثل ہے جب جناب امیر انکی لڑائی سے فارغ ہوئے ارشاد فرمایا ۔ کہ اس آدمی کو تلاش کرو ۔ لوگون نے تلاش کی مگر اسکا پتہ نہ ملا ۔ جناب امیر فرمانے لگے واللہ مجھ سے جھوٹ نہین کہا گیا اور نہ مینے جھوٹ کہا ہے دو دفعہ یا تین دفعہ یہی فرمایا اور کہا پھر جاکر تلاش کرو ۔ لوگون نے اسے ایک گڑھے مین سے نکالا ۔ اور جناب امیر کے سامنے لے آئے عبید اللہ کہتا ہے کہ مین جناب امیر کے فرمانے اور لوگون کو اس شخص کے اٹھالانے تک وہین حاضر تھا ۔

(۶) عن سوید بن غفلة قال قال علی اذا حدثتکم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا فواللہ لان اخر من السماء احب الی من ان اکذب علیہ وفی روایة من ان اقول علیہ ما لم یقل واذا حدثتکم فیما بینی وبینکم فان الحرب خدعة وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سیخرج قوم فی اخر الزمان حداث الاسنان سفهاء الاحلام یقولون من خیر البریة یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرهم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة فاینما لقیتموهم فاقتلوهم فان فی قتلهم اجرا لمن قتلهم عند اللہ یوم القیمة (اخرجه البخاری والنسائی) سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ جناب امیر فرماتے تھے کہ جب مین تم سے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرون تو واللہ آسمان پر سے زمین پر گرنا میرے نزدیک حضرت پہ جھوٹ بولنے سے بہتر ہے۔ اور ایک روایت مین ہے۔ کہ مین وہ بات کہون جو آپنے نہین ارشاد کی ہے اور اگر مین تم سے وہ بات بیان کرون جو میرے اور تمہارے درمیان مین ہے پس لڑائی مکر کا نام ہے۔ بتحقیق مینے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عنقریب اس آخر زمانہ مین ایک قوم نوجوان بے وقوفون کی پیدا ہوگی خیر الوری صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثین بیان کرینگے اور قرآن پڑہین گے مگر قرآن انکے حلق سے نیچے نہین اتریگا۔ دین سے وہ ایسے بہاگین گے جیسے کہ تیر کمان سے بہاگتا ہے تم جہان کہین کہ انکو پاو قتل کر ڈالو انکے مارنیوالے کو قیامت کے روز خدا کے پاس سے اجر ملیگا ❖

(۷) عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سیکون فی امتی اختلاف وفرقة قوم یحسنون القتل ویسیئون الفعل یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیهم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة هم شر الخلق طوبی لمن قتلهم یدعون الی کتاب اللہ ولیسوا منه فی شیء من قاتلهم کان اولی باللہ منهم (اخرجه ابو داود) انس بن مالک روایت کرتے ہین کہ بتحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عنقریب میری امت مین اختلاف اور جدائی واقع ہوگی ایک قوم قتل کو اچہا سمجہے گی اور برا کریگی اور قرآن پڑہے گی اور قرآن اسکے حلق سے نیچے نہین اتریگا۔ وہ دین سے ایسی بہاگے گی جس طرح سے کہ تیر کمان سے بہاگتا ہے اس قوم کے لوگ بدترین خلائق ہونگے مبارک ہے وہ شخص جو انکو قتل کرے وہ خدا کی کتاب کیطرف پکارینگے لیکن ہمین سے کسی بات پر نہ ہونگے جو انسے جنگ کریگا وہ اللہ کے نزدیک ان سے بہتر ہوگا ❖

(۸) عن طارق بن زیاد قال خرجنا مع علی الی الخوارج فقتلهم ثم قال انظروا فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انه سیخرج قوم یتکلمون بالحق لا یجاوز حلوقهم یخرجون من الحق کما یخرج السهم من الرمیة سیماهم ان فیهم رجلا مخدج الید فی یده شعرات ان کان هو فیهم فقد قتلتم شر الناس وان لم یکن هو فقد قتلتم خیر الناس فبکینا قال اطلبوا فطلبنا فوجدنا المخدج فخررنا سجودا وخر علی معنا ساجدا الحدیث

النسائی) طارق بن زیاد نقل ہے کہ ہم جناب امیر کے ساتھ خارجیون کو قتل کرنیکو نکلے اور وہ سب مار ڈالے گئے جناب امیر فرمانے لگے دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عنقریب ایک گروہ نکلیگا۔ سچ بولینگے مگر سچ ان کے حلق کے نیچے نہین اتریگا وہ سچ سے ایسے بہاگینگے جیسے کہ تیر کمان سے بہاگتا ہے۔ انکا پتہ یہ ہے کہ ان مین ایک ناقص ہاتھ والا آدمی ہوگا اسکے ہاتھ پر بال ہونگے اگر وہ اس گروہ مین ہے تو تمنے بدترین خلائق کو قتل کیا ہے اور اگر نہین ہے تو تم نے بہترین خلائق کو قتل کیا ہے۔ ہم سب رونے لگے جناب امیرؑ نے فرمایا تم اسکی تلاش کرو۔ ہمنے تلاش کی اور اسکو ڈہونڈ نکالا ہمنے خدا کا سجدہ کیا اور جناب امیر بھی سجدہ مین گر گئے ❖

(۹) عن ابی سلیم البلخی قال اخبرنی ابی انہ کان مع علی یوم النہروان قال وکنت قبل ذلک اصارع رجلا علی یدہ شیٔ فقلت ما شان یدک قال اکلہا بعیر فلما کان یوم النہروان وقتل علی الحروریۃ فخرج علی قتلٰہم حتی لم یجد ذی الثدیہ فطاف حتی وجدہ فی ساقیہ فقال صدق اللہ عز وجل وبلغ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وقال وفی منکبیہ ثلاث شعرات من حلمۃ الثدی ثواب لمن قتلہم (اخرجہ النسائی) ابو سلیم البلخی اپنے والد سے کہ نہروان کے روز جناب امیر کے ساتھ موجود تہا نقل کرتا ہے کہ مین نہروان کے جنگ سے پہلے ایک شخص سے کشتی لڑا تہا اسکا ایک ہاتھ نہین تہا مینے اس سے پوچہا تیرے ہاتھ کو کیا ہوا ہے وہ کہنے لگا اونٹ نے چبا ڈالا ہے جب نہروان کی لڑائی ہوچکی اور جناب امیرؑ نے حروریہ کو قتل کر ڈالا جناب امیر انکے مقتولون کو دیکھنے نکلے جبکہ ذی الثدیہ انکو نہ ملا۔ ادہر اودہر پہرتے ہوئے ایک زمین پست مین سے ڈہونڈ نکالا اور فرمایا اللہ تعالی نے سچ فرمایا اور بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچایا ابو سلیم کا والد کہتا ہے کہ اسکے کندہے پر چہاتی کے پستان کا سا تہا اور اسپر تین بال لگے ہوئے تہے ❖

(۱۰) عن زر بن حبیش انہ سمع علیا یقول انا فقات عین الفتنۃ لولا انا ما قوتل اہل النہروان لولا انی اخشی ان تترکوا العمل لاخبرتکم بالذی قضی اللہ عز وجل علی لسان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم لمن قاتلہم مبصر الضلالتہم عارفا بالہدی الذی نحن علیہ (اخرجہ النسائی) زر بن حبیش سے روایت ہے کہ اس نے جناب امیر کو فرماتے ہوئے سنا تہا کہ مین فتنہ کے چشمہ کا محافظ ہون اگر مین نہ ہوتا تو نہروان والے مارے نہ جاتے اگر مجہ کو اسکا خوف نہ ہو کہ تم عمل سے ہاتھ کہینچ لوگے تو مین تمکو البتہ اس بات سے مطلع کرتا جو خدا تعالے نے تمہارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان پر اس شخص کے لیے کہ ان کی نمازون کو دیکہکر ان سے لڑتا ہے اور اس ہدایت کو جانتا ہے کہ جسپر ہم ہین۔ جاری کیا ہے ❖

(۱۱) عن سلمۃ بن کہیل قال حدثنا زید بن وہب الجہنی انہ کان فی جیش الذین کانوا مع علی الذین ساروا الی الخوارج فقال علی ایہا الناس انی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول یخرج من

حتی قوم یقرؤن القرآن لیس قراءتکم الی قراءتهم بشیء ولا صلوتکم الی صلوتهم بشیء ولا صیامکم الی صیامهم
بشیء یقرؤن القرآن یحسبون انه لهم وهو علیهم لا تجاوز صلوتهم تراقیهم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة لو
یعلم الجیش الذین یصیبونهم ما قضی لهم علی لسان نبیکم صلی الله علیه وسلم لا تکلوا عن العمل وآیة
ذلک ان فیهم رجلا له عضد لیس له ذراع علی راس عضده مثل حلمة الثدی علیه شعرات بیض فتذهبون
الی معاویة واهل الشام وتترکون هؤلاء یخلفونکم فی ذراریکم واموالکم والله انی لارجو ان یکونوا
هؤلاء القوم فانهم قد سفکوا الدم الحرام واغاروا فی سرح الناس فسیروا علی اسم الله قال سلمة بن کهیل
فلما التقینا وعلی الخوارج یومئذ عبد الله بن وهب الراسبی فقال لهم القوا الرماح وسلوا سیوفکم
من جفونها فانی اخاف ان یناشدوکم کما ناشدوکم یوم حروراء فرجعوا فوحشوا برماحهم وسلوا
السیوف وشجرهم الناس برماحهم قال وقتل بعضهم علی بعض وما اصیب من الناس یومئذ الا رجلان
فقال علی التمسوا فیهم المخدج فلم یجدوه فقام علی بنفسه حتی اتی ناسا قد قتل بعضهم علی بعض قال اخروهم فوجدوه
مما یلی الارض فکبر علی ثم قال صدق الله وبلغ رسوله فقام الیه عبیدة السلمانی فقال یا امیر المؤمنین
والله الذی لا اله الا هو لسمعت هذا الحدیث من رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی استحلفه ثلثا
وهو یحلف له اخرجه المسلم والنسائی، سلمہ بن کہیل ناقل ہیں کہ مجھسے زید بن وہب الجہنی بیان کرتے تھے جو
خود اس لشکر میں موجود تھے جو جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ خوارج سے لڑنے کیلیے نکلا تھا کہ جناب امیر فرماتے تھے اے
لوگو مینے جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں ایک گروہ پیدا ہوگا وہ
لوگ قرآن پڑھینگے تمہارا قرآن انکے قرآن کے سامنے اور تمہاری نماز انکی نماز کے مقابل اور تمہارے روزے
انکے روزون کے آگے کچھ حقیقت نہیں رکھتے ہونگے وہ یہ سمجھینگے کہ قرآن انکے لیے ہے مگر قرآن انپر
وبال ہوگا انکی نماز انکے گلے سے نیچے نہیں اتریگی۔ وہ دین سے ایسے بہاگینگے جس طرح سے کہ تیر کمان
سے بہاگتا ہے۔ اگر لشکر کے آدمی یہ بات کہ انکو انکے مارنے سے جو حاصل ہوگی کہ جسکا ذکر خدا تعالی نے
اپنے نبی صلعم کی زبان مبارک سے کیا ہے معلوم کرلین تو عمل کو ترک نہیں کرینگے۔ انکی نشانی یہ ہے کہ
ان میں ایک آدمی ہوگا اسکا بازو تک ہاتھ نہیں ہے اسکے کندھے پر ایک پستان جیسے گوشت کا ٹکڑا
ہے اسپر سفید بال ہین معاویہ اور اہل شام کی طرف جانیکا قصد کرتے ہو۔ اور ان لوگون کو اپنے پیچھے
چھوڑے جاتے ہو کہ تمہاری ذریت اور مال کو خراب کرین خدا کی قسم ہے مین خیال کرتا ہون یہ وہی
قوم ہے کیونکہ ان لوگون نے ناحق خون کیے ہین اور بیجا لوگون کا مال لوٹا ہے۔ پس تم خدا کا نام لیکر
روانہ ہو چلو۔ سلمہ بن کہیل کہتے ہین کہ جب جناب امیر خوارج کے سامنے جا اترے ان دونون عبد اللہ

عبداللہ بن وہب راسبی خارجیوں کا سردار تھا وہ خارجیوں سے کہنے لگا نیزوں کو پھینک دو اور تلواریں کھینچکر جنگ کرو میں ڈرتا ہوں کہ تمکو قسم نہ دیں جیسے کہ حرورے کے دن قسمیں دیتے تھے انہوں نے لوٹ کر نیزے پھینکدیے اور تلواریں کھینچ لیں مسلمانوں کے لشکر کے لوگ اپنے نیزوں سے انکے ساتھ جنگ کرنے لگے اور انکو قتل کر کے ایک دوسرے پر ڈالدیا اور لشکر سے دو آدمیوں کے سوا کوئی نہ مارا گیا جناب امیر فرمانے لگے مخدج کو تلاش کرو لوگوں نے اسکی تلاش کی مگر وہ دستیاب نہ ہوا جناب امیر خود بدولت انکے مقتولوں کے سر پر گئے اور فرمایا انکو کھینچو پس اسکو زمین پر دبا ہوا پایا جناب امیر نے دیکھکر تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور فرمایا اللہ تعالی نے سچ کہا ہے اور اسکے رسول نے سچ پہونچایا ہے عبیدۃ سلمانی نے اٹھکر عرض کیا یا امیر المومنین قسم ہے اس خدا کی کہ جسکا کوئی شریک نہیں آپنے یہ حدیث کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جناب امیر نے تین دفعہ اسے قسم دیکر پوچھا وہ حلفا بیان کرتے رہے ؂

(۱۲) عن زید بن وھب الجھنی قال خطبنا علی بقنطرۃ الدیرجان فقال انہ قد ذکر لی خارجۃ یخرج من قبل المشرق وفیھم ذو الثدیۃ فقاتلھم فقالت الحروریۃ بعضھم لبعض لا نکلمھم تکلھم فردکم کما ردکم یوم حرورا فشجر بعضھم بعضا بالرماح فقال رجل من اصحاب علی اقطعوا العوالی والعوالی الرماح فداروا واستداروا وقتل من اصحاب علی اثنی عشر رجلا او ثلثۃ عشر افقال علی التمسوا المخدج وذلک فی یوم شات فقالوا لا نقدر علیہ فرکب علی بغلۃ النبی صلی اللہ علیہ الشھباء فاتی وھدۃ من الارض فقال التمسوا فی ھؤلاء فاخرج فقال ما کذبت ولا کذبت فقال اعملوا ولا تتکلوا ولولا انی اخاف ان تتکلوا لاخبرتکم بما قضی اللہ لکم علی لسانہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ ولقد شھدنا اناس من الیمن فقالوا کیف یا امیر المومنین قال کان ھواھم بغیۃ (اخرجہ النسائی) زید بن وہب الجہنی سے روایت ہے کہ جناب امیر نے دیرجان کے پل پر ہم سے خطبہ میں فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ خارجی مشرق کی طرف سے نکلیں گے اور ان میں ذو الثدیہ ہوگا۔ پس جناب امیر نے ان سے جہاد کیا حروریہ ایک دوسرے سے کہنے لگے تو نہیں جانتا کہ ان سے باتیں کررہا ہے پس تمکو پھیر دینگے جیسے حروراء کے روز پھیر دیا تھا۔ ان میں سے بعض نیزوں کے ساتھ لڑنے لگے جناب امیر کی فوج میں سے ایک شخص نے کہا نیزوں کو کاٹ ڈالو پس گھیرا باندھا انہوں نے اور خارجی گھیرے میں آگئے جناب امیر کے دوستوں میں سے بارہ یا تیرہ آدمی شہید ہوئے جناب امیر نے فرمایا مخدج کو تلاش کرو وہ جاڑے کا دن تھا لوگوں نے عرض کیا ہم سے نہیں سکتا جناب امیر خود بدولت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سفید خچر شہبا پر سوار ہو کر پست زمین کی طرف گئے اور فرمایا ان مقتولوں کو تلاش کرو لوگوں نے اسے ڈھونڈ نکالا جناب امیر فرمانے لگے کام کرو اور فخر مت کرو۔ اگر مجھے تمہارے فخر کرنیکا خوف نہ ہوتا تو میں تمکو وہ بات جتا دیتا جو خدا تعالی نے اپنے نبی کریم صلے

اللہ علیہ وسلم کی زبان پر جاری کی ہے ہم سب لوگ وہان پر حاضر تھے وہ کہنے لگے یا امیر المومنین یہ کیا بات ہے فرمایا اسکی سخت ضرورت تھی ❖

(۱۳) عن زید بن وھب عن علی قال لما کان یوم النھروان لقی الخوارج فلم یبرحوا حتی شجروا بالرماح فقتلوا جمیعا قال علی اطلبوا ذا الثدیۃ فطلبوہ فلم یجدوہ فقال علی ما کذبت ولا کذبت اطلبوہ فوجدوہ فی وھدۃ الارض علیہ ناس من القتلی فاذا رجل علی یدہ مثل سبلات السنور فکبر علی والناس اعجبھم (اخرجہ النسائی) زید بن وہب جناب امیر سے راوی ہیں کہ جب نہروان کا روز آیا اور خوارج کا سامنا ہوا وہ نہ ٹلے جب تک کہ انہوں نے نیزوں سے جنگ کی پس وہ سب مارے گئے جناب امیر نے فرمایا ذوالثدیہ کو ڈھونڈو۔ لوگوں نے ڈھونڈا پر وہ نہ ملا جناب امیر نے فرمایا واللہ مینے جھوٹ نہین کہا اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا ہے۔ تم اسے ڈھونڈو۔ پس لوگون نے ایک گڑھے مین اسکو پایا اسپر بہت سے لاشین پڑی ہوئی تھین وہ ایک آدمی تھا کہ اسکے ہاتھ پر مثل بلی کی مونچھون کے بال تھے۔ پس جناب امیر نے تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور لوگ متعجب رہ گئے ❖

(۱۴) عن مسروق قال دخلت علی ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنہا فقالت لی من قتل الخوارج قلت قتلہ علی فسکتت فقلت لھا یا ام المومنین انی انشدک باللہ وبحق نبیہ ان کنت سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھم شیئا فاخبرنیہ قال فقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھم شر الخلق والخلیقۃ (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) وفی روایۃ قالت لی یا مسروق ھل عندک علم من المخدج قال قلت نعم قتلہ علی علی نھر یقال لاسفلہ تامرا واعلاہ النھروان فقالت قاتل اللہ عمرو بن العاص فانہ کتب الی انہ قتلہ علی نیل مصر۔ مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز مین جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین گیا مجھ سے استفسار فرمانے لگین خارجیون کو کس نے قتل کیا ہے مینے عرض کیا جناب امیر علیہ السلام نے ام المومنین خاموش ہو گئین مینے عرض کیا یا ام المومنین مین آپ کو خدا اور اسکے نبی کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ اگر آپ نے حضرت سے کوئی حدیث انکی نسبت سنی ہو تو مجھ سے بیان فرمائین فرمانے لگین مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ بدترین خلائق ہین انکو نیکوترین خلائق قتل کریگا۔ دوسری روایت مین ہے کہ جناب ام المومنین نے فرمایا اے مسروق تجھے مخدج کا کچھ علم ہے مینے عرض کیا ہان جناب امیر نے اسکو ایک نہر کے قریب جسکے نشیبی طرف کو تامرا اور اونچی ساحل کو نہروان کہتے ہین مارا ہے فرمانے لگین خدا عمرو بن العاص کو قتل کرے کہ جسنے مجھے لکھا تھا کہ مینے اسکو نیل مصر کے کنارے مارا ہے ❖

جناب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا خوارج سے مناظرہ۔

عن عبد اللہ بن عباس قال لما خرجت الحروریۃ اعتزلوا فی دار وکانوا ستۃ آلاف فقلت لعلی یا امیر المومنین
ابرد بالصلوۃ لعلی اکلم ہؤلاء القوم قال انی اخافہم علیک قلت کلا فلبست وترجلت ودخلت علیہم فی
الدار نصف النہار وہم یاکلون فقالوا مرحبا لک یا ابن عباس فما جاء بک قلت لہم اتیت من عند اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المہاجرین والانصار ومن عند ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصہرہ
الذی انزل فیہم القرآن وہو اعلم بتاویلہ منکم فلیس فیکم رجل منہم لابلغکم ما یقولون وابلغہم
ما تقولون فانتحی الی نفر منہم فقلت ہاتوا ما نقمتم علی اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم وابن عمہ قالوا
ثلث قلت ما ہن ـ قالوا ـ اما احدہن فانہ حکم الرجال فی امر اللہ تعالی عز وجل ـ وقال اللہ تعالی ان الحکم
الا للہ فما شان الرجال والحکم قلت ہذہ واحدۃ قالوا واما الثانیۃ فانہ قاتل ولم یسب ولم یغنم فان کانوا کفارا فقد حل سبیہم وان
کانوا مومنین فما حل سبیہم ولا قتالہم قلت ہذان اثنتان فما الثالثۃ فقالوا واما الثالثۃ فانہ محی
نفسہ من امیر المومنین فان لم یکن امیر المومنین فہو امیر الکافرین قلت ہل عندکم شیء غیر ہذا ـ قالوا
حسبنا ہذا ـ قلت لہم ارأیتم ان قرأت علیکم من کتاب اللہ عز وجل وسنۃ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یرد قولکم
اترجعون قالوا نعم قلت اما قولکم حکم الرجال فی امر اللہ تعالی فانی اقرء علیکم کتاب اللہ عز وجل انہ قد
صیر اللہ حکمہ الی الرجال فی ثمن ربع درہم فامر اللہ عز وجل ان یحکموا فیہ الرجال قال اللہ تعالی یا ایہا الذین
امنوا لا تقتلوا الصید وانتم حرم ومن قتلہ منکم متعمدا فجزاء مثل ما قتل من النعم یحکم بہ ذوا عدل
منکم الایۃ فکان من حکم اللہ تعالی ان صیرہ الی الرجال یحکمون فیہ ولو شاء یحکم فیہ فجاز فیہ حکم الرجال
انشدکم باللہ احکم الرجال فی اصلاح ذات البین وحقن دمائہم افضل ام فی ارنب قالوا بل ہذا
افضل ـ وفی المرأۃ وزوجہا وان خفتم شقاق بینہما فابعثوا حکما من اہلہ وحکما من اہلہا ان
یریدا اصلاحا یوفق اللہ بینہما الایۃ فنشدتکم باللہ احکم الرجال فی اصلاح ذات بینہم وحقن دمائہم
افضل من حکمہم فی بضع امرأۃ ـ اخرجت من ہذہ قالوا نعم قلت واما قولکم قاتل ولم یسب ولم یغنم
افتسبون امکم عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا تستحلون منہا ما تستحلون من غیرہا ـ وہی امکم ـ فان
قلتم انا نستحل منہا ما نستحل من غیرہا فقد کفرتم وان قلتم لیست بامنا فقد کفرتم لان اللہ تعالی
یقول النبی اولی بالمومنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم فانتم بین الضلالتین فاتوا منہا بمخرج ـ
اخرجت من ہذہ قالوا نعم واما قولکم محی نفسہ من امیر المومنین فانا اتیکم من ترضون بہ ان نبی اللہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ صالح المشرکین فقال لعلی اکتب یا علی ہذا ما صالح علیہ محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما کتب قالوا لو نعلم انک رسول اللہ لا طعناک فاکتب محمد بن عبد اللہ

فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم امح یا علی رسول الله اللهم انک تعلم انا رسولک امح یا علی اکتب هذا ما صالح
علیه محمد بن عبد الله والله لرسول الله صلی الله علیہ وسلم خیر من علی وقد محی نفسه ولم یکن محوه ذلک محواً من
النبوة اخرجت من هذه قالوا نعم فرجع منهم الفان وخرج سائرهم فقتلوا علی ضلالتهم فقتلهم المهاجرون و
الانصار اخرجه النسائی) عبد الله بن عباس رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ جب حروریہ نے خروج کیا اور وہ ایک گھر
مین جمع ہو گئے قریب چھ ہزار آدمی کے تھے مینے جناب امیرؑ سے عرض کیا آج آپ نماز ٹھنڈی وقت مین پڑہین مین
اس گروہ کے ساتھ کچھ باتین کرنا چاہتا ہون جناب امیر ارشاد فرمانے لگے ہم ڈرتے ہین کہ تم سے گستاخی نکرین مینے
کہا ہرگز نہین کر سکتے مین وہ بہر کیفیت لباس پہنکر اور شانہ کرکے انکے پاس گیا وہ کہانا کہا رہے تھے مجھے مرحبا
کہکر کہنے لگے آپ کس طرح سے آئے ہین مینے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مہاجرین اور انصار
اور حضرت کے ابن عم اور داماد کے پاس سے آیا ہون جنکے حق مین قرآن مجید نازل ہوا ہے اور وہ تم سے اسکی تاویل
زیادہ تر جاننے والے ہین تم مین انمین کا کوئی آدمی نہین ہے مین اسلیے آیا ہون کہ جو کچھ کہ وہ کہتے ہین تمکو اور کچھ تم
کہو انکو پہونچا دون پس چند نفر ان مین سے جدا ہو کر میرے پاس آئے مینے انسے کہا۔ بیان کرو تم کیا اعتراض
حضرت کے اصحاب اور ابن عم پر کرتے ہو وہ کہنے لگے تین اعتراض ہین۔ مینے کہا وہ کون سے ہین وہ کہنے
لگے۔ ایک یہ کہ جناب امیرؑ نے خدا کے حکم مین منصف مقرر کیے حالانکہ خدا تعالی فرماتا ہے خدا کے سوا کسیکا حکم
نہین پس حکم مقرر کرنا کہان رہا مینے کہا یہ ایک بات ہوئی وہ کہنے لگے دوسرا یہ اعتراض ہے کہ جناب امیرؑ لوگون
سے جہاد کیا لیکن نہ تو اسیر بنانے دیا اور نہ مال لوٹنے دیا اگر جنکے ساتھ جناب امیرؑ نے جہاد کیا وہ کافر تھے تو
انکو اسیری مین لینا اور انکے مال کو لوٹنا چاہیے تھا۔ اور اگر وہ مومن تھے تو انکا قید کرنا جائز تھا تو انکے ساتھ
لڑنا بھی حرام ٹھیرا۔ مینے کہا یہ دو باتین ہوئین تیسری کیا ہے۔ وہ کہنے لگے جناب امیرؑ نے اپنی جان کو مومنین
کے امیر ہونے سے خود ہٹا دیا ہے پس جبکہ وہ مومنین کے امیر نہوئے تو (معاذ اللہ) کافرون کے امیر ہوئے مینے
کہا انکے سوا تمہارا کوئی اور اعتراض ہے وہ کہنے لگے بس یہ تینون اعتراض کافی ہین مینے ان سے کہا کہ
اگر مین تمہارے سامنے خدا کی کتاب اور اسکے نبی کی سنت پیش کرون تو تم رجوع کرو گے وہ کہنے لگے ہان ہم
رجوع کرینگے۔ مینے کہا تم جو یہ کہتے ہو کہ جناب امیرؑ نے خدا تعالی کے حکم مین لوگون کو منصف بنایا پس مین
تمہارے سامنے خدا کی کتاب کو پیش کرتا ہون کہ پروردگار نے ایسی چیز مین منصف بنانیکا حکم دیا ہے کہ جسکی
قیمت درہم کا آٹھوان حصہ ہے۔ پس خدا تعالی نے حکم دیا ہے کہ اس مین لوگون کو منصف ٹھیراؤ خدا تعالی نے
فرماتا ہے اے ایمان والو نہ مارو شکار جبکہ ہو تم احرام مین اور جو کوئی تم مین سے اسکو مار ڈالیگا تو بدلا ہے
اس مارے کے برابر مویشی مین سے وہ ٹھیرا دین دو معتبر پس خدا کا حکم ہے کہ لوگون کو اس مین منصف

بنایا جاوی۔ اگر خدا چاہتا تو خود اس مین حکم لگا دیتا پس جائز ہوا لوگون کو اس مین منصف ٹہیرانا مین تمکو خدا کی
قسم دیکر پوچھتا ہون کہ دو فریق کی صلح اور خون ریزی کے بند کرنے کے لیے لوگون کو منصف ٹہیرانا بہتر ہی
یا ایک خرگوش کے لیے۔ وہ کہنے لگے دو فریق کی صلح کے لیے افضل ہی تیر عورت اسکے خاوند کے درمیان
خدا کا حکم ہے کہ اگر تم ان دونون کی ناحاقی سے ڈرتے ہو تو بہیجو ایک معتبر مرد کے لوگون مین سے اور ایک معتبر
عورت کے لوگون مین سے اور صلح کراوین پہر موافقت کر دیگا اللہ ان دونو کے درمیان مین۔ مین تمکو قسم دیکر
پوچھتا ہون کہ لوگون کا اصلاح ذات البین مین اور خونریزی کے انسداد کے لیے منصف مقرر کرنا بہتر
ہے یا عورت کے جماع کے لیے۔ آیا حکم مقرر کرنا اس آیت سے نکلتا ہے یا نہین۔ وہ کہنے لگے ہان نکلتا ہی
پہر مینے کہا اب تم جو یہ اعتراض کرتے ہو کہ جناب امیرؑ نے جنگ کیا اور اسیر نہین بنایا۔ آیا تم اپنی ماں ام
المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وہی امر کرنا چاہتے ہو جو انکے غیر سے کر سکتے ہو۔ وہ تو تمہاری
ماں ہی اگر تم یہ کہو کہ ہم اس سے جائز سمجھتے ہین اس امر کو جو انکے غیر سے جائز سمجھتے ہین۔ پس تم کافر ہوجاؤ گی
اور اگر تم یہ کہو کہ وہ تمہاری ماں نہین پہر بہی تم کافر ہوجاوگے کیونکہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ نبی تمام مومنون سے
بہتر ہے اور اسکی بی بیان تمہاری مائین ہین۔ پس تم دو گمراہیون مین ہو اپنے نکلنے کا رستہ نکالو آیا اب اسیر نہ بنانا
اس سے نکلتا ہے یا نہین وہ بولے نکلتا ہی اب تم جو یہ کہتے ہو کہ جناب امیرؑ نے اپنے تئین امیر المومنین ہونے سے ہٹا دیا ہے
پس شہادت نہین مین ایسے شخص کو پیش کرتا ہون کہ جس سے تم راضی ہوجاؤ گے۔ ہم اس امر کی شہادت دیتے ہین کہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے روز مشرکون سے صلح کی جناب امیرؑ سے حضرت نے ارشاد فرمایا یا علی لکہہ یہ
وہ امر ہے جس پر محمد صلے اللہ علیہ وسلم صلح کرتے ہین جب جناب امیرؑ نے یہ تحریر کیا۔ مشرک کہنے لگے اگر ہم جانتے کہ آپ
خدا کے رسول ہین تو ہم آپ کی اطاعت کرتے۔ آپ محمد بن عبد اللہ لکہین پس جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم
نے جناب امیرؑ سے فرمایا یا علی اسکو مٹا دی۔ اور ای پروردگار تو جانتا ہے کہ مین تیرا رسول ہون۔ یا علی مٹا دے
اور لکہہ یہ وہ امر ہے کہ جس پر محمد بن عبد اللہ صلح کرتے ہین خدا کی قسم ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم علی سے
افضل تہی اور حضرتؐ نے اپنے نفس کو محو کیا تہا لیکن اس مٹانے سے وہ ہرگز نبوت سے نہین مٹے تہے۔ آیا یہ
امر اس سے ثابت ہوگیا یا نہین۔ وہ کہنے لگے ثابت ہوگیا۔ دو ہزار آدمی اس گروہ سے رجوع کر گئے اور باقی
سب اپنی گمراہی پر مارے گئے مہاجرین اور انصار نے انکو قتل کیا۔

اس حدیث کی مؤید حدیث

عن علقمة بن اسحاق قال قلت لعلی اتجعل بینك و بین ابن آكلة الاكباد حكما قال انی كنت كاتب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ یوم الحدیبیۃ فکتبت ھذا ما صالح علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ فقال سہیل بن عمرو لو علمنا انہ رسول اللہ ما قاتلناہ امحہا فقلت ھو واللہ رسول اللہ وان رغم انفک لا واللہ لا امحوھا فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ ارنی مکانہا فاریتہ فمحاھا فقال اما ان لک مثلہا ستاتیہا مضطہدا (اخرجہ النسائی)

علقمہ بن اسحاق ناقل ہے کہ مینے جناب امیر سے عرض کیا آپ نے اور جگر گوشہ رسول اپنے صاحبزادے کے درمیان حکم مقرر کرتے ہین فرمایا مین حدیبیہ کے روز جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کتابت پر مقرر تھا۔ مینے تحریر کیا۔ یہ وہ امر ہے جس پر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلح کرتے ہین سہیل بن عمرو کہنے لگا اگر ہم جانتے کہ وہ اللہ کے رسول ہین تو ہم ان سے لڑائی نکرتے آپ مٹا دین مینے کہا خدا کی قسم ہے وہ بے شبہ خدا کے رسول ہین۔ تیری ناک پر مٹی ڈال کر۔ مین کبھی انہین مٹانے کا۔ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی مجھے دکھاؤ وہ کونسا مقام ہے جہان میرا نام مبارک لکھا ہوا ہے مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ مقام دکھا دیا حضرت نے اپنے دست مبارک سے اسکو محو فرمایا اور مجھے ارشاد کیا عنقریب تیرے لیے بھی ایسا ہی ہونیوالا ہے کہ تو بھی مغلوب اور مقہور ہو کر ایسا ہی کرے گا۔

جناب امیر کی شہادت کی نسبت پیش خبری

عن عمار بن یاسر قال کنت انا وعلی رفیقین فی غزاۃ العشیرۃ فلما نزلہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وقام بہا رأینا ناسا من بنی مدلج یعملون فی عین لہم فقال لی علی یا ابا الیقظان ھل لک ان تاتی ھولاء ننظر کیف یعملون فجئناھم فنظرنا الی عملہم ساعۃ ثم غشینا النوم فانطلقت انا وعلی فاضطجعنا فی صور من النخیل فی دقعاء من التراب فنمنا فواللہ ما انبہنا الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ یحرکنا برجلہ وقد تتربنا من تلک الدقعاء فیومئذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ لعلی یا ابا تراب لما رای علیہ من اثر التراب قال الا احدثکما باشقی الناس فقلنا بلی یا رسول اللہ فقال احیمر ثمود الذی عقر الناقۃ والذی یضربک یا علی علی ھذہ یعنی قرنہ حتی یبل منہا ھذہ یعنی لحیتہ (اخرجہ احمد وابن عساکر وابن جریر الطبری وصححہ والحاکم) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین اور جناب امیر ذات العشیرہ کی لڑائی مین باہم رفیق تھے جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہان فروکش ہوکر قیام کیا۔ ہمنے بنی مدلج کے چند آدمیون کو ایک نخلستان مین ایک چشمہ پر کچھ کام کرتے ہوئے دیکھا مجھ سے جناب امیر فرمانے لگے ای ابا الیقظان اگر تمہارا منشا ہے تو ہم انکے قریب جاکر دیکھین یہ کیا کر رہے ہین ہم چلے ہم انکی طرف گئے اور ایک ساعت تک انکو دیکھتے رہے پھر ہم پر نیند کا غلبہ ہو گیا اور ہم نخلستان مین مٹی کے ڈھیر پر سو گئے خدا کی قسم ہے کہ ہمکو پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسینے بیدار نہ کیا حضرت نے ہمکو اپنے پاؤن سے ہلایا

ہم غبار میں لیٹے ہوئے تھے اسی روز حضرت نے جناب امیر کو مٹی میں اٹا ہوا پا کر یا ابا تراب کے خطاب سے مخاطب فرما کر ارشاد کیا میں تمہیں دو بدترین خلائق سے خبردار کروں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ارشاد ہو۔ فرمایا ایک تو احیمر ثمود کی قوم کا ہے جس نے صالح پیغمبر علیہ السلام کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے اور ایک وہ ہے کہ یا علی تیرے اس پر یعنی سر کے ایک طرف ضرب لگائیگا اور اسکے خون سے یہ یعنی تمہاری ریش مبارک تر ہو جائیگی +

(۲) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ ان ھذا لن یموت حتی یملأ غیظا ولن یموت الا مقتولا قالہ لعلی (اخرجہ ابن عساکر) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کے لیے ارشاد فرمایا کہ یہ ہرگز نہیں مریگا جب تک کہ غصہ سے بھر نہیں جائیگا اور یہ نہیں مریگا مگر مقتول ہو

(۳) عن ابی الاسود عن علی قال اتانی عبد اللہ بن سلام ولقد ادخلت رجلی فی الغرز فقال لی این ترید فقلت العراق فقال اما انک ان جئتھا لیصیبنک بھا ذباب السیف قال علی وایم اللہ لقد سمعت النبی صلی اللہ علیہ قبلہ یوما ان ھذا لن یموت حتی یملأ غیظا ولن یموت الا مقتولا فقال ابو الاسود فما رایت کالیوم قط محارب یخبر بھذا عن نفسہ (اخرجہ البزار وابو نعیم فی المعرفۃ) ابو الاسود الدوئلی روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر فرمانے لگے جب میں نے عراق کا سفر اختیار کیا اور رکاب میں پاؤں رکھا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آکر مجھ سے کہنے لگے آپ نے کہاں کا قصد کیا ہے میں نے کہا عراق کا وہ کہنے لگے آپ عراق میں اسلیے جا رہے ہیں کہ آپکو تلوار کی دھار کا زخم لگے جناب امیر نے ارشاد کیا واللہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے پہلے ایک روز فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ یہ ہرگز نہیں مریگا جب تک کہ غصہ میں بھر نہیں جائیگا اور یہ نہیں مریگا مگر مقتول

(۴) عن ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت رایت النبی صلی اللہ علیہ التزم علیا وقبلہ وھو یقول بابی الوحید الشھید (اخرجہ ابو یعلی وابن حجر فی الصواعق) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جناب امیر کو بغل میں لیے ہوئے چوم رہے ہیں اور فرماتے ہیں میرا باپ قربان ہو۔ اکیلا شہید ہونیوالا ہے +

(۵) عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال لہ ان الامۃ ستغدر بک وانت تعیش علی ملتی وتقتل علی سنتی من احبک احبنی ومن ابغضک ابغضنی وان ھذہ تخضب عن ھذہ یعنی لحیتہ من راسہ (اخرجہ الدار قطنی والحاکم والخطیب) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تحقیق میری امت تم سے غدر کریگی اور تم میری ملت پر زندہ رہو گے اور میری سنت پر مارے جاؤ گے جس نے تم سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور یہ اس سے سرخ ہوگی یعنی داڑھی سر کے خون سے +

(۶) عن ابی رافع رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت تقتل علی سنتی (اخرجہ المتقی فی کنز العمال)
ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد کیا کہ تم میری
سنت پر مارے جاؤ گے ٭

(۷) عن انس بن مالک قال مرض علی فدخلت علیہ وعندہ ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما فجلست عندہ معہما
فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنظر فی وجہہ فقال ابو بکر وعمر قد تخوفنا علیہ یا رسول اللہ فقال صلی اللہ علیہ وآلہ
لا باس علیہ ولن یموت الآن ولا یموت حتی یملأ غیظا ولا یموت الا مقتولا (اخرجہ ابن السمان والدار قطنی
والحاکم وابن عساکر) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ جناب امیر بیمار ہوئے میں انکے پاس
گیا ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی انکے پاس بیٹھے ہوئے تھے میں انکے پاس بیٹھ گیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم تشریف لائے اور جناب امیر کے چہرہ کی طرف دیکھنے لگے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے یا رسول اللہ ہمیں
انکی حالت سے خوف پیدا ہو گیا ہے حضرت نے فرمایا کوئی خوف نہیں یہ اسوقت نہیں مرینگے اور جب تک غصہ
سے بھر نہیں جائینگے نہیں مرینگے اور نہیں مرینگے مگر مقتول ٭

(۸) عن فضالۃ الانصاری قال خرجت مع ابی الی ینبع عائدین لعلی کان مریضا بہا فقال لہ ابی ما یسکنک
فی ہذا المنزل ولو ہلکت بہ لم یلیک الا اعراب جہینۃ فاحتمل الی المدینۃ فان اصابک قدر اللہ ولیک
اصحابک وصلوا علیک وکان ابو فضالۃ من اہل بدر فقال لہ علی انی لست بمیت من وجعی ہذا ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عہد الی ان لا اموت حتی اضرب ثم تخضب ہذہ یعنی لحیتہ من ہذہ یعنی ہامتہ قضاء
مقضیا وعہدا معہودا فقتل ابو فضالۃ معہ بصفین (اخرجہ ابن الضحاک والبزار والحارث وابو نعیم
فی الدلائل ورجالہ ثقات) فضالہ انصاری سے منقول ہے کہ میں اپنے والد ماجد ابو فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ کے
ساتھ ینبع میں جناب امیر علیہ السلام کی عیادت کرنے گیا وہ وہاں بیمار پڑے ہوئے تھے میرے باپ نے انسے کہا آپ کس لیے
یہاں ٹھیرے ہوئے ہیں اگر آپ یہاں فوت ہو گئے تو جنگلی بدوؤں کے بغیر آپ کو کوئی دفن نہیں کریگا میں آپ
کو مدینہ شریف میں لیجاتا ہوں اگر آپ وہاں انتقال فرما جائینگے تو آپکے دوست آپ تجہیز و تکفین کرینگے اور آپ
پر نماز جنازہ پڑھینگے اور ابو فضالہ اصحاب بدریین سے تھے جناب امیر نے ان سے کہا میں اس دکھ سے نہیں مرونگا
بتحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ میں نہیں مرونگا جب تک کہ مارا نجاؤں
اور یہ میری داڑھی میرے سر کے خون سے رنگین نہ ہو جائے یہ قضا جاری ہو چکی ہے اور عہد بندہ ہو چکا ہے پس
ابو فضالہ جناب امیر کے ساتھ صفین میں شہادت پاگئے ٭

(۹) عن ابن عباس قال قال علی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انک قلت لی یوم احد حین اخرت عنی الشہادۃ

استشهد من استشهد ان الشهادة من ورائك فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فکیف صبرك اذا خضبت هذه من هذه بدم واهوی بیده الی لحیته ورأسه فقال علی یا رسول الله اما ان ثبت لی ما اثبت فلیس ذلك من مواطن الصبر ولكن من مواطن البشری والكرامة (اخرجه ابن الاثیر فی کامل التواریخ) ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب امیرؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپنے احد کے روز میری شہادت کو تاخیر میں ڈالکر فرمایا تھا کہ تیرے لیے شہادت پیچھے ہوگی اور شہید ہونیوالا شہید ہوگیا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ تیری ڈاڑھی اسکے خون سے رنگین ہوجائیگی تو تو کیونکر صبر کریگا اور آپنے اپنے دست مبارک سے انکی ڈاڑھی اور سر کیطرف اشارہ کیا جناب امیرؑ نے عرض کیا جبکہ ثابت ہونیوالی بات میرے لیے ثابت ہوچکی ہے پس وہ صبر کا مقام نہیں بلکہ خوشی اور بندگی کا مقام ہے ✦

(۱۰) عن جابر بن سمرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی انك مؤمن مستخلف وانك مقتول وهذه مخضوبة عن هذه یعنی لحیته من رأسه (اخرجه الطبرانی فی الکبیر والدیلمی) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیرؑ سے فرمایا کہ تحقیق تو مومن ہے پیچھے رہنے والا اور تحقیق تو مقتول ہوگا۔ اور تیری ریاست رنگین ہوگی یعنے ڈاڑھی سر کے خون سے ✦

جناب امیرؑ کے قاتل کا اشقی الآخرین ہونا

(۱) عن صهیب رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی من اشقی الاولین یا علی قال الذی عقر ناقة صالح فقال صدقت فمن اشقی الاخرین قال الله ورسوله اعلم قال اشقی الاخرین الذی یضربك علی هذه واشار الی یافوخه (اخرجه الطبرانی وابو یعلی والملا فی سیرته) وزاد وكان علی یقول وددت انه قد انبعث اشقاکم فیخضب هذه من هذه یعنی لحیته من دم رأسه (اخرجه ابن حجر فی الصواعق وقال رجاله ثقات) صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیرؑ سے فرمایا کہ کون پہلے لوگوں میں زیادہ بدبخت تھا جناب امیرؑ نے عرض کیا حسنؑ کہ صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے حضرتؐ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے پھر ارشاد کیا پچھلے لوگوں میں کون زیادہ بدبخت ہے عرض کیا اللہ اور اللہ کا رسول مجھ سے بہتر جاننے والا ہے۔ فرمایا وہ شخص کہ تیری چاندی پر ضرب لگائیگا اور ایک راوی نے یہ زیادہ روایت کیا ہے کہ جناب امیر فرماتے تھے کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہارا بدبخت اٹھے اور اسکو اس سے رنگین کرے یعنے انکی ریش مبارک کو سر اقدس کے خون سے ✦

(۲) عن علی قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی تدری من اشقی الاولین قلت الله ورسوله اعلم قال عاقر

الناقة ثم قال من اشقی الآخرین قلت الله ورسوله اعلم قال قاتلك (اخرجه احمد) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا یا علی تو جانتا ہے کہ پہلے لوگون مین کون زیادہ بدبخت تہا مینے عرض کیا اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا جسنے کہ اونٹنی کے پاؤن کاٹے تہے پہر ارشاد کیا پچہلے لوگون مین کون زیادہ بدبخت ہی مینے عرض کیا اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتا ہے۔ فرمایا تیرا قاتل +

(۳) عن ابی الاسود الدیلی انہ عاد علیا قال فقلت لہ قد تخوفنا علیك یا امیرالمؤمنین فی شکواك ھذہ فقال لا ولکنی واللہ ما تخوفت علی نفسی لانی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ یقول انك ستضرب ضربۃ ھھنا واشار الی راسہ فیسیل دمہا حتی تخضب لحیتك یکون صاحبہا اشقاھا کما کان عاقر الناقۃ اشقاھا (اخرجہ الخوارزمی) ابو الاسود الدئلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہی کہ وہ جناب امیر کی عیادت کے لیے گئے اور عرض کرنے لگے یا امیرالمؤمنین ہم آپکی اس بیماری سے ڈرتے ہین آپنے فرمایا مین اپنی جان پر اس سے نہین ڈرتا کیونکہ مینے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ تجہے یہان یعنے سر پر ایک چوٹ لگائی جائیگی اور اسکے خون کے جاری ہونے سے تیری داڑہی رنگین ہو جائیگی اس چوٹ کا لگانیوالا اس امت کا بدبخت ہوگا جیسا کہ اونٹنی کے پاؤن کاٹنے والا اگلی امت کا بدبخت تہا +

(۴) عن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ الا احدثکم باشقی الناس رجلین احیمر ثمود الذی عقر الناقۃ والذی یضربك یا علی ھذہ حتی تبل منہا ھذہ (اخرجہ احمد وابن عساکر وجریر الطبری وصححہ الحاکم) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین دو سخت بدبختون کی خبر دون ایک احمیر ثمود جسنے اونٹنی کے پاؤن کاٹے تہے اور ایک وہ شخص کہ یا علی تیرے اس مقام پر یعنے سر پر ضرب لگائیگا یہانتک کہ اس سے یہ تر ہو جائیگی +

جناب امیر کا اپنی شہادت سے خبر دینا

(۱) عن زاذان قال کنت بین الناس ذا یوم عند علی فقالوا حدثنا عن ذی القرنین قال رجل بعثہ اللہ الی قوم فاشرکوا بربہم وابتدعوا فی دینہم واحدثوا علی انفسہم فہم الذین یجتہدون فی الباطل ویحسبون انہم علی الحق ویجتہدون فی الضلالۃ ویحسبون انہم علی ھدی فضربوا علی قرنہ الایمن فمات ثم احیاہ اللہ فضربوا علی قرنہ الایسر فمات ثم رفع صوتہ قال وما اھل النہروان منہم ببعید (اخرجہ ابن منیع) زاذان سے منقول ہی کہ ایک روز مین جناب امیر کی خدمت مین لوگون کے ساتھ بیٹھا ہوا تہا۔ لوگون نے جناب امیر سے عرض کیا آپ ہمین ذوالقرنین کی خبر سنائین۔ جناب امیر نے فرمایا وہ ایک آدمی

تھا جسے خدا نے ایسی قوم کی طرف بھیجا تھا کہ وہ اپنے رب کے ساتھ شریک کرتے تھے اور اپنے دین میں بدعتیں نکالتے
تھے اور اپنی جانوں کے لیے نئی باتیں پیدا کرتے تھے وہ ان میں سوتے تھے کہ باطل میں کوشش کریں اور سمجھیں کہ
ہم حق پر ہیں اور گمراہی کی کوشش کریں اور سمجھیں کہ ہم ہدایت پر ہیں۔ پس ان لوگوں نے اسکے سر کے داہنی طرف
ضرب لگائی اور وہ مر گیا پھر خدا نے اسے زندہ کیا پھر انہوں نے اسکے سر کے بائیں طرف ضرب لگائی پس وہ مر گیا
پھر جناب امیر نے بلند آواز سے فرمایا۔ اہل نہروان ان لوگوں سے دور نہیں ہیں ✤

(۲) عن عبیدۃ قال قال علی ما یحبس اشقاھا ان یجیٔ فیقتلنی اللھم انی سئمتھم وسئمونی فارحنی
منھم وارحھم منی (اخرجہ ابن سعد) عبیدہ سے روایت ہے کہ جناب امیر فرمانے لگے اس امت کے بدبخت کو
کس چیز نے روک رکھا ہے کہ وہ آکر مجھے قتل کرے۔ اے میرے پروردگار مجھے ان سے ملال پیدا ہو گیا ہے
اور یہ لوگ بھی مجھسے ملال میں ہیں۔ پس مجھے ان سے راحت پہنچا اور مجھ سے انکو راحت دے ✤

(۳) عن عبداللہ بن سبع قال سمعت علیا علی المنبر یقول ما ینتظر اشقاھا والذی فلق الحبۃ وبرء
النسمۃ عھد الی ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتخضبن ھذہ من ھذہ واشار الی لحیتہ وراسہ
فقالوا اخبرنی یا امیر المؤمنین من ھو لنبیرنہ قال انشدکم باللہ ان یقتل غیر قاتلی (اخرجہ ابن
سعد والحسن بن سفیان والمحاملی وزاد احمد قالوا ان کنت قد علمت انک مقتول فاستخلف اذا قال لا
ولکن اوکلکم الی من وکلکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) عبداللہ بن سبع سے روایت ہے کہ میں نے جناب امیر کو
منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس امت کا بدبخت کیا انتظار کر رہا ہے قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے دانے
کو پھاڑا ہے اور آدمی کو ظاہر کیا ہے مجھ سے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا ہے کہ یہ اسکے
خون سے رنگین ہوگی اور جناب امیر نے اپنی داڑھی اور سر کیطرف اشارہ کیا لوگوں نے عرض کیا
یا امیر المومنین آپ ہم سے بیان فرمائیں کہ وہ کون ہے تاکہ ہم اسکو ہلاک کر ڈالیں۔ فرمایا میں تمہیں
قسم دیتا ہوں کہ میرے قاتل کے بغیر کسیکو نہ مارنا۔ امام احمد بن حنبل نے اسمیں یہ الفاظ زیادہ روایت
کیے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا جبکہ آپ یہ جانتے ہیں کہ آپ شہید ہو جاویں گے تو آپ اپنے بعد کے
لیے خلیفہ کیوں نہیں مقرر فرماتے۔ فرمانے لگے نہیں میں تمہیں اسکے سپرد کرتا ہوں جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے سپرد تمکو کیا ہے ✤

(۴) قیل سئل علی وھو علی منبر الکوفۃ عن قولہ تعالی من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم
من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر فقال اللھم غفرا ھذہ الایۃ نزلت فی وفی عمی حمزۃ وفی ابن عمی عبیدۃ بن
الحارث بن عبد المطلب فانہ قضی نحبہ یوم بدر واما عمی حمزۃ فانہ قضی نحبہ یوم احد واما انا فانتظر

اشقاہا یخضب ھذہ من ھذہ واشار الی لحیتہ ورأسہ عہد عہدہ الی الحبیبی ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(اخرجہ ابوبکر بن مردویہ وسبط بن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ وابن حجر فی الصواعق) جناب امیر ایک
دفعہ کوفہ کے منبر پر بیٹھے ہوئے تھے لوگون نے اس آیت کا شان نزول پوچھا جسکا ترجمہ یہ ہے مومنون سے بعض
ایسے مرد ہین کہ سچ کر دکھایا انہون نے اس بات کو جس پر اللہ تعالی سے عہد کیا تھا پس ایک ان مین سے وہ ہے کہ اپنا وقت
پورا کرچکا اور ایک ان مین سے وہ ہے کہ انتظار مین ہے جناب امیر فرمانے لگے اے میرے رب بخشیو یہ آیت میرے اور میرے
چچا حمزہ اور میرے چچازاد بہائی عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب کے حق مین نازل ہوئی ہے۔ عبیدہ بن حارث بدر
کے روز اپنا وقت پورا کر گئے۔ اور میرے چچا حمزہ احد کے روز اپنا وقت پورا کرچکے اب مین اس امر کا کہ بدبخت
کی انتظار مین ہون کہ اسکو اس سے رنگین کرے اور اپنی داڑہی اور سر کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا میرے پیارے
ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے اسکی نسبت پختہ عہد کیا ہے ؀

(۵) عن زید بن وہب قال قدم علی علی قوم من اہل البصرۃ من الخوارج فیہم رجل یقال لہ الجعد بن
نعجۃ قال اتق اللہ یا علی فانک میت قال علی بل مقتول تضرب علی ھذہ وتخضب ھذہ یعنی لحیتہ من
رأسہ عہد معہود وقضاء مقضی وقد خاب من افتری (اخرجہ احمد فی المناقب) زید بن وہب سے روایت
ہے کہ بصرہ کے خارجیون مین سے ایک گروہ کے پاس جناب امیر تشریف لے گئے ان مین جعد بن نعجہ ایک شخص تہا
جناب امیر سے کہنے لگا یا علی خدا سے خوف کر کیونکہ تو مرنیوالا ہے۔ جناب امیر نے ارشاد کیا بلکہ مارا جانے والا
ہون مجہے یہان پر ضرب لگائی جائیگی اور یہ رنگین ہوجائیگی اپنی داڑہی اور سر کی طرف اشارہ کرکے فرمایا یہ عہد
بندہ چکا ہے اور قضا جاری ہوچکی ہے اور نا امید ہوا جہوٹ بولنے والا ؀

(۶) عن ابی الطفیل ان علیا جمع الناس للبیعۃ فجاء عبد الرحمن بن ملجم المرادی فردہ مرتین ثم قال
علی ما یحبس اشقاہا فواللہ لیخضبن ھذہ من ھذہ واومی الی لحیتہ ورأسہ ثم تمثل ؎ اشدد حیازیمک للموت
لان الموت آتیک ؀ ولا تجزع من القتل ؀ اذا حل بوادیک ؀ (اخرجہ بن سعد وابونعیم فی الحلیۃ
وابن الاثیر فی الکامل) ابوطفیل نقل کرتے ہین کہ جناب امیر نے بیعت کے لیے لوگون کو جمع کیا اور عبد الرحمن
بن ملجم مرادی بہی بیعت کے لیے جناب امیر کی خدمت مین آیا آپنے دو دفعہ اسکو لوٹا دیا پہر فرمایا اس امت کے
بدبخت کو کیا چیز روکے ہوئے ہے اور اپنی داڑہی اور سر کیطرف اشارہ کیا او فرمایا کہ اسکو اس سے رنگین
کرے پہر اسپر ایک مثل کہی ؎ اپنی چہاتی کو موت کے لیے تان۔ کیونکہ موت تیرے لیے آنیوالی ہے قتل ہونے
سے تو مت چلا۔ جبکہ وہ تیرے سامنے آجاے۔

(۷) عن عبیدۃ قال کان علی اذا رای عبد الرحمن بن ملجم المرادی قال ؎ ارید حیوتہ ویرید قتلی ؀

عذیری من خلیلی من مرادی (اخرجہ ابن سعد) عبید اللہ کہتے ہین کہ جب جناب امیر علیہ السلام عبد الرحمن بن مرادی
کو دیکھتے فرماتے بسہ مین اسکی زندگی مانگتا ہون اور وہ میرے قتل کرنے کو چاہتا ہے۔ وہ جو میرا دوست اور میرا
خلیل اور میری مراد ہے ✦

(۸) عن عثمان بن المغیرة قال لما دخل شہر رمضان جعل علی یتعشی لیلة عند الحسن ولیلة عند الحسین ولیلة
عند عبد اللہ بن جعفر لا یزید علی ثلاث لقم ویقول یاتی امر اللہ واحب ان اخمیص وانما ھی لیلة او لیلتان (اخرجہ
ابن الاثیر فی تاریخہ) عثمان بن مغیرہ کہتے ہین کہ جب ماہ رمضان آیا جناب امیر ایک رات امام حسن کے پاس اور دوسری
رات امام حسین کے پاس اور تیسری رات عبد اللہ بن جعفر طیار کے پاس افطار کرنے لگے اور تین لقمون سے زیادہ
نہین تناول کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ خدا کا حکم آنیوالا ہے مین چاہتا ہون کہ میرا پیٹ دبلا ہو اور ایک
دو رات کا معاملہ ہے ✦

(۹) عن الحسن بن کثیر عن ابیہ قال خرج علی لصلوة الفجر فاستقبلہ الاوز یصحن فی وجہہ قال فجعلنا
نطردھن عنہ فقال دعوھن فانھن نوائح فخرج فاصیب (اخرجہ احمد فی المناقب)
وقال ابن الاثیر ھذا یدل علی انہ علم السنة والشھر واللیلة التی یقتل فیھا (کامل التواریخ) حسن بن
کثیر اپنے والد سے نقل کرتے ہین کہ جب جناب امیر علیہ السلام صبح کی نماز کو گھر سے باہر تشریف لیجانے لگے
بطین انکے سامنے ہو کر چلانے لگین ہم انکو ہٹانے لگے جناب امیر نے ارشاد کیا انکو چھوڑ دو یہ نوحہ کر رہی
ہین۔ یہ فرما کر تشریف لے گئے اور شہید ہو گئے ✦
ابن اثیر جزری رحمة اللہ علیہ کامل التواریخ مین لکھتے ہین کہ یہ امر اس پر دال ہے کہ جناب امیر اپنی شہادت کے برس
اور مہینے اور اس رات سے کہ جس مین وہ شہید ہوئے واقف تھے ✦

(۱۰) عن ابی عبد الرحمن السلمی قال قال حسین بن علی قال لی علی سنح لی اللیلة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی منامی فقلت یا رسول اللہ ما لقیت من امتک من اللاواء واللدد قال ادع علیہم قلت اللھم ابدلنی بہم
من ھو خیر لی منھم وابدلھم بی من ھو شر منی فخرج فضربہ الرجل (اخرجہ ابن الاثیر فی کامل التواریخ و
اخرج ابو عمر ھذا الحدیث عن حسن البصری) ابو عبد الرحمن السلمی سے منقول ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام
مجھ سے بیان فرماتے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام نے مجھ سے بیان کیا کہ آج رات خواب مین مجھے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی حضوری ہوئی مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپکی امت سے مجھے کیا کیا خصومتین اور جھگڑے پیش آئے
ہین حضرت نے ارشاد کیا تم انپر دعا کرو مینے کہا اے میرے پروردگار انکے بدلے مجھے ان سے بہتر لوگون کی صحبت
عطا کر اور میرے بدلے مین اسکو کسی بدترین کی صحبت مین رکھ۔ پس آپ تشریف لیگئے اور اس آدمی نے

انکو شہید کیا۔

جناب امیرؑ کی شہادت کا بیان

قال ابن سعد انتدب ثلثۃ نفر من الخوارج عبد الرحمن بن ملجم المرادی والبرک بن عبد اللہ التمیمی وعمرو ابن بکیر التمیمی فاجتمعوا بمکۃ وتعاھدوا وتعاقدوا لیقتلن ھؤلاء الثلثۃ علیؑ ومعاویۃ وعمرو بن العاصؓ فقال ابن ملجم انا لکم بعلیؑ وقال البرک انا لکم بمعویۃ وقال عمرو بن بکیر انا لکم بعمرو بن العاص وتعاھدوا علی ان ذلک یکون فی لیلۃ واحدۃ لیلۃ حادی عشر او لیلۃ سابع عشر رمضان ثم توجہ کل واحد منہم الی المصر الذی فیہ صاحبہ فقدم ابن ملجم الکوفۃ فلقی اصحابہ من الخوارج فکان لھم ما یریدون لیلۃ الجمعۃ سابع عشر سنۃ اربعین فاستیقظ علی سحرًا فقال لابنہ الحسن رأیت اللیلۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ما لقیت من امتک من الاود واللدد فقال ادع اللہ علیہم فقلت اللھم ابدلنی بھم خیرا منہم وابدلھم بی شرا لھم۔ ودخل ابن النباح المؤذن علی ذلک فقال الصلوۃ فخرج علی من الباب ینادی ایھا الناس الصلوۃ الصلوۃ فاعترضہ ابن ملجم فضربہ بالسیف فاصاب جبہتہ الی قرنہ ووصل الی دماغہ فشد الیہ الناس من کل جانب فامسک واوثق واقام علی الجمعۃ والسبت وتوفی لیلۃ الاحد نقلت من تاریخ الخلفاء للسیوطی) ابن سعد طبقات مین لکھتے ہین کہ خوارج مین سے عبد الرحمن بن ملجم المرادی اور برک بن عبد اللہ التیمی اور عمرو ابن بکیر التمیمی تین آدمی خوارج سے نکلے ہوئے مکہ معظمہ مین جا اکٹھے ہوے اور باہم عہد کیا کہ علی اور معاویہ اور عمرو بن العاص تین شخصون کو قتل کرنا چاہیے ابن ملجم کہنے لگا مین جناب علی کو شہید کرنے کا ذمہ لیتا ہون برک نے کہا مین معاویہؓ کے مارنے کا ذمہ لیتا ہون اور عمرو بن بکیر نے عمرو بن عاص کے ہلاک کرنے کا ذمہ لیا اور تینون نے یہ عہد کیا کہ یہ امر ایک ہی شب مین واقع ہو رمضان کی گیارہوین یا سترہوین کو پہران مین سے ہر ایک اس شہر کیطرف جس مین کہ اسکا مد نظر قیام پذیر تہا روانہ ہوا پس ابن ملجم کوفہ مین پہونچا اور خارجیون مین سے اپنے دوستون سے ملا۔ پس وہ اپنی مہم کا ارادہ کرنے لگے۔ رمضان کی سترہوین ۴۰ھ چالیس کو جناب امیر صبح کو بیدار ہوے اور اپنے فرزند ارجمند حسن علیہ السلام سے فرمانے لگے مینے آج رات خواب مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا مینے حضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی امت سے مجھے کیا کیا خصومتین اور جہگڑے پیش آے ہین۔ حضرتؐ نے ارشاد کیا کہ انکے حق مین دعا کرو مینے دعا کی بار الہا انکے بدلے مین مجہکو ان سے بہتر لوگون کی صحبت عطا کر اور میرے بدلے انکو کسی بد کی صحبت عطا کر اتنے مین ابن النباح موذن نے آکر الصلوۃ الصلوۃ کی آواز بلند کی جناب امیر دروازہ سے باہر نکلے اور ایھا الناس الصلوۃ الصلوۃ پکارنے لگے ابن ملجم نے تڑپکر آپ کی

پیشانی سے اوپر سر کے ایک طرف تلوار ماری کہ دماغ مین بیٹھ گئی پس ہر طرف سے لوگ دوڑ پڑے اور اسکو پکڑ لیا
اور باندھ لیا۔ جناب امیر جمعہ اور ہفتہ کے دن تک زندہ رہے اور اتوار کے روز رحلت فرما گئے +

(۲) قال الزبیر بن بکار کان من بقی من الخوارج تعاقدوا علی قتل علی ومعاویة وعمرو بن العاص فخرج لذلک
ثلاثة فکان ابن ملجم هو الذی التزم لهم قتل علی فدخل الکوفة لذلک واشتری سیفا لذلک بالف
درهم وسقاه السم وکان فی خلال ذلک یاتی علیا یسأله ویستحمله فحمله الی ان وقعت عینه علی قطام
امرأة رائقة جمیلة کانت تری رای الخوارج وکان علی قد قتل اباها واخوتها بالنهروان فخطبها
ابن ملجم فقالت له لا اتزوج الا علی مهر لا ارید سواه فقال وما هو قالت ثلاثة الاف دینار وقتل
علی قال ابن ملجم والله لقد قصدت لقتل علی وما اقدمنی هذا المصر غیر ذلک فقالت ان قتلته و
نجوت فهو الذی اردت فتبلغ شفاء نفسی ویهنئک العیش معی وان قتلت فما عند الله خیر من الدنیا
فقال لها لک ما اشترطت فقالت له سالتمس من یشد ظهرک فبعثت الی ابن عم لها فاجابها ولقی ابن
ملجم شبیب بن بجرة الاشجعی فقال یا شبیب هل لک فی شرف الدنیا والاخرة قال وما هو قال
تساعدنی علی قتل علی قال ثکلتک امک لقد جئت شیئا ادا۔ کیف تقدر علی ذلک قال انه رجل لا حرس
له ولا یخرج الی المسجد الا منفردا دون من یحرسه فنکمن له فی المسجد فاذا خرج الی الصلوة قتلناه
فان نجونا نجونا وان قتلنا سعدنا بالذکر فی الدنیا والاخرة فقال ویلک ان علیا ذو سابقة فی الاسلام
مع النبی صلی الله علیه وسلم فانشرح نفسی بقتله قال ویلک انه حکم الرجال فی دین الله عز وجل وقتل
اخواننا الصالحین فنقتله ببعض من قتل ولا تشکن فی دینک فاجابه واقبلا حتی دخلا علی قطام وهی
معتکفة فی المسجد الاعظم فی قبة ضربت لنفسها فدعت لهم واخذوا سیوفهم وجلسوا قبالة السدة
التی یخرج منها علی فخرج منها علی الی الصلوة الصبح فبدره شبیب فضربه فاخطاه فضربه ابن ملجم لعنة
الله علیه علی راسه وقال الحکم لله لا لک ولا لاصحابک فقال علی لا یفوتنکم الکلب فشد الناس علیه من
کل جانب فاخذوه وهرب شبیب خارجا من الباب فلما اخذ قال علی احبسوه فان مت فاقتلوه ولا تمثلوا
وان لم امت فالامر لی فی العفو والقصاص (اخرجه ابو عمر) (یا ابن عبد البر فی الاستیعاب) زبیر بن بکار
سے منقول ہے کہ خارجیون سے جو لوگ کہ جنگ نہروان مین قتل ہونیسے بچ گئے تھے انہون نے جناب امیر اور معاویہ اور
عمرو بن العاص کے قتل کرنے پر معاہدہ کیا اس امر کی انجام دہی کے لیے تین آدمی نکلے ان مین سے عبد الرحمن
بن ملجم مرادی بد نام اور وہ شخص تھا جس نے کہ جناب امیر کے قتل کرنیکا ان سے وعدہ کیا تھا پس وہ کوفہ مین اس
غرض کے لیے آیا اور ہزار درہم کو ایک تلوار مول لی اور اسکو زہر کا بجھا دیا۔ اسی عرصہ مین جناب امیر کی خدمت

مین آتا جاتا رہا تاکہ جناب امیر اسے کوئی کام سپرد کرین آپنے اسے ایک خدمت سپرد کی تاکہ اسکی نگاہ قطامہ پر جا پڑی جو نہایت حسینہ تہی۔ اور خارجیون کی رائے کو دیکہہ رہی تہی جناب امیرؑ نے نہروان کی لڑائی مین اسکے باپ کو اور بہائیون کو قتل کیا ہوا تہا۔ ابن ملجم نے اس سے اپنے نکاح کی درخواست کی اس نے جواب دیا کہ مین ایسے مہر کے سوا کہ بجز اسکے اور کچہہ نہین چاہتی۔ نکاح نہین کر سکتی۔ ابن ملجم نے مہر کی شرح پوچہی قطامہ نے کہا تین ہزار دینار اور جناب امیر کا قتل ہے ابن ملجم نے کہا بخدا تو نے ایسی چیز کو طلب کیا ہے کہ جسکے لیے مین اس شہر مین آیا ہون وہ کہنے لگے اگر تو نے جناب امیرؑ کو قتل کیا اور تو نجات پا گیا پس یہی بات تجہے حاصل ہو جائیگی جو کہ تو چاہتا ہے۔ اور میری طرف سے بہی تجہے مہر مین رعایت حاصل ہوگی۔ اور تجہے مجہہ سے ایک گوارندہ عیش حاصل ہوگا اور اگر تو قتل ہوگا۔ تو پس جو کچہہ اللہ کے پاس ہے وہ دنیا سے بہتر ہے ابن ملجم کہنے لگا تجہے چاہیے کہ تو اپنی شرط کو پورا کرے۔ قطامہ نے کہا مین تجہے ایسے شخص کو ملاتی ہون جو اس کام مین تیری مدد کریگا۔ پس اسنے اپنے چچازاد بہائی کو بلا بہیجا وہ اسکے پاس آیا اسکے بعد ابن ملجم شبیب بن بجیرہ الاشجعی سے ملا اور کہنے لگا ای شبیب کیا تجہے دنیا و آخرت کی شرف حاصل کرنے مین کچہہ رغبت ہے۔ شبیب کہنے لگا وہ کیا ہے۔ ابن ملجم نے کہا وہ جناب امیر کا قتل کرنا ہے شبیب نے کہا تیری مان کے بچے مرین۔ تو نے ایک عجیب بات کہی ہے۔ ہم کیونکر انپر قابو پا سکتے ہین۔ ابن ملجم کہنے لگا جناب امیر کا کوئی نگہبان نہین اور مسجد مین وہ تنہا جاتے ہین کوئی انکے ساتہہ محافظ نہین ہوتا۔ ہم کمین مین بیٹہے رہین جب وہ صبح کو نماز کے لیے نکلین تو ہم انکو شہید کر ڈالین۔ پہر اگر ہم بچ گئے بچ گئے اور اگر مارے گئے تو ہم دنیا و آخرت مین ذکر خیر چہوڑ جائینگے شبیب نے کہا ارے تو مرے جناب امیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ صاحب سبقت ہین انکے قتل کرنے سے بہلا میرا دل کیونکر خوش ہو سکتا ہے۔ ابن ملجم کہنے لگا تجہہ پر سخت افسوس ہے انہون نے خدا کے دین مین لوگون کو منصف مقرر کیا ہے اور ہمارے دیندار بہائیون کو قتل کیا ہے۔ ہم انکو ان قتل شدہ لوگون کی عداوت سے قتل کرینگے تو اپنے دین مین کسی طرح سے شک اور شبہ اپنے دل مین نہ لا شبیب نے اسکی بات کو مان لیا۔ اور دونون ملکر قطامہ کے پاس گئے اس نے مسجد اعظم مین اپنے اعتکاف کے لیے ایک خیمہ کہڑا کیا ہوا تہا اور وہ اس مین معتکف تہی۔ اس نے ان دونون کو اپنے پاس بلا لیا۔ وہ اپنی تلوارون کو لیکر اس دروازہ کے پاس بیٹہہ گئے۔ جہان سے جناب امیر مسجد مین آیا کرتے تہے پس جناب امیر صبح کی نماز کے لیے گہر سے باہر تشریف لائے۔ شبیب نے بڑہکر تلوار ماری اسکا وار خالی گیا۔ ابن ملجم نے کہ خدا کی پہٹکار اس پر ہو سے جناب امیر کے سر اقدس پر تلوار لگائی۔ اور کہنے لگا یا علی حکم خاص خدا کے لیے ہے نہ آپکا ہے نہ آپکے دوستون کا۔ جناب امیرؑ نے لوگون سے کہا دیکہو یہ کتا تم سے کہین بہاگ نہ جاوے لوگ ہر طرف سے اسپر ٹوٹ پڑے اور اسکو گرفتار کر لیا۔ شبیب دروازہ کے باہر سے بہاگ گیا جب ابن ملجم گرفتار ہو گیا جناب امیرؑ نے فرمایا اسکو

قید رکھو اگر مین مرگیا تو تمنے اسکو قتل کر دینا اور مثلہ نہ کرنا۔ اور اگر زندہ رہا تو بخشدینا اور قصاص لینا میرے اختیار مین ہوگا ۔

(۳) عن اللیث بن سعد ان ابن ملجم ضرب علیا فی صلوۃ الصبح بسیف کان سمہ بسم ومات من یومہ ودفن بالکوفۃ لیلا (اخرجہ البغوی) واختلفوا اھل ضربہ فی الصلوۃ وقبل الدخول فیھا وھل استخلف من اتم الصلوۃ اوھو اتمھا والاکثر علی انہ استخلف جعدۃ بن ھبیرۃ فصلی بھم تلک الصلوۃ (اخرجہ محب الطبری فی المناقب) لیث بن سعد سے منقول ہے کہ ابن ملجم نے جناب امیر کو صبح کی نماز مین زہر کی بجھی تلوار ماری تھی اور اسی روز جناب امیر انتقال فرما گئے تھے۔

اور لوگون کا اس مین اختلاف ہے کہ ابن ملجم نے آپکو عین صبح کی نماز مین تلوار ماری تھی یا کہ نماز سے پہلے۔ اور آیا جناب امیر نے نماز کے تمام کرنے کے لیے کسیکو اپنا خلیفہ کیا تھا یا کہ خود نماز کو پورا کیا تھا۔ اکثر لوگ یہ کہتے ہین کہ جناب امیر نے جعدہ بن ہبیرہ کو نماز کے لیے اپنا خلیفہ کیا تھا اور اسنے اس نماز کو پورا کیا تھا

(۴) عن ھارون بن یحیی قال ان علیا لما ضربہ ابن ملجم قال فزت برب الکعبۃ (اخرجہ ابن الاثیر فی کامل التواریخ) ہارون بن یحیی کہتے ہین کہ جب ابن ملجم ملعون نے جناب امیر علیہ السلام کو چوٹ لگائی تو جناب امیر نے چلا کے فرمایا رب کعبہ کی قسم ہے مین رستگار ہوگیا ۔

جناب امیر کی اپنے قاتل سے ہمدردی

(۱) عن ھشیم مولی الفضل قال لما قتل بن ملجم علیا قال للحسن والحسین عزمت علیکم لما حبستم الرجل فان مت فاقتلوہ ولا تمثلوا بہ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ یقول وایاکم والمثلۃ ولو بالکلب العقور (اخرجہ الفضائلی) ہشیم فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام سے روایت ہے کہ جب جناب امیر علیہ السلام کو ابن ملجم نے زخمی کیا آپ حسنین علیہما السلام سے وصیت فرمانے لگے مین تمہین خدا کی قسم دیتا ہون کہ جب کہ تمنے اس آدمی کو قید کر لیا ہے اگر مین مرجاؤن تو اسکو قتل کرنا اور مثلہ نہ کرنا کیونکہ مینے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ڈرو تم مثلہ کرنے سے اگرچہ کٹکھنا کتا ہی ہو ۔

(۲) عن الحسین بن کثیر عن ابیہ وکان قد ادرک علیا قال خرج علی الی الفجر فاقبل الاوز یصحن فی وجھہ فطردوھن فقال دعوھن فانھن نوائح فضربہ ابن ملجم قلت لہ یا امیر المومنین خل بیننا وبین مراد فلا تقوم بھم ثاغیۃ ولا راغیۃ ابدا قال لا ولکن احبسوا الرجل فاذا

انامت فاقتلوہ فاذا اعش فالجروح قصاص (اخرجہ احمد فی المناقب) حسین بن کثیر اپنے والد سے کہ اس نے جناب امیر کو دیکھا تھا روایت کرتا ہے کہ جناب امیر صبح گہر سے برآمد ہوئے بطین انکے سامنے ہو کر فریاد کرنے لگیں لوگ انکو ہٹانے لگے جناب امیرؓ نے فرمایا انکو چھوڑ دو یہ نوحہ کر رہی ہین۔ پس ابن ملجم نے آپکو ضرب لگائی سینے عرض کیا یا امیر المومنین آپ ہمارے اور بنی مراد کے درمیان جنگ کی اجازت دیدین تا کہ ان مین اونٹ اور بکری باقی نہ چھوڑا جائے فرمایا نہین لیکن تم اس آدمی کو قید رکھو جب مین مرجاؤن اسکو قتل کر دینا اور اگر مین زندہ رہون تو صرف زخم کا بدلہ لیا جائیگا +

(۳) عن حسین بن کثیر قال قال علی النفس بالنفس ان ھلکت فاقتلوہ وان بقیت رأیت فیہ رائی یا بنی عبد المطلب لا الفینکم تخوضون دماء المسلمین تقولون قد قتل امیر المومنین الا لا تقتلن الا قاتلی انظر یا حسن ان انامت من ضربتی ھذہ فاضربہ ضربۃ فلا تمثلن بالرجل فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والمثلۃ ولو بالکلب العقور (اخرجہ محب الطبری فی الریاض النضرہ) حسین بن کثیر ناقل ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ جان کا بدلا جان ہے، اگر مین مرجاؤن تو اسکو مار ڈالنا اور اگر مین زندہ رہا تو اسکی نسبت مین اپنی رائے کو دیکھونگا۔ ای بنی عبد المطلب تمکو مین مسلمانون کے خون کے پیچھے نہین ڈالتا کہ تم یہ کہو امیر المومنین مارے گئے ہین۔ خبردار بجز میرے قاتل کے اور کسی کو نہ مارنا۔ اے حسن نگاہ رکھیو کہ اگر مین اس ضرب سے جو مجھے لگا ہے مرجاؤن۔ تو تو نے بھی میرے قاتل کو ایک ہی ضرب لگانا۔ اور ٹکڑے ٹکڑے نکرنا بتحقیق مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ مثلہ کرنے سے بچو اگرچہ کٹکھنا کتا ہی ہو +

(۴) عن الزبیر بن بکار قال قال علی احبسوہ فان انامت فاقتلوہ ولا تمثلوا بہ فان لم امت فالامر لی فی العفو والقصاص (اخرجہ ابو عمر) زبیر بکار کہتے ہین کہ جناب امیرؓ نے اپنے قاتل ملعون کی نسبت فرمایا اگر مین مرجاؤن تو تم نے اسے بھی مار ڈالنا اور ٹکڑے ٹکڑے نہ کرنا اور اگر مین زندہ رہا تو مجھے اسکے بخشنے اور بدلا لینے مین اختیار ہوگا +

(۵) عن الزھری قال لما ضرب علی تلک الضربۃ قال ما فعل ضاربی اطعموہ طعامی اسقوہ من شرابی فان عشت فانا اولی بحقی وان مت فاضربوہ ولا تزیدوہ علیہ (اخرجہ الخوارزمی) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ زہری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہین کہ جب جناب امیرؓ کو وہ ضرب لگا فرمانے لگے میرا قاتل میرا کھانا اُسے کھلاؤ۔ اور میرا پانی اُسے پلاؤ اگر مین زندہ ۔ رہا تو مین اپنے حق کا زیادہ حقدار ہون اور اگر مین مرگیا پس تجھے اسکو ایک ضرب لگانا اور سپر کسی قسم کی زیادتی نکرنا +

جناب امیر علیہ السلام کی وصیت

(۱) عن الزہری قال اوصی علی الحسن یا حسن لا تغال فی کفنی فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یقول لا تغالوا فی الکفن وامشوا بین المشیین فان کان خیراً عجلتمونی وان کان شراً القیتموہ عن اکتافکم (اخرجہ الخوارزمی) زہری رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ جناب امیر نے حضرت حسن علیہ السلام سے وصیت فرمائی کہ اے حسن میرے کفن کو غالیہ نہ لگانا کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کفن میں غالیہ نہ لگاؤ۔ اور دو رفتاروں کے درمیان ہو کر چلنا (یعنی نہ دوڑتے ہوئے اور نہ زیادہ آہستہ) کیونکہ اگر کوئی امر نیک پیش آنے والا ہوگا تو تم نے میرے لیے اسکی تعجیل کی ہوگی۔ اور اگر برائی پیش آنیوالی ہوگی تو تم نے اپنے کندھے کا بوجھ ہلکا کیا ہوگا*

(۲) عن الحسن قال لما حضرت ابی الوفات قبل یوصی فقال ھذا ما اوصی بہ علی بن ابی طالب اخو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وابن عمہ وصاحبہ اول وصیتی اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً عبدہ ورسولہ وخیرتہ بعلمہ وارتضاہ لخلقہ وان اللہ باعث من فی القبور وسائل الناس عن اعمالھم عالم بما فی الصدور ثم انی اوصیک یا حسن وکفی بک وصیاً بما اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فاذا کان ذلک فالزم بیتک وابک علی خطیئتک ولا تکن الدنیا اکبر ھمک واوصیک یا بنی بالصلوٰۃ عند وقتھا والزکوٰۃ فی اھلھا عند محلھا والصمت عند الشبہۃ والاقتصاد والعدل فی الرضاء والغضب وحسن الجوار واکرام الضیف ورحمۃ المجھود واصحاب البلاء وصلۃ الرحم وحب المساکین ومجالستھم والتواضع فانہ من افضل العبادۃ وذکر الموت وزھد فی الدنیا فانک رھن الموت وغرض بلاء وطریح سقم واوصیک بخشیۃ اللہ تعالیٰ فی سرائرک وعلانیتک وانھاک عن مخالفۃ الشرع بالقول والفعل واذا عرض لک شئ من امر الاخرۃ فابدأ بہ فاعرض لک امر من الدنیا فتأنہ حتی تصیب رشدک فیہ وایاک وموطن التھمۃ والمجلس المظنون بہ السوء فان قرین السوء یغیر جلیسہ وکن للہ یا بنی عاملاً وعن الخنی زجوراً وبالمعروف آمراً وعن المنکر ناھیاً وآخ الاخوان فی اللہ واحب الصالح لصلاحہ ودار الفاسق عن دینک وابغضہ بقلبک وزائلہ باعمالک لئلا تکون مثلہ وایاک والجلوس فی الطرقات ودع المماراۃ ومجاراۃ من لا عقل لہ واقتصد یا بنی فی معیشتک واقتصد فی عبادتک وعلیک فیھا بالامر الدائم الذی تطیقہ والزم الصمت وبہ تسلم وقدم لنفسک تغنم وتعلم الخیر تعلم وکن ذاکراً للہ تعالیٰ علیٰ کل حال وارحم من اھلک الصغیر ووقر الکبیر ولا تاکل طعاماً حتی تصدق منہ

قبل اکله وعلیک بالصوم فانه زکوة البدن وجنة لاهله وجاهد نفسک واحذر جلیسک واجتنب عدوک و
علیک بمجالس الذکر واکثر من الدعاء فانی لم آلک یا بنی نصحا وهذا فراق بینی وبینک واوصیک باخیک محمد
خیرا فانه ابن ابیک وقد تعلم حبی له واما اخوک الحسین فهو شقیقک وابن امک وابیک والله الخلیفة
علیکم وایاه اسال ان یصلحکم وان یکف الطغاة البغاة عنکم واصبر الصبر حتی یقضی الله هذا الامر ولا حول
ولا قوة الا بالله (نور الابصار) جناب امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب جناب پدر ذوالماجد علیہ السلام کی وفات کا
وقت قریب آگیا آپ وصیت فرمانے لگے کہ یہ وہ بات ہے کہ جسکی نسبت علی بن ابیطالب جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بھائی
اور انکا ابن عم اور انکا مصاحب وصیت کرتا ہے سب سے پہلے میری وصیت یہ ہے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ
کوئی معبود سوا خدا کے نہین اور محمد اسکے رسول اور برگزیدہ ہین اس نے اپنے علم سے انکو رسالت کے لیے انتخاب
کیا اور اپنی خلق کی ہدایت کے لیے انکو پسند کیا۔ اور جو لوگ کہ قبرون مین ہین انکو اللہ تعالے زندہ کریگا اور آدمیون
سے انکے اعمال کی پرسش فرمائیگا۔ اور جو کچھ کہ لوگون کے دلون مین ہے اسکو وہ جانتا ہے۔ بعد اسکے اے حسن
مین تجھکو وصیت کرتا ہون اور میری وصیت ادا کرنے کے لیے تجھے کافی ہے۔ یہ وہ چیز ہے کہ اسکے ساتھ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو وصیت کی ہے۔ پس جبکہ ایسا ہو تو تو اپنے گھر مین رہا کر اور اپنے گناہون پر رویا کر
اور دنیا کے حاصل کرنے مین اپنی ہمت کو مصروف نہ کر۔ اور اے میرے فرزند مین تجھکو وصیت کرتا ہون کہ نماز کو اسکے
وقت پر ادا کیا کر۔ اور جب زکوة دینے کا محل ہو تو اسکے مستحق کو دیا کر اور جب کوئی امر مشتبہ ہو تو اس مین ساکت
رہا کر۔ اور خوشنودی اور غصہ مین میانہ روی اور عدالت اختیار کر اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ نیکی کر۔ اور مہمان کی
تکریم کر۔ اور جو لوگ کہ عاجز ہون اور مصیبت مین مبتلا ہون انپر رحم کر اور صلہ رحم بجا لا اور مسکینون سے محبت کر
اور انکے پاس بیٹھا کر اور ان سے تواضع کیا کر اسلیے کہ یہ افضل عبادت ہے اور موت کو یاد رکھ۔ اور دنیا مین ہلا
کر اسلیے کہ تو موت سے چھوٹ نہین سکتا۔ اور دنیا بلا کے نازل ہونیکا مقام ہے اور بیماریون مین مبتلا ہے
اور نیز مین تجھکو وصیت کرتا ہون اپنے ظاہر اور باطن مین اللہ تعالے سے ڈرا کر اور ہر قول و فعل مین کہ شرع
شریف کی مخالفت سے منع کرتا ہون اور جب کوئی چیز امور آخرت مین سے تجھکو پیش آئے تو اس مین جلدی کر اور
جب کوئی امور دنیا مین سے تجھکو پیش آئے تو اس مین تامل کر یہانتک کہ اپنے بہبودی کو اس مین تحقیق کر لے
اور ایسے مقامات مین کہ جسمین تہمت کا شبہ ہو اور ایسی صحبتون مین کہ جن مین برائی کا گمان ہو بچا کر اسواسطے
کہ جو شخص کہ خود برا ہے وہ اپنے ہم صحبت کو بگاڑ دیتا ہے اے میرے فرزند تو اپنے عمل کو اللہ تعالے کے لیے خاص
اور خالص کر اور گناہگار کو تنبیہ کر اور اچھی بات کا حکم کر اور بری باتون سے منع کیا کر اور بھائیون سے خدا کی
راہ مین دوستی کر اور صالح شخص سے بسبب اسکی نیکی کے دوست رکھ اور فاسق سے مدارا کر اور دل مین اسکو

برا سمجھ اور اپنے اعمال مین اس سے علیحدہ رہ تاکہ ایسا نہو کہ تو بھی مثل اسکی ہوجائے اور بازارون مین نہ بیٹھا کر اور
بے وقوفون سے صحبت نہ کیا کر دانا کی ہمسائگی اختیار کر اور اپنی معاش مین اور عبادت مین میانہ روی اختیار کر اور عبادات
مسنونہ مین سے اسی چیز کو اختیار کر کہ جسکے ادا کرنے کی تجھے طاقت ہو اور ہمیشہ اسکو قائم رکھہ سکے۔ اور سکوت کو اپنے
اوپر لازم کرے کہ اسکے سبب سے تو برائیون سے بچ سکتا ہے اور نیکی کو اپنے نفس کے لیے مقدم کر تاکہ تجھے غنیمت
حاصل ہو اور ہر حال مین خدا کو یاد کیا کر اور تیرے عزیز و اقارب مین سے جو شخص صغیر السن ہو اسپر رحم کر اور جو کبیر السن
ہو اسکی بندگی کر اور جب تو کھانا کھانے لگے تو پہلے اس مین سے صدقہ دیدیا کر اور تجھ کو روزہ رکھنا لازم ہے
اسلیے کہ وہ بدن کی زکوۃ ہے اور روزہ دار کی سپر ہے اور اپنے نفس سے مجاہدہ کیا کر اور ہمنشین سے ہوشیار
رہا کر اور اپنے دشمن سے پرہیز کیا کر۔ اور تو ہمیشہ ایسی مجلسون بیٹھا کر کہ جس مین خدا کا ذکر ہوتا ہو اور
اکثر دعا کیا کر۔ اے فرزند مینے تجھے نصیحت کرنے مین کچھ کوتاہی نہین کی ہے۔ اور اب میرے اور تیرے درمیان
جدائی ہوتی ہے مین تیرے بھائی محمد حنفیہ کے باب مین تجھے نیکی کی وصیت کرتا ہون کہ وہ تیرے باپ کا
بیٹا ہے اور مجھے جو کچھ کہ اس سے محبت ہے تو اسکو جانتا ہے اور لیکن تیرا بھائی حسین پس وہ تیرا ہم بطن بھائی ہے
اور تیری مان اور تیرے باپ دونون کا بیٹا ہے اور اللہ تعالی میرے بعد تمہارا نگہبان ہے اور مین اس سے سوال کرتا ہون کہ
تمہارے کامون کی اصلاح کرے اور سرکشون کے اور باغیون کے شر کو تم سے دفع کرے اور تجھے صبر کرنا چاہیے
یہانتک کہ اس بات مین حکم کرے ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ٭

جناب امیرؑ کے انتقال کا بیان

عن عمرو بن ذی مر قال لما اصیب علی بالضربۃ دخلت علیہ وقد عصب راسہ قال قلت یا امیر المؤمنین ارنی
ضربتک قال فحلہا فقلت خدش لیس بشئ قال انی مفارقکم فبکت ام کلثوم من وراء الحجاب فقال لہا
اسکتی فلو ترین ما اری لما بکیت قال فقلت یا امیر المؤمنین ماذا تری قال ہذہ الملائکۃ وفود والنبیون
وہذا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا علی ابشر فما تصیر الیہ خیر مما انت فیہ (اخرجہ ابن الاثیر) عمرو بن ذی مر سے
روایت ہے کہ جب جناب امیرؑ کو زخم لگا مین انکی خدمت مین گیا وہ اپنے سر کو پٹکا باندھے ہوئے تھے مینے کہا یا امیر
المؤمنین مجھے اپنا زخم دکھا دیجیے انہون نے پٹکا کھولا اور مجھے زخم دکھا دیا مینے کہا تھوڑا سا زخم ہے اور کچھ بھی نہین ہے
فرمانے لگے مین تم سے جدا ہوتا ہون جناب ام کلثوم پردہ کے اندر سے رونے لگین جناب امیرؑ نے فرمایا چپ رہو
جو کچھ کہ مین دیکھتا ہون اگر تم بھی دیکھتین تو ہرگز نہ روتین مینے عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ کیا دیکھتے
ہین کہنے لگے یہ فرشتون کے سفیر اور انبیا تشریف لائے ہین اور یہ جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے

قدم رنجہ فرمایا ہے اور کہہ رہے ہین یا علی بشارت ہو جس حال مین کہ تو اب ہے اس سے عمدہ تیری حالت ہونیوالی ہے

(۲) عن عبد الرحمن بن حبیب قال لما فرغ علی من وصیۃ قال اقرء علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ثم لم یتکلم الا بلا الہ الا اللہ حتی قبضہ اللہ وغسلہ ابناہ وعبد اللہ بن جعفر وصلی علیہ الحسن وکبر علیہ اربعا وکفن فی ثلاثۃ اثواب لیس فیہا قمیص ودفن فی السحر (اخرجہ ابن الاثیر) عبد الرحمن بن حبیب کہتے ہین کہ جب جناب امیر وصیت سے فارغ ہوئے فرمایا مین تمکو سلام علیکم کہتا ہون اور خدا کی رحمت اور اسکی برکت تم پر ہو پھر آپنے بجز لا الہ الا اللہ کے اور کوئی کلام نہ کیا یہانتک کہ انتقال فرما گئے۔ انکے دونو بیٹون اور عبد اللہ بن جعفر نے انکو غسل دیا اور حسن علیہ السلام نے انکی جنازہ کی نماز پڑہی اور چار تکبیرین کہین اور تین کپڑون مین کفن دیا قمیص نہین تہا صبح کے قریب انکو دفن کیا ۔

(۳) وقال الجندی صلی علیہ الحسن وکبر علیہ اربع تکبیرات وقیل تسعا (اخرجہ محب الطبری فی الریاض) جندی علیہ الرحمۃ کہتے ہین کہ جناب امیر پر امام حسن علیہ السلام نے جنازہ کی نماز پڑہی اور چار تکبیرین کہین بعض کہتے ہین نو تکبیرین کہین ۔

(۴) روی ہارون بن سعید انہ کان عندہ مسک اوصی ان یحنط بہ وقال فضل من حنوط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ البغوی) ہارون بن سعید سے روایت ہو کہ جناب امیر کے پاس تہوڑا سا مشک تہا وصیت فرمائی کہ اس سے میرے کفن کو معطر کیا جائے اور فرمایا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حنوط سے بچا ہوا ہے ۔

وہ قدرتی آثار جو جناب امیر کی شہادت سے نمودار ہوئے

(۱) عن ابن شہاب الزہری قال قدمت دمشق وانا ارید العراق فاتیت عبد الملک بن مروان لاسلم علیہ فوجدتہ فی قبۃ فسلمت وجلست فقال یا ابن شہاب اتعلم ما کان ببیت المقدس صباح قتل علی فقلت نعم فقمت وراء الناس حتی اتیت خلف القبۃ وحول الی وجہہ فقال ما کان فقلت لم یرفع حجر من بیت المقدس الا وجد تحتہ دم عبیط فقال لم یبق احد یعلم ہذا غیری وغیرک فلا یسمعوا منک قال فما حدثت بہ الا بعد توفی (اخرجہ ابن الضحاک والخوارزمی) ابن شہاب زہری سے منقول ہو کہ مین دمشق مین گیا اور میرا عراق کی طرف جانیکا ارادہ تہا۔ پس مین عبد الملک بن مروان کے پاس سلام کرنیکو گیا وہ ایک خیمہ مین تہا مینے سلام کیا اور بیٹہ گیا عبد الملک مجہ سے کہنے لگا اے ابن شہاب تجہے معلوم ہے کہ جس روز جناب امیر علیہ السلام شہید ہوئے تہے اس روز بیت المقدس مین کیا ہوا تہا مینے کہا ہان مجہے معلوم ہے عبد الملک کہنے لگا میرے پاس چلا آ۔ مین لوگون کے پس پشت ہو کر خیمہ کی پشت کیطرف اسکے پاس گیا اور اسنے میری طرف مونہہ پہیر لیا۔ اور کہنے لگا

کیا بات ہے جیسے کہا اس روز بیت المقدس کا کوئی پتھر نہیں اٹھایا گیا تھا کہ اسکے نیچے تازہ خون نظر نہیں آتا تھا۔
عبد الملک کہنے لگا کہ میرے اور تیرے سوا کوئی اس راز سے خبردار رہنا نہیں چاہیے اور تجھ سے کوئی اس بات کو نہ سنے
ابن شہاب کہتا ہے کہ عبد الملک کے مرتے تک میں نے اسکا تذکرہ پھر کسی سے نہیں کیا

قال الحافظ ابو بکر بن الحسین البیہقی قلت کذا روی فی ہاتین الروایتین وروی باسناد صحیح عن الزہری
ان ذلک کان حین قتل الحسین ولعلہ وجد عند قتلہما جمیعا (نقلہ الزرندی فی درر السمطین) حافظ
ابو بکر بن حسین بیہقی کہتے ہیں کہ ان دونوں روایتوں میں اسطرح کا بیان ہے اور زہری سے روایت ہے بیت المقدس کے
پتھروں کے نیچے تازہ خون جما ہوا پایا تھا۔ اور اس روایت کی سندیں صحیح ہیں شاید کہ اسنے دونوں صاحبوں
کی شہادت کے وقت ایسا پایا ہو ۔

(۲) عن ابی القاسم الحسن بن محمد المعروف بابن الوفا قال کنت فی المسجد الحرام فرایت الناس مجتمعین حول
مقام ابراہیم فقلت ما ہذا قالوا راہب قد اسلم فہو یحدث بحدیث عجیب فاشرفت علیہ فاذا شیخ
کبیر علیہ جبۃ صوف وقلنسوۃ صوف عظیم الجثۃ وہو قاعد عند مقام ابراہیم سمعتہ یقول کنت قاعدا
فی صومعتی فی بعض الایام فاشرفت منہا اشرافۃ فاذا الطائر کالنسر الکبیر قد سقط علی صخرۃ علی
شاطی البحر فتقایا فرمی من فیہ ربع انسان ثم طار فغاب یسیرا ثم عاد فتقایا ربعا اخر ثم طار وعاد
وتقایا ہکذا الی ان تقایا اربعۃ ارباع الانسان ثم طار فدنت الارباع بعضہا من بعض فالتامت فقام
منہا انسان کامل وانا اتعجب اذ رایت فاذا بالطائر قد انقض علیہ فاختطف ربعہ ثم عاد فاختطف اخر ثم طار وہکذا
الی ان اختطف جمیعہ فبقیت متفکرا اتحسر ان لا کنت سالتہ من ہو وما قصتہ فلما کان فی الیوم الثانی
اذا بالطائر قد اقبل وفعل کفعلہ بالامس فلما التامت الارباع وصارت شخصا کاملا نزلت من صومعتی
مبادرا الیہ ودنوت منہ وسالتہ من انت فسکت عنی فقلت بحق من خلقک من انت قال انا ابن ملجم فقلت
وما فعلت قال قتلت علی بن ابی طالب فوکل بی ہذا الطائر یقتلنی کل یوم قتلۃ۔ فہذا خبری فانقض
الطائر فاختطفہ وطار فسالت من علی فقالوا ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ فاسلمت (اخرجہ
الخوارزمی) ابو القاسم حسن بن محمد المعروف بابن الوفا سے منقول ہے کہ میں کعبہ میں تھا۔ لوگوں کو دیکھا مقام
ابراہیم کے گرد مجتمع ہیں میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے۔ لوگوں نے کہا ایک راہب مسلمان ہو گیا ہے اور ایک عجیب
بات بیان کرتا ہے۔ پس میں اسکے دیکھنے کو گیا دیکھا کہ ایک بڈھا قوی جثہ آدمی ہے اور کملی کا جبہ اور کملی
کی ٹوپی پہنے ہوئے ہے اور وہ مقام ابراہیم کے پاس بیٹھا ہوا لوگوں سے باتیں کر رہا ہے اور سب لوگ
کان دھرکر سن رہے ہیں۔ اس نے بیان کیا کہ ایک دن میں اپنے صومعہ میں بیٹھا ہوا تھا ناگاہ میں نے دیکھا

ایک طائر مثل بڑے چیل کے دریا کے کنارے ایک بڑے پتھر پر بیٹھ گیا اور بعد اسکے اس نے قے کی یا اسکے موہنہ سے چوتھائی آدمی کی نکلی بعد اسکے اڑ گیا اور تھوڑی دیر غائب رہا بعد اسکے پہر آیا اور قے کی تو دوسرا چوتھائی ٹکڑا نکلا بعد اسکے اڑ گیا۔ اور پہر آکر قے کی اور اسیطرح چار ٹکڑے ایک آدمی کے اسکے موہنہ سے نکلے بعد اسکے پہر اڑ گیا پس وہ چاروں ٹکڑے آپس میں ملگئے اور ان سے پورا آدمی بنگیا مجھے اسکے دیکھنے سے نہایت تعجب ہوا ناگاہ وہ طائر پہر آیا اور اس آدمی پر گرا اور جہپٹکر اسکا چوتھا حصہ اڑا لیگیا۔ اسیطرح پوری اس آدمی کو اڑا لے گیا مجھے نہایت فکر ہوئی کہ یہ کیا بات ہے اور افسوس ہوا کہ مینے اس آدمی سے اسکا حال دریافت نہ کیا۔ جب دوسرا دن ہوا تو وہ طائر پہر آیا اور گذرے ہوئے دن کی طرح سے کرنے لگا جب چاروں ٹکڑے مل گئے اور وہ شخص پورا آدمی بنگیا میں اپنے صومعہ سے اترکر اسکیطرف دوڑا اور اسکے نزدیک جاکر اس سے پوچھنے لگا تو کون ہے وہ خاموش رہا۔ پہر مینے اسے خدا کی قسم دیکر پوچھا کہ مجھے بتا تو کون ہے وہ خاموش ہوگیا۔ مینے پہر کہا تجھکو قسم ہے اسکی جس نے تجھکو پیدا کیا ہے مجھے سچ بتا تو کون ہے وہ کہنے لگا میں ابن ملجم ہوں مینے اس سے پوچھا تیرا اس طائر کے ساتھ کیا قصہ ہے۔ وہ بولا مینے جناب علی علیہ السلام کو قتل کیا ہے اسلیے اللہ سبحانہ وتعالی نے مجھ پر اس طائر کو مقرر کیا ہے کہ میرے ساتھ ہر روز یہی فعل کرتا ہے جو تونے دیکھا ہے بعد ازاں میں اپنے صومعہ سے باہر نکلکر پوچھا کہ علی بن ابی طالب کون ہیں معلوم ہوا کہ وہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں۔ پس میں اسلام سے مشرف ہوا۔

جناب امیر علیہ السلام کی وفات پر جناب امام حسن علیہ السلام کا خطبہ

عن ابن ابی رزین قال خطب الحسن بن علی حین قتل علی فقال یا اھل العراق لقد کان فیکم رجل قتل اللیلة واصیب الیوم لم یسبقه الاولون ولم یدرکه الاخرون کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعثه فی سریة کان جبریل عن یمینه ومیکائیل عن یساره فلا یرجع حتی یفتح اللہ علیه (اخرجه ابن جریر فی تہذیبه والدولابی) والطبرانی فی الکبیر عن هبیرة بن مریم ابن ابی رزین سے مروی ہے کہ جب جناب امیر علیہ السلام شہادت پاگئے جناب امام حسن علیہ السلام نے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ اے اہل عراق کل تم میں ایک ایسا آدمی موجود تھا جو رات کو قتل ہوا اور آج خدا کے پاس پہونچ گیا کہ جس سے پہلے لوگ سبقت نہیں لے گئے اور نہ پچھلے اس تک پہونچ سکیں گے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم اسکو اپنی فوج کا سردار بناکر بھیجا کرتے تھے تو جبریل انکے داہنی طرف اور میکائیل انکے بائیں طرف ہوتے تھے۔ جب تک کہ خدا تعالے انکو فتح نہیں دیتا تھا وہ واپس نہیں ہوتے تھے

(۲) عن الحسن انه لما قتل علی قام خطیبا فحمد الله واثنی علیه فقال اما بعد والله لقد قتلتم اللیلة رجلا فی لیلة نزل فیها القرآن وفیها رفع عیسی بن مریم وفیها قتل یوشع بن نون فتی موسی (اخرجه ابن جریر فی تاریخه) جناب امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے جبکہ جناب امیر علیہ السلام شہادت پا گئے تو وہ خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور خدا کی صفت وثنا کے بعد فرمانے لگے اے لوگو خدا کی قسم ہے تمنے آج ایسی رات مین ایک آدمی کو مارا ہے جسمین کہ قرآن اترا تہے اور جس رات مین عیسی بن مریم آسمان پر اٹہائے گئے اور جس رات مین جناب موسی کے نوجوان یوشع بن نون قتل ہوئے ؞

(۳) عن عمرو بن حبشی قال خطبنا الحسن حین قتل علی لقد فارقکم رجل ان کان رسول الله صلی الله علیہ لیعطیہ الرایة فلا ینصرف حتی یفتح الله علیہ ما ترک من صفراء ولا بیضاء الا سبعمائة درھم کان یرصدھا الخادم لاھلہ (اخرجہ احمد) عمرو بن حبشی سے منقول ہے کہ جناب امیر کی وفات کے بعد جناب امام حسن علیہ السلام نے ہمین خطبہ مین ارشاد کیا کہ آج تم سے ایک ایسا آدمی جدا ہو گیا ہے کہ جب جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وسلم اسے علم عطا فرماتے تو جب تک خدا اسے فتح نہ دیتا وہ واپس نہ ہوتا اس نے سونا چاندی سوا سات سو درہم کے اور کچہ نہین چھوڑا۔ اپنے اہل کے لیے خادم اس سے لینا چاہتا تہا ؞

جناب امیر کی وفات پر لوگون کی رائین

(۱) عن ام المؤمنین عائشة رضی الله عنہا قالت لما بلغہا موت علی بن ابی طالب لتصنع العرب ما شاءت فلیس لہا احد ینہاھا (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جبکہ انکو جناب امیر علیہ السلام کی وفات کا حال معلوم ہوا فرمانے لگین اب عرب جو چاہے سو کرے کوئی اُس کا خصم نہین رہا ؞

(۲) وکان معاویة یکتب فیما ینزل بہ لیسال لہ علی بن ابی طالب عن ذلک فلما قتل علی قال ذھب الفقہ والحکم بموت ابن ابی طالب فقال عتبة اخوہ لا یسمع ھذا اھل الشام فقال دعنی عنک (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) امیر معاویہ کو جو امور کہ دشوار پیش آیا کرتے تہے انکو لکھکر جناب امیر علیہ السلام سے پوچہا کرتا تہا جب جناب امیر علیہ السلام شہید ہوگئے تو امیر معاویہ کہنے لگے ابن ابی طالب کی موت سے فقہ اور حکمت جاتی رہی عتبہ اسکا بہائی کہنے لگا کہ مین یہ بات اہل شام نہ سن لین معاویہ نے کہا چھوڑ مجھے ؞

آنحضرت کا جناب امیر سے فرمانا کہ یا علی اپنا ہاتہہ بڑہا اور میرے ساتہہ جنت مین جہان

مین داخل ہون توبہی داخل ہو

عن ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال لما طعن ابی و امر بالشوریٰ دخلت علیہ ام المؤمنین حفصۃ رضی اللہ عنہا قالت یا ابت ان الناس یزعمون ان ہولاء الستۃ لیسوا برضی بعلی قال اسندونی فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی سدید کفی فی یدی تدخل معی یوم القیامۃ حیث ادخل (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر وابوبکر الشافعی وابوالحسن بن بشیر فی فوائدہ وابن عساکر والدیلمی) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب میرے والد ماجد زخمی ہوگئے اور انہون نے مشورت کر لیے حکم دیا ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا انکے پاس جاکر کہنے لگین اے ابا لوگ خیال کرتے ہین کہ چہون جناب علی سے نا راض ہین۔ عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے مجہ کو تکیہ لگادو پہر بولے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تہے کہ ای علی اپنا ہاتہ میرے ہاتہ مین دے اور داخل ہو قیامت کے روز میرے ساتہ جہان کہ مین داخل ہون ✤

جناب امیر کا آنحضرت کے ساتہ جنت مین ایک گہر مین ہونا

(۱) عن زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت معی فی قصری فی الجنۃ مع فاطمۃ ابنتی وانت اخی ورفیقی ثم تلا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخوانا علی سرر متقابلین (اخرجہ احمد فی المناقب) زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیر سے فرماتے تہے کہ یا علی تم جنت مین میرے ساتہ میری بیٹی فاطمہ کے ساتہ میرے قصر مین ہوگی۔ اور تم میرے بہائی اور رفیق ہو پہر حضرت نے یہ آیت کریمہ پڑہی کہ بہائی برابر کے تختون پر آمنے سامنے ہونگے ✤

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انا وایاک وہذان فی مکان واحد یرید بہذین الحسن والحسین (اخرجہ الدیلمی والطبرانی فی الکبیر) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہو کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہسے ارشاد کیا یا علی مین اور تو اور یہ دونون جنت مین ایک مکان مین ہونگے اور ان دونو سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد حسن اور حسین سے تہی ✤

(۳) عن علی قال دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا فی المنام فاستسقا الحسین قال فقام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی شاۃ لنا بکی فحلبہا فدرت فجاءہ الحسن فنحاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت فاطمۃ یا رسول اللہ کانہ احبہما قال لا ولکنہ یعنی الحسن استسقا قبلہ ثم قال انی وایاک وہذین وہذا الراقد فی مکان واحد یوم القیامۃ (اخرجہ احمد فی المسند) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ ایک شب جناب پیغمبر خدا

خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف لائے میں سوتی تھی حسین علیہ السلام کو پیاس لگی جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھکر تشریف لے گئے اور ایک تھوڑی دودھ والی بکری اپنے ساتھ لائے اور اسکو دوہکر برتن
میں دودھ ڈالدیا حسین علیہ السلام اسکو پینے لگے حضرت نے انکو ہٹا دیا جناب فاطمہ علیہا السلام عرض کرنے لگیں
شاید حسن ان دونوں میں سے زیادہ پیارے ہیں آپ نے فرمایا نہیں۔ لیکن حسن اس سے پہلے پیاسا ہوا ہے
پھر حضرت نے فرمایا میں اور تو اور یہ دونوں اور یہ اونگھنے والا قیامت کے روز ایک مکان میں ہونگے ✦

جناب امیر کا اہل جنت پر صبح کے ستارے کی طرح چمکنا

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی یزھر باھل الجنۃ کما یزھر کوکب الصبح
باھل الدنیا (اخرجہ الحاکم فی تاریخہا والبیہقی فی فضائل الصحابۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار)
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی جنت کے لوگوں پر اسطرح سے چمکیگا
جسطرح صبح کا ستارہ دنیا کے لوگوں پر چمکتا ہے ✦

جناب امیر کا سب سے اول جنت کے دروازہ کو کھٹکھٹانا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت اول من یقرع باب الجنۃ فتدخل فیھا بغیر
حساب (اخرجہ الامام علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا فی مسند اہل البیت) جناب امیر علیہ السلام
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجھ سے فرماتے تھے کہ یا علی تو سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیگا
اور بغیر حساب کے اس میں داخل ہوگا ✦

جناب امیر کا قطعی مغفور ہونا

(۱) عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ قد غفر لک ولولدک
ولاھلک ولمحبیک فابشر فانک الانزع البطین (اخرجہ الدیلمی) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا کہ یا علی بتحقیق اللہ تعالی نے تجھے اور تیری اولاد
کو اور تیرے اہل کو اور تیرے دوستوں کو بخشدیا ہے پس خوش ہو کہ تو انزع اور بطین ہے ✦
عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اعلمک کلمات اذا قلتھن غفر لک مع انک مغفور تقول
لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم لا الہ الا اللہ العلی العظیم سبحان رب السموات السبع ورب الارضین ورب العرش

العظیم والحمد للہ رب العلمین (اخرجہ احمد فی المناقب والنسائی فی الخصائص) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہین کہ مجھسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ ہم تجھکو ایسے چند کلمات بتائین کہ جب تو انکو پڑہے تو خدا تجھے باوجودیکہ تو بخشا ہوا ہے بخشدے تو یہ کہا کہ نہین ہے کوئی معبود مگر ایک خدا جو حلم والا اور کرم والا ہے اور نہین ہے کوئی معبود مگر ایک خدا جو برتر اور عظمت والا ہے۔ پاک ہے وہ خدا جو ساتون زمینون اور آسمانون کا پالنے والا ہے اور سب تعریف ہی خدا کے لیے جو تمام جہانون کا پرورش کرنیوالا ہے ✤

جناب امیر کا سب سے اول خدا کے سامنے دعوے کے لیے اٹھنا

(۱) عن قیس بن عبادة عن علی قال انا اول من یجثو للخصومة بین یدی الرحمن یوم القیمة قال قیس فیھم نزلت ھذان خصمان اختصموا فی ربھم قال ھم الذین تبارزوا یوم بدر علی وحمزة وعبیدة الحارث وشیبة ابن ربیعة وعتبة بن ربیعة والولید بن عتبة (اخرجہ البخاری) قیس بن عبادہ جناب امیر علیہ السلام سے ناقل ہے کہ جناب امیر فرماتے تہے کہ مین قیامت کے روز سب سے پہلے خدا کے سامنے جھگڑنے کے لیے اٹھایا جاؤنگا۔ قیس کہتے ہین کہ جن لوگون نے بدر کے روز باہم مبارزت کی تہی یعنے جناب حمزہ اور علی اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور کفار مین سے شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ پس انکے شان مین یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ یہ دو مدعی جھگڑتے ہین اپنے رب پر ✤

جناب امیر کا سب سے اول جنت مین داخل ہونا

عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتذاکرا اصحاب الجنة فقال صلی اللہ علیہ وسلم ان اول اھل الجنة دخولا الیھا علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویہ) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بیٹھے ہوئے اصحاب جنت کا تذکرہ کر رہے تہے حضرت نے فرمایا اہل جنت مین سے سب سے پہلے اس مین داخل ہونیوالا علی بن ابی طالب ہے ✤

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول من یدخل الجنة انا وانت وفاطمة والحسن والحسین قلت فمحبونا قال من ورائکم (اخرجہ ابن سعد والحاکم) جناب امیر فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا سب سے اول جنت مین مین اور تو اور فاطمہ اور حسنین داخل ہونگے مینے عرض کیا ہمارے محب فرمایا وہ تمہارے بعد

جناب امیر کا سب سے اول حوض پر وارد ہونا

(۱) عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ھذا اول من آمن بی وھذا اول من یصافحنی یوم القیامۃ علی الحوض (اخرجہ الطبرانی والدیلمی) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کے لیے فرمایا کہ یہ سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے اور سب سے پہلے مجھ سے حوض پر قیامت کے روز مصافحہ کرے گا ✦

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یرد علی الحوض اھل بیتی (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حوض پر سب سے اول میرے اہل بیت وارد ہوں گے ✦

(۳) عن سلمان اول ھذہ الامۃ ورودًا علی الحوض اولھا اسلامًا علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس امت کا سب سے پہلے حوض پر وارد ہونیوالا اور سب سے پہلے ایمان لانیوالا علی بن ابی طالب ہے ✦

جناب امیر کا قیامت کے روز صاحب حوض ہونا

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب صاحب حوضی یوم القیمۃ فیہ اکواب کعدد نجوم السماء وسعۃ حوضی ما بین جابیۃ الی صنعاء (اخرجہ الدیلمی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ علی بن ابی طالب قیامت کے روز میرے حوض کے صاحب ہونگے اسپر پیالے آسمان کے ستاروں کی تعداد کے موافق ہونگے میرے حوض کی وسعت جابیہ سے صنعاء تک ہوگی ✦

جناب امیر کا حوض سے منافقوں کو ہنکانا

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی معک یوم القیامۃ عصا من عصی الجنۃ تذود بھا المنافقین عن الحوض (اخرجہ الطبرانی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی تیرے پاس قیامت کے روز جنت کے عصاؤں میں سے ایک عصا ہوگا تو منافقوں کو اسکے ساتھ حوض سے ہانکے گا ✦

(۲) عن علی قال لاذودن بیدی ھاتین القصیرتین عن حوض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایات الکفار والمنافقین کما یذاد الابل الغریبۃ عن حیاضھا (اخرجہ احمد فی المناقب) جناب امیر علیہ السلام سے روایت

ہے کہ البتہ میں ان دونوں سے نئی نئے ہاتھوں کے ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے کفار اور منافقوں علموں کو ہانک دونگا جس طرح سے کہ پرایا اونٹ اپنے حوض سے ہانکا جاتا ہے +

(۳) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت امامی یوم القیمۃ فیدفع الی لواء الحمد فادفعہ الیک وانت تذود الناس عن حوضی (کنز العمال) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیر سے فرماتے تھے کہ قیامت کے روز تو میرے آگے آگے ہوگا پس مجھ کو لواء الحمد دیا جائیگا میں وہ تجھے دیدونگا تو لوگوں کو میرے حوض سے ہٹا دیگا +

جناب امیر کا گھر جنت میں حضرت کے گھر کے مقابل ہونا

عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اصحاب محمد لقد ارانی اللیلۃ منازلکم من منزلی یا علی الا ترضی ان منزلتک مقابل منزلی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) عبد اللہ بن ابی اوفی کہتے ہیں کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے میرے اصحاب معراج کی رات میں مجھکو تم سب کے گھر دکھائے گئے کہ میرے گھر سے کسقدر فاصلہ رکھتے ہیں یا علی تو راضی نہیں ہوتا کہ تیرا گھر میرے گھر کے مقابل ہوگا +

جناب امیر کا گھر حضرت کے اور حضرت ابراہیم کے گھر کے بیچ میں ہونا

(۱) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ ضرب لی قبۃ من یاقوتۃ حمراء عن یمین العرش وضرب لابراہیم قبۃ من یاقوتۃ خضراء عن یسار العرش وضرب فیما بیننا لعلی قبۃ من لؤلؤ بیضاء فما ظنکم بحبیب بین خلیلین (اخرجہ الحاکمی) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سید دوجہان صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے روز میرے لیے سرخ یاقوت کا خیمہ دہنے طرف عرش کے گاڑا جائیگا اور میرے والد ابراہیم کے لیے سبز یاقوت کا خیمہ بائیں طرف عرش کے گاڑا جائیگا اور علی کے لیے ہم دونو کے بیچ میں سفید موتی کا قبہ کھڑا کیا جائیگا۔ پس تمہارا ایسے حبیب کی نسبت جو دو خلیلوں کے درمیان میں ہے کیا خیال ہے +

(۲) عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اتخذنی خلیلا کما اتخذ ابراہیم خلیلا وان قصری فی الجنۃ وقصر ابراہیم فی الجنۃ متقابلان وقصر علی بین قصری وقصر ابراہیم فیا لہ من حبیب بین خلیلین (اخرجہ الحاکمی) حذیفہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ پیغمبر خدا صلعم فرماتے تھے تحقیق خدا نے مجھکو اپنا خلیل بنایا جیسے کہ ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا تھا اور بہ تحقیق میرا قصر جنت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصر کے مقابل ہوگا اور

علی بن ابیطالب کا قصر میرے قصر اور حضرت ابرہیم علیہ السلام کے قصر کے درمیان مین ہوگا۔ پس مبارک ہے وہ حبیب جو دو خلیلون کے درمیان مین ہوگا۔

ذکر اس حور کا جو جنت مین جناب امیر کی خدمت مین ہوگی

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی الی السماء اخذ جبرئیل بیدی واقعدنی علی درنوک من درانیک الجنۃ و ناولنی سفرجلۃ فکنت اقلبھا فانفلقت وخرجت حوراء لم ار احسن منھا فقالت السلام علیک یا محمد فقلت وعلیک السلام ومن انت قالت انا الراضیۃ المرضیۃ خلقنی الجبار من ثلاثۃ اصناف اعلای من عنبر ووسطی من کافور واسفلی من مسک وعجنی بماء الحیوان وقال کونی فکنت خلقنی لاخیک وابن عمک علی بن ابی طالب (اخرجہ الامام علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہو کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ شب معراج مین جب ہم آسمان پر گئے جبرئیل نے ہمارا ہاتھ پکڑ کر ہمین جنت کے درجات مین سے ایک درجہ مین بٹھایا۔ اور ایک بہی ہاتھ مین دیدی ہم اسکو اپنے ہاتھ مین پہرا رہے تھے ناگاہ وہ شق ہوگئی اور اس مین سے ایک خوب صورت حور نکلی کہ ہمنے اس سے بہتر کبھی نہین دیکھی تھی اس نے ہمین سلام کیا ہمنے جواب سلام دیکر پوچھا تو کون ہو اس نے کہا مین راضیۃ المرضیہ ہون خدا نے مجھے تین چیزون سے پیدا کیا ہے میرا اوپر کا جسم عنبر کا ہے اور درمیانی جسم کافور کا ہے اور نیچے کا دھڑ مسک کا ہے اور میرے عنصر کو آب حیات سے خمیر کیا اور فرمایا ہوجا مین بنگئی مجھکو خدا نے آپکے بہائی اور ابن عم علی بن ابیطالب علیہ السلام کے لیے پیدا کیا ہے

جناب امیر کو جو اونٹنی کہ جنت مین ملیگی

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یوم القیامۃ ناقۃ من نوق الجنۃ فترکبھا یا علی ورکبتھا مع رکبتی وفخذک مع فخذی حتی تدخل الجنۃ (اخرجہ احمد فی المناقب) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی کو قیامت کے روز جنت کی اونٹنیون مین سے ایک اونٹنی ملیگی اور یا علی تم اسپر سوار ہوگے تمہارا گھٹنا میرے گھٹنے کے ساتھ ہوگا اور تمہاری ران میری ران کے ساتھ ہوگی یہانتک کہ تم جنت مین داخل ہوگے۔

جناب امیر کی ملاقات کے لیے انبیا علیہم السلام کا مشتاق ہونا

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما مررت الا واھلھا یشتاقون الی علی بن ابی طالب وما فی الجنۃ نبی الا وھو یشتاق الی علی اخرجہ الملا فی سیرتہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہم شب معراج مین کسی آسمان پر سے ہوکر نہین گذرے کہ اس فلک کے رہنے والے علی کے ملنے کے مشتاق نہ دیکھے ہون اور جنت مین کوئی نبی ایسا نہین کہ علی کا مشتاق نہ ہو۔

جناب امیر کو جنت مین سات باغون کے ملنے کا وعدہ

عن ابن عباس خرجت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی فی حیطان المدینۃ فمررنا بحدیقۃ فقال علی ما احسن ھذہ الحدیقۃ یا رسول اللہ فقال حدیقتک فی الجنۃ احسن منھا ثم اومی بیدہ الی راسہ ولحیتہ ثم بکا حتی علی بکاؤہ قیل ما یبکیک قال ضغائن فی صدور قوم لا یبدونھا لک حتی تفقدونی اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسند ابن عباس) ابن عباس سے مروی ہے کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر کی معیت مین مدینہ کے باغون مین سے ہوکر گذرا جناب امیر نے کہا یہ باغ کیا ہی اچھا ہے حضرت نے فرمایا جنت مین تیرا باغ اس سے بھی بہتر ہے پھر حضرت جناب امیر کی داڑھی اور سر کی طرف اشارہ فرما کر رونے لگے یہانتک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز بلند ہوگئی۔ عرض کیا گیا۔ حضور کیون روتے ہین فرمایا ایک قوم کے دل مین کھوٹ بھرا ہوا ہے وہ میرے بعد ظاہر ہونگے۔

عن علی قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بیدی ونحن نمشی فی بعض سکک المدینۃ اذ اتینا علی حدیقۃ فقال قلت یا رسول اللہ ما احسنھا من حدیقۃ فقال ما احسنھا ولک فی الجنۃ احسن منھا حتی مررنا بسبع حدائق وکل ذلک اقول لہ ما احسنھا وھو یقول لک فی الجنۃ احسن منھا۔ فلما خلا لہ الطریق اعتنقنی ثم اجھش باکیا فقلت یا رسول اللہ ما یبکیک قال ضغائن لک فی صدور اقوام لا یبدونھا لک الا من بعد موتی قال فقلت یا رسول اللہ فی سلامۃ من دینی قال فی سلامۃ من دینک اخرجہ احمد فی المسند والمناقب) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک روز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور ہم دونو مدینہ کی گلیون مین پھر رہے تھے کہ ناگاہ ہم ایک باغ مین پہونچے مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا اچھا باغ ہے فرمایا بہت اچھا ہے اور تیرے لیے بہشت مین اس سے بھی بہتر موجود ہے یہانتک کہ ہم سات باغون مین گئے جب مین یہ کہتا تھا کہ یہ باغ اچھا باغ ہے تو آپ فرماتے تھے تیرے واسطے بہشت مین اس سے بھی بہتر موجود ہے پھر جب خالی رستہ مین پہونچے تو مجھکو حضرت نے گلے سے لگا لیا اسکے بعد آپ رونے لگے مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیون روتے ہین فرمایا تیرے لیے لوگون کے دلون مین کینہ بھرا ہوا ہے کہ اسکو تیرے لیے میرے مرنے کے بعد ظاہر کرینگے مینے

سا یا رسول اللہ میرے دین کی سلامتی میں یہ بات ہوگی فرمایا ہاں تیرے دین کی سلامتی میں ۔

جناب امیر کو جنت میں خزانہ ملنے کا وعدہ

عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان لک فی الجنۃ کنزا وانک ذو قرنیھا فلا تتبع النظرۃ النظرۃ فانما لک الاولی ولیست لک الاخرۃ الاولی لک والثانی علیک (اخرجہ الھروی والحکیم الترمذی وابو نعیم فی المعرفۃ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ یا علی تیرے لیے جنت میں خزانہ ہے اور تو اسکا ذوالقرنین ہے پس ایکبار دیکھکر دوبارہ مت دیکھ کیونکہ پہلا دیکھنا تو تیرے لیے ہے اسپنے قابل گرفت نہیں کیونکہ تونے ناگہان طور پر دیکھا ہے اور دوسری دفعہ دیکھے ہوئے کو پھر دیکھنا تیرے لیے نہیں ہے یعنی جائز نہیں۔

جناب امیر کو جو چیز کہ جنت میں عطا ہوگی

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان لک فی الجنۃ مالو قسم علی اھل الارض لوسعھم (اخرجہ محب الطبری فی الریاض) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تیرے لیے جنت میں وہ چیز ہے کہ اگر تمام روی زمین کے لوگوں کو تقسیم کیجائے تو بچ رہے ۔

جناب امیر کا سب سے اول حلہ جنت پہننا

(۱) عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی نفرا من اصحابہ ولم یکس علیا وکانہ رای فی وجہ علی غبارا فقال یا علی اما ترضی انک ان تکسی اذا اکسیت وتعطی اذا اعطیت (اخرجہ الذھبی وابو طاھر) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ چند صحابہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کپڑے پہنائے علی اسوقت موجود نہیں تھے جب وہ آئے انکے چہرہ پر کدورت پائی جاتی تھی پس حضرت نے فرمایا اے علی کیا تم راضی نہیں جب مجھے لباس پہنایا جاوے تو تمہیں بھی پہنایا جائے اور جب مجھے دیا جائے تمہیں بھی دیا جائے ۔

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یکسی یوم القیمۃ ابراھیم لخلتہ ثم انا لصفوتی ثم علی (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ جناب سرور دوجہان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ قیامت کے روز سب سے پہلے ابرہیم علیہ السلام کو باعث انکے خلیل ہونے کے لباس پہنایا جائیگا پھر مجھے میری برگزیدگی کی وجہ سے پھر علی کو

جناب امیر کا قیامت کے روز لواء الحمد اٹھانا

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت امامی یوم القیمۃ فیدفع الی لواء الحمد فادفعہ الیک وانت تزود الناس عن حوضی (اخرجہ المتقی فی کنز العمال) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یا علی کہ تم قیامت کے روز ہمارے آگے ہوگے مجھکو لواء الحمد دیا جائیگا اور ہم تمہین دینگے اور تم ہمارے حوض سے لوگون کو ہٹا دوگے ۔

(۲) عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قالوا یارسول اللہ من یحمل ایتک یوم القیامۃ قال من یحسن ان یحملھا الا من حملھا فی الدنیا علی بن ابی طالب (اخرجہ نظام الملک فی الامالیہ والطبرانی فی الکبیر) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ قیامت کے روز آپکا لوا کوی اٹھائیگا آپنے فرمایا کوی نہین اٹھائیگا مگر وہ شخص کہ دنیا مین اٹھاتا تھا ۔

(۳) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی وتودی دینی وتواری فی حفرتی وتفی بذمتی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا کہ یا علی تم میرے جسم کو دہوگے اور میرے قرض کو ادا کروگے اور مجھے قبر مین رکھوگے اور جو میرے ذمہ ہے اسے پورا کروگے اور تم دنیا و آخرت مین میرے علمدار ہو ۔

(۴) عن علی قال کسرت ید علی یوم احد فسقط اللواء من بین یدیہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ضعوہ فی یدہ الیسری فانہ صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الحضرمی والخوارزمی) جناب امیر سے روایت ہے کہ جب احد کے روز میرا ہاتھ زخمی ہوگیا اور میرے ہاتھ سے علم گر گیا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم اسکے بائین ہاتھ مین رکھدو کیونکہ وہ دنیا و آخرت مین میرا علمدار ہے ۔

عن مخدوج بن زید الذھلی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی اما علمت یا علی انہ اول من یدعی بہ یوم القیمۃ بی فاقوم عن یمین العرش فی ظلہ فاکسی حلۃ خضراء من حلل الجنۃ ثم یدعا بالنبیین بعضھم علی اثر بعض فیقومون سماطین علی یمین العرش فتکسون حللا خضراء من حلل الجنۃ الا وانی اخبرک یا علی ان امتی اول الامم یحاسبون یوم القیامۃ ثم ابشر اول من یدعا بک لقرابتک منی فیدفع الیک لوائی وھو لواء الحمد تسیر بہ بین السماطین ادم و جمیع خلق اللہ یستظلون بظل لوائی یوم القیامۃ وطول سیرۃ الف سنۃ سنانہ یاقوتۃ حمراء وقبضہ فضۃ بیضاء زجہ درۃ خضراء لہ ثلاث ذوائب من نور

ذوابۃ فی المشرق وذوابۃ فی المغرب والثالثۃ فی وسط الدنیا مکتوب علیہ ثلاثۃ اسطر الاول بسم اللہ الرحمن الرحیم
والثانی الحمد للہ رب العلمین الثالث لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کل سطر الف سنۃ وعرض مسیرۃ الف سنۃ
فتسیر باللواء والحسن عن یمینک والحسین عن یسارک حتی تقف بینی وبین ابراہیم فی ظل العرش ثم تکسی حلۃ
من حلل الجنۃ ثم ینادی منادی نعم الاب ابوک ابراہیم ونعم الاخ اخوک علی (اخرجہ احمد فی المناقب)
وفی روایۃ نقلہ الملا فی سیرتہ - قیل یا رسول اللہ علی ان یحمل لواء الحمد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیف لا یستطیع ذلک قد اعطی خصالا شتی صبرا کصبری وحسنا کحسن یوسف وقوۃ کقوۃ جبریل مخدوج بن
زید الذہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا کہ یا علی تم
نہین جانتے کہ قیامت مین سب سے اول مجھ کو بلایا جائیگا اور مین عرش کے سایہ مین داہنی طرف کھڑا ہونگا اور مجھے
جنت کا سبز حلہ پہنایا جائیگا پھر دوسرے نبی ایک کے بعد دوسرا بلایا جائیگا پھر دوسرے نبی کے بعد دوسرا بلایا جائیگا اور
وہ دو صفون مین عرش کی داہنے جانب کھڑے ہونگے اور انکو بھی جنت کے سبز لباس پہنائے جائینگے - اور یا علی
مین تمکو خبر دیتا ہون کہ قیامت کے روز سب امتون سے پہلے میری امت کا حساب ہوگا - پھر بشارت دیتا ہون کہ
سب سے پہلے تم بباعث میری قرابت کے بلائے جاؤگے اور مین تمکو لواء الحمد دونگا تم اسکو اٹھاکر دونو صفون
کے درمیان مین سیر کرتے ہوگے - اور قیامت کے روز آدم اور تمام خلق اللہ میرے علم کے سایہ مین ہوگی اسکے سیر کی
جگہہ کا طول ہزار برس کی راہ ہوگا اسکی بھال سرخ یاقوت کی ہوگی اور قبضہ سفید چاندی کا ہوگا - اور سبز موتیون
کا ہوگا - اسکے تین گیسو ہونگے ایک مشرق مین اور ایک مغرب مین اور ایک دنیا کے وسط مین - اسپر تین سطر
لکھی ہوئی ہونگی پہلی سطر مین بسم اللہ الرحمن الرحیم اور دوسری مین الحمد للہ رب العالمین اور تیسری مین لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہوگا - ہر سطر ہزار سالہ راہ کے طول مین ہوگی - تم اس علم کو اٹھائے ہوئے سیر کروگے
حسن تمہاری داہنے ہاتھ پر ہونگے اور حسین تمہارے بائین ہاتھ کی طرف ہونگے یہانتک کہ تم میرے اور ابراہیم
علیہ السلام کے درمیان مین آکر کھڑے ہوجاؤگے پھر تمکو جنت کا لباس پہنایا جائیگا اور پکارنیوالا پکاریگا
واہ کیا باپ ہے تیرا ابراہیم اور واہ کیا بھائی ہے تیرا علی ❖

اور ملا نے اپنی سیرت مین اس حدیث کو امام احمد بن حنبل سے اسطرح پر روایت کیا ہے کہ جناب سرور عالم صلے
اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ علی لواء الحمد کو کیونکر اٹھا سکینگے فرمایا انکو متفرق باتین عطا ہوئی
ہین میرے صبر جیسا صبر اور یوسف کے حسن جیسا حسن اور جبریل کی قوت جیسی قوت ❖

جناب امیر کی شہادت کی تاریخ

(۱) عن ابی الطفیل وزید بن وهب والشعبی رحمهم الله قتل علی لثمان عشر لیلة من رمضان وقیل اول لیلة من العشر الاواخر (اخرجه ابن عبد البر فی الاستیعاب) ابو الطفیل اور زید بن وہب اور شعبی رحمۃ اللہ علیہم سے روایت ہے کہ جناب امیر رمضان کی اٹھارہوین تاریخ کو شہید ہوئے اور یہہ بھی کہا گیا ہے کہ رمضان کے عشرہ اخیر کی پہلی تاریخ یعنے اکیسوین تاریخ کو شہید ہوئے ہین *

(۲) عن ابن عباس قال ضربه ابن ملجم فی مسجد الکوفة یوم الجمعة لثلاث عشرة بقین من شهر رمضان وقیل لیلة احدی وعشرین منه فبقی الجمعة والسبت وتوفی لیلة الاحد وقیل یوم الاحد (اخرجه سبط ابن الجوزی فی تذکرة خواص الامة) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جناب امیر کو ابن ملجم نے مسجد مین جمعہ کے روز سترہوین تاریخ کو کہ رمضان کے ابھی تیرہ روز باقی تھے زخمی کیا تھا اور بعض کے نزدیک اکیسوین تاریخ تھی جمعہ اور ہفتہ کے دن زندہ رہے اور اتوار کی رات کو انتقال فرما گئے بعض کہتے ہین کہ آپ نے اتوار کے روز انتقال فرمایا ہے

(۳) قال ابن سعد قتل علی لیلة الجمعة سابع عشر رمضان سنه اربعین (تاریخ الخلفاء) ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ طبقات اور سیوطی قدس سرہ العزیز تاریخ الخلفاء مین لکھتے ہین کہ جناب امیر رمضان کی سترہوین تاریخ جمعہ کی رات سنہ چالیس کو شہید ہوئے ہین *

جناب امیر علیہ السلام کا مدفن شریف

(۱) واختلفوا فی موضع قبره علی اقوال احدها فی قصر الامارة وعلموا موضعه قال الواقدی والثانی انهم جعلوه فی الصندوق وحملوه علی بعیر الی المدینة فضل البعیر الذی کان علیه فاخذته طی فظنوه مالا فلما راوه دفنوه قاله ابو نعیم والثالث انه فی قبله ذکره هشام بن محمد قال واخبرت ان حافظ القبلة انشق فی ایام الجعفر فوجدوا شیخا ابیض الراس واللحیة وعلی ثیابه اثر الدم فردوا علیه التراب وقد حکاه ابن ضبیعة والرابع انه فی الکوفة عند مسجد الجامعة حکاه ابن سعد فی الطبقات عن الشعبی والخامس انه علی النجف فی المکان المشهور الی الآن (تذکرة خواص الامة فی احوال الائمة لسبط ابن الجوزی) علامہ سبط ابن الجوزی لکھتے ہین کہ جناب امیر کی موضع قبر کے متعلق لوگون کے کئی قول ہین ایک تو یہہ ہے کہ جیسے واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جناب امیر کوفہ کے دار الامارہ مین دفن ہوئے اور جگہہ کو لوگون نے چھپا دیا۔ دوسرا یہہ قول ہے کہ انکو ایک صندوق مین رکھکر اونٹ پر سوار کیا تاکہ مدینہ منورہ کی جانب بس وہ اونٹ گم ہوگیا۔ اور بنی طی مین جا پہنچا انہون نے اسکو اس خیال سے پکڑ لیا کہ شاید اسپر مال ہے جب انہون نے حضرت کا جنازہ دیکھا تو دفن کر دیا۔ یہ حافظ ابو نعیم کا قول ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ وہ مسجد

اسمین مدفون ہین جیسا کہ ہشام بن محمد نے اسکا ذکر کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مجہے اسکی خبر ملی ہے کہ ایک دفعہ ایام حج مین قبلہ کی دیوار شق ہوگئی۔ لوگون نے اسکو کہودا ایک قبر نکل آئی اس مین ایک بزرگ سفید ریش نظر آتے تہے جنکے کپڑون پر خون کے دہبے تہے۔ لوگون نے انپر مٹی لوٹ دی۔ ابن شبرمہ نے اس بات کو بیان کیا ہے چوتہا قول ہے کہ وہ کوفہ کی مسجد جامع مین مدفون ہین ابن سعد نے طبقات مین اسکا ذکر کیا ہے۔ پانچوان قول ہے کہ وہ نجف مین دفن ہین جیسا کہ آجکل لوگ زیارت کرتے ہین ✤

(۲) عن عبد اللہ بن جعفر قال صلی علیہ الحسن ودفن بدار الامارۃ بالکوفۃ (نزل الابرار) عبد اللہ بن جعفر فرماتے ہین کہ جناب امیر کوفہ کے دار الامارہ مین مدفون ہوئے ہین ✤

عن سعید بن عبد العزیز قال لما قتل علی حملوہ لیدفنوہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبینما ہم فی مسیرہم لیلا اذ ند الجمل الذی ہو علیہ فلم یدر این ذہب ولم یقدر علیہ (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ) سعید بن عبد العزیز کہتے ہین کہ جب جناب امیر شہید ہوگئے لوگ انکو اٹہا کر لے چلے تاکہ آنحضرت کے پاس انکو دفن کرین اثنا راہ مین اونٹ رستہ سے بہٹک گیا اور کسیکو معلوم نہ ہوا کہ کہان چلا گیا

(۴) قال ابوبکر بن عیاش عمی قبر علی لئلا ینبشہ الخوارج وقال شریک نقلہ ابنہ الحسن الی المدینۃ وقال المبرد عن محمد بن حبیب اول من حول من قبر الی قبر علی (تاریخ الخلفا) ابوبکر بن عیاش کہتے ہین کہ جناب امیر کی قبر کو پوشیدہ کردیا گیا تہا تاکہ خوارج انکو نہ اکہاڑین شریک کہتے ہین کہ جناب امام حسن علیہ السلام انکو مدینہ مین لے گئے مبرد محمد بن حبیب سے روایت کرتے ہین کہ جناب امیر وہ پہلے شخص ہین جو ایک قبر سے دوسری قبر مین تحویل ہوئے ✤

(۵) واختلف فی موضع دفنہ فقیل دفن فی قصر الامارۃ بالکوفۃ وقیل دفن فی رحبۃ الکوفۃ وقیل دفن بنجف (استیعاب) علامہ ابن عبد البر لکہتے ہین کہ امیر علیہ السلام کے مدفن مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ کوفہ کے قصر الامارۃ مین دفن ہوئے ہین۔ اور بعض کہتے ہین کہ کوفہ کے میدان مین اور بعض کہتے ہین کہ نجف مین ✤

(۶) قال الجخندی انہ مدفون من وراء المسجد غیر الذی یوسمہ الناس الیوم (ریاض النضرہ) جخندی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام مسجد کے پیچہے دفن ہین اور وہ جگہہ نہین ہے کہ جس جگہہ کا لوگ نشان دکہاتے ہین ✤

(۷) عن ابی جعفر محمد الباقر ان قبر علی جہل موضعہ (ریاض النضرہ) جناب امام ابوجعفر محمد بن باقر علیہ وعلی آبائہ السلام فرماتے ہین کہ جناب امیر کی قبر کا مقام پوشیدہ کردیا گیا ہے ✤

(۸) وفی مدفنه اختلاف کثیر والاصح دفن بالغری الکوفة وهو الموضع الذی یزار الان (نزل الابرار)
جناب امیر علیه السلام کے مدفن شریف مین بہت بڑا اختلاف ہے زیادہ تر صحیح یہی ہے کہ وہ مقام غری یعنے نجف
اشرف مین دفن ہوئے ہین جہان پر آجکل لوگ زیارت کرتے ہین ✤

(۹) عن ابی عبد الله الحافظ ان علیه قال علی للحسن والحسین اذا مت انا فاحملانی علی سریر ثم اتیانی
الغری وهو نجف الکوفة فانکما تریان صخرة تلمع نورا فاحتفرا فانکما تجدان فیها ساجة فادفنانی
(اخرجه الحاکم) حافظ ابو عبد الله نے اپنے اسناد سے روایت کیا ہے کہ جناب امیر نے امام حسن و حسین
علیهما السلام سے وصیت فرمائی کہ جس وقت میرا انتقال ہوجائے مجھکو ایک تخت پر رکھنا اور غری یعنے
نجف اشرف مین لیجانا وہان تم دونون ایک سفید پتھر کو دیکھو گے جس مین نور چمکتا ہوگا پس اس مقام
پر زمین کو کھودنا اس مین ایک تختہ پاؤگے اسی قبر مین مجھے دفن کرنا ✤

(۱۰) قال الرشید خرج مرة الی الصید فانتهی به الطرد الی موضع قبر علی الان فارسل فهودا علی صید
فتبعت الصید الی مکان قبره ووقفت الفهود عند موضع القبر الان ولم یقدم علی الصید فعجب
الرشید من ذلك فجاء رجل من اهل الخبرة فقال یا امیر المؤمنین ارأیت ان دللتك علی قبر ابن عمك علی
ابن ابی طالب ما لی عندك قال اثر مکرمة قال هذا قبره فقال له الرشید من این علمته قال کنت اجی
مع ابی فیزوره اخبره انه کان یجیئ مع جعفر الصادق فیزوره ان جعفر کان یجیئ مع ابیه محمد الباقر
وان محمد کان یجیئ مع ابیه علی بن الحسین وهو کان اعلمهم بالقبر فامر الرشید بان یحجر الموضع فکان
اول اساس وقع فیه ثم تزایدت الابنیة فیه فی ایام السامانیة ابنی حمدان وتفاصم فی ایام الدیلم ای
ایام بنی بویه قال وعضد الدولة هو الذی اظهر قبر علی وعمر المشهد هناك واوصی ان یدفن فیه
وللناس فی هذا الامر اختلاف تباین حتی قیل انه قبر المغیرة بن شعبة الثقفی واحسن ما قیل انه علیه
السلام مدفون بقصر الامارة بالکوفة (حیوة الحیوان للدمیری الشافعی فی الفهد) کہتے ہین کہ ایک دفعہ
ہارون رشید شکار کھیلتا ہوا اس مقام پر آنکلا جہان پر کہ آجکل جناب امیر علیه السلام کی قبر مبارک ہے ہارون نے اپنے چیتون کو ایک
شکار پر چھوڑا شکار دوڑ کر اس مقام پر جہان پر جناب امیر کا مرقد اقدس ہے چھپ گیا چیتے بھی قبر مبارک سے دور ہٹکر کھڑے
ہوگئے ہارون رشید اس بات سے نہایت متعجب ہوا اتنے مین ایک شخص جسکو اسکی آگاہی تھی رشید کے پاس آنکلا اور
رشید سے کہنے لگا اگر مین تجھے تیرے ابن عم علی بن ابی طالب کا مرقد اطہر بتادون تو تو مجھے کیا انعام دیگا۔ ہارون نے کہنے
لگا مین تجھے بزرگی کے ساتھ بہت کچھ انعام دونگا وہ کہنے لگا یہی انکے مرقد اطہر کا مقام ہے ہارون نے کہا تجھے
کیونکر معلوم ہے وہ بولا کہ میرا باپ جناب امام جعفر صادق علیه السلام کے ساتھ اس مقام پر زیارت کے لیے آیا کرتا تھا اور وہ

اپنے والد ماجد امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ تشریف لایا کرتے تھے اور جناب باقر نے اپنے والد بزرگوار جناب امام زین العابدین علیہ السلام کی صحبت مین یہان پر زیارت کرنے آیا کرتے تھے اور جناب امام زین العابدین کو اسکا پورا علم حاصل تھا۔ ہارون رشید نے حکم دیکر وہان پر کچھ لگوا دیا یہ پہلی تعمیر تھی جو نجف اشرف مین بنائی گئی پھر سلاطین سامانیہ کے عہد دولت مین یہان پر بہت سی عمارتین بن گئین پھر دیالمہ یعنے آل بویہ کے عہد حکومت مین وہ بنائین ویران ہوکر نئے سرے سے اور عمارتین بنائی گئین بلکہ لوگ کہتے ہین کہ عضد الدولہ دیلمی ہی وہ شخص ہے جسکو جناب امیر کا مرقد سب سے اول معلوم ہوا ہے اور جناب امیر کا مشہد اسی نے بنوایا ہے اور اسی نے وصیت کی تھی کہ مجھے اس مقام مین دفن کیا جاے لوگون کا اسمین بہی اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ یہ مغیرہ بن شعبہ کی قبر ہے لیکن ٹھیک بات تو یہی ہے کہ جناب امیر کا مدفن اطہر ہے۔

جناب امیر علیہ السلام کی عمر مبارک

(۱) اختلفوا فی سنہ امیر المومنین علیہ السلام فیہ اقوال (احدھا) ثلاث وستون حکاہ ابن جریر الطبری عن جعفر بن محمد علیہ السلام قال الواقدی وھو الثابت عندنا (والثانی) خمس وستون (والثالث) سبع وستون (والرابع) ثمان وستون وھو المشھور (تذکرہ خواص الامہ) علامہ سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ مین لکھتے ہین کہ جناب امیر کے سن شریف مین اختلاف ہے (ایک) قول یہ ہے کہ آپنے ترسٹھہ برس کی عمر پائی چنانچہ ابن جریر طبری جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتا ہے اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین ہمارے نزدیک یہی ثابت ہے (دوسرا قول یہ ہے) کہ آپ کی عمر مبارک پینسٹھہ برس کی تھی (تیسرا) قول ہے سرسٹھہ برس کی تہی (اور چوتھا قول ہے) کہ اڑسٹھہ برس کی تھی اور زیادہ تر مشہور یہی ہے ✤

(۲) وکان لہ یوم التشھد ثلث وستون سنۃ علی الصحیح وقیل خمس وستون وقیل اربع وستون وقیل سبع وخمسون وقیل ثمان وخمسون (نزل الابرار) علامہ بدخشی نزل الابرار مین لکھتے ہین کہ صحیح قول پر جناب امیر کا سنہ مبارک ترسٹھہ برس کا تھا۔ اور لوگ چونسٹھہ اور پینسٹھہ برس کا بھی کہتے ہین اور ستاون اور اٹھاون کا بھی کہتے ہین ✤

(۳) قال محمد بن الحنفیۃ کان سنہ یوم قتل ثلاثا وستین وقال الواقدی ھذا اثبت عندنا (کامل التواریخ) علامہ ابن اثیر الجزری کامل التواریخ مین جناب محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام کا سنہ مبارک شہید ہونیکے روز ترسٹھہ برس کا تھا اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین ہمارے نزدیک یہی ثابت ہے ✤

جناب امیر کی مدت خلافت

(۱) قال الواقدی وکانت خلافتہ خمس سنین الا ثلاثۃ اشھر لانہ بویع لہ فی ذی الحجۃ لثمان عشر لیلۃ خلت منہ سنہ خمس وثلاثین واستشھد فی رمضان سنہ اربعین رتذکرہ خواص الامہ) واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کی خلافت تین مہینے کم پانچ برس تھی کیونکہ پینتیس برس ذی الحجہ کی اٹھارہویں تاریخ کو لوگوں نے ان سے بیعت کی اور رمضان سنہ چالیس ہجری کو وہ شہید ہوگئے۔

(۲) وکانت خلافتہ خمس سنین الا ثلاثۃ اشھر وقیل اربع سنین وتسعۃ اشھر وستۃ ایام وقیل ثلاثۃ ایام اخرجہ ابن اثیر الجزری فی کامل التواریخ) ابن اثیر کامل التواریخ میں لکھتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کی خلافت تین مہینے کم پانچ برس تھی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ چار برس نو مہینے اور چھ روز اور بعض تین روز بتلاتے ہیں۔

جناب امیر علیہ السلام کا ترکہ

(۱) عن الحسن بن علی علیہ السلام ان امیر المؤمنین لم یدخر مالا ولم یترک الا سبعمائۃ او ستمائۃ درھم ارصد بھا خادما راخرجہ احمد فی المناقب وابن الاثیر فی اسد الغابہ) جناب امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے نہ مال جمع کیا اور نہ ترکہ چھوڑا۔ اسو اسات سو یا چھ سو درہم کہ ان سے خادم مول لینا چاہتے تھے۔

(۲) عن ابی نعیم قال سمعت سفیان یقول مابنی علی اجرۃ علی اجرۃ ولا لبنۃ علی لبنۃ ولا قصبۃ علی قصبۃ وان کان لیؤتی بجبوحۃ من المدینۃ فی جراب راسد الغابہ) حافظ ابونعیم کہتے ہیں کہ میں نے سفیان رحمۃ اللہ علیہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے نہ اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ بانس پہ بانس اگر وہ چاہتے تو مدینہ سے جراب تک آباد کر لیتے۔

جناب امیر علیہ السلام کے غلام

قنبر ویحیی بن کثیر روی عنہ الاوزاعی رحمۃ اللہ علیہ وکان عالما فاضلا وابنہ عبد اللہ بن یحیی کان عالما رتذکرہ خواص الامہ) جناب امیر علیہ السلام کے دو غلام تھے ایک تو قنبر جو زیادہ تر مشہور ہیں۔ دوسرے یحیی بن کثیر جن سے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں اور وہ نہایت عالم اور فاضل تھے اور ان کے بیٹے عبد اللہ بن یحیی بھی بڑے عالم تھے۔

جناب امیر علیہ السلام کے حاجب

وکان حاجبہ فی خلافتہ قنبر مولاہ ثم بعدہ قنبر مولاہ (نزل الابرار للعلامہ بدخشی) جناب امیر کی خلافت میں آپکا غلام بشیر حاجب تھا پھر قنبر رحمۃ اللہ علیہما

جناب امیر علیہ السلام کا کاتب

کان کاتبہ عبداللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ (نزل الابرار) جناب امیر علیہ السلام کے کاتب عبداللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ تھے +

جناب امیر علیہ السلام کی انگشتری کا نقش

(۱) عن عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کان نقش خاتم علی (الملک للہ الواحد القہار) (ریاض الخلفا و نزل الابرار) عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی انگشتری کا نقش (الملک للہ الواحد القہار) تھا +

(۲) وقیل کان نقش خاتمہ (اسندت ظہری الی اللہ) وقیل (حسبی اللہ) (کفایۃ الطالب للعلامہ بن یوسف الکنجی) بعض لوگ روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر کی انگشتری کا نقش (اسندت ظہری الی اللہ) تھا اور بعض کہتے ہیں (حسبی اللہ) تھا۔

(۳) عن جعفر بن محمد عن ابیہ علیہ و علی ابائہ السلام ان خاتم علی کان من ورق نقشہ (نعم القادر اللہ) اخرجہ بن عساکر) جناب امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر علیہ و علی ابائہ السلام روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کی انگشتر چاندی کی تھی اسکا نقش (نعم القادر اللہ) تھا۔

جناب امیر علیہ السلام کے انتقال پر ابو الاسود الدئلی علیہ الرحمۃ کا مرثیہ

الا یا عین ویحک اسعدینا + الا تبکی امیر المومنینا + وتبکی ام کلثوم علیہ + بعبرتہا وقد رأت الیقینا + الا قل الخوارج حیث کانوا + فلا قرت عیون الحاسدینا + افی شہر الصیام فجعتمونا + بخیر الناس طرا اجمعینا + قتلتم خیر من رکب المطایا + ودللہا ومن رکب السفینا + ومن لبس النعال ومن حذاہا + ومن قرء المثانی والمئینا + وکل مناقب الخیرات فیہ + وحب رسول

رب العالمینا + لقد علمت قریش حیث کانوا + بانک خیرہم حسبا و دینا + اذا استقبلت وجہ ابی حسین + رایت البدر راع الناظرینا + وکنا قبل مقتلہ بخیر + نری مولی رسول اللہ فینا + ای میری آنکھ افسوس ہے تجھ پر سعادت حاصل کر۔ تو امیر المومنین پر کیون نہین روتی ۔ ۲۔ جناب ام کلثوم اپنے آنسوؤن سے انپر روتی ہین اور (۳) خارجیون کو وہ جہان کہین ہون کہدی۔ ہمارے حاسدون کی آنکھین ٹھنڈی نہ ہون ۔ (۴) کیا تمنے ماہ صیام مین ہمکو دردمند کیا ۔ ایسے شخص کے ساتھ جو سب سے بہتر تہا (۵) تمنے ایسے شخص کو قتل کیا جو ان سب سے بہتر تہا جو اونٹون پر سوار ہوتے ہین اور کشتیون پر چڑہتے ہین (۶) اور جو نعلین پہنتے ہین اور جو نہین پہنتے اور جو قرآن مجید کے مثانی اور مئین کو پڑہتے ہین (۷) اور سب نیکی کی وصف انمین موجود تہے ۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب تہے ۔ (۸) قریش جہان کہین ہون اسبات کو بخوبی جانتے ہین ۔ کہ تو ان سب سے حسب اور نسب مین بہتر ہے (۹) جسوقت کہ حسین علیہ السلام کے باپ کے سامنے آیا تو گویا تو نے رات کو چودہوین چاند کو دیکہا جو دیکہنے والون کو تعجب مین ڈالتا ہے (۱۰) ہم انکی شہادت سے پہلے بہت اچہے تہے گویا کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بیچ پاتے تہے ۔

جناب امیر علیہ السلام کے عامل

وکان عامله علی البصرة عبد الله بن عباس وعلی الیمن عبید الله بن عباس وعلی الطائف ومکة وما اتصل بذلک قثم بن عباس وعلی مصر محمد بن ابی بکر وعلی المدینة ابو ایوب الانصاری وقیل سہل بن حنیف وعلی خراسان خلید بن قرة الیربوعی (اخرجہ ابن الاثیر فی کامل التواریخ) بصرہ پر جناب امیر علیہ السلام کا عامل عبد اللہ بن عباس تہے ۔ اور یمن پر عبید اللہ بن عباس ۔ اور طائف اور مکہ اور مضافات مکہ پر قثم بن عباس اور مصر پر محمد بن ابی بکر ۔ اور مدینہ پر ابو ایوب انصاری یا سہل بن حنیف اور خراسان پر خلید بن قرة الیربوعی تہے +

جناب امیر کا ممالک غیر پر فوج بہیجنا

باوجودیکہ جناب امیر علیہ السلام ابتدار عہد خلافت سے خانہ جنگیون مین پہنسے رہے تاہم آپنے اشاعت اسلام مین اور کفار پر فوج کشی کرنے مین تساہل نہین فرمایا علامہ ابن اثیر الجزری کامل التواریخ مین لکہتے ہین و توجہ الحرث بن مرة العبدی الی بلاد السند غازیا متطوعا بامر امیر المومنین علی فغنم واصاب غنائم وسبیا کثیرا وقسم فی یوم واحد الف راس وبقی غازیا الی ان قتل بارض القیقان ہو ومن معہ یعنے جناب امیر کے حکم

اور طاعت کی وجہ سے حرث بن مرۃ العبدی نے سندھ کے ملک کا قصد کیا اور جہاد کر کے بہت سی غنیمت حاصل کی اور کفار کو گرفتار کر لیا۔ اور ایک روز میں یک ہزار لونڈی اور غلام تقسیم کیے اور ایک مدت تک مصروف غزا رہا یہان تک کہ ارض قیقان مین وہ اور انکے سب ساتھی شہید ہو گئے +

جناب امیرؑ کا عمالقہ کو قتل کرنا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ فی خطبۃ خطبہا فی حجۃ الوداع لاقتلن العمالقۃ فقال جابریل علیہ السلام او علی بن ابی طالب اخرجہ سبط بن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین ایک خطبہ کے درمیان ارشاد فرمایا کہ مین عنقریب عمالقہ کو قتل کرونگا۔ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا یا علی بن ابیطالب قتل کرین گے +

جناب امیرؑ کی بی بیان

فاتفق الرواۃ منہن علی سبعۃ واختلفوا فی اثنین فاما السبعۃ اللاتی لم یختلفوا فیہن فالاولی فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیہا السلام ولم یتزوج علی علیہا حتی ماتت وذہب فریق من العلماء الی انہ کان حراما علی اختان رسول اللہ صلی اللہ علیہ ان یتزوجوا علی بناتہ واما الثانیۃ ام البنین بنت حرام بن خالد۔ واما الثالثۃ اسماء بنت عمیس الخثعمیۃ وکانت تحت جعفر بن ابی طالب فاستشہد جعفر تزوجہا ابوبکر الصدیق ولما توفی ابوبکر تزوجہا علی ولہا من کل واحد اولاد کعبداللہ ومحمد وعون ابناء جعفر ومحمد بن ابی بکر ویحیی وعون ابنی علی واما الرابعۃ امامۃ بنت ابی العاص بن الربیع العبشمیۃ وکان ابو العاص بن الربیع العبشمیۃ ابن اخت خدیجۃ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا واما ام امامۃ زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واکبر بناتہ وافضلہن بعد سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء علیہا السلام وماتت فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وتزوج علی امامۃ بعد فوت فاطمۃ بوصیتہا وتزوجہا بعد فوت علی المغیرۃ بن نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب کان امیر المؤمنین اوصاہ بذلک لانہ خاف ان یخطبہا معاویۃ وماتت امامۃ عند المغیرۃ سنۃ خمسین۔ واما الخامسۃ الخباۃ بنت امرء القیس بن عدی الکلابیۃ واما السادسۃ ام سعید بنت عروۃ بن مسعود الثقفیۃ واما السابعۃ لیلی بنت مسعود بن خالد التمیمیۃ واما اللتان اختلف فیہما فکانتا مملوکیۃ من السبایا المرتدین ام اعتقہما و

تزوجهما فاحدهما خولة بنت جعفر بن قيس الحنفية والاخرى ام حبيب الصهبا بنت ربيعة التغلبية (ترجمہ)
جناب امیر علیہ السلام کی بیبیون کی نسبت سات پر تو راویون کا اتفاق ہی اور دو کی نسبت اختلاف ہی جن سات پر علما کا
اتفاق ہی ان سی اول جناب سیدة نساء العالمین فاطمة الزہرا بنت محبوب رب العالمین صلے اللہ علیہ وسلم ہین جناب امیر نے
ہوتے ہوئے دوسری بی بی سے نکاح نہین کیا جب تک کہ انکا انتقال نہین ہو گیا علما مین سی ایک فریق کا یہ مذہب ہی
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹیون کے ہوتے ہوئے حضرت مرتضےٰ کو دوسری عورت سی نکاح کرنا حرام تھا۔ دوسری بی بی جناب امیر علیہ
السلام کی ام البنین بنت حرام بن خالد تھین۔ تیسری بی بی اسماء بنت عمیس الخثعمیہ تھین انکا نکاح پہلے جعفر طیار
بن ابیطالب جناب امیر علیہ السلام کے حقیقی بھائی سے ہوا تھا جب وہ شہید ہو گئے تو انکا نکاح ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
سے ہوا جب وہ بھی انتقال کر گئے تو جناب امیر کے نکاح مین آگئین۔ اور انکو تینون صاحبون سی اولاد ہوئی عبداللہ
اور محمد اور عون جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے اور محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے اور یحییے اور عون جناب امیر سے چوتھی
بی بی امامہ بنت ابی العاص بن الربیع العبشمیہ تھین۔ ابو العاص بی بی امامہ کے والد حضرت صدیقہ الکبری ام المومنین
خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بھانجی تھی اور بی بی امامہ کی مان زینب رضی اللہ عنہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی
تھین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سب بیٹیون سی جناب سیدہ کے بعد افضل اور اعلے تھین اور زینب حضرت کی
حیات مین فوت ہو گئی تھین۔ بی بی امامہ سے جناب امیر نے بوصیت جناب سیدہ نکاح کیا تھا حضرت امیر کی شہادت
کے بعد مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب سے انکا نکاح ہوا۔ جناب امیر نے خود اسکی نسبت انکو وصیت کی تھی تاکہ
معاویہ انسے نکاح نکرے۔ اور بی بی امامہ مغیرہ کے پاس سنہ پچاس مین فوت ہوئین۔ پانچوین بی بی محیاۃ بنت
امرء القیس الکلابیہ تھین۔ چھٹی بی بی ام سعید بنت عروہ بن مسعود الثقفیہ تھین۔ ساتوین لیلی بنت مسعود بن خالد
التمیمیہ تھین اور دو بیبیان کہ جن مین اختلاف ہی کہ آیا مملوکہ تھین جو مرتدین کے قیدیون مین تھین یا کہ جناب
امیر نے انکو آزاد کرکے انسے نکاح کیا تھا۔ ایک انمین سے خولہ بنت جعفر بن قیس الحنفیہ تھین دوسری کا نام حبیبہ الصہبا
بنت ربیعہ التغلبیہ تھین۔

جناب امیر علیہ السلام کی اولاد

واما اولاد امیر المومنین ففیہ اختلاف کثیر الحسن والحسین والمحسن مات صغیرا واختاہم زینب وام کلثوم
امہم فاطمة علیہا السلام ومحمد الاکبر المکنی بابی القاسم المشہور بابن الحنفیة امہ خولة بنت جعفر ومحمد الاوسط
امہ امامة بنت ابی العاص ومحمد الاصغر المکنی بابی بکر وقیل انہما اثنان وعبید اللہ امہم لیلی بنت مسعود
وعمر والخ رقیة امہما ام حبیب بنت ربیعة والعباس وجعفر وعثمان وعبد اللہ امہم ام البنین الکلابیة

ویحیی وعون امهما اسماء بنت عمیس ورملة المکناة بام الحسن وقیل هما اثنتان وزینب الصغری وامامة ومیمونة

وخدیجة وفاطمة وام هانی وام الکرام وام سلمة اولاد شتی

والعقب من الذکور اولاده بست فی الحسن والحسین ومحمد بن الحنفیة وعمر وعباس رضی الله عنهم وقد اخرج

منهم کثیر الطیب (رتل الابرار) جناب امیر کی اولاد کے بارہ میں اختلاف ہے یعنی جناب حسنین اور محسن جسکا نہایت

صغر سنی میں انتقال ہو گیا۔ اور انکی دونو بہنیں زینب اور ام کلثوم جناب سیدہ سے تولد ہوئے۔ اور محمد اکبر جن

کی کنیت ابو القاسم اور ابن الحنفیہ کے نام مشہور ہیں انکی والدہ خولہ بنت جعفر تھیں۔ اور محمد الاوسط انکی والدہ

امامہ بنت ابو العاص تھیں۔ اور محمد الاصغر جنکی کنیت ابو بکر ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ جناب امیرؑ کے دو صاحبزادے

اس نام کے تھے اور عبید اللہ انکی والدہ لیلی بنت مسعود تھیں۔ اور عمر اور انکی بہن رقیہ کی والدہ ام حبیب بنت

ربیعہ تھیں۔ اور جعفر اور عمر اور عباس اور عثمان اور عبد اللہ انکی والدہ ام البنین الکلابیہ تھیں۔ اور یحیی

اور عون کے والدہ اسماء بنت عمیس تھیں۔ اور رملہ جنکی کنیت ام الحسن ہے۔ اور بعض راویوں کے نزدیک اس

نام کی جناب امیر کی دو بیٹیاں تھیں۔ اور زینب صغری اور امامہ اور میمونہ اور خدیجہ اور فاطمہ اور ام ہانی اور

ام الکرام اور ام سلمہ متفرق جناب امیر کی اولاد تھی ۔

اور نرینہ اولاد سے جناب امیر علیہ السلام کی نسل مبارک جناب امام حسن اور حسین علیہما السلام اور محمد بن الحنفیہ

اور عمر اور عباس رضی اللہ عنہم سے چلی ہے اور خدائے پاک نے ان سے بہت سے طیب اور طاہر پیدا کیے ہیں

جناب امیرؑ کے کرامات

(۱) نقل ابن شہر آشوب فی کتابہ ان علیا لما قدم الکوفة وفد علیه طوائف من الناس وکان فیهم فتی صار من

شیعته یقاتل من بین یدیه فی مواقفه فخطب امرأة من قوم عرب استوطنوا الکوفة فاجابوه فصلی علی یوم

صلوة الصبح قال لبعض من عنده اذهب الی محلة کذا تجد مسجدا الی جانبه بیت تسمع فیها صوت رجل

وامرأته یتشاجران باصوات مرتفعة فاحضرهما الی فمضی وعاد معهما فقال لهما فیم تتشاجران اللیلة فقال

الفتی یا امیر المؤمنین ان هذه المرأة خطبتها وتزوجتها فلما خلوت بها وجدت فی نفسی منها نفرة منعتنی

ان المّ بها ولو استطعت لاخرجتها قبل النهار فنقمت علی ذلک ونحن فی التشاجر الی ان جاء امرک

فحضرنا بین یدیک فقال علی لمن حضره رب حدیث لا یؤثر من یخاطب به ان یسمعه غیره فقام من کان

حاضرا ولم یبق عنده علی غیر الفتی والمرأة فقال لها هل تعرفین من هذا الفتی فقالت لا فقال اما انا اخبرتک

بحالة تعلمینها فلا تنکریها قالت لا یا امیر المؤمنین قال الست فلانة بنت فلان قالت بلی قال الیس کان

ابن عم وکل واحد منکما راغب فی صاحبه قالت بلی قال الیس یاک منعک منه و منعه عنک و لم یزوجه یاک و اخرجه من جوارک لذالک قالت بلی قال الیس خرجت لیلة لقضاء الحاجة فاغتالک و وطئک تحملت امرک عن ابیک و اعلمت امک فلما ان الوضع اخرجتک لیلا فوضعت ولدا فلففته فی خرقة فالقیته من خارج الجدار حیث قضاء الحوائج فجاء کلب فشمه فخشیت ان یاکله فرمیته بحجر فوقعت فی راسه فشججته فعدت انت و امک فشدت راسه بخرقة من جانبیه مرطها ثم ترکتماه و مضیتما و لم تعلما حاله فسکت فقال تکلمی بحق فقالت والله یا امیر المؤمنین ان هذا الامر ما علمه منی غیرها فقال قد اطلعنی الله علیه فاصبح بنو فلان فربی فیهم الی ان کبر و قدم معهم الکوفة و خطبک و هو ابنک ثم قال للفتی اکشف عن راسک فکشف ثمّ فوجد اثر الشجة فیه فقال هذا ابنک قد عصمه الله مما حرمه علیه فخذی ولدک و انصرفی فلا نکاح بینکما (مطالب السؤل) ابن شہر آشوب لکھتے ہین کہ جب جناب امیر کوفہ مین تشریف لائے تو انکے ساتھ بہت سے لوگون نے اگر کوفہ مین بود و باش اختیار کی۔ ان مین سے ایک جوان جناب امیر کے شیعون مین داخل ہوگیا اور جناب امیر کے ساتھ لڑائیون مین حاضر رہا۔ اس نے کوفہ مین وطن اختیار کرنیوالے عرب لوگون مین اپنا نکاح ایک عورت سے کیا۔ ایک روز جناب امیر صبح کی نماز کے بعد ایک آدمی سے فرمانے لگے۔ تو فلان محلہ مین جا وہان ایک مسجد ہے اُس کے قریب ایک مکان ہے۔ اس مین تجھے ایک عورت اور مرد کے باہم تکرار کرنے کی آواز سنائی دیگی تو ان دونون کو میرے پاس لے آ۔ وہ آدمی جاکر ان دونو کو اپنے ساتھ جناب امیر کیخدمت مین لے آیا حضرت نے انسے پوچھا رات بھر تم کیون تکرار کرتے رہے ہو۔ اس جوان نے عرض کیا یا امیر المؤمنین مینے اس عورت سے نکاح کیا ہے جب خلوت کا وقت ہوا مجھے اس سے نفرت پیدا ہوگئی کہ مین صحبت نہین کرسکا۔ اگر مجھے استطاعت ہوتی تو مین اسیوقت راتکو صبح کے پہلے اسکو گھر سے نکالدیتا۔ مین اسیوجہ خاص سے اسے بگڑ گیا۔ ہم دونون اسی تکرار مین تھے کہ جناب کا خادم ہمارے پاس پہنچا۔ اب ہم آپکے حضور مین حاضر ہین۔ جناب امیر نے حاضرین سے فرمایا اکثر ایسی باتین ہوتی ہین کہ غیر کے سامنے بیان نہین کیجاتین۔ یہ کلام سنکر اس مرد اور عورت کے سوا سب اشخاص چلے گئے جناب امیر نے اس عورت سے فرمایا آیا تجھے علم ہے کہ یہ جوان کون ہے اس نے عرض کیا مین نہین جانتی۔ فرمایا اگر ہم تجھے تیری کسی پوشیدہ بات سے اطلاع دین تو تو انکار مت کریو اس نے عرض کیا مین ہرگز انکار نہین کرونگی۔ آپنے ارشاد کیا کیا تو فلانی اور فلان شخص کی بیٹی نہین ہے۔ وہ کہنے لگی ہان مین وہی ہون پھر آپ نے فرمایا کیا تیرا چچیرا بھائی نہین تھا اور تم دونون مین محبت نہین تھی۔ اس نے عرض کیا سچا ہے۔ پھر آپنے فرمایا کیا تیرا باپ تیرا نکاح اس سے نہین کرنا چاہتا تھا اور تیرے نزدیک سے اسکو نکالدیا تھا اس عورت نے کہا یہ بات بالکل ٹھیک ہے امیر المؤمنین نے فرمایا کہ پھر تو ایک رات کو قضاء حاجت کے لیے گھر سے باہر نکلی اور اس نے تجھ سے وطی کی اور تو

اس سے حاملہ ہوگئی اور تو نے اپنے حمل کو اپنے باپ سے چھپایا اور تیری ماں کو یہ بات معلوم ہوگئی۔ وضع حمل کے وقت وہ رات کو
وہ تجھے لیکر گھر سے باہر نکلی اور تجھے لڑکا پیدا ہوا اور تو نے کپڑے میں لپیٹ کر دیوار کے پرے پھینکدیا۔ ایک کتا
آیا اور اسے سونگھنے لگا تجھے خوف پیدا ہوا کہ کتا اسے نہ کھا جاوے اسلیے تو نے اسکو پتھر کھینچ مارا وہ پتھر اس
لڑکے کے سر پر لگ گیا اور اسکا سر زخمی ہوگیا۔ تو نے اور تیری ماں نے لوٹ کر اسکے سر کو بال جمنے کی جگہ پر پٹی باندھکر
چھوڑ دیا اور دونوں گھر کو چلی آئیں۔ پھر تمکو اسکا حال نہیں معلوم ہوا۔ وہ عورت یہ سنکر خاموش رہگئی۔ جناب
امیر نے یہ فرمایا سچ بول وہ عرض کرنے لگی یا امیر المومنین سچ ہے میری ماں کے سوا اس سے کوئی خبردار نہیں
آپنے فرمایا مجھے خدا نے اس سے مطلع کیا ہے پھر فلان قوم کے لوگ صبح کو اسے اٹھا کر لے گئے اور وہ ان لوگوں
میں پرورش پا کر جوان ہوا۔ اور انکے ساتھ کوفہ میں آیا۔ اور تیرے ساتھ نکاح کیا۔ یہ ہے وہ تیرا بیٹا یہی ہے
پھر جوان سے ارشاد کیا اپنے سر کو کھولدے اس نے سر کھولدیا۔ اور زخم کا اثر نظر آیا جناب امیر نے فرمایا یہ تیرا بیٹا
ہے۔ خدا نے اس امر سے جو کہ اسپر حرام کیا تھا۔ اسکو بچایا ہے اپنے بیٹے کو لے اور گھر کو لوٹ جا۔ تم دونوں
کا نکاح نہیں ہے ⁂

(۲) ومنها ما رواه الحسن بن ركذان الفارسي قال كنت مع امير المؤمنين وقد شكا اليه الناس امر الفرات
وانه قد زاد الماء ما نحتمله ونخاف ان تهلك زرعنا ونحب ان تسأل الله ان ينقصه فقام ودخل بيته
والناس مجتمعون ينتظرون فخرج وقد لبس جبة رسول الله صلى الله عليه وسلم وعمامته ورداءه وفي يده
قضيبه فدعا بفرسه فركبه ومشى الناس معه وانا معهم رجالة حتى وقف على الفرات فنزل عن فرسه
وصلى ركعتين خفيفتين ثم قام واخذ القضيب بيده ومشى على الجسر وليس معه غير اولاده الحسن والحسين
وانا فاهوى الى الماء بالقضيب فنقصت الفرات ذراعا فقال ايكفيكم فقالوا لا يا امير المؤمنين واومى
بالقضيب واهوى به في الماء فنقصت الفرات ذراعا آخر وهكذا الى ان نقصت ثلثة اذرع فقالوا حسبنا
يا امير المؤمنين فعاد وركب فرسه ورجع الى منزله (مطالب السئول) اور آپ کی کرامات میں سے ایک یہ ہے
کہ جسکو حسن بن رکذان الفارسی نے روایت کیا ہے کہ میں جناب امیر کی خدمت میں موجود تھا کہ لوگ فرات کی طغیانی
کی شکایت لیکر آئے اور کہنے لگے کہ فرات کا پانی اس کثرت سے بڑھ گیا ہے کہ جس سے ہمارے کھیتون کے تلف
ہونیکا خوف ہے ہماری استدعا ہے کہ آپ جناب الٰہی میں دعا فرماوین کہ فرات کا پانی کم ہوجاوے۔ جناب امیر
یہ سنکر گھر میں تشریف لیگئے تمام لوگ منتظر بیٹھے رہے جناب امیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جبہ اور عمامہ
اور ردا پہنکر اور ہاتھ میں عصا لیے ہوئے برآمد ہوئے اور سواری کا گھوڑا طلب کیا تمام لوگ رکاب سعادت
میں پا پیادہ چلے میں بھی پیادہ پا ہمراہ تھا جناب امیر فرات پر پہنچکر اتر گئے اور مختصر سی دو رکعت جلدی جلدی پڑھ

نماز کی پڑہین پہر اٹہکر اور عصا ہاتہہ مین لیکر پل کیطرف تشریف لیگئے جناب حسنین کے سوا کوئی ہمراہ نہ تہا عصا کے ساتہہ پانی
کیطرف اشارہ کیا پانی بقدر ایک گز کے کم ہو گیا لوگون سے فرمایا کیا اسقدر پانی تمکو کافی ہے لوگون نے عرض کیا ابہی
زیادہ ہے پہر دوبارہ اشارہ کیا ایک گز اور بہی کم ہو گیا پہر لوگون سے پوچہا کہ اب کافی ہے لوگون نے کہا ابہی زیادہ ہے
پہر تیسری مرتبہ اشارہ کیا پانی ایک گز اور بہی کم ہو گیا لوگون نے عرض کیا یا امیر المومنین اب اسقدر کافی ہے آپ
وہان سے گہر کو لوٹ آئے +

(۳) ومنہا ما نسئل فی قضیۃ مقتلہ وتلخیص ذلک انہ لما فرغ من قتل الخوارج عاد الی الکوفۃ فی شہر رمضان قام
المسجد فصلی رکعتین ثم صعد فخطب خطبۃ حسناء ثم التفت الی ابنہ الحسن فقال یا ابا محمد کم مضی من شہرنا
ہذا قال ثلث عشرۃ یا امیر المومنین ثم التفت الی الحسین فقال یا ابا عبد اللہ کم بقی من شہرنا ہذا قال سبع عشرۃ
یا امیر المومنین فضرب بیدہ الی لحیتہ وہی یومئذ بیضاء فقال اللہ اکبر واللہ لیخضبنہا بدمہا اذا انبعث اشقاہا
ثم قال ۔ ارید حیاتہ ویرید قتلی ٭ خلیلی من عذیری من مرادی + وابن الملجم المرادی یسمع فوقع فی قلبہ من
ذلک شئی فجاء حتی وقف بین یدیہ فقال اعیذ باللہ یا امیر المومنین ہذہ یمینی وشمالی بین یدیک فاقطعہما
او فاقتلنی قال فکیف اقتلک ولا ذنب لک الی ولو اعلم انک قاتلی لم اقتلک ولکن ہل کانت لک حاضنۃ
یہودیۃ فقالت لک یوما من الایام یا ابا شقیق عاقر ناقۃ ثمود قال قد کان ذلک یا امیر المومنین فسکت علیہ السلام
فلما کانت لیلۃ ثلث وعشرین قام لیخرج من دارہ الی المسجد لصلوۃ الصبح وقال ان قلبی لیشہد انی لمقتول فی
ہذا الشہر وفتح فتعلق الباب بمیزرہ فجعل ینشد ۔ اشدد حیازیمک للموت ۔ فان الموت لاقیک ۔ ولا تجزع
من القتل ۔ اذا حل بوادیک ۔ فخرج فقتل (مطالب السؤل) اور ایک کرامت جناب امیر کی اپنی شہادت کے
متعلق کی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ جب آپ خوارج کے قتل سے فارغ ہوکر کوفہ مین تشریف لائے رمضان کا مہینا
تہا مسجد مین نماز کے بعد منبر پر تشریف لے گئے ۔ اور ایک خطبہ ارشاد فرمایا ۔ اثناء خطبہ مین جناب امام حسن سے استفسار
کیا کہ یا ابا محمد ہمارے مہینے کے کتنے روز گذر چکے ہین امام حسن نے فرمایا کہ تیرہ روز پہر جناب امام حسین سے پوچہا یا ابا عبد اللہ ہمارا مہینا اب کتنے
روز باقی رہا ہے عرض کیا یا امیر المومنین سترہ روز ۔ جناب امیر نے اپنی ریش مبارک کو ہاتہہ مین پکڑا وہ ان دنون
بالکل سفید ہو چکی تہی اور فرمایا اللہ اکبر خدا کی قسم ہے اس امت کا بدبخت اسکو خون سے رنگین کرے گا پہر آپ نے
یہ شعر پڑہا ۔ مین اسکی زندگی چاہتا ہون وہ مجہے قتل کرنا چاہتا ہے ۔ میرا دوست مجہ سے غدر کرنے والا قبیلہ مراد کے
نامراد ابن ملجم مرادی نے جب یہ کلام سنا اسکا دل کانپ اٹہا ۔ اور سامنے کہڑے ہوکر عرض کرنے لگا یا امیر المومنین مین خدا سے
پناہ مانگتا ہون میرے دونون ہاتہ آپکے سامنے موجود ہین آپ انکو کاٹ ڈالین یا مجہے مار ڈالین آپنے ارشاد فرمایا تیرا کیا
گناہ ہے کہ مین تجہے مار ڈالون ۔ اگر مجہے یہ علم بہی ہو کہ تو میرا قاتل ہے تو بہی تجہے نہ مارون لیکن یہ بتا کہ ایک یہودن نے تجہے کبہی

کیونکہ کہا تھا ای شقیق ہے باپ شیعوں کی اور دشمنی سے کھا پوتون کا پیشوا قتل - ابن ملجم کہنے لگا یا امیر المومنین یہ بات تو ضرور ہوچکی ہے جناب امیر علیہ السلام خاموش ہو گئے جب رمضان کی انیسوین تاریخ ہوئی اور آپ صبح کی نماز کیلیے اٹھے اور گھر سے مسجد کو تشریف لے چلے فرمایا میرا دل گواہی دیتا ہے کہ میں اسی مہینے میں شہید ہوجاؤنگا جب دروازہ کھولا آپکا شملہ دروازہ سے اٹک گیا آپنے یہ شعر پڑہا - تو موت کیواسطے اپنے سینہ کو ابہار - کیونکہ موت تجہسے ضرور ملاقات کریگی - قتل ہونے سے فریاد مت کر جبکہ تیرے سامنے آجائے - پس آپ باہر تشریف لائے اور شہید ہو گئے -

(۴) عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا قالت قالت لی فاطمة لیلة دخل بی علی سمعت الارض تحدثه ویحدثها واصبحت فاخبرت والدی صلی اللہ علیہ وسلم فسجد سجدة طویلة ثم رفع رأسه وقال یا فاطمة ابشری بطیب النسل فان اللہ فضل بعلک علی سائر خلقه وامر الارض ان تحدثه باخبارها وما یجری علی وجهها من شرق الارض الی غربها (مطالب السئول للعلامة بن طلحة الشافعی) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجہسے جناب فاطمہ علیہا السلام نے ذکر کیا کہ جس رات جناب امیر میرے پاس تشریف لائے میں نے زمین کی آواز کو سُنا کہ وہ ان سے باتیں کر رہی تہی اور وہ زمین سے باتیں کرتے تہے میں نے صبح کو اپنے والد صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا تذکرہ کیا حضرت سجدہ میں گر گئے اور دیر کے بعد سر اٹہا کر فرمایا اے فاطمہ تجہے بشارت ہو پاک نسل کے ساتہ بے شک اللہ تعالی نے تیرے شوہر کو تمام خلقت پر فضیلت عطا کی ہے اور زمین کو حکم دیا ہے کہ تمام اخبار سے اور جو کچھ کہ اسپر ہونیوالا ہے مشرق سے مغرب تک اسکو کہہ سنائے +

(۵) قال الشیخ ابو عبد اللہ الخطیب الخوارزمی حکی ان معاویة قال لجلسائه انی اریکم علم علی فانه لا یقول الباطل فدعا ثلاثة رجال من ثقاته وقال لهم امضوا حتی تسیروا جمیعا من الکوفة علی مرحلة ثم تواطؤا علی ان تنعونی بالکوفة ولکن حدیثکم واحدا فی ذکر العلة والیوم والوقت وموضع القبر ومن تولی الصلوة علیه وغیر ذلک حتی لا تختلفوا فی شیء ثم لیدخل الثانی فلیخبر بمثله ثم لیدخل الثالث فلیخبر بمثل خبر صاحبیه وانظروا ما یقول علی فخرجوا کما امرهم معاویة ثم دخل احدهم وهو راکب فقال له الناس بالکوفة من این جئت قال من الشام قالوا له ما الخبر قال مات معاویة فاتوا علیا فقالوا رجل راکب من الشام یخبر بموت معاویة فلم یحفل علی بذلک ثم دخل آخر من الغد فقال له الناس ما الخبر فقال مات معاویة وخبر بمثل خبر صاحبه فاتوا علیا فقالوا رجل راکب آخر یخبر عن موت معاویة بمثل ما اخبر صاحبه ولم یختلف کلامهما فامسک علی ثم دخل الآخر فی الیوم الثالث فقال الناس ما الخبر قال مات معاویة فسألوه عما شاهد فلم یخالف قول صاحبیه فاتوا علیا فقالوا یا امیر المومنین قد صح الخبر هذا راکب ثالث قد خبر بمثل خبر صاحبیه فلما اکثروا علیه قال امیر المومنین کلا او تخضب هذه من

هذا يعني لحيته من هامته ويتلاعب بها ابن اكلة الاكباد (ا ى لا كلة الاكباد) فرجع الخبر بذلك الى معاوية (ملخص الثلاث بين) شیخ ابو عبداللہ الخطیب الحنفی المعروف باخطب الخطبا خوارزم شاہی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہین کہ امیر معاویہ نے اپنے چند ہمنشینون سے بیان کیا کہ مین جناب علی کے علم کا امتحان لیکر دکھاتا ہون کہ وہ کبھی باطل حرف زبان پر نہین لاتے۔ اپنے تین معتبر آدمیون کو بلاکر کہا تم کوفہ مین جاکر میرے مرنیکی خبر اڑاؤ۔ جب کوفہ ایک منزل رہجاے تو تم ایک دوسرے کے عقب مین داخل ہونا اور میرے مرگ کی خبر کو منتشر کرنا۔ چاہیے کہ میری بیماری اور مرنے کیوقت اور قبر کی جگہہ اور نماز پڑہنے والے کی نسبت تمہارے بیان مین اختلاف نہو۔ تم مین سے ایک شخص پہلے کوفہ مین داخل ہو کر میرے مرنے کی بات بیان کرے اسکے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا اسکی تصدیق کرے۔ اور تو دیکہو کہ علی کیا فرماتے ہین۔ تینون معاویہ کے حکم سے کوفہ کو چلے جب کوفہ ایک منزل رہگیا ان تینون مین سے ایک شخص پہلے کوفہ مین پہونچا۔ لوگون نے اس سے پوچہا کہان سے آیا ہے وہ کہنے لگا شام سے لوگون نے کہا وہان کی کچہ خبر بیان کر وہ بولا معاویہ مرگیا ہے لوگ اسکو جناب امیر کے پاس لے آئے اور عرض کیا کہ شام سے ایک سوار آیا ہے اور معاویہ کے مرنیکا حال بیان کرتا ہے جناب امیر نے اسکے قول سے جنبش نکلی۔ دوسرے روز دوسرا سوار داخل کوفہ ہوا اس نے بہی وہی خبر بیان کی جو اسکے پہلے رفیق نے بیان کی تہی۔ اسکو بہی لوگ جناب امیر کے حضور مین لیگئے اور عرض کیا یا امیر المومنین یہ دوسرا سوار آیا ہے اور معاویہ کا مرنا بیان کرتا ہے۔ جناب امیر ساکت رہے اور کچہ نفرمایا۔ پہر تیسرے روز تیسرا سوار داخل ہوکر وہی خبر بیان کرنے لگا لوگ اسکو بہی جناب امیر کی خدمت مین لیگئے اور عرض کرنے لگے یا امیر المومنین اب یہ خبر بالکل پایہ ثبوت کو پہونچ گئی ہے۔ تیسرا سوار بہی ان دونوکی تصدیق کرتا ہے جب لوگون نے ہجوم کیا جناب امیر نے فرمایا ہرگز معاویہ نہین مرا بلکہ یہ میری ریش میرے سر کے خون سے رنگین ہوگی اور وہ جگر کہانیوالی (یا جگر چبانے والی) یعنے ہندہ جگرخوار جس نے کہ جناب امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا جگر چبایا تہا) کا بیٹا اس سے بازی کریگا۔ یہ خبر سنکر وہ معاویہ کے پاس واپس ہوگئے ✦

(۷) عن زید بن ارقم قال ان علی بن ابیطالب نشد الناس فقال انشد الله رجلا سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فقام اثنی عشر بدریا ستة من جانب الایمن وستة من جانب الایسر فشهدوا قال زید بن ارقم وکنت فیمن سمع ذلك فکتمته فذهب الله ببصری وکان یندم علی ما فاته من الشهادة ویستغفر (اخرجه ابوبکر ابن مردویه) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب امیر نے لوگون کو قسم دیکر پوچہا کہ جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فرماتے ہوئے سنا ہو وہ کہڑا ہوجاوے اور بیان کرے بارہ بدری صحابی جن مین سے چہ منبر کی بائین جانب سے اور چہ اہنی جانب سے اٹہہ کہڑے ہوے اور انہون نے اسکی گواہی بیان کی۔ زید بن ارقم کہتے

کہتے ہیں میں بھی انہیں لوگوں میں تہا جنہوں نے کہ اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا تہا پس مینے اس کو پوشیدہ رکہا اسلیے خدا نے مجہو اندہا کر دیا۔ زید بن ارقم اس گواہی کے نہ دینے پر تمام عمر نادم رہے اور توبہ کرتے رہے

(۷) عن ابن عمیر ان امیر المؤمنین قال علی المنبر انا عبد اللہ و اخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورثت نبی الرحمۃ ونکحت سیدۃ نساء اہل الجنۃ وانا سید الوصیین و اخر اوصیاء النبیین لا یدعی ذلک غیری الا اصابہ اللہ بسوء فقال رجل من عبس لا یحسن ان یقول ہذا انا عبد اللہ و اخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یبرح من مکانہ حتی تخبطہ الشیطان فجر برجلہ الی باب المسجد فسالنا قومہ ہل تعرفون بہ عرضا قبل ہذا قالوا اللہم لا (اخرجہ ابن مردویہ) طلحہ بن عمیر سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام ایک دفعہ منبر پر فرمانے لگے میں خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بہائی ہوں مینے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ پایا ہے مینے سیدۃ نساء اہل الجنۃ سے نکاح کیا ہے میں تمام وصیوں کا سردار ہوں میں تمام نبیوں کے وصیوں کا آخر وصی ہوں میرے سوا کوئی اسکا دعوی نہیں کر سکتا اور اگر کریگا تو خدا تعالی اسکے ساتہ برائی سے پیش آئیگا۔ یہ سنکر قوم عبس کا ایک آدمی کہنے لگا۔ کیا بری بات ہے اپنے منہ سے یہ کہنا کہ میں خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بہائی ہوں ابہی اسی یہ بات کہتے ہوئے کچہ دیر نہیں گذری تہی کہ شیطان نے اسے دیوانہ بنا دیا۔ اور لوگوں نے اسے ٹانگ سے پکڑ کر مسجد کے دروازہ سے باہر گہسیٹا۔ ہمنے اسکی قوم سے پوچہا کبہی پیشتر بہی اسکو یہ عارضہ ہوا تہا وہ خدا کی قسم کہا کر کہنے لگے ہرگز نہیں۔

(۸) عن طلحۃ بن عمیر انہ نشد الناس من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فشہد اثنا عشر رجلا من الانصار وانس بن مالک فی القوم لم یشہد فقال لہ امیر المؤمنین یا انس ما منعک ان تشہد وقد سمعت ما سمعوا قال یا امیر المؤمنین کبرت ونسیت فقال امیر المؤمنین اللہم ان کان کاذبا فاضربہ ببیاض او بوضح لا تواریہ العمامۃ قال طلحۃ بن عمیر فاشہد باللہ لقد رأیتہ بیضا بین عینیہ (اخرجہ ابن مردویہ) طلحہ بن عمیر ناقل ہیں کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام نے ان لوگوں سے قسم دیکر پوچہا جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی حدیث کو سنا تہا۔ انصار کے بارہ آدمیوں نے اس کی شہادت بیان کی انس بن مالک بہی لوگوں میں موجود تہے لیکن اسکی گواہی دینے سے ساکت رہے جناب امیر نے ان سے فرمایا اے انس تمکو کس بات نے اس شہادت کو بیان کرنے سے بند کیا تہا۔ باوجودیکہ جو کچہ ان لوگوں نے سنا تہا تمہنے بہی سنا تہا انس اپنی کبرسنی اور نسیان کا عذر کرنے لگے۔ جناب امیر نے فرمایا ای میرے پروردگار اگر یہ جہوٹ کہتے ہیں۔ تو انکی پیشانی پر برص کا ایسا داغ لگا دے کہ وہ عمامہ سے نہ چہپ سکے طلحہ بن عمیر کہتے ہیں کہ میں خدا کی قسم کہا کر کہتا ہوں کہ مینے اس برص کے داغ کو انکی پیشانی پر دیکہا تہا۔

(۹) حکی ان عمارا انہم رجلا یقال لہ الغرار بن نعم اخبارہ الی معاویۃ فانکر ذلک وجحدہ فقال امیر المؤمنین

فحلف بالله انه ما فعلت قال فحلف فقال علی ان کنت کاذبا فاعمی الله بصرك فما دارت الجمعة حتی عمی (مطالب السئول) روایت ہی کہ جناب امیرؑ نے غرار نامی ایک شخص پر جرم لگایا کہ وہ معاویہ کو انکی خبرین پہنچاتا تھا اس نے انکار کیا جناب امیرؑ نے فرمایا تو قسم کہا سکتا ہی اس نے قسم کہا کر بہی انکار کیا جناب امیرؑ نے فرمایا اگر تو نے جہوٹی قسم کہائی ہے تو خدا تیری بینائی کو دور کر دیگا۔ اسپر ایک جمعہ بہی گذرنے نہ پایا تہا کہ وہ اندہا ہوگیا۔

(۱۰) عن علی بن زاذان ان علیا حدث حدیثا فکذبه رجل فقال علی ادعوا علیك ان کنت صادقا قال نعم فدعا علیه فلم ینصرف حتی ذهب بصره اخرجه احمد فی المناقب والطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الدلائل) علی بن زاذان سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام ایک بات بیان فرما رہی تہے ایک شخص نے اسکی تکذیب کی جناب امیرؑ نے فرمایا اگر تو سچا ہے تو مین تجہ پر بد دعا کرون وہ کہنے لگا بہتر ہے جناب امیرؑ نے دعا کی۔ ابہی وہ وہان سے لوٹا بہی نہ تہا کہ اندہا ہوگیا

(۱۱) لما توجه علی الی صفین واحتاج اصحابه الی الماء والتمسوه یمینا وشمالا فلم یجدوه فعدل بهم امیر المؤمنین عن الجادة قلیلا فلاح لهم دیر فی البریة فساروا یسالون من فیه عن الماء فقال بینکم وبین الماء فرسخان فسیروا الی حیث اقول لکم لعلکم تدرکون الماء فقال امیر المؤمنین اسمعوا ما یقول الراهب فقالوا یامرنا ان نسیر الی حیث ومی الینا لعلنا ندرك الماء وبنا قوة فقال علی لا حاجة بکم الی ذلك ولوی عنق بغلته نحو القبلة واشار الی مکان بقرب الدیر فقال اکشفوه فکشفوه فظهرت لهم صخرة عظیمة فقالوا یا امیر المؤمنین ههنا صخرة لا یعمل فیها فقال هذه الصخرة علی الماء فاجتهدوا فی قلعها فما زالت عن موضعها فاجتمع القوم وجهدوا فی تحریکها فلم یجدوا الی ذلك سبیلا واستصعبت علیهم فلما رای ذلك لوی رجله عن سرجه ثم حسر عن ساعده ووضع اصابعه تحت جانب الصخرة فحرکها وقلعها بیده فظهر لهم الماء فشربوا وکان اعذب ما شربوه فی سفرهم وابرده ثم جاء الی الصخرة فتناولها بیده ووضعها حیث کانت والراهب ینظر من فوق دیره فنادی یا قوم انزلونی فوقف بین یدی امیر المؤمنین فقال یا هذا انت نبی مرسل قال لا قال فملك مقرب قال لا قال فمن انت قال انا وصی رسول الله محمد بن عبدالله خاتم النبیین صلی الله علیه وسلم قال ابسط یدك اسلم علی یدك فبسط امیر المؤمنین والراهب اسلم علی یده (مطالب السئول) روایت ہی کہ جب جناب امیر علیہ السلام صفین کو تشریف لیچلے رستہ مین جناب امیرؑ کے لشکر کے پاس پانی نہ رہا دہنے بائین ڈہونڈا کہین پانیکا پتہ نہ ملا جناب امیرؑ نے انکو ایک پگڈنڈی دکہلا کر فرمایا اسطرف چلو۔ تہوڑی دور جا کر میدان مین عیسائیون کا ایک کلیسا ملا لوگون نے اسکے پاس جا کر اسکے پادری سے پانی کی بابت پوچہا۔ اس نے جواب دیا کہ پانی یہان سے دو فرسخ پر ہے جسطرف مین تمہین بتاتا ہون اسطرف چلے جاؤ۔ امید ہے کہ تمکو پانی ملجائیگا۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا سنو راہب کیا کہتا ہے لوگون نے عرض کیا وہ

ہمکو دو فرسخ پر پانی کا پتہ بتایا ہے لیکن وہانتک پہونچنے کی ہم مین طاقت باقی نہین جناب امیرؑ نے فرمایا اس طرف جانیکی تمکو کچھ ضرورت نہین قبلہ کیطرف گھوڑیکا مونہہ پھیر کر اس دیر کے قریب اشارہ کیا اور فرمایا یہانتک کھود و لوگ کہودنے لگے۔ ایک بہاری چٹان نظر آئی۔ لوگون نے عرض کیا یا امیر المومنین اس چٹان مین اب کام نہین ہو سکتا جناب امیرؑ نے فرمایا یہ چٹان پانی کے مونہہ پر ہے۔ لوگ اسکے اکہاڑنیمین کوشش کرنے لگے اسکو جنبش تک نہوئی۔ تمام لشکر نے متفق ہو کر زور لگایا مگر وہ اپنی جگہہ سے نہلی۔ جب لشکر کے لوگ اسکے اکہاڑنے سے عاجز آ گئے جناب امیر اپنے گھوڑی سے اترے اور اپنی آستینون کو لوٹا۔ اور اس چٹان کے نیچے انگلیان ڈالکر اسکو ہلایا اور اپنے ہاتھ سے اکہاڑ لیا اسکے نیچے سے نہایت میٹھے پانی کا چشمہ نکل آیا۔ لوگ دوڑکر اسکا پانی پینے لگے انکو تمام سفر مین ایسا ٹھنڈا اور میٹھا پانی کہین نہین ملا تہا۔ راہب اپنے دیر سے یہ تمام کیفیت دیکھ رہا تہا۔ لوگون کو آواز دیکر کہنے لگا مجھے نیچے اتار دو جب اسکو دیر سے نیچے اتارا جناب امیر کے سامنے دست بستہ کھڑے ہو کر کہنے لگا کیا آپ نبی مرسل ہین آپنے فرمایا نہین۔ پھر کہنے لگا کیا آپ مقرب فرشتہ ہین جناب امیر نے فرمایا نہین۔ وہ عرض کرنے لگا پس آپ کون ہین۔ فرمایا۔ مین خدا کے رسول محمد بن عبداللہ تمام نبیون کے خاتم صلے اللہ علیہ وسلم کا وصی ہون۔ راہب نے کہا آپ ہاتھ بڑہائین کہ مین آپکے ہاتھ پر بیعت کرون اور اسلام لاؤن آپنے ہاتھ بڑہایا اور راہب آپکے ہاتھ پر اسلام سے مشرف ہوا۔

(۱۲) عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال قال لی علی یا براء یقتل ابنی الحسین وانت حی فلا تنصرہ فلما قتل الحسین قال البراء صدق علی قتل الحسین ولم انصرہ واظہر الحسرۃ علی ذلک والندم (ریاض النضرۃ) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے مجھسے ارشاد کیا اے براء افسوس ہے کہ میرا بیٹا حسین قتل ہوگا اور تو زندہ ہوگا اور اسکی مدد نہین کریگا جب جناب امام حسین علیہ السلام شہید ہوگئے تو براء بن عازب کہنے لگے جناب امیرؑ نے سچ فرمایا تہا۔ کہ حسین شہید ہو گئے اور مینے انکی مدد نکی تمام عمر براء بن عازب اظہار حسرت و ندامت کرتے تہے۔

(۱۳) عن عبداللہ قال اتینا مع علی فمررنا بموضع قبر الحسین فقال علی ہہنا مناخ رکابہم وہہنا موضع رحالہم وہہنا مہراق دمائہم فتیۃ من آل محمد صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم یقتلون بہذہ العرصۃ تبکی علیہم السماء والارض (ریاض النضرۃ) عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم جناب امیر علیہ السلام کے رکاب سعادت مین اس جگہہ پر جہان کہ جناب امام حسین علیہ السلام کا مرقد مطہر واقع ہے گذرے جناب امیر فرمانے لگے یہان انکے اونٹ بیٹہین گے یہان اسباب انکا ہوگا۔ یہان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کے نوجوانون کا خون بہیگا انپر آسمان اور زمین رویئین گے۔

(۱۳) قیل ان الحجاج قال ذات یوم احب ان اصیب رجلا من اصحاب ابی تراب فاتقرب الی اللہ بدمہ فقیل لہ ما نعلم احدا اطول صحبۃ لابی تراب من قنبر مولاہ فطلبہ فاتی بہ فقال انت قنبر قال نعم قال مولی علی بن ابی طالب قال اللہ مولای و امیر المؤمنین علی ولی نعمتی قال ابرء من دینہ قال فدلنی علی دین افضل منہ قال انی قاتلک فاختر ای قتلۃ احب الیک قال صیرت ذلک الیک قال لم قال لا تقتلنی قتلۃ الا قتلتک مثلہا ولقد اخبرنی امیر المؤمنین ان منیتی تکون ذبحا ظلما بغیر حق فامر بہ فذبح (کفایۃ الطالب) کہتے ہین کہ ایک دن حجاج کہنے لگا میری آرزو ہے کہ اگر کوئی جناب امیرؑ کا دوست ملجائے تو مین اسکے قتل کرنے سے خدا کا قرب حاصل کرون۔ لوگون نے کہا کہ جناب امیر کی خدمت مین قنبر سے زیادہ کوئی ہر وقت کا رہنے والا اب نظر نہین آتا۔ اسنے قنبر کو بلوایا جب قنبر آیا کہنے لگا تو جناب امیر کا غلام ہے اور تیرا ہی نام قنبر ہے قنبر نے جواب دیا خدا میرا مولا ہے اور امیر المومنین میرے ولی نعمت تھے۔ حجاج نے کہا تو انکے طریق پر تبرا کر۔ قنبر نے کہا تو مجھے انکے طریق سے کوئی بہتر طریق دکھا دے کہ مین ایسا کرون۔ حجاج نے کہا مین تجھے مار ڈالونگا تو جس طرح سے قتل ہونا پسند کرتا ہو بیان کر قنبر نے کہا یہ امر مین تیرے سپرد کرتا ہون حجاج نے کہا کیون قنبر نے کہا کہ اسواسطے کہ تیری جس موت سے تو مجھے مارنا چاہیگا اسی موت سے تجھے مار ڈالونگا کیونکہ جناب امیرؑ نے مجھے فرمایا ہے تیری موت نہین ہوگی مگر بلا وجہ از روی ظلم ذبح کیے جانے سے۔ حجاج نے انکو ذبح کرا ڈالا ❖

(۱۴) قیل ان الحجاج طلب کمیل بن زیاد فہرب منہ فقطع عطاء قومہ فلما رای ذلک قال انا شیخ کبیر قد نفد عمری ولا ینبغی ان احرم قومی عطیاتہم فخرج الی الحجاج فقال قد کنت احب ان اجد علیک سبیلا فقال لہ کمیل لا تصرف انیابک فما بقی من عمری الا القلیل فاقض ما انت قاض فان الموعد للہ وبعد القتل حساب ولقد اخبرنی امیر المؤمنین علی انک قاتلی فضرب عنقہ (کفایۃ الطالب) کہتے ہین حجاج نے کمیل بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کو بلا بھیجا وہ خوف سے بھاگ گئے حجاج نے انکی قوم کی تنخواہ بند کردی جب کمیل کو معلوم ہوا کہ میری قوم کی تنخواہ بند کی گئی ہے۔ کہنے لگے مین بوڑھا ہو گیا ہون اور میری عمر گذر چکی ہے مجھ کو نہین چاہیے کہ اپنی قوم کی تنخواہ بند کراؤن اور جیتا رہون۔ حجاج کے پاس خود چلے گئے۔ حجاج نے کہا مین تمہارے ملنے کا رستہ ڈھونڈ رہا تھا۔ کمیل نے اس سے کہا تو اپنے دانتون کو مجھ سے ہٹا میری عمر اب بہت تھوڑی رہگئی ہے جو تیرا دل چاہے سو کر کل خدا کے وعدہ کا دن ہے اور قتل کے بعد ضرور حساب ہوگا۔ مجھ کو امیر المومنین علیہ السلام نے پیشتر کہدیا تھا کہ تو میرا قاتل ہو۔ یہ سنکر حجاج نے انکے قتل کا حکم دیا اور وہ مارے گئے ❖

(۱۵) عن جندب بن عبد اللہ الازدی قال شہدت مع علی الجمل وصفین ولا اشک فی قتالہم حتی نزلنا

النهروان فدخلنی شک وقلت قراؤنا وخیارنا نقتلهم ان هذا الامر عظیم فخرجت غدوة امشی ومعی اداوة حتی
برزت عن الصفوف فرکزت رمحی ووضعت ترسی واستترت من الشمس فانی لجالس اذ ورد امیرالمؤمنین فقال لی
یا اخا الازد امعک طهور قلت نعم فناولته الاداوة فمضی حتی لم اره واقبل وقد تطهر فجلس فی ظل الترس
فاذا فارس یسأل عنه فقلت هذا یا امیرالمؤمنین فارس یریدک قال فاشار الیه فجاء فقال یا امیرالمؤمنین
قد عبر القوم وقد قطعوا النهر فقال کلا ما عبروا اذا جاء آخر فقال یا امیرالمؤمنین قد عبر القوم فقال ما
عبروا فقال والله ما جئت حتی رأیت الرایات فی ذلک الجانب قال والله ما فعلوا وانه لمصرعهم ومهراق
دمائهم ثم نهض ونهضت معه فقلت فی نفسی الحمد لله الذی بصرنی هذا الرجل وعرفنی امره
هذا احد رجلین اما کذاب جری او علی بینة من امره وعهد فی نفسی اللهم انی اعطیتک عهدا تسألنی
عنه یوم القیمة ان انا وجدت القوم قد عبروا ان اکون اول من یقاتله واول من یطعن بالرمح فی عینیه
وان کانوا لم یعبروا ان اقیم علی المناجزة والقتال فدفعنا الی الصفوف فوجدنا الرایات والاثقال
بحالها فاخذ بقفائی ودفعنی وقال یا اخا الازد اتبین لک الامر قلت اجل یا امیرالمؤمنین (مطالب
السئول) جندب بن عبداللہ الازدی سے منقول ہے کہ میں جمل اور صفین میں جناب امیر کی خدمت میں حاضر تھا
مجھے ان دونوں لڑائیوں کی نسبت کسی قسم کا شبہ پیدا نہ ہوا جب ہم نہروان پر جا اترے میرے دل میں شبہ پیدا
ہو گیا کہ ایسے نیک بندوں قرآن کے قاریوں کو مارنا پڑیگا یہ بات تو بڑی بھاری معلوم ہوتی ہے۔ دوسرے
روز میں ٹہلتا ہوا صفوں سے دور نکل گیا وضو کا لوٹا میرے ہاتھ میں تھا۔ میں نے اپنے نیزہ کو گاڑ دیا اور
آفتاب کی تمازت سے اپنی ڈھال کا سایہ کر کے بیٹھ گیا۔ ناگاہ جناب امیر بھی وہاں تشریف لے آئے۔ اور مجھے
فرمایا اے بھائی ازدی کیا تیرے پاس کوئی لوٹا ہے میں نے لوٹا انکو دیدیا وہ لوٹا لیکر میری نظروں سے غائب
ہو گئے اور طہارت کر کے چلے آئے اور ڈھال کی آڑ کر کے اسکے سایہ میں بیٹھ گئے اتنے میں ایک سوار
انکو پوچھتا ہوا آنکلا میں نے جا کر عرض کیا یا امیرالمومنین یہ سوار آپکو پوچھتا ہے آپ نے اسے اشارہ سے اپنے
نزدیک بلا لیا وہ کہنے لگا یا امیرالمومنین نہروالے دریا کے اس پار چلے گئے ہیں جناب امیر فرمانے لگے وہ
ہرگز اس پار نہیں گئے اتنے میں دوسرا سوار آکر کہنے لگا وہ لوگ دریا سے پار ہو گئے ہیں آپ نے فرمایا وہ پار نہیں
ہوئے وہ سوار کہنے لگا بخدا میں نے جبتک دیکھ نہیں لیا کہ انکے علم دریا سے پار ہو گئے تب تک میں وہاں
سے نہیں ٹلا جناب امیر نے فرمایا واللہ وہ دریا سے پار نہیں اترے دریا کا یہی کنارہ انکے لوٹ پوٹ ہونے
کی جگہ ہے اسی جگہ انکا خون بہے گا یہ بات فرما کر اٹھ کھڑے ہوئے میں نے اپنے جی میں کہا خدا کا شکر ہے
جس نے مجھے اس شخص کے امر کو دکھا دیا ہے یا تو یہ جھوٹ بولتا ہے یا اسکے پاس کوئی دلیل موجود ہے

میںنے اپنے جی میں عہد کیا کہ ای پروردگار میں عہد کرتا ہوں اور قیامت کے دن تو مجھ کو اس عہد سے باز پرس کریو اگر میںنے نہروانیوں کو دیکھا کہ دریا سے پار اتر گئے ہیں تو سب پہلے اپنے نیزہ کے ساتھ میں اس شخص کے یعنے جناب امیر سے جنگ کرونگا اور اگر نہ گذری ہونگے تو میں انکی طرف سے لڑنے میں کوتاہی نہیں کرونگا اتنے میں جناب امیر رضی اللہ عنہ نے لشکر کو کوچ کرنیکا حکم دیا جب دریا کے قریب پہونچے تو انکے علم دریا سے گذری ہوئے نپائے۔ اور وہیں انکا سامان موجود پایا جہاں کہ جناب امیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا اتنے میں جناب امیر نے پیچھے سے میری گردن پکڑ کر کہا اے اخا الازد اب تجھے اصل حقیقت معلوم ہوگئی میںنے عرض کیا بے شک یا امیر المومنین ✤

(۱۶) عن جعفر بن محمد عن ابیہ علیہ و علی آبائہ السلام قال عرض لعلی رجلان فی خصومۃ فجلس فی اصل جدار فقال رجل یا امیر المومنین الجدار یقع فقال لہ امض کفی باللہ حارسا فقضی بین الرجلین فاذا قام سقط الجدار (اخرجہ ابو نعیم فی الدلائل والسیوطی فی تاریخ الخلفاء) جناب امام جعفر صادق علیہ و علی آبائہ السلام اپنے والد ماجد امام محمد باقر علیہ التحیۃ والثناء سے روایت کرتے ہیں کہ دو شخصوں نے اپنا جھگڑا جناب امیر کے سامنے پیش کیا آپ ایک دیوار کے نیچے تصفیہ کے لیے بیٹھ گئے۔ ایک شخص کہنے لگا یا امیر المومنین یہ دیوار گر رہی ہے آپنے فرمایا تو چلا جا خدا نگہبان ہے آپ انکا تصفیہ کرکے اٹھے اور وہ دیوار گر گئی ✤

(۱۷) عن الحارث قال کنت مع علی بصفین فرأیت بعیرا من اہل الشام جاء و علیہ راکبہ و ثقلہ فالقی ما علیہ و جعل یتخلل الصفوف حتی انتہی الی علی فوضع راسہ ما بین راس علی و منکبہ و جعل یحرک شفتاہ یطرن بجیرتہ فقال علی انہا لعلامۃ بینی و بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ریاض النضرہ) حارث سے روایت ہے کہ میں جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ صفین میں موجود تھا ناگاہ میںنے دیکھا کہ شامیوں کا ایک اونٹ اپنے سوار اور بوجھ کو پھینک کر صفین چیرتا ہوا چلا آیا۔ اور جناب امیر علیہ السلام کے پاس آکر ٹھیر گیا اور اپنا سر جناب امیر کے کندھے پر رکھکر اپنے ہونٹوں کو ہلانے لگا۔ گویا کہ انسے کچھ خبر بیان کر رہا تھا جناب امیر نے فرمایا واللہ یہ ایک علامت ہے میرے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لیئے ✤

(۱۸) عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعو علیا فاتیت بیتہ فنادیتہ فلم یجبنی فعدت فاخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی عد الیہ ادعہ فانہ فی البیت قال فعدت انادیہ فسمعت صوت رحا تطحن فشارفت فاذا الرحا تطحن ولیس معہا احد فنادیتہ فخرج الی منشرحا فقلت لہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعوک فجاء ثم لم ازل انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ینظر الی ثم قال یا ابا ذر ما شانک فقلت یا رسول اللہ عجیب من العجب رأیت

رحی تطحن فی بیت علی ولیس معہا احد یدیرہا فقال یا ابا ذر ان للہ ملئکۃ سیاحین فی الارض وقد وکلوا
بمعونۃ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الملا فی سیرتہ) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ سرور
انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے مجھے علی علیہ السلام کے بلانیکو بھیجا میں نے انکے گھر میں آواز دیا مجھ کو کچھ جواب نہ ملا میں
لوٹ کر حضرت کے حضور چلا آیا حضرت نے مجھ سے فرمایا تم پھر جاؤ علی گھر ہی میں ہیں۔ میں نے پھر آکر آواز دی اور چکی
کے چلنے کی آواز سنی میں نے جھانک کر دیکھا کہ چکی خود بخود چل رہی ہے کوئی اسکو چلا نہیں رہا میں نے جناب امیرؑ کو
بلایا وہ ہنستے ہوئے باہر تشریف لائے میں نے ان سے کہا آپ کو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں وہ میرے
ساتھ تشریف لائے میں آنحضرتؐ کو دیکھنے لگا حضرت بھی مجھ کو بار بار دیکھتے رہے پھر حضرت نے مجھ سے ارشاد کیا
اے ابا ذر تیرا کیا حال ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک عجیب امر دیکھا ہے کہ علیؑ کے گھر میں خود بخود چکی چلتی
تھی اسکو کوئی چلاتا نہیں تھا حضرتؐ نے فرمایا اے ابا ذر خدا کے فرشتے سیر کرتے پھرتے ہیں اور وہ آل محمد صلے
اللہ علیہ وسلم کی مدد کے لیے مامور ہیں ❊

جناب امیرؑ کے لیے آفتاب کا واپس ہونا

(۱) عن اسماء بنت عمیس وام سلمۃ وجابر بن عبد اللہ الانصاری وابی سعید الخدری والحسین بن علی
رضی اللہ عنہم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ذات یوم فی منزلہ وعلی بین یدیہ اذ اجاء جبریل یناجیہ عن
اللہ عز وجل فلما تغشی الوحی توسد فخذ علی ولم یرفع حتی غابت الشمس فصلی العصر جالسا ایماء فلما افاق
قال لعلی فاتتک العصر قال صلیتہا قاعدا ایماء فقال ادع اللہ یرد علیک الشمس حتی تصلیہا قائما فی وقتہا
فانہ یجیبک لطاعتک للہ ولرسولہ فسأل اللہ فی ردہا فردت علیہ حتی صارت فی موضعہا من السماء
وقت العصر فصلیہا ثم غربت واللہ لقد سمعنا بہا عند غروبہا کصریر المنشار (اخرجہ الدولابی و
ابن شاہین وابن مندہ وابن مردویہ) اسماء بنت عمیس اور ام المؤمنین ام سلمہ اور جابر بن عبد اللہ الانصاری
اور ابو سعید خدری اور جناب امام حسین رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ایک روز سرور کائنات اپنے دولتخانہ
میں تھے اور جناب امیر حضور کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے ناگہاں جبریل علیہ السلام خدا کی طرف کچھ راز بیان
کرنیکے لیے تشریف لائے حضرت بیہوش ہو گئے اور جناب امیرؑ کے زانو پر سر اقدس کہکر لیٹ گئے اور آفتاب کے
غروب ہونے تک آپ بیہوش رہے جناب امیرؑ نے عصر کی نماز کو بیٹھے بیٹھے اشاروں سے ادا کیا جب حضرتؐ کو
افاقہ ہوا تو علیؑ سے فرمایا شاید تمہاری عصر کی نماز فوت ہو گئی ہے عرض کیا میں نے بیٹھے بیٹھے اشاروں
سے ادا کی ہے حضرتؐ نے فرمایا تم خدا اور اسکے رسول کی اطاعت میں تھے تم دعا کرو خدا تعالے تمہارے

لیا آفتاب کو لوٹا دے تاکہ تم کھڑے ہوکر نماز کو وقت پر ادا کرو جناب امیرؑ نے دعا کی آفتاب لوٹ آیا یہانتک کہ آسمان
پر عصر کے وقت کی جگہہ قائم ہوگیا۔ اور جناب امیر علیہ السلام نے عصر کی نماز کو وقت پر ادا کیا۔ پہر آفتاب
غروب ہوگیا۔ اسمار بنت عمیس رضی اللہ تعالے عنہا کہتی ہین خدا کی قسم ہے ہم نے اس کے غروب ہونے
کے وقت ارہ کے چلنے کی سی آواز سنی۔

تنبیہ۔ قال سبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ اخرج الطحاوی فی مشکلات الحدیث وابن شاہین وابن مندۃ کلھم عن اسماء بنت عمیس وابن مردویہ عنھا وعن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوحی الیہ ورأسہ فی حجر علی وھو لم یصل العصر حتی غابت الشمس فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصلیت یا علی قال لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان فی طاعتک وطاعۃ رسولک فاردد علیہ الشمس قالت فرأیتھا غربت ثم رأیتھا طلعت بعد ما غربت ووقفت علی الجبل وذلک فی الصھباء فی خیبر وھذا الحدیث اوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات وقال فی سندہ ضعفاء وقد سبقہ احمد وقال لا اصل لھذا الحدیث وتبعھما العماد بن الکثیر والذھبی وغیرھما واجیب بان المجروحین فی سندہ قد وثقھم بعض العلماء وبان الحدیث صحح تصحیحہ جماعۃ من الائمۃ الحفاظ کالطحاوی والقاضی عیاض وغیرھما وقال الطحاوی ھذا الحدیث ثابت رواتہ ثقات وحکی عن احمد بن صالح المصری انہ کان یقول لا یجوز لاھل العلم التخلف عن حفظ حدیث اسماء لانہ من علامات النبوۃ واعترض ایضا ابن الجوزی علی ھذا بما صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس لم تحبس الا لیوشع بن نون لیالی سار الی بیت المقدس وقیل فی جوابہ انما نفی صلی اللہ علیہ وسلم وقوفھا والحدیث فیہ الطلوع بعد المغیب فلا تضاد بینھما وبہ اجاب الطحاوی والحافظ بن حجر جواب آخر وھو ان الحصر محمول علی ما مضی للانبیاء قبل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فلم یحبس الا لیوشع بن نون ولیس فیہ نفی حبسھا بعد ذلک لنبینا صلی اللہ علیہ وسلم وقال علامہ یوسف سبط ابن الجوزی فی تذکرہ خواص الامہ والجواب ان قول جدی ھذا حدیث موضوع بلا شک دعوی من غیر دلیل طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکلات الحدیث مین اور ابن شاہین اور ابن مندہ دونون صاحبون نے اسمار بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے اور ابن مردویہ اللہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث کو روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ وحی نازل ہوئی اور حضور اپنا سر اقدس جناب امیر کی گود مین رکھکر لیٹ گئے جناب امیرؑ نے عصر کی نماز نہین پڑہی تہی کہ آفتاب غروب ہوگیا حضرتؐ نے انسے پوچہا یا علی تمنے نماز پڑہی ہے عرض کیا یا رسول اللہ نہین پڑہی حضرتؐ نے جناب الٰہی مین دعا کی کہ اے میرے پروردگار یہ تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری مین مصروف تہا اسلیے آفتاب کو لوٹا دے اسمار بنت عمیس روایت کرتی ہین کہ مینے دیکہا آفتاب غروب ہوچکا ہے اور غروب ہونیکے بعد پہر پہاڑ پر کہڑا ہوگیا اور یہ امر صہبا خیبر مین واقع ہوا۔

الحدیث کو علامہ ابن جوزی نے موضوعات مین لکھکر کہا ہے۔ کہ اسکی سند مین راوی ضعیف مین اور اسی سے پہلے امام احمد نے بہی لکھا ہے کہ اس حدیث کی کچہ اصلیت نہین ہے۔ عماد بن کثیر اور ذہبی وغیرہما نے بہی انہین کی پیروی کی ہے +

مین جواب دیتا ہون کہ جن راویون کو آپ مجروح قرار دیتے ہین انہین کو بعض علما نے ثقہ قرار دیا ہے۔ اور ائمہ محدثین کی ایک جماعت مثل طحاوی اور قاضی عیاض رحمہما اللہ نے اس حدیث کی صحت کے ساتھ تصریح کی ہے۔ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہ حدیث ثابت ہے۔ اور اسکے تمام راوی ثقہ ہین احمد بن صالح مصری سے نقل ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ اس اسمار والی حدیث کے برخلاف ہونا اہل علم کو جائز نہین کیونکہ یہ نبوت کا معجزہ ہے ابن جوزی نے یہ بہی اعتراض کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آفتاب سوا یوشع بن نون کے اور کسی کے لیے نہین روکا گیا۔ یہ اسمار بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی حدیث کے معارض ہے +

اسکے جواب مین علمار حدیث نے کہا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آفتاب کے روکے جانیکی نفی فرمائی ہے نہ آفتاب کے دوبارہ طلوع ہونیکی اور اسمابنت عمیس کی حدیث مین آفتاب کے غروب ہونیکے بعد پہر طلوع ہونے کا ذکر ہے نہ آفتاب کے روکے رہنے کا۔ اسلیے دونو حدیثین ایک دوسری کے متضاد نہین چنانچہ طحاوی نے بہی یہی جواب دیا ہے +

حافظ ابن حجر نے ایک دوسرا جواب دیا ہے کہ یوشع بن نون والی حدیث مین زمانہ گذشتہ کا حصر ہے کہ انبیا سلف مین بجز یوشع بن نون کے اور کسی نبی کے لیے آفتاب غروب ہونے سے پہلے نہین روکا گیا ہے۔ نہ یہ امر کہ بعد ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے بہی نہین روکا جائیگا۔

علامہ یوسف سبط بن الجوزی تذکرہ خواص الامہ مین اپنے جد علامہ ابن جوزی کے قول کا جواب دیتے ہین کہ میرے دادا کا یہ کہنا کہ یہ حدیث موضوع ہے۔ بیشک ایسا دعوی ہے کہ جسکے لیے کوئی دلیل نہین +

جب حضرت نے اپنا لعاب دہن لگایا پہر جناب امیر کی آنکہین نہین دکہین

(۱) عن علی قال مارمدت منذ تفل النبی صلی اللہ علیہ فی عینی (اخرجہ احمد) وابو یعلی وابو الخیر القزوینی

جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکہون مین اپنا لعاب دہن لگایا اسوقت سے میری آنکہین نہین دکہین +

حضرت نے جب دعا کی تب سے جناب امیر بیمار نہین ہوئے

عن علی قال کنت شاکیا فمر بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اقول اللھم ان کان اجلی قد حضر فارحنی وان کان متاخرا فارفغنی وان کان بلاء فصبرنی فقال صلی اللہ علیہ وسلم کیف قلت فاعاد علیہ ما قال فضربہ برجلہ و قال اللھم عافہ واشفہ قال فما اشتکیت وجعی بعد (اخرجہ الترمذی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں ایک دفعہ بیمار ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں کہہ رہا تھا۔ اے پروردگار اگر میری اجل قریب آگئی ہے تو مجھے آسائش دے اور اگر میری موت میں ابھی تاخیر ہے تو مجھے اس مرض سے شفا دے اور اگر امتحان ہے تو مجھے صبر عطا کر حضرت نے سنکر فرمایا کہ یہ کیا کہہ رہا ہے میں نے اسکا اعادہ کیا آپ نے اپنے پاؤن سے مجھے ٹھکرا کر فرمایا اے پروردگار اسکو شفا دے جناب امیر روایت کرتے ہین کہ میں اسکے بعد پھر کبھی بیمار نہیں ہوا۔

جب حضرت صلعم نے اپنا لعاب دہن جناب امیرؑ کے پاؤن کو لگایا پھر انکے پاؤن نہیں دکھے

عن ابی رافع رضی اللہ عنہ قال خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا فی الھجرۃ وامرہ ان یودی امانات وامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یلحقہ بالمدینۃ فخرج فی طلبہ یمشی اللیل ویکمن النھار حتی قدم المدینۃ فلما بلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدومہ قال ادعوا لی علیا قیل یا رسول اللہ لا یقدر ان یمشی فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما راہ ما بقدمیہ من الورم وکانتا تقطران دما فتفل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یدیہ ومسح بھما رجلیہ ودعا لھما بالعافیۃ فلم یشتکھما حتی استشھد (اسد الغابہ) ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرماتے ہوئے جناب امیر کو امانات وغیرہ ادا کرنے کے لیے مکہ میں اپنے پیچھے چھوڑ دیا اور ارشاد کیا کہ بعد مین ہمسے مکہ میں آملے جناب امیر تعمیل ارشاد کر کے حضرت کو ڈھونڈھتے ہوئے مدینہ کو چلے رات کو چلا کرتے تھے اور دن ہوتے ہی چھپ رہا کرتے تھے جب مدینہ میں پہونچے حضرت نے انکے پہونچنے کی خبر سنی لوگوں کو حکم دیا علی کو میرے پاس بلاؤ عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ چل نہیں سکتے حضرت خود بدولت انکے پاس تشریف لیگئے اور انکے پاؤن میں ورم اور خون ٹپکتا ہوا دیکھکر حضرت نے اپنے لعاب دہن مبارک کو ہاتھو نپر ملا اور انکے پاؤن پر مسح کیا اور انکے لیے عافیت کی دعا مانگی انکے پاؤن بالکل اچھے ہو گئے پھر انکے شہید ہونے تک کبھی نہ دکھے۔

جناب امیر کا گرمی اور سردی کی ایذا سے محفوظ ہونا

عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال کان علی یخرج فی الشتاء فی ازار ورداء خفیفین وفی الصیف فی القباء المحشو والثوب الثقیل فقال الناس لی لو قلت لابیک لانہ یسمر معہ فسالت ابی فقلت ان الناس قد

براؤ امر امیر المؤمنین شیئاً استنکرہ قال وماذا قلت یخرج فی الحر الشدید فی القباء المحشو والثوب الثقیل ولا یبالی ذلک ویخرج فی البرد الشدید فی الثوبین الخفیفین ولا یبالی ذلک فهل سمعت من ذلک شیئاً فقد امرونی ان اسالک ان تسالہ اذا سمرعندہ فسمرعندہ فقال یا امیر المؤمنین ان الناس قد تفقدوا منک شیئاً قال فما ھو قال تخرج فی الحر الشدید فی القباء المحشو والثوب الثقیل وتخرج فی البرد الشدید فی الثوبین الخفیفین وفی الملائتین ولا تبالی ذلک ولا تتقی برداً قال اوما کنت معنا یا ابا لیلی بخیبر فقال بلی واللہ کنت معک قال فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابا بکر فسار بالناس فانہزم حتی رجع الیہ وبعث عمر فانہزم بالناس حتی انتہی الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ یفتح اللہ لہ لیس بفرار فارسل الی فدعانی فاتیتہ وانا ارمد لا ابصر شیئاً فتفل فی عینی وقال اللہم اذھب عنہ الحر والبرد فما اذانی بعد حر ولا برد اخرجہ احمد والبزار وابن جریر وصححہ باختلاف یسیر) عبد الرحمن بن ابی لیلے نقل کرتا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام جاڑے کے موسم مین صرف تہ بند اور چادر ہلکی پھلکی مین نکلا کرتے تھے اور گرمی کے دنون مین روئی کی بھرتی کے کپڑے اور موٹے کپڑے پہنا کرتے تھے لوگون نے مجھ سے کہا کہ اگر تو اپنے والد سے کہے کیونکہ وہ جناب امیر کو باتین بیان کرتے ہین وہ انسے پوچھین مینے اپنے والد سے کہا اکثر لوگون نے جناب امیرؑ سے ایک ایسی بات دیکھی ہے جو ان کی نگاہ مین انکو اچھی نہین لگتی وہ کہنے لگے وہ کیا بات ہی۔ مینے کہا جناب امیر سخت گرمی کے دنون مین بھرتی کے موٹے کپڑے پہنکر نکلتے ہین اور پروا نہین کرتے اور سخت سردی کے دنون مین نہایت ہلکے پھلکے کپڑے پہنتے ہین اور کچھ بھی پروا نہین کرتے اور سردی سے نہین ڈرتے لوگون نے مجھ سے کہا ہے کہ آپ داستان بیان کرتے ہوئے جناب امیرؑ سے اسکا سبب پوچھین پھر وہ جبکہ جناب امیرؑ کو باتین سنانے لگے تو عرض کیا یا امیر المومنین لوگ آپ کی ایک بات کی تہ کو نہین پہونچتے جناب امیرؑ نے فرمایا وہ کیا ہے میرے والد نے کہا آپ موسم گرما مین موٹے اور بھاری کپڑے پہنتے ہین اور سردی مین ہلکے پھلکے دو کپڑون مین نکلتے ہین اور سردی کی پروا نہین کرتے۔ فرمانے لگے اے ابا لیلے کیا خیبر مین تو ہمارے ساتھ نہین تھا میرا باپ کہنے لگا مین آپکے ساتھ موجود تھا جناب امیرؑ نے فرمایا کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو علم دیکر خیبر کے فتح کرنے کے لیے بھیجا اور وہ شکست کھا کر واپس ہوآئے پھر عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور وہ بھی ہزیمت کھا کر لوٹ آئے حضرتؐ نے فرمایا البتہ ہم یہ علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا ہو

اور اسکا رسول اس سے پیار کرتے ہین وہ بہاگنے والا نہین پہر حضرت نے مجہے بلوایا۔ مین حضرت
کی خدمتمین ایسے حال مین پہونچا کہ میری آنکہین دکہ رہی تہین قریب تہا کہ مجہے کچہ نہ سوجہے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے میری آنکہون مین اپنا لعاب دہن لگایا۔ اور دعا فرمائی کہ لے میرے پروردگار اس
سے گرمی اور سردی کی ایذا سے ہٹا رکہیو اسکے بعد مجہے گرمی اور سردی نے نہین ستایا ؛

جناب امیرؑ کی دس خصوصیتین

عن عمرو بن میمون قال انی لجالس الی ابن عباس فاتاہ تسعۃ رہط فقالوا اما ان تقوم معنا واما
ان تخلون بہؤلاء وہو یومئذ صحیح قبل ان یعمی قال انا اقوم معکم فتحدثوا فلا ادری ما قالوا
فجاء فہو ینفض ثوبہ ویقول اف وتف یقعون فی الرجل لہ عشر وقعوا فی رجل قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابعثن رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ لا یخزیہ اللہ ابدا
فاشرف من استشرف فقال این علی قیل ہو فی الرحا یطحن قال وما کان احدکم لیطحن من
قبلہ فدعاہ وہو ارمد ما کان یبصر فنفث فی عینیہ ثم ہز الرایۃ ثلثا فدفعہا الیہ فجاء بصفیۃ
بنت حیی وبعث ابا بکر بسورۃ التوبۃ وبعث علیا خلفہ فاخذہا منہ وقال لا یذہب بہا الا رجل
من اہل بیتی ہو منی وانا منہ ودعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین وعلیا وفاطمۃ فمد علیہم
ثوبا فقال اللہم ہؤلاء اہل بیتی وخاصتی فاذہب عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا وکان اول من
اسلم من الناس بعد خدیجۃ ولبس ثوب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہم یحسبون انہ نبی اللہ فجاء ابو بکر فقال
یا نبی اللہ فقال علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد ذہب نحو بئر میمون فاتبعہ فدخل معہ الغار فکان
المشرکون یرمون علیا حتی اصبح وخرج بالناس فی غزوۃ تبوک فقال علی اخرج معک فقال لا
فبکی فقال اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انک لست بنبی ثم قال انت ولی
فی کل مؤمن من بعدی قال وسد ابواب المسجد غیر باب علی قال وکان یدخل المسجد وہو جنب
ہو طریقہ ولیس لہ طریق غیرہ وقال من کنت ولیہ فعلی ولیہ اخرجہ احمد والنسائی وجریر الطبری
وابو یعلی والحاکم والخوارزمی وابن عساکر وابن ابی یوسف الکنجی فی کفایۃ الطالب ومحب الطبری فی
الریاض النضرۃ والسیوطی فی جمع الجوامع) یحیے بن عروف اور عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ مین ایکدن
ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹہا ہوا تہا کہ نو آدمی آئے اور ابن عباس سے کہنے لگے تمہارا جی چاہے ہمارے
ساتہ چلو اور چاہو ان لوگون سے خلوت کرلو چنانچہ دونون ابن عباس تندرست تہے انکی آنکہین نہین گئی تہین انہ

نے کہا مین تمہارے ساتہ چلتا ہون بعد اسکے انکے ساتہ جاکر کچہ علیحدہ باتین کین مین نہین جانتا کہ ان لوگون
نے کیا کہا بعد ابن عباس پہر کے آئے تو مینے دیکہا کہ وہ اپنے کپڑے جہاڑتے ہین اور اف اور تف ان لوگون
پر کرتے ہین اور کہنے لگے یہ لوگ ایسے شخص کے پیچہے پڑے ہین کہ جنکو اللہ تعالی نے دس باتین دی ہین اور
ایسے شخص کو برا کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے باب مین فرمایا ہے کہ مین ایسے شخص کو
بہیجونگا کہ جو اللہ کو اور اسکے رسول کو دوست رکہتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اسکو دوست رکہتا ہے
اللہ اسکو رسوا نہین کریگا پس لوگ [illegible] علم کیطرف جہانکا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کہان ہین عرض
کیا گیا وہ چکی پیس رہے ہین اور کوئی شخص انسے پیشتر چکی نہین پیستا تہا۔ پس حضرت نے انکو بلوایا اور
انکی آنکہون مین آشوب تہا کہ وہ کچہ نہین دیکہہ سکتے تہے حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکہون پر
لگایا اور تین مرتبہ علم کو جنبش دیکر علی کو دیدیا پس انہون نے خیبر کو فتح کیا۔ اور صفیہ بنت حیی بن اخطب
کو لے آئے اور ایک مرتبہ حضرت نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورہ توبہ دیکر بہیجا اور بعد اسکے علی کو ان کے
پیچہے روانہ فرمایا پس انہون نے وہ سورت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے لے لی اور حضرت نے فرمایا اس سورت کو
کوئی نہین لیجا سکتا۔ سوا اس شخص کے جو میرے اہل بیت مین سے ہو اور وہ میرا ہو اور مین اسکا ہون اور
ایکبار حضرت نے حسنین اور علی اور فاطمہ کو بلا کر انکے اوپر کپڑا اڑہا دیا اور فرمایا بار خدایا یہ میرے اہل بیت
اور میرے خاص ہین تو ان سے نجاست دور کر اور انکو پاک کر جو حق پاک کرنیکا ہے اور حضرت علی جناب
خدیجہ کے بعد سب سے اول اسلام لائے ہین اور ہجرت کی رات کو حضرت کے کپڑے پہنکر انکے بچہونے پر سو
رہے اور کفار یہ جانتے رہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے ہین بعد ازان ابو بکر رضی اللہ عنہ
آئے اور حضرت کو پکارا جناب امیر نے جواب دیا یا نبی اللہ بیر میمون کی طرف گئے ہین تم بہی آپکے پیچہے چلے
جاؤ پس وہ حضرت کے ساتہ غار مین داخل ہوگئے اور مشرکین حضرت علی کو صبح تک پتہر مارا کیے اور
آنحضرت جب غزوہ تبوک مین لشکر لیچلے علی نے عرض کیا کہ مین بہی رکاب سعادت مین چلون آپنے فرمایا
نہین علی رونے لگے حضرت نے فرمایا کیا تم راضی نہین ہو کہ میری طرف سے تم ایسے مرتبہ پر ہو کہ جیسے
مرتبہ پر ہارون موسی کی طرف سے تہے فقط اتنا فرق ہے کہ تم نبی نہین ہو پہر فرمایا تم سب مومنین مین میرے
بعد میرے خلیفہ ہو۔ اور حضرت کے حکم سے علی کے دروازہ کے سوا مسجد کے سب دروازے بند کیے گئے
اور علی بحالت جنب مسجد مین داخل ہوتے تہے وہی انکا رستہ تہا اسکے سوا انکا دوسرا رستہ
نہین تہا اور فرمایا حضرت نے جسکا کہ مین ولی ہون اسکا علی ولی ہے ✦

جناب امیر حضرت کے سبب سے تین ایسی خصوصیتین تھین جو حضرت صلعم ﷺ نہ تھین

عن ابی الحمراء ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال لعلی اوتیت ثلثا لم یؤتهن احد ولا انا۔ اوتیت صهرا مثلی ولم اوت انا مثلی واوتیت زوجة صدیقة مثل ابنتی ولم اوت مثلها زوجة واوتیت الحسن والحسین من صلبك ولم اوت من صلبی مثلهما ولکنکم منی وانا منکم (اخرجه ابو سعد فی شرف النبوة والدیلمی فی فردوس الاخبار والامام علی الرضا فی مسنده) ابو الحمراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا کہ تجھے تین ایسی باتین دیگئی ہین کہ کسی ایک کو نہین دی گئین اور مجھے بھی نہین دیگئین۔ تجھے مجھ سا خسر دیا گیا ہے اور مجھے مجھ سا خسر نہین دیا گیا۔ تجھے میری بیٹی جیسی صدیقہ زوجہ ملی ہے اور مجھے ویسی زوجہ نہین ملی۔ اور حسن اور حسین جیسے بیٹے تیری پشت سے تجھے دیے گئے ہین کہ میری پشت سے مجھے ویسے نہین دیے گئے لیکن تم میری ہو اور مین تمہارا ہون ❖

جناب امیر کی چار خصوصیتین

عن ابن عباس رضی الله عنه قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیره هو اول عربی وعجمی صلی مع النبی صلی الله علیه وسلم وهو الذی کان لواءه معه فی کل زحف وهو الذی صبر معه یوم فر عنه غیره وهو الذی غسله وادخله فی قبره (اخرجه احمد وابو عمر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب امیر کی چار خصلتین ایسی ہین کہ کسیکی نہین ہین وہ سب عربی اور عجمی لوگون سے پہلے ہین جنہون نے حضرت کے ساتھ نماز پڑہی ہے اور وہ وہ ہین کہ حضرت کی تمام جہادون مین حضرت کا علم انہین کے ہاتھ مین رہا ہے اور وہ وہ ہین کہ جو اسروز کہ حضرت کے پاس سے سب لوگ بھاگ گئے اور وہ حضرت کے ساتھ صبر کیے ہوے احد کے مقام مین ڈٹے رہے۔ اور وہ وہ ہین کہ جنہون نے حضرت کو غسل دیا اور قبر مین اتارا ❖

جناب امیر کی پانچ خصوصیتین

عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعطیت فی علی خمسا هو احب الی من الدنیا وما فیها اما واحدة فهو تکائی بین یدی الله عز وجل حتی افرغ من الحساب واما الثانیة فلواء الحمد بیده آدم من ولده تحته واما الثالثة فواقف علی عقر حوضی یسقی من عرف من امتی واما الرابعة فساتر عورتی ومسلمی الی ربی عز وجل واما الخامسة فلست اخشی ان یرجع زانیا بعد احصان ولا کافرا بعد ایمان (اخرجه

احمد) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے علی کو پانچ باتیں ایسی عطا ہوئی ہیں کہ میرے نزدیک وہ دنیا و ما فیہا سے بہت محبوب ہیں اول یہ کہ قیامت کے روز وہ میرا تکیہ ہوگا جب تک کہ میں حساب سے فارغ ہو جاؤں۔ دوم لواء الحمد اسکے ہاتھ میں ہوگا آدم اور اولاد آدم اسکے علم کے نیچے ہونگے۔ سوم وہ میرے حوض کے اوپر کھڑا ہوگا جسکو میری امت سے پہچانیگا اسکو پلائیگا۔ چہارم میرے مرنیکے بعد میرا پردہ دار ہوگا اور مجھے میرے پروردگار کے سپرد کریگا۔ پنجم مجھے اسکی نسبت یہ خوف نہیں ہے کہ وہ پارسا ہونیکے بعد زنا کا مرتکب ہو اور ایمان لانیکے بعد پہر کافر ہو۔

آنحضرت کا جناب امیرؑ سے ایسے ستر عہد کرنے جو کسی سے نہیں کیے

عن ابن عباس قال کنا نتحدث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عہد الی علی سبعین عہدا لم یعہد الی غیرہ (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اکثر کہا کرتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ستر عہد ایسے کیے ہیں جو انکے سوا دوسرے سے نہیں کیے

جناب امیرؑ کی اٹھارہ منقبتیں ایسی تھیں جو اور کسی میں نہیں نہیں

عن ابن عباس قال کانت لعلی ثمان عشر منقبۃ ما کانت لاحد من ہذہ الامۃ (اخرجہ الطبرانی و ابن حجر فی الصواعق المحرقہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر کی اٹھارہ منقبتیں ایسی ہیں کہ اس امت کے کسی ایک کی نہیں ہیں ؛

خاتمہ

خدای لایزال کا شکر ہے جس نے اپنے حقیر بندے کے ہاتھ سے اس عظیم الشان کام کو آج ایسے مبارک دن اور بابرکت مہینے میں انجام کو پہونچایا ہے کہ جس سعادت بھرے دن اور مہینے میں خدا تعالے نے اپنی پاک کلام کو اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا اور اپنے نبی مرسل ابن مریم رسول اللہ کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ یہ وہی رمضان المبارک کا مہینا اور ستر ہویں تاریخ ہے جسمیں جناب یوشع بن نون وصی موسی اور ہمارے مولی علی علیہ السلام نے شربت شہادت نوش کیا ہے میں اپنے مجیب الدعوات قاضی الحاجات رب الارباب کی جناب میں دعا مانگتا ہوں کہ اس کتاب کو قبول کیے وسیلہ سے وہ مجھے اور میرے اہل و عیال کو دنیا وی تکلیفوں سے اور منظر قبر اور دوزخ کی آنچ سے بچا کر اپنے دیدار کی نعمت چکھائے اور سید الانبیاء کی شفاعت نصیب کرے اور ساقی کوثر کے ہاتھ سے شربت پلاوے۔ آمین ثم آمین والحمد للہ رب العالمین

نعت فیروزی

رسول کریم صلعم کی تعریف میں بزرگوں کی بنائی ہوئی عربی فارسی اردو وغیرہ زبانوں کی مشہور اور چیدہ نعتیں قیمت۔ (۲؍)

تفسیر ابر رحمت المعروف تفسیر سورۂ یوسف

یہ اسی سورہ مبارک کی تفسیر ہے جس کو حضرت حسن آفریں کی بارگاہ جلال سے احسن القصص کا گرانبہا خلعت عطا ہوا ہے اور جس کے الف آغاز اور نون خاتمہ سے اُس نے اپنے حُسن کی آن کا اشارہ کیا ہے۔ جس حسن بیان سے اس جداول کو روانی ہوئی ہے۔ زبان نزول اس سورہ شریف سے آجتک نہیں ہوئی ہے نظارہ بہشت اور سرور کیفیات جنت پر جس مسلمان کے دیدہ ودل کو میلان ہو اُس کو چاہئے۔ کہ یعقوب وار اس کے جمال یوسفی کا شیدا بن جاوے قیمت (۶؍)

سرچشمۂ رحمت

اس کتاب میں مضامین علم تصوف ایسے آسان اور سلیس اردو الفاظ میں لکھے گئے ہیں کہ جو بھی جو صرف حرف شناس ہو عمدگی سے سمجھ لے۔ اصطلاحات کی تشریح اس خوبی سے کی گئی ہے کہ طالب صادق کو بغیر کی محنت سے رہنائی دے کر دنوں میں منزل مقصود پر پہنچا یا اس کتاب کا ایک ادنے اثر ہے۔ قیمت بارہ آنے (۱۲؍)

عشرہ کاملہ

یعنی آریہ کے مندرجۂ ذیل دس اعتراضوں کا جواب (۱) خدا کا قادر مطلق ہے تو آسمان اور زمین کو چھ دن میں کیوں بنایا (۲) حج اور کعبہ کی طرف نماز پڑھنا بت پرستی ہے (۳) پیغمبر پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے (۴) شفاعت انصاف الٰہی کے خلاف ہے، (۵) خدا اس جگہ نہیں مل سکتا جو کعبہ جانے کی ضرورت ہوئی۔ (۶) خدا نے شیطان کو انسان پر کیوں مسلط کیا ہے (۷) تقدیر اور خدا کی ہدایت اور گمراہ کرنے کی نسبت (۸) بہشت۔ حور و قصور اور ابدی جزا سزا کی بابت (۹) اہل اسلام خدا کو چھ سات ہزار سال سے خالق و مالک سمجھتے ہیں۔ کیا خدا نے اسے آگے کچھ نہیں پیدا کیا اور ان صفات سے موصوف نہ تھا (۱۰) اسلام میں جانوروں کا گوشت کھانا کیوں روا رکھا ہے۔ جو ایک ظلم کی بات ہے۔ یہ کتاب ۲۴۰ صفحوں پر چار حصوں میں چھپی ہے۔ قیمت فی حصہ .. (۱۲؍)

سیرۃ النبی حضرت رسول کریم صلعم کی سوانح عمری

جس میں نصاریٰ کے کل اعتراضات کی تردید جا بجا کی گئی ہے۔ اور

مخالفین ہی کے اقوال سے آنحضرت کی نبوت اور صداقت ثابت کی گئی ہے جلد اول .. .. (۲؍)

فاروق اعظم

یعنی سوانح عمری حضرت عمر فاروق رضہ۔ مصر۔ روم۔ ایران کے فاتح اسلام کے بزرگ ہیرو جناب حضرت عمر فاروق رضہ کی سوانح عمری۔ اسلامی عظمت اور شان وشوکت کے اظہار کے لئے دُنیا بھر میں کوئی کتاب اس سے بڑھکر نہیں قیمت (۲؍)

صدیق اکبر

یعنی سوانح عمری حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ اس کتاب میں وہ تمام واقعات کوٹ کوٹ کر بھرے ہیں۔ جو خلیفہ اول کے وقت میں ظہور پذیر ہوئے۔ ناظرین یہ کتاب دلچسپی سے خالی نہیں۔ اُس زمانہ کی شریف اور عفت پناہ عورتوں کو دیکھئے کہ اس دین کی خاطر کس شجاعت اور مردانگی سے کام لیا قیمت صرف .. (۸؍)

اسم اعظم

حضرت پیران پیر دستگیر رح کے مفصل حالات دیکھنے ہوں تو اس کتاب کو خریدئیے قیمت .. .. (۱۰؍)

سوانح عمری کولمبس

نئی دنیا کے دریافت کرنے والے مشہور جہازران کرسٹوفر کولمبس کو دیکھئے کہ باوجود ایک اُون دُھننے والے کے گھر پیدا ہونے کے اپنی محنت اور لیاقت سے اس قدر شہرت حاصل کی کہ آجتک عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ .. .. قیمت (۴؍)

سوانح عمری جعفر زٹلی

اس شخص کا نام تو آپ نے ضرور سنا ہوگا۔ سوانح عمری بھی دیکھئے۔ اشتیاق ہے تمام دکھن سے جو کچھ ملا۔ ہم آپ کے لئے لائیں ہیں۔ .. (۳؍)

پچاس مذہبی سوالات کے جواب

یہ کتاب مولوی فیروزالدین ڈسکوی نے چوہدری شیطان چند صاحب کے سوالات کے جواب میں لکھی ہے۔ جس کا دیکھنا ہر ایک مسلمان کے لئے فرض ہے۔ قیمت .. .. (۴؍)

ایک جرمن نومسلم کے دس لکچر

جن لوگوں نے مسٹر کوئلام اور مسٹر ویب کے لکچر پڑھے ہیں وہ دیکھکر متعجب ہو سکیں گے کہ شیخ موصوف کو اسلام کی کس قدر گہری واقفیت اور محبت ہے

توریت اور انجیل سے رسول خدا کی نبوت کو اکمل طور پر ثابت کیا ہے۔ اسلام کی تلوار سے شائع ہونے کی کامل تردید نیز دوزخ کی فلاسفی قربانی اور کفارہ کی اصل حقیقت کو نہایت عمدہ طور سے بیان کیا ہے قیمت ... (عہ)

آسمانی توپ یا رد پولوسیاں اس کتاب میں عیسائی مذہب والوں کی تردید اس خوبی سے کی ہے کہ دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت ... (۱)

آریہ دھرم یا نیوگ کا ناول جس میں آریہ لوگوں کے ... نیوگ کی من و عن کیفیت بیان کی گئی ہے اور ناول کے پیرایہ میں اس کا عملی نمونہ اور نتیجہ ظاہر کیا گیا ہے۔ مصنفہ عالیجناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیانی قیمت آٹھ آنے ... (۸/)

ست بچن مرزا غلام احمد صاحب قادیانی رئیس نے اس کتاب میں باوا نانک صاحب کے حالات قلمبند کئے ہیں کہ کس قسم کے آدمی تھے۔ ان کا مذہب کیا تھا۔ قابل دید ہے۔ قیمت ... (عہ)

آریہ مت کی عکسی تصویر یا ایک سچے آریہ کی مناجات۔ جن لوگوں نے آریوں کی کتاب تکذیب خط تنقیح کو مطالعہ کیا ہے۔ وہ شہادت دے سکتے ہیں۔ کہ ان میں اسلام اور بزرگان دین کی ایسی توہین کی گئی ہے۔ ہمارا بھی حق ہے کہ اس کا جواب دیں۔ اس لئے چند ایک سچی باتیں بیان کی گئی ہیں۔ ہم نے اس میں جتلا دیا ہے کہ مسئلہ نیوگ بالکل غلط اور انسانی غیرت کے برخلاف ہے جس کو غیرتمند فطرت گوارا نہیں کر سکتی۔ قیمت ... (۸/)

الحق المبین ڈاکٹر احمد شاہ صاحب شایق عیسائی کی کتاب امہات المومنین کے جواب میں۔ قیمت ... (۸/)

عیسائیوں کی دینداری کا نمونہ جن میں عیسائیوں کی چالاکیاں پکڑی گئی ہیں اور ان کی دینداری کی قلعی کھولی گئی ہے۔ قیمت ... (۴/)

الوہیت مسیح اور تثلیث کا رد ہر دو حصہ قیمت فی حصہ ... (۴/)

عیسائی مذہب کا فوٹو قیمت فی جلد ... (۴/)

تقدیس الرسول عن طعن المجہول۔ آنحضرت کی ازواج کے متعلق اعتراض کا جواب قیمت (۴/)

مجموعہ خطب فیروزی جو مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی مشہور فاضل نے مدت دراز میں تیار کیا ہے ... (۸/)

تواریخ سیالکوٹ ابتدا سے اب تک سیالکوٹ کا حال معہ جنگ و جدل امام زادوں کے جنہوں نے بڈھی مظلوم کے ہمراہ عرب سے آکر راجہ سالبن پال سے بڈھی کے اکلوتے بیٹے کا بدلہ لیا۔ جس کا سر راجہ مذکور نے جدا کر کے قلعے کی دیوار کے نیچے دبا دیا تھا۔ (عہ)

کیمیاء دولت دولت کمانے اور محفوظ رکھنے کیلئے اکسیر ہے۔ کوئی لائبریری اور میز اس کتاب سے خالی نہیں رہنی چاہئے۔ قیمت (۸/)

نصائح حکماء سلف اس کتاب میں سقراط افلاطون۔ ارسطو وغیرہ تمام حکمائے یونان و اسلام کے سنہری اقوال اور قیمتی نصائح درج ہیں۔ اخلاق و آداب میں کوئی کتاب دنیا بھر میں اس کی ہمسری نہیں کر سکتی۔ پہلا اڈیشن اس کتاب کا ہاتھوں ہاتھ نکل گیا تھا۔ اس لئے دوبارہ بہت سے مضامین نظم و نثر بڑھا کر چھاپا ہے۔ قیمت ... (۸/)

پاکٹ بک انجنیرنگ رائے بہادر گنگا رام صاحب بالقابہ اگزکٹو انجنیر پنجاب کی تصنیف۔ ٹھیکہ داروں اور مستریوں وغیرہ کے لئے نہایت مفید کتاب ہے۔ قیمت فی جلد ... (عہ)

مناجات فیروزی تمام دنیا جانتی ہے کہ دعا ہی عبادت کا مغز ہے۔ اس کتاب میں تمام مشہور اور متبرک مناجاتیں جو بزرگوں کی بنائی ہوئی جمع کی گئی ہیں۔ کتاب نہایت مقبول اور مطبوع ہے۔ عرصہ قلیل میں سات دفعہ چھپ کر فروخت ہونا اس کا کافی ثبوت ہے (۳/)

المشتہر جان محمد اللہ بخش تاجران کتب بنگلہ ایوب شاہ لاہور